

عشق میں فنا  
از نیناں شاہ  
مکمل ناول



(ناول کے تمام جملہ حقوق لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔)

(نیںاں شاہ)

[Ig@author\\_naina\\_shah](https://www.instagram.com/author_naina_shah)

[Ig@aestheticnovels.online](https://www.instagram.com/aestheticnovels.online)

If you want to publish your writing stuff on our web, please do contact on our instagram account.

[Ig@aestheticnovels.online](https://www.instagram.com/aestheticnovels.online)

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے جبھی باہر برقی قلموں کی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔ کچھ گھروں سے تھوڑا ہٹ کر اپنی آب و تاب سے جگمگاتا ایک گھر جو نہایت خوبصورت اور عالی شان تھا جو شاہ پیلس کے نام سے مشہور تھا۔ جس قدر باہر سے خوبصورت اور عالی شان اتنا ہی اندر سے چمکتا دمکتا صاف ستھرا تھا۔ اس گھر میں صرف دو نفوس یعنی دو بھائی رہتے تھے مگر اس قدر صاف ستھرا اور خوبصورت گھر انکی عالی شان پر سنیلٹی کا ثبوت دیتا تھا۔

اب بھی وہ ہینڈ سم کھڑکی میں کافی کاگ لیے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ کھڑکی میں نظر آتی برف باری اور لمبی لمبی عمارتیں جس میں برقی قلموں کی روشنی ایک الگ اور دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔ وہ فون پر اپنے کسی ایمپلوئی سے بات کر رہا تھا کالی سیاہ آنکھیں، ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی بیرڈ، کالے سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ موبائل پر دیکھتا ایک دم مڑا۔ جب موبائل پر دیکھتے ایک پرکشش سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔ اس نے ایک منٹ سے پہلے اپنی مسکراہٹ کی وجہ کو فون ملایا جو جا کر تیسری بیل پر رسیو ہوا۔

”کیسی ہیں آپ؟! ہیلو السلام و علیکم مام“

سارہ بیگم نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔ ”و علیکم السلام آیان میرا بچہ میں بلکل ٹھیک تم کیسے ہو میری جان۔“

”آئم گڈ مائی مام۔ کیا ہو رہا تھا؟“

”نتھنگ سپیشل بھائی کیسا ہے؟ کیا حال ہیں اسکے اسکو تو زرا سی بھی زحمت نہیں ہوتی کہ ماں سے بات کر لے۔“

کیوں پریشان ہوتی ہیں میری جان جسٹ چل۔ وہ بالکل ٹھیک ہے طوفان میں آج ہی اسکے کان کھینچو گا کہ وہ ”آپ سے بات کرے۔“

”ہاہاہاہاہاہا خبر تو لینا اسکی اسکا خیال رکھتے ہونا پتہ ہے نا غصے کا کتنا تیز ہے پورا طوفان۔“

”او کم اون ماما۔ اسکی فکرنا کریں اسکو دیکھنا میرا کام ہے آپ بس آرام کریں۔“

”شیور میرا بچہ۔“

”او کے ماما اپنا خیال رکھیے گا پھر بات ہوتی ہے ابھی مجھے کچھ کام ہے میری جان اپنا خیال رکھیے گا۔“

”سارہ بیگم نے کہہ کر فون کاٹا ”او کے او کے میرا بچہ اللہ حافظ۔ خیال رکھنا۔“

آیان مسکرا کر اپنے کام کی جانب متوجہ ہو الپ ٹاپ پر جھکے وہ بیڈ پر پاؤں پھیلانے کام کرنے لگا۔

★☆☆☆☆★

جہاں رات کے پہر ہر سواندھیرا تھا لندن میں تمام لوگ سو چکے تھے آس پاس کے گھروں کی تمام لائٹس آف

تھیں مگر یہ الگ سا ایک گھر جو سب گھروں سے الگ بنا ہوا تھا اور فاصلے پر بنا قریشی ہاؤس جہاں کی تمام گولڈن

لائٹس کھلی ہوئیں باہر سے اس گھر ایک الگ منظر پیش کر رہا تھا۔ ایسے وہ حسین مرد گھر میں اپنے کمرے میں

سٹڈی ٹیبل پر بیٹھے فائل پر اور الپ ٹاپ پر جھکے کوئی کام کر رہے تھے کہ اچانک انکے فون پر ایک میسج آیا۔

شایان کی چہرے پر مسکراہٹ آئی فوراً فون ملایا

السلام علیکم پیاری ماما۔ کیسی ہے عن؟؟؟

آمنہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا۔ ”میں بالکل ٹھیک بیٹا، آپ کیسے ہو؟؟؟“

”میں بالکل ٹھیک میری ماما۔“

”سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ بہن بھائی پہنچ گئے دونوں۔“

”نہیں تو وہ تو نہیں پہنچے مام کیوں۔۔۔؟؟“

گھنٹے کی فلائٹ ہوتی ہے اب دس گھنٹے ہو رہے ہیں کہاں 8 کیا مطلب شایان وہ نہیں پہنچے ایسے کیسے نہیں پہنچے؟“  
آمنہ بیگم ہمیشہ سے غصے کی تیز اور ”ہیں وہ؟ بہن کو لے کر اکیلا آیا ہے شایان کہاں گئے دونوں پتہ کرونا انکا۔  
پوزیسور بننے والی اس وقت بھی ٹینشن سے بولیں۔

”مام۔۔۔ مام کالم ڈاؤن میں دیکھتا ہوں اپنا بی بی پی مت ہائی کریں پلیزز۔“

شایان چلتا باہر آیا جہاں دوسرے کمرے کی ایک چھوٹی سی گولڈن ”پلیزز شایان دیکھو انہیں کہاں ہیں؟“  
لائٹ چل رہی تھی۔ شایان نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو وہ دونوں بہن بھائی جو کہ جڑوا تھے آکر مزے سے  
خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔ جانے کب سے یہاں موجود تھے کہ شایان کو خبر نہ ہوئی۔ شایان  
نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہوا انکا کچھ نہیں ہو سکتا۔

مام آپکے شہزادہ اور شہزادی آپکے ہیں اور آکر سورہے ہیں آپکے شہزادے کے پاس ضرور دوپلیکیٹ کی ہوگی“  
 آمنہ بیگم کی سانس میں سانس آئی۔ ”جس سے وہ اندر گھس کر آکر سو گئے۔

”افف یہ دونوں مجھے انکی بیواقویوں سے ڈر لگتا ہے شایان پلیرز زانکا خیال رکھا کرو۔“

”کم آون مام بی پوزیٹو۔ کچھ نہیں ہوتا آپکو ہم پر یقین ہے نا اپنی پرورش پر۔“

”بلکل پورا بھروسہ ہے تم لوگوں پر مجھے۔۔۔ اپنی پرورش پر۔“

”سو بس پھر آپ فکر نہیں کریں چلیں آپ بتائیں ہماری چھوٹی آفت کیسی ہے؟“

”وہ طوفان بلکل ٹھیک ہے تم لوگوں سے دس ہاتھ آگے۔“

ہا ہا ہا کوئی بات نہیں اسے بھی عقل۔ اجائے گی آہستہ آہستہ اوکے مام کل بات ہوتی ہے آپ سے اپنا خیال  
 ”رکھیے گا اللہ حافظ لووویو۔“

شایان نے فون کاٹ کر ایک سائیڈ پر رکھا اور کمرے میں آکر آیان کو کسی کام ”لو ویو ٹومائی بوائے اللہ حافظ۔“ سے کال کرنے لگا۔



پاکستان:

سورج نے اپنا دیدار کروایا تو سب لوگ اٹھ کر اپنے کام کی طرف رجوع کرنے لگے۔ پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے۔ ایسے میں شاہ والا کے لاونج میں سورج کی کرنیں جگمگا رہی تھیں۔ سارہ بیگم اپنے شوہر اور اپنی بیٹی کا ناشتہ تیار کر رہی تھیں۔

ابہا اپنے کمرے میں یونی کے لیے شیشے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ پنک کالر کی پرنٹڈ شرٹ کے نیچے جینز کی پینٹ میں ملبوس گلے میں مفلر ڈالے بالوں کو پونی میں مقید کر رہی تھی۔ بال بنا کر اپنی پونی جھلائی اور ہونٹوں پر ہلکا سا گلوز لگایا۔۔ آنکھوں کی گھنی پلکوں پر مسکارہ لگائے ہونٹوں کو آپس میں مکس کیا گیا۔ ایک نظر شیشے میں خود کو سائیڈ پوز سے دیکھا اور دیکھ کر مسکرائی پھر مڑ کر اپنی چیزیں بیگ میں ڈالیں اور کمرے سے نکل کر بھاگتی نیچے آئی۔

وہ چیختی ہوئی نیچے آئی۔ ”مامااااااااااا“

”ہیے۔۔۔ مام ڈیڈی السلام وعلیکم گڈ مارنگ۔“

شاہ صاحب نے اسے گلے سے لگایا جب کہ سارہ بیگم ناشتہ لیے کچن سے ”واعلیکم السلام مرنگ میری پرنسز۔“  
باہر آئیں۔

”ایہا بیٹا آپ کا ناشتہ۔“

وہ سارہ بیگم کا گال چومتی بولی۔ ”تھینکیو ووماما۔“

”باز آؤ لڑکی کہاں بھائی والی حرکتیں آگئی تم میں۔“

”اوہولیڈی سگا بھائی ہے حرکتیں تو سیم ہوگیں نا۔“





وہ خفت سے لال ہوئیں۔ ”شرم حیا کریں حد ہے ویسے آپکی۔“

”ہاہاہاہا سوری ہماری پیاری سی بیگم۔“

”جائیے اب۔“

”چلیں ابہا بیٹے۔“

وہ بھی اپنی ماں کا گال چوم کر اپنے ڈیڈی کے پیچھے لپکی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر اپنی اپنی ”یس ڈیڈی چلیں۔“ منزل کی جانب بڑھے۔



کان میں بلوٹو تھ لگائے وہ کسی . صبح وہ ہینڈ سم پارک کی بیک سائیڈ سے بھاگتا ہوا آکر فرنٹ گیٹ کے پاس رکا 2 سے بات کرتا جاکنگ کر رہا تھا کون نہیں جانتا تھا اس ہینڈ سم کو یہاں۔ احد قریشی کا سب سے چھوٹا طوفان اور بھائیوں اور ایک بہن کا سب سے چھوٹا اور لاڈلہ بھائی احان احد قریشی۔ جیسے وہ روکا کئی نظروں نے اسکی جانب

دیکھا لیکن اسے ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ ہاں جب تنگ کرنے پر آتا تو ہر کسی کی اچھے سے بند بجاتا اور تنگی کی ناچ نچاتا ایسا ہی تھا وہ چلبلا، شرارتی اور ہینڈ سم اور تھوڑا ایٹیوڈ سا۔

وہ جاکنگ کر کے گھر واپس آیا ایک نظر قریشی ولا کو باہر سے دیکھا جس پر قریشی ہاؤس لکھا اپنی آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ وہ مسکرا کر اندر داخل ہوا۔ ملازمہ جو اسکے لیے جو س لیے کھڑی تھی اس نے آکر جو س پکڑا اور پی کر فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں آکر اس نے فون پر کچھ میسجز چیک کیے اور پھر اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گیا۔

اتنے میں آمنہ بیگم اپنے کمرے سے اٹھتیں نیچے آئیں اور ناشتے کی جانب متوجہ ہوئیں۔

احان دس منٹ میں فریش ہو کر باہر نکلا گرے شرٹ کے نیچے بلیک جینز کی پینٹ پہنے اوپر گرے لیڈر جیکٹ میں۔ ملاؤس۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے کلائی پر گھڑی باندھتا اپنے اوپر پرفیوم چھڑکنا نیچے کی جانب بڑھا وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا کہ آمنہ بیگم نے آواز پر سرگیوں کی جانب دیکھا تو۔ ایک منٹ کے لیے آمنہ بیگم کی نظر بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر تھم سی گئی تھی۔ وہ مسکرا کر چلتا نیچے آیا آکر سامنے اپنی ماں کی کمر پر ہاتھ رکھے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

وہ سرگوشی نما انداز میں بولا کہ آمنہ بیگم گڑ بڑا گئیں۔۔ ”واٹ ہیسنڈ مائی بیوٹیفل مام۔“

وہ جھینپ مٹانے کو مارے خفت کے بولیں تو وہ ”اوو ہووو ووا حان ہٹو پیچھے پگلے یہ کوئی طریقہ ہے ماں ہو میں۔“  
مسکرا دیا۔۔

وہ اپنی ماں کی ناک کھینچتا بولا۔ ”سو واٹ ڈار لنگ۔ میری ماما میری مرضی۔“

وہ اسے پیچھے کرتی آگے آئیں تو وہ مسکرا کر آگے بڑھا۔ ”افف پاگل ناشتہ کرو۔“

وہ پھر بھی باز نا آیا۔۔ ”او کے غصے میں پوری لال ٹماٹر لگتی ہیں آپ۔“

آمنہ نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔ ”شٹ اپ۔۔ اینڈ ڈوپور بریک فاسٹ۔“

وہ اپنے ناشتے کے جانب متوجہ ہوا۔ اور چپ چاپ ناشتہ کرنے لگا ”اچھانا۔“

آمنہ بیگم نے اسے آخری لقمہ کھاتے دیکھ دانتوں تلے لب دبا کر چھیڑا۔۔ ”دفع ہو جاویونی۔“

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے ماں ”ہوہائے جا رہا ہوں یار ر نکال کیوں رہی ہیں حد ہو گئیں اتنا تنگ آگئیں۔“  
کو دیکھتا بولا۔۔

وہ آخر تنگ آ کر بولی تو وہ مسکرا کر اٹھا۔۔ ”افف احان تم سدھر نہیں سکتے۔ چلو جاؤ دیر ہو رہی ہے۔“

وہ اپنی ماں کے دونوں گالوں کو چٹا چٹ چومتا بولا۔ ”او کے مائی لو۔۔۔ بائے۔“

وہ چیخیں۔ ”نکلو۔“ آمنہ بیگم نے اسکی کمر پر ایک لگائی۔ ”احان پگلے۔“

”اچھا اچھا کول ڈاؤن مائی ریڈ روز زائم جسٹ گونگ۔“

وہ دوبارہ اپنے ماں کا ماتھا چومتا وہاں سے بھاگ گیا پیچھے وہ اسکی حرکتیں سوچتی مسکرا گئیں۔ ”دفع ہو جاو۔“



وہ یونی آکر اپنی کلاس میں آیا جہاں باقی سٹوڈنٹس موجود تھے وہ ایک سرسری نظر سب پر ڈالتا اندر آیا آکر اپنے بیسٹ فرینڈ کے پاس بیٹھا۔ کئی لڑکیوں نے اس ہینڈ سم کو دیکھا ابہا کی ایک دوست اسکو گال پر ہاتھ رکھے دیکھتی ایک دم بولی۔

احان نے یہ الفاظ سن ”اففف۔۔۔ ظالم مارنے کا ارادہ ہے کیا جانے کس کی قسمت میں ہو گا یہ حسین آدمی۔“  
کر مشکل سے ہنسی کنٹرول کی۔ جبکہ لڑکی کے ساتھ بیٹھی ابہا نے اسکے سر پر ایک لگائی۔

ایک نسوانی اور جانی پہچانی آواز احان کو سنائی دی تو سامنے دیکھا ”شرم کرو لڑکی حد ہوتی ہے ٹھکر پن کی۔“  
جہاں وہ پری پکیر اسے گھور رہی تھی اور ٹھکر پن پر لیکچر دے رہی تھی۔

احان نے مسکرا کر اسے دیکھا آنکھوں کو جانے کیوں یہ چہرہ دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔ جیسی اسکو دیکھا جب  
اچانک ابہا کی نظر اس پر پڑی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ایک دم سرس ہو تا  
سامنے دیکھنے لگا۔

اس ہینڈ سم کو ایک نظر ابہا نے دیکھا تو سر جھٹک کر کام کرنے لگی جبکہ شاید ایک پیاری خوشبو اسے اپنی طرف  
کھینچ رہی تھی لیکن وہ انور کرتی اپنے کام میں لگی رہی اور احان صاحب بہانے بہانے سے اس چہرے کا دیدار

کرنے میں مصروف تھے جس پر دنیا جہاں کی معصومیت سی تھی۔ جتنی وہ شکل سے معصوم تھی اتنی ہی اندر سے صاف شفاف اور معصوم سی تھی لگتا نہیں تھا کہ وہ یونی کی میچورسٹوڈنٹ ہے۔



2 قسط نمبر

لندن:

رات ڈھلی تو سورج نے اپنا مکھڑا دکھایا ہر سورشنی پھیل گئی۔ برف باری کی وجہ سے لوگوں کے گھروں کی چھتیں برف اور سڑکیں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ایسے میں تمام لوگ اپنے کام کی طرف رجوع کر رہے تھے۔ اس وقت وہ کمرے میں بے سوپڑا سو رہا تھا جب اچانک تیز الارم کی آواز سے اسکی نیند میں خلل آیا اور اسکی آنکھ کھلی اس نے ہاتھ بڑھا کر الارم آف کیا اور سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا موندہ موندہ آنکھوں سے فون کی

ہلکی روشنی میں اس نے فون ان لاک کر کے کچھ میسجز چیک کیے کچھ کو ریپلائی دیا اور کچھ کو۔ بنا سین کرے اٹھا اور فون کو واپس بیڈ پر پھینکتا وہ ڈریسنگ سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا۔ وہ دس منٹ میں فریش ہو کر باہر آیا مہر ان رنگ کی شرٹ اور ساتھ جینز کی پینٹ میں ملبوس آکر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کر کے اسے جیل سے سیٹ کیا کلائی پر گھڑی باندھی اور اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ لے کر نیچے اتر جہاں ایان کچن میں کافی بنا رہا تھا۔

سعیر آکر اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔ ”ہیے برو۔“

ایان نے اسے مسکرا کر جواب دیا۔ ایان کی توجان بستی تھی اپنے بھائی میں جان سے پھر کر عزیز تھا وہ ”ہیے۔“ اسے۔

وہ ایان کو کافی بنا تا دیکھ بولا۔ ”کیا کر رہے ہیں آپ؟ یہ زنانہ کام کب چھوڑیں گے بھائی؟ آپ مجھے یہ بتادیں۔“ ایان نے اسکے سر پر ”سعیر اپنا کام کرنا اور کچن میں کھڑے ہو کر کوکنگ کرنا کون سے زنانہ کام ہوتے ہیں؟“ لگائی۔

وہ اپنے سلائس پر مکھن لگاتا ہوا بولا۔ ”اوو کم آون میری نظر میں یہ زنانہ کام ہی ہیں۔“

”اچھا پھر وہ جو شیف ہوتے ہیں انکے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا مسٹر سعیر شاہ۔“

وہ بریڈ پر جیم لگا کر ایک بانٹ لے کر بولا۔ ”سونی پورے زنانہ۔“

ایان نے کافی کو کپ مین ڈالا ”اففف سعیر کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔“

وہ ایان کا گال چوم گیا۔ ”یس۔“



ایان کافی کا آپ کیتا آگے بڑھتا ہوا بولا تو وہ مسکرایا۔ ”ٹھہر کی۔“

وہ اسکی کمر پر انگلی پھیرتا بولا۔ ”دکھاؤں پھر ٹھہرک پن۔“

ایان نے اسے گھورا۔ ”اپنی بیوی کو دکھانا مجھے نہیں۔“

”کونسی بیوی کہاں سے آئی برو؟؟“

”آئے گی ایک نا ایک دن بھائی میرے۔“

سعیر آنکھیں ”اوو بھائی ایسا نہیں ہونے لگا آئی ہیٹ گرلز سو پلیزز۔ میرے سامنے یہ لڑکی نامہ ناکھلا کریں“

سکیرتے ہوئے بولا

ایان نے سعیر کا کندھا تھتھپایا۔ ”کبھی نا کبھی کوئی نا کوئی کلک تو کرے گی نا بھائی جان۔“

”اوو جس دن لگے گا یہ میرے ٹائپ کی ہے اس دن دیکھی جائے گی، ابھی میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے۔“

”شیور اپنا خیال رکھنا۔“

وہ ایان کا گال چومتا گیا، پیچھے ایان نے نفی میں سر ہلایا۔ ”شیور بھائی“

ایان کافی پی کر اوپر تیار ہونے چلا گیا۔ بعد میں اسے یونی بھی جانا تھا اور اسکے بعد آفس بھی۔ ”پاگل لڑکا“



صبح الارم کی آواز پر عالیان کی آنکھ کھلی اٹھ کر فون چیک کیا، سعیر کے میسج پر ایک دلکش مسکراہٹ عنابی لبوں پر

احاطہ ہوئی وہ اسکو جواب دے کر باقی میسجز کو بنا سین کیے اٹھا، اٹھ کر فریش ہو اور آکر زرش کی جانب متوجہ



وہ اسے ”یوپاگل یہ کیا طریقہ تھا گدھے انسان شرم ہوتی ہے حیا ہوتی ہے کیڑے پڑھیں تمہیں مرو تم۔“  
اچھے سے بالوں سے بابرہی آگے بڑھی عالیان نے اسے گھورا۔

عالیان نے اسے گھورتے ہوئے اپنے بال ”اففف دو منٹ میں تیار ہو جاو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔“  
درست کیے۔۔

وہ اپنے جڑوا بھائی پر دو لفظ بھیجتی فریش ہونے گی۔ عالیان اس کو وہی ”اوو جاؤ جاؤ بھالو کہیں کا۔ جا کر تیار ہو۔“  
چھوڑتا اپنے کمرے میں آ کر تیار ہونے لگا۔

زرش کچھ ہی دیر میں تیار ہو کر باہر آئی۔ وائٹ شارٹ شرٹ پہن کر نیچے ریڈ سکرٹ میں۔ ملبوس وہ آ کر  
ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنے بھورے بالوں کو سکھانے لگی کچھ ہی دیر میں اپنے گھنے لمبے بالوں کی  
اونچی پونی بنانے کے بعد اپنی گھنی لمبی پلکوں پر مسکارا لگایا، پنک کلر کا گلو زگا کر ایک نظر خود کو۔ دیکھ کر مسکراتی  
وہ اپنے گلے میں ڈوپٹہ ڈال کر باہر عالیان کے کمرے میں آئی جہاں وہ بھی وائٹ شرٹ نیچے بلو جینز پہنے اوپر  
بلیک لیڈر جیکٹ پہنے اپنی کلانی پر گھڑی ماندھ رہا تھا۔

زرش نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

”ہوں چیئر۔۔۔ ہمیشہ چیٹنگ ہی کرنا میری۔“

منہ دھوئے رکھو تمہاری چیٹنگ تم کو نسی سونیا جہاں ہو جو میں تمہیں آئیڈیل بنا کر سیم کلر پہنو گا اور پھر ہم  
”ماڈلنگ کریں گے۔“

”اوو ہیلو میں سونیا جہاں نہیں نا کوئی ایکٹریس ہوں۔ میں، میں ہوں زرش۔ زرش احد قریشی۔“

Don't try to compare me with anyone again.

زرش نے ایک ادا سے پونی جھلا کر کہا۔

”یس اتم زرش وڈنوبرین۔“

وہ اسکے پرفیوم کو اپنے اوپر چھڑکتی بولی ”یوشٹ اپ۔“

”نکلو باہر کیا اب یہی رہنا ہے۔ تیار تو ایسے ہو رہے ہو جیسے شادی کرنے جا رہے ہو۔“

وہ اسکو اپنا کندھا مارتا باہر نکلا۔ وہ بھی اسے کوستی باہر آئی۔ دونوں ایک دوسرے کو ”شٹ اپ یو ٹویٹی۔“

کوستے نیچے آرہے تھے شایان نے انکی بک بک پر ماتھا پیٹا جو آکر اب ڈائینگ پر بیٹھ چکے تھے۔

زرش نے جو س پیا اور سلائس لے کر اٹھی۔

”چلو ٹیڈی لیٹ ہو رہے ہیں۔“

عالیان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ”چلو ٹویٹی۔“

وہ شایان کے گلے لگی۔ ”اوکے بھائی ہم چلتے ہیں میٹ یوسون۔“

”اوکے مائی پرنسز بیسٹ اف لک فاریور فرسٹ دے۔“

”تھینکیو برو۔“

شایان نے اسکے ماتھے پر لب رکھے وہ دونوں شایان سے ملتے پونی کے لیے نکلے۔ کچھ ہی دیر ”موسٹ ویلکم۔“

میں وہ لندن آکسفورڈ یونیورسٹی پہنچے تھے وہ نروس ہوئی۔

”یان۔۔۔ یہاں سٹوڈنٹس کے ساتھ پریک تو نہیں ہوتا نا۔“

کم آون زربی کونفیڈینٹ یارا۔ میں ہوں نا تمہارے ساتھ اور وہ تمہاری دوست بھی تو ہے مشابی بریو چلو“  
وہ دونوں چلتے اندر آئے شایان کلاس کے جانب تھا جب کہ زرش کی سینڈل کا سٹیپ کھلا اور وہ اسے ”اب۔  
باندھنے کے لیے رکی گئی۔

عالیان چلتا اندر آیا اور آکر اپنے دوست کے پاس بیٹھ گیا۔ سعیر اس سے غصہ تھا کیونکہ وہ اسے بغیر بتائے  
پاکستان چلا گیا تھا مگر اب اس وضاحت دی تو وہ وہ مان گیا۔

وہ ہانپتی ہوئی لال ہوتی بے نیازی سے چلتی اپنی مطلوبہ کلاس میں داخل ہوئی کئی لڑکوں کی نظریں اس معصوم  
خوبصورت چہرے کا طواف کر رہی تھیں ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی کو مار کر آرہی ہے وہ اپنی دھن میں مگن آگے  
بڑھی اور اس کی دوست مشا جو پاکستان سے اسکے ساتھ ہی لندن آئی تھی سامنے نظر آئی تو وہ پگلی ایکساٹڈ ہوتی  
بھاگتی اس تک آئی۔

اس معصوم چہرے کا وہاں بیٹھے ایک ایسے شخص نے بھی جائزہ لیا جو کہ لڑکیوں میں کبھی انٹر سٹڈ ہی نہیں تھا کبھی  
کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا حالانکہ لڑکیاں اس بینڈ سم پر مرتی تھیں مگر وہ نولفٹ کا بورڈ لگائے پھرتا اگر  
”نوچانس۔“ کوئی فرینڈ شپ کا کہتا بھی تو اس کہہ دیتا

زرش مسکراتی آگے آئی اسکی مسکراہٹ پر سعیر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی لیکن فوراً سر جھٹکا۔

“No saeer she is not of your type.”

وہ سر جھٹکتا کام کی طرف متوجہ ہوا لیکن جب مشا نے زرش کو کسی بات پر اسکا نام لے کر ٹوکا۔  
”اووووو،،،“ یہاں ایک خوبصورت نام سعیر کو سننے کو ملا۔ وہ زیر لب بڑبڑایا۔ ”ہیے زرش باز آؤ یا نہیں کرو۔“  
”!!!! زرش،،، نائس نیم۔ کیا ہو گیا ہے سعیر فوکس ان یورو رک یار رر رر۔۔۔“  
مشو وو یونو واٹ، میں نے ابھی ایک لڑکے کی درگت بنائی ہے مجھے ایویں چھیٹر رہا تھا اچھے خاصے چھتر کھائے  
یہ کہہ کر وہ پگلی زور سے ہنس دی۔ ”ہیں مجھ سے۔“  
مشا ”کمون زرر رر یار رر۔۔۔“ پاگل ہے کبھی کوئی لڑکیوں والے کام بھی کر لیا کرو ہر وقت اوٹ پٹانگ حرکتیں۔  
خفا ہوئی۔

وہ کہتی بے نیازی سے ”اوہو چل جو مجھے تنگ کرے گا یا لائن مارے گا اسکی تو ایسے ہی درگت بنے گی ہوں۔“  
اپنے منہ میں ببل گم ڈالتی اسے چبانے لگی۔ سعیر نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا۔  
اور خود ہی اپنی بات پر مسکرا دیا۔ ”اووو سٹرینج کیا لڑکی ہے۔“  
وہ کہتا ایک ”سعیر نووو۔۔۔ تم یہاں پڑھنے آتے ہو اور تمہیں ان حسیناؤں سے کوئی غرض نہیں ہے۔“  
نظر اس پر ڈالی جس کا ببل گم چباتے ڈمپل واضح ہو رہا تھا۔  
وہ ایک ہی نظر میں اس مسٹر اٹیٹیوڈ کے دل میں اتر چکی تھی جسکا ان کو ”سو بیو ٹیفل۔“ سعیر زیر لب بڑبڑایا۔  
اندازہ بلکل نہیں تھا وہ ایک نظر اس پر ڈالتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی وہ ایک دم کھانسی۔ بیک۔ بینچر زوالے بوائے نے جان کر گندی اور تیز خوشبو والا پرفیوم اسکی سیٹ کے نیچے کر دیا۔ وہ بڑی طرح کھانس رہی تھی۔ سعیر متوجہ ہو اور اسے دیکھا جس کا کھانس کر چہرہ لال ہو کا تھا۔

وہ کھانستے ہوئے بولی

“Whhaat the hell is going here?”

سعیر کو یہ لفظ سن کے لر آگ لگی فور ابولا۔ ”اوو پریٹی بے بی۔“ وہ لڑکے بولے۔

Hyeeeeee,,

Be in ur limits,

لیکن زرش میڈم کو ہوش کہا تھا پاراجوہائی ہو گیا تھا فور ادانت کچکچاتی ان کے سر پر پہنچی اور بولی۔  
کمینے زلیل انسان عقل ہے تم میں گھر میں ماں بہن ہے کہ نہیں۔ ان کو جا کر بولو یہ الفاظ باسٹر ڈز، یہ بے بی، سعیر نے پھٹی ”لائک، ڈیٹ مجھے نہیں ورنہ میں منہ توڑ دوں گی تمہارا۔ سمجھے۔۔۔ آئندہ مجھ سے پزگانا لینا۔  
آنکھوں سے اس آفت کو دیکھا اسے ہنسی آئی، فور امنہ آگے کیا

Ooo, she don't need my help she will handle them.

وہ مسکراتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور وہ میڈم دانت پیستی دوسری سیٹ پر آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھی اور آگے والی سیٹ پر پاؤں رکھے بے نیازی سے بیٹھی اپنا کام کرنے لگی۔

سعیر کی نظر آج بغاوت کر رہی تھیں بھٹک بھٹک کر نظر اس معصوم چہرے پر جا رہی تھی جو سردی کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ موڈ خراب ہونے کی وجہ سے منہ پھلار کھاتا لیکن سعیر صاحب کو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی وہ جنہجھلا گیا اور عالیان سے ایکسیوز کرتا باہر چلا گیا۔



پاکستان:

اسلام آباد میں معمول کے مطابق دن کا آغاز ہوا تھا ایسے میں معمول کے مطابق ہی ایہا اور احان یونی آئے تھے آج احان پہلے آچکا تھا جبکہ ایہا تھوڑا لیٹ ہو چکی تھی۔ ایہا بے نیازی سے چلتی بلیک فرائڈ کیپری میں ریڈ حجاب لیے اور اوپر ریڈ لیڈر جیکٹ پہنے کلاس میں آئی۔

اتفاق سے آج احان بھی بلیک میں تھا، وہ اسے دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا جس سے گال میں گھڑا پڑا کئی لڑکیوں کے دل اسکے قدموں میں آکر گرے ایہا چلتی اندر آئی۔

آج خلاف توقع بچے کم تھے جیہی ایہا آکر اپنی جگہ پر بیٹھ کر اپنی دوست کا انتظار کرنے لگی جب ایک لڑکا اسکے قریب آیا۔

ایہا نے اگنور کیا اور اٹھ کر جانے لگی جب وہ لڑکا اسکے راستے میں آیا۔ ”ہیے۔۔۔ ہیوٹیفل۔“

”ہیے بات تو سنو سو نیو وووو۔“

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی بولی ”شٹ اپ جسٹ شٹ اپ مائنڈ یور لینگویج۔“



وہ اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔ ”ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا کرے گی یہ پیاری سی چڑیا۔“

ابہا غرائی۔ ”چھوڑو مجھے۔“

ابھی وہ کچھ بولتا کہ کسی نے اسے گریبان سے پکڑ کر پیچھے کھینچا، ہمہنہا ابے بی۔“

وہ اسکے پیٹ میں مکارا تا بولا۔ ”ہاؤڈیر یو۔۔۔ ہاؤڈیر یو ٹچ ہر۔“

وہ اسکو مکے پر مکارا تا بولا کچھ ہی دیر میں وہ نڈھال ہو چکا تھا۔ ابہا ”تیری ہمت کیسے ہوئی اسے چھیرنے کی۔“  
نے اسے مخاطب کیا احان مگر وہ سن کب رہا تھا۔

وہ اونچا بولا تو وہ سہم گئی۔ ”ابہیا جسٹ گو فرام ہیر۔“

وہ اس پر ”آئیندہ کسی بھی لڑکی کے آس پاس دیکھے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔“  
اپنے ہاتھ صاف کرتا اٹھا۔ وہ لڑکا اپنی خیر مناتا وہاں سے نکل گیا۔

احان اس ڈرے سہمے معصوم چہرے کے پاس آیا جس پر اب شبنم کی موتی گالوں پر لڑکھ رہے تھے صاف  
شفاف آنسو جو اس پر بالکل اچھے نہیں لگ رہے تھے۔ احان اس کے پاس آیا۔

ابہا نے اپنے آنسو صاف کیے۔ ”ہیے ڈونٹ کرائی وہ لفنگا تھا اب کچھ نہیں کرے گا۔ پلیز ڈونٹ کرائی۔“  
وہ روتی ہوئی ہنسی لیتی بولی۔ ”آپ نے میری وجہ سے اسے مارا۔“

ہیے۔۔۔ نو میں نے اسے اس لیے مارا کہ آئیندہ وہ ایسی حرکت کسی کے ساتھ بھی کرنے سے سو بار سوچے۔“  
وہ مسکرا کر کہتا ابہیا ”جسٹ چل پلیز زرز زرز اور آپ اس طرح اچھی نہیں لگتیں بی بریو جیسے پہلے تھیں ہم۔“  
کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

وہ اسکا کندھا تھتھپاتے جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ ابہانے اس پیارے شخص کو دیکھا اور اسے ”چل پلینرز۔“  
 پیار سے مخاطب کیا۔  
 ”احان۔“

”جی۔“ احان نے فوراً مڑ کر اسے دیکھا۔  
 احان ابہانے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ ”تھینکیوو۔“  
 وہ مسکرا اس کے حسین سراپے کو دل میں ایک نظر میں اتار تاکام کی جانب متوجہ ہو گیا۔ ”اٹس اوکے۔“



3 قسط نمبر

لندن:

رات ڈھلی تو اک نیا سورج آسمان پر اپنی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا اور نیا دن اپنے ساتھ دنیا میں رہنے والوں کے لیے نئے پیغامات لایا تھا ایسے ایان آفس میں کھڑکی کے پاس کھڑا کوئی فائل سٹڈی کر رہا تھا یہ صبح کے وقت آفس میں کام کرتا اور شام میں یونی سیکنڈ شفٹ میں پڑھائی۔ شایان اور ایان نے مل کر کام شروع کیا تھا ویسے تو کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ سب ایک بہت ہی اچھی اور کھاتی پتی فیملی سے تعلق رکھتے تھے، بیک گراؤنڈ کافی اچھا تھا۔ ان کے والدین نے انہیں لندن یونی میں پڑھنے بھیجا تھا مگر یہ لوگ کام کرنا چاہتے تھے لندن

میں۔۔۔ اپنے باپ کی طرح اپنا نام لندن میں بھی کمانا چاہتے تھے جبھی شایان اور ایان نے مل کر کام شروع کیا جب کہ انکے دونوں چھوٹے بھائی مزے سے زندگی گزارتے یونی لائف انجوائے کر رہے تھے۔

ایان فائل سٹڈی کر کے آکر چیئر پر بیٹھا جب اچانک فون پر نو ٹیفیکیشن نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ ایان نے فون اٹھا کر دیکھا تو حیرت کی انتہا نہ تھی فون پر جگمگاتے نو ٹیفیکیشن کو پڑھتے ہی اس کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ نو ٹیفیکیشن انسٹاگرام کا تھا جو کچھ یوں تھا۔

“Aiza Ali accepted your follow request”

کی سپیڈ 120 ایان نے فٹ سے اسکی آئی ڈی کھولی اور اسکی تمام تصاویر دیکھنے لگا جس کے ساتھ ساتھ دل نے سال بعد اپنی بچپن کی محبت دوست پسندیدگی کو دیکھ رہا تھا یہ اسکی دوستی تھی آندھی دوستی پکی 1 پکڑی۔ آخر کار دوستی جسکے علاوہ اس نے آج تک کسی کو دیکھا تک نہیں تھا۔ کسی لڑکی کو اپنے پاس تک نا آنے دیا، اپنے آپ کو، اپنی نظروں کو، اپنے دل کو صرف عائرہ تک محدود رکھا تھا۔ اس کے لیے سنبھال کر رکھا تھا۔ وہ اسکو دیکھ کر اسکی ایک ایک تصویر کو دیکھ کر اسے اپنے دل میں اتار رہا تھا اس نے تمام تر تصاویر کو غور سے دیکھ کر اپنا فون اپنے سامنے رکھے اسے دیکھے گیا اور کہیں دور بچپن میں کھو گیا۔

”سعیر یہ چیٹنگ ہے یہ مجھے دو میرا ہے نا۔ ماموں نے مجھے لا کر دیا تم دو سرالو یہ ٹیڈی میرا ہے دو اسے مجھے۔“

نونا عازرہ آپنی یہ مجھے پسند آگیا اور جو چیز سعیر شاہ کو پسند آجائے وہ اسے حاصل کر کے رہتا آپ اپنے ڈیڈی یا“ سعیر وہ ٹیڈی لے کر بھاگ گیا جب کہ ”میرے ڈیڈی سے کہہ کر دوسرا لے لیں آج سے یہ میرا اونلی مائن۔ عازرہ رونی شکل بنا کر بیٹھ گئی اور رونے کا شغل فرمانے لگی۔

ایک مہربان سالمس بازو پر محسوس ہوا۔ ساتھ بیٹھا شخص یا یو کہیں بچہ ایان تھا۔ ”ہیے عازرہ کیوں رورہی ہو؟“ وہ دور بھاگتے سعیر کی ”ایان دیکھو وہ میرا ٹیڈی لے گیا میرا فیورٹ ٹیڈی تھا وہ اور چھین کے لے گیا ایان۔“ جانب اشارہ کرتی روتی چلی گئی۔۔

ایان نے اسی تسلی دی۔۔ ”اچھانا رو نہیں میں تمہیں کل اس طرح کا سیم ٹیڈی لا کر دوں گا آئی پر امس۔“ اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ چمک نے کی۔۔ ”پر امس ایان۔“

ایان نے اسکا گال کھینچا۔۔ ”پر امس مائے فرینڈ“

وہ بھی اسکا گال کھینچتی بولی۔ ”اوو کے کتنے اچھے ہو تم۔“

وہ اسکا گال چھوتا بولا تو وہ وہاں سے بھاگ گئی وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ ”تم بھی بہت پیاری ہو۔“

ایان ماضی سے نکلا آنکھیں بند کیے اپنے رب سے اس چہرے کو لے کر مخاطب ہوا تو قسمت ان پر مسکرا دی۔



حسب معمول زرش اور عالیان یونی آئے تھے سعیر کو پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ عالیان کی بہن ہے وہ دودن یونی نہیں آیا تھا لیکن جب آیا تھا تو اس معاملے میں بات نہیں ہوتی۔ آج وہ تینوں یونی آئے تھے جب زرش اور عالیان لائبریری چلے گئے۔ زرش بور ہو کر باہر آگئی جبکہ عالیان بیٹھ کر کام کر رہا تھا۔

زرش جیسے ہی باہر آئی تو کچھ لوگوں نے اسکا راستہ روک لیا اور وہ کوئی اور نہیں وہی اس دن والے بیک مینچرز تھے ان چار لڑکوں میں سے دو اسکے سامنے دو پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ وہ جو اپنا راستہ کاٹنے والے کا منہ توڑ دیتی تھی اب بھی ایسا ہی ارادے سے ان کو کراس کر کے نکلنا چاہا مگر اس میں سے ایک شخص آگے آ کر اس سے مخاطب کیا۔

لڑکے نے خباثت سے بولا ”سے ڈار لنگ۔“

وہ ”ہٹو راستے سے۔۔ یہ کیابد تمیزی ہے ہٹو و میرے راستے سے بد تمیز شاید اس دن کا تھپڑ بھول گئے ہو“ غرائی۔ ہوئی بولی یہ لائبریری کے سائیڈ والی جگہ تھی جہاں کم سٹوڈنٹس تھے۔

رضانے اسے کھینچ کر قریب کیا۔ ”نہیں بھولے اسی کا حساب تو پورا کرنا ہے۔۔ نو بے بی۔۔“

زرش نے تھپڑ مارنا چاہا مگر رضانے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کمر سے لگایا۔۔ ”تمھاری اتنی ہمت۔“

زرش گھبرا گئی مگر کونفیڈینٹ رہی۔ ”یہ۔۔۔ یہ۔“

وہ چیخنے کے لیے منہ کھولتی رضانا اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔ ”کوئی ہے ہیلپ۔“

“Don't you dare”

”چلانے کی کوشش نہیں کرنا ورنہ بہت بُرا ہوگا۔“

زرش کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ انجان ملک بار بار نظر ”پلیز زرز پلیز زرز جانے دو آتم سوری اس تھپڑ کے لیے۔“

لائبریری پر جا رہی تھی عالیان بے ساختہ منہ سے نکلا مگر عالیان اندر تھا باہر کی کوئی ہوش نہیں تھی۔

”نا بے بی پہلے تھپڑ کا حساب تو دے دو۔“

اسکے رونے میں شدت آئی جس سے اسکا منہ لال ہو گیا۔ سعیر جو کینیٹین سے ”پلیز زرز پلیز زرز جانے دو۔“

لائبریری کی جانب آ رہا تھا سائیڈ پر کچھ لڑکے کسی لڑکی کو چھیڑ رہے تھے اور لڑکی ان سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ پھر بولی۔ رضا ابھی ہاتھ بڑھا کر اسے چھو تا کہ اچانک کسی نے ہاتھ پکڑ کر مروڑا۔ زرش جو ”چھوڑ دو۔“

آنکھیں بند کیے آنسو بہا رہی تھی سعیر کے آنے پر سکھ کا سانس آیا۔ اور فوراً اس کی طرف لپکی۔۔ سعیر ان کی

درگت بنا رہا تھا جب ایک لڑکا اسکے پاس آیا۔ زرش کا ہاتھ پکڑا مگر اس سے پہلے سعیر نے زرش کا بازو پکڑ کر

اسے دوسری جانب کھینچا۔ وہ اسکی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپ سی گئی سعیر نے ان لوگوں کی اچھی خاصی خبر لے کر

انہیں پرنسپل کے کمرے تک چھوڑ کر اپنی کلاس کی طرف آیا جہاں وہ ڈر اسہا چہرہ لیے بیٹھی اب تک رو رہی تھی

جس کی وجہ سے اسکی ناک لال اور گال بھی تپ رہے تھے

پنک فراک میں ملبوس نیچے وائٹ کیپری اور گلے میں گلابی ڈوپٹہ پہنے، کھلے بالوں میں وہ روتی ہوئی کوئی کھلتا گلاب لگی رہی تھی۔ گال جو دکھ رہے تھے۔ وہ کانچ کی گڑیا اسکے دل میں اتری وہ چلتا اسکے قریب آیا اور آکر عین اسکے۔ سامنے کھڑا ہوا

سعیر نے ہلکا سا جھک کر اس سے مخاطب ہوا تو وہ یک ”آپ رو رہی ہیں پر کیوں روئیں مت کچھ نہیں ہوا۔“ دم۔ کھڑی ہوئی۔۔

زرش کو سمجھنا آیا اپنا مسئلہ بیان کرے یا اسکا ”آپ،، وہ لوگ وہ لوگ مجھے جانے آپ نا آتے تو وہ کیا کر بیٹھتے“ شکر یہ ادا۔۔

وہ اسکو کرسی پر بیٹھا کر خود اسکے سامنے گھٹنوں کے بل ”وہ چلے گئے۔ پلیزز سٹاپ کراہینگ ڈونٹ کرائی۔“ بیٹھا۔

بہت پیار سے پوچھا گیا۔ ”آپ تو بریو ہیں نا ان کو لگا دیتیں ایسے ڈر کیوں گئیں آپ، ہممم۔“ وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی جب اسکی بات سعیر نے بیچ ”وہ۔۔۔ وہ مجھے کہہ رہے تھے تھپہر کا بدلہ دو وہ مجھے بچ۔“ سے اچکا جی۔۔

سعیر نے اسے ٹشو دیا جو زرش نے تھام لیا اور اپنے آنسو ”اتنی ہمت نہیں ان میں ڈونٹ کرائی پلیزز۔“ صاف کیے۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی پیار سے مسکرا کر بولی۔۔ ”تھینکس۔“

وہ اسکی حوصلہ افزائی کرنے لگا جب زرش ”نونیڈبی بریو ایسا ہوتا ہے انیندہ بی بریو اوکے۔“ سعیر نے اسے دیکھا۔  
نے اسے پوچھا۔۔

”آپ وہ کلاس میں ہوتے نا۔“

”جی بلکل میں آپکی کلاس میں ہوتا ہوں مائی گڈ نیم سعیر شاہ۔“

”تھینکیو مسٹر سعیر۔“

سعیر ”کتنی بار کہیں گی کوئی بات نہیں اگلی بات آپ بھی میری کسی کام میں مدد کر کے اپنا احسان چھکا دیے گا“  
نے شرار سے کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائے۔۔

وہ بھی مسکرا کر کہتی اسے مزید مسکرا نے پر مجبور کر گئی جبکہ ”کیوں نہیں اب تو ضرور کروں گی (ضرور) شیور“  
وہ اپنی سیٹ پر سیدھی ہو کر گہرے سانس بھرتی اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ وقفے وقفے سے کچھ دیر پہلے  
والا حادثہ اسے ڈرنے پر۔ مجبور کر رہا تھا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب کہ جب مشا اسکی دوست آکر اسکے  
ساتھ بیٹھ اور اسے دیکھا۔۔

وہ اسکی سرخ ناک اور لال آنکھیں دیکھتی ہوئی بولی تو زرش فوراً اسکی ”واٹ ہسپنڈ زر آر یو اوکے تم روئی ہو۔“  
جانب متوجہ کوئی۔۔

زرش نے الف سے ی تک ”مشو وہ لڑکے وہ فرسٹ ڈے والے بد تمیز لڑکے ان نے میرے ساتھ۔۔۔۔“  
اسے تمام بات بتائی جسے سن کر وہ حیران بھی تھی۔۔

وہ تمام بات سن کر ایک ہی بات کر پکڑ پائی۔۔ ”اوووو تو تم نے تھینکیو بولا نہیں؟؟؟“



وہ اپنی پونی جھلاتی بولی۔ ”مہمم بولا میں نے۔“

”او کے منہ توڑ دینا تھا انکا اب ریلیکس رہو۔“

وہ بے نیازی سے ببل چباتی ہوئی اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور ببل چبانے سے اسکے گال پر پڑتے ”ہمم۔“  
ڈمپل اسے مزید دلکش بناتے تھے جو اس نے اپنی ماں سے برائے تھے۔۔

سعیر تو اسکے ڈمپل دیکھتا رہ جاتا اور ہنسی وہ تو تھی ہی اتنی دلکش ایسے لگتا تھا وہ دل سے ہنستی ہے۔ زندگی جیتی ہے  
کھل کے۔ سعیر کے دل نے یہ ہنسی اسی طرح برقرار رہنے کی دعادی اور ایک دم خود پر چونکا اور پھر سر جھٹک  
کر کام کرنے لگا۔

یہ کچھ دیر بعد کا منظر ہے جہاں یونیورسٹی میں سر لیکچر دے رہے تھے جب کہ سر کی جانب زرش کا بالکل خیال نا  
تھا وہ تو ایک الگ ہی دھن میں ببل گم چباتی کہیں اور ہی گم تھی سر کی بولتے ہوئے اچانک اسکے جانب نظر پڑی تو  
وہ فوراً اس سے مخاطب ہوئے۔۔

سر کی آواز پر اچھل کر کھڑی ہوئی۔ ”مس زرش قریشی۔۔۔ سٹینڈ آپ۔“

”یہی۔۔۔ یس سر۔“

مس زرش مجھے اس سوال کا مطلب اور اسکا مختصر) ”مس زرش جسٹ ٹیل می دا کویری آف دس کو سچین۔“  
..(جواب بتائیں

زرش نے حیرت سے سر کو دیکھا جو لیکچر لے ہی نہیں رہی تھی۔۔ ”جی۔“

سر اس نے کوشش کی یہ نہیں تھا کہ وہ پڑھائی میں نکمی تھی بلکل نہیں بس آج اسکا دھیان نا تھا۔ ”ا مہمم۔۔۔“

سعیر نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کی جو زرش نے دیکھی اور اسے آنکھیں دیکھائیں و لتو وہ لب دبا گیا اور پھر -- (سرکیا میں آپکو بتاؤں) ”سرکین آئی ٹیل یو۔“ ایک دم اٹھا۔

سرنے اسے بولنے کا۔ اشقرہ کیا۔۔ ”یس سعیر بتائیے آپ۔“

تو سعیر نے فٹافٹ سب بتا دیا اور اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کے لیے دانتوں تلے لب کچلا۔ زرش نے خون خوار نظروں سے اسے گھورا۔

جائیے اور) ”مس زرش فوکس آن لیکچر کہاں ہے آپکا دھیان اور آپ ببل گم چبار ہی ہیں گو اینڈ تھیر یواٹ۔“  
..(پھینکنے سے

وہ سعیر کو گھورتی ببل پھینکنے لگی۔ آکر پیر پٹختی سیٹ پر بیٹھی وہ جو اسے دیکھ کر شرارتی سا مسکرا رہا ”سوری سر۔“  
تھا اب اس سے کیسے بدلہ لے سوچنے لگی جبھی لیکچر ختم ہوا سر باہر گئے وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔ بہت آرام سے اسکے پیچھے جا کر بیٹھی۔ وہ جو اسکی موجودگی محسوس کر چکا تھا اپنے پیچھے چپ چاپ بیٹھا رہا وہ کھڑی ہوئی ایک زبردست میٹھی خوشبو زرش کے حواسوں پر سوار ہوئی۔

اسکی بات پر سعیر مسکرا اٹھا۔ وہ اپنی نیل پالش نکالتی ”ہمممم۔۔“ پر فیوم تو بہت اچھا لگتا ہے یہ بندا۔ نانس۔“  
اسکی جیکٹ پر کچھ لکھنے لگی۔ سعیر کو خطرہ محسوس ہوا نیل پالش کی خوشبو محسوس ہوئی فوراً پیچھے مڑا۔

وہ زرش گھبرا گئی فوراً اپنی جیکٹ میں فوراً نیل پالش پھینکی۔ ”ہیے یو کیا کر ہیں تمہیں یہاں۔“

زرش نے جھک کر پین اٹھایا۔ ”وہ میں میرا پین“

وہ فوراً بہانہ بناتی کھڑی ہوئی۔۔ ”میں دیکھ رہی تھی آگے شاید پین گر گیا۔“

تم جھوٹی مین تمھاری اس نیک پینٹ کی خوشبو محسوس کر سکتا) ”ہوں لائیر آئی کین سمیل یور نیل کلر۔“  
..(ہوں)

اس نے اپنے ہاتھ آگے کیے اور اسے دکھا کہ آرام سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ”واٹ میرے پاس تو نہیں ہے۔“  
سعیر آرام سے اٹھا اور واشروم میں جا کر اسکی جیکٹ دیکھی جس پر ٹیڈی بیئر نیل پالش سے لکھا گیا تھا۔ سعیر شاہ  
جسے ان حرکتوں پر تپ چڑھ جاتی تھی غصہ آجاتا تھا آج نارمل ریکیشن تھا بلکہ جو غصہ آیا بھی تھا اس غصے کی جگہ  
چہرے پر مسکراہٹ نے اور دماغ میں خرافاتی سوچ نے لے لی تھی

وہ مسکرا کر کہتا اپنی جیکٹ صاف کر تا کلاس میں آیا اس بار چہرہ اٹھوڑا ”زرش میڈم یو ہیو ٹوپے فار اٹ گرل۔“  
سپاٹ تھا۔ زرش نے اسکی صاف جیکٹ دیکھ کر منہ پھلایا پر اگلے ہی لمحے وہ چینختی پینک ہوتی اٹھ کر کلاس کے  
اینڈ پر جا کھڑی ہوئی مگر چیخنا بند نہ ہوئی۔

وہ ”ماما۔۔۔ اماں۔۔۔ چھپکلی تیخ تھووووو ہٹاوووو مجھے چڑھ ہوتی ہے اس سے۔ میرا سارا سامان ہے ادھر ہٹاؤ اسے۔“  
چینختی پینک ہو رہی تھی بیہوش ہونے کے برابر تھی جب کہ سعیر کا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ لال ہو گیا  
وہ اٹھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر چیئر سے نیچے اتار ا جو چیئر پر چڑھ چکی تھی۔

وہ پینک ہوتی بولی۔ ”ہیے اسے ہٹاؤ اسے پلیزز۔“

سعیر نے اسے دیکھ کر مزید مزہ کیا۔۔۔ ”کمون مجھے نہیں پتا تھا تم ایک چھپکلی سے ڈر جاؤ گی۔“  
”ہٹاوووو مجھے گھن آتی ہے اس سے۔“

سعیر نے اسے اٹھایا اور اسکے سامنے کیا وہ اچھل کر پیچھے ہوئی چہرہ مزید لال ہو چکا تھا سعیر ”او کے کول ڈاؤن۔“  
نے لب دبا کر وہ چھپکلی بیگ میں رکھ لی۔ زرش نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا وہ مسکرایا وہ ابھی بھی کانپ  
رہی تھی۔

وہ خفا ہو گئی۔ ”یو کتنے گندے ہیں آپ۔ ڈونٹ ٹالک ودمی اگین میں تو آپکو دوست سمجھی تھی پر یو ہوں۔“  
سعیر کو کچھ ہوا اسکے خفا ہونے پر سوری کہا مگر وہ نامانی اس نے دوسری دفعہ سوری کیا مگر وہ ضد کی پکی نامانی سعیر  
کندھے آچکا کر بیٹھ گیا۔

کچھ ہی دیر میں وہ باہر گیا عالیان کو ڈھونڈنے اسکا جوس کا گلاس وہی پڑا تھا۔ زرش اٹھی اور اپنا بدلہ لینے کے لیے  
اسکے اپنی نیل پینٹ انڈیل کر اسے مکس کر دیا اور ج کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔۔۔ وہ جیسے ہی عالیان کو لے کر  
اندر آیا آکر سیٹ پر بیٹھا زرش کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ ابھری وہ اسے ضبط کرتی سر یس ہو کر بیٹھی،  
سعیر نے کچھ کام کرتے ہوئے جیسے جوس کاسپ لیا اس شدید گندازا فقہ محسوس ہوا کہ جوس ایک دم منہ سے  
نکل آیا اور لیپ ٹاپ اور کپڑے خراب ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ زرش کی حرکت یہاں موڈ تھوڑا سپونل ہوا تھا  
مگر اس سے بدلہ لینے کا سوچتا عالیان سے ایکسیوز کر تا گھر نکل گیا۔



پاکستان:

صبح الارم ک آواز پر وہ اٹھی ایک جان لیوا انگریزی لی اور اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔ دس منٹ میں فریش ہو کر باہر آئی۔ شارٹ ریڈ شرٹ کے نیچے پٹیلہ شلوار بلیٹ والی پہنے ریڈ ڈوپٹہ شانوں پر ٹکائے اس پر بلیک کیپ شمال لیے باہر آئی آکر بالوں کی اونچی پونی بنائی اور نیچے آئی۔

عائزہ نے رمشا بیگم اور علی صاحب کو سلام کیا۔ ”السلام وعلیکم ماما اور ڈیڈی۔“

”وعلیکم السلام میری گڑیا کیسی ہے؟؟؟“

”میں بلکل ٹھیک ڈیڈی۔“

”گڈ، بیٹا ہم نے آپکے لیے ایک فیصلہ لیا ہے۔“

عائزہ ابجھی۔ ”کیسا فیصلہ ڈیڈی۔“

”بیٹے اب آپ بڑی ہو گئی ہو آپکو اگلے گھر جانا ہے اسی متعلق ایک فیصلہ ہم نے لیا ہے۔“

”ماما ڈیڈی مجھے کہیں نہیں جانا پلیررز۔“

”یہ کیا بات ہوئی عائزہ ایک دن سبھی نے جانا ہوتا اس لیے پلیررز۔“

میں نے بچپن سے ہی یہ سوچا تھا کہ تمہارا رشتہ میں اس گھر میں کروں گی اگر پوسیبیل ہو اور اللہ نے میری سن

لی۔ بس اب میری خواہش ہے کہ میں خود ان سے بات کروں اور تمہیں جلد اس گھر کی کردوں نا مجھے کوئی

”ٹینشن، نا فکر۔ اچھا گھر اپنا گھر۔“

عائزہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ ”ماما پر کون ہے وہ؟ یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟“

”ہے تمہارا کزن بتاؤں گی وقت آنے پر تم میرے پر یقین رکھو تمہارے لیے بیسٹ سوچوں گی۔“

”پر ماما کون ہے وہ۔“

عائزہ سرخ ہوئی دل میں اسکا چہرہ آیا۔ کتنا ہینڈ سم ہے نا وہ۔ دوست کی بات کان میں گھونجی۔ زیر لب ”ایان۔“  
بڑبڑائی ایان۔

جی میرا بچہ ایان۔ بہت پیارا بچہ ہے بہت خوش رکھے گا اور سارہ بھی کتوں کی اچھی ہے۔ تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں۔

کی سپیڈ سے دل دھڑکا۔ ایان، ایان، 400 وہ سر جھکا گئی مگر دل میں طوفان بڑپا ہوا ”جیسے آپکی مرضی ماما۔“  
آیان، ایان دل نے ایان کا ورد کرنا شروع کر دیا دل کی بات سے چہرہ لال سرخ ہو اوہ وہاں نارک پائی اور فوراً  
اوپر آگئی اور آکر اپنے رب کا ڈھیروں شکر یہ ادا کیا، جس نے محبت جھولی میں ڈال دی تھی۔  
رمشانے اسے دیکھا وہ سمجھ گئی اسے ایان پسند ہے جی اب جلد سے جلد شاہ صاحب اور سارہ بیگم سے بات کرنی  
تھی۔۔

4 قسط نمبر

پاکستان:

ایہا اور احان حسب معمول یونی آئے تھے۔ کافی دن سے ایہا کو کوئی چاکلیٹ اور فلاور دیتا تھا۔ اسکے بیگ میں  
روزانہ چاکلیٹ اور ایک فلاور ہوتا۔ کل والا احان کی طرف سے تھا وہ جانتی تھی کیونکہ وہ احان سے کسی بات پر  
چاکلیٹس تھیں اسکی 50 ناراض ہو گئی تھی۔ احان نے سوری کارڈ لگا کر چاکلیٹ کا بڑا سا ڈبہ جس میں ہر قسم کی  
چمیر پر رکھ دیا اور کارڈ پر لکھا۔

“Really sorry for yesterday sweet girl”

ایہا خود سے مخاطب ہوئی۔ ”اوو تو مسٹر ایٹیوڈ مجھے سوری کہنا چاہ رہے ہیں۔“

”ناٹ بیڈ۔ یہ تو احان کی طرف سے تھا مگر روزانہ جو ایک چاکلیٹ اور فلاور ہوتا وہ کس کی جانب سے ہے۔“

احان پر شک تھا اسے پر احان نے اب دی ہے اس پر خود کا نام لکھ کر دیا ہے کوئی چوری چھپے نہیں۔ وہ اپنے کی سرگوشی کی وہ اچھل کر مڑی۔ ”اہم اہم“ خیالوں میں مگن تھی جب احان نے پیچھے سے آکر اسکے کان میں

وہ ہنوز منہ پھلا کر بولی۔ ”!آپ“

ادائے بے نیازی سے کان کا چھوٹا سا جھمکا چھوتی بولی۔ احان کو اسکی ادا پر ٹوٹ کر ”کیا کر رہے ہیں یہاں؟؟“

پیار آیا۔

وہ بھی اپنے انداز میں ”شاید آپ بھول رہیں ہیں یہ میری کلاس بھی ہے اور میں یہاں پڑھنے آتا ہوں۔“

یہ ایک ادا ایہا کے دل پر لگتی تھی جس کو سمجھنے سے وہ خود قاصر تھی۔.. مغرور سا بولا یہ

وہ باکس اسکے سامنے کرتی آبرو اچکا کر بولی۔ ”یہ سب کیا ہے؟“

”.. ایکچولی یہ آپکو سوری کے لیے۔ آپ اتنا گندا والا ناراض ہو گئیں تھیں حالانکہ بات اتنی بڑی نہیں تھی“

ایہا نے معصوم بچوں کی طرح آنکھیں پھیلائیں اور اپنی چٹیر پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر ”کیا؟؟؟“

رکھے۔

آپ نے بولا میں اس لفنگے کو لے کر آؤں میں دیکھوں گا کتنی بہادر ہیں آپ اس لفنگے کو دوبارہ میرے پاس ہنوز منہ پھلا کر بولی ہلکی براؤن ”بھیج دیتے میں معصوم سی چھوٹی سی لڑکی اس گیڈر کا مقابلہ کیسے کرتی بھلا؟؟“ آنکھوں میں شکایت تھی۔

”ہا ہا ہا ہا ہا ہا آپ نے خود ہی کہا تھا میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا آئی ڈونٹ نیڈ اینی ون ہیلپ جی بولا۔“

”میں ناراض ہوں مجھے نہیں چاہیے یہ آپ لے جائیں آپ جان کر مجھے مصیبت میں جھونکنا چاہتے تھے۔“

ناااااا، آپکو میرے منہ پر پاگل لکھا نظر آتا ہے کیا۔۔۔ سوئٹ گرل میں تو جسٹ پوچھا تھا میں ایسا نہیں“

ہوں۔ ان لڑکوں کو یونی سے نکلوادوں میں کجا کہ آپکے پاس بھیجتا۔ ایسے کیسے بیلومی اور بی بریو ایسے مسائل ہوتے رہتے ہیں آنسو بہانے سے کچھ نہیں ہوتا مضبوط بنیں اور ان جیسوں کا منہ توڑ دیں کوئی کچھ کہنے کی ہمت احان نے پیار سے ”!! نہیں رکھتا۔ آپ خود بھی مضبوط بنیں اور ہر لڑکی کو بھی اس طرح بننے کا بولیں گاٹ اٹ سمجھایا وہ اسکو دیکھتی رہ گئی

وہ اسکے سامنے ہاتھ ہلاتا بولا۔ ”..کہاں کھو گئیں“

”ہاں جی تھینکیو ووپر مجھے نہیں لینا یہ میں کیسے لے سکتی ہوں۔“

میں دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتا یہ میرے سٹائل کے خلاف ہے اور ویسے بھی ہم کونسا ان !! ایکچولی مس ایہا“

نون ہیں وئی آر کزنز۔ ہاں پہلے کبھی نہیں ملے بٹ اب ایک سال سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں سو آپ یہ رکھ سکتی ہیں۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ کیسے مناؤں اور لڑکیوں کو کیسے مناتے ہیں پر اپنی بہن کی فیورٹ چیز کو مد نظر رکھتے



احان نے مسکرا کر اپنے ڈمپل کے درشن ”ہوئے آپکے لیے لے آیا۔ آئی ہوپ یوول ایکسیپٹ مائی سوری۔  
اسے کروائے جس سے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔  
بے نیازی، نخرہ سوانیزے پر تھا جو احان کے دل پر ”!!“ کھینکسس۔۔ اوکے مان لیا آپکا سوری اٹس اوکے  
لگتا تھا۔

اس نے مسکرا کر کہا تو وہ کھکھلا دی۔ اس نے اسے دیکھا چاکلیٹز دیکھ کر تو ویسے ہی ”نونینڈ لٹل بیوٹیفیل گرل۔“  
نیت خراب ہو جاتی تھی کبخت اوپر سے ٹیڈی بئیر بھی چھوٹا سا پر ماما کو کیا کہے گی۔۔؟ یہ سوچ کھا رہی تھی جھوٹ  
اس نے کبھی بولا نہیں تھا۔ کتنے دن سے چاکلیٹ کے ساتھ فلاور آتا اسکے بارے میں دونوں بھائیوں کو بتا چکی  
تھی۔ سعیر تو صدا کا جزباتی اسے اٹے مشورے دینے لگ گیا جبکہ ایان نے اسے سمجھایا کول ڈاؤن جو بھی ہے  
کب تک چھپے گا۔ وہ اپنے پاس نار کھا کرے، ایہا وہ چاکلیٹ اور فلاور یونی سے واپسی پر کسی بھی بچے کو دے آتی  
تھی۔ وہ خوش ہو جاتے تھے مگر آج ایک عجیب ہی چیز ہوئی۔ احان کے گفٹ کے بعد کوئی چاکلیٹ اور فلاور  
اسکے پاس نہیں آیا تھا۔ یہ ایک عجیب ہی کشمکش تھی پر وہ سب چھوڑ کر ایک نظر اس پیارے شخص کو دیکھتی اپنے  
کام میں مصروف ہو گئی۔ اس نے سوچا آج دل پر پتھر رکھ کر ماما سے جھوٹ بول دے گی کہ دوست سے ناراض  
ہو گئی تھی اس نے منانے کے لیے اسے دیا ہاں یہ بیسٹ تھا۔ وہ ایک نظر دوبارہ اس پر ڈالتی کام میں مصروف  
ہوئی جبکہ احان اپنے اوپر پڑنے والی مسلسل نظر کو محسوس کر کے گہرا مسکرا دیا اور دل میں ارادہ کیا کہ ماں کو  
جلد گھر جا کر بتا دے گا اپنے دل کی بات۔

☆☆☆☆☆

عائزہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتی نہیں تھک رہی تھی۔ ان دونوں نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی بچپن میں ایک دوسرے کے لیے پوزیسیو تھے میٹرک تک بہت اچھی دوستی تھی پر میٹرک کے فوراً بعد آیان لندن آ گیا جس سے عائزہ بچھی بچھی رہنے لگی۔ اسکا بیسٹ فرینڈ آیان تھا جس سے وہ ساری باتیں سنیر کرتی تھی۔ آیان کے پاس تو فون تھا مگر عائزہ کے پاس نہیں تھا۔ اتنا عرصہ دور رہنے کے بعد بھی انکے دل نہیں بدلے ایک دوسرے کے لیے اسی طرح بلکہ دور ہو کر محبت کی شدت بڑھ گئی۔ اب جب آج رمشانے شاہ صاحب اور مسز شاہ سے بات کرنے جانا تھا اس سے پوچھا کہ اس نے جانا ہے تو تیار ہو جائے مگر وہ کہنے لگی اسے دوست کے ساتھ باہر جانا ہے۔ عرشہ جو اسکی بیسٹ فرینڈ تھی، رمشا اسکو اجازت دے کر خود تیار ہونے چلی گئی اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ شاہ ولا یعنی اپنے میکے کے لیے نکلیں۔

عرشہ اس کے گھر آئی اسکے بدلے رنگ اور کھلا چہرہ دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

اس نے بھی مسکرا کر پوچھا ”کیا بات ہے میڈم۔۔۔ خیریت تو ہے بڑی کھکھلا رہی ہیں واپس آگئے کیا بھائی؟“ تو وہ گہرا مسکرا دی۔

”عرشہ اسے آنا ہوگا۔۔۔ میرے لیے آنا ہوگا انہیں۔۔۔ یونواٹ عرشی ماما نے مجھ سے کیا کہا۔۔۔؟؟؟“  
عرشہ ایکسائیٹڈ ہوئی۔ ”کیا۔۔۔؟“

عرشی ماما نے کہا وہ ماموں سے میرے اور آیان کے رشتے کی بات کریں گی۔ وہ میرے اور آیان کے بچپن سے وہ یہی چاہتی تھیں۔ عرشہ رب میرے پر مہربان ہو گیا میری محبت میری جھولی میں ڈال دی میں کیسے انکا شکر عائزہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ ”ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہی عرشہ۔“

4 کم آن یار ررر۔۔۔ میری پیاری یہ تمہارے انتظار اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ عائرہ میں جانتی ہوں پورے سالوں سے انتظار کر رہی ہو تم اسکا۔ اسکے علاوہ آج تک کسی کے بارے میں سوچا تک نہیں اپنے تک کسی کو آنے نہیں دیا خود کو اسکی امانت کے طور پر سنبھال کر رکھا اب کیسے تم پر مہربان نا ہوتا۔ ہمیشہ خوش رہو میری عرشی نے اسے گلے لگایا۔ ”جان

تھینکیو ووو عرشی۔۔۔ تم بھی میری دعا ہے تمہیں بیسٹ تمہارے جیسا تمہیں بے انتہا پیار کرے تمہیں ” ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

قبولیت کا وقت تھا عائرہ کی دعا فرش کا سینہ چیرتی عرش تک پہنچ چکی تھی اب وقت کا انتظار تھا۔ ”!! تم آمین“

☆☆☆☆☆

رمشا اپنے شوہر کے ساتھ کچھ ہی دیر میں اپنے میکے پہنچ گئیں تھیں سب نے مل کر باتیں کی اب وہ شاہ ولا کے لاونج میں موجود تھے، جب رمشا نے اپنے بھائی کو مخاطب کیا۔

”شاہ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔“

ہمیشہ کی طرح ناٹی شاہ صاحب نے اپنی بہن کو ناٹی سا جواب دیا۔ ”ہاں بولو سن رہا ہوں۔۔۔ بہرہ نہیں ہوں۔“

دیکھو۔۔۔ میرے دل میں یہ بات بہت پہلے سے تھی جو آج میں آپ سب۔۔۔ تمہارے، ماما ڈیڈی کے سامنے

”کہنا چاہتی ہوں۔۔۔“

شاہ صاحب اپنی بیگم کی کمر ”پہلے یہ بتاؤ۔۔ کب سے کتنے پہلے سے۔۔؟؟ یہ میرے سوال کا جواب دو تم پہلے۔“ پر انگلی پھیرتے بولے تو مسز شاہ اچھل گئیں۔ انہیں خون خوار نظروں سے گھورا تو انہوں نے سب کا لحاظ کیے بغیر فلائنگ کس دے دی۔

”تمیز کے دائرے میں بات سنو شاہ میری اپنی بکو اس بعد میں کرنا۔“

”دیکھا۔۔ دیکھا ہمیشہ سے بچپن سے مجھے کہتے آئے تھے مجھے تمیز نہیں میں نے کچھ پوچھا تو کیسے جواب دیا۔“

شاہ جی کی ڈیڈی نے انہیں ٹوکا۔ ”بہن کی دھیان سے بات سنو وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔! ایشٹ اپ شاہ“

وہ شرافت کا مظاہرہ کیے چپ ہو کر اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئے۔ رمشانے بات سٹارٹ کی ”سوری ڈیڈی“

دیکھیں ماما، ڈیڈی یہ بات عائرہ آیان کے بچپن سے میرے دل میں تھی جس طرح وہ عائرہ کے لیے پوزیسیو“

تھا، اسکی پسندیدگی اسکی حرکتوں سے صاف ظاہر ہوتی تھی اور میٹرک تک ان کا یہ ایک دوسرے کے ساتھ اٹیچ

رہنا اور پھر میں دیکھتی ہوں عائرہ آیان کے نام پر ٹھٹک جاتی ہے۔ مجھے لگتا یہ دونوں بچے ایک دوسرے کو پسند

”کرتے ہیں۔ کیا تم میری بیٹی کا ہاتھ اپنے بیٹے آیان کے ہاتھ میں تھماؤ گے شاہ؟؟“

مسز شاہ چائے کا کپ اپنے سسر کو تھماتی بولیں۔ ”بات تو سو آنے درست کی ہے آپ نے رمشا۔“

میں نے بھی دیکھا ہے کہ آیان عائرہ بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ عائرہ کو کچھ بھی ہوتا تھا“

آیان تڑپ جاتا تھا اور میٹرک تک وہ ایسے ہی تھے۔ اب بھی آیان آتا ہے اکثر تو زیادہ وقت عائرہ کے ساتھ

سال پہلے آیا تھا تو اس کا زیادہ وقت عائرہ کے ساتھ گزرا تھا انکی 3 گزار تا اب تو آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا۔

محبت کی عمر بہت طویل ہے۔ مجھے نہیں لگتا کوئی مسئلہ ہے اس بات میں گھر کی دیکھی بھالی بچی ہے آنکھوں کے

سامنے بڑی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں کچھ برائی نہیں اس رشتے میں باقی شاہ آپ لوگ دیکھ لیں ڈیڈی جو ”فیصلہ کریں گے۔“

”جیتتی رہو بہو بلکل سہی۔۔ میں بہو کی بات سے متفق ہوں مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں تم بتاؤ شاہ۔۔؟؟“

ڈیڈی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔ وہ میری اپنی بچیوں جیسی ہے ہاتھوں میں بڑی ہوئی ہے کیسے اعتراض ہو سکتا ”مجھے۔ دے دو اپنی بیٹی مجھے ویسے بھی وہ تم اسکے قابل نہیں اویں بچی کو بولتی رہتی۔“

شونے نہیں ہو بیٹی میری ہے۔ بہت لاڈوں سے پالا آنچ نا آئے اس پر اور یہ فضول کی بات نا کرنا اب سمجھی ”والا رشتہ ہو گیا تو سنبھل کر اپنی بات سے مکر بھی سکتی ہوں میں۔“

ایسی کی تیسری تمھاری۔۔۔ میرا بچہ اٹھالائے گا سے تم تیری کرو آیان پاکستان آئے گا منگنی نہیں نکاح کر دیں ”گے ہم انکا۔“

رمشانے شکر کا کلمہ پڑھا۔ اچھا گھر، اپنا گھر، اپنا بھائی اسے امید نہیں یقین تھا کہ اسکی بیٹی ”شیور کیوں نہیں۔“ یہاں بہت خوش رہے گی۔

شاہ صاحب نے آنکھ ونک ”چلو سمجھو کے گھروں میں زیادہ دیر نہیں بیٹھتے، ناکھاتے ہیں اپنے گھر کو نکلو۔“ کر کے اپنی بہن سے کہا تو مسز شاہ نے انہیں مصنوعی گھورا۔

وہ شاہ جی پر برسی۔ ”منہ دھور کھو میرے ڈیڈی اور ماما کا گھر ہے پہلے تم نکلو۔“

رمشانے کی بات سن کر وہ ہنس کر اپنی بیگم کی جانب متوجہ ”عشق میں فنا ہو جائیں گی۔!! ایسے مت دیکھیں بیگم“ ہوئے اور آرام سے بولے۔ ان کی بات پر جہاں مسز شاہ گڑ بڑائیں وہاں ایک دم چونکیں۔

انہوں نے آہستہ سے پوچھا۔ ”ہیں کیا عشق میں فنا ہو جائیں گی۔۔ مطلب شاہ جی؟؟“

”ہائے میری معصوم سی بیگم آپ کو عشق تو ہے ہی اب ایسے تک تک کہ مجھ میں فنا ہونا ہے کیا۔“

وہ خفت سے لال ہوئیں۔ ”اففف۔۔“

وہ پیر پٹختیں وہاں سے برتن اٹھانے لگیں۔ ”حد ہو گئی بے شرمی کی ہٹیں۔“

☆☆☆☆☆☆

لندن:

لندن میں حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا۔ تمام لوگ اپنے اپنے کام کی طرف رجوع کر رہے تھے ایسے میں آج سورج میاں نے اپنا دیدار کروایا۔ آج برف باری کا سلسلہ رکا ہوا تھا برف پگھلنے کی وجہ سے آج سڑکیں گیلی گیلی نظر آرہی تھی ایسے میں گیلی سڑک پر دوڑتی بلیک بی ایم ڈبلیو آکر ایک آفس کے سامنے رکی جس کا نام تھا کمپنی وہ ہینڈ سم گاڑی سے اترا۔ ایک نظر آفس کو دیکھا اور ایٹھیوڈ سے چلتا اندر آیا۔ وائٹ شرٹ کی نیچے AS بلو جینز کی پینٹ اور بالوں کو جیل سے سیٹ کیسے ہاتھ میں رادو کی گھڑی پہنے کورٹ جو بازو پر رکھے وہ ہینڈ سم آفس میں لفٹ میں سے نکلا اور اندر آیا۔ پورا اسٹاف اسے دیکھ کر الرٹ ہوا۔ وہ ایک نظر اسٹاف پر ڈالتا آیان کے کین کی جاب بڑھا مگر آیان صاحب نہیں آئے تھے شایان نے نفی میں سر ہلایا اور باہر جولی کو آکر پوچھا۔

موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے اسنے پوچھا۔ ”آیان نہیں آیا ابھی تک یا آکر واپس گیا۔۔۔؟؟؟“

”نہیں سروہ نہیں آئے ابھی تک۔“

وہ کہتا اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا جب اچانک ایک آواز نے اسے روکنے پر مجبور کیا۔ ”اوکے فائن۔“

آئمہ ”ہاؤہینڈ سم ناااااا کیا بٹیسٹوڈ ہے بندے کا۔۔ اففففف پر سنیلٹی آگ لگا دیتی ہے بندہ پورا اففف ہے۔“  
نے ضرور اپنی شامت بلوالی تھی۔

کم آن سٹریل ہیں پورے تم آیان سر کو دیکھو اففف پر سنیلٹی بھی ہے بندے کی اور بات کرنے کا انداز  
لائمہ نے اس کی بات کی مخالفت کی۔ ”بھی۔“

نہیں مجھے ان سے زیادہ ان کے چھوٹے والے بھائی اچھے لگتے پر ان سب سے زیادہ اففف شایان سر تو ووو  
شایان کے ماتھے پر ڈھیروں بل آئے فوراً مڑ کر ان تک آیا۔ ”میرے کرش ہیں۔“

یہ مس آئمہ میرے پر آپ نے پیرا گراف لکھ لیا ہو تو جا کر کام پر دھیان دے دیں تھوڑا اگر یہاں ریویو  
شایان نے غصے سے دھارتے ہوئے کہا۔ ”سیکشن آف ہو گیا ہو تو۔“  
”سوری سر میں تو بس۔۔“

میں کب سے آپکی بیہودہ باتیں برداشت کر رہا ہوں کام کرنا تو دھیان سے کریں ورنہ !! سٹاپ اٹ مس لائمہ  
”آپ جیسے ایمپلائیز کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں آپ جاسکتی ہیں ورنہ۔“

”سوری سوری سر آئم رنلی سوری آئندہ نہیں ہو گا۔“

شایان نے دانت پیس کر اسے شکل گم کرنے کا کہا۔ وہ فوراً بھاگ گئی سارا سٹاف انہیں ”جائیے جا کر کام کریں۔“  
دیکھ رہا تھا۔

وہ غصے سے کہتا اپنے کیبن کی ”واٹٹٹ۔۔؟؟ کوئی مووی چل رہی ہے یا ڈانس ہو رہا ہے کام کریں اپنا سب۔“  
طرف بڑھا پیچھے سٹاف نے اٹکی ہوئی سانس بحال کی۔

ابھی آفس میں داخل ہوا تھا کہ ٹیبیل جو شاید صاف نہیں ہوئی تھی اس پر ڈسٹ دیکھ کر ماتھے پر اور بل نمودار ہوئے اور غصہ سوا نیزے پر چڑھا، بوانگنگ پوائنٹ انگریز ہو گیا۔

شایان دھاڑا۔ شکور فوراً بوتل میں سے جن کی طرح کیمین میں حاضر ہوا۔ ”!شکور رر رر رر رر رر رر“  
 ”یہ۔۔۔ یس سر رر۔۔“

”صفائی کس نے کی تھی میرے روم کی کل۔۔۔ بتا وووو؟؟؟“

شکور کانپ ہی تو اٹھا۔ ”سر منم۔۔۔ میں نے“

تو تمھاری آنکھیں ہیں کہ ٹچ بٹن اندھے ہو دکھائی نہیں دیتا کیا۔۔۔ یہ اتنی دسٹ کیوں ہے ٹیبیل گندا کیوں“  
 وہ اس بیچارے شکور ”ہے تمھیں پتہ ہے نا مجھے داغ نما چیزیں پسند نہیں شکور مجھے ڈسٹ آلود چیزیں نہیں پسند۔  
 پر دھاڑا۔

”آئم سوری سر رر۔۔۔ ریلی سوری آئندہ نہیں ہو گا میں ابھی صاف کرتا ہوں۔“

”منٹ کے اندر صاف کرو آئندہ ایسا ہو تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا تمھیں سمجھے۔۔۔؟؟؟2“

وہ فوراً سے ٹیبیل صاف کرنے لگا اور شایان آیان کے کمرے میں آکر بیٹھ گیا۔ ”جججی سر رر۔۔۔“

آیان پانچ منٹ میں آفس آ یا بلیک شرٹ کے نیچے بلو جینز کی پینٹ اور بلیک کورٹ پہنے وہ گھڑی باندھتا آفس آیا۔ دائمہ کی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔ وہ اپنے اوپر اسکی نظریں دیکھتا مڑا جو مزے سے اسے دیکھ رہی تھی۔



وہ بنا لحاظ کیے اس کی ”کیا مس دائمہ شوپیس ہوں جو تکیے جا رہی ہیں کام ہوتا نہیں فلرٹ جتنے مرضی کروالو۔“  
بے غیرتی اسکے منہ پر ماری تو وہ چپ چاپ اپنا کام کرنے لگی۔ وہ ایک خون خوار نظر اس پر ڈالتا اپنے آفس میں  
آگیا جہاں شایان اسکی کرسی پر بیٹھا تھا۔

”ہیے میرے گلاب کے پھول۔ کیسا ہے؟؟؟“

سڑا ہوا جواب آیا۔ ”ٹھیک ہوں۔“

وہ سامنے کرسی پر بیٹھتا بولا ایسی ہی تھی انکی دوستی نا ”کیا ہوا تجھے سڑے ہوئے انجن۔ طبیعت تو ٹھیک ہے؟“  
کوئی ایگوناٹیسٹوڈ، ایک سچے اور بہترین دوست۔

”نہیں صبح صبح اس لائمہ کی بکو اس سے موڈ خراب ہو گیا۔“

آیان نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے بولا۔ شایان نے اے ٹو زیڈ ساری بات اسے بتائی تو ”کیا کر دیا اسنے؟“  
وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

اووویار رراب تو گلاب کا پھول بن کر آئے گا تو لوگ تعریف تو کریں گے نا۔۔ لوگوں کو گلاب پسند ہوتے  
”ہیں میرے بھائی چل مار۔“

شایان نے دانت پیس کر کہا۔ ”یہ دانتوں کی نمائش کس خوشی میں کی ہے آپ نے تڑوانے کا ارادہ۔۔؟“  
”جانہیں سڑا ہوا انجن پتہ نہیں کس پر چلا گیا۔ فٹے منہ۔۔ کہیں سے نہیں لگتا خالہ کا بیٹا۔“

وہ اسکی گردن پر زور دار مارا گیا ”!!شٹ اپ ڈیوڈ“

”ہیے۔۔ کمینے یو ہیو ٹوپے فاراٹ سڑے ہوئے انجن۔“

شایان نے اسے دروازہ پر کھڑے فلائنگ کس دی تو وہ دل پر ہاتھ رکھ گیا اور وہ ”کام کرو۔ ایٹس سی ڈیوڈ“ مسکرا دیا یعنی آیان اسے ہنسانے میں کامیاب ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

سعیر آج جلدی یونی آگیا تھا کل کا بدلہ بھی لینا تھا جیسی آج کچھ بہت ہائی کلاس پلین سوچ کر آیا تھا کہ اس مس یونیورس کی ساری ہیر و گری نکالے گا۔ وہ اسکو سوچ سوچ کر مسکرائے جا رہا تھا جب آج وہ عالیان کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ سعیر نے دیکھا کہ یہ عالیان کے ساتھ آئی ہے کیوں؟؟ دل میں کھلبلی مچی کہ آخر وہ اسکے ساتھ کیوں آئی ہے؟ کیا پتہ اکھٹے آئیں ہوں۔ دماغ نے سوچا۔ عالیان آکر اسکے پاس بیٹھا کچھ باتوں کے بعد وہ زریش کی طرف متوجہ ہوا جو آج پرپل نثرٹ اور بلیو جینز میں تھی حجاب سٹائل سے لیا گیا دوپٹہ معصومیت اور خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

سعیر نے فرسٹ ٹائم اسے حجاب میں دیکھا تھا وہ تو اس معصوم چہرے میں کھوسا گیا مگر فوراً سر جھٹکا۔ وہ اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ایک دم گڑبڑا گئی۔ اسکی گڑبڑاہٹ محسوس کر کے سعیر گہرا مسکرا دیا۔

وہ کچھ ہی ”!! ابھی تو آج آپکی ساری ہیر و گری نکلے گی میڈم تو پھر آپکو مزہ آئے میرے سے پنگاناٹ چنگاڈئیر“ دیر میں اٹھتا عالیان سے کام کا کہتا باہر آیا۔ اوڈیٹوریم میں کچھ سیٹ اپ کیا اور ایک سٹوڈنٹ سے کہا کہ وہ جا کر زریش سے بولے کہ اسے اوڈیٹوریم میں مس بلارہی ہیں۔ وہ لڑکی زریش تک آئی۔

”ہیے۔۔ آریوزریش قریشی؟؟؟“

مسکرا کر کہا گیا۔ ”واٹ ہیپینڈ؟!! ایس آئی ایم“

”آپکو اوڈیٹوریم میں مس بلا رہی ہیں۔“

”او کے آئم جسٹ کمینگ تھینکیو۔“

وہ لڑکی بھی مسکرا کر کہتی نکل گی۔ زرش کچھ ہی دیر میں اوڈیٹوریم میں آئی آکر اندر دیکھا جہاں کوئی ”او کے“ نہیں تھا اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ زرش آگے بڑھی تو پچھلا اور اگلادروازہ بند ہو گیا زرش گھبرا گئی مگر کونفیڈینٹ رہی۔

ہولے سے پکارا جب اچانک ریڈلائٹس آن ہوئیں اور اردگرد کا منظر دیکھ کر اسکے چہرے سے ”مس۔۔“ دلخراش چیخ نکلی کیونکہ دیوار پر سکلیٹرز لٹکائے گئے تھے کچھ ڈراؤ نے فیس زرش نے بھاگ کر باہر جانا چاہا مگر ناکام۔

زرش پینک ہوئی جب ایک سائنڈ سے مانگ میں سے کوئی خطرناک قہقہہ ”ہیے۔۔۔ اوپن دا ڈور ہیلپ ماما۔ گونجا۔“

ڈراؤنی آواز میں اسکا نام پکارا گیا۔ زرش رو دی۔ ”زر یشیشیشیشیش“

اسکے پینک ہونے پر سعیر کے دل ”سٹاپ پلینرز۔۔۔ سٹاپ دس پلینرز مجھے ڈر لگتا سٹاپ پلینرز سٹاپ۔۔۔“ کو کچھ ہوا۔

وہ ہچکیوں سے روتی مسلسل دروازہ کھولنے کی کوشش کر ”ہیے عالیان ادھر آؤ مجھے بچاؤ یان عالیان پلینرز۔“ رہی تھی۔ سعیر کو عالیان کا نام سن کر کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

زرا جیلز اور سٹرکنس سے پوچھا گیا مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔ ”عالیان کون ہے زرش؟؟“

وہ عالیان کو چھوڑ کر شایان کو پکارنے لگی سعیر کو ”عالیان اوپن دا ڈور۔۔۔ ماما، ڈیڈ، شایان۔۔۔ شایان بھائی۔۔۔“ سمجھنے میں وقت نا لگا کہ یہ عالیان اور شایان کی بہن یعنی شایان، عالیان قریشی زرش قریشی اوووو۔ وہ روتی ہوئی اب بیہوش ہونے کو تھی جب سعیر نے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ لائنس آف کیں اور دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھولنے پر وہ فوراً باہر کی طرف بھاگ گئی اور آکر سیدھا کلاس میں عالیان کے گلے سے لگ گئی۔

وہ رودی۔ ”یان۔۔۔“

سعیر کو اپنے اوپر شدید غصہ آیا وہ ”ہیے۔۔۔ زر کیا ہوا کیوں رورہی ہو کیا ہوا تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟“ کیسے اسے ڈرا سکتا ہے کیا حالت تھی اسکی اووشٹ اوپر سے دوست کی بہن سعیر نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا اونچا

چلا یا۔۔۔  
زر۔۔۔ کون ہو تم کیوں میری سانس سینے میں الجھا رکھی ہے کیوں تمہارے معصوم چہرے میں کھوجاتا ہوں کیوں تمہارے ساتھ یہ حرکتیں کرتا ہوں؟ میں نے تو آج تک کسی کی الٹی حرکت برداشت نا کی ایک اور مگا سعیر نے دیوار پر مارا۔ ”تھی پر تم کیوں آہہہہہہ۔۔۔“

وہ ہچکیوں سمیت ساری بات عالیان کو بتاتی چلی گئی۔ عالیان کو شدید غصہ آیا اپنی ”عالیان۔۔۔ وہ اوڈیٹوریم۔۔۔“ بہن کو اس طرح روتا اور ڈرا ہوا دیکھ کر۔

عالیان نے اسکے آنسو صاف کیے ٹشو سے ”ہیے لیسن ڈونٹ کرائی مائی ڈوول۔۔۔“

ڈونٹ کرائی بی بی بریو میری ڈوول۔۔۔ یہ جس نے بھی کیا میں چھوڑوں گا نہیں اسے۔ اوکے مائی لٹل گرل۔۔۔  
 عالیان نے عقیدت سے اسکا ہاتھ چوما اور اسے پانی دیا۔ سارے سٹوڈنٹس ان کا پیار دیکھ رہے ”ڈونٹ کرائی۔  
 تھے وہی سائنڈ پر کھڑا سعیر نے جبھی سوچا کہ وہ سب کچھ خود عالیان کو بتائے گا۔  
 وہ دوبارہ رونا سٹارٹ ہوئی۔ ”مجھے گھر جانا نہیں رہنا۔ یہاں پاکستان جانا۔“  
 زریش میری جان بی بی بریو یار کچھ نہیں ہوا میں ہوں نایار کچھ نہیں ہونے دیں گے اور یہ جس کا کام ہے اسے پکڑ  
 ”کر بہت بُرا پیش آؤں گا۔ چلو ابھی گھر۔“  
 وہ فوراً کھڑی ہوئی۔ وہ اسے اپنے حصار میں لیتا باہر آیا سعیر نے اسے روکا۔ ”ہاں چلو۔۔۔“  
 ”یار عالیان بات کرنی ہے تجھ سے۔“  
 ”یار ابھی نہیں سعیر۔۔۔ اسے چھوڑ آؤں طبیعت نہیں ٹھیک اسکی بعد میں۔۔۔“  
 وہ زرش کو دیکھتا بولا جلال ہو رہی تھی۔ اوکے جا۔۔۔“  
 وہ اسے لے کر گھر کی طرف نکل گیا۔ ”اوکے۔“

☆☆☆☆☆

پاکستان:

ایہا سوئی صورت لے کر آج منہ پھلائے شدید خراب موڈ کے ساتھ یونی میں آئی،،، احان فرنٹ پر پاؤں پر کھیل رہا تھا وہ دھندھناتی منہ میں بر بڑاتی اندر داخل ہوئی آکر سیکنڈ سیٹ پر زور سے pubg پاؤں رکھے فون پر بیگ پٹخے،، اور بیٹھ گئی،، ماما سے ڈانٹ کھانے کے بعد یونی آئی تھی،،، وہ زد کرتی رہی مجھے نہیں جانا پر سارہ بیگم نے ڈانٹ ڈپٹ کر بھیج دیا کچھ زیادہ ہی ڈانٹ لیا تھا،،، جس سے وہ۔ رو دینے کو تھی،،، اپنی لاڈلی بیٹی کو ڈانٹ پڑتے دیکھ شاہ جی نے اپنی۔ مسز کو ڈپٹ ڈالا جس پر وہ ایہا کو خراب موڈ میں بائے کہتی یونی کے لیے جانے کا کہنے لگیں وہ بھی خراب موڈ میں آئی تھی،،، نیند بھی پوری نہیں ہوئی تھی،،، احان نے اسے غور سے دیکھا،،، غصے کے شدت سے لال ہوتی آنکھوں میں نمی،،، احان کو کچھ ہوا جھبی اٹھ کر سیکنڈ سیٹ پر آیا۔۔

Heyy what happened with you lill sweet girl??

پلیز احان ڈونٹ ٹیز می میرا موڈ بہت خراب ہے آگے ہی وہ اٹھ کر پیچھے والی چیئر پر چلی گئی اوپر سے یہ مناحل منہوس بھی نہیں آئی تھی ابھی تک پتہ نہیں کہاں رہ گئی تھی اس پر اور موڈ خراب ہو گیا جس سے منہ لال ہو گیا،،، اوپر سے مناحل کو۔ کچھ دیر پہلے میسج کیا تھا کہاں مر گئے ہو آئی کیوں نہیں ابھی تک آگے سے جو اسکا رپلائی آیا وہ۔ ماتھے پر بل نمودار ہو گئے موڈ اور خراب ہو گیا زور سے سیٹ پر موبائل پٹخا،،، لیکچر لینے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا،،، سر بھی کلاس میں اچکے تھے،، نیند شدید آرہی تھی جبھی کسی لڑکی کے پیچھے چھپ کر سو گئے احان بہانے سے اٹھ کر بیک سیٹ پر آ گیا مگر اسکو سوتا پا کر سارا مزہ خراب ہو گیا وہ تو اسکو تنگ کرنے آیا تھا،،،

موڈ شدید خراب ہو امنہ بن گیا لیکچر پر دھیان دینا ہی ٹھیک تھا، لیکچر بھی اکتا دینے والا تھا، اسکو دیکھ کر تو احان کو بھی نیند آنا شروع ہو گئی تھی جبھی اسکی طرف ایک نظر ڈالی جو سوتے ہوئے معصوم بچے کی طرح لگ رہی تھی،،، گال پر بلش کی سٹائن،، جو قدرتی پنک بھی تھے،،، ہونٹوں پر لگا گلوز،،، گھنی گھنی پلکیں،،، موڈ خراب ہونے کی وجہ سے سرخ ہوتی ناک منہ پر اتے ڈارک براؤن بال اور آنکھوں کا کلر اس نے اپنے ڈیڈی سے چڑایا تھا، وہ پلک چھپکے بغیر اسے دیکھے گیا،، دل میں اسکے گال کو۔ چھونے کی خواہش انگارائی لے کر بیدار کی احان نے فوراً سر جھٹکا۔۔۔

“What’s your problem Ahan Ahad Qureshi,, R u in ur senses”

احان نے خود کو کو سا کیا تم بھی باقی کتوں کی طرح صرف اسکی خوبصورتی سے مائل ہو رہے ہو جو تمہارا یہ باسٹرڈ دل کیسی خواہشات جنم لے رہا ہے،، احان کو۔ خود پر غصہ آیا کیا یہ پرورش تھی نہیں اسکے ماں باپ نے یہ سکھایا تھا اسکو نہیں،، دماغ اور دل دونوں نے نفی کی،، تو پھر یہ کیا تھا،، نہیں اسکو اپنی ماں کی بات یاد آئی عورت عزت مانگتی ہے احان،،،، محبت ملے نالے اسے عزت مل جاتی ہے نا تو وہ اسے بھی خزانہ سمجھتی ہے،،، عورت کی قیمتی چیز عزت ہوتی ہے،،، احان کسی چیز سے نہیں روکوں گی پر کبھی کسی لڑکی کی عزت خراب کرنے کا خیال دماغ میں مت لانا،، پسندیدگی بری چیز نہیں ہے،،، پر اپنی محبت کا احترام کرنا اس کی عزت کرنا محبت کا سب سے اول درجہ ہے،، مرد کی محبت عورت کو عرش تک لے جاتی ہے،، محبت جسم نہیں مانگتی محبت عزت پیار ٹائم وقت

مانگتی ہے،، ہر تعلق وقت عزت و احترام مانگتا ہے اگر ایسا ہے تو مجھے اسے چھونے کی خواہش شٹ نووو ووا احان نے ڈیسک پر ہاتھ مارا ایسا نہیں ہو سکتا ہر گز نہیں بلکل نہیں احان احد قریشی ایسا ہو ہی نہیں سکتا اس لڑکی نے تمہیں پاگل کر دیا کیا احان نے اسے دیکھا جو سب چیزوں سے بیگانہ معصومیت لیے سو رہی تھی،، کتنا شفاف چہرہ ہے اس لڑکی کا جیسے دل کی پاکیزگی چہرے پر چھلکتی ہو،، ہاں وہ تھی ہی ایسی جتنی معصوم چہرے سے اتنی معصوم اندر سے کسی بھی عیب سے پاک،، پیچھلی زندگی چاندی کے ورق کی طرح پاک صاف،، جتنی وہ معصوم تھی اتنی ہی ہنس مکھ پیاری بچی۔۔۔

کیا یہ ویسی ہوگی جیسا میں نے ایڈیٹور کیا ہے۔۔۔؟؟؟

بلکل کیوں نہیں پاکیزہ عورتوں کے لیے پاکیزہ مرد ہوتے ہیں،، تم۔ ایک پاکیزہ مرد ہو تمہاری طرح یہ ایک پاکیزہ لڑکی ہے تمہیں لگتا ہے اس میں کوئی عیب ہو گا بلکل نہیں احان کے دل نے صدا دی۔۔۔

ہممم،، پہلے مجھے خود کو سمجھنا ہے کہ آخر میں چاہتا کیا ہوں،، مجھے دور جانا ہو گا بہت دور مجھے اسکے جسم۔ کی چاہ نہیں ہو سکتی بلکل نہیں،، میں لنڈن جا رہا ہوں کچھ دن،، اگر مجھے یہ یاد نا آئی اور کسی اور حسن نے اپنے پاس کھینچا اور اسے بھول گئے تو یہ تمہارے ڈوب مرنے کا۔ مقام ہو گا مسٹر احان کسی ٹرک کے نیچے آکر مر جانا وہ اٹھا اور



واپس گھر کے لیے نکلا ابہا کو کچھ ہی دیر بعد ہوش آیا تو گندے موڈ کے ساتھ کام۔ کی طرف متوجہ ہوئی مگر ایک انوکھی بات وہ بینڈ سم آنکھوں سے او جھل تھا، مگر اسے کیا وہ خود کو ڈپٹ کر اپنا کام۔ کرنے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہیے ڈارلنگ احان گھر آیا آکر سلام۔ کر کے اندر آتے اپنی ماں کو اپنے حصار میں لیتا بولا جو صوفے پر موبائل پر اپنی فیورٹ رائٹر کو پڑھ رہی تھی،،، سامنے مسٹر قریشی بیٹھے تھے۔۔۔

یس مائی بوائے آمنہ بیگم مسکرا کر بولیں۔۔۔

یہیے احان مائنڈ یور لینگو تاج یہ کیسے بات کر رہے ہو ماما ہے کوئی گرل فرینڈ نہیں تمہاری یہ ڈارلنگ کیا ہے مسٹر قریشی نے احان کو گھورا۔۔۔

کمون ڈیڈ،، میری جی ایف ڈارلنگ جانو جان لائف لائن سب ماما ہیں وہ بھی احد قریشی کا بیٹا تھا ماں کا گال چوم لیا آمنہ بیگم نے ماتھا پیٹا یہ روزانہ کا معمول تھا ان باپ بیٹے کا اور واٹ لگتی تھی آمنہ کی۔۔۔

اوہو کیا ہو گیا اپ دونوں کو کیوں لڑ رہیں بچوں کی طرح اور تم زرا پیچھے ہو کر بات کرو کیا مسئلہ۔۔۔

ماما جان میں تو بات کرنی تھی آپ سے وہ۔ پھر انکے قریب ہوا جو مسٹر قریشی کو ناگوار گزرا اور وہ چلتے اپنی بیگم کے پاس آگئے اور انکے گرد بازو کا حصار قائم کیا۔۔۔

کیا بھی ہمیں بھی بتاؤ وہ۔ اپنی بیگم کو قریب کرتے بولے اور انکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔۔۔

امنہ۔ بو کھلائیں اور انکے درمیان سے جھٹکے سے اٹھ کر سامنے ون سیٹر صوفے پر بیٹھ گئیں، کیا تکلیف ہے احان بولو۔۔۔

اوہو ڈیڈ کیا کیا ماما کو غصہ دلادیا، یہ کوئی رو مینس کی جگہ ہے بھلا کمرے میں چلے جاتے۔۔۔

شٹ اپ احان اپنی بکو اس کرو کیا بولنا تمہیں امنہ تلخ ہوئیں، جس پر وہ دونوں باپ بیٹے مسکرا دیے احان کے قیامت خیز ڈمپل نے اپنے درشن کروائے جو اس نے بھی ماں سے چڑایا تھا۔۔۔

ماما ڈیڈ مجھے لندن جانا ہے کچھ دن پلیزز زرز منع مت کرے گا۔۔۔

ہیں کیا بھی احان یہ۔ کیا شوق پال کر آئے ہو کیوں جانا ہے پہلے کہا تھا چلے جاو جب مانے نہیں اب اچانک  
 --- احد صاحب۔ نے حیرت سے اسے دیکھا

اوہو ڈیڈ میں پڑھنے نہیں جا رہا بس یونی میں ہفتے کی چھٹیاں ہیں اسی لیے ٹیسٹ کے بعد تو اسی لیے سوچا بھائیوں  
 اور آپنی سے مل آؤں اداس ہو گیا ہوں وہ سپاٹ لہجے میں بولا اور بولتے ہوئے کچھ ہچکچایا جھوٹ جو بول رہا تھا جو  
 آمنہ نے بہت اچھے سے نوٹ کیا وہ اپنے بچوں کی ایک ایک بات سے اچھی طرح واقف تھیں فل حال چپ  
 رہیں لیکن بعد میں ضرور پوچھیں گی۔۔۔

او اچھا چلو چلے جانا لیکن جلد واپس آنا گھر آگے ہی سناٹا ہوتا تمہارے جانے کے بعد اور ہو جائے اور پھر تمہاری  
 ماں رو رو کر نڈھال ہو گی میرے بچے دور ہیں فلاں فلاں وہ آمنہ کی نقل اتارتے بولے تو وہ منہ۔ پھلا۔ گئیں،،  
 احان اور احد قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

عالیان زرش کو لے کر گھر آیا وہ بہت بری طرح ڈر گئی تھی،، پینک ہو رہی تھی،، عالیان نے اسے ریلیکس کیا اور سلادیا وہ سو گئی عالیان نے اسے سر پر ہاتھ پھیرا پر حدت لمس ماتھے پر چھوڑا تو وہ مسکرائی،، اسکو سوتا چھوڑو وہ واپس یونی آیا جہاں سعیر اسکا انتظار کر رہا تھا وہ چلتا کینٹین میں آیا جہاں وہ لاسٹ ٹیبل پر سر ہاتھوں میں دیے بیٹھا تھا وہ چلتا اسے قریب آیا۔۔۔

ہیے بڈی لیس واٹ ہیپنڈ کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔؟؟ عالیان نے اسے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

عالو وادھر آؤ مجھے تمہیں بتانا یارا،، سعیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔۔۔

لیس سعیر ووووو بتاؤ۔۔۔

یار عالیان امم ریلی سوری یار میں بہت شرمندہ ہوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیسے کہوں کیا کہوں بس بہت غصہ آ رہا ہے خود پر سعیر نے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔۔

پر کیوں یار ہوا کیا مجھے بتاؤ کیوں معافی مانگ رہے ہو۔۔۔

یار عالیان مجھے نہیں پتہ تھا کہ زرش تمہاری بہن ہے ہماری کبھی بات نہیں اس معاملے میں یونونا میں لڑکیوں میں انٹرسٹ نہیں ہے،، پر عالیان۔۔۔

زرش کے نام پر عالیان ٹھٹکا،، کیا بات ہے سعیر کیا کہنا چاہ رہے ہو کھل کے کہو زرش کہاں سے آگئی بیچ میں۔۔

یار زرش جس کی وجہ سے ڈری وہ میں تھا میں نے کیا وہ سب بٹ یار مجھے نہیں پتہ تھا وہ تمہاری بہن ہے،، کافی دنوں سے وہ اور میں ایک دوسرے سے شرارتیں کر رہے تھے اگر مجھے پتہ ہوتا تو کبھی بھی میں یہ حرکت نہ کرتا

اتم سوری یار۔۔۔ وہ شرمندہ سا بولا

یووو ہاؤ ڈیئر یو سعیر میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا سعیر یہ تم،، تمہیں پتہ بھی ہے کیا حالت تھی اسکی،، کیا بیٹی ہوگی وہ ڈر جاتی ہے تم یہ سب کیسے کر سکتے ہو،، عالیان نے غصے سے کہا۔۔۔

یار اتم سوری مجھے بہت پچھتاوا ہے لیکن میرا کوئی غلط انٹینشن نہیں تھا۔۔۔

اوو پلینرز ز ز سیر شٹ اپ تم نے ایسا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تم تو ایسے نہیں تھے سیر سوری بٹ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی میرا دوست ایسا نہیں ہو سکتا جو لڑکیوں سے بدلے لے سوری بٹ میں ایسے دوست نہیں رکھتا وہ اس پر نگاہ ڈالتا غصے سے وہاں سے کچھ سنے بغیر تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

سیر نے ٹیبل گراڈلا اپنے اوپر۔ شدید غصہ آیا یہ کیا کہا تھا اتنا پرانا دوست ایسے کیسے آہہہہہہ غصے سے دیوار پر ہاتھ دے مارا،،، زرش مدہم سی آواز میں وہی نام دوبارہ بے اختیار لبوں سے ادا ہوا۔۔۔



عالیان گھر آیا،، تنفن کرتا اوپر زرش کے کمرے میں آیا جہاں وہ۔ کچھ ہی دیر پہلے اٹھی تھی،، اب کچھ فریش تھی،، فریش ہو کر کپڑے پہنے،، شدید ٹھنڈ میں وہ کانپ رہی تھی،، ہلکا ہلکا بخار بھی ہو رہا تھا،، آخر بھاری ہوتے سر کے ساتھ فریش ہوئی ابھی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال برش کر رہی تھی جب عالیان غصے سے اسکے کمرے میں داخل ہوا زرش اپنی جگہ سے اچھل ہی تو پڑی۔۔۔

عالیان اس تک آیا آکر اسے زور سے بازوؤں سے پکڑا۔۔۔

عالو و و و و و اٹ از دس لیو و و و و مجھے درد ہو رہا ہے یہ کیا وحشی پن ہے چھوڑو مجھے وہ غرائی۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ،، تم میرے دوستوں کے ساتھ کیوں پنگے کرتی پھرتی ہو کیوں منع کیا تھا ناٹڑکوں سے پنگامت لینا بتاؤ کیوں کیوں سعیر سے پنگے لیے ہاں وہ غرایا۔۔۔۔

ایکسیوزمی،، لیومی میں تمھاری غلام نہیں اگر وہ تمھارا دوست ہے تو میرا کلاس فیلو ہے آئی سمجھ۔۔۔

ہاں تو کلاس فیلو ہے،، اس سے پنگے لینے کی ضرورت آج جو کچھ کیا وہ اس نے کیا تھا جی یہ حالت ہوئی تھی آئی سمجھ آئیندہ تم مجھے اس کے قریب دکھیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا زرشش سمجھی۔۔۔۔

زرش کو زراٹائم نہیں لگا سمجھنے میں کہ اس نے بدلے کی آر میں یہ کیا جو کل اسکے جو س میں اسنے نمک ملا دیا تھا اس کا بدلہ،، مگر عالی کیا سمجھ رہا ہے،، کیا وہ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ اپنی ضرورت دوستی بھی ختم کر آیا تھا، اتنا اچھا دوست جس سے ایک دن بات نا ہو تو ٹرپ جاتا تھا ایسا نہیں ہو سکتا تھا اس سب کی ذمہ دار وہ تھی۔۔۔

عالیان نہیں ایسی بات نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو ویسا نہیں ہے۔۔۔۔

پھر کیسا ہے زرش کیا سوچوں میں کیا ہے یہ سب زرششش۔۔۔۔۔

عالیان نہیں وہ اس دن سعیر نے مجھے کچھ لڑکوں سے بچایا تھا مجھے وہ غلط طریقے سے ٹچ کر رہے تھے اس کو اس نے مارا اور پھر میرے لی دو تین دفعہ ہیلپ بھی کی ایسا نہیں ہے عالیان بس ہم اچھے دوست ہیں۔۔۔

واٹ عالیان حیران ہو جب زرش اسے پکار رہی تھی تو اس ٹائم سعیر نے اسے بچایا اور وہ سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ سعیر نہیں۔۔۔

اوو گاڈ ڈڈ ڈڈ عالیان کو خود پر غصہ آیا ایسے ایک دم سوچے سمجھے بغیر دوستی ختم کر آیا ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر لب کاٹا۔۔

ائم سوری زرش میری جان عالیان نے اسے گلے لگایا جو اب اس سے ڈر کر کانپ رہی تھی وہ ایسا کیسے سوچ سکتا ہے۔۔۔

تم نے کیسے سوچ لیا میں ایسا کچھ کروں گی ضروری تو نہیں ہے عالیان کہ ایک ہی وجہ سے لڑکا لڑکی ایک دوسرے سے شرارت کریں فرینڈز بھی ہوتے ہیں اور تم کس زمانے میں رہتے ہو تم۔ بھی اسی کلاس میں پڑھتے ہو جس میں میں روزانہ کتنی لڑکیاں تم سے مخاطب ہوتی ہیں۔۔



اُمّ سوری پری میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کر سکتی مجھے غصہ آگیا تھا اُمّ۔ ریلی سوری عالیان نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

اُس اوکے پرہاں آئیندہ کبھی مجھ سے بدگمان نہیں ہونا پلینرز میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی جس سے میری ماما ڈیڈ بھائیوں کو سر جھکانا پڑے۔۔۔

میں جانتا ہوں میری ٹویٹی آئی نو عالیان نے اسکاناک ٹیچ کیا تو وہ کھکھلا دی۔۔۔

اچھا چلو آؤ نیچے کوئی کچن میں ایکسپیریمینٹ کرتے ہیں۔۔۔

ہاہاہا چلو وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے نیچے کی طرف چل دیے۔۔



ایان اور عازرہ کی بات پکی ہو گئی تھی،، عازرہ بے حد خوش تھی مسٹر اور مسز شاہ بھی بہت خوش تھے عرصے بعد انکے گھر خوشیاں آرہی تھیں،، مسز شاہ پھولے نہیں سمارہی تھیں،، جیہی اپنے لاڈلے بیٹے کو کال ملائی جو اس

وقت سائٹ پر وززٹ کے لیے کھڑا تھا،، نیوی بلو شرٹ کے نیچے،، بلو جینز کی پینٹ،، اور اوپر بلو جیکٹ بال ماتھے پر بکھرائے ہوئے تھے جو اس وجہہ شخصیت کو مزید نکھار رہے تھے ایان کا فون بجا تو وہ فون کی جانب متوجہ ہوا،، سائٹ پر آکر کال اٹھائی۔۔

اسلام و علیکم مام کیسی ہیں آپ۔۔؟؟

میں بلکل ٹھیک میرا پیارا بیٹا کیسا ہے۔۔؟؟؟

اُم گڈ ماما،، ماما اُم تھوڑا سا بزی کین آئی کال یولیٹر پلیز زرز۔۔۔

ہاں اوکے بٹ سنو تم پتہ نہیں کب فری ہوتی ہو کہ نہیں تم پاکستان کب آرہے ہو۔۔۔

خیریت ماما ایک دم یہ سوال کیوں کیا ہوا۔۔؟؟؟

کمون ویسے ہی پوچھا کہ سب خیریت ہے تمہیں کچھ بتانا مجھے۔۔۔

کیا بتائیں مجھے ایان ایکسائٹڈ ہوا۔۔۔

ایان میں نے اور۔ تمہارے ڈیڈی نے تمہاری بات پکی کر دی ہے بہت پیاری لڑکی ہے، تم بہت خوش رہو گے اسکے ساتھ مجھے امید نہیں یقین ہے۔۔۔

کیا ایان کو لگا دھچکا، سر پر آسمان گرا وہ تو کسی کو پسند کرتا تھا یہ کیا پر ماما اتنی جلدی کیوں ابھی کام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں مجھے نہیں کرنی ابھی شادی۔۔۔

ایان شادی نہیں نکاح ہو رہا ہے ابھی کونسا میں رخصت کروا کر لا رہی ہوں تم بہت خوش رہو گے اسکے ساتھ وہ جان کر اس لڑکی کا اسے نہیں بتا رہیں تھیں وہ تو اپنے لاڈلے کو سر پر اتر دینا چاہتی تھیں انہیں کیا پتہ تھا انکا ثبوت انکے سر پر اتر کے چکروں پر انگاروں پر لوٹ لے گا۔۔۔

ماما پلیز زیار را بھی مجھے شادی نہیں کرنی جب بھی جس سے بھی کرنی ہوگی بتادوں گا۔۔۔

کیا مطلب ایان کس سے بھی تم کسی اور کو پسند کرتے ہو کیا لندن جا کر کوئی پسند آگئی کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں ماما بلکل نہیں مجھے نہیں پسند پر ایان کو۔ سمجھ نا آئی وہ کیا کہے اچھا میری بات سنیں میں آپکو پاکستان آکر بتاؤں گا کچھ مہینے ویٹ کر لیں۔۔۔

مسز شاہ۔ مایوس ہو گئیں آخر کیا بات تھی ایان نے منع کر دیا مگر پاکستان آکر اسکے بات کرنے پر تھوڑی تسلی تھی،،، اچھا ٹھیک ہے ایان فون رکھتی ہوں کام کرو اللہ حافظ۔۔۔

ماما پلیزز موڈ مت خراب کریں میں آپکی پسند سے شادی کروں گا ضبط کرتے ہوئے یہ الفاظ بولے گئے،،، اور اپ ٹینشن نالیں مجھے یہاں کوئی نہیں پسند میں بات میں بات کرتا آئی لو یو بائے۔۔۔

اوکے لو یو ٹو بائے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عالیان کمرے میں زرش کالیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا اچانک گیلیری میں اپنی ماما کی پکس دیکھ رہا تھا جب زرش اور مشا کی پکس سامنے آئی وہ ابھی آگے کرنے لگا کہ اچانک ہیزل آئیز نے اسے اپنی طرف اٹریکٹ کیا وہ اسکی آنکھوں میں کھو گیا مگر فوراً سر جھٹکا۔۔۔

یہ کیا تھا ہوں لینز کا کمال فلٹر فصول مگر پک تو سمپل کیمرے کی ہے دماغ نے لاجواب کیا۔۔۔

تو آرٹیفیشل لینز بھی تو ہو سکتے ہیں مگر مجھے کیا ہو گیا میں کیوں اس پر غور کر رہا ہوں۔۔۔

اس نے آگے سوائپ کیا تو آگے بھی وہی اس کی اور اسکی دوست کی پک یہاں بھی ہیزل ائیز۔۔۔

کیا یہ اسکی ریل ائیز ہیں وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

ہاں اچانک اسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا وہی آئی کلر موٹی موٹی آنکھیں،،، گال گلابی،،، ہونٹ کے نیچے جان لیوا تل،،، حجاب سٹائل میں لیا گیا دوپٹہ وہ کہیں کھوسا گیا،،، اسکی آواز کانوں میں گھونچی کوئل کی مانند آواز جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔۔۔

عالیان نے سر جھٹکایہ کیا ہو رہا میرے ساتھ یہ آج سے نہیں کل سے ایسا مجھے اس سے محبت۔۔۔؟؟؟

ہاں،،، ہا ہا ہا ہا و فنی عالیان کیسے مطلب تم اور محبت ہ پاگل جسٹ وقتی اٹرکیشن آنکھوں کی وجہ سے ہوں،،، وہ پاگل لیپ ٹاپ بند کر کے خود بیڈ پر نیم دراز ہو گیا یہ جانے بغیر یہ اٹرکیشن سینے میں سانس تک الجھادے گی۔۔۔



مشایار کیا چلو ناکلب چلیں سب کے فیانسی کلبز جاتی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ تم کیسی فیانسی ہو یار ابورڈ ہو تم تو کہیں نہیں جاتی۔۔۔

مجھے یہ سب نہیں پسند فصیح مجھے مت کہا کرو اور اگر میرے ساتھ رہنا تو تمہیں یہ چھوڑنا ہو گا میں کلب پارٹیز یہ سب نہیں کرتی گاٹ اٹ مشانے دوٹوک لہجے میں کہا

او خود تو تم نے کچھ کرنا نہیں نا مجھے کرنے دینا میں تمہارا پابند نہیں نا تمہارا اعلام میں جا رہا ہوں اور مجھ پر حکم مت چلاؤ ہونے والا شوہر ہوں تمہارا چپ چاپ سو جاؤ میں جا رہا ہوں وہ کہتا بغیر سنے وہاں سے۔ نکل۔ گیا۔۔

پیچھے مشانے اپنے لب کاٹے ماما بابا کے کہنے پر منگنی کر لی تھی لیکن یہ تو بہت ہی کوئی فضول انسان تھا جسکا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا مگر امید تھی کہ سیدھا ہو جائے گا وہ اللہ سے دعا کرتی اوپر چلی گئی اور بے شک دعائیں تقدیریں بدلتی ہیں اور اپنے نصیب کا مانگا ہو اور ب ضرور دیتا ہے



احان،، احان کہاں ہوں بیٹا آمنہ اپنے لاڈلے بیٹے کو آواز دیتی اسکی کمرے میں آئیں آکر ناک کیا۔۔

یس،، کم ان۔۔۔

وہ چلتی اندر آئیں جہاں وہ اپنے جانے کی پیکنگ ادھوری چھوڑا کنگ چئیر پر جھول رہا تھا جانے کیا سوچ رہا تھا۔۔

احان پیار بھری پکار کانوں میں پڑی تو فوراً سراٹھایا۔۔

جی ماما وہ مسکرا کر اٹھا اور اپنی ماں کے سامنے آیا۔۔۔

کیا کر رہے ہو بچے اس طرح جھول کیوں رہے ہو،، اور پیکنگ کیوں نہیں مکمل کی میرے بچے نے۔۔۔

ماما ویسے دل نہیں کر رہا تھا آمنہ بیڈ پر بیٹھی تھیں جب وہ آکر اپنی ماں کی آغوش میں چھپا یعنی اپنی ماں کی گود میں

سر رکھا آمنہ مسکرائیں اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

کیا ہو امیرے ڈیشننگ بچے کو خیریت تو ہے شک تو انہیں تھا ہی۔۔۔

یس بلکل خیریت ہے وہ اسی طرح بولا۔۔۔

ہممم،، کیوں جارہے ہولندن۔۔۔؟؟؟ پیار سے بالوں میں ہاتھ چلاتیں وہ بولیں۔۔۔

بتایا تو تھا وہ اپنی ماں کا ہاتھ لبوں سے لگا کر بولا۔۔۔

چل جھوٹے۔۔۔

ہو و و سچی،،، احان نے معصوم شکل بنائی۔۔۔

ہممم ایک بات بتاؤ۔۔۔؟؟؟

حکم میری جان پوچھیں وہ گود میں سر رکھے سیدھا ہوا۔۔۔



ایہا کو بتایا آنکھوں میں دیکھے آمنہ نے اسے پوچھا وہ گڑ بڑایا۔۔۔

کیا، کیا بتانا تھا ماما احان نے نظریں چرائیں تو وہ مسکرا دیں۔۔۔۔

میرا بچہ چھپائے نہیں چھپا سکتے مجھ سے آئی نو یو لائیک ایہا اور کب سے یہ بھی جانتی ہو آمنہ نے سکون سے کہہ کر احان کے سر پر بمب پھوڑا،،، وہ حیرانی سے ماں کو دیکھے گیا کہ کوئی ماں یہ بات اتنے آرام سے اپنی اولاد سے کیسے کر سکتی ہے۔۔۔

کہاں کھو گئے لڑکے آمنہ نے اسے کندھے سے ہلا کر ہوش دلائی۔۔۔

ہاں،، نہیں کہیں نہیں،، کیا ماما آپ کو کیسے پتہ چلا وہ سر جھکا گیا۔۔۔

آمنہ مسکرائیں میری جان میں نے پہلے دن کیا کہا تھا تم لوگوں سے میں ماں بعد میں بیسٹ فرینڈ پہلے ہوں تم سب کی ہے نا،،، اور بیسٹ فرینڈ کی دل کی بات اسکی بیسٹ فرینڈ اسکی آنکھوں سے پڑھ لیتی ہے بدھو آمنہ نے اسکے سر پر لگائی۔۔۔

ماما یار رر نہیں مجھے خود نہیں پتہ میں کیا چاہتا ہوں وہ روہا نسا ہوا۔۔۔

ہیں کیا مطلب احان کھول کے بتاؤ کیا بات ہے کمون۔۔۔

ماما وہ مجھے اچھی لگتی ہے،،، اسکا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آتا دل اسے دیکھنے کی آرزو کرتا ہائے احان کا معصوم انداز جس پر آمنہ کو ٹوٹ کر پیار آیا ان نے دانتوں تلے لب دبایا اپنے سب سے چھوٹے ثبوت کی کیوٹ سی لوسٹوری سن کر کیونکہ وہ اپنے ساتھ انکی ہونے والی بہو کی بھی نوٹ کی گئی حرکتیں انہیں بتا رہا تھا،، آمنہ کے لبوں سے مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی،، بہت مشکل سے وہ اپنی ہنسی کنٹرول کر لے بیٹھیں تھیں۔۔

ہا ہا ہا بیٹے اس میں پریشانی والی بات کیا ہے میری جان جسٹ سیمپل یو لو وو ہر،، جسٹ گوائنڈ ٹیل ہر اینڈ ویٹ فار ہر ریکشن۔۔۔

ماما آپ ماما ہی ہے نا وہ آنکھیں پھاڑ کر اپنی ماں کو دیکھے گیا تو وہ ہنس دیں۔۔۔

پیار کرنا غلط تھوڑی ہے میری جان،، ناگناہ ہے اس میں حیران ہونے والی بات کیا ہے۔۔۔

پر ماما آج جو میرے ساتھ ہو میں خود کو سمجھنے کا موقع دینا چاہتا ہوں،، میں کیا چاہتا ہوں مجھے سمجھنا ہو گا یونو واٹ  
 ماما آج میں جب یونی میں تھا ایسا سورہی تھی سوتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی وہ شروع سے اینڈ تک  
 ساری بات بتاتا چلا گیا اور آخر میں اپنی ماں کی طرف دیکھا جو حیرانی سے دیکھا رہی تھی۔۔۔

ماما کیا ہوا یار۔۔۔؟؟؟

ہاں کچھ نہیں احان میرا پیارا بچہ یونو واٹ مجھے یقین ہے کہ تم ایسا نہیں چاہتے،، تمہاری محبت پاک صاف  
 ستھری ہے اور یہ گال چھونے والی بات وہ خود اس پر کنفیوز ہوئیں اچھا چلو تم۔ ازمانا چاہتے ہو آزماؤ پر یاد رہے  
 ہجر کا وقت کٹے گا شرط لگا دو سرے دن میں بھاگے اوگے۔۔۔

لیٹس سی ماما مجھے سمجھنا ہو گا مجھے خود کو ٹائم دینا ہو گا۔۔۔

ہممم میرا سمجھ دار پیارا بچہ ائم پر اوڈ آف یو اور مجھے پتہ تمہارا انٹینشن کچھ غلط نہیں ہے پگلے۔۔۔

میری پیاری ماما کتنا فخر ہے آپکو مجھ پر آئی ہو پ یہ فخر اور یقین کبھی ناٹوٹے۔۔۔

انشاء اللہ میری جان چلو پیکنگ کرو میں ہیلپ کروں۔۔۔

نہیں نہیں الموسٹ ڈن ہے آپ جا کر ریٹ کریں وہ اپنی ماں کو ماتھا چومتا بولا۔۔۔

او کے خیال رکھنا وہ اس کی ماتھے پر پیار کرتی باہر گئیں پیچھے وہ اپنی حسین قسمت پر اللہ کا شکر ادا کر گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابہا پھولا ہو امنہ لیے کمرے میں بیٹھی تھی جانے کیوں دل بار بار کہہ رہا تھا احان جلدی کیوں چلے گئے طبیعت تو ٹھیک تھی نا انکی وہ ناچاہتے ہوئے اسکے بارے میں سوچ رہی تھی،،، بیچ بیچ میں اپنے دل کو ڈپٹ دیتی تھی یہ کیوں سوچ رہی ہے اسکے بارے میں،، ابھی وہ منہ پھلائے سوچوں میں گم تھی کہ اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا سارہ چلتی اندر آئیں جہاں وہ دونوں گالوں کے نیچے ہاتھ رکھے بیٹھی تھی ماں کو دیکھ کر منہ مڑانا راض تھی اتنا ڈانٹ جو دیا تھا اپنی لاڈلی بیٹی کو سارہ۔ چلتی اسکے قریب آئیں۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھایا آپ نے سارہ نے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بھوک نہیں لگی تھی جی نہیں کھایا۔۔۔

کیوں نہیں ہے بھوک سارہ اسکے پیچھے آکر بیٹھیں اسکے بالوں کو پونی کی قید سے چھڑوا کر اسے سلجھانے لگی

---

نہیں تھی کھایا تھا میں نے یونی میں وہ ہنوز منہ پھولا گھٹنوں پر تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔

کیا کھایا تھا یونی میں۔۔۔؟؟؟

سینڈویچ ایک لفظی جواب۔۔۔

ناراض ہو وہ اسکے بالوں کو اونچی پونی میں قید کرتیں بولیں۔۔۔

نہیں میں کیوں ہوں گی ناراض آپ سے۔۔۔

مجھے تو لگ رہا وہ آگے ہو کر اسکا گال چومتی بولیں۔۔۔

نہیں میں نہیں ہوں آپکو کام تھا وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

کیوں میں ایسے اپنی بیٹی سے بات نہیں کر سکتی کیا۔۔۔

ایسا نہیں بولا مجھے تو آپ ڈانٹی رہتیں ہیں اس لیے بولا وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔

سارہ اٹھ کر اسکے سامنے آئی، میں بلا وجہ کیوں ڈانٹنے لگی اپنی جان کو وہ اسکا ماتھا چومتی بولیں۔۔۔

یہ تو آپکو پتا ہو آنسو گال پر سرکا۔۔۔

وائی آریو کر امینگ سارہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

کیوں ڈانٹا تھا مجھے ایسا کیا کہہ دیا تھا نہیں جانا تھا یونی نہیں دل کر رہا تھا ناااا۔۔۔

اچھا سوری آئندہ کبھی نہیں دانٹوں گی پر اس۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہوتا ڈانٹ کر پر امس کرتیں پھر ڈانٹ دیتیں۔۔۔

اچھانا میری ماں اب نہیں ہو گا اور ماما تو ڈانٹ دیتی ہیں اس میں اتنا رونے والی اور ناراض ہونے والی بات کیا تھی۔۔۔

میں نہیں ہوں آپکی ماں آپ میری ماں ہے کیا ہو گیا آپکو بھول گئیں۔۔۔

سارہ اس معصوم کی بات پر ہنس دی میرا معصوم جانو بچہ سوری اب نہیں دانٹوں گی پکا پر امس۔۔۔

پکا اسنے کنفرم کیا۔۔۔

ہاں ہاں پکا وہ اسکا گال چومتی بولی تو ابھی مسکرا دی اور انہیں ہگ کر لیا

لو ویو وہ سارہ کا گال چومتی بولی۔۔۔

لو ویو ٹومائی ڈوول چلو آؤ نیچے ڈیڈی انتظار کر رہے ہیں کھانا کھائیں۔۔۔

او کے لیٹس گو وہ سارہ کا ہاتھ پکڑتی نیچے چلی گئی



لندن:

عالیان زرش کے سو جانے کے بعد کچھ دیر یہاں وہاں ٹہلتا رہا وہ بلا وجہ آویں اتنا ریکیٹ کر گیا جس کا اندازہ اب ہو رہا تھا، غصے میں اس سر پھرے آدمی کو پتہ کہاں چلتا تھا،، غلطی کا احساس ہوا کہ کتنی بڑی بات بول دی فرینڈ شپ بغیر سوچے سمجھے ختم کر دی،، وہ جانتا تھا اسے وہ ایسا نہیں کر سکتا اور اس نے خود اپنی غلطی تسلیم کی ہے ہر کوئی ایسا تھوڑی کرتا، لوگ غلطی کر کے مکر جاتے ہیں سعیر نے خود اسے بتایا ورنہ اسے کہاں پتہ چلتا۔۔۔

شٹ،، عالیان نے اپنی کن پٹیاں سہلائیں،، پھر کچھ سوچنے پر فون اٹھایا اور سعیر کا نمبر ڈائل کیا جو تیسری بیل پر رسیو ہوا۔۔۔

ہیلو ایس ڈیوڈ سعیر نے ہنوز پیار بھرے لہجے میں بولا جبکہ عالیان نے چونک کر فون دیکھا سعیر ہی ہے نا نمبر اسی کا تھا۔۔۔



کہاں کھو گئے عالیان از ایوری تھنگ او کے سعیر کی پریشان کن آواز پر وہ ہوش میں آیا

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے آپ ایان بھائی۔۔۔؟؟؟

کمون عالیان اب اتنا بھی کیا تم۔ مجھے نہیں پہچان رہے مانا میں نے غلط کیا مگر اب میرے فون پر فون کر کے ایان بھائی سے بات کرنی اسٹس ہر ٹنگ۔۔۔

نو، نو،، مجھے تم سے ہی بات کرنی ہے میں نے اتنا کچھ کہا تم اتنے آرام سے بات کر رہے ہو ڈیٹس وائی تھوڑا عجیب لگا ہم مل سکتے ہیں ابھی اور اسی وقت کسی کافی شاپ پر۔۔۔

ابھی سعیر نے ٹائم دیکھا واچ پر،،، اہممم او کے لیٹس گو میں پہنچتا ہوں پر کہاں آئی مین لو کیشن۔۔۔؟؟؟

میں تمہیں پک کرتا ہوں میں آرہا ہوں۔۔۔

شیور ڈیوڈ، سعیر نے کہہ کر کال کاٹی، یا اللہ خیر ملنے بلارہا سر پھر آدمی جانے اب کیا کہے گا چل سعیر بیٹا وہ اٹھ کر ایک نظر خود کو ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر جاکٹ پہنی اور بالوں میں ہاتھ پھیر تافون اٹھا کر باہر نکل کر عالیان کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

عالیان بغیر جاکٹ پہنے ہالف سیلوز شرٹ پہن کر نیچے نیوی بلو جینز کی پینٹ پہنے کچھ کی دیر میں سعیر کے گھر پہنچا،،، مخصوص گاڑی کے ہارن پر سعیر نے سامنے دیکھا عالیان کی کار تھی وہ چلتا اس تک آیا اور آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

خیریت سعیر اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

ہممم،،، بیٹھ کر بات کرتے آرام سے کافی شاپ پر۔۔۔

شیور۔۔۔

گاڑی میں خاموشی چاہ گئی ایسا لگ رہا تھا دونوں نیوکپل بیٹھیں ہیں،،، سعیر سر جھکائے بیٹھا جبکہ عالیان اپنی دھن میں ڈرائیو کر رہا تھا اور گاڑی میں چلتا ہاکامیوزک فزا کو خوشگوار بنا رہا تھا۔۔۔

واٹ یار ایسا لگ رہا ہے ہم لونگ ڈرائیو پر جا رہے ہیں سعیر جھنجھلایا، کیا بات کرنی ہے یہی کر لے،، اھی وہ بولا ہی تھا کہ کہ عالیا نے گاڑی روکی،، اور اسکی طرف متوجہ ہوا بلکل سریس طریقے سے،، سعیر نے برواچکایا،، وہ تھوڑا آگے بڑھا،، سعیر کو حیرت ہوئی آخر یہ چاہتا کیا ہے یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔

کیا بھائی کیا چاہیے تجھے اسے پیچھے کرتا بولا۔۔۔۔

لونگ ڈرائیو ہوئی ختم اگی کافی شاپ اتریں،، اندر چل کر بیٹھ کر بتاتا ہوں۔۔۔

او او او کے چلو وہ دونوں چلتے اندر آئے،، کافی آڈر کی اور بیٹھ گئے۔۔

سعیر یار مجھے تم سے بات کرنی ہے ابھی وہ بول رہا تھا جب سعیر نے بات کاٹی۔۔۔

ابھی بھی کچھ کہنا باقی ہے عالیا نے۔۔۔

یار پلیر زرز آئی نو میں نے بہت کچھ کہہ ڈالا غصے میں تمہیں ہرٹ ہو ابٹ مجھے غصہ آ گیا تھا اور یو نو میرا غصہ میں جانتا ہوں تم غلط نہیں ہو مجھے زرش نے بتایا کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا نا تمہارا کوئی غلط انٹینشن ہے تم دونوں دوست ہو ایز جسٹ اور کچھ نہیں پر میں بہت ریکیٹ کر گیا جانے بغیر یار میں شر مندہ ہوں ام سوری۔۔۔

اٹس او کے یار شاید تمہاری جگہ میں بھی ہوتا تو میرا بھی یہی ریکشن ہوتا ابٹ اٹس او کے کوئی مسئلہ نہیں سعیر نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

اٹم۔ سوری یار میں کیسے اپنی فرینڈ شپ ختم کر سکتا ہوں اور اسنے یہ بھی بتایا کہ تمہیں اس نے تنگ کرنا سٹارٹ کیا تھا اٹم السو سوری فرام ہر سائیڈ۔۔۔

ارے نہیں کوئی بات نہیں یار مجھے برا نہیں لگا یو نوز زرش باقی لڑکیوں جیسی نہیں ہے جن سے مجھے کوفت ہوتی ہے ،،، وہ جسٹ ایک سوٹ سی گرل ہے جو چھوٹی چھوٹی میٹھی میٹھی شرارتیں کر کے خوش ہو جاتی ہے اور ہم اگر کسی کی خوشی کا باعث بن جاتے ہیں تو کچھ غلط نہیں ہے اگر اسے مجھے تنگ کر کے مزہ آتا خوشی ہوتی ہے تو اٹس او کے یار اااا ڈونٹ بی سوری۔۔۔

تھینکیو وویا ررر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے۔۔۔

Its my pleasure my love

سعیر اسکا گال چھوتا بولا تو عالیان بوکھلایا۔۔۔

“Friend are like rainbow, always there to cheer up after a strom”

ٹھہر کی انسان مجھ پر مت جھاڑا کرو اپنی یہ ٹھہرک ہٹو اس نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

تو اور کس پر جھاڑوں اتنا پیارا حسین دوست ہے میرا تو۔۔۔

آئی نوپرے مر دو و تم کسی پر بھی جھاڑ پر مجھ پر نہیں۔۔۔ عالیان کافی کاسپ لیتا بولا۔۔۔

ایسے کیسے کسی پر بھی تجھ پر جھاڑنا میرا قومی فرض ہے،، میرا قانونی حق ہے وہ اسکو شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتا بولا۔۔۔

کیوں نکاح کیا تو نے میرے ساتھ عالیان اسکو گھورتا بولا۔۔۔

اسی کی کمی رہ گئی ہے آجا مولوی کا انتظام کر پڑھ لیتے دو بول۔۔۔

جزیشن نہیں بڑھے گی آگے عالیان دانتوں تلے لب دباتا بولا۔۔۔

کوئی نہیں اڈوپٹ کر لیں گے لوووووو بھی مسکرا کر بولا۔۔۔

عالیان نے اسکی کمر میں مکار سید کیا وہ کراہ اٹھا۔۔۔

اہہہہہ،، آس پاس کے کچھ لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے تو وہ دونوں گر بڑائے۔۔۔

کیوں چینچ چلا رہے ہو عالیان نے اسے گھورا۔۔۔

تو نے۔ مجھے اتنا زور کا مارا کہ اب چینخوں بھی نہیں۔۔۔

مارا ہی ہے نا چینیخ تو ایسے رہے ہو جیسے تمہیں لیٹر پین نکل آیا وہ ایک دم بولا تو انکے ہنسی کے فوارے چھوٹ گئے

---

چل ہٹ پاگل کہیں کا سعیر نے اسے ایک لگائی تو وہ دونوں گہرا مسکرا دیے۔۔

“True friend don't let friend to do silly thing alone”



وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر کے گھر کو آئے سعیر گھر آ کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہوا جب اچانک ایک معصوم چہرہ اپنے پیچھے پایا جو ایک دلکش مسکراہٹ کے کراسکے پیچھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ فوراً پیچھے مڑا لیکن وہ چہرہ غائب تھا سعیر نے ادھر ادھر دیکھا وہ جھنجھلایا۔۔۔

یہ کیا تھا، وہ یہاں کیسے آسکتی ہے،،، افففففف سعیر نے ڈریسنگ پر ہاتھ مار کر سر جھکایا، پھر ایک دم عالیان کی بات یاد آئی مجھے زرش نے بتایا تھا کہ وہ خود تم سے پنگا لیتی تھی تم نے اسے بچایا سعیر گہرا مسکرایا۔۔

اووو تو مس زرش قریشی آپ نے میری سائیڈ کی اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی ہمہممم ناٹ بیڈ وہ مسکرا کر بولا اس نے جاگت اتاری اور اس کے پیچھے والی سائیڈ کو سامنے کیا یہ وہی جاگت تھی جس پر زرش نے ٹیڈی بیئر لکھا تھا وہ اسے سمیل کر گیا جانے کیوں اسکے ہاتھ کے لمس کی خوشبو سعیر کو محسوس ہوئی تو سانسوں۔ میں انتشار پیدا ہوا،، دل کی دھڑکن بھری دل نے ایک نام پکارا،، جو تھا زرش،، زرش قریشی وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔۔۔

تم سے توبات کرنی کرے پڑے گی بیوٹی وہ کہتا بیڈ کی جانب بڑھا جب فون کے نوٹیفیکیشن نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا،، فیس بک کا نوٹیفیکیشن تھا،، کسی دانیہ چودھری کا میسج تھا۔۔۔

ہیے،، بوائے ہیو سم چٹ چٹ۔۔۔

سعیر نے دیکھ کر گندی سی شکل بنائی اور ماتھے پر بل آئے۔۔۔

گندی لڑکیاں ہوں یہ کہہ کر سعیر نے فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا پر شاید اگلی ویلی بیٹھی تھی یا پھر شرارت کا موڈ ہو رہا تھا،، یا تو کسی سے بدلا لینے کی آڑ تھی یہ وقت ہی بتاتا۔۔۔

سعیر نے بے اختیار فون اٹھایا اور ریپلائی کر دیا۔۔۔



یس واٹ۔۔۔

ہیے ہینڈ سم یور گڈ نیم سعیر شاہ۔۔۔؟؟؟ پوچھا گیا۔۔۔

آریو بلا سنڈ اوپر لکھا نظر نہیں آ رہا کیا ظاہرہ سعیر نام ہی ہو گا۔۔۔

اوہو آپ تو غصہ ہی کر گئے میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا۔۔۔

فائن کوئی کام۔ تھا آپ کو مجھ سے۔۔۔؟؟؟ سعیر کے ماتھے پر ہنوز بل تھے۔۔۔

نو میں نے سوچا کچھ بات ہی ہو جائے۔۔۔

کیوں چچی کا بچہ یا پھوپھی کا سو جاوتنگ نہیں کرو۔۔۔

ہو ووائٹٹیوڈ توچیک کرو اس مسٹر جیان کارٹون کا ابھی بتاتی ہوں مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس سے بات کرنے کا بس بات کر کے بدلہ لینا چاہتی تھی مگر یہ کچھ زیادہ ہی شریف ہے ہوں۔۔۔ زرش نے پیر پٹھا۔۔۔

ارے ارے آپ کتنا غصہ کرتے ہیں حالانکہ ہے بلکل ٹیڈی بئیر جیسے سچی زرش بے اختیار میسج لکھ کر سینڈ کر گئی جو اسی وقت سین ہو گیا زرش کو سب سے بڑی غلطی کا احساس ہو اوہ پہچان تو نہیں جائے گا اس نے اسکی جاگٹ پر ٹیڈی بئیر لکھا تھا اوونو نہیں اسے کیسے پتہ یہ میں ہو۔۔۔

میسج پڑھ کر سعیر ٹھٹھا کا فوراً آئی ڈی کی پروفائل کھولی جو بلکل ٹھیک لکھی گئی تھی،،

Born in Islamabad

Live in lahore

From Pakistan

Study at Oxford university london

سعیر گہرا مسکرایا اوووو زرش مس آپ ہیں یس شیور بے بی گرل ہیو سم چٹ چٹ وائی ناٹ سعیر نے مسکرا کر دل میں سوچا اور دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

ڈیر کیا کر سکتا یہ غلام آپ کے لیے، سعیر نے مسج لکھ کر بھیجا۔۔۔

ہائے زرش اچھل پڑی،، اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے،،، ہائے نہیں زرش تیری خوش فہمیاں۔۔۔

اپ کیا کرتے ہیں مسٹر۔۔۔؟؟

میرے بائو میں سب لکھا ہے مس۔۔۔

اوو آپ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ہیں۔۔۔؟؟

جی بلکل مس زرش قریشی آپکی کلاس میں ہوں۔۔۔

زرش گڑ بڑاگی اوو تیری اس کو کیسے پتہ چلا اے ٹیڈی کہیں کے اللہ پوچھے۔۔۔

کلک کون زرش مسٹر۔۔۔؟؟؟

آپ مس زرش قریشی فرام۔ لاہور، آکسفورڈ یونیورسٹی لندن۔۔۔

بھی کیا ہو گیا آپکو دماغ ٹھیک کیا مجھے اپنی گرل فرینڈ سمجھ لیا کیا۔۔۔؟؟؟

ہاہاہاہاہانہو میں گرل فرینڈ نہیں رکھتا ڈیرے بی گرل۔۔۔۔۔ جان کر یہ لفظ استعمال کیے گئے۔۔۔

واٹ کیا بولا یوٹیڈی بیمر جیان کارٹون کہیں کے۔۔۔

ہاہاہا کیا ہوا ڈیرے لگتا آپ گڑبڑ اگی ہیں ہے نا۔۔۔؟؟؟

ننن نہیں میں کیوں گڑبڑ اوں گی۔۔۔

کیونکہ آپکی توقع کے خلاف جو جواب ملا ہے۔۔۔ ہے ناز زرش اگر یہ زرش ناہوتی تو اس طرح ناہوتی۔۔۔

اففففف بائے زرش کہہ کر آف لائن ہو گئی پیچھے سعیر گہرا مسکرایا اور تکیے میں منہ دے گیا آج پہلے سے زیادہ میٹھی نیند آنے والی تھی۔۔۔



ایان اور شایان بیٹھے اپنا کام کر رہے تھے ایان کچھ پریشان تھا جس کا شایان کو باخوبی اندازہ تھا وہ کام سمیٹ کر اسکے پاس آیا۔۔

اووہیے،، شایان ہیو آسید۔۔ وہ اسے اندر آتا دیکھ کر بولا

مجھے یہاں نہیں بیٹھنا۔۔۔ شایان اسکے پیچھے آکر اسکے کندھے پر تھوڑی رکھتے بولا۔۔۔

پھر کہاں بیٹھنا میرے سرے ہوئے انجن۔۔۔

یہاں اس نے اسکی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

کہا گود میں ایان نے لب دبایا۔۔

بٹھاؤ گے شایان نے برواچکایا۔۔۔

آجامیرے گلاب بیٹھ جا۔۔

اوکے شایان آکر اسکی گود میں بیٹھ گیا، تو ایان نے نفی میں سر ہلایا۔۔

پریشان ہو شایان نے پیار سے پوچھا۔۔

ننن،، نہیں تو جھوٹ بولتے زبان لڑکھڑائی۔۔

ہمم،، مطلب واقع پریشان ہو ہے نا۔۔۔

نہیں یار وہ نظریں چرا گیا۔۔۔

آنکھوں میں دیکھ کر بولوشایان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یار رر پلیزز، ایان جھنجھلایا۔۔۔

ہممم، جب جھوٹ نہیں بولا جاتا تو کیوں بولتا بدھو انسان،، کیا بات ہے بتاؤ مجھے۔۔۔

یار رر بہت پریشان ہوں۔۔۔

ہاں بتاؤ۔۔۔

ماما نے رشتہ طہہ کر دیا یار اور وہ مجھے پاکستان آنے کا کہہ رہی ہیں ڈیڈی بھی میں کیا کروں۔۔۔

واٹ اپلیزنٹ سر پر انز تو کیا ہے مسئلہ اک نا اک دن سب کی ہونی ہے۔۔۔

یہ مسئلہ نہیں ہے ناشادی سے یار ایکچولی۔۔۔

ہاں کیا شایان کی چھٹی حس کام کی،،، ایان کے بچے کمینے زلیل انسان،،، ڈو یو لو ان ون نا ااااا۔۔۔۔۔

یار رررررررررر،،، ایان گڑ بڑا گیا۔۔۔

پرے مرو کمینے انسان آج تک نہیں بتایا دفعہ فٹے منہ دوستی پر میں ہر بات بتاؤ اور تو اتنی بڑی بات چھپالی۔۔۔

اوو لعنتی انسان میری بات تو سن لے ایان نے اسے گھورا۔۔۔

کیا کیا سننے کو باقی رہ گیا بتاتا ہے نہیں پھر جب بات ہاتھ سے نکل جاتی تو غبارے کی طرح منہ پھلا کے بیٹھ جاتا

۔۔۔۔

اوو کمینے ادھر بیٹھ ایان نے اسے گھور کر بٹھایا تو وہ منہ موڑ گیا یان نے اسے بچپن سے لے کر اب تک ساری بات

بتائی تو وہ منہ کھولے اسے دیکھے گیا پر ایک دم ہنسی چھوٹ گئی،،، یہاں کوئی شایان کو ہنستے دیکھ لیتا تو عیش کھا کر

بیہوش ہوتا وہ آفس میں بہت سریس رہتا بہت کم ہنستا تھا۔۔۔

کیا تکلیف ہے زلیل دانت پیارے نہیں ہے کیا۔۔۔



اوو میرے دوست اتنی کیوٹو سٹوری لیکن اگر ایسا ہے اور گھر کی بچی ہے تو کیا مسئلہ میرا نہیں خیال خالہ کو مسئلہ ہو گا تو بات کر خالہ سے۔۔۔

پر یار جو وہ۔ پکا کر چکیں وہ میں کیسے بات کرو۔۔

کمون ایان میرے بھائی میری بات سن وہ گھر کی بچی ہے،، جیسے بتا رہے ہو پھپھو کی بیٹی تو کیا ہے مجھے نہیں لگتا انکل کو کوئی مسئلہ ہو گا وہ خوش ہونگے اور جہاں تک خالہ کے بارے اماں سے سنا اور خود دیکھا آئی ڈونٹ تھینک وہ منع کریں گی اور پسند آپکا حق ہے تم نے حق استعمال کرنا کچھ غلط نہیں اس میں میری جان،،، میں ہونا ہم۔ پاکستان چلتے ہیں اور خالہ سے بات کرتے ہیں۔۔۔

تھینکیو یار رررر تھینکیو ووسوچ وہ ایک دوسرے کے بغل گیر ہوئے۔۔۔

موسٹ ویلکم شایان نے۔ جھک کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

یہ۔ چھوڑ یہ بتا تیرا کوئی سین نہیں سڑے انجن سب کو۔ پسند آتی ایک دفعہ تو کس کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔

اوو پلیرز زرا بھی کوئی میرے ٹائپ کی نہیں ہے جب ملے گی دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔

اچھا تو کیسی آئیڈیل چاہیے جناب کو زرا ہمیں بھی بتائیں۔۔۔

اپنی دادو جیسی وہ مسکرا کر بولا ایان کا منہ۔ کھل گیا مطلب ماں جیسی بھی نہیں دادو جیسی واللہ۔۔۔

مطلب پرانے زمانے کی۔۔۔ ایان نے چھیڑا۔۔

اوو و کمون میری دادو پرانے زمانے کی نہیں میرا مطلب انکے جیسے باعزت، دھیمے مزاج، نیک شریف پیاری بھی،،، اپنے شوہر کی عزت اسکے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنے والی، جس کو دنیا کی فکر نا ہو بس اپنا گھر اپنا شوہر اپنی فیملی معنی رکھتی ہو، وہ میرے ماں باپ کی عزت کرے وہ کہیں کھوسا گیا۔۔۔

۔۔۔ دوسری طرف۔

وہ صبح اٹھی،،، تیار ہو حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے نیچے آئی۔۔۔

السلام علیکم ماما۔۔۔

واعلیکم السلام پیاری بیٹی۔۔۔

کیا کر رہی ہیں کچن میں ہٹے پیچھے میں کرتی ہوں کتوں کی دفعہ کہانا کیا کریں کام میں ہونا پھر بھی باز نہیں آتیں نا  
آپ،،، ہٹ جائیں۔۔۔

ارے بیٹا تم نے یونی جانا ہوتا ایسے دیر ہو جائے گی میں کر لوں گی۔۔۔

کوئی نہیں ہوتی دیر ہٹیں جا کر بیٹھیں میں ہونا کر لوں گی آپ ریٹ میں آپ کو کام کر تانا دیکھوں آئندہ سے وہ  
بشر ابیگم کو ڈانٹ کر رسی پر بیٹھاتی بولی،،، بشر نے مسکرا کر اسے دیکھا میری پیاری بیٹی اللہ تمہارے نصیب  
اچھے کرے،،، تمہیں اچھا سا گھر دے۔۔۔

اوو پلیزز ززیہ ہے نامیرا گھر آپ بس اپنے پردھیان دیں عرشہ کہتی ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

کہاں کھو گیا بھائی باہر آجا کومے سے،، اللہ تیرے دل کی مراد پوری کرے آمین ثم آمین،، ایان نے کھلے دل سے شایان کو دعادی تو وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔



پاکستان:

ابہا صبح اٹھ کر ہونی آئی،، آج تھوڑا لیٹ یونی آئی تھی بے نیازی سے چلتی وہ کلاس میں آئی وہی لڑکے کے دوست کلاس میں بیٹھے تھے جسکو اس دن احان نے مارا تھا،، وہ ایک دم دیکھ کر گھبرائی پر کونفیڈینٹ رہی آکر اپنے دھن میں سیٹ پر بیٹھ گی۔۔۔

اوہو ووبڑے یارانے چل رہے ہیں ایک لڑکے نے خیانت سے بولا۔۔۔

اوو بھی اونچے اونچے لوگ ہیں اونچے لوگوں سے ہی کریں گے نایارانے سونے لوگ سونیوں سے کریں گے ہمیں کون منہ لگائے گا۔۔

ابہا کو نفیڈنت رہی ادھر ادھر دیکھا پر احان کا نام و نشان نہیں تھا کلاس میں دل نے اس ظالم کو پکارا اگر وہ ہوتا تو انکا منہ توڑ دیتا، بے اختیار منہ سے نکلا احان ویر آریو، وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

آج یارجی نظر نہیں آرہے میری آنکھیں منتظر ہیں یاربلاؤنا میرے یار کو۔۔۔ لڑکے بکو اس کر کے ضرور اپنی شامت بلوارہے تھے۔۔۔

ارے پتہ نہیں کہاں چلا گیا،، کیا مجھے عجیب عجیب خیالات آرہے ہیں وہ ٹھیک تو ہو گا نا ابھی وہ کچھ بولتا ایک لڑکا ان کے قریب آیا۔۔۔

لگتا اپنی جان پیاری نہیں ہے تم لوگوں کو جو بکو اس پر بکو اس کر رہے ہو یہ احان کا دوست افغان تھا،، ہڈی پسلی سلامت ہے تو بکو اس بند کر کے بیٹھو یا دفعہ ہو جاو یہاں سے وہ غرایا۔۔۔

کیوں تم بھی اسکے یار ہو بھائیہ واسہہ۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہن ہے وہ میری سگی بہنوں سے بڑھ کر عزت کرتا ہوں میں اسکی اور جسکو تم اسکا یار بنا رہی ہو وہ کزن ہے اسکا،، ناؤ گیٹ لوسٹ ورنہ یہاں نظر نہیں آوگے تم احان تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔



احان کہاں ہیں وہ نظریں جھکا کر بولی تو افغان نے دانتوں تلے لب دبایا، ہم دونوں طرف آگ برابر انٹر سٹنگ  
برووووو۔۔۔۔۔

جی وہ لندن گیا اسے ضروری کام تھا۔۔۔

اچانک نہیں میرا مطلب یونی چھوڑ کر۔۔۔۔۔

افغان نے مسکراہٹ دبائی کیونکہ اس کے بھائی نے بلایا تھا کچھ دن میں آجائے گا وہ کہہ کر آنی سیٹ کے جانب  
بڑھا تو ابیہا سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

اور اپنے آپ کو بری طرح ڈپٹا تمہیں کیا تکلیف جہاں مرضی ہو وہ وہ کہہ کر کام کی طرف متوجہ ہوئی مگر کام میں  
بھی دھیان نہیں لگ رہا تھا وہ خود اپنی حالت سے جھنجھلا چکی تھی۔۔۔۔۔



لندن:

احان لندن آچکا تھا اب وہ چاروں بہن بھائی کھانے ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔

کیوں آفت کیوں آگئے تم زرش نے اسے ٹھکوا مارا۔۔۔

کیا آپنی یار ایسے آیا ہوں۔۔۔

افت مچانے آیا ہوں عالیان نے حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔۔۔

طوفان لانے کے لیے آپ کافی ہیں بھائی میری ضرورت نہیں میں ریلیکس ہونے آیا ہوں

دل نے بولا کہاں ہے ریلیکسیشن میری جان یہاں تو دل بار بار پاکستان کیوں جانے کو کہہ رہا ہے کیوں دل گھبرا رہا ہے کہ وہ ٹھیک ہوگی کہ نہیں۔۔۔



اہہہہہہ شٹ اپ کس مصیبت میں جھونک لیا خود کو احان کیا ایک دن دور رہا نہیں جا رہا اگر وہ نہی بلکل نہیں وہ میری ہے صرف میری صرف احان کی،، احان احد قریشی کی بس،، کیا یار رر رر ابھی تو وہ خوب جھنجھلا یا شایان اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا آمنہ نے بتایا تھا اسے اسکا خیال رکھنے کا بولا جیہی ایک ایک حرکت بریک بنی سے وہ نوٹ کر کے گہرا مسکرا دیا۔۔۔

کیا ہوا احان میری جان لگتا لندن دل نہیں لگ رہا پاکستان یاد آرہا ہے،، یونی کے سپیشل لوگ مطلب دوست اور سب شایان نے بات گھمائی۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہاں وہ دوست یاد آرہے ہیں پرائس اوکے۔۔۔

سہی نہیں کچھ بہت سپیشل لوگ ہوتے ہیں زندگی میں احان آپکی۔۔۔!!!!!! اچھا۔۔۔

کیا مطلب بھائیو وہ گڑ بڑایا۔۔۔

ارے بھائی کا مطلب جیسے میری زندگی میں سعیر جس سے ایک دن بات ناہو تو میں بور ہو جاتا ہوں۔۔۔

اس نام پر وہاں بیٹھی ایک چھوٹی سی جان کو یہ نام سن کر دل میں کچھ عجیب سا ہوا، آنکھوں کے سامنے وہ وجہہ شخص آنکھوں کے پردے پر لہرایا، دو ڈارک براؤن آنکھیں آنکھوں کے سامنے آئیں، یہی نہیں ایک دلکش ادا دانتوں تلے لب دبا کے مسکرانا آنکھوں کے سامنے منظر کے طرح لہرایا تو زرش مسکرائی مگر ایک دم گڑبڑائی۔۔۔

وٹس نون ازدس زرش آریوان یور سینسز، وہ گڑبڑاگی جب کہ اس ادا کو اسکے جڑوا بھائی نے نے نوٹ کر لی۔۔۔

کیا ہوا زردوول۔۔۔؟؟؟

ہاں نہیں کچھ بھی تو نہیں تمہیں کیا ہوا۔۔۔ وہ خود کو کمپوز کرتی بولی۔۔۔

مجھے لگا آپ بھی اپنے خاص لوگوں کو یاد کر کے کھو گئیں شاید۔۔۔

واٹ ڈا فضول ازدس، کون خاص پرسن ہاں ہے خاص پرسن وہ میری دوست مشومائی لووووو آلویز مشو،،، زبان آنکھوں اور دل نا جانے کو۔ ساتھ نہیں دے رہے تھے،،، اب یہاں مشوکا نام سن کر دوہیزل آنکھیں اور

ہو نٹوں کے اوپر پر جان لیوا تل والا خوبصورت چہرہ عالیان کے آنکھوں کے آگے آیا دلکش ڈمپل گال پر ابھرا تو شایان اپنے بہن بھائیوں کی حالت نوٹ کر کے گہرا ترین مسکرا دیا سب سمجھ گیا تھا وہ بچے بڑے ہو گئے تھے اس نے سرنفی میں ہلایا اور انکے اچھے نصیب کے لیے دل سے دعا کی وہ انکو اسی طرح خوش دیکھنا چاہتا تھا ایسے ہی مسکراتے اپنی ڈمپل کی نمائش کرتے دیکھنا چاہتا تھا،،، یہ سب جان تھے اسکی،،، یہ چھوٹی سی ڈمپل فیملی ہمیشہ اسی طرح مسکراتی رہے وہاں بیٹھے اپنے رب سے دل سے مخاطب ہو اور سکون سے آنکھیں موند کر کر سی سے ٹیک لگا گیا جب کے سب اپنے خیالوں میں کھوئے وہاں سے گم گئے۔۔۔

زرش کمرے میں آئی تو ایک دم اپنی حالت پر شدید گھبرائی یہ کیا ہوا تھا میرے ساتھ سعیر شاہ زیر لب نام بڑبڑایا تو لب مسکراہٹ میں ڈھلے،،،

اففف ٹیڈی بیبر کہیں کا یہ کیا ہو رہا ہے مجھے،،، جیاں کارٹون آہاں،،، جیسا بھی اچھا ہے پیارا ہے دل نے صدا دی دماغ نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

Teri cute ji smile uthe kinna mardi

Tera kinna kardi

Pawein sanwala h rang



ہیے، کیسے ہو۔۔۔؟؟؟

فٹ اینڈ یو برو۔۔۔؟؟؟

ائم گڈ ڈوڈ کیا حال ہیں جناب پڑھائی پڑھائی ہو رہی ہے یا۔۔۔۔۔ ایان نے بات اُدھوری چھوڑی۔۔۔

کیا، کیا اور وہ گڑ بڑایا۔۔۔

مجھے لگا کہ کوئی حسینہ آگئی ہے اب زرا ادھیان بٹھک رہے ہوں گے۔۔۔

واٹ کیا ہو گیا کونسی حسینہ کوئی نہیں آئی میری لائف میں ایسا کچھ نہیں ہے میری لائف میں کوئی نہیں ہے میں سنگل ہوں اور پڑھائی ٹھیک جا رہی ہے وہ جانے کیا کیا بول گیا۔۔۔

میں نے کب کہا کوئی لائف میں آگیا میں جسٹ پوچھا خیریت۔۔۔

بھائی کیا ہو گیا آپکو کیسی باتیں کر رہے ہیں یونو آئی ہیٹ گرلز بولتے ہوئے زبان لڑکھڑا گئی۔۔۔

پہلے تو بڑے دھڑلے سے بولتے تھے اب کیا ہو امیاں۔۔۔ ایان نے لب دبایا پل پل کی خبر رہتی تھی اسکو سعیر کے بارے میں وہ جس میں جان بستی ایک منٹ بھی بے خبر نہیں رہتا تھا اسکے بارے میں۔۔۔

ہاں تو اب بھی بول رہا ہوں آئی ہیٹ گر لزوہ کمپوز ہوتا بلکل سریس بولا۔۔۔

ہاں گر لزوہ نہیں پسند پر گرل تو پسند آسکتی ہے نا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں یار سعیر کے زہن میں زرش کا چہرہ آیا وہ غصے میں چھوٹی سی لال ناک وہ کھو گیا ایان نے غور سے اسے دیکھا اور دانتوں تلے لب دبایا مگر فوراً دل میں اپنی عائرہ گی تو آنکھوں میں نمی آگئی اور لمبا سانس بھرا وہ فوراً سنبھلا اور اپنا معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دیا وہ سعیر کی جانب متوجہ ہوا

O khere kin war sene vich khobiyān

Surme de vich dowein akhan dobiyan

Kinni sunni lage jadon chup karjaein

Jandi jandi Shawan no v thup karjaein

ایان گنگنانے لگا اسکا گاناسن کروہ بوکھلایا،، کیا کیا بول رہے ہیں حد ہو گی اپنے آپ پر دھیان دیں وہ فوراً وہاں سے رفوچکر ہو گیا پیچھے ایان مسکرایا پاگل لڑکابات کروں گاشایان سے وہ چلتا اپنے کمرے میں آیا۔۔

فریش ہو کر آیا الماری کھی جس میں ایک کیوٹ سی پک تھی ایان اور عائرہ کی میٹرک کی پک اس نے بے اختیار وہ پک اٹھائی،، جس میں عائرہ کیوٹ سی سائل سے ایان کو دیکھ رہی تھی اور وہ ایک سیلفی تھی جسے ایان نے فریم کروایا تھا،، ایان نے عائرہ کی پک پر ہاتھ پھیرا بے اختیار ایک آنسو آنکھ سے نکل کر اس پک پر گرا جسے وہ فوراً صاف کر گیا اس پک کو چھپا کر کپڑوں میں رکھا اور نماز پڑھنے لگا،، نماز پڑھ کر اپنے رب سے مخاطب ہوا،، زاسکی ماں اکثر اسے سیکھایا کرتی تھی جب لگے کہ سب راستے بند ہو گئے ہیں،، کہیں کوئی رستہ نہیں گھٹ گھٹ کے مرنے کا مقام کو تو بیٹا اپنے رب کی جانب رجوع کرو وہ سب جانتا ہے وہ آپکے دل میں ہر وقت رہتا ہے وہ آپکی حالت سے باخوبی واقف ہوتا جو بات آپ کسی سے شئیر نہیں کر سکو وہ رب سے کرو،، وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا وہ سنتا ہے،، یہی بات تھی کی ان بچوں کا ایمان بہت مضبوط تھا اپنے رب پر ایمان پختہ تھا،، ایان آنکھیں بند کر کے سجدے میں اپنے رب سے مخاطب ہوئے۔۔۔

اے میرے رب تو سب جانتا ہے تجھے میرے دل کی حالت کا پتہ تو باخوبی واقف ہے مولا مجھے نہیں پتا میری “  
 ماں نے میری کیے کونسی ہم سفر چنی ہے پسند کی ہے مگر میرا دل صرف ایک کے لیے دھڑکتا ہے مالک میں مر جاؤں گا اے مالک زیادہ کچھ نہیں مانگو گا بس صرف اتنا اگر عائرہ میری قسمت میں میری شرک حیات کے طور

پر لکھی ہے تو اس کو میرا بنا دے اگر نہیں تو اس کا خیال میرے دل سے نکال دے مالک نکال دے تاکہ میں اپنی بیوی کو عزت اور محبت سے نوازنے کی کوشش کروں عورت کی عزت تو میں ویسے ہی کرتا ہوں اسکی عزت تو کروں گا مگر اگر میرا دل کسی اور کی جانب رہا تو میں کیسے مالک مجھ پر اپنا کرم فرما پلینرز زوہ اپنے اندر کا غبار اور اپنا درد اپنے رب سے بیان کرتا کرتا وہی سو گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زرش کافی دنوں سے بیمار تھی،،، ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے کافی تیز بخار تھا،، ڈر کی وجہ سے کچھ طبیعت خراب تھی اس لیے یونی سے بھی چھٹیاں کر رہی تھی،، دوسری طرف سعیر کو کسی قیمت پر سکون نہیں مل رہا تھا،، بے چینی سوائے نیزے پر تھی،،، نظر کسی کو دیکھنے کی طلب گار تھی،، نگاہیں بے چین کسی کے انتظار میں تھیں،،، ایک ہفتے سے کانٹوں پر گھسیٹ لیا گیا تھا،، اپنی کیفیت اپنی سمجھ سے باہر تھی،، آخر ہو کیا گیا تھا،، اور آج آج تو عالیان بھی غائب تھا،، کہاں رہ گیا تھا وہ،، سعیر نے جھنجھلا کر عالیان کو فون کیا جو تیسری بیل پر رسیو کیا گیا۔۔

یہ ڈیوڈ،، وٹس اپ۔۔۔

واٹ وٹس اپ،، ویر آر یو ڈیمٹ، کب سے ویٹ کر رہا ہوں،، یونی کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟؟



اوو یار ررا ایم سوری،، ائم رنیلی سوری،، آج ایکچولی زرش کی زد پر چھوٹی کی میں نے،، اسکی خود کی بھی طبیعت نہیں ٹھیک ناتو اس نے کہا کہ منڈے سے چلیں گے اکھے ایم رنیلی سوری بتانا بھول گیا ایک کام کر گھر آ جا مل کر بیٹھ کر اسائنمنٹ بناتے ہیں۔۔۔۔

اوو،، کوئی بات نہیں ویسے کیا ہوا زرش کو،، ازات آل رائٹ،، سعیر نے بے اختیار پوچھ لیا۔۔۔

ہاں بس ٹھنڈ لگ گئی تھی،، اوکے ڈیوڈ آؤ پھر باتیں کرتے۔۔۔

شیور میں آتا ہوں،، سعیر کال دسکنیکٹ کرتا یونی سے باہر نکلا۔۔۔

سعیر کچھ دیر کے مسافت کے بعد زرش کے گھر پہنچا،، جا کر بیل بجائی،، عالیان نے دروازہ کھولا،، ہیے،، کم ڈیوڈ،، ہاؤ آریو؟؟

ائم گڈ،، سعیر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

یہ پھول میرے لیے لائے ہو،، لاؤ دو۔ مجھے۔۔۔

بلکل نہیں یہ میں زرش کے لیے لایا ہوں وہ بیمار ہیں اور میں فرسٹ ٹائم گھر آیا ہوں انہیں دوں گا، آپ سائیڈ سے نکلیں۔۔۔

کیوں بھی دوست میرے ہو اور گھر بھی میرا ہے زرش کہاں سے آگئی بیچ میں۔۔۔؟؟؟ عالیان نے گہری نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

ایکچولی وہ بھی میری کلاس فیلو ہیں انسانیت کے ناتے انکی عیادت کرنا اور طبیعت دریافت کرنا میرا فرض ہے تو میں انہیں ہی دوں گا آپ پتی گلی سے نکلیں۔۔۔

اوکے فائن، آؤ اندر، بیٹھو تم ڈرائمنگ روم میں میں کافی بنا کر لاتا ہوں عالیان دانتوں تلے لب دباتا اندر آیا

شیور، سعیر چلتا اندر آیا، جب کہ عالیان کافی بنانے کچن میں چلا گیا، سعیر باہر ٹی وی لاونج سے گزر کر ڈرائمنگ روم میں جانے لگا جب وہ پگلی سامنے صوفے پر بیٹھی نظر آئی، شارٹ پینک ٹی شرٹ، اور کھولے ٹراؤزر میں ملبوس وہ کاونچ کی گڑیا، بلیک شال خود پر لپیٹے،، لبے گھنے بالوں کی دوپونیاں بنائے بے نیازی سے صوفے پر بیٹھی،، لیپ ٹاپ پر کورٹین ڈرامہ دیکھ رہی تھی،، سعیر کی نظر اس پر پڑی، آنکھوں کو ٹھنڈک

ملی،، روح میں سکون اتر،، بے چین نگاہوں کو چین ملا،، لب خود باخود مسکرائے،، وہ اسکے دل میں اتری،، وہ چلتا زرش کے قریب آیا،، جہاں وہ اب ڈرامہ بند کر چکی تھی،، اور ایف بی کھلی تھی۔۔

کیا یار میں تو بور ہو رہی ہوں،، لیٹس ٹرائی سم تھینگ نیو،، کتنے دن ہوئے کسی کی بینڈ نہیں بجائی نا کسی کو تنگ کیا،، اور اب میں کس کو تنگ کروں،، اس جیان کارٹون جیسے سعیر شاہ کو بھی پتہ لگ گیا کہ دانیہ چودھری والی آئی ڈی میری ہے،، اب کیا کیا جائے۔۔۔ وہ بور ہوتی برے برے منہ بناتی اپنا دکھڑا رو رہی تھی،، اور پیچھے سعیر گہرا مسکرایا،، ہنسی ضبط کرنا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔

ججھی زرش نے دوسری آئی ڈی کھولی،، اس پر ایک ان نون آئی ڈی سے میسج آیا ہوا تھا کسی لڑکے کا،، زرش نے اس کو گالیاں دے کر کھڑی کھوٹی سنا کر سیدھا بلاک کر دیا،، پیچھے کھڑا سعیر بہت مزے سے اسکی ایک ایک حرکت ملاحظہ فرما رہا تھا،، اوو ووناٹی گرل زیر لب بڑبڑایا،، اور تھوڑا سا نیچے ہو کر اہممم اہممم کی سرگوشی زرش کے کان میں کی،، زرش اچھلی۔۔۔

آ،، آپ،، آپ یہاں کیسے،، مطلب کیا کر رہے ہیں یہاں جس کو کافی دنوں سے یاد کر رہی تھی وہ آج ایک دم سے سامنے کھڑا تھا،، دل کو ایک عجیب سا سکون ملا آنکھیں شاید بے چین سے تھیں اس نے فوراً سر جھٹکا۔۔

ہممم،، میں تو اپنے دوست سے ملنے آیا تھا،، یہاں آکر پتہ چلا آپکی طبیعت بھی خراب ہے،، کیا ہوا آپکو۔۔

اوووو جی،، وہ میں بیمار ہوں لیکن اب بالکل ٹھیک ہوں،، مجھے کسی کے ڈرانے کی وجہ سے بخار ہو گیا وہ سعیر کو گھورتی بولی اور اینڈ پر کیوٹ سامنہ بنایا،، پھولے گلانی گال اور پھول گئے۔۔۔

اوووو،، پر مجھے تو پتہ لگا کہ ٹھنڈ لگی ہے۔۔۔ سعیر دانتوں تلے لب دباتا بولا۔۔۔

زرش کو آگ لگ گئی،، ایسا کچھ نہیں،، ٹھنڈ بھی لگی پر وہ جو اپنے اوڈیٹوریم میں اپنی شکل جیسے سکیلیٹن لٹکا کر مجھے ریڈزلائٹس میں بری بری آوازیں نکال کر ڈرایا تھا اس سے میں زیادہ بیمار ہوئی تھی گاٹ اٹ۔۔۔ زرش نے پھر سعیر کو گھورا

اوووو،، ونس اگین ریٹلی سوری،، بانی داوے یہ آپکے لیے۔۔۔ سعیر نے بکے زرش کی طرف بڑھایا۔۔۔

میرے لیے کیوں،، آپ تو میرے بھائی سے ملنے آئے ہیں نا۔۔۔

ہاں تو آپ کے بھائی نے بلایا آپ کے لیے تاکہ آپ کی بوریٹ دور ہو جائے اور میرا موڈ۔۔۔ سعیر نے دانتوں  
تले لب دبا کر کہا۔۔۔

زرش آج پہلی دفعہ کسی کے سامنے یوں کنفیوز ہو رہی تھی جانے کیوں،، اس نے بکے پکڑا،، تھینکس،،، آپ  
بیٹھیں،، میں آپ کے دوست کو بھیجتی ہوں۔۔۔

شیور مس پونی گرل۔۔۔۔۔ سعیر نے مسکرا کر اسے چھیرا۔۔۔

زرش پیچھے مڑی یووووو،،،، کارٹون،،، ٹیڈی بیئر کہیں کے،، ہو،،،،، زرش کا بس نہیں چلا اسے کچا چبا  
جائے جانے کیوں جھبی وہ پیر پٹختی ایک ادا سے واپس مڑی ایک پونی ٹیل پیچھے پھنکی جو سعیر کے منہ پر لگی،، اور  
وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

سعیر پیچھے گہرا مسکرایا،، اسے سب تک جاتا دیکھا جب تک وہ اسکی آنکھوں سے او جھل ہو کر اپنے کمرے میں  
نہیں چلی گی،، سعیر کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہوئی وہ یونہی مسکراتا اپنے دوست کے پاس کچن میں  
آگیا۔۔۔

وہ کمرے میں آکر بلیک روزز کو سمیل کرتی گہرا ترین مسکرائی،،، اہہہہہہ،، بلیک روزز زازا اوووو تو مسٹر ٹیڈی  
چوائس تو اچھی ہے آپکی وہ گہرا مسکرائی گالوں پر ڈمپل ابھر کر مدہوم ہوئے،، کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر نیچے  
آئی،، آکر عالیان کے سر پر سوار ہوئی۔۔۔

یان،،، پیار سے مصروف سا بلایا گیا۔۔۔

عالیان نے بزمی سالیپ ٹاپ پر جھکے جواب دیا،،، مممم،، جبکہ سعیر نے اسے دیکھا جو رائل بلو فرائڈ میں ملبوس تھی  
،، اور گیلے بال کمر پر گستاخیاں کر رہے تھے۔۔۔

کیا کھاؤ گے زرش فون میں کچھ ٹائپ کرتی بولی۔۔۔

کیوں تم بنا کے دو گی،، عالیان اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ظاہرہ پاگل انسان بنا رہی ہوں نا۔۔

ہاہا ہا ہا چلو کچھ بھی بنا لو میں بھی دیکھتا ہوں کیا بناتی ہو اور سنو سعیر کے لیے بھی بنا لینا، سعیر اپنا نام سن کر مسکرایا

شیور شیور وائی ناٹ،، مہمان کی خاطر تو ازہ اپن کا حق ہے ابھی آئی۔۔۔

انف زرش لڑکا کہیں کی عالیان نے اسے گھورا۔۔۔

کام۔ کرویان جان کارٹون کہیں کہ ہوں وہ کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں بریانی تیار کرتی وہ باہر لائی لا کر ایک پلیٹ عالیان کو دی اور دوسری سعیر کو اور خود ڈانگ پر بیٹھ کر مزے سے کھانے لگی ساتھ ساتھ سعیر کا چہرہ بھی دیکھنا تھا آخر وہ کیا کرتا، زرش نے اپنی اور عالیان کے لیے چچ مرچ ڈال دی اس 7 بلکل نارمل چاول نکالے جبکہ سعیر کے لیے تیز مرچی والے ڈال کر اسے دیے پورے نے ایک پلیٹ میں سعیر نے جیسے ایک چچ منہ میں رکھا اسے لگا منہ میں آگ لگ ہو جیسے مگر وہ سمجھ گیا کہ یہ سامنے بیٹھی پری پیکر کی شرارت ہے لیکن وہ ضبط کر تا کھاتا چلا گیا اسکی لال ناک اور کان مرچی لگنے کی چگلی کھا رہے تھے جس سے زرش کو شدید ہنسی آرہی تھی مگر ضبط کر گیا مگر اس ڈھیٹ کو پوری پلیٹ ختم کر تا دیکھ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، سعیر نے فوراً دو گلاس پانی کے پیے،، اب یہاں زرش کو تھوڑا ترس آیا اس نے لا کر کیک

اس کے قریب رکھتا کہ وہ کھا کر ریلیکس ہو جائے،،، سعیر نے اپنا آپ کمپوز کیا پانی پی کر کیک کھایا اور نارمل  
ہوا۔۔۔

کیا ہوا تجھے عالیان نے اسکی پتلی ہوئی حالت دیکھی اور پوچھا۔۔۔

ہاں نہیں نہیں کچھ نہیں اچھا میں چلتا ہوں خیال رکھیں کل ملتے پھر۔۔۔

ہاں ہاں وائی ناٹ ٹیک کئیر،، سعیر چلتا باہر آیا جہاں اب وہ جھولے پر بیٹھی اپنی سیلفیز لے رہی تھی،، سعیر نے  
اسے دیکھا اور اسکی کچھ پکچر اپنے فون میں قید کر لیں اب کیسے لے گا سعیر اگلا بدلہ یہ تو وقت ہی بتایا وہ اسکو ایک  
نظر بھر کے دیکھتا گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔



عرشہ مزے سے بیڈ پر بیٹھی پاپ کرن کھاتی ایک مووی دیکھ رہی تھی،، جب اچانک لیپ ٹاپ پر ایک  
نوٹیفیکیشن آیا وہ اچھل پڑی۔۔۔



اوتیری یہ سچ ہے ہاؤازاٹ پوسیبیل اوایم جی،، اے ایس کمپنی والوں نے مجھے اپنی کمپنی میں امپلوئے ہائیر کر لیا اووایم جی مائی ڈریم کمزٹرو اوومیرے اللہ آپکا شکر ہے وہ سجدے میں چلی گئی اب میں اپنی ماما کا سہارا بنو گی اور ہم دونوں لندن جائیں۔ گے پہلے میں انکے سر سے بات تو کر لوں یہ کہہ کر عرشہ نے کال ملائی جو پانچویں ہیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس،، دوسری جانب مصروف سی آواز آئی۔۔۔

امم،، سرشایان قریشی سپیکنگ عرشہ نے اپنی خوبصورت آواز سے اس کا نام پکارا تو شایان کو ایسا لگا کسی نے کانوں میں رس گھولا ہے۔۔۔

یس شایان قریشی،، بٹ ہو از ڈئیر۔۔۔

سر میں عرشہ دورانی فرام پاکستان،، میں نے اپنی سی وی ویامیل آپکو بھیجی تھی اور اپنے میری جاب ڈن کر دی مجھے اسکے متعلق کچھ انفو چاہیے تھی۔۔۔

یس ہاؤمے آئی ہیلپ یوشایان نے پیار سے پوچھا پہلی مرتبہ اسکے کانوں نے اس قدر خوبصورت آواز سنی تھی وہ آواز سے جیسے پگل سارہا تھا۔۔۔

سر مجھے کب سے جوائن کرنا ہے اور میرے ڈیوز لندن آنے کے وہ کتنے ہوں گے۔۔۔

ڈونٹ وری مس عرشہ وہ اٹھ کر کھڑا ہوتا کھڑکی تک آیا، ڈونٹ وری آپکے لندن آنے کا انتظام کمپنی والے کریں گے ڈیوز کی فکر مت کریں آپ بس تیاری کریں۔۔۔

شیور سر تھینکیو تھینکیو ووسو <sup>مچھ</sup> سر رر ربائے۔۔۔

چہکتی آواز پر شایان مسکرایا اور بائے کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔۔

عرشہ دورانی ہممم نانس نیم،، اب کام بھی نام اور آواز کی طرح نانس ہو تو کیا بات ہے وہ خود بول کر ایک دم چونکا۔۔۔

واٹس یو ہیو سیڈ،،، شایان یہ کیا بولا تم نے مجھے کہا لگے اسکی آواز اور اسکے نام سے ویٹ ایور وہ آکر اپنے کام کی جانب دوبارہ سے متوجہ ہوا یہ جانے بغیر کہ اب سب فرق اسکے ہونے یا نا ہونے سے تو پڑھنے والے ہیں۔۔۔



پاکستان:

کتنے دن ہو چکے تھے احان کو لندن گئے وہ واپس نا آیا ہفتہ ہونے چلا تھا، اس دوران ابہار و زانہ یونیورسٹی آتی تھی پردل کبخت لگتا نہیں تھا آخر ہو کیا گیا تھا، دن کٹتے نہیں کٹتا تھا،،، ہر روز بے چینی سوائے نیزے پر ہوتی عجیب سی جھنجھلاہٹ تھی آخر کیا تکلیف تھی سمجھ سے باہر تھا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا خود کو بری طرح ڈپٹی مگر پھر وہی خبط کل رات تو جانے کیوں وہ رو دی،، رونے کی وجہ معلوم خود کو بھی نا تھی آخر میں جو جواب دل سے ملتا وہ کچھ یوں تھا کہ

مان جاؤ میڈم تمہیں عادت ہو گئی ہے اسے دیکھنے کی اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے،، محبت ہو گی ہے“  
تمہیں احان سے اس خوب رو وجیہہ شخص سے جس پر یونی کی تمام لڑکیاں مرتی ہیں،، مان جاؤ نہیں لگ رہا دل

اسکے بغیر کوئی منظر کوئی نظارہ کچھ خوبصورت نہیں کیونکہ تمہارے دل کو ایک خوبصورت آدمی بھا گیا جسے  
 ”دیکھنے کی تم ایڈیکٹ ہو چکی ہو“

دل سے یہ جواب سن کر وہ بری طرح گڑبڑا جاتی کہ ایسا کیسے ہو سکتا،، آخر شاید کچھ تسلیم۔ کر ہی کیا شاید ایسا  
 ہے مگر پھر ایک اور مسئلہ کیا جیسا وہ سوچتی ہے احان بھی ایسا،، سوچا تو دماغ نے ایک نئی صدا دی اگر سوچتا ہوتا تو  
 اتنے دن ملک سے باہر کیوں رہتا وہ تمہیں جسٹ کزن مانتا اسے جواب پر وہ بے حد مایوس ہو گئی پگلی یہ جانے  
 بغیر ارے پاگلی وہ تمہارے لیے تو گیا ہے لندن اپنے آپ کو عزاب میں جھونک رکھا ہے اس انسان نے تاکہ پتا  
 لگا سکے وہ تم سے چاہتا کیا ہے اور اب وہ وہاں جا کر مسلسل اپنی جان کسی عزاب میں کی جھونک رکھی تھی کسی  
 صورت کہیں پر بھی چین نا تھا۔۔۔

ابہارات روتی ہوئی اسی کو سوچتی ہوئی سو گئی تھی،، رات کافی دیر اسکو یاد کر کے اپنے رب سے مخاطب رہی یہ  
 بھی سارہ بیگم کا سیکھایا ہوا تھا،،، جب لگے دل کسی کی طرف مائل ہو رہا ہے تو رب سے مانگو بولو۔۔۔

اے میرے رب اگر میرا دل اسکی طرف مائل ہو رہا ہے،،، اگر وہ میری قسمت میں،،، میرے محرم کے طور“  
 ”پر میری قسمت میں ہے تو ٹھیک ورنہ میرا دل بدل دے،،، میرا رستہ خود باخود بدل دل سے اسکو نکال دے

وہ معصوم سی جان مسلسل اپنے رب سے کافی دنوں سے مخاطب تھی،،،، سانس تک سینے میں الجھ چکی تھی،،، یہ سب اس ظالم مرد کا کیا دھرا تھا ایک معصوم چھوٹی سی جان کو عذاب میں جھونک لندن دفعہ ہو گیا تھا وہ دن رات اسکی خیریت کی دعائیں کرتی،،، اسے جانے کیوں پر اپنے کیے ہر حال میں مانگتی ہائے معصوم شدید معصوم یہ ”جانے بغیر کہ وہ تو ہے ہی اسکا قسمت انکی پاکیزہ محبت پر پہلے دن ہی مسکرا دی تھی

بجے آنکھ کھولی ٹائم 11 رات لیٹ سونے کی وجہ سے صبح یونی نہیں جا پائی،،، الارم بجا پر بند کر کے سو گئی،،،، اب دیکھ کر گھبرائی۔۔۔

اووشٹ،،، میں اتنی دیر سوتی رہ گئی اوو گاڈامانے بھی نہیں اٹھایا،،، ایہا نے اٹھنا چاہا مگر سر شدید بھاری ہوا،،، سمجھ نا آیا،،، چکر کھا کر پھر بیڈ پر ڈہہ گئی،،، جسم جیسے سلگ رہا تھا۔۔

اوو گاڈ بخار یہ مصیبت کبخت مارا مجھ پر کہاں سے آگیا،،، اسی لیے نہیں اٹھایا ہو گا مانے آہہہ کیا یار ررر آگے کم بوریت ہوتی جو اب یہ بخار ہو نہہہ پڑے مرووہ معصوم بخار سے اس طرح مخاطب تھی جیسے بخار سامنے بیٹھا سن رہا ہے اور اسکے ڈپٹنے سے یہاں سے دفعہ ہو جائے گا۔۔

وہ بیڈ سی اٹھنے ہی والی تھی جب سارہ اسکے کمرے میں آئیں۔۔۔

ایہا میری جان ایک پیار بھری پکار کانوں پر پڑی تو وہ بخار کی تپش سے لال ہوتی گلابی لب لیے مسکرائی،، تھوڑی کے نیچے چھوٹا سا تک جو باپ سے چڑایا تھا جس کی سارہ بے حد دیوانی تھی،، سارہ چلتیں اسکے پاس آئی جو بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

جی ماما جان۔۔۔ وہ بھی اسی انداز میں زکام زدہ آواز میں بولی۔۔۔

کیا ہو امیرے بچے کو اتنا تیز بخار کیوں ہے کیا کھایا تھا یونی میں اور یہ زکام۔۔۔

ارے ماما کیا ہو گیا تھوڑا سا بخار ہے اتر جائے گا کچھ بھی نہیں کھایا گھر آکر کھایا تھا پتہ تو ہے،، اب وہ کیا بتاتی یہ عشق کا بخار ہے جو اس ظالم۔ کی وجہ سے چڑھ گیا۔۔۔

سارہ نے اسکی سو جھی آنکھیں بہت دھیان سے دیکھیں،، بچی تو وہ تھی نہیں سب سمجھ میں آتا تھا مگر کبھی اس طرف دھیان نا گیا جھی پیار سے اسکے پاس بیٹھی،، اسکے گال پر لب رکھے بالوں کو کان کے پیچھے کیا

کیا بات ہے میرے پیارے بچے کو کچھ ہوا ہے کیا،، کوئی بات ہے شنیر کرو مجھ سے۔۔۔

ننن،، نہیں ایسا کچھ نہیں ہے کوئی بات بھی نہیں ہے بس بخار پاگل پتہ نہیں کہا سے چڑ گیا دفعہ بھی نہیں ہو رہا  
اپنے اٹھایا کیوں نہیں وہ بات گھما گئی۔۔۔

بخار تھا بیٹے کیسے اٹھاتی میں آپکو،، دھک رہی ہو بخار میں ریست کرو کوئی ضروری نہیں تھا پہلے طبیعت پھر باقی کام  
۔۔۔

ماما یار کچھ نہیں ہوتا کیا جاتا تھا بخار ہی تو ہے۔۔۔

نہیں میری جان چہرہ دیکھا کیسا مر جھایا ہو الگ رہا اور مجھے لگ رہا ہے ضرور کوئی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی  
بتاؤ مجھے۔۔۔

ایہا نے سوچا ماں کو بتائے مگر ابھی وہ خود کنفیوز تھی پہلے وہ احان کی سوچ جاننا چاہتی تھی پھر آکر ماں سے بات  
کرے گی۔۔

نہیں پیاری ماما کچھ نہیں ہے وہ سارہ کے گلے میں جھومتی انکا گال چومتی بولی تو ساری مسکرا دیں،، اچھا چلو فریش ہو میں ناشتہ لاتی ہونا ناشتہ کر کے میڈیسن لو اوکے۔۔۔

اوکے ایہادو بارہ انکا گال چومتی اٹھ کرو اشروم۔ بھاگ گئی،، ادھر سارہ اسکے لیے ناشتہ تیار کرنے چلیں گئیں۔۔۔۔



لندن:

احان اپنے کمرے میں راکنگ چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا جب اچانک فون کی بیل پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا فون دیکھا تو افغان کا تھا۔۔۔

یہی لوہاؤ آریو افغان نے پیار سے پوچھا۔۔۔

آئم گڈیو ٹیلوووو۔۔۔؟؟؟



ہاں ٹھیک ہوں،،، کب آرہے ہو واپس یار اور کتنا رہنا جانتے ہو کتنا حرج ہو رہا پڑھائی کا افغان نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

ہاہاہا آجاؤں گا کونسا میری راہیں تنکے جا رہی ہیں یہاں جو بھاگا آؤں،،، ویسے بھی میرے بھائی کہہ رہے ہیں یہی پڑھ لو پوری یہی سے کر لو پڑھائی۔۔

اچھا تو کیا سوچا تم نے جناب۔۔۔؟؟؟ افغان نے جانا چاہا۔۔۔

ہممم خیر بتاؤ تم جناب وہ ٹھیک ہے یونی آتی ہے کہ نہیں۔۔۔؟؟؟؟ احان نے بات گھمائی۔۔۔

آہاں بات گول کر گئے اہممم نہیں وہ نہیں آئی آج کل جلدی چلی گئی تھی۔۔۔

کیوں،، خیریت وہ کیوں نہیں آئی طبیعت تو ٹھیک تھی اسکی۔۔۔؟؟؟ احان پریشان ہوا۔۔۔

پتہ نہیں کل بھی بجھی بجھی لگیں تھیں اور ہاں پوچھ رہیں تھیں تمہارا کہاں ہو انجان نے دانتوں تلے لب دبا کر  
 بولا۔۔۔۔

احان نے ڈمپل کے درشن کروائے،، ہممم،، رینیکی وہ کیوں وہ راکنگ چیئر کور وکتا اسپر سرٹکائے آنکھیں  
 موندے بولا،، آنکھوں کے پردے پر وہ معصوم خوبصورت سا چہرہ لہرایا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

وہ پوچھ رہی تھیں کہ آپ کیوں نہیں آرہے یہ سب چھوڑوہ چھوڑو اباز نہیں آرہا اور اسکے چیلے بھی۔۔

اسکی بات سن کر احان کے تیور فوراً بدلے،، اٹھا لو انجان مشکل نہیں ہے اٹھا کر شایان بھائی والے فارم میں  
 پھینک دو۔۔۔۔

کیا پاگل ہو گیا ہے کیا لڑکے ایسے کیسے۔۔۔؟

جتنا کہا ہے اتنا کر باقی میں دیکھ لوں گا ناؤ بائے میں آرہا ہوں کل تک۔۔۔

شیورڈیوڈٹیک کئیر بائے۔۔۔۔

بائے احان نے کال کاٹی اور اپنی ٹکٹس بک کروائیں۔۔۔



زرش کو ایک دن سے کسی ان نون نمبر سے میسج آرہے تھے جس میں اسکی کچھ پکڑا سے دی گئیں وہ بہت برا گھبرا گئی آخر یہ کون ہے،،، زرش کے پوچھنے پر اسنے بتایا کہ وہ۔ اسکا عاشق ہے اور اسے ٹوٹ کے چاہتا وہ اسکی ہے اگر بلاک کیا تو اچھا نہیں ہو گا اور اس آدمی کی نظر پل پل زرش پر ہے،، زرش نے اسے اپنی طرف سے بہت دھمکیاں دیں مگر اس ڈھیٹ کو اثرنا ہوا اور بولنے لگا بتاؤ میرے کام میں آسانی ہو جائے گی،، زرش بہت بری طرح گھبرائی۔۔۔

آج یونی جانا تھا،، وہ پوری رات ناسوئی تھی جس کی وجہ سے سر بھاری ہو رہا تھا ٹینشن کے مارے دماغ پھٹنے کو تھا،، جہی سنبھلتی تیار ہوئی اور چپ چاپ یونی گئی پورے راستے چپ رہی نا عالیان نے اسے بلایا شاید وہ اپنی دھن میں تھا،، وہ یونی پہنچے تو وہ بہت چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کینٹین تک آئی جہاں سعیر بیٹھا تھا اچانک نظر پڑی تو وہ مسکرایا مگر اسکی چال دیکھ کر دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

ہم،،، آج کچھ چال ڈھیلی لگ رہی ہے جناب کے سعیر نے سوچا اور اسے دیکھے گیا،،، زرش جو س لیے پریشان سی ایک ٹیبل۔ پر آئی اور گرنے کے انداز سے بیٹھی،،، بار بار نظر فون پر جا رہی تھی،،، اس بندے کا کوئی میسج نا آیا تھا اور وہ خود کسی ان نون کو میسج کرے ایمپو سیبل۔۔۔

جبھی اچانک فون کا نوٹیفیکیشن آیا اس نے چیک کیا تو اسی بندے کا میسج تھا اور اس کی ابھی کینٹین میں بیٹھی پکچر اسکو سینڈ کی تھی،،، زرش کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا ہوا بچا اور وہ شدید گھبرائی جبھی آنکھوں سے شفاف موتی گرے۔۔۔

میں،،، میں یہاں نہیں رہوں گے مجھے واپس جانا ہو گا ہر حال میں ہاں میں پاکستان جاؤں گی میں وہاں لمز میں پڑھ لوں گی پر یہاں ہر گز نہیں اس نے فور الپ ٹاپ سے لمس یونیورسٹی یعنی لاہور کی سب سے فینس یونیورسٹی لاہور یونیورسٹی مینجمنٹ سسٹم کی انفوزکالی اور فون اٹھایا وہاں کے آفس ملا یا۔۔۔

سعیر یہ دیکھ کر ایک دم اٹھا،،، نونیور یہ نہیں جاسکتی ہر گز نہیں میں اسے نہیں جانے دوں گا وہ فور اس تک آیا،،، اسکے ہاتھ سے فون لیا۔۔۔

زرش اچانک افتاد پر بوکھلائی یہ کیا طریقہ ہے آپکا مسٹر سعیر وہ تھوڑا دھیما چلائی فون دیں میرا مجھے تنگ مت کریں میں بہت پریشان ہوں آگے۔۔۔

ہممم،، وہ تو مجھے نظر آرہا ہے ایسی کیا بات ہے،، کین یو شنیر ودمی۔۔۔؟؟؟

میں کیوں بتاؤں آپکو آپ فون دیں میرا مجھے تنگ نہیں کریں وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

دیکھیں میں آپکا فرینڈ ہوں آپکی مدد کر سکتا ہوں جسٹ ٹیل می آپ کیا کر رہی ہیں کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

میں واپس جا رہی ہوں اپنے گھر سمجھے نہیں رہنا یہاں یہاں کے لوگ بہت عجیب بہت گندے ہیں۔۔۔ ناچاہتے ہوئے اسکے آواز بھر آئی،، سعیر کو کچھ ہوا۔۔۔

کیوں،، کیا ہوا آپ بتائیں،، سعیر کے اتنے پیار سے پوچھنے کے دیر تھی کہ کچھ شفاف موتی آنکھوں کی بار تور کے۔ نکلے،، سعیر کی بتی گل ہوئی۔۔۔

کیا ہو گیا،، واٹ ہیپنڈ انوسینٹ گرل جسٹ ٹیل می،، ہاؤ می آئی ہیپ پو،، اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا تو وہ معصوم اسکو ساری بات بتاتی چلی گئی۔۔۔

سعیر کو غصہ آیا،، وہ معصوم سی لڑکی اس سے بدلہ لینے کے لیے یہ پاگل لڑکوں والی حرکت کر دی کس قدر ڈر گئی وہ اسکا دل کیا خود کو غائب کر دے۔۔۔

اوکے فائن جسٹ ریلیکس،، میں ہونا آئندہ اسکا میسج نہیں آئے گا آئی پراس جسٹ ٹرسٹ می۔۔۔ سعیر نے اسے ریلیکس کرنا چاہا۔۔۔

نہیں مگر میری پکس میں نہیں جانتی اسے وہ کون ہے وہ اور رودی،، آج پہلی بار سعیر کو اسکا رونا برا لگ رہا تھا وہ ہمیشہ سے بریو اچھی لگتی تھی اس طرح بھیگی بلی نہیں۔۔۔

کمون ڈونٹ کرائی لٹل گرل میں ہونا ریلیکس پکڑ ڈیل ہو جائیں گی اور اگین میسج نہیں آئے گا جسٹ ریلیکس

---

زرش نے امید بھرے انداز سے اسے دیکھا، اور سوچا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے،، اسکی سوچ سعیر اسکے چہرے سے پڑھ چکا تھا آخر وہ بندہ گوڈے گوڈے اسکے عشق میں ڈوب چکا تھا کہ اسکے دل کی بات اسکے چہرے سے پڑھنا سعیر کے لیے مشکل نا تھا۔۔

آپ سوچ رہی ہو گی کہ میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں مگر آپ فرینڈ ہیں سب سے بڑی بات میرے دوست کی بہن یہ میرا فرض تھا سو ریلیکس آپ کہیں نہیں۔ جارہیں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا، وہ اسکے قیامت خیز حسن سے آنکھیں چراتا بولا جو سادگی میں چھوٹی سی لال ناک لیے،، گلابی بھگے پھولے گال لیے اسکے دل میں۔ اتر رہی تھی

تھینکسس وہ مبہم سا مسکرا کر بولی تو وہ بھی گہرا مسکرا دیا وہاں سے اٹھ کر کلاس میں چلی گئی سعیر پیچھے اسے دیکھتا رہا جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نا ہو گی۔۔

What the hell is this saeer shah

وہ۔ ایک معصوم۔ لڑکی اور تم نے اسے ڈرانے اس سے بدلہ لینے کے لیے کیا چیپ حرکت کی ہے شیم آن یو سعیر،، سعیر نے خود کو ڈپٹا کتنا زیادہ ڈر گئی تھی وہ شرم کرو۔۔

اُمّ سوری مائی لو و اب نہیں ہو گا۔۔۔

Wt wt saeerr what you've said "lovee"

یو لو ہر سعیر،، او کے یو لو و ہر دل نے صدادی وہ گہرا مسکرایا،، اب اگر وہ میری محبت ہے سعیر کی محبت تو بس وہ میری ہے،، اسے دیکھنے کا۔ حق اسے چھونے کا اسے پکارنے کا۔ حق صرف سعیر شاہ کا ہے،، وہ صرف میری ہے صرف میری،، اسے میرے پاس آنا ہو گا،، میری سانس الجھتی ہے جب وہ قریب نہیں ہوتی آنکھوں کی کسی پل سکون چین نہیں آتا،، مجھے ہر قیمت وہ چاہیے،، زرش یو آرمائن سنایو آرمائن جسٹ مائن انتظار کرنا میرا،، وہ مسکراتا کلاس کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ۔ اج جانے کس سوچ میں گم بیٹھی تھی،، شاید سعیر کو سوچ رہی تھی،، آج وہ ناٹی زرش تو کہیں کھوئی کھوئی لگ رہی تھی جیسی سعیر نے اپنی آئی ڈی سے اسے میسج کیا۔۔

ریلیکس ڈیربی کو نفیڈینٹ ڈونٹ وری۔۔۔

میسج کی رنگ ٹون پر زرش سوچوں کے بھانپ سے واپس آئی میسج پڑھ کر اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے سر ہلاتے ہی تو زرش نے سماٹلی ایجو جی اسے بھیج دیے۔۔



کچھ دیر بعد زرش اپنے پرانے رویے میں واپس آئی وہی ناٹی پاگل سی سامنے اس دن والے لڑکے دیکھے جس نے اسے تنگ کیا تھا زرش کو ان سے بدلہ لینا تھا اس نے بیگ سے ایلفی نکالی،، اور ان سے بدلہ لینے کی آر میں انکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی یہ جانے بغیر یہ حرکت اسے کتنی بھاری پڑنے والی ہے،، جب کہ سعیر گہری نظر سے اسے نوٹ کر رہا تھا اس کا دل کیا اسے روکے مگر بیٹھا رہا آخر وہ لڑکے کسی کام سے اٹھ کر باہر گئے تو زرش نے چپکے سے اٹھ کر ان کی سیٹ پر ایلفی پھینک دی اور آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی،، سعیر نے چپکے سے اسکی یہ حرکت نوٹ کی مشکل سے ہنسی ضبط کر تاہم پر جھک گیا زرش نے اس پاس دیکھا کسی نے نہیں دیکھا تھا سوائے سعیر کے اسے دوبارہ ایلفی بیگ میں پھینکتی سرپس ہو کر بیٹھ گئی،، وہ لڑکے آکر واپس اپنی سیٹ پر بیٹھے،، جب اسکے دوست نے بولا۔۔۔

جایا جا کر باہر سے کچھ لے کے آ بھوک لگی ہے،، جاو تم دونوں جاؤ رضانے فصی وغیرہ کو کہا فصی اور علی جیسے ہی اٹھنے لگے ان سے اٹھانا گیا،، انہوں نے کوشش کی مگر بیکار اگر۔ اٹھتے تو یقیناً انکی پینٹ پھٹ جاتی،، زرش کا قبضہ ضبط کرنے کی صورت میں چہرہ سرخ ہو چکا تھا وہ برداشت نہیں کر پار ہی تھی جہی اٹھی اور عالیان کے حصار میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

عالیان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا تمہیں عالیان نے پوچھا جو اپنے بھائی کے سینے میں منہ چھپائے بیٹھی تھی،، جبکہ سعیر اسکو دیکھ کر مسکرایا ہنسی تو اسے بھی بہت آرہی تھی،، زرش میڈم نے چہرہ باہر نازکالا،، تو سعیر نے اسکی کاروائی عالیان کو کان میں سنائی تو عالیان کا ناچاہتے ہوئے ہلکا سا قہقہہ چھوٹ گیا،، زرش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ٹیوٹی ہاونٹی،، بہت شرارتی ہو تم کیوں پنگا لیا ان سے پگلی۔۔۔

شششش خاموش رہو اور انجوائے کرو وہ دوبارہ اسکے سینے میں منہ سے گئی ایک آنکھ سے تماشا انجوائے کرنے لگی کیونکہ ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں پارہا تھا اور رضا اور فصی اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پارہے تھے

سعیر نے صدالگائی

May I help you sr

وہ مسکرا کر اسے چھیرنے لگا جب رضا اور فصی چینیچے،، یوباسٹرڈ میں چھوڑوں گا نہیں یہ تیرا کیا دھڑا ہے نامیں تجھے نہیں بخشوں گا زرش اس کی بات پر جانے کیوں دل میں کچھ ہوا اسکی غلطی نہیں وہ کیوں بھکتے لیکن سعیر اپنے لیے اسکے منہ سے گالی سن کر اٹھا اور اسکے قریب آیا۔۔۔

کیا بولا باسٹرڈ خود کو دیکھا کتوں سے بھر کے ہو آوارہ کتوں سے بھر کر روہ دھاڑا۔۔۔

اے تیری اتنے جرات چھو کرے یہ تیری حرکت تجھے مہنگی پڑے گی وہ اپنی کنڈیشن کا۔ خیال کیے بغیر اٹھا اور  
سعیر کا گیربان پکڑا جب زرش آگے آئی۔۔۔

Hyeee you leave himmm

یہ اس نے نہیں میں نے کیا ہے میں نے اسے چھوڑو۔۔۔

No zarish get back go to your seat...

سعیر نے غصے سے اسے کہا مگر وہ ناہلی چھوڑوا سے۔۔۔

اے لڑکی تیری اتنی ہمت چڑیا چھوڑوں گا نہیں میں تجھے تو فحسی نے اسکا ہاتھ پکڑا،،، سامنے مشا اسکا یہ روپ دیکھتی رہ گی اسے ویسے ہی بہت بری باتیں پتا چلی تھیں اور اب یہ،،، فحسی نے اسکا ہاتھ کھینچا تو عالیان آگے آیا

---

ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ ہر ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔

Hyeee don't mess wd girls ...

سعیر غصے سے بولا اور زرش کو اپنی جانب کھینچا بغیر کسی کا لحاظ کیے،،،، جبکہ پیچھے سے ایک لڑکے نے اسے مارا اور زرش کو خود کے قریب کھینچا،،، یہ سب چل رہا تھا جب اچانک سر کلاس میں آئے۔۔۔

What the hell is going here

سر دھاڑے تو وہ سب ہوش میں آئے۔۔۔

سعیر آگے آیا،،، سر یہ لوگ کیسے سٹوڈنٹس رکھے ہیں اپنے غلطی کسی کی ہوتی ہے پر وہ لڑکیوں سے کیوں الجھتے ہیں کبھی باہر کوئی خوبصورت دوشیزہ دیکھی نہیں اور لگ گئے تنگ کرنے اور اب اب بھی زرش کی غلطی نہیں

اور اس کے ساتھ میس کر رہے ہیں،، پتہ نہیں کس کی سزا کسے دے رہے ہیں،، پروفیسر نے انہیں دیکھا جہاں زرش رو رہی تھی اس نے کیوں یہ کیا اپنی غلطی پر سر پھارنے کا دل کیا لڑکا اسکے قریب کھڑا تھا،، پروفیسر کو کافی دنوں سے اس گروپ کی کمپلیین مل رہی تھی،، اور آج دیکھ بھی لیا جی انہیں کیے پر نپیل کے آفس چلے گے،، زرش نے سعیر کو دیکھا جس نے ساری بات ہینڈل کر لی تھی،، بغیر کسی کو الزام دیے۔۔

پلیز زمس زرش لڑکوں سے پنگے مت کیا کریں میں ہاتھ جوڑتا ہوں آپکے آگے مت کیا کریں ایسے،، سعیر نے ہاتھ جوڑ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔ آئم سوری وہ روتی ہوئی بولی تو عالیان کا ضبط ٹوتا۔۔۔

واٹ کیا خاک سوری فضول کا تماشا لگوا کر لوگوں کو فلم۔ دکھادی مفت کی،، تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا چلو گھر وہ اسکا زور سے ہاتھ پکرتا گھر لے کے جانے لگا جب اچانک سعیر نے روکا۔۔۔۔

ریلیکس یار ارام سے کچھ نہیں ہوا۔۔۔

آئی نو یار جسٹ لیو و چلو تم،،، عالیان اسے لے کر گھر آگیا پیچھے سعیر نے دیوار پر ہاتھ مارا یہ نہیں بچتے مجھ سے  
اس نے میری زرش کو ہاتھ بھی کیسے لگایا،، اب نہیں بچتا یہ وہ فل حال اسکو چھوڑتا اپنی سٹڈی کے جانب متوجہ  
ہوا۔۔۔۔



شایان اور ایان آفس میں تھے،،، ایان کو سعیر کے دل کی بات پتہ لگ گئی تھی،،، اسکا شک یقین میں بدل۔ چکا تھا  
،،، اس نے سوچا تھا کہ وہ شایان سے بات کرے گا جبھی اٹھ کر شایان کے کیمین میں آیا،،، دھڑم سے اندر آیا  
۔۔۔

سے ڈیوڈ آکر کرسی پر بیٹھا،، اس اچانک افتاد پر شایان بوکھلایا۔۔۔

ایڈیٹ واٹ نون سینس از دس شایان دانت پیس کر بولا جبکہ اسکی ہنسی دیکھ کر خود کی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل  
ہو رہا تھا۔۔۔

مائی لوو وہاؤ آریو لووووو۔۔۔ ایان نے اسکی طرف جھکتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔

ہٹ اؤے ٹھر کی انسان کیا ہے۔۔۔ شایان کو شدید ہنسی آرہی تھی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا  
--

ہنس لے بل نہیں آئے گا ایان نے اسے چھٹکی کاٹی۔۔۔

جنگلی انسان کیا ہے۔۔۔

باہا باہا سوری اچھابی سریس مجھے تجھ سے بات کرنی ہے۔۔۔ ایان کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

ہاں بول کیا ہوا شایان سیدھا ہو کر بیٹھا اور لپ ٹاپ سائیڈ پر کیا۔۔۔

یاد دیکھ میں کیسے بولوں سمجھ نہیں آرہا پر۔۔۔

کیا ہوا ایان بولو کھول کر شایان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یار میرا چھوٹا بھائی سیر۔۔۔

ہاں کیا ہوا اسے۔۔۔

پیار۔۔۔ ایان نے دانتوں تلے لب دیا۔۔۔

ہیں کیا یہ کیا بول رہا ہے ایان۔۔۔

ہاں یار پیار ہو گیا وہ بھی زرش سے شایان آیان نے ایک آنکھ بند کر کے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔

شایان ہونٹ مکس کر کے مسکرایا مگر ڈمپل ناچھپا پایا لیکن آج ایک دم اسکا قہقہہ گھونچ اٹھا،، جس پر ایان بھی ہنس دیا۔۔۔

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے بیچارے نے کونسا اتنا بڑا جرم کر دیا،، اکیچولی آئی نو۔۔۔ شایان نے ایان کے سر پر بمب پھوڑا۔۔۔



کیا، پر کیسے نہیں میرا مطلب تمہیں کیسے معلوم۔۔۔ ایان کو شدید حیرت ہوئی۔۔۔

مجھے عالیان نے بتایا تھا بڈی وہ نوٹ کرتا تھا، اسے تنگ کرتی تھی اور وہ سعیر جو غصے کا تیز کسی کی کوئی الٹی حرکت برداشت نہیں کرتا وہ زرش کے ساتھ اتنا نارمل اور اسکی اسے لیے پوزیشنیں دیکھ چکا ہے وہ، شاید اسی وجہ سے اس نے مجھے بتایا۔۔۔

ہاں سعیر آج تک کسی کی طرف اٹریکٹ نہیں ہوا اور اب زرش کے آتے ہی اس پر فدا سا ہو گیا، ایان نے ہنس کر کہا، تو بتاؤ تمہیں میرے بھائی کا رشتہ منظور ہے اپنی بہن کے لیے۔۔۔

ہمممم،،، کوئی برائی تو نہیں ہے ایان،، بہت عرصے سے جانتا ہوں ایک کام۔ کرتا ہوں ماما سے بات کر کے ضرور تمہیں بتاتا ہوں،، آئی ریٹلی ہو پ انہیں کوئی او بچیکشن نہیں ہو گا۔۔۔

ہاں ہاں شیور تم خالہ سے بات کرو میں بھی ماما کو بتاتا ہوں اور انہی واقع کوئی او بچیکشن نہیں ہو گا۔۔۔

آئی نوچلو میں بات کر تا ماما نے مان جانا آئی نو انہیں اپنے بچوں کے خوشیاں عزیز ہیں،، اور زرش بھی کہیں نا کہیں اسے ضرور پسند کرتی ہو گی جو اسی سے پنگے لیتی ہے شایان نے ہنس کر کہا ایان بھی ہنس دیا۔۔۔

بلکل تم پوچھ لو ہم زرش گڑیا کی مرضی بھی پتہ کر لیں گے پھر کل ملتے ہیں ڈنڈ پر ایان کھڑا ہوتا اسکے بغل گیر  
ہوا۔۔۔

شیور کیوں نہیں۔۔۔ شایان نے اسکی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔

اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔

اوکے وہ دونوں چلتے آفس سے باہر نکل گئے، آنے والا وقت انکے لیے خوشیاں لانے والا تھا یا غم یہ رب جانتا تھا  
۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن:

سعیر یونی سے گھر آکر سو گیا تھا، سو کر اٹھا سب سے پہلے ماں کو کال ملائی جو چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو السلام علیکم،، سارہ مصروف انداز میں بولیں۔۔۔۔

واعلیکم السلام میری پیاری سی ماما ہاؤ آریو،، پیار سے چوڑ لہجے میں پوچھا گیا تو ادھر سارہ گہرا مسکرائیں آخر انکے  
ثبوت نے اتنی دیر بعد انہیں کال کی تھی انکا ڈلہ بچہ۔۔۔

زہے نصیب آج یہ بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں کہاں سے یاد کر لیا،، داگریٹ مسٹر سعیر شاہ کی کال آئی ہے  
واوو۔۔۔۔

کیا یار ماما طعنے تو نادیں اب پتہ ہے نا پڑھائی میں بزی ہوتا ہوں وہ سامنے ٹیبل پر پاؤں پھیلا کر بیٹھا۔۔۔

ہمممممم،، بہت بھائی سے تو کم۔ ہی ہوتے ہو گے خیر میں ٹھیک تو کیسے ہو میری جان۔۔۔۔

ہائے مام یہ طرز تخاطب آپکے منہ سے سن کر جان لے لیتا میری سعیر نے ہونٹ دبا کے ماں کو چھیڑا۔۔۔

سعیر ررر باز آؤ،، کب بڑے ہو گے بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو اب۔۔۔

جتنا بھی بڑا ہو جاؤں آپ کے لیے بچہ ہی ہوں نا میری جان۔۔۔۔

ہاہاہاہا پاپا گل سارہ پیگم ہنس دیں۔۔۔

ایسے ہی ہنستی رہا کریں پیاری لگتیں ہیں سویٹ سی اور آئی نو یاد کر کے روتی ہیں کیا یار میری ماما ہو کر روتی ہیں یہ امید نہیں تھی آپ سے مجھے بی بریو،، میں آؤں گا جلد پاکستان اوکے بھائی کو لے کر سعیر نے پیار سے سمجھایا

ادھر سارہ گہرا مسکرائیں،، ربیلی کب آؤ گئے تم لوگ۔۔۔؟؟؟ وہ اتا ولی ہوتیں۔۔۔

بہت جلد ماما جان پیشنس رکھیں۔۔۔

اور بتاؤ کوئی پسند تو نہیں آگی سارہ نے تو ویسے ہی چھیڑا مگر ادھر وہ گڑ بڑا گیا۔۔۔

نننن،،، نہیں کیسی باتیں کر رہی ہیں،،، ایسا کچھ نہیں ہے،،، مجھے کوئی پسند نہیں کیا ہو گیا سارہ نے اسکی زبان کا لڑکھڑانا اچھے سے نوٹ کیا۔۔۔

ہممم کون ہے وہ میرے پیارے بیٹے۔۔۔؟؟؟

اما کوئی نہیں کلک،، کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

سعیر میری جان،،، مجھے بتاؤ میں جانتی کوئی ہے اب تو پکا ہو گیا مجھے۔۔۔

وہ یونی میں پڑھتی ہے وہ مدہم آواز میں بولا کلاس فیلو ہے میری میرے بیسٹ فرینڈ کی بہن۔۔۔

نام بچے سارہ نے آرام۔ سے پوچھا اور یہ لڑکیوں کی طرح کیوں ریکیٹ کر رہے ہو،، کھل کے بتاؤ میں نے تمہیں  
کونسا کچھ کہنا ہے۔۔۔

زرش،، زرش قریشی نام ہے اسکا اسلام آباد سے ہے مگر اب لاہور رہتی ہے۔۔۔

ویٹ ویٹ از شی زرش احد قریشی اور اسکا جڑوا بھائی عالیان ائم آئی رائٹ۔۔۔۔۔ سارہ کو خوشگوار حیرت ہوئی

---

ایگزیکٹو شہزادہ قریبی،،، بٹ آپ کیسے جانتی ہیں یہ سب یہاں سعیر کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

واو سعیر الو تم بھول گئے زر عالی کی بہن جس کے ساتھ تم کھیلتے تھے تمہاری خالہ زاد بیٹی جب اکثر تم لوگوں کی لڑائی بھی ہو جایا کرتی تھی اور پھر وہ اسلام آباد چلے گئے اور تم لندن یاد آیا پر اب وہ بھی لاہور شفٹ ہو چکے ہیں دوبارہ واہ بیٹا چوائس تو بہت پیاری ہے میرے بچے کی سارہ گہرا مسکرائیں۔۔۔

نہیں کریں یار ماما آریو سریس سعیر کو یقین نا آیا کہ یہ وہی لڑکی ہے ہاں وہی زر کا کے ساتھ بچپن کا کچھ عرصہ گزرا تھا۔۔۔

یس میری جان ائم سریس مجھے بھی وہ بہت پسند تھی اووو۔ تو تم نے پرپوز کر دیا اسے۔۔۔

نہیں یار رکہاں آپ کو تو پتہ میرا وہ براسا منہ بنا کر بولا۔۔۔

اووو پلینرز سعیر ایسٹوڈ سائیڈ پر رکھو اور جاؤ جا کر اسے پرپوز کر دو کیا ہو گیا آخر تمہیں جب پیار کرتے ہیں تو برا دیا کرتے ہیں اگر آپکی منزل نکاح ہو تو۔۔۔

اوکے میں اسے جلد پر پوز کر دوں گا مگر ماما ایک بات وہ صرف میری ہے صرف میری،،، میں اسکو کسی کا نہیں ہونے دوں گا پہلے کی طرح کہیں نہیں جانے دوں گا وہ میرے پاس آئے گی کیونکہ وہ میری پسند سے میری محبت بن چکی ہے اور اب وہ میری سانس لینے کا مقصد بن رہی ہیں سن رہی ہیں آپ ماما وہ کڑے تیور لیے سختی سے بولا تو ایک دفعہ تو سارہ کو بھی جھر جھری آئی۔۔۔

ہاں اوکے وہ تمھاری ہی ہے صرف سعیر شاہ کی اسکے نام کی طرح صرف اسکی اور کسی کی نہیں تم میری ایان سے بات کرو اور سارہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

شیور وہ اٹھتا ایان کے کمرے میں آیا۔۔۔

بھائی بھائی،،، وہ چلاتا بھائی کے کمرے میں آیا۔۔۔

ہاں ہاں کیا ہو گیا کونسا طوفان آگیا ایان اسکے روبرو آیا۔۔۔

ماما نے بات کرنی ہے آپ سے لیجیے سعیر نے اسے فون تھامایا ایان نے فون تھاما جبکہ سعیر اسے فون دے کر باہر کو چلا گیا۔۔۔

سلام دعا کے بعد ماں نے اسے جو بات بتائی وہ گہرا مسکرایا کیونکہ وہ پہلے سے اپنے بھائی کے کرتوت جانتا تھا۔۔

جی ماما میں جانتا ہوں وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے صرف یہی نہیں آسکی سیفٹی کے لیے آپکے صاحب زادے نے ایک گارڈ بھی پیچھے لگا رکھا ایان قہقہہ لگا کے ہنس دیا وہاں سارہ بھی۔۔۔

سو سویٹ ابھی سے اسکایہ حال ہے فیوچر میں کیا بنے گا سارہ حیران ہوئیں۔۔۔

پکا عاشق مام سچی۔۔۔۔

اچھا چلو بند کرو پاگل لڑکے تم لوگوں کے ڈیڈی آنے والے ہیں مجھے کام کرنے دو خیال رکھنا اپنا اور اس طوفان کا بھی۔۔۔

شیور ماما وائی ناٹ ماما میری بات سنیں۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔



ماما میں چاہتا ہوں اگر وہ سچ میں زرش سے محبت کرتا تو میں اسکا نکاح زرش سے کروا دوں تاکہ یہ رشتہ ایک پاک مضبوط بندھن میں بندھ جائے،، ورنہ اس طرح آپ تو جانتی ہیں ایان نے بات اُدھوری چھوڑی نا سمجھ ہیں دونوں۔۔۔

اهاں ایان کیسی باتیں سوچ رہے ہوں،، مجھے میری پرورش پر یقین ہے اور وہ بچی بھی کتنی اچھی ہے ایسے ہوگا نہیں ہاں پر تمہاری سوچ بالکل ٹھیک کے تم دیکھ لو سعیر سے پوچھ لو زرش سے بھی اور پھر مجھے بتا دینا میں تو نہیں پر تمہارے ڈیڈی ضرور آئیں گے۔۔۔

ضرور ماما کے اپنا خیال رکھیے گا میں شایان سے بات کر لوں گا اوکے۔۔۔

اوکے بیٹا ٹیک کئیر اللہ حافظ۔۔۔

ایان کال کاٹ کر مسکرایا،، اپنے بھائی کی قسمت پر رشک آیا اور اسکی خوشیوں کی دھیڑوں دعائیں کی۔۔۔



شایان نے بھی آمنہ بیگم سے بات کر لی تھی انہیں بھی کوئی پر اہلم نہیں،، انہوں نے اپنے شوہر سے بھی بات کی تھی سوچنے سمجھنے کے بعد احد صاحب نے ہاں کر دی آخر انکے دوست کا بیٹا تھا، اور کافی گہری دوستی ان چاروں میں بچے بھی دیکھے بھالے تھے تبھی فوراً اپنی لاڈلی بیٹی کے لیے سعیر کے لیے مان گئے اور ہاں کر دی،، شایان نے فوراً اپنے دوست کو کال کی اور اسکو بتا دیا کہ ماما اور ڈیڈمان گئے وہاں ایان نے بھی اسے نوید سنائی وہ دونوں خوش تو ایسے ہوئے جیسے خود کا نکاح ہو۔۔۔۔

چل اوکے کل مل کے ایک بات ڈسکس کرتے ہیں اور پھر زرش گڑیا کی مرضی بھی جان لیں گے۔۔۔

کل ڈنڈ پر ہوتی بات شایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

صبح جہاں سورج نے اپنا دیدار کروایا،، تمام لوگ اپنے کام میں مصروف ہو گئے،، پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے،، برف باری کا سلسلہ جاری تھا وہی ادھر شایان کی آنکھ کھلی،، اٹھ کر تیار ہوا،، بلیک شرٹ،، بلیک جینز کی پینٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے انتہا کا ڈیشنگ لگ رہا تھا،، وہ بیس منٹ میں اپنی تیاری مکمل کر تانچے آیا،، آکر کچن میں کافی بنائی اپنے بہن بھائی کا انتظار کرنے لگا کچھ ہی دیر وہ دونوں اچھلتے نیچے آئے شایان نے

انہیں دیکھ کر اپنے اندر سکون اتارا، اور انہیں بتایا کہ آج رات کے ڈنر پر سعیر اسکا بھائی آرہا ہے،،، زرش کے دل میں ایک لڈو ضرور پھوٹا۔

وہ کیوں آرہے ہیں بھائی معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔

کوئی کام ہے جی بھی آرہے بھائی کی جان۔۔۔

جی وہ سر جھکائے بولی جبکہ شایان عالیان نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔

شایان دو منٹ میں بریک فاسٹ کر کے اٹھا اور اپنے آفس کے لیے نکلا اور وہ دونوں یونیورسٹی کے لیے۔۔۔

شایان اپنی ٹھاٹھ باٹھ سے چلتا آفس کے اندر داخل ہو اسارے سٹاف الرٹ ہوئے اسی کے پیچھے ایان بھی داخل ہوا، وہ اپنی شان سے چلتا اندر آیا، وہ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر ہائے کرتے اپنے کمرے کی طرف چل۔ دیے آج نئے ایمپلائز آئے تھے انکا انٹرویو تھا، اس لیے سب بزی تھے،، انٹرویو کا سلسلہ شروع تھا،، کی لوگ اس کمپنی میں جا ب کے لیے اپلائی کرنے آئے تھے،، آہستہ آہستہ سب کی سی وی چیک کی گئی انٹرویو لیا گیا، شایان اپنے روم میں بیٹھا جب ایک آخری سی وی ہاتھ میں آئی،، اور نیکسٹ کی صدا لگائی شایان

نے سی وی چیک کی اس پر نیم۔ پڑھا تو ایک دم ایک نسوانی آواز دوبارہ کانوں میں گھونچی لبوں پر ایک دم مسکراہٹ پھیلی۔۔

عرشہ دورانی وہ زیر لب نام بڑ بڑایا،،، دل میں ایک دفعہ اسے دیکھنے کی خواہش انگاری لے کے بیدار ہوئی کیا جتنا خوبصورت یونیک اسکا نیم ہے خود بھی ویسی ہی ہوگی دل نے سوچا تو وہ ایک دم گڑ بڑایا،، یہ میں کیا سوچ رہا ہوں ابھی وہ خود کی سوچوں میں مگن تھا جب اچانک وہی نسوانی آواز کانوں میں پڑھی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

“May I come in sr”

اس آواز پر شایان نے سراٹھا کہ دیکھا تو مہبوت سارہ گیا لندن میں آج پہلی دفعہ اس نے ایسی لڑکی دیکھی تھی سال بعد یہاں کی لڑکیوں کی ڈریسنگ اور میک آپ سے اسے جہاں کوفت آتی تھی،، 6 شاید زندگی میں پورے سامنے جو چہرہ تھا وہ میک سے پاک،،، اس قدر حسین،،، ڈارک بلیو کلر کی لمبی فرائک کے ساتھ چوڑی دارپاجامہ

پہنے،، حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے،، آنکھوں میں کاجل کی بریک لکیر لگائے وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلتی اس تک آئی وہ اسکے دل میں پہلی نظر میں اتری۔۔۔

شایان نے فوراً سر جھٹکا،،

Have a sit please ...!!!

شایان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ پری پیکر بیٹھ گئے شایان نے اسکی سی وی چیک کی پیچھلے تمام ریکارڈ بلکل پرفیکٹ تھے،،

اوکے مس عرشہ آپکی جاب ڈن کر دی گئی ہے،، سیلری سیکچ آپکے کام کو دیکھتے ہوئے کچھ دنوں تک بتا دیے جائیں گے آپ اپنی دمانڈ بھی ہمیں بتا سکتی ہیں شایان نے بغور اس چہرے کا جائزہ لیتے بولا۔۔۔

سچ آئی مین شیور سر تھینکیو وہ بگلی ایکسائٹڈ ہوئی مگر سامنے اس کڑوے کریلے کی شکل دیکھ کر فوراً سیدھی ہوگی

---

یوے گوناؤ،، شایان نے پہلو بدل کر بولا کیونکہ وہ خود سے سخت قسم کا جھنجھلا رہا تھا۔۔۔

بائے۔۔ وہ اپنی نسوانی آواز کے سر بکھیرتی اپنی خوبصورتی کے سحر میں کسی کو جھکرتی وہاں سے چلی گئی پیچھے کسی کا دل دو منٹ کے لیے سہی مگر الگ قسم سے دھڑکا ضرور کیا رنگ لائے گی یہ کہانی وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔

زرش اور عالیان معمول کے مطابق یونیورسٹی آئے،، زرش کلاس میں جیسے داخل ہوئی سامنے ہی وہ شاندار مرد بیٹھا تھا جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا نظر خود بخود اس تک گئی،، لب مسکراہٹ میں ڈھلے شاید نہیں یقیناً دل کو بھا گیا تھا مگر پتہ نہیں کیوں وہ خود اس بات سے انکار کرتی تھی وہ چلتی اپنی دوست کے پاس آئی۔۔۔

سعیر جو لپ ٹاپ پر جھکا تھا کہ جانی پہچانی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو سر اٹھایا سامنے وہ پری پیکر اسکے فیورٹ کلر ریڈ فرائک میں بیٹھی تھیں،، دیکھنے میں ایک دم ایک حسین بلا تھی،، بلکل وہ حسین بلا جو اپنی خوبصورتی کے سحر میں جکڑ کر ہر کسی کو دیوانہ بنا دے آخر قریشیوں کی بیٹی تھی حسن تو وراثت میں ملا تھا،، چاندی کی طرح دکتا سفید رنگ،، لائٹ براؤن آنکھوں کے اوپر بریک سالاسنر لگائے،، تشنہ گلابی لبوں پر گلوز لگائے قیامت ڈھار ہی تھی دو منٹ کے لیے تو رضا اور فصیح۔ کی بھی بتی گل ہو گئی مگر وہ اب انکی دشمن تھی،، جیسے تیسے اسے پانا

رضا کا جنون تھا جانے کیا بیڑ تھا اس معصوم سے انکا شاید کوئی پرانی دشمنی مگر کس سے سعیر سے یا زرش سے،، کیا دوڑی ہے جو ابھی ہے یہ وقت آنے پر سلجھے گی۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی اپنی دوست سے بات کر رہی تھی جب ایک لڑکا اس کے قریب آیا۔۔۔

ہیے روزہاؤ آریو اس نے مسکرا کے اسے مخاطب کیا۔۔۔

واٹ نان سینس از دس مائی سیلف زرش قریشی ڈونٹ یو ڈیر ٹوکال می لائک ڈیٹ گاٹ اٹ وہ دھاڑی ایک دفعہ سعیر بھی چونک گیا۔۔۔

میں تو جسٹ سامنے والا لڑکی کی دھاڑ سن کر لڑکا کانپ گیا پہلی دفعہ اتنی تیز دھاڑ جو سنی تھی کچھ بولا بھی نا گیا

---

دفعہ ہو جاو اپنی شکل گم کرو ورنہ منہ توڑوہ کہہ کر اسکا منہ توڑنے کے لیے آگے بڑھتی جب عالیان نے اسے پکڑا

---

کنٹرول یور سیلف کیا ہو گیا پاگل تو نہیں ہوگی،، جاؤ بھائی پلیزز گو فرام ہیر اور آئیندہ میری بہن سے پنگالینے کی ہمت بھی مت کرنا لحاظ نہیں کروں گا۔۔

وہ لڑکا تو اسی ٹائم وہاں سے سوری سس بول کر غائب ہو گیا کوئی پتہ نہیں تھا سچ میں ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں۔۔۔

عالیان نے اسے کول ڈاؤن کیا وہ جس کی نظر آج بھٹک بھٹک کر اس چہرے پر ہی آرہی تھی وہ مہبوت سا اسے دیکھتا رہ گیا، کیسے کیسے کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا وہ سوچتا رہ گیا جبکہ زرش اپنے اوپر پڑنے والی اس نظر سے ناواقف نا تھی،، وہ تو منہ توڑ دیتی مگر آج کیا تھا کہ وہ نظر محسوس کر کے بھی سکون سے بیٹھی اپنی کام کر رہی ہے

----

بچے شاہ صاحب کی فلائٹ لینڈ ہوئی وہ لندن آئے تھے اپنے بچوں سے ملنے اور کچھ ضروری کام کے سلسلے 7 شام میں،، ان کے بچے اس بات سے بے خبر تھے کہ انکے ڈیڈی محترم انکے پاس لندن آرہے ہیں۔۔۔

تبھی ایئر پورٹ پر اترتے ان نے اپنے لاڈلے چھوٹے پوت کو کال کی کیونکہ اس ٹائم وہی ویلا ہو سکتا تھا ایان صد اکا شریف محنتی انسان آفس ہی ہو گا۔۔۔



شاہ صاحب نے سعیر کو کال کی جو جانے وہ کہاں بزی تھا جو پانچویں بیل پر رسیو کیا۔۔۔

آہہ ڈیڈی اللہ خیر مانے ضرور بتا دیا ہو گا میرے بارے میں اوو گاڈ آئی شامت سعیر نے تھوک نگلتے فون اٹھایا

---

ہیلو السلام علیکم پیارے حسین و جمیل،، خوبصورتی کے اپنی مثال آپ ڈیڈی جان۔

کیا فضول۔ ساتھ مزہ نہیں آیا عجیب انسان ہو ایک تو اتنی دیر بعد فون اٹھایا اوپر سے یہ اتنا فضول سا سلام  
۔۔۔ شاہ جی مصنوعی غصے سے بولے،، کیونکہ اپنے پاگل بیٹے کے انداز پر انہیں ہنسی روکنا مشکل ترین امر لگ

رہا تھا۔۔۔

اوو مزہ نہیں آیا آپکو ڈیڈی جان اچھا دوبارہ ابھی وہ دوبارہ شروع ہوتا شاہ جی نے اسے رکا۔۔۔

گدھے کہیں کے رکو میری بات سنو جلدی۔۔۔

جی جی سنائیے میں ہمہ تن گوش ہوں سعیر گلا کھنکار کے بیٹھا۔۔۔

وہ سعیر تھا تو سامنے سعیر کے ڈیڈی،، میں یہاں تمہارا سینگنگ کمپیٹیشن نہیں کروا رہا تھا سعیر شاہ میں لندن ایئر پورٹ پر کھڑا ہوں مجھے لے کے جاؤ آکر۔۔۔

اچھا پھر۔۔۔۔

کیا مطلب پھر سعیر دھیان کہاں ہے تمہارا ابھی وہ کچھ بولتے سعیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

ہیں کیا لندن ایئر پورٹ اپ لندن آئیں ہیں ڈیڈی مگر کیا کرنے میرا مطلب ایسے اچانک۔۔۔

شاہ صاحب کا دل کیا تھا پیٹ لیں انہیں لینے آنے کے بجائے گدھا سوال کر رہا ہے۔۔۔

ڈانس کرنے آیا ہوں سعیر لینے آؤ مجھے شاہ صاحب دانت پیس کے بولے۔۔۔

ڈیڈی ڈانس کے لیے میرے پاس لندن آنے کی کیا ضرورت تھی ماما تھی تو اور روم بھی وہ اپنی بے باکی پر زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔

شاہ صاحب خفت سے لال ہوئے سعیر تم۔ مجھے لینے آرہے ہو کہ نہیں ان نے دانت پیس کے بولا تو سعیر کو ہوش آیا۔۔۔

اوو سوری سوری ابھی آیا جلدی بس ویٹ کریں،، میں فوراً آرہا ہوں۔۔۔

اوکے اوکے آرام سے آنا شاہ جی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

اوکے ڈیڈی آرہا ہوں آپ فون رکھیں یہ کہہ کر سعیر نے کال کاٹی،، اپنی جاکٹ پہنی اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا گاڑی کی چابی اور فون اٹھاتا ایک ادا سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

منٹ کی مسافت طہہ کر کے وہ تیز ڈرائیونگ کرتا ایئر پورٹ پہنچا جہاں باہر 30 ایئر پورٹ زیادہ دور نا تھا جہی بیچ پر شاہ صاحب انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ اپنے ڈیڈی کو دیکھ کر گہرا مسکرایا اور مس  
مسکراتا انکے پاس اور آکر وہی ان کے قدموں میں بیٹھا۔۔۔

بے شک یہ سارہ اور شاہ صاحب کی پرورش تھی،، وہ بچے جتھے،، زدی لٹیسٹوڈ والے کیوں نا تھے،، کتنے ہی  
بولڈ نا تھے مگر بڑوں کی عزت اچھے سے جانتے تھے،، جانتے تھے کس سے کب کیسے بات کرنی ہے اتنا عرصہ  
پر دیس رہنے کے باوجود بھی اپنی تربیت نہیں بھولے،،

السلام علیکم ڈیڈی،، کیسے ہیں آپ وہ مسکرا کر بولا تو دو منٹ پہلے والا مصنوعی غصہ جو اسکی چلتی بے باک زبان  
کے لیے ضروری تھا وہ بھی ہوا ہو گیا۔۔۔

واعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک تم۔ سناو پیارے بیٹے۔۔۔؟؟؟

فٹ آپکے سامنے وہ کھڑا ہوتا انکا ہاتھ پکڑ کر شاہ جی کو اپنے ساتھ کھڑا کرتا بولا۔۔۔

ہمم،، نظر آرہا ہے مجھے کتنے فٹ ہو بے باک انسان شاہ جی نے اسکی کمر پر دھپ رسید کی۔۔۔

آہہہ دیکھ لیں،، وہ دونوں چلتے گاڑی تک آئے،، سعیر نے انکا بیگ پیچھے سیٹ پر رکھا اور خود دروازہ کھول کر انہیں فرنٹ پر بٹھایا۔۔۔

وہ مسکرا کر بیٹھے،، اپنی قسمت پر رشک سا آیا،، دل میں خدا کا ڈھیروں شکر ادا کیا جس نے انکی لائف اس قدر خوبصورت بنا دی تھی،، اتنے پیارے اور احترام کرنے والے بچے دیے تھے،، شاید نہیں یقیناً یہ انکی ماما یعنی سارہ کی پرورش تھی۔۔

سعیر نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،،، آپ میری ماما کو کیوں نہیں لائے سعیر نے لاڈ سے اپنی ماں کا پوچھا کیوں پہلے وہ پھر باقی کچھ اور۔۔۔

کیونکہ بیٹے میں یہاں کام سے آیا ہوں،، اور ایک ضروری کام ہے آج رات وہ بھی تو نمٹانا ہے۔۔۔

آج۔ رات کے زکر سے اسے زرش یاد آئی وہ تو اسکے گھر جانے والے تھے کیا اب جا پائیں گے اور یہ ڈیڈی کو رات کونسا کام ہے۔۔۔

کس سوچ میں پڑھ گئے سعیر شاہ صاحب نے ہونٹ دبایا۔۔۔

ہاں نہیں،، نہیں کچھ نہیں ڈیڈی کچھ بھی نہیں سعیر نے لب کاٹا۔۔

ہممم،، شاہ جی نے مسکراہٹ دبانے کے لیے دانتوں تلے لب دبایا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنے گھر پہنچے،، ایان آج آفس میں تھا انٹرویو کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا بہت محنت کرتے تھے یہ لوگ دن رات پہلے ان کی باپ لوگوں نے کی اور اب یہ یہی وجہ تھی کہ آج وہ مشہور بزنس ٹائیکون میں شمار تھے اور اس مقام پر تھے۔۔

سعیر نے شاہ جی کو کمرہ بتایا ان کا سامان وہاں رکھوایا اور ریسٹ کرنے کو کہا اور جلد ایان کو انفارم کر دیا،، وہ شاید جانتا تھا کہ ڈیڈی آرہے ہیں جیہی آرام سے کام۔ ختم کر کے آفس سے نکلا۔۔

پاکستان:

احان پاکستان آچکا تھا،، وہ کل شام ہی پاکستان پہنچ گیا تھا۔،، تھکن کی وجہ سے آج یونی نا جا پایا،، جبکہ ایک گارڈ جو مسلسل ابھیہا کی نگرانی کے لیے رکھا ہوا تھا وہ اسکو پل پل کی نیوز سے دیتا کہ وہ سیفلی گھر پہنچ گئی،، سیفلی یونی

11 پہنچ گئی، مگر کل اس نے کوئی خبر نادی،،، وہ سو رہا تھا جب اچانک صبح آنکھ کھلی احان نے گھڑی دیکھی جو کہ  
بجاری ہی تھی۔۔۔

اووشٹ اٹھا نہیں تھکن کی وجہ سے یونی بھی رہ۔ گئی وہ سخت قسم کا جھنجھلایا، اتنے دنوں بعد محبوب کا دیدار  
نصیب ہونا تھا آج بھی رہ گیا کسی خیال کے تحت فون اٹھایا اور سمیر کو ملا یا۔۔۔

ہیلو یس سر۔۔۔ سمیع باادب بولا۔۔۔

ہاں میم یونیورسٹی نہیں آئیں کیا۔۔۔؟؟؟ احان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

آئیں ہیں سر آئیں ہیں وہ میں نے انہیں خود آتے دیکھا۔۔۔

تو بتانا کس نے تھا کال کس نے کرنی تھی ضہ۔ دانت پیسکر۔ گویا ہوا

سس،، سوری سر بھول گیا۔۔۔

بھول گیا مائی فوٹ کس کے ساتھ آئی ہے وہ احان نے غصے سے پوچھا۔۔۔

سر ڈرائیور کے ساتھ سمیع نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

واٹ کیا مطلب اپنے ڈیڈ کے ساتھ نہیں آئی کیا وہ؟؟؟

نہیں سر آج تو ڈرائیور کے ساتھ آئیں ہیں۔۔۔

او کے شیور اسکا خیال رکھنا یونی کے سامنے کھڑے رہنا جب گھر جانے لگے تو مجھے کال کر دینا ایک حفاظت کرنا  
اسکی نظر رکھنا سفیلی گھر پہنچی چاہیے،، خراش تک نا آئے،، سمجھ رہے ہونا سمیع۔۔۔

جی سر سمیع نے حیرت سے فون کو دیکھا اور اس سکی آدمی کو اس کو احان پر ہنسی آئی،، وہ جو اس قدر ایٹیوڈ والا  
لڑکا تھا جو لڑکیوں کے نام سے چڑجاتا تھا کیسے ایک لڑکی کی حفاظت کروا رہا ہے سمیع نے اپنے بتیس دانتوں کی  
نمائش کروائی شاید اسے پیارے ناتھے۔۔۔



ابھیواٹ ٹرٹ کے نیچے ریڈ سکرٹ پہنے گلے میں مفلر لیے یونی میں داخل ہوئی،، ایک تو وہ بلا کی حسین اوپر سے یہ رنگ ڈھنگ اور ڈریسنگ اسکی خوبصورتی کے مزید چارچاند لگا دیتی تھی اور پھر وہ قیامت ڈھاتی تھی اب وہ۔ یونی میں کلاس میں بیٹھی تھی کئی دن سے وہ لفنگا یونی میں نہیں دیکھ رہا تھا اسے خوشگوار حیرت ہوئی کہ شاید بھاگ گیا وہ دل ہی دل میں ہنسی مگر آج پھر وہ ایک ظالم ستم گر گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب اب تو ہفتے سے اوپر ہو گیا دوبارہ افغان سے پوچھے دل نے سوچا۔۔۔

نہیں نہیں کیا سوچے گا میرے بارے میں دماغ نے ٹانگ اڑائی،، نہیں خودی آجائے گا،، کب تک نہیں آئے گا دل نے دوبارہ تسلی دی ایک نا ایک دن تو ضرور آئے گا کونسا چھپ سکتا۔۔۔

وہ۔ ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ آج میٹھز کے لیکچر کے بعد وہ شارٹ ٹائم کے بعد گھر چلی جائے گی زیادہ لیکچر نا تھے مگر شاید آج قسمت کی ستارے گردش میں تھے جو اس نے بھی آج کی جلدی جانے کا پلین بنایا تھا۔۔۔

لندن:

رات کے آٹھ بجے تو ایان اپنے ڈیڈی سے ملتا اپنے کمرے میں تیار ہونے آیا اس سے پہلے سعیر کے کمرے میں گیا۔ ایان نے اسے دیکھا جو رائل بلو شرٹ پہنے اسکے۔ نیچے بلو پینٹ پہنے اپنے بال۔ بنا رہا۔ تھا۔۔۔

ہو گئے تیار ایان نے۔ دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

یس الموسٹ کیوں کیا ہو ابھائی۔۔۔؟؟؟ سعیر اپنے اوپر۔ پر فیوم۔ چھڑکتا گویا ہوا۔۔

نہیں کچھ نہیں تیار تو ایسے ہو رہے ہو جیسے برات لے کر جانی ہے ہائے کاش ایسا ہو سکتا سعیر کے دل نے۔ صدا دی۔۔۔

ایسا بھی کچھ نہیں کیا اب حد ہو گی سنیں۔۔۔

سناؤ۔۔۔ ایان اسکو مسلسل مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ڈیڈی نے بھی جانا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

ظاہرہ جس کام کے لیے جارہے ہیں ڈیڈی کے بغیر ممکن نہیں ایان نے لب کاٹا۔۔۔

کونسا کام۔ سعیر الجھا ہم وہاں کونسا کام۔ کرنے جارہے ہیں بھائی۔۔۔

پتہ چل جائے گا میری جان جسٹ ویٹ اینڈ وائچ کیا ہوتا ہے۔۔۔ آیان اسکا گال تھتھپا یا وہاں سے گیا۔۔

پچھے سعیر نے الجھی نگاہوں سے جاتے دیکھا پھر کندھے آچکا کر خود کی تیاری کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اس طرف زرش نے کھانے کا انتظام کیا تھا پہلی مرتبہ کسی کے لیے وہ بھی دعوتی کھانا تیار کیا تھا پتہ نہیں کیسے بنا ہو گا اچھا ہو گا بھی کہ نہیں وہ نروس ہوئی اور اس معصوم کو کیا پتہ تھا کہ یہاں آج بات تو سسر صاحب کے ٹیسٹ کی ہے وہ تو سمجھ رہی تھی بھائیوں نے ہی ہونا اور ایک وہ شخص جو پہلے اس قدر مرچئی والی بریانی کھا چکا ہے اب بھی کھا ہی لے گا،، وہ اللہ کا نام لیتی تیاری مکمل کرتی وہاں سے اپنے کمرے میں آئی۔۔

پانچ منٹ میں شاور لیا،، اور پھر پیرٹ شرٹ اور وائٹ ٹائیٹز پہنے گلے میں وائٹ ڈوپٹہ لیے،، وائٹ کیپ شمال کندھوں پر پھیلائے،، بالوں کو کھلا چھوڑ کر ہلکے سا کیچر لگایا اس سادھے سراپے میں بھی وہ قیامت خیز حسن کی

مالکن بہت خوبصورت لگ رہی تھی،،، وہ تیار ہو کر نیچے آئی اور آکر ڈانسنگ ٹیبل سیٹ کرنے لگی،، جلدی سے وہاں برتن لگائے سب تیاری مکمل کر کے وہ اوپر چلی آئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں باہر دروازے کی بیل بجی تو شایان نے آکر دروازہ کھلا عالیاں بھی انکے پیچھے آیا،، ایان والوں کے ساتھ شاہ۔ جی کو دیکھ کر ان دونوں کو۔ خوشگوار حیرت ہوئی مگر ایک بھائی ہونے کے ناتے کچھ فکر بھی کھائی کہ انکی پاگل بہن کوئی الٹی حرکت انکل کے سامنے کر دی تو،، شایان نے مسٹر شاہ کا پر تپاک ویلکم کیا انہیں بہت ادب سے بیٹھایا کچھ باتوں کے بعد وہ ڈانسنگ کی جانب بڑھے،، عالیان زرش کو بلا کر لایا۔۔۔

نیچے وہ ہینڈ سم نوجوان بھی ہو گا یہ سوچ کر دو منٹ کے لیے اس ننھی سی جان کا دل مٹھی میں دھڑکا مگر دھڑکتے دل کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی نیچے آئی،، سامنے سعیر نے اسے آتا دیکھا میک اپ سے پاک چہرہ جھکی پلکیں لیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر گئی۔۔۔

زرش نے نظریں اٹھائیں سامنے وہ گہری نظر سے اسے دیکھ رہا تھا،، نظریں نظروں سے ٹکرائی تو زرش بری طرح گڑبڑائی آج انکے ساتھ ایک انکل بھی تھے،، وہ تمیز کا مظاہرہ کرتی نیچے آئی اور آکر سلام کیا شاہ جی نے اس پیاری سی لڑکی کو دیکھا جو بلکل انکی بیٹی جیسی تھی انہیں اپنے دوست احد کی ایک بات یاد آئی تو دانتوں تلے لب دبا گئے۔۔۔

ماشاء اللہ ایک دم منہ سے نکلا آپ آمنہ کی بیٹی ہیں پوچھا ایسا گیا جیسے پتہ نہیں کتنی حیرانی والی بات تھی انکے لیے

جی بلکل انکل یہ میری بہن یعنی زرش احد قریشی ہیں شایان نے مسکرا کر اسکا تعارف کروایا، زرش کی سمجھ سے سب باہر تھا دماغ جیسے ماوف ہو چکا تھا مگر سامنے بیٹھے سعیر کو سب سمجھ آ گیا تھا اور وہ بے شرموں کی طرح ڈھیٹ بنا اب مسکرا رہا تھا۔۔۔

احد قریشی کی بیٹی ہاں اب ٹھیک ہے ناٹی شاہ جی نے مزاق میں کہا تو بچے بھی ہنس دیے وہ جانتے تھے کہ یہ چاروں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے ہیں اور ایک مضبوط بونڈ ہے انکا۔۔۔

زرش وہاں سے نکلتی کچن میں آئی سب سمجھ سے باہر تھا اس نے آکر گہرے سانس لیے ایک سانس میں پانی اپنے اندر انڈیلا، سعیر کی نگاہوں نے ایک ایک نظارہ دیکھا اور وہ گہرا مسکرایا، زرش ریلکیس ہوتی کھانا لگانے لگی کچھ ہی دیر میں سب نے کھانا کھایا۔۔۔

جب سعیر کی زبان پھسلی ہم،،، یہ۔ کھانا کس نے بنایا بھائی کیا باہر سے آڈر کیا اپنے۔۔۔

اس بات پر زرش کو آگ لگی مگر شاہ انکل کا خیال کرتی وہ چپ رہی ورنہ ابھی مزہ چکھادیتی۔۔۔

نہیں یہ سب زرش نے بنایا ہے سعیر شایان نے مسکرا کر کہا تو سعیر کو کھانسی لگ گئی۔۔۔

ارے کیا ہوا ایان نے اسے پانی دیا بھائی ریلیکس ہو جاو کیا ہو گیا ایان نے پیٹھ ر ب کی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں سعیر کو یقین نا آیا انکی محبت میں یہ ہنر بھی ماشاء اللہ وہ کھاتے ہوئے مسکرا دیا جبکہ اسکی حرکتیں کسی کو شدید طیش دلار ہی تھیں۔۔۔

شایان جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سعیر ہمارے چھوٹے بھائی آپکی بہن زرش کو پسند کرتے ہیں آج سے نہیں پہلے دن سے ایان کی بات پر سعیر کو کھاتے ہوئے اچھو لگ گیا،،، جس سے سب کے چہرے پر معنی خیزی مسکراہٹ آئی،، اسی لیے ڈیڈی بھی ہمارے ساتھ آج موجود ہیں ایکچولی ماما تو مان گئیں ڈیڈی آپکو اعتراض ہے۔۔۔

اب میرے بیٹے نے پسند کر لی ہے میں کیا بول سکتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں جیسے آپ لوگ کی خوشی پتہ نہیں مانو کیسے شاہ جی اتنے بڑے دل کا مظاہرہ کیا اور آمنہ بیگم کی بیٹی کو بہو بنانے کا کہہ لیا انکے مطابق آمنہ اک

بلا تھیں جو احد کے گلے پڑھ چکی تھیں کی بار وہ انکے منہ پر بھی یہ بات کہہ چکے تھے جس سے پھر آگے سے انکی اچھی گلو خلاصی ہوتی تھی۔۔۔

او کے تو شایان ہم لوگ اس جمعے کو سعیر اور زرش کا نکاح رکھ دیا جائے۔۔۔

اتنی جلدی شایان اور عالیان نے ایک دوسرے کو دیکھا سامنے بیٹھی زرش کا تو مانو کا ٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔

ادھر آئیں زرش بیٹا آپ شاہ جی نے بڑے ہونے کے ناتے اپنی ہونے والی بہو کو اپنے پاس بلا یا وہ لرزتے قدموں کے ساتھ آکر شاہ جی کے پہلو میں بیٹھی۔۔۔

کچھ سوالات کے بعد ان سب نے زرش سے پوچھا کہ آپکو ہمارے فیصلے سے کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔

زرش کی طرف سے جواب ناپا کر سعیر کو کچھ ہوا پھر وہی بولا شایان بھائی جلدی نہیں ہے اگر زرش ٹائم چاہتی ہیں تو لے لیں۔۔۔

بولوزرش کچھ تو بولوشایان نے اسے بولنے پر اکسایا۔۔۔

بھائی یہ بہت جلدی ہے وہ تو رو دینے کو تھی۔۔۔

بیٹا ہم کونسا آپکو رخصت کر رہے ہیں اور جب بھی ہو گا نکاح ہی ہو گا رخصتی تب ہی ہو گی جب آپ چاہیں گی  
شاہ صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

شایان نے برواچکایا تو وہ سر جھکا گی ایک مشرقی لڑکی کی طرح جیسے آپکی مرضی۔۔۔

اس کا جواب سن کر سامنے بیٹھے شخص کی روح میں سکون و سرور اترتا، روح میں سرشاری پھیل گئی آخر آخر کار  
جو چاہا جو مانگا رہنے دے دیا پرا بھی تو بہت امتحاں باقی ہیں سعیر شاہ۔۔۔

شاہ جی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا بہت پیاری بچی ہیں ماشاء اللہ آپ اللہ آپکے۔ نصیب بہترین کرے۔۔



زرش وہاں۔ سے سر جھکائے شرما کر نکل گئی،، پیچھے سعیر گہرا مسکرایا اور بڑبڑایا مائی لو،، پھر ایک دم بولونو نوو مائی وانفی ٹو بی بول کر دانتوں تلے لب دبایا اور دل میں اسے ڈھیروں خوشیاں دینے کے وعدے کیے شاہ صاحب نے بھی اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے اور انکو اسی طرح ہنستا مسکراتا رہنے کی دھیروں دعائیں دیں۔۔۔۔

لاہور:

ابھی اپنے لیکچر سے فری ہوئی کچھ دیر کینیٹین میں بیٹھی،، بوریٹ سوائے نیزے پر تھی کچھ کرنے کو نا تھا جبھی ماما کو ایک میسج کیا کہ وہ گھر آرہی ہے آج وہ فری ہے سارہ نے بھی اسے کہہ دیا کہ دھیان سے آنا،، ابھی بجے کا وقت تھا وہ یونی کی بیک سائیڈ والے دروازے سے باہر نکلی جہاں سے کبھی 12 نے اپنی کیب بک کروائی بھی وہ آئی گئی نہیں تھی،، جب اچانک سمیع جو وہاں سیگٹ کے لیے ماچس لینے آیا تھا پیچھلی دکان سے اس کی نظر ابھی پڑی وہ سمجھ گیا کہ یہ میڈم ہے اسے حیرانی ہوئی میڈم تو اس سائیڈ سے کبھی آتی نہیں وہ چھپ کر ایک درخت کے پیچھے کھڑا ہو گیا ابھی کیب والے سے بات کر رہی تھی،، سمیع سمجھ گیا وہ گھر جا رہی ہیں اس نے اپنے سر کو میسج کر دیا کہ میڈم گھر جا رہی ہیں

احان جلدی سے تیار ہوا اور چابی لے کر باہر نکلا،، وہاں ابھی ابھی بات کارہی تھی جب اچانک ایک گاڑی آئی اور اسے اندر کھینچا ابھی بہت چلائی مگر وہ کے جا چکے تھے،، سمیع کے پاؤں نیچے سے زمین نکلی اس نے فوراً نمبر پلیٹ نوٹ کیا،، اور نکلا احان کو فون کیا جو اسی وقت رسیو ہو گیا۔۔ احان نے گاڑی میں بیٹھ کر بلو تو تھ فون سے کنیکٹ کیا اور کان میں لگایا

احان نے سٹرینگ تھامتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔!!! ہیلویس احان قریشی سپیکنگ۔۔۔

سررررر،،، سمیع کی آگے سے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو اس کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے سمیع ازات آل رائٹ احان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

نو نو سر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کیا ہوا بکوووووو کیا مسئلہ وہ ٹھیک تو ہے احان اپنی محبت کا نام اپنے گارڈ تک کے سامنے نالیتا۔۔۔

نو نوے سرا نہیں کوئی اٹھا کر لے گیا۔۔۔۔

“What the hell are you saying Sami”

احان پھنکارا جسم۔۔ سے جیسے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

سر میں انکا پیچھا کر رہا ہوں آپ بھی آجائیں۔۔۔

سنو تمام گارڈز الرٹ کرو ایک ایک گارڈ سے کچھ ہونا نہیں چاہیے سیکیورٹی پولیس تمام پولیس سٹیشن کو انفارم کو کہہ دو بے شک قریشی ہاؤس کی عزت خطرے میں ہے ہرپ میں پیشنس نہیں رکھ سکتا جلدی۔۔۔

جی سر،، سمیع انکا پیچھا کرتا ہوا تمام سیکیورٹی اور پولیس کو انفارم کر چکا تھا،، تمام پولیس سٹیشن سے سمعیر نے تمام پولیس کو آگاہ کیا،، وہ فوراً سمیع کے گاڑی کے پیچھے قریشی ہاؤس کے تمام گارڈز اچکے تھے وہ بہت ہوشیاری سے اس گاڑی کا پیچھا کر رہے تھے،، ایک بہت ویران جگہ پر گاڑی رکی تو پوری سیکیورٹی آگے پیچھے پھیل چکی تھی اگر اب وہ کہیں لے کر نکلتے بھی تو بھی نہیں لے جاسکتے تھے۔۔۔

وہ لوگ ایہا کو اٹھا کر دوسری گاڑی میں شفٹ کر رہے تھے احان فوراً سمیع کی میل کی گئی لوکیشن پر پہنچا۔۔۔

کہاں ہے وہ احان نے مدہم مگر تڑپ کر پوچھا۔۔۔

سر وہ رہیں سمیع نے سامنے اشارہ کیا۔۔۔

یو باسٹر ڈمنہ کیا دیکھ رہے ہو وہ آگے بڑھا سمیع نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر نادار۔۔۔

اے اے اے اے اے رک جاؤ ورنہ شوٹ کر دوں گا احان نے اپنی پرسنل گن نکال کر اسکے سر پر تانی

---

سامنے علی کی اوسان خطا ہو گئے اس کے مطابق وہ لندن تھا یہ کیا ہو گیا کہاں سے آ گیا وہ۔

اپنی گن نیچے کر ورنہ میں اس چھکڑی کو شوٹ کر دوں گا۔۔۔

ریلی اوکے شوٹ ہر کمون،، احان نے سکون سے کہا۔۔۔

شوٹ ہر وہ دھاڑا،،، علی نے گن لوڈا بھی وہ ٹریگر پر ہاتھ رکھتا جب ایک سنسناتی ہوئی چیرتی گولی اسکے بیک بون میں دھنس گئی ساری پولیس نکل کر باہر آئی،،، علی وہی نیچے گر پڑا،، احان کو اسکے بندوں نے گھیرا جی تمام سیکورٹی باہر آئی۔۔۔

گارڈز ہٹاؤ ان کتوں کو وہ۔ دھاڑا۔۔۔ پولیس نے انہیں حراشت میں لیا وہ۔ فوراً اپنی ایہا کی جانب لپکا۔۔۔

ابہیا اااااااا اوہ۔ چلایا،،، وہ۔ جو گاڑی میں بیہوش پڑی تھی اسے بیہوش اور ڈوپٹے کے بغیر دیکھ کر جان سی نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

اے ابہیا اوپن یور آئیز،،، آنکھیں کھولیں احان نے اسکا چہرہ تھتھپایا۔۔۔

پولیس والا چلتا اسکے قریب آیا سر آپ مرڈر کر چکے ہیں۔۔۔

تو ابھی تمہیں دیکھ نہیں رہا میری زندگی بیہوش پڑی ہے وہ۔ پولیس پر دھاڑا تمہیں مرڈر کی پڑی ہے،،، اس کو بچانے کے لیے مجھے تمہارا مرڈر بھی کرنا پڑے گا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا وہ غراتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

سر، سر روک جائیں پلیزز اس طرح آپ دیکھیں آپ شوٹ کر چکے۔۔۔

تو تمہیں چیک مل جائے گا بلینک کل تک اور یہ مت سمجھنا کہ میں جھوٹ بول کر تمہیں پیچھے کر رہا ہوں خود ٹکے کے تھانے میں چیک جتنی رقم چاہیے ہوگی لے لینا اب آواز مت دینا ورنہ 2 دینے آؤں گا تمہارے اس

احان نے بات اُدھوری چھوڑی تو پولیس والا چپ ہو گیا اس سنی آدمی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا کھڑے کھڑے دنیا سے غائب کر دے البتہ وہ یہ جان گیا کہ اسکے لیے وہ سامنے والی پری پیکر بہت قیمتی ہے ہاں بے شک بہت نہیں آسکی زندگی سے بھی زیادہ قیمتی اسکو حاصل کرنے کے لیے اسکو کسی کی جان بھی لینی پڑ جاتی تو کے لیتا وہ پیچھے ناہٹتا۔۔۔

احان فوراً آگے بڑا اور اس پر ابھیا،، ابھیا اوپن یور آئیز،، احان نے اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

گیٹ اپ مائی لووو اوپن یور آئیز زلز لک ایٹ می،،، احان نے جھک کر اسکا چہرہ تھپتھپایا مگر بے سود۔۔۔۔

احان کی رگیں تن گئیں،، ڈیمٹ اس نے گاڑی کی چھت پر ہاتھ مارا،، اسے بہت احتیاط سے کسی قیمتی متاع کی طرح گود میں بھرا مسلسل اسے آوازیں دیتا جانے کی کوشش کر۔ رہا تھا مگر وہ اسکی جان پر بنائے رکھ رہی تھی

---



کچھ ہی دیر میں وہ باہر آئی، وہ ڈاکٹر کی جانب تڑپ کر لپکا کیسی ہے وہ آواز میں جیسے پتہ نہیں کتنی تڑپ تھی۔۔۔

سرشی از آل رائٹ،، انہیں کوئی بیہوشی والی چیز دے گی تھی نے بھی انجیکشن اور کوئی ڈوز اسلیپے ان پر عنودگی طاری ہوگئی اور کچھ نہیں کچھ ہی دیر میں ہوش آجائے گا آپ گھر لیجائیے گا اپنی مسز کو۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ نظر انداز کر کے وہ فوراً اندر کی جانب لپکا اپنی زندگی کے پاس وہ آکر ایہا کے پاس بیٹھا اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا آنکھیں ضبط اور غصے سے لال ہو رہی تھیں دل کر رہا تھا سب تہس نہس کر دے وہ آخر ان لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اس کی۔ ایہا کو ہاتھ لگانے کی اس نے دیوار پر ہاتھ مارا۔۔۔

ہیے اوپن یور آئیز پیار سے ایہا کو مخاطب کیا تو ایہا نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو سامنے وہ ظالم،،، ہاں وہی ظالم۔ جس نے ایک ہفتہ ایک دن سے سولی پر لٹکا رکھا تھا وہ اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں حیرانی اور بے یقینی لیے اسے دیکھے گی۔۔۔

ا،، آپ بے ساختہ منہ سے نکلا۔

ہاں میں آریو آل رائٹ وہ اس پر جھکا اسے آرام سے مخاطب کر رہا تھا۔۔۔



میں یہاں ابھی اتنا ہی بولا کہ پیچھلا سارا سین زہن کے پردے پر لہرایا اور خوف سے چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑا۔۔۔

وہ۔ لوگ وہ لوگ مجھے لے جا رہے تھے وہ خوفزدہ ہوتی اپنی خوبصورت آنکھوں میں قیمتی موتی لیے روئی۔۔۔

ہیے،، ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کرائے،، ڈونٹ یو ڈیئر آواز میں صاف وارنگ تھی،، بی بریو کچھ بھی نہیں ہوا کچھ بھی کوئی نہیں لے کر جا رہا آپکو،،، سیو ہیں آپ بلکل دیکھیے،، اور ایک بات تو بتائیں یہ اس طرح اکیلی کہاں جا رہی تھیں آپ وہ اسکو گھورتا بولا۔۔۔

میں وہ گھر جا رہی تھی میرے ڈیڈی گھر نہیں تھے وہ ساری بات اسکو بتاتی چلی گئی،، آنکھوں سے قیمتی موتی ٹوٹ کر رخساروں پر گرے۔۔۔

احان نے وہ۔ قیمتی موتی اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیے،، بس سٹاپ کر ائینگے ڈونٹ کرائی مجھے پتہ چل گیا تھا میں وہی آس پاس تھا صاف جھوٹ بول کر اس ظالم شخص نے دوبارہ اس معصوم کے دل میں آگ سی لگا دی وہ۔ سمجھی تھی وہ اسکے خیال میں آیا اسکا دھیان رکھ رہا تھا کافی دفعہ گارڈز کو خود کے پیچھے بھی دیکھا مگر اس ظالم نے دوبارہ اس کی امیدوں پر۔ پانی پھیر دیا،، سو وہ محض سر ہی ہلا سکی۔۔۔

چلیں گھر پیار سے پوچھا گیا۔۔۔

شیور وہ بھی آرام سے مدہم آواز میں بولی۔۔۔

اٹھیے آرام سے احترام سے بازو اور کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھایا اسکے قیامت خیز حسن سے اور گداز وجود سے نظریں چراتے ہوئے اسے اٹھنے میں مدد کی، احان کی مردانہ کلون کی خوشبو ابہا کی حواسوں پر سوار ہو رہی تھی وہ پر حدت لمس بازو اور کمر پر محسوس کر کے جسم میں کرنٹ سادوڑ گیا۔۔۔

اسے آرام سے پکڑ کر وہ گاڑی تک لایا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،، ایک نظر اس پری پیکر کو دیکھا اور سر لیس ہو کر ڈرائیونگ کی جانب متوجہ ہوا،، وہ جو ڈوپٹے یا مفلر کے بغیر ناہوتی تھی اس کا ڈوپٹہ اس کے پاس نا تھا، احان نے اپنے کندھوں سے شال اتار کر اسکے کندھوں پر پھیلائی۔۔۔

کوور کریں خود کو۔۔۔

ابہانے وہ۔ چادر کندھوں پر لی چادر سے آتی،، خوبصورت میٹھی مردانہ کلون کی خوشبو ابہا کو اپنے حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی،، یہ وہی خوشبو تھی جو اکثر اس ظالم سے آتی تھی اور ابہا کو بے حد پسند تھی۔۔۔

آپ کونسا پر فیوم لگاتے ہیں احان اتنے معصومانہ انداز اور پیار سے پوچھا گیا کہ وہ جس کے دل میں غصے کا طوفان اٹھ رہا تھا اور چہرے پر کڑے تیور تھے، فوراً مسکراہٹ لبوں پر پھیل گئی۔۔۔

میرا اپنا ہے ڈیر، پیار سے اسکی طرف دیکھتے جواب دیا۔۔۔

تو میں نے کب کہا میرا ہے یا محلے سے کسی کالے کر لگایا ہے آپکا ہی ہے مگر کونسا ہے۔۔۔

اتنی بیستی وہ بھی احان احد قریشی کی یقیناً سامنے دوست بھی ہوتا تو اسکا منہ توڑ دیتا مگر سامنے تھی اسکی محبت جس اب دن بادن اسکا عشق بنتی جا رہی تھی، وہ گہرا مسکرایا قاتل ڈمپل نے اپنی نمائش کروائی۔۔۔

نوا یکچولی یہ میں نے خود بنوایا ہے مغرور شہزادے نے مغرور سا جواب دیتے ہوئے کہا تو اسکی آنکھیں پھیل گئیں  
میںز کہ سچ۔۔۔

مجھے بھی چاہیے احان میں نے بھی لینا یہ اس نے جانے کس احساس سے زد سے کی تو سامنے والی کی روح کے ایک  
عجیب سا احساس محسوس ہوا۔۔۔

شیووروائی ناٹ مائی۔۔۔۔۔ وہ بولتا ہوار کا وائی ناٹ ڈیر ضرور کیوں نہیں مل جائے گا اپکو۔۔۔

ہیں،،، سچی میں وہ پگی ایکسائیڈ ہوئی کیا وہ۔ بھول گئی تھی اس طرح کے حادثات تو لڑکیوں کو ڈرا کر رکھ دیتے ہیں  
 پر وہ اتنی جلدی کیوں بھول گئی۔ ہاں وہ۔ بھول گئی تھی بلکل اس کے ساتھ اس وقت جو ساتھ تھا اس نے اسے  
 تھوڑا سا خود میں الجھا کر اسے سب بھلا دیا کیا یہ ساتھ ہمیشہ کی طرح نہیں رہ سکتا سوچا گیا۔۔۔

بے شک یہ ساتھ ہمیشہ کے لیے ہی ہے دیر ہے پر اندھیر نہیں ہے یہ ساتھ ان دونوں کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے  
 ،،، یہ ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ۔ گھر پہنچے،،، احان نے آکر اسکی سائیڈ والا دروازہ کھولا اور باہر آنے کو کہا وہ اتر کر باہر آئی  
 وہ۔ اسے لیے اندر آیا بغیر کسی ڈر جھک کے۔۔۔

سامنے سارہ۔ کچن میں کام۔ کر رہی تھی آج اس مغرور سے بھانجے کو گھر دیکھ کر شدید حیرت کا جھٹکا کہا گا وہی  
 ابہا کے ساتھ دیکھ کر ٹھٹک گئیں۔۔۔

ابہا، احان آپ لوگ آؤ بیٹا کھڑے کیوں ہو وہ مسکراتی اس کے پاس آئی۔ اسے گلے سے لگایا۔۔۔

السلام علیکم خالہ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ سر جھکائے پوچھا گیا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک آپ کیسے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟

الحمد للہ خالہ آپ لوگ کی زمینداری ہیں نایہ کڑے تیور لیے بہت سنجیدگی اور سختی سے بولا سارہ کو بھی اسے دیکھ کر جھر جھری سی آئی۔۔۔

کک، کیا ہو ابیٹا کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔

خالہ کچھ،،،، اگر میں نا پہنچتا یا مجھے ناپتہ لگتا تو بہت کچھ ہو جاتا وہ کڑے تیور اور سختی سے سارہ کو ساری بات بتاتا چلا گیا سارہ کا منہ کھولا رہ گیا۔۔۔

کیا ابہا میری جان سارہ نے تڑپ کر اپنی بیٹی کو گلے لگایا میری بچی تم نے مجھے کہا تم میں عقل نہیں تھی کہہ دیتی ماما ڈرائیور بھیج دیں اور کیب آنے سے پہلے کیوں نکلی سارہ نے بھیگی آواز سے بولا۔۔۔

ماما مجھے کیا پتہ تھا اور پلیز زرو میں نہیں آتم آل رائٹ۔۔۔

میرا پیارا بچہ سارہ نے اس کا منہ چوما۔۔۔

تھینکیو بیٹا احان تھینکیو اگر آپ ناہوتے تو میں کیا کرتی آج تو شاہ جی بھی گھر نہیں ہے،،، سارہ نے تشکر بھری نظروں سے اپنے مغرور بھانجے کو دیکھے۔۔۔

Its my pleasure khala

خیال رکھیے گا خالہ میں چلتا ہوں ماما انتظار کر رہی ہو گی انہیں بتائے بغیر نکلا تھا میں۔۔۔

شیور بیٹا دھیان سے جانا۔۔۔

اللہ حافظ وہ ایک گہری نظر اس پری پیکر پر ڈالتا جو ماں کے حصار میں چھپی کھڑی تھی ڈال کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

سارہ نے ایہا کو دوبارہ چوما میرا بچہ میری جان تم ٹھیک ہونا۔۔۔

ہاں شکر ہے احان آگئے ماما ورنہ۔۔۔

ششششش،، کچھ نہیں ہوتا آئیندہ احتیاط کریں گے جاؤ میرا بچہ فریش ہو جاؤ میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔

جی ماما وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لندن

سعیر اور زرش کے نکاح کو ایک دن رہ۔ چکا تھا سعیر بے تہاشا خوش تھا،، اتنی آسانی اور جلد محبت جھولی میں ڈال دی جائے گی سوچانا تو وہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا کرتا تھک رہا تھا، مسکراہٹ لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی،، زرش کا بھی کچھ زیادہ فرق نہیں تھا اس شاید اپنی محبت کے بارے معلوم نہیں تھا وہ شاید اسے اٹریکیشن سمجھ رہی تھی پر اس قدر رب مہربان ہو گا ان پر یہ نہیں سوچا تھا۔۔۔

آخر اپنی بیٹی کے نکاح کاسن کر قریشی صاحب فورالنندن برآمد ہو گئے فورابھاگے آئے،،،، زرش انہیں دیکھ کر خوب خوش ہوئی قریشی صاحب نے اپنی بیٹی کی خوشی دیکھ کر نظر اتاری،، وہ دونوں مائیں جو اس وقت پاکستان تھی اپنے لاڈلے بچوں کی اتنی بڑی خوشی میں ان کے ساتھ نہیں تھی،، دل بہت اداس تھا مگر رخصتی پاکستان آکر ہوگی اور دھوم دھام سے ہوگی اس بات کے بعد ساری اداسی ہوا ہو گئی۔۔۔

آج جمعرات تھی جب شایان نے زرش سے کہا کہ وہ سعیر کے ساتھ جا کر اپنے نکاح کی شاپنگ کر آئے،، جیھی وہ فور اتیار ہوئی،، پر پل شرٹ کے نیچے بلیک جینز پہنے اوپر بلیک ڈوپٹے کا حجاب لیے وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

وہ فور نیچے آئی سامنے قریشی صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

ڈیڈ،، وہ چلتی اپنے ڈیڈ کے پاس آئی ڈیڈ سعیر آگئے ہیں۔ میں جا رہی ہوں کچھ دیر میں آجاؤں گی وہ پیار سے بولی

---

شیور میرا بیٹا دھیان سے جانا اوکے خیال رکھنا احد نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔



شیور ڈیڈ وہ اپنے ڈیڈ کا گال چومتی گی باہر آئی جہاں وہ بینڈ سم اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔  
وہ چلتی اسکے قریب آئی آکر گاڑی میں بیٹھی بڑھتے قدموں کے ساتھ چلتی آتی وہ اسکے دل میں اتری۔۔۔

چلیں اسکے نسوانی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

چلیے مسز ٹوبی سعیر نے مسکرا کر اسے مخاطب کیا۔۔۔

سعیر نے ڈرائیو سٹارٹ کی اور کے کر لندن کے سب سے بڑے مال میں آیا، کچھ ہی دیر میں وہ ایک برائیدل  
شاپ کے اندر آئے جہاں مختلف ڈریسز تھے مگر زرش کا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

کیا ہو گیا زرش کیوں نہیں سمجھ آ رہا آپکو کچھ وہ مسکرا کر اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

کیا کرو وہ روہانسی ہوئی کچھ بھی مزے کا نہیں ہے وہ تنگ آکر بیٹھ گی

اوکے لیٹ می ہیلپ یو سعیر نے ایک ڈریس نکالا وائٹ کلر کا فرائک ریڈ جامہ وار کی کیپری اور ریڈ ڈوپٹہ وہ ایک  
انتہائی خوبصورت ڈریس تھا سعیر نے اسکے سامنے کیا۔۔۔

یہ کیسا ہے زرش نے وہ دیکھا تو آنکھیں کھولیں رہ گئیں

Wow. Saer so beautiful...!!!

بہت پیارا ہے یہ،،، آئی لو واٹ۔۔۔

تھینک گاڈ آپکو کچھ تو پسند آیا مس۔۔۔

چلیں اب سینڈل۔۔۔

شیور سعیر نے اسے ہیل والے جوتے لے کر دیے خوبصورت نفیس ساڈیمانڈلاکٹ لے کر دیا اور پوری شاپنگ کے بعد وہ مال سے باہر آئے۔۔۔

انف زرش تھکا دیا مجھے سعیر نے لمبی سانس کھینچی۔۔۔

کہاں تھکا یا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ منہ بنا کر بولی سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

او کے آنس کریم کھاؤ گئی۔۔۔

نوا یک لفظی جواب دیا گیا۔۔۔

کھالو میں بار بار نہیں پوچھتا سعیر نے مسکرا کر اسے پوچھا۔۔

نہیں کہانی مجھے پیار سے جواب دیا گیا۔۔۔

او کے چلو پھر سعیر نے اسے گھر چھوڑا جھک کر اسکے ماتھے پر پر حدت لمس چھوڑا تو وہ گھبرا گئی۔۔۔

ٹیک کئیر آف یور سیلف اور ہاں کل ٹائم پر ریڈی رہنا زیادہ نخرے نہیں ورنہ اٹھا کے لے جاؤں گا میں بے حد شرارت تھی اور آنکھوں میں وہ بوکھلاگی سعیر گہرا مسکرایا وہ بھاگ کر اندر چلی گئی۔۔۔

انف ظالم۔ کہیں کی سعیر نے اوپر کھڑکی کی جانب دیکھا مگر خالی کھڑکی نے منہ چڑھایا تو وہ منہ بنانا گھر کو نکل گیا

---

اگلادن سب کی زندگی میں خوشیوں بھر ابر آمد ہو اتھا سورج نے دیدار کرایا تو سب کاموں میں مصروف ہو گئے، پرندے اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف تھے ایسے میں شاہ پیلس اور قریشی ولا میں رونق اپنے عروج پر تھی،، آج آفیس بند تھا،، فنکشن کے ڈھیر سارے کام تھے،، دن میں سارے کام۔ لپٹائے،، شام ڈھلی تو وہ وقت قریب آیا جب آج زرش نے تمام حقوق اپنے سعیر کے نام لکھ دینے تھے،، بیوٹیشن زرش کو تیار کرنے اچکی تھی،، وہاں سعیر اپنی وائٹ کرتا پچاما پہنے خوب رو جہیہ شخص لگ رہا تھا، آج تو چہرے پر الگ قسم کی رونق تھی کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا،، کرتا پچامہ پہنے اوپر سندھی شمال کو ایک بازو پر پھیلائے،، پشاوری چپل پہنے وہ آج نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگ رہا تھا، وہاں بیوٹیشن زرش کے لک کو آخری ٹچ دے رہی تھی وہ سادگی میں قیامت ڈھاتی تھی اب تو وہ بجلیاں گر رہی تھی،، اس نے بیوٹیشن کو ہیوی میک اپ کرنے سے منع کیا تھا،، کم۔ میک آپ اور ریڈ بلڈ لپسٹک میں وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ کوئی اپسر الگ رہی تھی،، بیوٹیشن نے

اسکا ڈوپٹہ سب سیٹ کیا وہ مکمل ریڈی تھی،، تیار ہونے کے بعد اس نے کچھ سیلفیز لیں اور سائٹڈ جھمکے اور مرکز کی ڈی پی ایف بی پر اپلوڈ کر دی۔۔۔

سعیر اپنے فون پر ایف بی سکرو ل کر رہا تھا جب اسکی پک دیکھی اسکے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور کمینٹ کر دیا

”دل والے دلہنیا لے جائیں گے“

زرش کمینٹ پر کر سٹٹائی مگر مسکراتی فون بند کر کے بیٹھ گئی کچھ ہی دیر بعد احد صاحب کمرے میں آئے جہاں آج انکی چھوٹی سی گڑیا دلہن بنی بیٹھی تھی،، کیا ہے دنیا کی دستور بھی نا،، بیٹیاں پیدا کرو انہیں پالو پوسونا ز نکھرے اٹھاؤ،، بڑا کرو اور پھر جب جوان ہو جائیں تو رخصت کر دو،، قریشی صاحب کی آنکھیں بھیگ آئیں زرش نے اپنے ڈیڈ کو دیکھا تو بھاگ کر ان سے لیپٹ گئی۔۔۔

ڈیڈ ڈڈ آواز میں نمی سے تھی۔۔۔

میرا پیارا بیٹا کتنا پیارا لگ رہا ہے،، بلکل کسی کانچ کی گڑیا کی طرح احد نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

آئی لو یو ڈیڈ۔۔۔

آئی لو یو مور میری جان میری پرنسز،، میرے جگر کا ٹکڑا،، اللہ آپکو ہمیشہ خوش رکھے،، کوئی تکلیف غم۔  
تمہادے قریب بھی مت آئے انہوں نے بھیگی پلکوں سے اپنی بچی کو دعادی تو زرش ان سے لپٹ کر رودی

---

اے ڈونٹ کرائی خوش رہو آج تو اتنا حسین اور پیارا دن ہے میری بیٹی کی زندگی کا۔۔۔

بلکل ڈیڈ ہائے بیچارہ سعیر پتہ نہیں کیسے جھیلے گا اس بلا کو۔۔۔

ہو دید دیکھا اپنے اس کارٹون کو کیا بول رہا ہے مجھے۔۔۔

ڈونٹ یو ڈیڈ عالیان میری بہن کو چھیرنے کی ہمت بھی مت کرنا شایان نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

بھائی وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگی۔۔۔

میری پیاری سی بہن ہمیشہ خوش رہو شایان نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

چلیں اب لیٹ ہو رہے ہیں عالیان نے انہیں ہوش دلایا۔۔۔

ہاں ہاں چلو مجھے شاہ صاحب کی کالز آرہی ہیں کب سے نکلو وہ تینوں زرش کو لے کر باہر نکلے۔۔۔

وہاں سعیر تیار ہو کر بیٹھا تھا جب شاہ صاحب اندر آئے آکر گلہ کھنکار،، ہو گئے تیار بر خودار۔۔۔

جی ڈیڈی ہو گیا کیسا لگ رہا ہوں وہ۔ اٹھ کر انکے سامنے آیا۔۔۔

سچ بتاؤں یا جھوٹ۔۔۔؟؟؟ شاہ صاحب نے لب دبایا۔۔۔

ظاہرہ سچ ڈیڈی جی۔۔۔







”رب گویا۔۔۔“

لاکھ سکہ رائج الوقت طہہ پایا جاتا 50 زررش قریشی ولد احد قریشی اپکا نکاح سعیر شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر“  
”ہے کیا آپکو قبول ہے“

زررش کو ایک دم جان نکلتی محسوس ہوئی کان سائیں سائیں کیے ہر ایک لڑکی کا ایسا کہ حال ہوتا ہے الفاظ نکلنے سے  
انکاری تھے، سعیر دوسری طرف پریشان ہوا آخر یہ بول کیوں نہیں رہی جی صاحب نے زررش کے سر  
پر۔ ہاتھ رکھا بولو بیٹے جواب دو۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے بچے مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

تفق،،، قبول ہے۔۔۔

دفعہ قبول ہے بول کر زررش نے اپنے تمام حقوق و فرائض سامنے بیٹھے خوبصورت اور شاندار مرد کے نام 3  
کردیے اور اسی شخص کی روح و جان میں اندر تک سکون اتر آیا بے چین سی روح کو چین آیا،،، بے قرار دل کو  
قرار آیا،،، اصل خوشی کیا ہوتی ہے آج معلوم ہو ایسا لگا جیسا پورا جہاں پالیا ہے۔۔۔

تم ملے تو اب کیا ہے کمی  
 تم۔ ملے تو دنیا مل۔ گئی  
 تم۔ ملے تو مل۔ گیا۔ اثرا  
 تم۔ ملے۔ تو۔ جادو چھا گیا۔۔  
 تم۔ کلے تو مل گیا یہ جہاں  
 تم۔ ملے۔ تو۔ جینا آ گیا  
 تم ملے تو میں نے پایا۔ ہے۔ جہان۔۔  
 ”تم ملے تو سب کچھ ہے نیا

احد نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اسے گلے سے لگا یا صرف یہی ہونے کی دیر تھے زرش کے آنسو نکل آئے وہ  
 رودی اپنے ڈیڈ کے گلے لگ کے آنکھیں تو احد کی بھی نم۔ ہو چکی تھیں اپنی جان سی پیاری بیٹی اتنی بڑی ہو گئی  
 کب کیسے انہیں معلوم نا ہوا انہوں نے اسے پیار کیا کمر سہلایا، ڈونٹ کرائی مائی چائلڈ، ہممم، بیٹھو ادھر اسے قیمتی  
 متاع کی طرح خود سے لگائے نیچے صوفے پر بیٹھا دیا اور خود نم۔ آنکھیں لیے وہاں سے نکل۔ کر سعیر کے پاس  
 آئے۔۔۔

مولوی صاحب اب کی بار سعیر کے پاس تھے۔۔۔

لاکھ سکہ رائج الوقت طہہ پایا 50 سعیر شاہ ولد شاہ صاحب آپکا نکاح زر ش قریشی ولد احد قریشی سے حق مہر  
”جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے“

”جی قبول ہے“

”ہاں مجھے وہ دل و جان سے اپنی تمام تر خامیوں اور خوبیوں سمیت قبول ہے  
قبول ہے۔۔۔“

”جی قبول ہے“

آج سے اسکے سارے دکھ میرے میری ساری خوشیاں اسکی۔۔  
کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

”قبول ہے“

اس دفعہ اس نے سکون سے کہا اور دل میں ارادہ کیا ان لبوں کے مسکراہٹ کبھی جدا نا ہوگی،، یہ چہرہ ہمیشہ اسی طرح کھکھلاتا رہے گا،، یہ خوبصورت ڈمپل ہمیشہ جگمگاتا رہے گا،،، یہ آنکھوں کی چمک ہنوز قائم رہے گی،، زندگی اس سے بھی خوبصورت بنا دوں گا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

ایجاب و قبول کا مرحلہ طہہ پایا،، مبارک باد کے بعد اس پری پیکر کو اس کے پاس لایا گیا وہ مشاکے سنگ چلتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سامنے سے اس تک آرہی تھی،، سعیر اسے دیکھتا رہا۔ گیا وہ۔ لگ ہی اس قدر خوبصورت رہی تھی وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

”لوو آف مائی لائف“

وہ۔ اس تک آئی مشانے پیار سے اسکا ہاتھ سعیر کے ہاتھ میں تھمایا سعیر نے محبت احترام سے اسکا ہاتھ تھما،، اور اوپر آنے میں مدد کی،، غور سے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھا جو شاید ماحول کے مطابق دہک رہا تھا وہ گال جو قدرتی گلابی تھے وہ دہک کر لال ہو رہے تھے،، کیا قیامت خیز حسن تھا کیا منظر تھا واللہ یہ خوبصورتی،، واللہ یہ گالوں کی لالی،، واللہ یہ تشنہ لال ہونٹ،، واللہ یہ ادا وہ دیکھے گیا۔۔۔

زرش اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی جیھی نور اسے پہلو بدلہ کیونکہ وہ ڈھیٹ آدمی بغیر کسی کا لحاظ کیے اس تار رہا تھا اسکی اس ادا پر سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

واللہ لڑکی جان لوگی کیا آج سعیر نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ جھینپ گئی، ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں وہ ہاتھ جو ابھی تک سعیر کے ہاتھ میں تھا سعیر کو اپنے ہاتھ میں نئی محسوس ہوئی تو مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

---

ابھی سے یہ حال ہے میری جان ابھی تو میں نے کچھ کہا نہیں اسکی گوہر افشانوں نے زرش کی جان پر بنا دی یہاں بیٹھنا محال ہو گیا۔۔۔۔

سعیر نے وہ نئی اپنے لبوں سے چنی تو وہ اسے دیکھتی رہ گئی، آخر یہ ہوا کیا تھا۔۔۔۔

”کسی کے ہاتھوں کا پسینہ بھی ہمیں شراب جیسا مزہ دیتا ہے میری جان“

وہ گھبرائی پلینرز نہیں کریں وہ صرف اتنا ہی بول پائی یہ وہ تو نا تھی جو دھڑلے سے لڑنے کو۔ کاٹنے کو ڈورتی تھی

---

کیوں،، اور میں نے کیا کیا وہ معصوم بن گیا۔۔۔

زرش نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور تھوڑا فاضلہ اختیار کر کے بیٹھ گئی۔۔۔

سعیر مسکرا کر باقی لوگوں کی جانب متوجہ ہوا،، جب ایان نے اسے کہا جاؤ جا کر فوٹو شوٹ کروالو باہر زرش کو بھی لیجاؤ۔۔۔

شیور وہ اسکا ہاتھ تھامے باہر جب وہ چلتی اپنی ہائی ہیلز سے لڑکھڑاتی زمین بوس ہوتی فوراً سے پہلے سعیر نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بچایا،، وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔

سعیر نے غور سے اپنی آنکھوں سے وہ ایک ایک نقش چھوا،،، اور اسکی کمر پر گرپ دی تو وہ فٹ سے آنکھیں کھول کر اچھل کر دور ہوئی۔۔۔

دھیان سے مسز گومت جانیے گا وہ اسکے چہرے قریب ہو کر بولا تو وہ دوبارہ آنکھیں میچ گئی اسے لیے باہر تک آیا جہاں فوٹو گرافر انکا انتظار کر رہے تھے،، دیفرنٹ پوزز میں پکڑ بنوائی گئیں،، ایک ہاتھ زرش کا سعیر کے کندھے پر اور سعیر کا ایک ہاتھ زرش کی کمر پر سعیر زرش کو دیکھتے اور زرش سعیر کو دیکھتے سہائل کر رہی تھی یہ ایک خوبصورت لمحہ تھا جو کیمرہ مین نے اپنے کیمرے میں ہمیشہ کے لیے سیو کیا۔۔۔

پھر زرش سعیر کی بازو پر ٹیرھی کھڑی تھی سعیر اسکے اوپر جھکا ہوا تھا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک خوبصورت پک کلک کروائی اسی طرح خوبصورت پوزز میں ان دونوں کی کافی پکڑ بنی، جب زرش اس سب سے تنگ آگئے وہ کافی دیر سے ضبط کیے کھڑی تھی،، ایک تو الگ الگ پوزز اسے پریشان کر رہے تھے اوپر سے سعیر کی نظریں اسے شدید کنفیوز کر رہی تھیں کبھی فٹ سے سیدھی ہوئی اور فوٹو گرافر کو روک دیا کہ وہ اور پکڑ نہیں کلک کروا رہی سعیر مسکرایا اور فوٹو گرافر کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ اسے لیے باہر آیا لا کر گاڑی میں بیٹھایا اور خود آکر اپنی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

کہا جا رہے ہیں ہم زرش نے اس سے پوچھا۔۔۔

گھرمائی لوووو پیار سے جواب دیا گیا۔۔۔

اور باقی سب زرش حیران ہوئی۔۔۔

وہ جاچکے میری جان سعیر قابل۔ اطمینان اور پیار سے چوڑلجے میں بولا۔۔۔



زرش نے سر ہلایا کچھ ہی دیر میں وہ۔ لوگ سعیر کے اپارٹمنٹ کے باہر کے،، زرش نے سعیر کو دیکھا۔۔

یہ میرا گھر تو نہیں ہے سعیر یہ کہا لائے ہیں آپ مجھے معصوم بچوں کی طرح اسکی طرف مرتی بولی،، اسکی اسی معصومیت سے تو عشق کر بیٹھا تھا وہ۔۔۔

میری معصوم۔ سی جان میرے پر یقین نہیں ہے کیا آپ کو پیار سے امید بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔۔

ہے مجھے یقین پر یہ گھر کس کا ہے۔۔۔؟؟؟

تو بس یقین رکھو میں محافظ ہوں تمہارا،،، چلو میرے ساتھ ٹرسٹ می پیار سے سمجھاتے اپنی سیٹ سے اتر کر اسکی سائڈ سے آکر دروازہ کھولا۔۔۔ لاؤ ہاتھ دو،،، سعیر نے اپنی چوڑی ہتھیلی اسکے سامنے کی جس میں زرش نے اپنا ہاتھ تھما دیا۔۔۔

سعیر اسے کندھوں سے تھام کر اندر لایا،، پورا پارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تمام۔ لائٹس آف تھی وہ ٹھٹک کر رکی۔۔۔

اتنا اندھیرا کیوں ہے سعیر یہاں۔۔۔ ابھی وہ اتنا ہی بول پائی کہ تمام۔ لائٹس آن ہوئیں سامنے کا منظر دیکھ کر زرش کی آنکھیں کھولیں رہ گئیں پورا حال ریڈ بلیک بلونز اور فلورز سے سجا ہوا تھا بلیک روز جگہ جگہ گلدستوں پر لگے ہوئے تھے،،، دیفرنٹ فلاورز بھی تھے،، درمیاں میں ایک بڑی سی ٹیبل تھی،، جس پر زرش کا فیورٹ ڈارک چاکلیٹ کیک رکھا ہوا تھا،، اور سامنے والے پر غباروں کے درمیان انکی آج کی پک جو اسی ٹائم فریم کرنے کا۔ کہا گیا تھا یہ وہ پک تھی جب وہ گرنے لگی تھی اور سعیر نے اسے تھاما تھا کیمرہ مین سے کہہ کر یہ پک کلک کروائی اور اسی ٹائم فریم کرنے کا بولا،، زرش یہ سب دیکھ کر خوش ہو گئی،، وہ اسکی طرف مڑی۔۔۔

یہ سب کیوں پیار سے چوڑلے میں پوچھا گیا۔۔۔

تمہیں پالینے کی خوشی میں میری جان وہ اپنی ہاتھ کی پشت سے اسکا گال سہلاتا بولا تو اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ اسے لے کے چلتا ٹیبل کے پاس آیا،، اسکو لا کر وہاں بیٹھایا،، اور خود زین پر بیٹھا زرش غور سے اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی،، کوئی اتنا بھی کیسے چاہ سکتا ہے وہ محض سوچ سکی،، سعیر نے اپنی پاکٹ سے ایک مچھلی ڈبیہ نکالی

ہاتھ دو پیار سے بولا۔۔۔

زرش نے اسے اپنا ہاتھ تھمایا، سعیر نے ایک خوبصورت نفیس ڈائمنڈ رنگ اسکے خوبصورت ہاتھ کی زینت بنا دی۔۔۔

کیسی لگی اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

بہت خوبصورت وہ بھرائی آواز میں بول پائی۔۔۔

ہممم،، ہوگی پر میری بیوی سے کم سعیر نے اسکے ماتھے پر اپنے پرحدت لب رکھے تو وہ سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

یونوواٹ سعیر کی جان،، آئی ڈونٹ نو تم میرے لیے کب کیسے کیوں اتنی ضروری ہوگی،، تمہارے بغیر ہر رنگ پھیکا لگنے لگا،، سب ادھورا لگنے لگا،، کچھ اچھا نہیں لگتا تھا،، تم مجھے کب اتنی عزیز ہوئی یہ بھی جاننے کا موقع ناملا صرف اتنا جان سکا تمہارے بغیر دنیا ادھوری ہے یہ سعیر اس زرش کے بغیر ادھورا ہے،، میری

لائف تم سے ہے،، میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت،، تمہارے بغیر رہنا ممکن۔ ہیں زرش تھیکینو سوچ  
فار کمینگ ان مائی لائف آئی رینی لویو میری جان سعیر نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو کچھ قیمتی آنسو اسکی آنکھوں کی  
بار توڑ کر نکلے۔۔۔

ہیے ڈونٹ یو ڈئیر،، رونامت ان آنکھوں میں آنسو نادیکھوں اب ورنہ سزا ملے گی گاٹ اٹ اس معصوم کو کیا  
پتہ تھا کہ اس جن کی سزا بھی کیسی سزا ہے جو اسکی معصوم سی جان جھیل ناپائے گی وہ محض سر ہلا سکی اس کی  
معصومیت پر سعیر کو ٹوٹ کے پیار آیا۔۔۔

آؤ کیک کاٹیں سعیر نے اسکے ہاتھ میں چھوٹی پکڑائی خود اسکے پیچھے کھڑا ہوا ایک ہاتھ کمر پر رکھا اور ایک ہاتھ  
اسکے ہاتھ میں کندھے پر تھوڑی رکھ کر انہوں نے کیک کاٹا،، زرش نے اسے کیک کھلایا،، اور سعیر نے اسے  
تھوڑا سا کیک سعیر نے اسکی چھوٹی سی پیاری سی ناک پر لگا دیا اور ایک گال پر وہ منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گی  
۔۔۔

یہ کیا کیا اپنے میرا میک اپ خراب ہو گیا سعیر وہ منہ پھولا کر بولی۔۔۔



سعیر آپ میری لائف میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں آپ سے پہلے میری لائف میں ناکوئی تھا نا ہو گا  
 ،،، میری لائف میں آج تک یہ احساس محبت سے تو بہت دور کی بات ہے میں نے کسی لڑکے سے بات تک ناکوئی  
 ،،، نا دیکھا مجھے امید نہیں یقین ہے کہ میرے ڈیڈ اور بھائی کا کیا ہو ایہ فیصلہ میرے حق میں سب سے بیسٹ ہو گا  
 اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ جتنی محبت آپ مجھ سے کرتے ہیں میں بھی آپ سے اتنی محبت کر سکوں،، آج سے  
 میرا سب کچھ آپ ہیں وہ آنکھیں بند کیے ایک جھٹکے میں ایک سانس میں سب بول گئی وہ سامنے کھڑا گہری نظر  
 سے اسے دیکھ رہا تھا اسکے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی،،، وہ چلتا اسکے بہت قریب آیا،، زرش نے آنکھیں  
 کھولیں تو وہ اسکے بہت قریب تھا وہ جان کر اس پر جھکا وہ ڈر کے مارے آنکھیں میچ گئی،، الفاظ نکلنے سے انکاری  
 تھی،، وہ یہ دکھ کر دانتوں تلے لب دبا گیا،، اور اسکے ماتھے پر لمس چھوڑا اور دونوں گالوں پر وہ دھک ہی تو گئی  
 ---

وہ پیچھے ہوا دلچسپی سے اسکا چہرہ دیکھا اور گہرا مسکرایا،، ڈونٹ وری میری جان میرا حق ہر آپکی اجازت کے بغیر  
 استعمال نہیں کروں گا اسکی اس بات پر وہ روح تک سرشار ہوئی۔۔۔

چلیں گھر وہ بامشکل بول پائی۔۔۔

دل تو نہیں کر رہا وہ محض سوچ سکا چلیے میری جان اسکو تھامے باہر کے کر آیا لا کر گاڑی میں بٹھایا اور اسکے گھر کی طرف نکلا،، وہ تھکن سے چوڑ گاڑی میں سوچکی تھی،، سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا زندگی پہلے سے زیادہ حسین لگنے لگ گئی تھی لگتا تھا سب پالیاسب۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسکے گھر کے باہر اتر اور اسکی طرف آیا آکر اسے ہلایا پروہ شاید گہری نیند میں تھی،، سعیر نے اسے قیمتی متاع کی طرح باہوں میں بھر اور اندر لے کر آیا وہ لوگ شاید ابھی تک گھر نا آئے تھے کیونکہ دروازہ ملازمہ نے کھولا تھا،، لا کر آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا اس ڈریس میں تو یہ ان کمفر ٹیبل ہوگی،، مگر سعیر نے اسکا ڈوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اسکی جیولری اتار دی،، باقی وہ صبح اٹھ کر خود ہی چینج کر کے گئی وہ جو جان کر سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی جاگ تو اسی وقت گئی تھی جب اسنے بازوؤں میں بھرا تھا مگر شاید اسکی حرکت نوٹ کرنا چاہتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی پرورش شاہ صاحب اور سارہ نے کی ہے وہ کوئی بھی ایسی حرکت کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتا بے شک وہ اسکا محرم۔ کیونہیں ہے سعیر نے اسکے اوپر کمفر ٹر دیا اسکے ماتھے پر لب رکھے دونوں گالوں کو چوما آنکھوں پر لمس چھوڑا اور اسکے کان میں سرگوشی کی،، آئی لو یو سوچ،،

B with me always my love

Tc bye

یہ کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا پیچھے وہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی،،، وہ بھاگ کر کھڑکی میں آئی،،، سعیر کو کچھ محسوس ہوا اوپر دیکھا تو کوئی نہیں تھا البتہ ایک سفید آنچل دیکھائی دیا تو وہ مسکرا اٹھا،، میری معصوم پیاری سی جان،، ناٹی گرل،، جاگ رہی تھی مجھے بدھو بنا دیا کوئی بات نہیں اگر آپ مجھے ٹیسٹ کر رہی تھیں تو اس اوکے میری جان آپکی یہ ادا یہ طریقہ بھی سر آنکھوں پر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا،، پیچھے وہ سکوں سے مسکرائی اور ایک دم بولی لو وو مگر خودی بول کر خودی گڑ بڑا گئی اور فوراً چینیج کرنے چلی گئی وہ بچپن کا۔ دوست۔ وہ۔ اسکا بچپن کا۔ دشمن کب اسکے۔ لہے۔ اتنا۔ خاص اہم اور پیارا ہو گیا اسے پتہ ہی نا چلا

لاہور میں آج حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،،، لمس یونیورسٹی نے بچوں کا ٹرپ پلین کیا تھا جس میں انہیں دن گزر 5 پورے ایک دن کے لیے ایو بیٹا پ ہیلز اور مری لے کر جانے والے تھے،،، ایہا کے حادثے کو چکے تھے،،، سارہ بیگم پہلے سے زیادہ محتاط ہو گئی تھیں،،، شاہ صاحب کو تو ان دونوں ماں بیٹی نے بھنک بھی نا لگنے دی جانتے تھے پتہ لگنے پر ان دونوں کی شدید شامت آئے گی کبھی چھپانے میں ہی بہتری تھی،،، دو دن پہلے ٹرپ اناؤنس کر دیا گیا،،، احان نے تو اسی وقت اپنے ڈیوز جمع کروا دیے مگر اب ڈر تھا کہ ماں مانے گی کہ نہیں پر ہمیشہ کی طرح ڈیڈ کی سپورٹ پر مان ہی جائیں گی یہ اچھا طریقہ تھا ڈیڈ سے کہہ کر اماں کو منوانے کا،،، چھوٹی ہوئی سب اپنے اپنے گھروں کو نکلے ایہا اپنے ڈرائیور کے ساتھ گھر کو گئی اور وہ شہزادہ اپنے گھر کو۔۔۔

ایہا گھر آئی سامنے سارہ کچن میں کام۔ کر رہی تھیں وہ پیاری چلتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔



السلام علیکم ماما سارہ کو۔ پیچھے سے اپنے حصار میں لے کے بولی۔۔۔

وہا علیکم السلام میرا پیارا بے بی کیسا ہے۔۔۔؟؟

میں ٹھیک ہوں ماما آپ کیسی ہیں؟؟؟

الحمد للہ۔۔۔۔۔ سارہ نے ایہا کاما تھا چوما۔۔۔

ماما مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

جی بیٹا بولو۔۔۔

ماما ادھر نہیں نا اندر چلیں ڈیڈی کے پاس وہ انکو کھینچتی باہر لائی۔۔۔

اوہو ایہا بیٹا کیا کر رہی ہو کیا کہنا ہے ایسے ہی کہہ دو بیٹا۔۔۔

نہیں نا آپ میرے ساتھ چلیں وہ باضد ہوئی۔۔۔

اچھا چلو سارہ اسکا ہاتھ تھامتی اوپر آئی سامنے شاہ صاحب اپنی پرنسز کو دیکھ کر مسکرائے اور اپنے بازو پھیلانے۔۔۔

وہ بھاگتی اپنے ڈیڈی کی آغوش میں چھپی،،، شاہ صاحب نے اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

ڈیڈی اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔

جی بیٹا۔۔۔

ماما آپ بھی یہاں بیٹھیں شاہ صاحب اپنے کمرے میں صوفہ چئیر پر بیٹھے تھے ایہاں نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھایا

ہاں جی بولے کیا حکم ہیں آپ کے سارہ نے اسکے منہ پر اتے بالوں کو کان کے پیچھے سکیرتے پوچھا۔۔۔

ماما ڈیڈی آپ لوگ میرے پیارے اچھے ماما ڈیڈی ہیں نامیری ہر بات مانتے ہیں میری ہر دوش پوری کرتے ہیں  
میرے سے کتنا زیادہ لووو کرتے۔۔۔

کیا بات ہے میری پرسنز کیا چاہیے اب آپکو یہ اتنا مکھن کیوں لگایا جا رہا ہے شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔۔

وہ ڈیڈی ماما میری یونیورسٹی نے کل کے لیے ٹرپ پلین کیا اسلام آباد کا مجھے جانا ہے سو پلینرز زرز زرز میری سب  
فرینڈز جا رہی ہیں ابہانے معصوم سے انداز میں ریکوسٹ کی۔۔۔

بیٹا کتنے دن کے لیے شاہ صاحب نے براچکائے۔۔۔

بجے کے قریب۔۔۔ 10 ڈیڈی کل صبح نکلنا ہے اور اگلے دن رات یعنی پرسوں رات گھر پہنچے گے

اتنی دیر شاہ صاحب نے آرام سے بولا اور اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

ڈیڈی سب جا رہے ہیں ناپلینرز زرز زرز پلینرز زمان جائیں اس نے ریکوسٹ کر کے ماں کی جانب دیکھا، سارہ نے شاہ  
صاحب کی جانب اشارہ کر دیا وہ رونی شکل بنائے بیٹھ گئی۔۔۔

سنیں سارہ نے شاہ صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔

ہمم، وہ مصروف سے انداز میں بولے۔۔۔

جانے دیں ٹیچرز یونیورسٹی مینیجمنٹ ساتھ ہوگی اتنی بڑی یونی ہے سیکورٹی بھی ہوگی مان جائیں ڈرتے ڈرتے  
سارہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

شاہ جی نے پہلے سارہ کو دیکھا اور پھر اپنی بیٹی جو منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

کب جانا ہے۔۔۔؟؟؟

کل صبح منہ پھلائے کی جواب دیا گیا۔۔

ہمممم سوچ کے بتادوں گا انہوں نے سریس سے کہا تو ابہا ناراض ہوتی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب پیچھے سے شاہ صاحب نے آواز دی کل ڈیوڑے دوں گا بریک فاسٹ پر جمع کر دیے گا فون کی طرف دیکھتے مصروف سے بولے مگر پوری حساسیت اپنی بیٹی کی جانب تھی۔۔۔

کیا اااااااااا وہ خوش ہی تو ہوگی سچی ڈیڈی وہ چلتی انکے قریب آئی۔۔۔

مچی وہ بھی مسکرا کر بولے۔۔۔

ڈیڈی دوائے آئی لوووو یووو ابہا شاہ صاحب کے گلے میں جھوم کر انکا گال چوم گی۔۔۔

باہا باہا آئی لوو یوٹو میری گڑیا انہوں نے بھی اسکا گال چوما۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں پانی فرینڈز کو بتا کر آتی ہوں اوکے نایو آرد ابیسٹ وہ دوبارہ اپنے ڈیڈی کا گال چومتی گی۔۔۔

پاگل لڑکی سارہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا تو شاہ صاحب ہنسے۔۔۔

بلکل تم پر گئی ہے یہ کہہ کر وہ خود بھی ہنس دیے۔۔۔۔

کیا مطلب سارہ انکے سر پر پہنچی کیا کہنا چاہ رہے ہیں میں پاگل دیکھائی دیتی ہوں اچکو۔۔۔۔

سالہ عمر کا تجربہ ہے جیبتایا۔۔۔۔ 18 بلکل یہ تو میرا

ہو۔ ہائے آپ کو تو موقع چاہیے میری بیستی کرنے اللہ پوچھے اچکو شاہ صاحب خدا سے ڈریں۔۔۔۔

سال کی عمر سے یہی سکھا رہی ہو تم مجھے کچھ نیا۔ سیکھاؤ۔۔ 18 کچھ نیا بولو بیگم

شاہ جی میں نہیں بولتی آپ سے جائیں وہ منہ پھولا کر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا کریں بیگم ابھی دو منٹ بعد اچکو کچھ یاد آجانا پھر اپنے کہنا آچکو پتہ اور پھر آچکو یاد بھی نہیں رہنا کونسی

نارا ضگی کہاں کہ ناراضگی۔۔۔۔

شاہ صاحب آپ باز نہیں آتے نا آچکو پتہ میں ناراض رہ نہیں سکتی۔۔۔۔

بلکل بیگم مجھے معلوم ہے انہوں نے تعابدادی سے سر ہلایا تو وہ انکے کندھے پر ایک دھپ رسید کرتی انکے سینے سے سر ٹکا گئیں شاہ صاحب نے انکے گرد مضبوط حصار قائم کیا۔۔۔



وہی احان یونیورسٹی سے گھر آیا سامنے ہی احد صاحب آمنہ کو تنگ کر رہے تھے جو ہاتھ سے کبھی بازو پر گد گدی کرتے تو کبھی کمر پر آمنہ نے تنگ آکر انکا ہاتھ پکڑا اس پر ایک لگائی اور انکی اپنی گود میں رکھ دیا وہ منہ بنا کر بیٹھ گئے کام۔ ہی کیا تھا اور کبھی انکا شہزادہ اندر آیا یہ حرکت دیکھ کر ڈمپل کے درشن کروائے اور گلہ کھنکار کر آگے بھرا۔۔۔

السلام علیکم ماما وہ آکر اپنی ماما کے گلے سے لگا جان کے جسٹ اپنے باپ کو اور تپانے کے لیے۔۔۔

والسلام علیکم السلام میرا بچہ آگئے آمنہ نے اسکا گال چوماسا منہ بیٹھے شخص کو آگ لگ گئی کھسک کے قریب آئے

---

واٹ دور ہٹوا حد صاحب نے احان کو گھورا۔۔۔

یس ماما آگیا وہ بھی احان تھا ماں کا منہ چوم گیا۔۔۔

احان یہ کیا طریقہ ہے حد صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

ماں ہے میری مسٹر قریشی ٹھنڈر کھیں جی ایف نہیں ہے۔۔۔

جی ماں ہے ماں کی طرح ہی ٹریٹ کرو وہ گھور کے بولے۔۔۔

کمون ڈیڈ بی کول وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ انکے گالوں پر لگاتا بولا۔۔۔

اہو بد ہو پیچھے ہٹو۔۔۔

اچھانا آپ دونوں میری بات سنیں کل میں جا رہا ہوں۔۔۔



کدھر آمنہ فوراً بولیں۔۔۔

مری اسلام آباد۔۔۔ بے نیازی سے جواب دیا گیا۔۔۔

واٹ پر کیا کرنے کو م ہیں وہاں۔۔۔ احد صاحب نے اسکے نئے شوشے پر اسے حیرت سے دیکھا۔۔

ہا ہا ہا کوئی نہیں ہے ٹرپ جا رہا ہے پیارے۔ والدین گرامی اسی کے ساتھ دو دن کے لیے۔۔۔

ہیں کیا پہلے گھر میں کم سناٹا ہوتا احان جواب تم بھی جا رہے ہو کوئی نہیں جا رہے چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔ آمنہ بیگم نے اسے روکنا چاہا۔۔

ہیں ہیں یہ کیا بات ہوئی ڈیڈ بولتے کیوں نہیں اچھا ہے نا آپکو اور ڈیڈ کو اکیلے میں وقت ملے گا پلیز زرزرزز جانے دیں۔۔۔

شٹ اپ احان کہانا تو تو بیٹھ جاؤ دوبارہ بحس مت کرنا۔۔۔ آمنہ نے اسے گھور کر وارن کیا۔۔

احان نے اپنے ابا کی طرف دیکھا بیچاری سے شکل بما کر تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر تسلی دی۔۔۔

امم احان جاؤ چلے جانا تیاری کر لو ڈیوز دے دیے۔۔۔ احد صاحب نے جیب سے پیسے نکالتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں وہ تو اسی وقت کیونکہ مجھے پتہ تھا اماں مان جائیں گی وہ آنکھ ونک کر تابولا تو قریشی صاحب نے ہونٹ دبا کے اپنی بیوی کو دیکھا جو اب غصے سے لال ہو چکی تھیں۔۔

میری بات کی تو اہمیت ہی نہیں اس گھر میں جانے کون ہوں میں حد ہو گئی جاؤ بھی کرو اپنی مرضی جہاں جانا جاؤ مجھے منہ لگانے کی ضرورت نہیں تمہیں احان وہ کہتیں پیڑ پٹختی وہاں سے گئیں۔۔۔

پچھے احان نے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔

قریشی صاحب نے اسے دیکھا موادہ گیا بگڑ کر احان بیٹا کمرے میں سپیس بنالینا آج رات تمہارے ساتھ ہی گزارنی پڑے گی مجھے قریشی صاحب نے بیچاری سے شکل بنا کر کہا تو وہ زور سے ہنس دیا پچھے سے ایک زور دار جوتی احان کی کمر پر رسید ہوئی تو وہ کراہ اٹھا اور قریشی صاحب ہنس دیے۔۔۔



لندن:

زرش کافی دنوں سے یونی نہیں آرہی تھی نکاح کے بعد آج انکے نکاح کو چوتھا دن ہو چلا تھا مگر اس ظالم۔ کرکی کے چہرے کا طواف کرنے کو ناملا سعیر سخت جھنجھلایا اسے بولتا وہ کہتی آؤں گی یونی تو دیکھ لیے گا مگر وہ ظالم آج بھی نا آئی پورا دن گزرنے کے بعراب بس ہو چلی تھی، کتنا انتظار کرتا کتنی ظالم تھی جو اسے تڑپائے جا رہی تھی اب بھی رات ہو رہی تھی سعیر نے اسے کال کی جو تیسری بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

السلام علیکم،،، جھوم کے بولنے کی آواز آگے سے سنائی دی تو جھلی پر تیل پڑا۔۔۔

واعلیکم السلام ناٹ فیئر مسز سعیر شاہ مصنوعی غصے اور ناراضگی والی آواز میں سعیر نے شکوہ کیا تو وہ کھکھلائی۔۔۔

کیوں ہنس رہی ہو سعیر نے سامنے پڑی اسکی پکچر کو گھورا جو جانے کب اس نے فریم کروائی تھی جس میں وہ اپنے قاتل ڈمپل کے زور و شور سے درشن کروا رہی تھی۔۔۔

آپ رونی شکل بنا کر بات کریں گے تو ہنسی آئے گی دوبارہ اسکی کھکھلاہٹ کی آواز آئی تو وہ آنکھیں موند گیا

---

جتنا تنگ کرنا کر لیں مسز سعیر شاہ آخر میرے ہتھے چھڑنا ہے نا۔۔۔۔

کیا مطلب اس بار وہ گڑ بڑائی تو وہ قہقہہ لگا کے ہنس دیا۔۔۔

سعیر ویڑی بیڈوہ ناراض ہوئی۔۔۔

او او او کے سوری کیا کر رہی تھی سعیر کی جان۔۔۔

کچھ بھی نہیں وہ صوفے پر بیٹھتی پاؤں ٹیبل پر رکھتی ایک ادا سے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتی بولی۔۔۔

یونی کیوں نہیں آرہی اب کی بار وہ سر لیس ہوا۔۔۔

میرا دل نہیں کر رہا تھا بے نیازی اور نکھرے سے جواب دیا گیا۔۔۔

زرش کیا مطلب تم اپنے دل کے لیے میرے اس دل اور آنکھوں کو تڑپا رہی ہو جو تمہیں دیکھنے کو ترس رہی ہیں ہاں۔۔۔۔

نننن،،،، نہیں تو وہ معصوم بنی۔۔۔۔

ویری بیڈ کسی کو تڑپانا اچھا بات نہیں ہے نا۔۔۔۔

اوووو اچھا جی۔۔۔۔

جی کل آؤگی تم۔۔۔۔؟؟؟

سوچوں گی۔۔۔

زرش نہیں آؤگی تو میں اٹھا کے لاؤں گا اور یونیورسٹی نہیں اپنے گھر ہونٹ دبا کے اسکے ہاتھوں پاؤں سب کے طوطے اڑا دیے۔۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے سیر میں آؤں گی کل۔۔۔۔

سر یسلی مائی لو سچی وہ ہونٹ دبا کے بولا۔۔۔

جی مچی۔۔۔۔

او کے سو جسٹ سے تھری میجیکل ورڈز ٹومی سیر نے شرارت سے دوبارہ اسے چھیرا۔۔۔

کون سے وہ معصوم بنی۔۔۔۔

کمون لوووو جسٹ سے یولومی۔۔۔۔

ہاں جی سیر آئی نو یولومی او کے بائے۔۔۔۔

زرش جسٹ سے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا دھمکی دے رہے ہیں کیا۔۔۔

ہاں نہیں بولو گی تم۔۔۔؟؟؟

نہیں کیا کریں گے۔۔۔؟؟

سوچ نہیں سکتی کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

ڈرتی نہیں مسٹر سعیر شاہ آپ سے۔۔۔

اوکے جسٹ ویٹ اینڈ وائچ وہ کہتا فون کاٹ گیا پیچھے وہ ارے ارے کرتی رہ گئی،، یا اللہ کیا کریں گے یہ،، یہ سوچ کر وہ سر جھٹکتی واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔

ادھر وہ دو منٹ میں تیار ہو کر باہر نکلا اور چھپکے سے اس کے گھر کی بیک سائیڈ پر آیا جہاں زرش کے کمرے کھڑکی تھی سعیر نے کھڑکی کو کھولنے کی کوشش کی جو باسانی کھل گئی، وہ گہرا مسکرایا اور ویسٹس کھڑکی پھلانگ کر اندر آ کر آرام سے بیڈ پر براجمان ہو گیا۔۔۔

وہ اپنے سادہ سے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس باہر آئی چاندی کی طرح دکتے بازو کمرے پر جھولتے لمبے گھنے براؤن بال وہ مزے سے باہر آئی وہ جو بیڈ پر براجمان تھا فوراً کمفرٹ میں سیدھا ہو کر لیٹ گیا زرش کی بھی اس تک نظر نا گئی، ڈریسنگ پر آ کر اپنے بال سلجھائے ابھی وہ بال سلجھا رہی تھی کہ اپنے پیچھے اس شاندار مرد کا عکس نظر آیا ابھی وہ پیچھے مڑتی اس سے پہلے پیٹ کے گرد لپیٹتا ہاتھ اور کندھے پر رکھی گئی تھوڑی نے اسکی آنکھیں مزید پھیلائیں۔۔۔۔

سعیر آپ یہاں اس وقت وہ پریشان ہوئی۔۔۔

سعیر نے گرفت مزید بڑھائی یس مائی لوو میں یہاں کیوں نہیں آسکتا۔۔۔

سعیر آپ یہاں اس وقت کیا کر رہے ہیں پلیز زرش گھر جائیں کوئی آجائے گا۔۔۔



آجائے میں کونسا کسی اور کے گھر ہوں اپنی شرعی بیوی کے پاس ہوں اور کونسا کچھ غلط ہے وہ اسکے بالوں پر لب رکھتا بولا۔۔۔۔

زرش چھنپی آپ پلیززز۔ جائیں نا یہاں سے کوئی اجائے گا، پلیززز گووووہ روہانسی ہوئی۔۔۔

او کے چلا جاؤں گا پہلے مجھے وہ تین میجیکل ورڈز بولو پھر۔۔۔۔

میں تین کیوں چار بول دیتی ہوں سعیر وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کے بولی۔۔۔۔

ہاں اور وہ کیسے بول کے دیکھا و سعیر نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔۔۔۔

ہاؤ کیوٹ یو آریہ بول کے وہ لب دبا گئی، سعیر نے خفاسی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

نہیں بولنا تم نے او کے فائن مجھے تم سے بات بھی نہیں کرنی وہ رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ہو و و و اب کیا مجھے نہیں،،، مجھے شرم آتی ہے سعیر وہ روہا نسی ہوئی مگر مقابل سے جواب نادر اب وہ سچ میں رو  
دینے کو تھی۔۔۔

آپ ناراض ہو گئے سعیر۔۔۔۔

۔۔۔۔ سعیر کی طرف سے جواب ناپا کر اب وہ رو دینے کو کوئی جی بھی ہمت کر کے بولی۔۔۔

سعیر۔۔۔۔

وہ

آئی۔۔۔۔

آئی لو و و و۔۔۔۔۔ آئی لو یو وہ آنکھیں بند کر کے بول گئی اور بول کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔

سعیر گہرا مسکرایا مگر کچھ بولا نہیں لیکن جب پیچھے سے کوئی حرکت نامحسوس ہوئی نا کوئی آواز آئی تو پیچھے مڑا وہ پری پیکر ہاتھوں میں چہرہ اچھپائے کھڑی تھی وہ مسکراتا اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا زرش نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں مگر وہ سامنے نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں یہ کہاں گئے ابھی تو یہی تھے وہ دو قدم آگے بھری مگر سعیر نے اسے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں کیا۔۔۔

میں کہیں نہیں گیا میری جان،، آئی لو یو ٹو سعیر کی جان سعیر نے اسکے کندھے پر لب رکھے وہ دہک سی گئی خود کو اس کی گرفت سے نکالنا چاہا مگر وہ اپنی پکڑ مضبوط کر گیا۔۔۔

سس،، سعیر لعل،، لیومی الفاظ جیسے نکلنے سے انکاری تھے،، دل کی دھڑکنوں میں انتشار پیدا ہو رہا تھا،، اسکی خوشبو حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

وائی مائی لو دو اب کی بار لبوں نے گردن پر گردش شروع کی وہ جھینپ گی،،،، سمجھ سے سب باہر تھا،، اپنا محرم تھا،، جس کا اس پر حق تھا،،،، محبت تھی،، پسند تھی،، چاہت تھی،، پہلی محبت،، پہلی چاہت،،،، اور وہ بھی محرم کے روپ میں۔ کسی نے بالکل درست کہا تھا۔۔۔



اس کے پاس آئی سعیر کا بازو پکڑا چلیں جائیں،، وہ۔ اسے اٹھاتی سعیر نے جھٹکے سے اسے اپنی گود میں بٹھایا،، اور  
اسکی کمر کے گرد بازو لپیٹے۔۔۔

کہاں جاؤں میں ڈیروائفنی۔۔۔۔۔؟؟؟

گھر۔۔۔

اور وہ کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ اپنی وائف کے پاس رہو شنی نیڈ زیو۔۔۔۔۔

نہیں نا سعیر۔ پلیز۔ چلے جائیں بھائی آجائیں گے۔۔ زرش نے اسے کندھے سے پکڑ کر پیچھے ہٹانا چاہا۔۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اسے اپنے قریب کرتا اسکے بالوں میں منہ دیا۔۔۔

یونواٹ تم میرا دنیا جہاں کا سکون میری دنیا،، میری سانس لینے کی وجہ بنتی جا رہی ہو زرش،، پتہ۔ نہیں کیوں  
میں وہ جو کسی لڑکی کی جانب دیکھتا نہیں تھا،، آج تمہارے پیچھے پاگل ہوں تمہارے لیے پاگل ہوں،،  
بے تہاشا عشق کی انتہا تک محبت کرتا ہوں تم سے میں،، سن رہی ہوں نا۔۔۔۔۔

زرش نے اسکی گردن میں منہ دیا کچھ نمی سعیر کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تو اسے تڑپ کر خود سے الگ کیا۔۔۔

زرش موائی آریو کرانگ م،، ہاتھوں میں اسکا چہرہ کے کر پیار سے پوچھا۔۔۔

سعیر تھینکیو سوچ آئی ہوپ میں بھی آپکو اسی طرح اتنی ہی محبت دے سکوں وہ بھر آئی آواز میں دوبارہ اسکی گردن میں منہ دیے بولی۔۔۔

مجھے یقین ہے میری جان تم کر دیکھاؤ گی سعیر نے اسے اپنے آپ میں بھینچا۔۔۔

اچھا ابھی آپ جائیں ناپلیز زدیکھیں عالیان کوئی بھیجا جائے گئیں نا۔۔ اب کی بار وہ روہانسی ہوئی بولی تو وہ مسکرایا

اچھا اچھا روئیں مت میں نا۔ رہا ہوں اپنا ڈھیڑ سار اخیال رکھنا کل ملاقات ہوتی ہے وہ اسکا ماتھا چومتا مڑا اور کھڑکی سے غائب ہو گیا۔۔

منت میں تیار ہوا،، رائل بلیو شرٹ کے نیچے جینز کی 20 صبح کے چھ بجے جاکنگ کر کے شایان واپس آیا آ کر پینٹ پہنے انتہائی ڈیشنگ لگ رہا تھا،، وہ اپنا کوٹ پکڑ کر نیچے آیا آج آفس میں امپورٹنٹ میٹنگ تھی جی ناشتہ کیے بغیر آفس چلا گیا آ کر سیدھا میٹنگ اٹینڈ کی عرشہ تمام انتظامات دیکھ چکی تھی ہر چیز ٹیبل پر موجود تھی ایان بھی آچکا تھا،، برہانز کے ساتھ انہوں نے کوئی پروجیکٹ سائن کرنا تھا پر ابھی تک اس کمپنی کا مالک نہیں پہنچا تھا منٹ اوپر ہو چکے تھے،، شایان نے ایان کو دیکھا برواچکائے،، غصے کی شدت شکل سے پتہ چل رہی تھی 10،، اتنی ہی دیر میں وہ آفس میں داخل ہوئے شایان جو سامنے سیٹ پر ایان کے ساتھ بیٹھا تھا، ایان کو دیکھا پھر عرشہ کو،، مس عرشہ میٹنگ نہیں ہوگی اور یہ پروجیکٹ بھی ہم سائن نہیں کریں گے گاٹ اٹ،، ایان نے اس پاگل سر پھرے آدمی کو دیکھا۔۔۔

آر یو میڈ پاگل ہو کیا بکے جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟

کیوں کچھ غلط نہیں ہے ایان جن کو وقت کی قدر نہیں وہ کیا خاک بزنس کریں گے،، یہ میٹنگ نہیں ہوگی تم نے کرنی ہے تو کر لو میں نہیں وہ کہہ کر یہ جاوہ جا۔۔۔

پیچھے آیان نے ماتھا پیٹا یا اللہ، سوری مسٹر برہان آپ کسی اور کمپنی کو اپنا پروجیکٹ دیکھا دیں تھینکس وہ کہتا اپنے سٹائل سے چلتا آپ ے روم میں آگیا، پیچھے مسٹر برہان سر سر کرتے رہ گئے مگر سر جا چکے تھے۔۔۔

شایان کچھ دیر آفس واپس آیا اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے ابھی وہ اندر آیا ہی تھا سامنے عرشہ جو پوری رات میٹنگ کہ تیاری کی وجہ سے سوئی نہیں تھی،، شدید نیند آرہی تھی جسکی وجہ سے آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں اسنے سوچا کافی پی جائے جبھی کافی لے کر اپنے روم میں جا رہی تھی کہ اچانک ایک زوردار ٹکڑا سامنے سے آتے شایان سی ہوئی جس کے ڈریس پر کافی گر گئی شایان کا دماغ اور گھوم گیا

مس عرشہ آریو بلا سنڈ دیکھ کر نہیں چلا جاتا کیا آپ سے سارے کپڑے برباد کر دیے میرے اہہ۔۔۔۔

سو سوری سر میں نے جان کے نہیں کیا عرشہ ڈر گئی۔۔۔۔

اوو پلیز زواٹ سوری،، یہاں آپ کام کرنے آتی ہیں یا انجوائمنٹ کے لیے۔۔۔۔

سر مجھے نیند آرہی تھی اسی لیے کافی بنا کی ائم۔ سوری عرشہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔



پلیزز مجھے کام۔ کے دوران یہ چوچلے اور یہ چوچلے کرنے والے زہر لگتے ہیں گاٹ اٹ آئندہ خیال رکھیے گا  
سمجھیں نیند پوری کر کے آیا کریں اب جائیے۔۔۔۔

عرشہ فور اوہاں سے نکلی مگر یہ بولنا نا بھولی جن کو ہم۔ زہر لگتے ہیں وہ ہمیں کھا کے مر جائیں۔ ہوں وہ پیڑ پختی  
وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

پچھے شایان کا منہ کھلا رہ گیا،، پٹاخہ وہ بڑبڑایا اور پتہ نہیں کیوں غصے میں بھی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

صبح ہوئی زرش اور عالیان یونی کے لیے نکلے وہیں سعیر بھی تیار ہو کر یونیورسٹی پہنچا،،، عالیان اندر داخل ہوا  
سامنے ہی مشا کھڑی تھی اور ایک لڑکی،،، مشا کے فیانسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جو ہنس کے  
دوسری لڑکی سے بات کر رہا تھا، مشا کو یہ حرکت پسند نا گوار گزری وہ اپنے ڈیڈ سے ڈسکس کر چکی تھی اس کی  
حرکتیں لیٹ نائٹ گھر آنا،، کلرز پارٹیز،، لڑکیوں سے باتیں اسے نا گوار گزرتی،، اس کے ڈیڈ نے بولا وہ صبر سے  
کام کے اگر پھر بھی ٹھیک نہیں ہو گا تو وہ اس سے زبردستی نہیں کریں گے جو اس کا فیصلہ ہو گا وہ اس میں راضی  
ہونگے اب۔ بھی اس کے اس فیل سے وہ بے حد جھنجھلا رہی تھی مگر ضبط کیے کھڑی رہی۔۔۔۔

عالیان کو یہ بات گوارہ ناگزری جبھی انکے قریب آیا۔۔۔

ہیے۔۔۔۔

یس فصی پیچھے مڑا،،، آؤ آج بڑے بڑے لوگ یہاں۔۔۔

ہاہاہا وہ طنزیہ ہنسا بڑے لوگ واٹ ایور۔۔۔

ہیے ڈئیر وہ اس فصی کو انگنور کر کے مشا کے جانب بڑھا۔۔۔

جی مشا نے ابھی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے کین آئی۔۔۔

مجھ سے۔۔۔۔

جی بلکل آپ سے۔۔۔

سائینڈ پر ایسے وہ خود سائینڈ پر گیا،، فصی نے ابھی نظروں سے دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑا،۔۔۔

کیوں کیا بات کرنی ہے یہی کرو سائینڈ پر جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

ہاتھ چھوڑ اسکا عالیان اونچا غرایا وہ کانپ ہی تو گیا مشا بھی اپنی جگہ سے اچھلی۔۔۔

کیوں چھوڑوں وہ ڈھیٹ بنا کھڑا رہا۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑ ورنہ عالیان نے کڑے تیور لیے اسے دھمکایا۔۔۔

اس ڈر پھوک نے ہاتھ چھوڑ دیا جاؤ سنو اسکی بات تمھاری دوست کا بھائی ہے جیھی بھیج رہا ہوں،،، مشانے  
آنکھیں پھیلانے اپنے فیانسی کو دیکھا جو ڈر پھوک ڈر چکا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا اور عالیان طنزیہ ساہنس دیا

۔۔۔

وہ چلتی اسکے قریب آئی جی بولیں۔۔۔

میری بات دیہان سے سننا مس مشاکا مران،، تمہارے آس پاس مجھے کوئی لڑکا کوئی چیز پسند نہیں نو میٹر وہ تمہارا کیا لگتا ہے،، آئیندہ مجھے کسی لڑکے سے بات کرتی مت دیکھو ورنہ انجام کی زمرہ دار خود ہوگی تم سمجھی غصے سے کہتا وہ اس کو الجھن میں ڈال گیا۔۔۔

یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں وہ فیانسی ہے میرا اور اپ کون ہوتے ہیں کس حق سے یہ بات کر رہے ہیں۔۔۔

شٹ اپ مس مشا آئی ڈونٹ کیئر منکوحہ بھی ہوتی اسکی تو بھی فرق نا پڑتا کیونکہ تم صرف یہ عالیان،، عالیان احد قریشی کو بلکل اسکے نام کی طرح سنا تم نے اور یہ عالیان صرف اس خوبصورت لڑکی مشاکا صرف مشاکا،، اور کس حق سے یہ بات بول رہا ہوں جلد پتہ لگ جائے گا،، بی کیئر فل،، وہ اسکا گال تھتھپاتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پاگل ہو گیا شاید پاگل الو کا پٹھا،، عجیب زرش کو بتاؤں گی دوبارہ کچھ کہا اس نے مجھے تو سر پھرا،، وہ اس پر دو حرف بھیجتی گئی۔۔۔

اور وہ اسکے لقب سننا لب دباتا آرام سے آکر کلاس میں بیٹھ گیا۔۔۔

-----

سعیر اپنی دھن میں چلتا کلاس میں ایسا منے وہ پری پیکر اپنے کام میں۔ مصروف تھی جانی پہچانی خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو سر اٹھا کر دیکھا سامنے وہ خوبرو شخص کھڑا تھا سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ساتھ والی چئیر پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہیے مائی ٹیڈی تبیر۔۔۔۔

ہیے مائی پمپکن سعیر نے اسکا گال کھینچا۔۔۔

پمپکن واٹ میں تو بے بی پنک میں اور نج میں تھوڑی۔۔۔۔

ہاں تو ہو تو بلکل پمپکن نا اسکے گال پر اپنے ہاتھ کی پشت سے پیار کرتا بولا تو وہ کھکھلائی۔۔۔

مائی لوووو سعیر نے جھٹکے سے اسکا گال چوما تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

کیا ہوا سعیر نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

ٹھہر کی حرکتیں مت کریں وہ اسے ہنوز گھورتی بولی۔۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے سر کلاس میں اے وہ دونوں سریس ہو کر بیٹھ گئے، سعیر نے پورا لیکچر اسکا ہاتھ پکڑ کر اور ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد ڈال کر لیا وہ پوری کلاس میں اس طرح شدید گھبرا رہی تھی، ساتھ بیٹھا شخص اسکی گھبراہٹ سے باخوبی واقف تھا،،، وہ اسکو محسوس کر کے لب دبا گیا۔۔۔

ابھی وہ لیکچر لے رہی تھی جب سعیر نے اسکی کمر پر انگلی پھیری وہ اچھل ہی تو گئی۔۔۔

سعیر پلینرز نہیں کریں وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

اوکے سوری مائی لوو واسکے کان میں سرگوشی کرتا جھٹکے سے گال چوم گیا۔۔۔

وہ لیکچر سے بور ہوتی اسی طرح سو گئی۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھ کر ماتھا پیٹا،،، یاریہ لڑکی پڑھنے نہیں آتی بلکہ سونے آتی ہے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کے کروہ بیٹھ گیا۔۔۔

لیکچر اور ہو اتو سر باہر چلے گئے،، سعیر اسکی جانب مڑا گہری نظر سے ایک ایک نقش کو چھوا،،، اور اسکی گال پر انگلی پھیری پھر اپنی انگلی کو دیکھا،،، زرش کی آنکھ کھولی اسے دیکھا اور نور اٹھ کر بیٹھی،،، سعیر اپنی انگلی کو دیکھتا بولا،،، کونسی کریم لگائی ہے۔۔۔؟؟؟

کریم۔ نہیں ہے جناب لوشن ہے۔۔۔

اووہٹ کونسا۔۔۔۔

کتیر کتیر ہنی لوشن۔۔۔۔

کہاں کرتی ہو میری کتیر میری جان کتنا تڑپاتی۔۔ وہ۔ اپنی ہی دھن میں بولے گیا

سعیر ہٹیں،، اٹس کتیر ہنی لوشن۔۔۔۔

او اچھا جھی میں کہوں کیسے ہو گیا یہ پمپکن اتنا سوفٹ۔۔۔۔

ہوں میں شروع سے ہی سوفٹ ہوں۔۔۔۔

رہنے دی جیے میری جان۔۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔۔



ہاہا اوکے مان لیا سیر نے اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے،،، وہ اسکے کندھے سے سر ٹکا گئی،،، یہ لوگ بالکل نہیں جانتے تھے کہ آنے والادنوں میں انکے لیے کیا آزمائش اور کیا مشکلات آنے والی ہے کہ پھر انکی زندگی میں کیسے طوفانوں کا انہیں سامنا کرنا ہے۔۔۔

پاکستان:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،،، لمس یونیورسٹی میں معول سے زیادہ بھگ دور چلی ہوئی تھی،،، آج انکا ٹرپ جانا تھا اور سب سٹوڈنٹس وقت سے پہلے وہاں موجود تھے،،، افغان آفندی اور شبعان آفندی دونوں بھائی وہاں موجود تھے مگر انکے گروپ کی آن مان شان وہ جناب غائب تھے۔۔۔

یار کہاں رہ گیا وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں یہ بندہ۔۔۔؟؟؟ افغان نے چڑھ کر کہا۔۔۔

پتہ نہیں یار کہاں رہ گیا جانا بھی ہے کہ نہیں اس الونے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔۔۔

تب آئے گا جب یونیورسٹی کی بس نکل جائے گی۔۔۔۔۔ شبعان نے چڑھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہاں تو نکل جائے کونسا طوفان آئے گا خود چلے جائیں گے گاڑیوں کی کمی ہے یا ڈرائیورز مغرور سی آواز پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مغرور سا شہزادہ احان پیچھے پینٹ کی پاکٹز ہاتھ ڈال کر جب سے کھڑا انکی گوہر افشائیاں سن رہا تھا۔۔۔۔

اففف کہاں تھے تم۔۔۔؟؟؟ انجان نے اسے گھورا۔۔۔

کب سے کھڑا ہوں خود کی چغلیوں سے باز آؤ تو نانا ک سے مکھی اڑاتے بے نیازی سے بولا گیا تو سب نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہنا چاہتے ہوں اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

ان کو دیکھ کر وہ آدھالبا دانتوں میں دبا تا ان تک آیا،،،، رائل بلوہائی نیک کے نیچے جینز کی پینٹ اور ڈارک بلیو کوٹ پہنے اگے آیا اب کیا یہی رہنا یہ جانا نہیں ہے۔۔۔

ایسے سن ایک لڑکے نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

ہممممم،،،،، احان نے جواب دیا۔۔۔



آتی اس حسین سی لڑکی کی کھکھلاہٹ،،، اور برف پر اسکے قدموں کی چھاپ،،، اس پوری سڑک پر چلتی یہ بلیو کلر کی پری،،، جو کبھی جھک کر برف کو چھوتی تو کبھی پہاڑوں پر پڑی برف کی اوٹ کو پکڑ کر اپنے اوپر اچھالتی،،، کتنا حسین دلکش منظر تھا،، اور اسی قدموں کی چھاپ پر پاؤں رکھتے اسے فولو کرتا وہ شہزادہ جو اسکے پیچھے مخناطیس کی طرح کھینچا چلا آیا،،، اور اب اس کو برف سے کھیلتا دیکھ رہا تھا،،، وہاں وہ پری پیکر جب برف سے کھیل کر پیچھے مڑی تو اسکی جانب دھیان گیا تو وہ آنکھوں میں ڈھیر ساری شرارت اور چمک لے کر س کی جانب بڑھی،،، ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے باندھ رکھے تھے،، قدم قدم چلتی اسکے قریب آئی،، ادھر وہ اسے اپنے طرف آتے دیکھ گہرا مسکرایا،،، مگر برف کی ٹھنڈی پھوار نے ہوش اڑائے وہی احان اپنی ہوش کی دنیا میں واپس آیا جب افغان نے اپنے ٹھنڈے پانی سے دھلے ہاتھوں کے کچھ قطرے اسکے اوپر پھینکے۔۔۔۔

What the hell is this a fan..??

احان شدید جھنجھلا یا کتنا حسین اور خوبصورت خیال تھا اور اس افغان کے بچے نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا۔۔۔۔

کیا کہاں کھو گیا، دیہاں کہاں ہے تمہارا یہاں ہم۔ بات کر رہے اور تم کو نسی دنیا میں ہو اور وہ جس کے خیالوں میں ہو وہ تو کب کی جاچکی افغان نے چڑ کر بولا۔۔۔۔

ہاں کہاں گئی احان نے پریشانی سے پوچھا تو افغان نے ماتھا پیٹا۔۔۔۔

بس میں جانا نہیں ہے کیا لگتا تو نے نہیں جانا تو رہ اپنی خوابوں کی دنیا میں چلا یہ کہہ کر وہ بس کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔۔

اووورک قسم سے سو تھنوں والا کام کیا مینیجمنٹ نے اس وقت واٹ ایور وہ جھنجھلا کر بس کے قریب آیا، اور 10 جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا،، کچھ ہی دیر میں ان کی بس مری کے لیے روانہ ہوئی بس میں ہل چل سے تھی ہر منٹ بعد سامنے بیٹھی لڑکیوں کی زور سے ہنسنے کی آواز آتی لڑکے تو تنگ اچکے تھے جبھی انہیں چپ کروانے کے لیے گانا گانے لگے۔۔۔۔

...فیلنگ سے بھرا تیرا دل لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل

...اکیلا میرا تیری رانی کوئی نا

”تو ہے میرا جانے تو ہی منزل

ابھی افغان نے گانا گانا شروع کیا جب ایہا نے کان پر ہاتھ رکھے مہربانی فرمائیں بھائی صاحب کان پھٹ گئے اس

قدر بیستی پر سب لڑکیوں کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

جانے دیں بھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بولتا احان نے زور دار چٹکی کاٹی۔۔۔

باجی باجی جانے دیں باجی۔۔۔۔۔

ہیے واٹٹٹٹٹ باجی کیا کچھ بھی عجیب اس قدر پینڈولفظ پر ابہانے گندی شکل بنائی تو وہ ہونٹ دبا گیا۔۔۔۔۔

اچھا چلو مناسب گانے گاتے ہیں چلیں پھر سسٹر آپ ہی یہ والا گانا پورا کریں سنائیں آپ اور آپکی دوست

۔۔۔۔۔

ناہم نہیں گاتے۔۔۔۔۔

اور وہ کیوں گانا تو پڑے گا ورنہ ہم۔۔۔ سمجھیں گے لوزرز۔۔۔۔۔

ایکسیوزمی وئی آرناٹ لوزرز گاتے ہیں ہم ہمیں کیا ابہانے لٹھ مار انداز میں کہا اور گلا کھنکھارا۔۔۔۔۔

فیلنگ سے بھرا تیرا دل  
 لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل  
 اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا  
 ”تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل“

ایک چوڑ نظر اس بینڈ سم پر ڈالتی بولی جو اسی کو ہی دیکھ رہا تھا اور یہ ادا بھی بڑی بریک بنی سے نوٹ کی اور گہرا  
 مسکرایا۔۔۔

فیلنگ سے بھرا تیرا دل  
 لٹ کے لے گیا میرا تھوڑی والا تل  
 اکیلا میرا یار تیری رانی کوئی نا  
 تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل

دھڑکن میری تو ہی زندگانی ہے  
 روح میری تیری روح کی دیوانی ہے  
 ”ہو چہرہ تیرا میری نا نظر ہٹڈی جان لیوا تیری آنکھوں میں شیطانی ہے“

مسلسل ترچھی نظروں کی حصار میں سامنے بیٹھے بندے کو لیے ایک ایک لائن بولی جا رہی تھی جیسے ایک ایک لفظ اسی کو ڈیڈیکٹ کر رہی ہو اور ایسا ہی تھا وہ اسی کو تو ڈیڈیکٹ کر رہی تھی۔۔۔

دنیا تو میری تو ہی رب ہے  
بس ایک تیری جگہ سب سے الگ ہے  
میرا دین ایمان ہے تو  
”اس روح کا تو تو ہی رب ہے“

آنکھیں موندے سکون سے اسکے چہرے کو مخاطب کیے یہ شعر ادا کیا گیا کچھ آوارہ لٹوں نے چہرے پر گستاخیاں کی تو سامنے والا مہبوت سا ہی تورہ گیا،، ایک اس قدر خوبصورت آواز اوپر سے قیامت خیز حسن کی ملکہ،،، بندہ دیوانہ ناہو تو اور کیا۔۔۔

اشارے تیری کرتی نگاہ  
آئے پاس میرے چلتی ہوا  
سچا پیار مجھے تجھ سے ہوا



”میرے پیار کے تو تارے بھی گواہ

مسکرا کر اپنے سچے عشق کا اعتراف کیا ہو جیسے سکون سے۔۔۔۔

ملا تو مجھے سب گیا مل

فیلنگ سے بھرا تیرا دل

لٹ کے کے گیا میرا تھوڑی والا تل

اکیلا میرا یا تیری رانی کوئی نا

”تو ہے میرا راجا نے تو ہی منزل

اپنی گال کے نیچے ہاتھ رکھتے بولی اور آنکھیں دھیرے سے کھولیں۔۔۔۔

تجھ سے ہی صبح میری تو ہی شام ہے

ہونا مجھے تیرا اب سرعام ہے

تیرا نام لے کے دل کرتا دعا

تجھ سے ہی جڑا اب میرا نام ہے



ہاں کیوں نہیں افغان نے فور ابولا ہمارا راک سٹار گائے گا احان احد قریشی ہے نا۔۔۔

ناٹ ایٹ آل احان نے فور انا کی۔۔۔

اور وہ کیوں بھلا افغان نے گھورا۔۔۔

میری مرضی اس نے بھی گھورا۔۔۔

او کے فائن شعبان نے کچھ پرچیاں آگے بڑھائیں جو ابھی بنائیں تھی اس نے اس میں سے ایک اٹھاؤ جو لکھا ہو گا وہ کرنا ہو گا۔۔۔

او کے فائن بٹ اگر میری مرضی کا ہو تو ورنہ صاف صاف انکار سمجھے۔۔۔

او وچل اوئے اٹھاؤ افغان نے چڑ کر کہا،،، سامنے پری پیکر گہری نظر سے اس کی ایک۔ ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی۔۔۔



ایک لڑکی جو آپکو پہلی نظر میں پیاری لگی ہو اسکے لیے شعر۔۔۔۔

واٹنٹ یہ کیا بکو اس ہے۔۔۔؟؟؟ افغان جھنجھلایا۔۔۔

شٹ اپ سناؤ کوئی بھی کوئی کرش مٹیریل بننے کے قابل لگی ہو اسی کے لیے چل احان نے اسے ٹھنڈا کیا افغان  
سمجھ گیا اور اسے گھورا وہ لب دبا گیا۔۔۔

نظر میں حیا۔۔۔۔۔ سر پر ڈوپٹہ۔۔۔  
مشکل میں ڈال گئی ایک پیاری سی لڑکی۔۔۔

اوہووووووو محفل عروج پر تھی،،، اسی طرح شعر و شاعری گانوکا سلسلہ لگا رہا۔۔۔

شعبان رہ گیا تھا جبکہ پرچیاں ختم ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ ہاتھ جھاڑ کر ریلیکس ہو کر بیٹھا بھول گیا تھا،،، دوستوں کے بیچ کون بیچ پاتا۔۔۔

بیٹے کوئی شعر سنائے اپنی محبت کے نام یا کوئی گانا اگر یہ دونوں ناہوا تو تمہیں یہاں اٹ پٹانگ ڈانس کرنا پڑے گا

----

کیا بکواس ہے ختم ہو گئی پرچیاں میں کچھ نہیں کر رہا نکلو۔۔۔۔

اوو ہیلو سب نے کیا آپ بھی سنائیں شاباش ورنہ ڈانس۔۔۔۔

کیا مصیبت ہے یا ررررر بھی وہ بول رہا تھا جب اچانک نظر مناحل پڑی جو ان سب سے الگ کوئی بک پڑھنے میں مصروف تھی، اس ظالم لڑکی کو وہ کئی بار پرپوز کر چکا مگر وہ ڈھیٹ ہمیشہ سے اسے انور کر دیتی یا اسے ڈانٹ دیتی

----

انکار کی سی لزت اقرار میں کہاں غالب“

“پڑتا ہے شوق ان کی نہیں نہیں سے

اسی طرح تماشے کرتے ہنسی مزاق کرتے وہ لوگ مری کی وادیوں میں داخل ہوئے،، ارد گرد پہاڑ کبھی اونچائی تو کبھی اتنی ہی اترائی،، سفر بہت مزیدار گزرا،، کوئی بد تمیزی یا بد مزگی نہیں ہوئی،، ابھی تورات ہو جانے کو تھی،، ان سب نے مری کے مال روڈ پر ایک ہوٹل میں سٹے کیا،، ابھی سب سٹوڈنٹس کو آرام کرنے کا کہا گیا،، اور صبح انہیں جلدی اٹھ کر گھومنے جانا تھا۔۔۔۔

سب اپنے اپنے ہوٹل میں جانے لگے،، ایہا کافون جانے کہاں چلا گیا تھا جو وہ اتنی دیر سے بس میں ڈھونڈ رہی تھی،، احان کی نظریں وہی پر جمی ہوئی تھیں۔،، فون نیچے زمین پر اپنی حالت پر رو رہا تھا پروٹیکٹر شہید ہو چکا تھا،، اووشٹ یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ایہا نے سر پٹا اوپر سے ڈیڈی کہ اتنی مس کالز۔۔۔۔۔

اونو میں تو گئی۔۔۔۔۔

اور یہ پروٹیکٹر وہ اپنی دھن میں بولتی باہر آئی آکر کسی چٹانی اور خوشبو بھرے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

اوچ،، یہ بندہ ہے کہ لوہا سراٹھا کر دیکھا تو احان سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ اچھل کے دور ہوئی ان بیلنس ہو کر گرتی جب اچانک ایک مضبوط بازو نے اسے تھاما۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا کیوں گرتی پر رہی ہیں دھیان کہاں ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟

سس،، سوری،، وہ دوبارہ فور اسیدھی ہوئی۔۔۔

کوئی پریشانی قابل اطمینان سے پوچھا گیا۔۔۔

نہیں وہ یہ فون آگے کر کے اسکی حالت دیکھائی تو وہ مسکرایا۔۔۔

بس یہ ٹوٹ گیا کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں پروٹیکٹر ٹوٹا اور سیکرین اوپر بیٹ نہیں ہو رہی ڈیڈی کی مس کالز بہت ڈانٹ پڑے گی کیا کروں میں  
سرگوشی میں بلکل سلو آواز میں اپنی آواز کے سر بکھیرتی وہ اسے بے حد حسین لگی۔۔۔

اُس اوکے بیوٹیفل گرل جسٹ ٹیک اٹ احان نے اپنے آئی فون نکال کر اسے تھمایا۔۔۔

اس کا کیا کروں یہ تو آپکا میں کیسے رکھ لوں۔۔۔۔۔ ایہا نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔



احان نے اپنی سم نکالی اور اسکا فون اسکے ہاتھ سے لیا اس میں سے اسکی سم نکل کر اپنے فون میں ڈالی جبکہ اپنی سم اسکے ٹوٹے آئی فون میں،، نمبر سب سم میں سیو ہونے کی وجہ سے کوئی دشواری کا سامنے نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔

یہ رکھیں،، ریلیکس رہیں میری خیر ہے،، مگر آپ گرل ہیں آپ کے لیے مشکل ہو سکتی ہے آپ گھر کال کر لیں اور اپنے پاس رکھیں یہ صبح ٹھیک کروا کر میں اپ کو ہینڈ آ اور کر دوں گا میرا مجھے دے دیے گا ابھی آپ جائیں رات ہو رہی ہے۔۔۔۔

ابہانے پیار بھری نظر اس خوبصورت شاندار مرد پر ڈالی اور شکر یہ ادا کرتی وہاں سے گئی۔۔۔۔

رکیں،،،، احان کی آواز پر وہ ٹھٹک کر رکی۔۔۔

ایک اداسی پیچھے مڑی جی۔۔۔۔

کچھ نہیں خیال رکھیے گا دھیان سے جائیے گا مسکرا کر اسے کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اس نے دور تک اسے جاتا دیکھا اور مسکراتی سر جھٹکتی وہاں سے گئی۔۔۔

لندن:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا برف باری کا سلسلہ جاری تھا ہلکی ہلکی برف کی پھوار ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی،،، سڑکوں پر گرتی برف،،، درختوں کی پتوں اور شاخوں پر برف جیسے شبنم کے قطروں کی مانند چمک رہی تھی،،، آسمان پر چھائے بادل زرش کی آنکھ کھولی جو سعیر کے حصار میں سو گئی تھی رات پھر وہ اسے تنگ کرنے ٹپک پڑا تھا،،، انہیں تماشوں میں وہ اسکے گود میں سو گئی دو دن سے اسکی آغوش میں سکون ساملتا اور وہ دنیا جہاں کا سکون سمیٹے وہاں سو جاتی اور وہ ظالم صبح ہوتے ہی وہاں سے غائب ہو جاتا اور وہ سخت جھنجھلاتی اپنی ہی کیفیت سے،، اب بھی اٹھی تو جانا لمس بیک پر اور ماتھے پر محسوس ہوا اسنے ہاتھ بڑھا کر چھوا تو خود ہی شرم سے لال ٹماڑ ہو گئی اور کی سپیڈ پکڑی،،، یہ بندہ کیا اسکا عشق تھا،،، ہاں بلکل تھا کیا ہے وہ 400 دوبارہ اپنا منہ تکیے میں دے گئی،،، دل نے عشق ہی تو بنتا جا رہا ہے،،، عادت بنتا جا رہا ہے،،، کیا مجھے اسکی ایڈیکیشن ہو رہی ہے،،، ہاں زرش قریشی تم تمہیں اسکی ایڈیکیشن ہو رہی،،، تم ایڈیکٹ ہو رہی ہو،،، ہاں تمہیں ہر وقت وہ چاہیے اپنے آس پاس اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب دل کی صدا سن کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے فوراً اٹھ کر واشر و م بھاگ گئی،،، نہیں

جانتی تھی یہ ایڈیکشن بہت بھاری پڑے گی،،،، کئی امتحانات آئیں گے،،،، یہ قربت بہت بڑا ترپائے گی،،،، مرنے کے مقام پر ہوگی مگر قربت نصیب ناہوگی۔۔۔۔

عشق ہنسائے کبھی عشق رلائے“  
یہ عشق کیا چاہے کوئی تو سمجھائے  
ہائے  
کبھی عشق رلائے عشق ہنسائے  
”یہ عشق کیا چاہے کوئی تو سمجھائے

وہ کچھ ہی دیر میں تیار ہوتی باہر آئی،، پیرٹ کلر کی گھٹنوں سے اوپر تک آتی فراک نیچے جینز کی پینٹ جس کو ٹخنوں سے فولڈ کیا گیا تھا گلے میں وائٹ مفلر لیے،، اوپر وائٹ بیلٹ پہنی اور بالوں کو ڈھیلی پونی میں مقید کیے وہ نیچے آئی جہاں عالیان اور شایان کسی کام۔ میں مصروف تھے،، زرش نے اپنا سلاکس اٹھایا چلیں یان۔۔۔۔

ہممم،، ہاں چلو بس عالیان چیزیں سمیٹتا مصروف سا بولا۔۔۔۔

یان،، ایک بات بتاؤ۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔۔۔

عالیان تم نے کل مشا کو کیا کہا تھا۔۔۔؟؟ سچی بتانا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں کہا چلو اب دیر ہو رہی۔۔۔۔۔

ٹیڈی بتاؤ مجھے پلیر زرز۔۔۔۔۔

تم۔ بھی سن لو پھر مجھے محبت ہو گئی ہے تمہاری اس دوست سے،،،، نہیں رہ۔ پاتا سے دیکھے بغیر سانس اٹکتی جب وہ آس پاس نا ہوتی بسسس ان شارٹ وہ میری ہے اور مجھے اس کے آس پاس مجھے کوئی بھی برداشت نہیں اور وہ۔ اسکا سوکا لڈ مینگیترا جانتی ہو وہ کیسا نہیں کہاں جانتی ہو گی بہت جلد جان جاؤ گی دونوں اوور دیکھنا وہ میرے پاس ہی آئے گی۔۔۔۔۔

عالیان تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئے یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو زرش پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا وہ طنزیہ ہنسا وہ کیا ہے نازرش تمہیں تمہاری محبت مل گئی مگر میری محبت میں امتحان ہے میں اس امتحان کو بہت جلد پار کروں گا بہت محبت کرتا ہوں اس سے عشق جنوں کی حد تک اسکے لیے جان بھی لے سکتا ہوں اور دے بھی سکتا ہوں۔۔۔۔

شایان نے دونوں کی بات سنی اور وہ گہرا مسکرایا اپنی عرشہ کا چہرہ سامنے آیا کیا وہ بھی محبت کرنے لگا تھا بلکل کرنے لگا تھا تھوڑا وقت لگے گا لیکن سمجھ جائے گا۔۔۔۔

میں دعا کرتی ہوں عالیان وہ تمہیں مل جائے ورنہ۔۔۔۔

شششش عالیان نے اسے بولنے نا دیا وہ میری ہی ہے میری جان یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ اسے پانا میرا فتور ہے فتور دیکھتی جاؤ وہ۔ کہتا باہر نکل گیا پیچھے زرش نے نفی میں سر ہلا کر بڑے بھائی کی طرف دیکھا وہ بھی نے ڈمپل کا درشن کروانے میں مصروف تھا زرش نے ماتھا پیٹا اور باہر چلی گئی۔۔۔۔

زرش اور عالیان یونیورسٹی کے لیے نکل گئے شایان تیار ہونے کے لیے اوپر چلا گیا۔۔۔۔

-----

سعیر رات گھر آکر سو گیا تھا جگر گھر کے وقت الارم پر اٹھا اور اٹھ کر نماز پڑھی اور اسائنمنٹ تیار کرنے لگا آج ویسے ہی شاید دن ہی ہو جھل سا تھا،،، کہیں بھی چین نہیں مل رہا تھا زرش کا خیال آتا مگر اسے وہ سوتا چھوڑ کر آیا تھا،،، اب بھی وہ اسائنمنٹ بنا کر اٹھا ایک نظر بھائی کو دیکھا جو شاید شاہور لے رہا تھا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا،،، مگر اس سے پہلے ایک میسج زرش کو کیا۔۔۔

ہیے لوو گڈ مارنگ۔۔۔

مارنگ مائی ٹیڈی بیبر۔۔۔

سعیر میسج پڑھ کر مسکرایا۔۔۔

کچھ دیر میسج پر بات کر کے وہ کچھ پر سکون ہوا۔۔۔ مگر زرش کا بھی یہی حال تھا دل شدید گھبرا رہا تھا آخر کیا بات تھی آج تو دن ہی ہو جھل لگ رہا تھا،،، دونوں آنے والے طوفان سے بے خبر تھے۔۔۔

سعیر پانچ منٹ میں میرون شرٹ اور جینز میں باہر ایبا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے پر فیوم لگایا اور وائچ پہنتا نیچے آیا  
 ،،، سامنے ایان گہری سوچ میں تھا شاید نہیں یقیناً وہ عائرہ کے بارے میں سوچ رہا تھا،، کل رات عائرہ کا میسج آیا  
 تھا جسے اس نے ابھی تک سین نہیں کیا تھا اوپر سے سارہ بیگم کا پاکستان آنے کا پریشتر یقیناً اس لڑکی کے گھر والوں  
 سے بات آگے بڑھ چکی تھی،، لیکن ایان نے لب کچلے،، دن رات کشمکش کا شکار تھا اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں  
 تھا جسے وہ اپنی پریشانی سنیر کر سکتا تھا،، آخر اپنی زندگی کی ڈوور خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دی بے شک وہ سب جانتا  
 ہے اور وہ سننے والا ہے اسکے حق میں جو بہتر ہو گا وہی ہو گا،، اب جو ہو رہا تھا اسے ہونے دینا چاہتا تھا،، دل کہتا تھا  
 کہ جو ہو گا اچھا ہو گا ایک طرف سے دل اداس تھا مگر اللہ کی طرف سے دل مطمئن تھا،، بے شک یہ اسکا ایمان  
 تھا جو اس قدر مطمئن تھا مگر آج کیا ہو اسکا بھی دل عجیب سا کیوں ہو رہا تھا کیوں ایک ٹینشن سی ہو رہی تھی،،  
 سعیر اسکو سوچوں میں گم دیکھتا نیچے آیا آکر ٹیبل پر بیٹھا۔۔۔

کیا ہو ابھائی کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھا گیا۔۔۔

ہاں نہیں کچھ نہیں بس آج کچھ عجیب سادن ہے نا۔۔۔؟؟؟

ہاں ہے تو پتہ نہیں کیوں عجیب سی فیلنگ آرہی ہے۔۔۔

خیر چھوڑو ٹھیک ہو جائے گا تم ناشتہ کرو اور دھیان سے یونیورسٹی جانا۔۔۔۔

نہیں میں کینیٹین سے کھالوں گا آپ کی ماما سے بات ہوئی وہ ٹھیک ہیں ڈیڈی، ایہا۔۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے سعیر رات میں ہی بات ہوئی تھی سب ٹھیک ہے۔۔۔

اوکے پھر میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا بھائی اللہ حافظ وہ ایان کا گال چومتا نکل گیا۔۔۔

ایان نے لمبی سانس خارج کی۔۔۔

یا اللہ سب خیر ہو ایان کہتے ہو اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

-----



عائزہ نے رات اسکو میسج کیا تھا مگر اسکا کوئی ریپلائے نہیں عائزہ نے پوری رات اسکے ریپلائے کا ویٹ کیا مگر نہیں کہیں سے بھی کوئی جواب نہیں،، آخر اتنا بھی کیا کہ وہ میسج سین بھی نہیں کر رہا ہے پوری رات غلطو ہم وگمان نے۔ اسے گھیرے رکھا آخر جب بس ہوئی تو رودی۔۔۔۔

کیا اسے کوئی مل گئی،، دماغ نے ٹانگ اڑائی۔۔۔

ناوہ تمہارا ہے آج سے نہیں کل سے نہیں بچپن سے دل نے مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔۔

اچھا وہ بچپن تھا اب جوانی ہے،،، پردیس میں ہے سو حسن ہے وہاں ایسا کیسے ہو سکتا کسی پر نظر ناٹکی ہو دماغ نے دوبارہ غصہ دلایا۔۔۔۔

نہیں وہ۔ کہتا تھا وہ آئے گا ایک دن آئے گا وہ اسکا انتظار کرے وہ ضرور آئے گا،، وہ اسکا ہے آخری دم تک وہ اپنی عائزہ کا ہے دل نے اسکی سائیڈ لی۔۔۔۔

باتیں تو بڑی بڑی ہو جاتی ہیں پر ایسا کچھ نہیں ہو تا دماغ نے دوبارہ صدا دی۔۔۔۔

جب دونوں کی جنگ میں وہ تھک گئی تو کچھ اور ناملا تو وہ رو دی پوری رات رو کر اس ظالم۔ کو یاد کر کے جب آنکھ لگ گئی پتہ ہی نا لگا۔۔۔۔۔

-----

رضایا اپنے کمرے میں بیٹھا تھا آج یونی تھوڑا لیٹ جائے گا اس نے سوچا تھا کچھ پلین کر رکھا تھا فصیحی کو بھی بول دیا تھا سعیر سے اس دن کا بدلہ جو لینا تھا اتنی بیستی اور مار دھلائی کا اور تو اور اس نے اسکی پسندیدگی زرش بھی اس سے چھین لی جسے پانا اس کا خواب تھا مگر وہ اتنی آسانی سے کیسے جانے دیتا اپنی پسند کو کسی اور کے پاس پاگل شاید بھول گیا تھا کہ وہ بنی ہی سعیر شاہ کے لیے کی وہ اسی کی ہے انہیں صرف موت ہی جدا کر سکتی ہے اور کوئی نہیں جیسی سعیر کو مارنے کا فیصلہ کیا اسکا کار ایکسیڈنٹ کرنے کا سوچا گیا۔۔۔

وہ شیطان صفت آدمی اپنے باپ کی طرح شاید بھول گیا تھا کہ جب تک اللہ ناچاہے کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ موت نے اپنے مقرر کردہ وقت پر آنا ہے۔۔۔۔۔

مگر گندی چالیں چلنا تو انکا شروع کا کام تھا اور اب انکی اولاد بھی ویسے ہی تھی،، رضا حرام مشروب اپنے اندر انڈیل رہا تھا جب اچانک خضر کی کال جو اسکا باپ تھا اس کے فون پر کال اٹھائی۔۔۔

ہیلو پاپا ہاؤ آر یو۔۔۔؟؟؟

اُم۔ گڈ تم۔ کیسے ہو سیگرٹ کے کش لیتے خضر نے پوچھا۔۔۔

بلکل فٹ خباثت سے مسکرا کر کہا۔

پاپا یار رر ایک بندہ ہے اسکورا ستے سے ہٹانا میری بیوٹی پر اسکی نظر ہے اور بڑے پھڈے ہوئے ہیں اسکے ساتھ کہو تو اڑا دوں۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا کون ہے بیٹا یہ تو بتاؤ۔۔۔۔۔؟؟؟

پاپ سعیر شاہ،، کسی شاہ کا بیٹا رضانے دانت پیس کر کہا۔۔۔

کیا کیا،، سعیر شاہ،، کیا پاکستان سے آیا ہے اور بڑا بھائی کہیں ایان شاہ تو نہیں۔۔۔؟؟؟

ہاں جی پاپا بلکل یہی ہے آپکو کیسے پتہ آپ کیسے جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟

بیٹا پرانی دشمنی اسکے باپ نے بھی میری بیوٹی چڑائی تھی پر میری بیوٹی نے میرے ساتھ بے وفائی کی تھی،، شاید نہیں یقیناً تاریخ دھڑائی جا رہی تھی،،، جاؤ بیٹا مار دو اسے پالو اپنی بیوٹی،،، جی لو اس بار اس شاہ کے بہت قیمتی موتی پر میں وار کرنے جا رہا ہوں وہ بھی نہیں بچ پائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے پاپا اج اسکا قصہ تمام بائے ابھی فون رکھیں۔۔۔

اوکے بائے خیال رکھنا زرا شاہ جی کی خبر تو لیں۔۔۔۔

شیور پاپا بائے کہہ کر خباث سے قہقہہ لگاتا ہنس دیا۔۔۔

خضر شاید اپنی جیت سمجھ کر گہرا مسکرایا مگر نہیں جانتا تھا کہ اس بار ایسی ہار ہارے گا کہ اسکا سب تباہ ہو جائے گا بچہ تک چھین جائے گا،،، ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا کچھ مارا مارا پھرے گا کیونکہ اس بار مقابلہ شاہ صاحب سے نہیں انکے بچوں سے ہے جن نے جھکنا ٹوٹنا ہارنا نہیں سیکھا تھا،، شاہ فیملی کے دو وارث،،، سعیر شاہ ایان شاہ

-----



شٹ اپ تمھاری ہمت کیسے ہوئی کال کرنے کی مجھے کیوں کی ہے کال،،، عرصے بعد آج وہ دھارے سامنے سارہ بیگم اچھل ہی تو گئیں،، انکی جانب دیکھا جو آنکھیں موندے خود کو قابو کر رہے تھے۔۔۔۔

اوہو کول ڈاؤن شاہ،،، آج تمھاری یاد آئی پتہ کیا،، میرے بیٹے کے کال آئی تھی،، تاریخ دوبارہ دھر گئی میری جان،،، تمھارے بیٹے نے بھی تمھاری طرح اسکی بیوٹی چڑالی بلکل۔ ویسے جیسے تم نے میری بیوٹی چڑائی تھی مگر اس وقت تم۔ بازی لے گئے مگر اس بار میرا بیٹا آسانی سے اپنی بیوٹی نہیں جانے دے گا وہ حاصل کر کے رہے گا تمھارے بیٹے نے میرے بیٹے سے بہت پنگے لے لیے اب اسکی باری۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ اپنی بکو اس بندر کھو ورنہ وہ حال کروں گا یاد رکھو گے اور میرے بیٹے کی بیوٹی اسکی بیوی ہے وہ اپنی عزت کی حفاظت جانتا ہے تمھارے بیٹے کو بہت بڑی قیمت جھکانی پڑے گی سوچ لینا خضر بٹ ورنہ پچھتانے کے علاوہ تمھارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔

اس نام پر سامنے بیٹھی سارہ بیگم نے حیرانی سے شاہ صاحب کو دیکھا جو انہیں ہی گھور رہے تھے،،، سارہ بیگم کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا کہ وہ کمینہ انسان دوبارہ ان کی زندگیوں میں آجائے گا۔۔۔۔

میری چھوڑو شاہ اپنے بیٹے کی خیر مناؤ وہ بچ جائے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا خضر میرے بیٹے کو آنچ بھی نا آئے ورنہ بہت برا حشر کر دوں گا میں سمجھے ابھی وہ بول۔ رہے تھے وہ قہقہہ لگا کہ ہنس کر فون۔ کاٹ گیا۔۔۔۔

شاہ صاحب کا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا یہ کیا کہا تھا کیا کرے گا وہ۔۔۔۔

کیا ہوا شاہ جی کیوں آیا تھا اس کا فون کلک،،، کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔۔ ڈرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی کیو کہ شاہ صاحب بہت بری طرح انہیں گھور رہے تھے۔۔۔۔

آگیا دوبارہ وہ خبیث انسان سارہ دیکھ لی جیسے،،، آگیا وہ میرے بچوں کو کھانے اگر اس بار پیچھلی بار کی طرح میرے بچوں کو آنچ بھی آئی تو مجھ سے برا کیوں نہیں ہو گا بہت اچھے سے جانتی ہو تم مجھے آج عرصے بعد تم کہہ کر مخاطب کیا تھا شاہ جی نے سارہ کو،،،، میرے بچوں سے بھر کر میرے لیے کچھ نہیں ہے سمجھیں،،، اگر آپ سال پہلے وہ۔ سب ہوتا اور نا آج میرے بچوں کو ڈر ہوتا 24 اس وقت شادی سے پہلے مجھے بتا دیتی تو نا آج سے وہ اونچا دھارے سارہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو ہی تو نکل۔ گئے عرصے بعد انکا یہ روپ دیکھ کر۔۔۔۔

شش،، شاہ صاحب میں نے کیا کیا میں تو۔۔۔۔

چپ ہو جاو بلکل چپ میرے سعیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیے میں بتا رہا ہوں بلکہ ان دونوں کو سب بچوں کو واپس آنا ہو گا،، سب کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن سعیر اور ایان کو واپس بلاو اور اسکے ساتھ ہی زرش کو اسکو بھی خطرہ مجھے مجھے احد سے بات کرنی ہو گی،، ہٹیں پیچھے آپ تو وہ غصے میں انہیں سائیڈ پر کرتے گئے۔۔۔

پیچھے سارہ بیگم نے بھیگی آنکھوں سے انہیں جاتے دیکھا بھی کیا تھے اور اب والا۔ روپ کون سے تھے ان کے شاہ صاحب وہ رو دیں،، ہمیشہ انکی ہنسی خوشی زندگی میں رنگ میں بھنگ ڈالنے وہ اجاتا تھا اب بھی اتنے عرصے بعد اس نے وار کیا لیکن اب شاہ جی کی کمزوری انکے بچوں پر وہ اپنے بچوں کا خطرے کا سوچ کر اور شاہ صاحب کے لفظوں کی گھونج کانوں میں پڑی تو وہ رو دیں۔۔۔

یا اللہ میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا میرا سعیر میرا ایان،، میرے بچے،، میرے اللہ انہیں واپس آنا ہو گا ہاں سہی کہا شاہ صاحب نے انہی واپس آنا میں ایان اور سعیر کو کہوں گی واپس آجائیں۔۔۔۔۔

پاکستان



اگلا دن بہت ہی خوشگوار ہونے والا تھا اور شاید کہ ایہا کے لیے بہت خاص اور یاد گاریہ ٹرپ اسکی لائف کا سب سے یاد گار ٹرپ بننے والا تھا،،، لیکن اس سے پہلے احان اور اسکے کچھ دوست اپنے کسی ٹارگٹ کو پکڑنے کے لیے اسلام آباد کلب جانے والے تھے یونی والوں سے چھپ کر،،، وہی بندہ جس نے ایہا کو کڈناپ کروایا تھا اس کو تو احان شوٹ کر چکا تھا مگر اسے پتہ چلا وہ بچ چکا ہے اور اجکل آسلام آباد میں ہے اور اسکے وہ باقی کتے بھی احان اس سلسلے میں اسلام آباد اجاتا مگر جب ٹرپ کا پتہ چلا تو اس نے کہا موقع پر چکا ہی مار لے لیکن نہیں جانتا تھا اس کو پکڑنے کے چکر میں خود کسی کی نظروں میں آکر اپنی لائف ایک ویلن کو ختم کرنے کے چکر میں شاید دوسری ویلن کو آنے کی دعوت دے گا وہ اس طرح ایسے پیچھے پڑے گی کہ بس اسکا جینا حرام کر دے گی اسکی ایہا اس سے دور ہو جائے گی کہ نہیں کیا گل کھلائے گی یہ وقت ہی بتاتا۔۔۔

جہاں یونی مینجمنٹ نے انہیں آرام کرنے کا کہا تھا اور خود بھی ریست کرنے لگے کیونکہ صبح صبح انہیں بہت سی جگہ دیکھنی تھی سب لوگ سوچکے تھے مگر احان اور اسکی پلٹون جاگ رہی تھی احان افغان شعبان ان تینوں نے پہلے سے پلین کر رکھا تھا جہی سونے کی ایکٹینگ کرنے لگے مگر شاید افغان کو کچھ زیادہ نیند آرہی تھی وہ سو گیا،،، احان نے اسے میسج کیا مگر وہ ٹس سے مس نہا و احان نے ماتھا پیٹا،، شعبان کو میسج کیا وہ فوراً اٹھ گیا اس نے اسے جگانے کا اشارہ کیا جو گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا،، احان نے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اسکے اوپر پھینکے تو ہر بڑا کراٹھا۔۔۔



حسین اور روز محشر اپنی آخرت خراب کر رہا تھا، سب بھلائے بغیر، احان افغان شعبان یہ تینوں اندر داخل ہوئے جہاں ان کو اپنے دونوں ٹارگٹ نظر آئے جن کے دونوں طرف لڑکیاں بیٹھی تھی اس پر جھکی ہوئی تھی اور ماچس پکڑائی۔۔۔ weed، احان نے افغان کو اشارہ کیا افغان نے ہاں میں سر ہلایا اور اسے

میں تیری آنکھوں کا ساحل  
میں تیرے دل کے ہی قابل  
تو مسافر میں تیری منزل  
عشق کا دریا ہے بیٹھا  
ڈوب جا دل اس میں کہتا  
آمیری باہوں میں آ کے مل

احان انکے قریب آیا اور اس لڑکی کو مسکرا کے دیکھا لیکن محسن کے اوسان خطا ہو گئے احان نے اپنے قاتل ڈمپل کا درشن کرواتے لڑکی کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ ضبط کرتے ڈانس کرنے کا کہا وہ لڑکی اس سے انسپائر ہوتی فوراً اٹھ گئی وہی افغان نے بھی یہی کیا جو محسن کو آگ لگا گیا۔۔۔

اے اے یہ کیا۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا جب شعبان جس نے کچھ دن پہلے ہی یونی جوائن کی تھی وہ نہیں جانتا تھا انہیں فوراً سے بٹھایا چل برواحان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے وہ ایک لڑکی کے لیے تجھے اس طرح ہرٹ کر گیا وہ تجھے خوش کرنا چاہتا تاکہ ہماری یونی کی رونق واپس آجائے،، ویسے میں شعبان افغان آفندی کا بھائی۔۔۔

تم۔ سچ کہہ رہے ہو محسن نے کنفرم کرنا چاہا البتہ دوسری طرف لڑکی کو کوفت کے مارے اپنے ساتھ ڈانس کرواتے ایک طنزیہ مسکراتی نظر احان محسن پر ڈالتا جس سے اسے یقین ہو اور سکون سے بیٹھ گیا اپنی موت کو دعوت دینے کے لیے۔۔۔

او شرابی کیا شرابی دل میں جس کے غم ناہولٹ گیا سمجھو شرابی پاس جس کے ہم ناہو“  
 اوساتی ساتی رے ساتی ساتی  
 “آپاس آرہانا جائے کوئی خواہش باقی

احان نے زور زور سے اس لڑکی کو گھما کر افغان کی طرف پھینکا جبکہ افغان نے جھٹکے سے انہیں دوسری طرف ان لڑکیوں کی اوقات دیکھائی وہ لڑکیاں تھی ہی ایسی انہیں فرق نا پڑتا کبھی اس کی باہوں میں تو کبھی کسی کی

باہوں میں کونسا مشکل تھا ان کے لیے کچھ یہ سب عام سی بات ہی تو تھی جبھی انہیں دو لفظ سناتی وہ وہاں سے گی جبکہ یہ سارا منظر ایک نظر نے بہت گہرے طریقے سے نوٹ کیا احان کی ایک ایک حرکت۔۔

احان اپنے سٹائل سے مغرور سا چلتا اس تک آیا،، پیے بڑی واٹس اپ،،، یار مجھے پتہ نہیں اس لڑکی میں کیا نظر آیا جو میں پاگل ہو گیا یونوان لڑکیوں کی ادائیں پھر انکے حسن کا کمال جو اپنی اداؤں میں ہمیں جکڑ لیتی ہیں احان نے جانے کیسے دل پر پتھر رکھ کر یہ سب اسے کہا وہ وہی جانتا تھا کہ دل میں کیسی آگ لگ رہی ہے اپنی محبت کا نام بھی کسی کمینے کے سامنے لینا وہ محبت جس کا نام وہ اپنے گارڈز تک کو نابتاتا تھا آج اسکے بارے میں کیسے گھٹیا الفاظ استعمال کر رہا ہے،، زبان کیوں نہیں جل جاتی اسکی۔۔۔

اوہو نو سو ری کچھ نہیں ہوتا جہاں سب بہکتے تم بھی بہک گئے ہو گے ہے نا ویسے احان اگر اب تمہیں نہیں اچھی لگتی تو کیا میں اسے۔۔۔۔۔

محسن نے بات اُدھوری چھوڑی مگر اسکی بات کا مطلب سامنے والے کو آگ لگا گیا،،،، دل تو کر رہا تھا کہ ابھی اسی وقت اسے اٹھایا اور شاید اسکا ضبط یہی تک تھا اٹھائی واٹس کی بوتل جو وہاں پڑی تھی اور واٹس سمیت اسکے سر پر بجادی۔۔۔۔۔



سر پلیززز پلیززز گیٹ بیک،،، یہاں کوئی تماشائے کر نیٹ کریں دیکھیں وہ بہت بری حالت میں ہے سیکورٹی گارڈز نے اسے پیچھے ہٹایا،،، جبکہ محسن کو اٹھا کر اسے ہو اسپتال بھیجا۔۔۔

سر آپ کا نام ہمیں آپ کا نام جاننا ہے آپ کو پتہ اپنے مرڈر کرنے کی کوشش کی ہے،،، یہ پولیس کیس ہے۔۔۔ اسکی بات پر احان طنزیہ قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔

اسکا مرڈر اب تمہیں ایک بات بتاؤں گا ڈ میں اسکا دوسری مرتبہ قتل کرنے کی کوشش کر چکا ہوں،،، مجھے فرق نہیں پڑتا یہ اسکی قسمت ہے یہ بچ جاتا جانتے ہو۔ کیوں وہ اسے کندھے سے تھام کر باہر لایا۔۔۔

کیونکہ اس نے میری محبت کو پامال کرنے کی کوشش کی وہ لڑکی جس سے یہ دل اس گارڈ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھا یہ دیکھ رہے محسوس ہو رہا ہے نادھڑکتا یہ صرف اسکی وجہ سے دھڑکتا ہے،،، یہ جو میں سانس لے رہا ہوں وہ ہے اس کی وجہ،،، جانتے ہو اسکے لیے تمہیں بھی راستے سے ہٹانا پڑے تو سوچو بھلا پیچھے ہٹوں گا میں وہ کیا تھا پاگل،،، ہاں پاگل ہی تو تھا دیوانہ جو دیوانہ وار جانے کیا کیا بول رہا تھا،،، افغان نے حیرت سے اسکی حالت دیکھی اور اسکے زہنی توازن پر شک ہوا۔۔۔

لا حول ولا قوت محبت یہ ہے تو میں تو سنگل ہی ٹھیک ہوں اچھا خاصہ بندہ پاگل لگتا افغان اسے دیکھ کر بڑبڑایا

---

وہ کیا جانے یہ ایسا زہر ہے جو اپنی لپیٹ میں لے لے تو جان لے کر چھوڑتا ہے چاہے کتنی بھی ممکن کوشش کیوں  
نا کر لو اس سے بچنے کی۔۔۔

اتنے میں وہ جو گہری نظر سے اسے دیکھ رہی تھی جو گندے اور کڑے تیور سے پہلے ڈانس کر رہا تھا پر جس طرح  
لڑکی کو خود سے دور کیا جیسے کوئی اچھوت ہو بہت بریک بنی سے اس ہینڈ سم کی ایک ایک چیز اس نے نوٹ کی،،،  
اسے سمجھ تو نہیں آیا کہ یہاں کیوں اور کیسے یہ سب ہوا مگر اس تماشے اور اسکے غصے کو دیکھ کر گھبرائی مگر شاید  
یہی ادا اسکے دل میں گھر کر گئی وہ بغیر کچھ سنے اسے دیکھے گئی جو لال ہو کر ہانپ رہا تھا، جیسے وہ سیکیورٹی گارڈ کو  
لے کر باہر آیا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی کاؤنٹر پر پے کر کے وہ وہاں سے باہر آئی جہاں اب سیکیورٹی گارڈ  
حیرت سے اس پاگل آدمی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

سر پولیس والے نے حیرانی سے اسے دیکھا، پر سر آپکے گواہ آپکے خلاف کمپلینٹ ہو سکتی بہت سے لوگوں نے  
وہاں آپکو دیکھا۔۔۔۔



تمہیں پتہ میں اس کلب کو خرید سکتا ہوں تم جیسوں کو یونہی خرید لوں،،،، کتنے پیسے چاہیے،،،، وانٹ بلینک  
چیک۔۔ احان نے اپنی شان سے کہا افغان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

اوو امیر باپ کی اولاد کیا بہت چیک ہیں ہمیں دے دے کیوں مفتے کے پنگے لے کر لگا ہوتا لٹانے،،، عجیب پاگل  
ہے تو۔۔۔۔

شٹ اپ احان نے اسے سخت تیور لیے گھورا وہ گڑ بڑا گیا جبکہ سامنے والی نے یہ ادا دیکھ کر بھی ہونٹ دبایا، اور  
بلینک چیک کاسن کر آنکھیں باہر کو ابل پڑیں وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔۔

احان کو اپنے اوپر کسی کی گہری نظر کی تپش محسوس ہوئی یہ وہ نظر نا تھی جس کا وہ عادی ہو چکا تھا یہ کوئی اور عجیب  
کانوٹ سیکورٹی گارڈ 5000 سی نظر تھی جس سے اسکا سائیڈ سے چہرہ اجلتا محسوس ہوا اخیر اس نے انگور کر کے  
کو تھا مادی اور مسکرایا، قاتل ڈمپل نے اپنے درشن کروائے،، کیونکہ پولیس والے کی رال ٹپک پڑی اور وہ  
خوش ہو گیا۔۔۔۔

کچھ بھی ہو یہ میرا کارڈ اس پر نمبر لکھا ہے کال کر لینا میرے ڈیڈ سنجنال لیں گے،، بلکہ رکویہ کارڈ بھی لو کوئی بھی  
کچھ کہے تم اس کارڈ پر رابطہ کر لینا یہ کہہ کر وہ اپنی شان سے آگے بڑھ گیا۔۔۔





ہاں یار جھلے کہیں کے پتہ نہیں اتنی اوپر کیا کر رہے ہیں انفج چل دیکھ کوئی سٹیر زوالا راستہ ہے ادھر ادھر نظر دھرائی آخر سٹیر زمل گئیں پر وہ بھی کافی زیادہ چل یہاں سے چلتے ہیں نا وہ بھی اس کو دیکھنے کی پیاسی آنکھوں کی پیاس بھی بجھانی تھی آخر اسے فلائنگ کس دیتی اوپر کی جانب بڑھی کافی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ مزید لال ہو گئی اوپر سے چڑھتا سانس،، اور ہوا کی وجہ سے اڑھتے روئی کی مانند بال آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کرتیں،، کوئی سامنے بیٹھا گہری نظر سے اک ایک نقش کو چھو رہا تھا،، اپنے دل میں اتار رہا تھا۔۔۔  
وہ غصے اور پھولتے سانس کے ساتھ اوپر آئی اسکے روبرو جواب کیفے کے باہر مزے سے اسے آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی دیجیے میرا فون آپکو فون دینے کے لیے کوئی اور جگہ نہیں ملی جو آسمان پر دینے بلا لیا وہ ناک چڑھاتی لٹھ مار انداز میں بولتی اسکے جزبات جگا گئی۔۔۔۔

نہیں میرا نہیں خیال آسمان پر بلا یا شاید میں نے تو کیفے پر بلا یا آپکو آسمان پر لگا کیا ہونٹ دبا کہ شاید بیستی کی گئی

---

ایہا جھنجھلائی جو اسے دیکھنے آئی تھی اتنی سڑھیاں چڑھنے کے بعد ماما یاد آگئی،، کیا یار تھکا کے رکھ دیا وہ اندر آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھی بھائی جو بھی بات جلدی جلدی کریں ہماری مس ہمیں ڈھونڈنے ناکل پڑیں۔۔۔

تو آپ جائیے ناس احان نے اسے معصوم سے طریقے سے بیستی فیل کروائی۔۔۔

واٹٹٹ پر کیوں میری دوست لائی ہے ناسی کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔

مگر یہاں آپکا کام نہیں نا احان نے دوبارہ ہونٹ دیا۔۔۔

اب کی بار ایہا اٹھی کیا مطلب میرا فون دیں اور ہم جائیں مس آگئیں تو بہت برا ہو گا پلیز ز احان ریکوسٹ کی گئی۔۔۔

منٹز پلیز ز ز ز۔۔۔ 15 اوکے اوکے آئی وانٹ یورانلی

اوکے ایہا نے انوشے کولاڈ سے آنکھیں چھوٹی کر کے سمجھانے کے انداز میں دیکھا تو پیر پٹخ کر کر سی پر بیٹھ گئی

۔۔۔

آئیے،، احان نے اسے آگے آنے کا کہا۔۔۔۔

؟؟؟ ایہا پریشان ہوئی۔۔۔۔ کہاں

ارے آئیے تو پلیز زوہ اسے لیے آگے بڑھا مگر وہ سائیڈ پورے اندھیرے میں گپ تھی وہ گھبرا گئی۔۔۔

ااا،، احان یہ اندھیرا کلک،، کہاں جا رہے ہیں آپ مجھے لے کر معصوم کی آنکھوں میں صاف گھبراہٹ واضح ہوئی۔۔۔

اس کی گھبرائی آواز پر فوراً پیچھے مڑا،، ہے،، پلیز زوہ نامت ایہا فار گاڈ سیک،،،،، اپکو میرے پرنٹسٹ نہیں ہے کیا وہ جھنجھلا ہی تو گیا۔۔۔

احان بٹ اندھیرا مجھے ڈر لگتا۔۔۔

احان نے ماتھا پیٹا،، ایہا انوسینٹ گرل صرف یہاں سے گزرنا ہے یہ بند گلی ہے آگے کھلا ہے آئین تو سہی میں ہونا۔۔۔

ابہانے مشکل سے سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دی۔۔۔

احان اسے لیے چلتا اندر آیا وہ سامنے کا منظر دیکھ کر منہ کھولے حیران رہ گئی،،، وائٹ ریڈ بیلونز،،، میں گلدستوں میں لگے وائٹ ریڈ روز اور کھلی چھت کے نیچے گلاس وال میں رکھا گیا ایک راؤنڈ ٹیبل جس پر پڑا ریڈ بلڈ کلر کا دل والا کیک،،، اور اس کے کناروں پر لگے فریش پھول جو فضا کو خوبصورت بنا رہا تھا ابہانے حیرانی سے اسے دیکھا اس کیک کے ساتھ پڑی مخملی ڈبیا۔۔۔

یہ سب کیوں احان وہ حیران سے کیفیت میں بولی۔۔۔

جسٹ فار یو پیار سے چور لہجے میں اسے دیکھتا بولا۔۔۔

Have a sit ...

احان نے اسے بیٹھا یا وہ سن سی وہاں بیٹھی جو سب اس قدر حسین لگ رہا تھا وہ دیکھے گئی۔۔۔

لک،، میں سیدھا سٹریٹ فاروڈ بندہ ہوں مجھے زیادہ لگی لپیٹی باتیں کرنا نہیں آتیں،، میں جو بات کروں گا  
سیدھی سی کروں گا آئی ہوپ یوانڈر سٹینڈ۔۔۔۔

کی رفتار پکڑی،، اخر وہ جو سوچ رہی تھی کیا وہ۔ وہی کہنے جا رہا 400 کیا مطلب وہ صرف اتنا ہی بول پائی دل نے  
تھا،،، آخر کیا جو وہ چاہتی ویسا ہونے جا رہا تھا ہاں بلکل۔۔۔۔

Abeeha just listen I don't say any annoy thing or a chepster thing or I will  
break moon stars for you like that or I don't promise moon or star ,, I just  
say that I love youuu ,,I love u so mch from the core of my heart you are  
the only one I swear I want to live wd you forever and ever ...

Am not perfect but u will never find someone's else who loves u so mch as  
I do ,,,

Plzzz accept me in your life I want to spent every single day of my life wd  
you I hope you understand ...



یہ کہہ کر وہ امید بھری نگاہوں سے اسے دیکھے گیا نظروں میں ڈھیر ساری امید اور چمک لے کر کہ کہیں اسے نا نا ہو جائے مگر وہ کیا جانے کہ وہ پگلی بھی یہی چاہتی وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے،، ایہا کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا آخر رب اس قدر مہربان ہو گیا اس پر کبھی سوچا نا تھا وہ اس شاندار مرد کو دیکھے گی۔۔۔

ایہا کہاں کھو گئیں آپ۔۔۔؟؟؟ احان نے کندھے سے پکڑ کر اسے ہلایا۔۔۔

Abeeha come on say yes...!!!!

انوشا جو انکے پیچھے ہی یہاں آئی تھی وہ یہ دیکھ کر مسکرائی اپنی دوست کی قسمت پر رشک آیا۔۔۔

احان ایہا نے بھرائی آواز میں اسے پکارا۔۔۔

یس مائی لوووو سے۔۔۔۔۔

Will you marry meee...???

یس ایک بہت بڑی اور نسوانی آواز نے اپنے سر بکھیرے اور احان کو اسکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دے  
گئی۔۔۔۔

تھینکیو تھینکیو و سوچ ایہا آئی لویو سوچ۔۔۔۔  
آئی پراس میں کبھی آپکا یہ بھروسہ اور یہ مان ٹوٹے نہیں دوں گا بہت جلد آپ کو اپنے ساتھ ایک پاک  
بندھن میں باندھ دوں گا آئی پراس۔۔۔۔

آئی لویو۔۔۔۔

احان۔۔۔۔

یس۔۔۔۔

آئی لویو ٹو وہ فور اسے کہہ کر بے قابو ہوتی اسکے سینے سے آگئی۔۔۔۔

احان کو روح تک سکون ملا۔۔۔۔

!!! آئی لو یو مور مائی لووووووو۔۔۔۔۔

احان نے اسکے بالوں پر نا محسوس ہونے والے لب رکھے اور اسکے بالوں کی نرمی کو لبوں سے محسوس کیا، اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارا اور دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا۔۔

اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور مخملی ڈبیا کھول کر اسکے سامنے کی،

May I ...

احان نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

ایہا نے اپنا روئی کی مانند ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمایا احان نے اسکے ہاتھ میں ڈائمنڈ رنگ پہنائی۔۔۔

اٹس سو بیو ٹیفل تھینکیو ایہا نے پیار سے بولا۔۔۔

اٹھ کر ماتھے پر پیار کیا اور اسکا فون اسکو تھمایا۔۔۔!! پورویکم مائی گرل۔۔۔۔

ایہا نے مسکرا کر پکڑا اور ان لوگوں نے کیک کاٹا،، کیک کاٹنے کے بعد انوشا فوراً آگے آئی لو بھی ٹریٹ کے طور پر یہ میں کھاؤں گی۔۔۔

کیو بھی ہٹو چلو نکلو، ایہا نے اسے گھورا۔۔۔

لڑو نہیں دونوں کھانے کا ٹائم نہیں پیک کروالو نیچے چلنا ہے انتظار کر رہے ہونگے سب۔۔۔

اوہاں چلیں،، احان نے وہ کیک پیک کروا کر اسے تھمایا اور وہ اپنے راستے ہو لیے وہ اپنے مگر جاتے وقت ایک دوسرے کو پیار بھری سے دیکھنا بھولے۔۔۔۔

-----

سارہ بیگم پریشان سی جانماز پر بیٹھی رو رو کر اپنے رب سے اپنے بچوں کی حفاظت کی دعا کر رہی تھیں اور اللہ سے فریاد کر رہی تھیں کہ ان کی زندگی سے وہ کمینے دفعہ ہو جائے اسے موت سنائے مگر ابھی قبولیت کا وقت نہیں تھا،، مگر ان کا یہ یقین تھا کہ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے،، ہمیشہ سے اس بات پر یقین رکھنے والی سارہ آج بھی اپنے بچوں کی رکھوالی اس ذات کے اوپر چھوڑ دی جو ساری کائنات کا مالک ہے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ محافظ ہے،،

سارہ بیگم دعا مانگ کر اٹھی اور فوراً فون کی جانب لپکیں آخر اب بات ان پر نہیں ان کے بچوں پر تھی جو ان کی دین و دنیا تھے سب کچھ تھے،، سارہ نے ایان کو کال ملائی جو پانچویں بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو ایس مائی لوو وہاؤ آریو ایان کی پیار بھری پکار آئی تو سارہ بیگم تو غصے سے پھٹ پڑیں۔۔۔

کہاں تھے تم کب سے کال کر رہی تھی کال کیوں نہیں اٹھائی فوراً پتہ میں کتنا پریشان ہو گئی تھی جہاں تھے تم ٹھیک تو ہو سعیر کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

ماما، ماما کیا ہو گیا سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا سعیر یونی ہے آپکو کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہیں۔۔۔

ایان ایان وہ۔ اگیا وہ دوبارہ آگیا ہماری زندگیوں میں جو آج سے چوبیس سال پہلے ہماری زندگی خراب اور  
نیندیں حرام۔ کرنے آیا تھا وہ دوبارہ آگیا ایان میں کیا کروں۔۔۔

کون کون آگیا ماما کون کس کی بات کی رہی ہیں کون آگیا۔۔۔۔۔؟؟؟

سال پہلے تمہیں نقصان پہنچایا تھا اور مجھے تمہارے ڈیڈی سے الگ کرنے کی کوشش 23 وہی جس نے پورے  
کی تھی۔۔۔

کون ماما وہ خضر۔۔۔۔۔ وہ اتنا ہی بول پایا جب سارہ اونچا غرائی۔۔

نام مت لووووو اسکا تم واپس آؤ ایان واپس فوراً واپس آؤ سعیر کو لے کر میں کچھ نہیں۔ جانتی یو مے ہیو ٹو کم  
۔۔۔۔

ماما مار یلیکس میں جلد آؤں گا سعیر کو لے کر ایک دفعہ اسکا سیمسٹر پورا ہو جائے۔۔۔

جلدی آؤ گئے نا تم۔۔۔۔؟؟؟

بہت جلد دد میری جان پیشنس رکھیں ابھی میں میٹنگ میں جا رہا۔ ہوں آکر کال کرتا ہوں اوکے لووووو۔۔۔۔۔

اوکے سعیر سے بھی بات کروانا،،، میرا دیہان اسی میں ہے۔۔۔۔۔

شیور ماما ٹیک کئیر کچھ نہیں ہوتا اللہ حافظ لوویو۔۔۔۔۔

لوویو اللہ حافظ۔۔۔۔۔

-----

شاہ صاحب پندرہ منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد فوراً قریشی ہاؤس پہنچے،،، وہی ملازم نے دروازہ کھولا وہ چلتے اندر آئے، کہاں ہے مسٹر قریشی مجھے ان سے ملنا گھر ہیں وہ اور انکی۔ مسز۔۔۔۔۔

جی سر گھر ہیں آپ بیٹھیں میں انہیں بلاتا ہوں۔۔۔۔۔

شیور وہ آکر لاونج میں صوفے پر بیٹھے اور قریشی صاحب کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں آمنہ اور احد صاحب سامنے سریوں سے مسکراتے چلتے نیچے آئے۔۔۔

!! ارے واہہہہ السلام وعلیکم۔۔

زہے نصیب آج تو ہمارے گھر بڑے بڑے لوگ آئے ہیں یہ چاند کیسے نکلا۔۔۔

ایسے کہہ رہے ہیں آپ نے آکر ہمارے گھر کاراشن ختم کر دیا۔۔۔

اب الزام تو نا لگائیں ہم۔ معصوموں پر۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا معصوم بانی داوے احد مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ آمنہ کو گھورتے ہوئے بولے۔۔۔۔

واٹٹٹٹ؟؟؟ کچھ کہا میں نے اب گھور کیوں رہے ہیں احد دیکھ رہے ہیں آپ وہ اپنے شوہر کے قریب ہوئیں

احد نے اپنی بیگم کے گرد حصار قائم کیا۔۔۔۔



ریلیکس ہاتھ پر ہاتھ رکھے آمنہ کو چپ رہنے کا کہا وہ منہ بناتیں چپ ہو گئیں۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے ایک۔ گھوری سے اور نوازتے قریشی صاحب کی جانب متوجہ ہوئے وہ سمجھ گئی۔ دال میں۔ کچھ کالا ہے یا کچھ ہوا جو جنوں کی طرح بھائی انہیں گھور رہے ہیں انہیں جھر جھری آئی، لگتا آج سارہ کی بھی شامت آئی ہے وہ محظ سوچ چکیں۔۔۔۔۔

احد ہمیں اپنے بچوں کو واپس بلانا ہے ہر حال میں اسی ویک انہیں واپسی کا بولو صرف میرے بچے نہیں تمہارے بھی مطلب وہ دونوں لڑکوں کی خیر ہے مگر زرش کو واپس بلا لیں قریشی صاحب جیسے تیسے۔۔۔۔۔

لیکن اچانک کیوں شاہ صاحب کیا ہو گیا ایسا جو اچانک انہیں واپس بلاؤں اور زرش کو کیوں خیریت تو ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ قریشی صاحب بھی گھبرائے۔۔۔۔۔

خیریت نہیں ہے احد خیریت تو نہیں ہے اگر ہمیں اپنے بچے پیارے ہیں، میں اپنے بچوں کو واپس بلا رہا ہوں ان کے ساتھ زرش بھی آئے گی،، زرش کو خطرہ ہے وہ سر جھکا کے بول گئے۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی ہوش میں ہیں کیسا خطرہ کونسا خطرہ کیا بات کر رہے ہیں کھول کے بولیں۔۔۔۔۔

سال پہلے کی کہانی وہ سب۔۔۔۔ 33 سال پہلے جو ہوا تھا اور جو 24 جی بلکل میڈم آپکو تو پتہ ہو گا ہی آج سے

کیا مطلب اب کی بار آمنہ گڑ بڑائیں،،،، کیسی بات کونسی بات زبان لڑ کھڑائی۔۔۔۔۔

آمنہ کی زبان لڑ کھڑاتی احد نے بہت اچھے سے نوٹ کی۔۔۔

آمنہ کیا کہہ رہے ہیں یہ کیا کوئی کچھ تو بتائے۔۔۔۔۔

آمنہ بتاتی ہے قریشی صاحب سب بتائیں گی اور اپنے منہ سے سارا کچھ بتائیں گی کاش اسکی دوست پہلے بتا دیتی تو آج کچھ نا ہوتا وہ غصے میں پھنکارے۔۔۔

لیکن کیا بتانا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آمنہ گھبرا گئیں۔۔۔۔

خضر بٹ وہ محض نفرت سے صرف اتنا ہی بول پائے کہ ایک دم آمنہ کے رنگ اڑ گئے مطلب دوبارہ۔۔۔۔

!!!!خضر-----

سال پہلے میرے ایان کو مارنے کی کوشش کی اس کی زمرہ دار بھی سارہ تھی۔ 24 جی وہی خضر جس نے پورے

---

سال پہلے کیا ہوا تھا کیا نہیں اس میں سارہ کہ کیا 24 پلیزز زبھائی غلط ہیں آپ سراسر غلط آپ جانتے ہیں غلطی ہے وہ محض ایان کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دیتی مگر اس وقت آپ اپنے سعیر کو کھودیتے جانتے ہیں نا آپ،، اس وقت وہ آپکا دوسرا بچہ لیے اپنی کوک میں پھر رہی تھیں جب وہ حادثہ پیش آیا۔۔۔۔

سال پہلے کی جو بات تھی وہ تم۔ واقف تھی نا اس سے پھوٹا کیوں نہیں منہ سے 33 وہ۔ سب تو ٹھیک ہے اور اب بھی کھوگی کہ تمہاری دوست کی کوئی غلطی نہیں ہاں وہ اونچا غرائے آمنہ سہم۔ کر رہ گئیں۔۔۔۔

شاہ صاحب ٹھنڈے مزاج سے کام۔ لی جیے آپ کیا ہو گیا اور یہ کیا بات ہے مجھے کوئی صاف صاف بتائے گا کہ نہیں اس بار سخت تیور لیے قریشی صاحب بولے۔۔۔۔

یہ آپکو محض آپکی بیگم بتائیں گی بتاؤ آمنہ۔۔۔۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں شاہ صاحب کہ اس وقت بھی سارہ کا قصور نا تھا آپ جانتے ہیں سب آپ ساری حقیقت سے واقف ہیں پھر بھی آپ ایسے کیسے اپنی بیوی کو قصور وار ٹھہرا رہے ہیں مجھے بہت حیرانی ہو رہی ہے آمنہ بھی اسی ٹون میں بولیں۔۔۔۔۔

آمنہ آپ ہمیشہ سے غلط کا ساتھ دیتی آئی ہیں اب بھی وہی کر رہی ہو،،، تم نے تو دینا ہی اپنی دوست کا ساتھ ہے اس نے ہمیشہ تمہارے اٹے اور غلط کاموں میں تمہارا ساتھ دیا اور تم نے اسکے کام۔ ہی کیا ہے،،، اگر اس وقت وہ شادی سے پہلے مجھے بتا دیتی تو شادی کے بعد وہ سب بیخیر تہی نا ہوتی وہ اس بار پھر پھنکارے اور آج تمہاری اپنی بیٹی کو اس سب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تاریخ دھرائی جا رہی ہے ہوش کے ناخن لو اب بھی آمنہ بیگم،،، ہوش میں آؤ اس خضر کے بیٹے کو تمہارے بیٹی زرش پسند آگئی ہے جو اس وقت اسکی کلاس فیلو ہے اور وہ اسے پانے کے لیے اپنے باپ کی طرح کس حد تک جائے گا تمہیں معلوم۔ بھی ہے،،، اس کا فون آیا تھا مجھے شاہ صاحب شروع سے اینڈ تک فون پر کہی گئی ایک ایک بات آمنہ اور احد صاحب کو بتاتے چلے گئے آمنہ کا سن کر جسم سے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ مطلب وہ تو جیل میں تھا اور اب یہ اسکا بیٹا کیسے اور کہاں ان سے بولا تک نا گیا۔۔۔۔۔

جیل میں تھا کتنا عرصہ رہتا جیل میں بھاگ گیا ہو گا اور میرے علم کے مطابق اس کی شادی اس تمہارے دوست کی پرانی دشمن جسے وہ بیوقوف سارہ اپنی دوست اپنا ہمدرد سمجھتی تھی ماہنور اس سے ہوئی ہے وہ غصے سے دانت چبا کر بولے دل تو کر رہا تھا سب کچھ تمہیں نہیں کر دیں۔۔۔۔

کیا یہاں ایک اور جھٹکا آمنہ کو ملا۔۔۔۔

قریشی صاحب جن کی سمجھ سے سب باہر تھا آخر جھنجھلا کر بول اٹھے کیا بول رہے ہیں آپ دونوں مجھے کوئی کچھ بتائے گا کون ہے یہ بٹ اور یہ ماہنور اور زرش کا کیا تعلق ان سے۔۔۔۔؟؟؟

ماضی:

احد وہ خضر بٹ سارہ کا کلاس فیلو اور آج سے تینتیس سال پہلے سارہ جب میٹرک میں ہوا کرتی تھی اس غلیظ انسان کی نظروں میں وہ معصوم آگئی اور اس کے قریب ایک لڑکی جسٹ عیاشی اور پیاس مٹانے کا سامان تھی وہ کرب سے اپنی آنکھیں بند کیے بول رہی تھیں،،، اور اس غلیظ نظروں میں سارہ کا آنا سارہ اس وقت بہت معصوم تھی،،،، اور اس کمینے کی بہن ریچہ سارہ کی دوست تھی سارہ ان سب کاموں میں دلچسپی نہیں رکھتی تھی

لیکن وہ کمینہ اس کمینے کو سارہ میں دلچسپی تھی اس نے کئی بار سارہ کا راستہ کاٹ کر سارہ کو پریوز کیا اسے دھمکیاں دیں مگر سارہ کسی خاطر میں نالائیں وہ بھی اپنی آنا کا پکا تھا کمینہ،، اپنی بہن سے کہہ کر اسے بات کرنے کو کہتا مگر سارہ صاف انکار کر دیتیں تھیں وہ باز نا اسے ہر حال میں سارہ چاہیے تھی،، ایک دن دو دن ایک ہفتہ سارہ نے اسے منہ تک نا لگایا، مگر اسے اپنی ہار قبول نا تھی جبھی سارہ کی دوست جو صرف نام کی دوست تھی یا یوں کہا جائے کہ دوست کے نام پر آستین کا سانپ جس نے سارہ کو ڈس ڈالا مگر خوش قسمتی سارہ بچ گئی،، مگر اسکا زہر اتنا گہرا تھا کہ کچھ زہر اسکی زندگی میں وہ چھوڑ گئی،،، سارہ کو نہیں پتہ تھا کہ وہ دوست ہی اسکی سب سے بڑی دشمن ہے سارہ کی وہ دوست میٹرک کے پہلے سال بنی،،، مگر جہاں کتنی سارہ معصوم اتنی ہی وہ شاطر اور کرپٹ دو دن بعد لڑکوں سے بدل بدل کر بات کرنے والی،، لڑکوں سے کھیلنے والی،، انکو لوٹنے والی،، فلرٹی دو نمبر،، سارہ کو اسکو پہچانے میں غلطی ہوگی سارہ ان کاموں سے بہت دور تھی بہت دور پر ایک دن خضر نے اسکی مدد کی اور سارہ کو بات کرنے کا کہا سارہ نے اسے بھی صاف منع کر دیا،،، کئی دن سارہ اسے ٹالتی رہی مگر وہ دونوں ایک جیسے ڈھیٹ سارہ کو اس تک پہچانے کا زمہ ماہنور نے کیا بدلے میں جانے وہ اس سے کیا چاہتی تھی ہم آج تک نا جان پائے جبھی اس معصوم کو اسی کے بھائی جو کہ بہت سٹرک تھے اسکی دھمکی دی کہ اگر وہ اس سے بات نہیں کرے گی تو وہ اسکے بھائی کے پاس آجائے گا اور اسے بتائے گا،،، سارہ پہلے تو نا گھبرائیں کیونکہ انہوں نے کچھ کیا نا تھا پر بعد میں سارہ جہاں پڑھتی تھیں وہاں سارہ کا بچپن کا دوست جو عادت نظر سب کا اچھا تھا،،، کبھی بھی ان میں کوئی ایسی بات نا ہوئی،، جب یہ دھمکی بھی اثر اندوز نا ہوئی تو اس کمینے نے سارہ کو دوسری دھمکی انکے دوست کے نام کی دی کہ وہ اسکے بھائی کو بتادے گا وہ اس سے باتیں کرتی ہے،،، اور ملتی بھی ہے،،، یہاں سارہ

گھبرا گئیں ایک تو روزانہ اکیڈمی میں کسی کا لحاظ کیے بغیر انکار استہ کاٹنا اوپر سے ٹیچر کا لحاظ کیے بغیر اسے گندی نگاہوں سے تارنا سارہ کو کوفت سے ہوتی تھی،،، اور بعد میں ایسی گھٹیا دھمکی سے وہ ڈر کر رہ گئیں مجبوری کے تحت ایک دن اس سے بات کر لی،،، اسی دن اس کمینے نے سارہ کو پوپوز کیا سارہ نے جواب نا دیا کیونکہ وہ اسے کچھ مانتی نا تھی اسے تو نفرت ہوتی تھی،،، وہ بالکل بھی اس میں انٹرسٹ نا تھیں،، ایک دن دو دن سارہ نے بہت ہفتے بات کی وہ رات کی تاریکیوں میں بات کرنا چاہتا تھا جو سارہ جیسی شریف گھرانے کی لڑکیوں کو 3 مشکل سے بالکل بھی زیب نہیں دیتا اس نے صاف منع کر دیا،،، لیکن وہ کہاں باز آنے والا تھا اسے بات کرنے کے لیے اکساتا مگر سارہ اتنا مان گئیں تھیں کافی تھا اور وہ اسے کہنے پر کچھ نہیں کر سکتی تھیں اس نے سوچا وہ اسے بلیک میل کر کے بلائے مگر سارہ اسے اور بہکاوے میں نا آئیں،،، لیکن انکی دوست جس کے کہنے پر وہ مان گی تھی اس کو اپنا مطلب پورا ہوا یہی نہیں وہ بھی اس لڑکے کے ساتھ مل گی دن گزرتے گئے سارہ اس فیک ریلیشن جس میں انکی زرا بھی دلچسپی نہیں تھی بات کرتے وقت کراہیت آتی نفرت محسوس ہوتی مگر ملتی دھمکیوں سے وہ مزید ڈر جاتی تھیں،، ایک لڑکی سمجھ جاتی ہے ایک لڑکے کی باتوں سے کہ وہ۔ کیا چاہتا ہے اور جو وہ۔ چاہتا تھا سارہ وہ نہیں کر سکتی تھی تنگ آ کر سارہ نے اسکا نمبر بلاک کر دیا اور اپنی دوست سے کہا وہ۔ مزید اس سے بات نہیں کر سکتیں بس پھر سارہ نے اس سے بات نا کی کیونکہ سارہ سے وہ کمینہ انسان اپنی بات کہہ چکا تھا سارہ کو مزید نفرت ہو گی سارہ نے اسکی بہن تک کو چھوڑ دیا،،، اور اس اکیڈمی تک کو چھوڑ دیا جہاں وہ اسے دھمکاتا تھا،،، اسے چھیرتا تھا انہیں لگا تھا راوی اب چین چین لکھے گا مگر قسمت میں بہت آزمائش باقی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی اصل امتحان آئے گا اور انہیں وہ امتحان بہت کڑے وقت سے گزارے گا،،،

جب یہ بات اس انسان کو پتہ لگی اسکی جلی پر تیل پڑا وہاں پہنچ گیا جہاں سارہ چلی گئیں تھیں،، سارہ کی زندگی کے بہت خوب صورت دن شروع ہونے والے تھے ہو بھی چکے تھے مگر بہت آزمائش بھی آگے تھیں وہ نہیں جانتی تھیں،،، کہ آگے کیا امتحان آئیں گے وہاں سے وہ۔ نکل آئیں مگر وہ کمینہ اس قدر بیگرت ہو گا اس بات سے وہ ناواقف تھیں۔۔۔۔

ماضی:

”نصیب کی ازیت سہے بغیر ہم مر نہیں سکتے“

آمنہ یہ سب بتا کہ کچھ دیر کے لیے رکیں جب کہ شاہ صاحب کا مرکز نگاہ وہی تھیں اسکے ایک ایک لفظ سے اس کے چہرے تاثرات نوٹ کر رہے تھے بہت دیہان سے وہ یہ سب بات سن رہے تھے انہیں ابھی بھی شک تھا کہ کہیں آمنہ بیگم ضرور ایسی بات کریں گے یا پھر چھپانے کی کوشش کریں گی جو ماضی کا حصہ تھی جیسی وہ بہت غور اور توجہ سے اسے دیکھتے یہ بات سن رہے تھے وہ دو منٹ کے لیے خاموش ہوئیں تو انکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے گھوری سوائے نیزے پر تھی آمنہ نے سر اٹھانے کی غلطی کی مگر گھوری دیکھ کر دوبارہ گڑبڑا گئیں

۔۔۔۔

کیا،،، رک کیوں گئیں آگے بتاؤ۔۔۔؟؟؟ وہ دانت پیس کر بولے تو وہ سر جھکا گئیں۔۔۔





بات مت بدلو آمنہ غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے اور تم جانتی تھی وجہ کیوں نہیں کی اسکے سامنے۔۔۔۔

Excuse me for your kind information ..

مسٹر شاہ وہ واقف تھی آپ بھی جانتے ہیں نا انکی محبت اور عشق کی انتہا،،،، یہ محظ آپ کی غلطی ہے سارہ کی نہیں اسے بیچ میں مت گھسیٹیں۔۔۔۔

تمہیں جو بات بتانے کا کہا آمنہ وہ بولو اب کی بار قریشی صاحب جو چپ چاپ بیٹھے تھے آخر بول ہی اٹھے کتنا چپ رہتے انکی جنگ شروع ہو چکی تھی یہ تو چپ ہونے والے دونوں نا تھے اس لیے آمنہ کا ہاتھ کھینچ کر اپنی گرفت میں بٹھایا،،، اور شاہ صاحب کو ٹھنڈا ہونے کا اشارہ کیا آخر کوئی ایک چپ ہوتا تو نا۔۔۔۔

آپ تو دیں گے نا اپنے دوست کا ساتھ ا۔۔۔۔۔۔۔

وہ پورا نام نابول پائیں جب انکے شوہر دھاڑے شٹ اپ وہ انکی گرفت میں کانپ اٹھیں۔۔۔۔

بات بتاؤ آمنہ کوئی فضول بات نہیں گاٹ اٹ۔۔۔۔

آمنہ نے بھر آئی آنکھوں سے اپنے شوہر کو دیکھا جو شاہ صاحب کے سامنے انہیں ڈانٹ گئے احد صاحب نے غصے بھری آنکھوں سے انہیں بولنے کا اشارہ کیا تو شاہ صاحب کی مسکراہٹ دیکھنے والی تھی ڈانٹ جو پڑوادی تھی خوش ہونا تو بنتا تھا جوانی سے اب تک یہی تو کرتے آئے تھے وہ۔۔۔۔

اس مسکراہٹ نے آمنہ کو آگ لگائی اور بڑے بڑے طریقے سے انہوں نے شاہ صاحب کو گھوری سے نواز اوہ چہرہ جھکا گئے۔۔۔۔

اب دیکھیے گا زرا شاہ بھائی کیسے بل نکالتی ہوں میں ہری مرچ مصالحہ،، کالے مرچ ہری مرچ اور لال مرچ لگا کر پاسٹ بنا بتایا اپکو بیچ میں گھسا کر تو دیکھیے گا ہنہہ وہ نظروں کے حصار میں لے کر بولی۔ شاہ صاحب نے گڑ بڑا کر اس پٹاخہ عورت کو دیکھا اور اپنی ہنسی پر لعنت بھیجی اب آمنہ نے مزے سے سر ہلایا۔۔۔۔

جی تو سنیے احد اور شاہ صاحب۔۔۔۔

شرم کر لو بی بی بڑا ہوں بھائی بلا تو غصے میں پتہ نہیں تمیز تہذیب کہاں چھوڑ آتیں ہیں یہ محترمہ۔۔۔۔

ہنہ،،،، خیر بڑے تو نہیں ہیں ہم عمر ہی ہیں بھائی صاحب۔۔۔

قریشی صاحب نے صدمے سے ان دونوں کو دیکھا اور سر پیٹا ابھی کتے بلیوں کی طرح لڑ رہے تھے اور اب طعنہ زوری۔۔۔۔

آپ لوگ سہمی سے بات بتائیں ورنہ اللہ حافظ میں چلا۔۔۔۔

اچھانا بیٹھ جائیں بتا رہی ہوں۔۔۔۔

سارہ بیگم اس کمینے خضر کی نظر میں آ تو چکی تھیں روزانہ کی حرکات سے تنگ آ کر سارہ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس اکیڈمی میں۔ آگے سے کبھی نہیں پڑھیں گی انہوں نے اسی وقت اپنی مدرسے سے بات کی اور وہاں سے نکلنے کی کوشش کی انکی ماما کو انہوں نے بتانا چاہا مگر سر کی وجہ سے بتا نہیں پائیں اس لیے انہوں نے اپنی ماما سے زد کر کے وہاں سے نکل آئیں اور اپنے گھر کی قریب تراکیڈمی میں ایڈمیشن لیا اب کی بار بڑے اچھے سے آمنہ کامر کزننگ شاہ صاحب تھے کیونکہ اب نکلنے والے تھے بل اور شاہ صاحب کے پہلو بدلنے کی آنے والی تھی باری اور آنے بچوں 4 والا تھا مزہ آمنہ کو کی تو سنیے حاضرین آمنہ تھوڑا جھوم کے بولیں شاہ صاحب نے اس عورت کو دیکھا جو

کی ماما ہو کر بھی ان سے کیسے اینٹ پتھر کا بیڑ رکھتی تھیں اور بچوں والی حرکتیں کرتیں تھیں انہیں اپنے دوست پر ترس آیا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میک اکیڈمی کے کچھ دنوں بعد سارہ کو ایک ہینڈ سم نوجوان خوبو شخص آمنہ نے کڑوا منہ بنا کر شاہ صاحب کو دیکھا تو وہ منہ چڑھا گئے آمنہ کو آگ لگی،،، ابھی بتاتی ہوں بہت اڑھ رہے ہیں نا اتنا سر لیس میٹر اور اوپر سے ان دونوں کی اوٹ پٹانگ حرکتوں نے قریشی صاحب کو آگ لگا دی وہ آگ بگولا ہو کر بولے آپ دونوں باز آتے ہیں یا میں جاؤں وہ دوبارہ اونچا بولے آمنہ نے انہیں دیکھا جو مفتے میں اچھل رہے تھے۔۔۔

یار تمہارا صبر ہے اس عورت کے ساتھ پتہ نہیں میں سیر لیس آیا تھا اور یہ جو کر کہیں کی۔۔۔

چپ دونوں ایک دم چپ اگر اب اپنے شاہ صاحب منہ چڑھایا مجھے تو میں اٹھ کر چلی جاؤں گی سارا ملبہ بڑی چالاکی سے شاہ صاحب پر ڈال دیا وہ منہ کھولے اس چالاک عورت کو دیکھتے رہ گئے یا اللہ پناہ اس عورت سے پتہ نہیں وہ معصوم سی بچی کس پر گئی ہے۔۔۔۔

سارہ کو کچھ ہی عرصے بعد شاہ صاحب دیکھے کافی دن ہو چکے تھے انہیں دیکھتے یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے دونوں ہی دل میں ایک دوسرے کے لیے جذبات رکھتے تھے مگر دل کی بات زبان پر آنے سے

کتراتی تھی ایک دن شاہ صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا اور سارہ نے اگنور کر دیا پر آخر وہ بھی انہیں پسند کرنے لگیں تھیں تو وہ زیادہ دیر اگنورنا کر پائیں یہ بتاتے ہوئے ایک منٹ بھی آمنہ کی ہنسی یاد آنتوں نے نمائش کروانا بند نا کی جب کہ شاہ صاحب کا بھی ایسا ہی حال تھا سیریس سیچویشن پر وہ دونوں بہن بھائی ہنس دیے قریشی صاحب کو صدمہ ہی لگ گیا، وہ بھی انکا ساتھ دیتے ہنس دیے ان دونوں کی ہنسی کی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتے تھے ان کو ہنستا پا کر آمنہ اور شاہ صاحب چپ ہوئے تو احد صاحب نے گھور کر ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

او کے اب کچھ نہیں اب سیریس آمنہ پلیزز بہت ہو گیا اب نہیں کوئی فضول حرکت سیریس طریقے سے بتاؤ  
سب۔۔۔۔ شاہ صاحب سیریس ہوئے۔۔۔۔

ہاں ہاں او کے اب نہیں بس سیریس آمنہ بھی سیریس ہوں۔۔۔۔

شاہ صاحب اور سارہ کے درمیان بات چیت سٹارٹ ہوئی سارہ بیگم ایک صاف اور معصوم دل کی مالک تھیں انہیں لگا تھا کہ اب وہ کمینہ چلا گیا وہ انکے پیچھے نا آپائے گا مگر وہ غلط تھیں دن حسین سے حسین تر ہوتے گئے شاہ صاحب کے دل میں۔ محبت بڑھتی گئی جبکہ سارہ جو ڈر جاتی تھیں وہ انہوں کھونا نہیں چاہتیں تھیں پہلی دفعہ دل کسی کی طرف مائل ہوا تھا جبھی رب سے پل پل ان ظالم کا ساتھ مانگتیں شاہ جی کی گھورتے ہوئے اپنی بات بتائی تو وہ پہلو بدل کر رہ گئے،،،،،

”ہو نہہ آئے بڑے مجھے گھورنے والے اب آیانا اونٹ پہاڑ کے نیچے  
آمنہ محظ انہیں دیکھ کر سوچ سکیں انکو رکتا دیکھ شاہ صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔“

خیر مگر کب تک ایک دن وہ کمینہ خضران پہنچا وہاں اکیڈمی اور اسے سارہ کی اس اکیڈمی لاپتہ بتانے والی کوئی اور  
نہیں سارہ کی اپنی دوست ماہ نور تھی،، سارہ اسے دیکھ کر شدید گھبراہٹ میں جو بات محض انہیں تنگ کر رہی تھی وہ  
یہی تھی کہ وہ شاہ صاحب کو کیا بولے گا انکے بارے میں اور آخر کیا چال چلے گا یہی بات بالکل درست وہ چال  
چلنے ہی آیا تھا یہاں اور چل کر بھی گیا جب اسے پتہ چلا کہ شاہ صاحب اور سارہ بیگم ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ  
ہیں تو وہ بہت ہوشیاری سے چال چل گیا وہ اپنی طرف سے اکیڈمی چھوڑ گیا سارہ کو لگا مصیبت رب نے سر سے  
ٹال دی مگر اصل امتحان تو باقی تھا یا یہ کون بتاتا،،،، خضر کو کچھ کنفرم نہیں تھا کیونکہ ایک دوسرے کو پسند  
کرنے کی بات صرف سارہ بیگم اور شاہ صاحب تک محدود تھی اور کسی کو کچھ معلوم نہ تھا،،،، مگر سارہ کے لاکھ  
چھپانے کے باوجود اس ماہ نور سے یہ بات ناچھپ پائی اس نے جانے کیا پر پتہ لگو الیا اور کنفرم کر کے اس خضر کو  
ساری بات بتا ڈالی خضر کو آگ لگ گئی سارہ بیگم کو شاہ صاحب،،،، کے تعلقات بہت خوشگوار تھے،،،،، سارہ  
بہت خوش تھیں اپنی زندگی میں کوئی نئی تبدیلی محسوس کر کر انہیں بہت اچھا لگتا رہے روزانہ اساتھ مانگتیں  
تھیں مگر اس ساتھ کو کسی کی بہت بری نظر لگ گئی وہ شاہ صاحب کو دیکھتیں بولیں شاہ صاحب سر جھکا گئے

-----

ایک دن خضر نے بہت بری چال چلی کسی اکیڈمی کے ہی لوفرسے سارہ بن کر بات کر ڈالی،،،، ان نون آئی ڈی بنا کر اور اس لوفرسے کہا کہ وہ جا کر شاہ صاحب کو بتائے کہ تمہاری گرل فرینڈ عرف تمہاری محبوبہ کس کس سے باتیں کرتی ہے ان دونوں کے پلین کے مطابق خضر نے آئی ڈی بنائی اور اس سے کافی دن سارہ بن کر بات کرتا رہا اسی دور ان نون نے سارہ کے نام سے بنی فیک آئی ڈی کے میسجز شاہ صاحب کو دیکھائے اور بولا کہ دیکھ تیری محبوبہ ہر ایک سے الگ الگ آئی ڈی رکھ کر بات کرتی ہے شاہ۔ جی نے اس آئی ڈی کو خود کی آئی ڈی سے ڈھونڈا وہ نامی کیونکہ اس آئی ڈی سے خضر نے شاہ صاحب کو بلا کر رکھا تھا جبھی اس کے میسجز پڑھے جسے پڑھ کر انکو شدید غصہ ایک طرف سے دل کہتا تھا کہ سارہ ایسی نہیں ہو سکتی دوسری طرف آئی ڈی پر ایک دم بالکل ٹھیک انفارمیشن اور سب کچھ شاہ صاحب نے سارہ سے گھر جا کر سختی سے پوچھا انہوں نے صاف سچ بولا انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں شاہ صاحب نے انہیں آدھی حقیقت سے باور کروایا تو سارہ نے قسمیں کھا کر بولا کہ یہ سب جھوٹ ہے وہ چیک کر سکتے ہیں ان کے ہر نمبر پر ایسی کوئی آئی ڈی نہیں ہے شاہ جی نے اس ٹائم بول دیا کہ انہیں اسپر مکمل بھروسہ ہے مگر اس لڑکے کا تعلق کیا ہے سارہ تم سے سارہ پہلے گھبرائیں اور ایک دفعہ دوبارہ غلطی کر گئیں اپنے شاہ سے چھپانے کی کاش وہ اس وقت سب سچ بتا دیتی مگر اسے اسی بات کا ڈر تھا کہ شاہ صاحب پہلے ہی اس قدر غصہ ہیں اور غصہ ہو جائیں گے اور ان سے بات نہیں کریں گے مگر آنے والے طوفان سے ابھی بھی وہ بے خبر تھیں وہ کیا جانتی تھیں کہ وہ تین سال سے چار سال تک اپنے شاہ سے بہت دور چلی جائیں گی اور



بات نا کر پائیگی اور اگر رابطہ ممکن ہو تو اس دوران کتنی غلط فہمیوں نے شاہ صاحب کو گھیر رکھا ہو گا اور تو اور انہیں اپنے شاہ کے مطلق کتنی غلط فہمیاں ہو گئیں وہ نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔۔

-----

حال:

لندن:

آج یونیورسٹی میں غیر معمولی ہل چل سی تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا ہر طرف ایک ریو مر ساتھ وہ یہ کہ پچلرز کے فرسٹ ایئر کی لڑکی دو دن سے لاپتہ تھی اور ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہ تھا،،، اسی دوران مشا اپنے سو کالڈ مینگٹر کے ساتھ اندر داخل ہوئی سامنے کسی نے اس کے قیامت خیز حسن کو کن انکھیوں سے دیکھ کر اپنے دل میں اتارا وہی اس کے پیچھے آتے لو فر کو دیکھ تن بدن میں آگ سے بھڑک گئی،،، ابھی وہ اٹھتا اس سے پہلے ہی کچھ لڑکیوں نے اسے اور اس کے مینگٹر کو گھیرا۔۔۔۔۔

What take a side we are getting late for a class.....

مشا نے مخصوص سٹائل سے کہتے ہوئے اپنی منہ پر آتی آوارہ لٹ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مس مشارائٹ ہاں جی یہ آپکے سو کالڈ فرینڈ یا بوائے فرینڈ جو بھی ہیں یہ کس۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ مشانے اسے روکا۔۔۔۔۔

یہ کوئی میرے بوائے فرینڈ یا کوئی فرینڈ نہیں محض میرے فیونسی ہے۔۔۔۔۔

واٹسٹٹ مس مشا کیا کہنے ہے آپکے شکل سے تو آپ اس قدر حاجن یا بہن جی ٹائپ لگتیں ہیں اور لو میرج کر کے کس قسم کا گھٹیا سو کالڈ مینگٹر رکھا ہوا۔۔۔۔۔

اے کیا مطلب تیرا کیا بولی جا رہی ہوش میں تو ہے تو زبان کھینچ لوں گا کیا کیا میں نے جو تو اس طرح میرے خلاف بھڑکار رہی۔۔۔۔۔

مشانے حیرت سے اسے دیکھا جو لڑکیوں سے اس قدر گندے لہجے میں بات کر رہا تھا مشا کو جھر جھری آئی

۔۔۔۔۔

Excuse me mind your language other wise I'm not like a hajan or behan g  
type girl I will slap on your face....

لڑکی نے غصے سے کہا اور ایک قدم بڑھا کر آگے بڑھ گئی فصی کا تورگ ہی اٹھ گیا آج تک اس کے پاس ڈری سہمی  
لڑکیوں سے واسطہ پڑا تھا یہ تو آج پہلی بار دیکھی تھی آج بجلی۔۔۔۔

دیکھیے آپ لوگ کیوں اسے یوں کہہ رہے ہاں کوئی کچھ تو بتائے یہ کیا تماشا ہے مشار وہا نسی ہوئی۔۔۔۔

تماشا یہ ہے مس مشا کہ آپکے یہ سو کالڈ مینگیتر کافی دنوں سے میری ایک معصوم اور ہمارے گروپ کی سب سے  
حسین لڑکی دانیہ کو چھیڑ رہے تھے اسے ہر اسماں کرتے تھے اور وہ ان سب سے مینٹلی ٹارچر ہو چکی تھی،،، وہ یہ  
سب پر نسل کو بتانے چاہتی مگر وہ اس دن سے غائب ہے اس کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے مس مشا آپ مجھے ایک  
باعزت خاندان کی لگتی ہیں مگر آپ بھی اس کے ساتھ یوں چھی۔۔۔

ارے چھوڑو یہ کیا بولے گی اس کو بھی ٹائم پاس کے لیے چاہیے ہو گا یا یہ بیغرت اس سے بھی ٹائم پاس کر رہا ہو گا  
اور کیا۔۔۔۔



لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گا ابھی لڑکی اسے کچھ کہتی جب ایک بھاری رعب دار آواز پیچھے سے گھونجی۔۔

Stop sister....!!!!

Get back I will handel ...

لڑکیوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ تھابی ایس سی کے تھرڈ سمسٹر کا ہینڈ سم جس پر بیچلرز تک کی لڑکیاں مرتی تھی  
عالیان،،،، عالیان احد قریشی،،، لڑکی اس پر سے ہٹی۔۔۔

دن سے غائب ہے اس کا اتہ پتہ نہیں ہے اور 2 آپ کون اور آپ کیسے ہینڈل کریں گے ہماری دوست پورے  
مجھے یقین ہے کہ اسی نے کیا ہو گا۔۔۔

آپ جانے سمجھے اور کسی ثبوت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی ناس،،، اس کے لیے ثبوت تو چاہیے جو ہم کل تک مل  
کے ڈھونڈ لے گے پھر دیکھیں گے اس کا انجام اور آپ کی دوست وہ جلد مل جائے گی یہ میرا وعدہ ہے ابھی آپ  
اس دو ٹکے کے لڑکے کو چھوڑ دو۔۔۔

لڑکی کو عالیان کی بات میں دم نظر آیا اور اسے چھوڑ دیا ہاتھ جھاڑ کر کھڑی ہوئی مشانے کن انکھیوں سے اسے دیکھا جسے عالیان نے باخوبی نوٹ کیا، اور اپنا لب دانتوں تلے دبایا۔۔۔

اگر میری دوست کو کچھ ہو افسی رحمان تو تمہارا انجام بہت برا ہو گا سمجھے لڑکی غرائی۔۔

پہلے ثبوت ڈھونڈھو ملے گا تو بتا دینا وہ کہتا خود وہاں سے مشا کو چھوڑ کر یونی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

مشا صدمے کی کیفیت سے آنسو بہاتی وہاں کھڑی تھی آخر کس قدر غلیظ انسان سے پالا پڑا اس سے پہلے وہ کافی ریو مرزن چکی تھی مگر اسے لگا کوئی فضول میں بول رہا ہے مگر اس دن زرش کے سامنے اسے کھڑا پایا جو اپنے دوست کے ساتھ مل کر سعیر کو مار رہا تھا تو وہ ٹھٹکی ضرور تھی مگر اسے جب بھی لگا رضا اس کا دوست ہے اس کے لیے ہی لڑ رہا ہو گا مگر اس قدر گندی کمپنی پر نہایت پریشان تھی اس کا لائف پارٹنر ایسا ہو گا کیا پوری زندگی اس کے ساتھ گزارنی پڑے گی ہر گز نہیں اسے سوچ کر کچھ ہو اور آج جو سننے کو ملا وہ تو بہت زیادہ تھا آخر کیا سچ تھا کیا جھوٹ جبھی منہ چھپا کر روتی بیچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

سٹوڈنٹس کارش ہنوز وہی تھا ہر کوئی اس لڑکی کو نشانہ بنائے پتہ نہیں کیسی کیسی گو سپز میں مصروف تھے۔۔۔

ارے یہ تو زرش کی دوست ہے،،، اور یہ لڑکی دیکھو اور اسکے مینگتر کے کرتوت۔۔۔۔

لگتا خود بھی ایسی ہے جو مینگتر بھی ایسا ہے خود بھی لڑکوں کے ساتھ فلرٹ کرتی ہوگی۔۔۔۔

ہاں ہاں آخر جیسا مرد ویسی عورت یہ بھی ویسی ہوگی۔۔۔۔

مشایہ سب سن کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔

Shutup

Just shutup

ایک لفظ اور نہیں عالیان کی رعب دار آواز پورے کوریڈور میں گھونچی،،،، یہ ضروری نہیں ہے اگر کسی کا سو کالڈ مینگتر ایسا ہے تو وہ بھی ایسی ہو عالیان جھٹکے سے مشا کا بازو پکڑ کر خود کے روبرو کیا دیکھو اسے اسکی آنکھوں میں دیکھیں کیا لگتی ہے یہ آپکو فلرٹی یا سو کالڈ لڑکی ہاں بولو اب وہ دھاڑا مشا اسکے پہلو میں کھڑی کانپ اٹھی آج یہ سب کیا ہو رہا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔

معاف کریں پلیززز آپ لوگ جائیں میں جیسی ہوں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں مشاروتی آواز میں ان سب کو  
 بولا

مجھے میری زندگی جینی ہے آپکو اپنی اور اپنی قبر میں جانا ہے میری فکر چھوڑ کر خود کی فکر کریں مشانے ہاتھ جوڑ  
 کر التجا کی۔۔۔۔۔

مشا۔۔۔۔۔

عالیان نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

آپ تو رہنے دیں بس کر دیں کسی کو کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

ارے دیکھو تو کیسے چھڑو ارہی کل دیکھنا اسی کے ساتھ نظر آئے گی ایک لڑکا ڈھیٹ ابھی بھی بازنا آیا۔۔۔۔۔

تمام لڑکیاں ایسے ہی گوسپز میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔





کینے تیری جرات کیسے ہوئی اسکے بارے میں یہ بکو اس کرنے کی مشا کو خود کے پیچھے کرتے اسے گریبان سے  
جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

اے چھوڑو تیری کیا لگتی بہن ہے تیری جو اتنی تکلیف ہو رہی۔۔۔۔۔

شٹ اپ،،،، جسٹ شٹ اپ،،،، میری جو بھی ہے تیری بہن ہے۔۔۔۔۔ آئندہ اس کی طرف نظر بھی  
اٹھائی یا کسی نے اسکے بارے میں کچھ کہا تو وہ زندہ اپنے قدموں پر چل کر واپس نہیں جائے گا سن لیں سب چاہے  
وہ کوئی بھی ہو کوئی بھی مطلب کوئی بھی گاٹ اٹ،،،، اور کیوں یہ بہت جلد پتہ چل جائے گا یہ کہہ کر بہت حق  
سے مشا کا ہاتھ پکڑ کر کلاس میں لے گیا اور جا کر کلاس میں ہاتھ چھوڑا اور خود باہر نکلتا چلا گیا،،،،، مشا نے بھیگی  
آنکھوں سمیت اس انسان کی پشت کو دیکھا آخر کس حق سے وہ اسے بچالایا اور اسکا ساتھ دیا وہ اسے گہری  
سوچوں میں گم چھوڑ کر وہاں سے نکل گیا پیچھے مشا نے سر پکڑا اور دوبارہ رو دی۔۔۔۔۔

-----

زرش مشا کو ریلیکس کر کے باہر لائی جو جب سے روئے جا رہی تھی،،،، زرش نے اسے ریلیکس کیا اور بھول جانے کو کہا،، اسے سمجھایا وہ فصی کے بارے میں اپنے ڈیڈ کو بتادے وہ تمہیں اس نام کے رشتے سے آزاد کر دیں گے تمہارے حق میں جو بہتر ہو گا وہی ہو گا اللہ پر یقین رکھے،، مشا نے اسکی باتوں پر غور کیا اور تھوڑا ریلیکس ہوئی،،، لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ دونوں باہر آئیں جب مشا کو انکی دوست ملی وہ بھاگ کر اسکے پاس گئی جو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ہوا کرتی تھی،،، زرش نے اسے دیکھا ارے لڑکی رو کو مگر وہ تو رکی ہی نہیں کو ریڈور کے بیچ پر اپنا بیگ رکھا اور اوپر کی جانب بڑھی تھی جہاں ایک کو من روم بھی تھا،،، جہاں اس وقت سعیر بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔

زرش مزے سے چلتی آرہی تھی جب اچانک سعیر کی نظر اپنی دشمن جان پر پڑی جو مزے سے فون پر ٹائپ کرتی چلی آرہی تھی سعیر اٹھ کر دروازے کے پاس آیا زرش جیسے ہی وہاں پہنچی سعیر نے اسے دروازے میں ہی کھڑے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچا وہ چیخنے کے لیے منہ کھولتی سعیر نے اسکی بولتی بند کی اسکے منہ پر ہاتھ رکھا،،، زرش نے اسے گھورا۔۔۔

سعیر نے آرام سے اسکے لبوں سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

یہ مائی بیوٹی سعیر نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔۔۔

وہ جو ایک دم ڈر گئی تھی اس حرکت پر اور غصہ آیا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے سعیر ایسے کون کرتا ہے۔۔۔ اٹک ہی گئی جب اچانک اسکے اونچا ہونے پر سعیر جھٹکے سے اسکے قریب ہو اور دیوار کے سائیڈ پر اپنا ایک ہاتھ رکھا۔۔۔۔

کلک کلک،،، کیا کر،،، رہے ہیں ہہہ،،، ہٹیں۔۔۔۔۔

وہ اٹک کر اپنی بے قابو ہوتی دھر کنوں پر قابو پاتی بولی۔۔۔۔

لیکن مقابل کی طرف سے جواب نادر وہ اسے تگے جارہا تھا۔۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔؟؟؟

تم،،، میں تمہیں حفظ کرنا چاہتا ہوں تمہیں اپنے آپ میں بسانا چاہتا ہوں اپنی آنکھوں میں،،، تاکہ تمہارے نا ہوتے ہوئے یہ نظارہ ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے جھک کر کان میں سرگوشی کی وہ جھینپ کر رہ گئی

----

کلک کلک،،، کوئی اااا،،، آجائے گا سعیر،،، منم،،، مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔

مجھے میری جان کو دیکھنا اسے حفظ کرنا کچھ لمحات بتانے ہے جو وہ ہمیشہ سو کر میرے فلاپ کر دیتی ہے اسکی کان کی لو کو لبوں سے چھوتے گھمبیر سرگوشی کی گئی۔۔۔۔۔

اپنا محرم،،، اور من پسند شخص اپنے سامنے اوپر سے من پسند خوشبو حواسوں پر سوار ہوتی اور اسکی قربت اسے ہمیشہ بے قابو کرتی اسکی دھر کنوں میں انتشار پیدا کرتی۔۔۔۔۔

سعیر نے اسکا چہرہ دیکھا جو گلانی سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اوووومائی لولی ریڈروز

میرا ٹماٹر۔۔۔۔۔



دیکھ لیا ناپنے سارا دن کہہ کارنامہ انجام دینا ہے مجھے اسائنمنٹ دینی ہے اس لیے جانے دیں نا۔۔

یہ تو ہے سارا دن میرے۔ سامنے اتنی خوبصورت بیوی ہو گی تو یہ کارنامہ خود باخود انجام دیا جائے گا اور!! ہمہم اگر دل گستاخی پر اتر آیا تو کیا کروں گا اسکے ڈمپل پر۔ لب مس۔ کرتے وہ بولا تو وہ ایک دم۔ جھینپ گئی الفاظ منہ سے نکلنے سے قاصر ہو گئے سعیر نے کافی دیر بعد پیچھے ہٹ کر اسے دیکھا تو وہ نظریں جھکائے لال چہرے سے نیچے دیکھ رہی تھی سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسکی جھکی پلکوں کے جھاڑ پر لب رکھے اور اسے آزاد کیا وہ اسکے حصار سے نکلتی فوراً وہاں سے بھاگ گئی پیچھے وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا،، میٹرک کے امتحانات شروع کرنے میں کچھ ہی دن باقی تھے بچے زور شور سے محنت کر رہے تھے،، میک اکیڈمی کے ٹیسٹ سیشن سٹارٹ ہو چکا تھا،، اسی میں بچے روزانہ اکیڈمی باقاعدگی سے آرہے تھے شاہ صاحب جو کہ سارہ بیگم سے جانے کیوں ناراض تھے،، انکی کسی غلطی کے نا ہونے کے باوجود گندی عادت ہمیشہ کی طرح آمنہ نے شاہ صاحب کو منہ چڑھا کر بولا وہ ماتھا پیٹ کر رہ گئے۔۔۔

او بی بی بغیر غلطی کے نہیں ناراض تھا میں کیا آدمی کہانی بتائی جا رہی جب سے تمھاری طرح ہر کوئی ویلا نہیں ہوتا۔۔۔





بس یہی وہ دھمکی تھی جس سے آمنہ کی جان پر بن آتی تھی کیونکہ جب قریشی صاحب ناراض ہوتے تو اس قدر براناراض ہوتے ماننے نا آتے اور انکی جان پر بن آتی مگر وہ ظالم صدا کے۔۔۔۔

اچھانا نہیں نہیں اب نہیں کرتی نا کچھ نہیں کرتی آئی پر امس ناراض نا ہوئے گا آمنہ لاڈ سے اپنے شوہر کے قریب ہو کر بولیں تو پہلو بدل گئے آمنہ نے منہ پھلایا۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے آمنہ کی حرکتیں ملاحظہ فرمائیں اور مشکل سے ہنسی رکی یقین ہو گیا کہ انکی بیگم نے یہی والی حرکتیں ضرور اسی سر پھری عورت سے سیکھی ہیں انہوں نے دانتوں تلے لب دبا یا۔۔۔۔

امنہ نے انہیں گھورا آپکی وجہ سے میرے پیارے شوہر ناراض ہو گئے مجھ سے آمنہ غصہ ہوئیں وہ حیران رہ گئے جب سے خود الٹی حرکتیں کر رہی اور پھر سے سارا ملبہ مجھ پر ڈال دیا اس سر پھری عورت نے چالاک لومڑی وہ بڑبڑائے۔۔۔۔۔

اچھانا مان جائیں نا احدا ب نہیں کچھ کرتی نا نہیں لڑوں گی نا ان سے آپکی قسم وہ انکے کندھے پر سر رکھے لاڈ سے!!! بولیں پلیز ز۔۔۔

معصوم سی شکل بنا کر التجا کی وہ فوراً پگھل گئے۔۔۔

Be serious now ...!!!

Ok...!!!

وہ پیار سے اپنی بیوی کا گال تھپتھپاتے بولے وہ جانتے تھے پیار سے سمجھنے پر سمجھ جائیں گئیں س۔۔۔۔

او کے اب نہیں پکا وہ مسکرا کر بولیں وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔۔

گڈ گرل چلو اب آگئے بولو۔۔۔۔

شکر ہے میں سمجھا رہی ہوں میں چلتا ہوں پر آئی تھینک یو ہیو ڈن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ  
صاحب نے بات اُدھوری چھوڑی جبکہ قریشی صاحب نے انہیں بری طرح گھورا اور آمنہ نے لہو چھلکتے چہرے  
کے ساتھ دوبارہ انہیں ایک گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شرم حیا نہیں آج کل کے زمانے میں پتہ نہیں کیا کیا بولتے رہتے اللہ اللہ کرنے کی عمر اور کیسی باتیں کر رہے توبہ  
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ توبہ!!!

آمنہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

رہنے دو بی بی جانتا ہوں میں جب سے الٹی حرکتیں تمہاری ملاحظہ فرما رہا میری اللہ اللہ کرنے کی عمر ہے تو

For your kind information mrs ahad quershi....!!!

ابھی جو انوں کی طرح میں منار ہاتھ اچھا کو۔۔۔

انف ایک تو یہ بے باک انسان آؤ گی صوبیہ آنٹی سے آپکی شکایت لگانے سیدھا کریں گی آپکو۔۔۔

کیا بات کر رہی ہو جان صوبیہ آنٹی نہیں سارہ بھابھی کو شکایت لگائیے گا وہ کریں گی انہیں بلکل سیدھا۔۔۔

”آخر وہ تو جانتی ہیں کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نانکلے تو انگلی ٹیرھی کرنی پڑتی ہے“

قریشی صاحب نے اپنے دوست کی ٹانگ کھینچی تو انہوں نے برے طریقے سے اپنے دوست کو گھورا جب کہ

آمنہ کھکھلا دیں۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں،،،، مشہور زمانہ اپنا ڈاٹلاگ آج کافی عرصے بعد منہ سے نکالا آمنہ دوبارہ ہنس دی اور لگ گئی شاہ جی کو آگ۔۔۔۔۔

احد دودد دسیدھی طرح یہ بتا رہی ہے کہ میں جاؤ۔۔۔۔۔

اچھایا ٹھنڈے ہو جاؤ بتا رہی ہے چلو بیگم بتاؤ وہ اسکی ناک کو ٹچ کرتے بولے۔۔۔۔۔

اوکے ہاں تو کہاں تھی میں آمنہ نے سوچنے کے انداز میں بولیں۔۔۔۔۔

ہاں جی وہ خضر کی فیک آئی ڈی والا ابھی سولو ہوا تھا آخر شاہ صاحب کو دوبارہ سارہ نے اپنے اعتماد میں لیا تھا اللہ اللہ کر کے اپنا اعتماد دوبارہ قائم کیا اور شاہ صاحب کی ناراضگی کو دور کیا تھا مگر قسمت ایسی تھی کہ اس دشمن تک یہ بات جلد جا پہنچی کہ سارہ اور شاہ صاحب بالکل ٹھیک ہیں آپس میں البتہ وہ بات بھی کرتے ہیں اور یہ خبر پہنچانے والی بھی ماہ نور ہی تھی جس سے لگ گئی خضر کو دوبارہ آگ اب کہ بار چلنی تھی کوئی گہری چال اور ایسی چال کہ وہ شاہ صاحب اور سارہ کو بہت عرصے کے لیے بہت دور کر دیں گی بہت دور۔۔۔۔۔

خضر کو جب پتہ چلا کہ وہ دونوں آپس میں ٹھیک ہے وہ اس آگ میں جل کر راکھ ہو گیا آخر کیا کرے اسے ہر حال میں۔ سارہ اپنے ساتھ چاہیے تھی،،،، اسے پانا اسکا گندہ غلیظ جنون تھا نہایت گھٹیا جنون۔۔۔۔

خضر نے میک اکیڈمی کے کسی لڑکے سے بات کی یہ تھا میک اکیڈمی کا۔ لو فر رضا علی شاہ جی کا دشمن جو شاہ صاحب کو کسی آنکھ نا بھاتا تھا کیونکہ وہ بھی سارہ کو کسی گھٹیا نظر سے دیکھتا تھا چھیرتا تھا مگر شاہ صاحب کے ہوتے انہیں کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ کے ایمپو سیبل ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا لاسٹ کے دن تھے،، کیونکہ امتحانات قریب تھے،، آج سیکنڈ لاسٹ ڈے تھا،، جب رضانے خضر کے کہنے پر ایک لڑکی سے بات کی کہ وہ جیسے تیسے سارہ کا سارہ بائیو ڈیٹا سے دے،، اور اسکی آئی ڈی بھی،، اس لڑکی نے سارہ کا سارہ بائیو ڈیٹا اس لڑکے کو دیا اور شاہ اور انکے درمیان جو کچھ بھی چل رہا تھا وہ سب کچھ رضا کو بتا دیا،، رضا کمینے نے جا کر اس خضر کو بتایا کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے فیئنگلز رکھتے ہیں اور سارہ میڈم اسکی تھوڑی سی ناراضگی پر گھبرا جاتی ہیں اور شاہ بھائی انکے ایک سوری پر دو آنسو بہانے پر مان جاتے ہیں اس بات نے خضر کو آگ لگائی اس نے ایک نی چال اسی ٹائم چکی یہ خضر بٹ تھا جو سارہ کے بھائی کو بھی جانتا تھا اور رضا اسکی دوستی بھی تھی جبکہ سارہ کے بھائی نہیں جانتے تھے کہ کس قسم کے گھٹیا لوگ ہیں انکی بسس سلام دعا کی حد تک ان سے بات چیت تھی۔۔۔۔

خضر ماہ۔ نور کی وجہ سے یہ بھی جان گیا تھا کہ سارہ کی آئی ڈی کا پاسورڈ شاہ صاحب کے پاس ہے،، جبھی ایک گہری چال چل دی جا کر سچ سے پہلے سارہ کو ایک ان نون آئی ڈی سے میسجز پر میسجز کیے کیونکہ وہ جانتے تھے

ایک دو میسج یا کچھ میسجز کو دیکھ کر سادہ کبھی بھی کسی ان نون کو نہیں ریپلائے نہیں کریں گی لیکن بلیک میل کر کے وہ ان سے ریپلائے کروا سکتا ہے۔۔۔۔

اور وہ جانتا تھا اگر شاہ صاحب نے یہ دیکھ لیا تو وہ سارہ پر کتنا غصہ کریں گے اور اسی دوران وہ موقع پر چوکا مارے گا۔۔۔۔

یہی کیا سارہ نے آئی ڈی کھولی تو کسی ان نون آئی ڈی سے ڈھیر سارے میسجز انکے منتظر تھے سارہ نے وہ آئی ڈی کھولی اور جا کر اسے ریپلائے دے دیے،، اس لڑکے نے سارہ کو خود سے بات کرنے کا کہا مگر سارہ منع کر گئیں وہ خود پریشان تھیں کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے اس دوران انکے ساتھ کون کر رہا ہے انہیں کچھ سمجھ نہیں۔ آتا تھا اور جس چیز کا ڈر تھا وہی ہو سادہ ایٹ آٹائم کسی ایک بندے سے بات کر سکتی تھیں وہ ٹینشن کی وجہ سے شاہ صاحب کو سہی سے ریپلائے نہیں کر پار ہی تھی آپ صاحب نے انکی آئی ڈی کھولی وہاں کسی ان نون کے میسجز دیکھ کر ایک آگ کا شعلہ دل میں بھڑک اٹھا اور وہ ساری بھڑاس نکل آئی یہاں سارہ پر کہ آخر اگر میسج ابھی گیا تھا تو انہوں نے جواب کیوں دیا کیوں سارہ معافی مانگتی رہ گئیں سمجھاتی تہ گئیں مگر وہ بھی شاہ صاحب تھے دوسری دفعہ اس غلطی کی امید انہیں بالکل بھی نہیں تھی سارہ سے انہیں ہرٹ ہو اور وہ سخت قسم کے ناراض!!!! سال جان پر بنا دے گی اففففف۔۔۔۔ 3 4 ہو گئے،، اور سارہ بیگم کی قسمت تھی کہ یہ ناراضگی ایسی



ناٹ ایٹ آل،،، پیار کرتی ہوں بہت ڈھیڑ ڈھیڑ سارا میں اپنے شوہر سے الحمد للہ تنگ کرنا تو قومی فرض ہے وہ  
قریشی صاحب کا گال کھینچتی بولیں۔۔۔۔

سال پہلے 35 شاہ صاحب نے نفی میں سر ہلایا،،، مینز کہ سر سیلی کیا وہ اب بھی اسی طرح کی بچی تھی جو  
تھی۔۔۔۔

... شاید ہاں جھبی میری پیاری بیگم انہیں بے بی بلاتی ہیں، ہم مہم  
وہ محض سوچ سکے۔۔۔۔

کون سے مراقبے میں چلے گئے شاہ بھائی واپس آجائیں۔۔۔۔

ہاں ہاں سن رہا ہوں اپنی بیوی سے اتنے عرصے بعد اتنی اونچی آواز میں بعد کرنے پر انہیں افسوس ہوا انکا چہرہ  
آنکھوں کے آگے لہرایا تو انہیں شدید افسوس ہوا اور خود پر غصہ نکالا مگر آمنہ کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس  
آئے۔۔۔۔



خضر نے کچھ ہی دن بعد جب اسے پتہ لگ گیا کہ شاہ صاحب سارہ سے شدید ناراض ہیں وہ ان سے بات کرنا بھی پسند نہیں کر رہے تو اس نے اسی کے اوپر ایک اور چال چل دی انہیں الگ کرنے کی چال،،، سارہ کے بھائی کو سب بتا کر انہیں پتہ نہیں کیسے سارہ کے بھائی کو سب بتا دیا سارہ بیگم کے بھائی کو ان پر شدید غصہ آیا وہ غصے میں گھر آئے اور آکر سیدھا سادہ کے سر پر پہنچے،،، ان سے پوچھا یہ کون ہے آخر شاہ ان نے بول دیا کہ وہ میرے کلاس فیلو جسٹ فرینڈ مگر انکے بھائی جو دیکھ کر انکی چیٹ پڑھ کر آئے تھے اس سے اب انہیں سارہ کی بات پر یقین نا آیا،،، اور سارہ کی آئی ڈی کھول لی جیسے سارہ کی آئی ڈی کھولی ٹاپ پر شاہ جی کچھ میسجز تھے،،،، سارہ کے بھائی نے اوپر سے نیچے تک ساری چیٹ پڑھی،،،، اور غصے سے سارہ کی جانب بڑھے جس میں صاف لفظوں میں ان سے پیار کا اظہار کیا گیا تھا۔۔۔۔

پیار کرتی ہو کڑے تیور لیے پوچھا گیا۔۔۔

ہاں ایک لفظی دو ٹوک جواب آیا۔۔۔

بھائی نے سارہ کو جھٹکے سے اپنے سامنے کیا یہ کوئی عمر ہے تمہاری محبت کرنے کی ہاں وہ غرائے سارہ سہم گئیں۔۔۔۔

محبت کرنے کی عمر نہیں ہوتی اور ہم دونوں کا کوئی غلط منہ میں الفاظ رہ گئے جب ایک زناٹے دار تھپڑانکے منہ پر پڑھا۔۔۔۔

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی سارہ یہ کہہ کر اسے بیڈ پر پٹخ کر وہ اپنے فون کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنے دوست کو کوڈورڈز میں کچھ بولا جو کم۔ از کم سارہ تو سمجھ ہی گئیں کہ وہ شاہ۔ صاحب کو کچھ کہنے جارہے ہیں،،،، رضا سے کہہ کر شاہ صاحب کے گھر کا ایڈریس نکلوایا اور دھوکے سے انہیں بلوایا جبکہ سارہ نے ماہ۔ نور کو کہا تھا وہ شاہ صاحب کو انفارم کر دیں کہ وہ کسی کہ بھی کہنے پر گھر سے مت نکلیں مگر وہ استعین کا سانپ ایسی تھی کہ اس نے کوئی بھی کام نہ کیا کوئی میسج یا کال شاہ صاحب کو نہ لگا کہ الٹا انہیں پر لائن مارنا شروع کر دی،،، اور سارہ کو ان سے بدگمان کرنا شروع کر دیا،،، اور سارہ جن کو آنکھیں بند کر اپنے شاہ پر یقین تھا اور آج بھی ہے کسی کے کسی بہکاوے میں نہیں آئیں،،،، سارہ کے بھائی نے شاہ صاحب کو بہت مارا اس وقت پتہ نہیں کیا بات ہوئی شاید شاہ صاحب بھی بات کو ٹریش ٹالک میں لے گئے کہ وہ سارہ سے بات کرنا نہیں چھوڑیں گے،، وہ اگر آرام سے بات کرتے مگر شاید قسمت میں یہ سب لکھا تھا انکی بات کافی بحث میں چلی گئی جس سے بھائی کا ہاتھ اٹھ گیا اور ان نے شاہ صاحب کو کافی مارا البتہ شاہ صاحب بغیر سارہ پر کوئی بات ڈالے انکی عزت کا خیال کرتے مار کھاتے رہے،،، ایک دفعہ بھی نہیں روکا بھائی نے انہیں سارہ سے بات کرنے سے منع کیا وہ فوراً منع ہو گئے کہ اب سارہ کا اگر میسج بھی آئے گا تو وہ جواب نہیں دیں گے بھائی نے انہیں انکے کچھ دوستوں سمیت گھر بھیج دیا کیونکہ ان کی حالت کافی غیر تھی سارہ کے بھائی شاہ بھائی سے نمٹ کر گھر آئے سیدھا سارہ کے کمرے میں گئے جہاں وہ گھٹنوں

میں منہ دیے روئے جا رہی تھیں اور شاہ صاحب کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھیں مگر انہیں نہیں پتہ تھا کہ قسمت نے انکے ساتھ کیسا کھیل کھیل دیا ہے سارہ کے بھائی چلتے انکے قریب آئے اور آکر اسے بہت بے دردی سے بولے،، اب کبھی بھی اس سے رابطہ نہیں کر پاؤ گی،، کبھی نہیں اور ایک وڈیو انکے سامنے چلا دی جس میں شاہ صاحب کو بہت تکلیف دی جا رہی تھی،، وہ کیسے دیکھ لیتی یہ سب ان سے زیادہ ان کو تکلیف ہو رہی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی،، جبکہ وڈیو میں انہوں نے صاف دیکھا کہ پیچھے خضر اور رضا کھڑے ہیں سارہ نور اسمجھ گئیں یہ انکی چال ہے انکے ذریعہ بھائی کو پتہ چلا اور بھائی ان تک پہنچے،، اور پھر کیا ماہ نور نے شاہ کو میسج نہیں کیا تھا یا کیا انہوں نے دیکھا تھا آخر کیا مسئلہ تھا کیا جو شاہ صاحب بھائی کی پہنچ تک آسانی سے پہنچ گئے اس دوران سارہ کئی دن کافی دسترب رہیں انہوں نے کافی کوشش کی شاہ صاحب سے بات کرنے کی مگر ناہو پاتی وہ گھٹ گھٹ کر روتی تھیں،، دن گزرتے گئے ماہ نور سے کہہ کر ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس نے الٹا سارہ کو شاہ صاحب سے بدگمان کرنا شروع کر دیا،، کی غلط باتیں بول کر انہیں ان سے بدگمان کرنے کی کوشش کرتی مگر وہ سارہ ہی کیا جو بدگمان ہو جائے اس سے کہہ کر شاہ صاحب سے کنٹیکٹ کی کوشش کی مگر نادر وہ نا کرواتی سارہ جس سے انکی دوستی کافی اچھی ہو گئی اور سارہ نے اسے اپنی (آمنہ) کو اس حادثے کے کافی عرصے بعد میں ملی لائف کے بارے میں بتایا،، کہاں کیسے کب سب کچھ ہوا آمنہ نے انہیں کہا چھوڑو وہ انکے شاہ صاحب سے بات کریں گی،، شاہ صاحب خود بھی سارہ کی بات نہیں سنتے تھے کیونکہ وہ شاہ ہی کیا جو اپنا وعدہ توڑ دے،، وہ اپنے وعدے کے پابند تھے سارہ اور اپنی بھلائی اسی میں سمجھی کہ انہیں چھوڑ دیں اور ان سے روپوش ہو جائیں وہ بہت عرصے سے یہ برداشت کرتی آرہی تھی آمنہ نے شاہ صاحب سے بات کی شاہ نے بہت آرام سے آمنہ کو اس

سے بات کرنے سے منع کر دیا مگر اب کی بار کوئی ماہ نور یا کوئی اور نہیں سامنے آمنہ بیگم تھی آمنہ امین جواب آمنہ احد قریشی تھیں،،، اگر شاہ اپنے وعدے کے پکے تھے اور ہارنا جھکنا نہیں سیکھا تھا تو آمنہ بھی کم۔ نہیں تھی ان نے بھی ہارنا نہیں سیکھا تھا ناٹوٹنا جھکنا ایک وعدہ آمنہ نے بھی کیا تھا کہ وہ شاہ صاحب کو جھکا کر لے کر آئیں گی وہ ضرور آئیں گے ان کا یقین تھا،،،، تو وہ اب کیسے منہ پھیرتیں ابھی تو پارٹی شروع ہوئی تھی،، شاہ صاحب کے امتحان اور اس وعدے کو پورا کرنے میں آمنہ اور سارہ کہ دوستی میں بھی بہت امتحاں آئے،، اسی دوران آمنہ کی لائف میں انکا شہزادہ مسٹر احد قریشی آئے،، جنھوں نے انکو اپنی لائف میں شامل کیا،، آمنہ اور قریشی صاحب کی اچھی بات چیت تھی،،،، ایک اچھی فرینڈ شپ شاید کبھی اس چیز کو محبت کا نام دیا نہیں جی اب بھی نہیں دیا،،، اسی دوران احد سے شاہ کا زکر کیا انہوں نے کہا وہ انہیں جانتے ہیں اندھے کو کیا چاہیے دو نین بس سال 4 آمنہ نے اگلا مہرہ قریشی صاحب پکڑے ان کے ذریعے شاہ جی سے بات کی ایک سال تک تو نامانے آخر بعد وہ مان گئے اور سارہ کو اپنے بندھن میں باندھنے کا فیصلہ کیا اس دوران خضر شانت تھا کیونکہ وہ چال چل چکا تھا اگر سارہ اسکی نہیں تو کسی کی نہیں مگر خوش فہمی تیرا آسرا۔۔۔۔

سال بعد سارہ کو اپنے سنگ کے گئے سارہ کی شادی دھوم دھام سے ہوئی شاہ صاحب 6 شاہ صاحب نے پورے عزت سے انکا رشتہ لے کر آئے اور سارہ کے پیرنٹس نے ہاں کر دی اسکے بعد خضر کو ایک سال بعد پتہ چلا سارہ کی شادی کے بعد،،،، سارہ کی شادی کے بعد انہوں نے اپنے شاہ کے ساتھ انتہائی خوبصورت حسین پل گزارے،،،، وہ مکمل تھے،،، اور اب انکو مکمل کرنے کے لیے انکی لائف میں چھ مہینے بعد انکا ٹل چیمپین آنے

والا تھا جو تھا ایان،،، سارہ نے بہت کی خوبصورت لمحات شاہ کے سنگ گزارے اور پھر انکے گھر ایان پیدا ہوا اسی دوران آمنہ کی شادی بھی ہو گئی اور وہ اپنے گھر کی ہو گئیں۔۔۔

پورے سال بعد شاہ صاحب اور سارہ کی لائف میں ایان نے جنم لیا،،، کافی مکمل منظر ہوا کرتا تھا یہ سب بالکل مکمل تھے،،، ہر غم سے دور کافی دور رررر کوئی غم نہیں تھا انکے پاس خوشیاں ہی خوشیاں تھیں مگر زیادہ خوشیوں کو نظر تو لگتی ہے تو بس ان کو بھی لگ گئی،،، ایان کے آٹھ مہینے بعد آمنہ نے شایان کو جنم دیا،،، اور ان کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں لیکن اب کی بار بہت ڈھونڈنے کے بعد آخر خضر کو سارہ اور شاہ صاحب کا پتہ معلوم ہو گیا اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ انکے ہاں انکا ایک بچہ بھی ہے جو کہ دو سال کا ہے ایان ہے اور وہ جانتا تھا کہ ان دونوں کی کمزوری اس وقت صرف انکی اولاد انکا بچہ ہو گا ایان اور وہ ایان کو کی نشانہ بنائے گا اپنا بدلہ لینے کے لیے۔۔۔!!!

کچھ عرصہ پہلے:

مہینے بعد سارہ کنسیو کرنے لگیں اور شاہ صاحب انکا بے حد خیال 6 جب سارہ۔ اور شاہ صاحب کی شادی ہوئی رکھتے اسی دوران ایک دفعہ کافی عرصے بعد انکا سامنا خضر سے ہوا،،، اور اس وقت بھی ابھی تک سارہ نے اپنے منہ سے کچھ اگلا تک نہیں تھا۔۔۔

-----

بچے گھر لوٹی تھی 11 گھنٹے بعد رات کے 6 وہ کسی کام سے فری ہو کر کسی کی انفورمیشن نے لے کر اب پورے بغیر کسی پرواہ بغیر کسی ڈر کے کیونکہ یہ طریقہ شاید ان جیسی لڑکیوں کا ہی تھا ورنہ شریف گھرانے کے لڑکیاں جتنی بھی ماڈرن اور فیشن ایبل ہو وہ گھر سے باہر نارہتیں اتنی دیر اور وہ کرتی بھی کیا اس سے کونسا کوئی پوچھنے والا تھا گھر میں ایک ماں تھی اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا اس کی بیٹی کہاں جاتی کہاں نہیں باپ کچھ عرصہ پہلے مرچکا تھا جیہی وہ اس قدر بے باک، بولڈ نیس کی مالکہ تھی۔۔۔

وائٹ باریک پیٹ تک آتی شرٹ پہنے نیچھے بلو جینز اور اوپر ریڈ شارٹ جیکٹ پہنے وہ بے نیازی سے اپنے گھر کے اوپر والے پورشن میں داخل ہوئی، سامنے ہی ماں مزے سے بیٹھی، ٹیبل پر ٹانگیں رکھے کوئی میگزین پڑھنے میں مصروف تھی وہ کھل کر مسکراتی اس تک آئی۔۔۔

وہ اپنی ماں کے گلے میں جھومی۔۔!! پیے مام۔۔۔

ہیے پرنسز۔۔۔۔۔ نمرہ نے اسکا گال۔ چوما۔۔۔۔۔

کہاں سے آرہی ہو اور یہ اتنی خوشی خیریت تو ہے نا۔۔۔۔۔ نمرہ میگزین چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

یس ایوری تھنگ از رائٹ مام۔۔۔۔۔

لگتی نہیں کچھ زیادہ خوشی ہی جھلک رہی ہے آج میری بیٹی کے چہرے سے ہاں کیا کوئی مل ول تو نہیں گیا نمرہ نے  
ٹھکوا مار کر اسے چھیڑا تو وہ بلش کر گئی۔۔۔۔۔

Umm actually yes mom

I found someone in club

Mama...!!

وہ کہیں کھوسی گئی۔۔۔۔۔

آہاں سچ کون کیسا ہے امیر ہے کیا،، دیکھنے میں کیسا اور کہاں رہتا کیا بیک گراؤنڈ ہے،، لالچی ماں بیٹی کی رال ٹپک  
گئی۔۔۔

Yes my sweet lady

He is drop dead handsome

Such a rich man

Have a dashing personality....!!!

وہ دانتوں تلے لب دباتی غلیظ ارادوں سے بولی۔۔۔

اوہو علیشہ کون ہے اور کلب میں مطلب لڑکیوں کے ساتھ دیکھا ماں نے کڑوی سے شکل بنائی خود اس بیٹی جیسے  
مرضی ہوں مگر لڑکا پاک چاہیے تھا ہر عیب سے پاک امیر کبیر ہو یہی تو انکی عادت میں تھا لالچی لوگ۔۔۔



او کمون ماما نہیں وہ سب سے الگ تھا سب سے الگ اس کی ہر ادا نے اسے سب سے الگ بنایا مام وہ لڑکیوں میں نہیں تھا ماما بلکہ ایک آدمی جو کسی دو لڑکیوں پر جھکا تھا اس نے اسے مارا ماما اور اسکے بعد ادائے بے نیازی سے چلتا وہ وہاں سے ایسے نکلا کہ میں کیا بتاؤں ایسی بے نیازی ماما کہ دیکھنے والے عیش عیش کر اٹھے میرے قدم با ساختہ اسکی جانب بڑھے مام۔۔۔

وہ اتنا رچ ہے ماما کہ پولیس والے کو منہ بند کرنے کے لیے بلینک چیک کی آفر کہ یہی نہیں وہ بولا کہ وہ یہ کلب کانوٹ تھا گیا انفنف ماما کیا لڑکا تھا میں اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ 5000 خرید سکتا اور جاتے ہوئے گارڈ کو

واہہہہہ علیشووووو بڑا کمال کا بندہ ڈھونڈا تمھاری باتوں سے تو مجھے بھی تجسس ہو رہا اسے دیکھنے کا علیشہ وہ کیسا ہے کہار ہتا ہے مطلب تم اس سے بات تو کرو، اس سے ملو ملاو کیا کہتا اپنی اداؤں سے اسے اٹریکٹ کرو۔۔۔

ہائے رے خوش فہمی تیرا آسرا،،، وہ کیا جانے وہ انسان عام انسان نہیں ہے احان ہے احان،،، احان احد قریشی) جس کو اگر دنیا کی کوئی چیز یا کوئی انسان اپنی طرف اٹریکٹ کر سکتا تو اب وہ صرف اسکی اپنی ایہا تھی صرف اپنی ایہا باقی دنیا کی خوبصورتی اب اسکے لیے معنی نہیں رکھتی اسی خوبصورتی نے اس بندے کو بے مول کر کے رکھ دیا اب اسے کوئی اور حسن اپنی جانب نہیں کھینچ سکتا ہر گز نہیں وہ ادائے بے نیازی،،، وہ چہرے کی معصومیت

،،، وہ ڈارک براؤن آنکھوں میں چھپی پاکیزگی،،،، وہ لمبے گھنے کمر پر جھولتے بال،،،، سب سے بڑھ کر دل کی پاکیزگی کا چہرے پر چھلکنا،، اس کے سپنوں کی رانی،،، وہی آئیڈیل جو کبھی اس نے سوچی تھی اور اب وہ کسی کی -- (طرف اٹریکٹ ہو گا نیور ایور

ا م م م ماما ملنا ملنا تو نہیں ہو گا۔۔۔۔

وہ آگے بول ناپائی جب نمرہ فور ابولی کیوں بھی کیوں نہیں مل پاؤ گی کیا وہ دوبارہ اس کلب میں نہیں آئے گا یا تم نے اسکی انفور میشن نہیں نکلو انی کہاں رہتا کیا کرتا۔۔۔

اوہو ماما سب نکلو الیا مگر وہ یہاں کا نہیں ہے۔۔۔ علیشہ نے جھنجھلا کر کہا ماں بولنے کا موقع کب دے رہی تھی --

مطلب یہاں کا نہیں ہے کھل کر بتاؤ بھی۔۔۔

اففف میری ماں،،،، وہ لاہور کا منڈہ ہے لاہوری لڑکا،،،، ایک رچ فیملی سے تعلق رکھتا ہے علیشہ نے دو تین تصاویر جو اسکی آئی ڈی سے لی تھی اسے لیمنیٹ کروایا اور ٹیبل پر ماں کے سامنے رکھا، نمرہ تو احان کو دیکھتی رہ

گئی مگر اس میں کشش تھی جانی پہچانی کششششش،،،، پر اسرار کالی آنکھیں،،،، یہ آنکھیں،،،، وہی سمانل،،، شکل میں  
 باپ والی چھوی،، بے اختیار منہ سے نکلا احد قریشی۔  
 علیشہ جو کب سے جانے کیا بول رہی تھی اس نام پر چونک کر،،، ٹھٹک کر رکی۔۔۔

ہیے ماما آپ کیسے جانتی اسے یہ تو اسکا سیکنڈ نیم ہے۔۔۔

کیا مطلب سیکنڈ نیم میں سمجھی نہیں علیشہ نمرہ اسکو دیکھتی بولی۔۔

مطلب ماما سر نیم ہے اسکا احد قریشی۔۔

میںزہی از احان احد قریشی۔۔۔۔

واٹ،،، احان احد قریشی،،، فرام لاہور آر یوسیر یس۔۔۔؟؟ نمرہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔

یس ماما آئم سیر یس مگر آپکو کیسے پتہ۔۔۔

نمرہ اب کی بار کھل کر مسکرائی،،، دل میں سوچا

دیکھا احد قسمت نے کتنے عرصے بعد دوبارہ ملا دیا اب تو یہ موقع ہاتھ سے نہیں جائے بنے گی میری بیٹی ہی)  
(تمھاری بہو

انفک کیا بھول گئی تھی کہ آمنہ ابھی زندہ ہے اور اسکے ہوتے ہوئے نمرہ کا سایہ اسکے گھر پر ایمپو سیبل نیور،،،  
اتنے سال پہلے اس گھٹیہ سائے سے بچنے کے لیے ہی وہ آسلام آباد سے لاہور شفٹ ہوئی تھی اب تو وہ اس کا نام  
بھی برداشت نا کرے گھر پر۔۔۔۔

گڈ ڈوڈ علیشہ بہت اچھا نشانہ ہے اسکو حاصل کر ہی دم لینا تمھاری ماں تمھارے ساتھ ہے کہتی وہ غلیظ مسکراہٹ  
لیے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

لندن:

حسب معمول دن کا آغاز ہوا تھا لندن کا موسم آج کافی سرد تھا، برف باری کا سلسلہ شروع تھا،، سڑکوں پر پڑتی برف جس سے ٹریفک بلاک ہو جاتی،،، خوبصورت سبزے اور درختوں پر پڑی برف،، اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو خود سے ڈھکا ایک مکمل خوشگوار ماحول بنا رہی تھی،، ہلکی ہلکی برف کی پھوار پڑتی،، بادل جیسے اٹھ رہے تھے۔۔۔

ایسے میں شایان اپنے گھر سے آفس آیا، جبکہ وہ دونوں طوفان یونی کے لیے چل دیے۔۔۔

ہی آفس ان پڑکا جبکہ 7:30 شایان آفس میں آیا آج خلاف توقع لوگ بہت کم تھے شاید وہ جلدی آگیا تھا ہاں وہ کا ہوتا تھا مگر زیادہ حیرت تو تب ہوئی جب دوسری طرف سامنے آفس کے ٹیرس میں سفید پڑی کو 8:30 ٹائم کھڑا پایا،، جو برف کی پھوار منہ پر پڑھنے سے کھکھلا رہی تھی،،،، وائٹ گھٹنوں تک آتی فراک نیچے چوری دار پجامہ پہنے،، ریڈ کلر کے سکاف میں چاند کا ٹکرا لگ رہی تھی۔۔

شایان مہبوت سایہ منظر دیکھے گیا،، وہ دل کے ہاتھوں مجبور خود با خود قدم با قدم اس تک بڑھا اور اب آکر بلکل اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

گھنی پلکیں رخساروں پر فایہ گن تھی کبھی وہی پر برف پڑنے سے رقص کرتیں،، تشنہ لبوں پر لگا گلابی گلوز،،  
گورے رنگ کے تھکے نقوش میک اپ سے پاک چہرے وہ دیکھے گیا۔۔۔

جانی پہچانی کلون کی خوشبو حواسوں سے ٹکرائی تو عرشہ اپنی ہوش کی دنیا میں آئی سامنے ہی اسکا سٹریل بوس کھڑا  
تھا وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی جواب اسے تاڑتو رہا تھا مگر پھر بھی سیریس شاید اسکا مزاج ہی ایسا تھا۔۔۔

Good morning sir ...!!

نسوانی آواز پر وہ ہوش میں واپس آیا۔۔۔

Morning ...!!

وہ اسی طرح اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔

عرشہ نے نظریں اٹھائیں،، نظریں نظروں سے ملی پل بھر کر عرشہ سامنے والی کی خوبصورت براؤن آنکھوں  
میں دیکھتی رہ گئی،،، کیا تھا اسکی نظروں میں۔۔۔

عزت، احترام، عقیدت اور کچھ پسندیدگی۔۔۔

عرشہ بوکھلا گئی۔۔۔

سر۔۔۔۔

پکارا گیا۔۔۔

اسکی حرکت پر وہ بھی حواس میں آیا۔۔۔

یس۔۔۔ اب کی بار اپنے سٹائل اور ٹیون میں واپس آیا۔۔۔

آپ یہاں اس وقت ابھی تو گھنٹہ باقی ہے مجھے کچھ کام تھا آپ یہاں اتنی جلدی اور اگر آگئی ہیں تو یہاں کیا کر رہی ہیں آپ شایان نے سنجیدہ ساہو کر پوچھا۔۔۔

عرشہ نے اس پاگل آدمی کو دیکھا مینزا بھی اس کا سر شاید اسے تاڑ رہا تھا اور اب مگر نہیں یہ سڑا ہوا انجن کڑوا کر یلا کیسے تاڑ سکتا کسی کو یہ میں کیا سوچ رہی۔۔۔

بچے کھل جاتا اور کرز ہوتے ہیں۔۔۔ 6 وہ میں سر میرا کچھ کام پینڈنگ تھا اور میں جانتی تھی آفس

واٹسٹٹ آپ کب سے یہاں ہے مس عرشہ۔۔۔؟؟؟

Sir from 7:00 Am

آپ کا دماغ تو نہیں چل گیا عقل گھاس چڑھنے گئی ہے کیا کوئی ور کر نہیں ہوتا اس وقت مس عرشہ صرف آفس میں صفائی کرنے کے لیے لوگ ہوتے ہیں اور باہر ایک گارڈ آپ کو کس نے کہا تھا کہ مردوں میں آکر گھنٹے سے یہاں بیٹھ جائیں۔۔۔

سر پر مجھے تو کوئی۔۔۔

وہ کچھ بولتی شایان اونچا بول گیا



Stop it Miss arshiya..!!

آپکو معلوم ہے کہ کسی کی نیت کب بگڑ جائے ہاں،، کب اسکے دل میں کھوٹ آجائے ہاں،، آپ آکر تین مردوں کے درمیان بیٹھ گئیں۔۔۔

سوری سر آئیندہ نہیں ہو گا مگر مجھے کام تھا۔۔۔

بھاڑ میں گیا کام مس عرشہ ہمیں ہمارے ایمپلائز پیارے ہیں خاص کر فیملی ایمپلائز انکی عزت کی حفاظت،، میں جانتا ہوں یہ لوگ ایسے نہیں مگر آپ کسی کے دل میں کیا چل رہا ہے نہیں جانتے،، کب کس کی نیت بدل جائے میرا مقصد صرف آپکو سمجھانا تھا اگر کام پینڈنگ رہ جاتا گھر میں کر لیا کریں مگر آفس وقت سے پہلے مت آیا کریں پلززز آئی ہو پ یوانڈر سٹینڈ۔۔۔

عرشہ نے بہت غور سے اسکی ڈانٹ سنی،، اسکی ڈانٹ میں فکر تھی،، اپنا نیت،، آج اسے اسکی ڈانٹ بری نہیں لگی جانے کیوں۔۔۔

جی سر سوری آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔

وہ مسکرایا، شیور گڈ گرل،، ڈمپل نے اپنے درشن کروائے۔۔۔

عرشہ نے بغور اسکا ڈمپل دیکھا کتنا پیارا لگتا تھا وہ ہنستے ہوئے وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب شایان نے اسے بولا  
گاٹا۔۔۔

جی،، جی سر وہ ہوش میں آئی۔۔۔

گڈ وہ اسکو ایک نظر دیکھتا اپنے کیبن میں چلا گیا۔۔۔

پچھے عرشہ نے سر جھٹکایہ کیا تھا میں کہاں کھوئی تھی انفنف عرشہ پاگل ہو کام پر دھیان دو۔۔۔

-----

ایان نے عائرہ کے میسجز دیکھے وہ چاہ کر بھی اگنورنا کر سکا کرتا بھی کیسے آخر اسکے بچپن کا عشق تھا دیوانگی وہ کیسے اگنور کر سکتا تھا مگر سب خیال جھٹک کر دل کے ہاتھوں مجبور اسے رپیلائے دیا۔۔

Yes I'm sorry I was busy ...!!

Really Sorry ...!!

عائرہ نے میسج دیکھا دل میں ایک الگ سی خوشی ہوئی،، اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

اٹس اوکے ایان کین آئی کال یو۔۔۔؟؟؟

پوچھا گیا مگر ایک دھچکا بھی تھا کہ کہیں منع نہ کر دے۔۔۔

ایان نے میسج دیکھا ایک پل کو دل دھڑکا۔۔۔

شیور۔۔۔

عائزہ نے دھرتے دل سے کال ملائی ہاتھ کانپنے لگے،،، زبان تالو سے چیک سی گئی۔۔۔

ایان نے کال اٹھائی مگر بولا کچھ نہیں شاید اسکے بولنے کے انتظار میں تھا اور عائزہ اسکے بولنے کے انتظار میں۔۔۔

دونوں کو ایک دوسرے کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی ایک دوسرے کی دھڑکن صاف کانوں میں سنائی دے رہی تھی آخر ایان ہی بولا۔۔۔

!!!عائزہ۔۔۔

پیار بھری پکار پکاری گئی۔۔۔

!!!ایان۔۔۔

وہاں سے بھی ایسی ہی پکار آئی جو ہمیشہ ایان کے دل کو بے قابو کر دیتی وہی نسوانی آواز اور پیار بھری پکار۔۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟

سوال پوچھا گیا مگر اس جانب بالکل خاموشی چاہ گئی۔۔۔

Aiza are u there...?

!!جی سننجل کر بولا گیا میں ٹھیک ہوں ایان۔۔۔

ایان سمجھ گیا وہ رور ہی ہے۔۔۔

عائزہ وائی آریو کرائنگ۔۔۔؟؟

عائزہ کے دل میں ایک الگ سی خوشی سی ہوئی وہ اب بھی پہچان لیتا تھا کہ وہ رور ہی ہے،، یہی تو تھی اسکی چھوٹی چھوٹی خوشیاں محبت میں اپنے محبوب کی اپنی طرف سے ایک چھوٹی سی پرواہ بھی بہت بڑی خوشی دے جاتی ہے بندہ کی دن تک اسی خوشی کو سوچ کر پھلتا پھولتا رہتا ہے۔۔۔۔

No Ayan I'm not I'm ok

What about you

How Are you??

عائزہ اب چھکتی آواز سے بولی تو سامنے والے کو سکون ملا۔۔۔

I'm good dear ..!!!

ابھی وہ کچھ بولتا یا وہ بولتی ایان کو میٹنگ کا بلاوا آگیا ایان نے شایان کو جی بھر کے گالیاں نکالیں۔۔

اللہ پوچھے تجھے شایان کمینے،،، ستھن کہیں کا دفع ہو و خود تو کسی کام کا نہیں دوسروں کے کام میں کیوں خلل ڈال رہا وہ اسے گالیاں دے رہا تھا جب عائزہ نے مخاطب کیا۔۔

ایان سن رہے ہیں کیا۔۔۔؟؟

ہاں ہاں، ایان ہوش میں آیا، اس سے پہلے وہ میرا کام تمام کرے میں چلتا،، اہمم عازہ ائی ول کال یولیٹر میری  
 میٹنگ ہے اور اگر میں ناگیا تو وہ سڑا ہوا،، آئی مین میرا دوست کوئی پتہ میں کلک آؤٹ ہی کر دے اس سر  
 پھرے آدمی کا پتہ نہیں میں آتا ہوں میرا انتظار کرنا چاہتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکلے۔۔۔

عازہ کہا پہلے اداس ہوئی مگر آخر کی بات پر چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

شیور ٹیک کئیر بائے۔۔۔

بائے ٹیک کئیر۔۔۔۔۔

سعیر اور زرش یونیورسٹی سے فری ہو کر گھر واپس جانے لگے جب عالیان کو کوئی کام پڑ گیا اسے کسی کام سے  
 ضروری جانا پڑا،، سعیر کو بولا وہ زرش کو گھر ڈراپ کر دے،، سعیر مان گیا اور زرش کو اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔

لا کر گاڑی میں بٹھایا، خود آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔

اور اسکی جانب مڑا جو مزے سے سیٹ پر براجمان تھی۔۔۔

جی تو جناب گھر جانے کا ارادہ ہے کہ نہیں آپکا۔۔۔؟؟؟ سعیر نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

کیا مطلب ہے کیوں نہیں ہے گھر ڈراپ کریں مجھے وہ بے نیازی سے بولی۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ میرا ارادہ تمہیں خود کے گھر خود کے روم میں لے جانے کا ہے تو بے حد شرارت سے کہتا  
اسکی جان ہوا کر گیا۔۔۔

ننننن،،،، نہیں مجھے گھر جانا، زبان تالو سے چپک گئی، لال ٹماٹر ہو گئی۔۔۔

سعیر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا ارے لڑکی ابھی تو میں نے کچھ کہا نہیں تمہارا یہ حال ہو گیا جب کہوں گا تو کیا ہو گا وہ اسکے  
قریب ہو کر بولا زرش کی گال پر جھکتا بولا وہ چھینپ گئی۔۔۔



گنگ،، گھر چلیں پلینرز زوہ اسکی قربت اسکی خوشبو کو اپنے حواسوں پر سوار ہوتا دیکھ بے قابو ہوتی دھر کنوں کو سنبھالتے بولی۔۔۔

چلتے ہیں وائٹنی کس بات کی جلدی ہے ادھر دیکھیں۔۔۔۔

زرش نے اسے دیکھا وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا،، وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

سعیر میں تھک چکی مجھے گھر جانا وہ بامشکل بول پائی اسے نظروں کی تپش نہیں سہی جا رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے جانا،، تم مجھے بے خود کر دیتی ہو۔۔۔۔

تمہاری یہی ادائیں تمہارا یہی شرمانا مجھے باقabo کر دیتا ہے۔۔۔۔

تمہاری بو کھلا ہٹ مزید مزہ دے جاتی ہے۔۔۔۔

تمہارے چہرے پر سیکھرتے حیا کے رنگ مجھے تمہاری اور کھینچتے ہیں۔۔۔۔



ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کرتے آرام سے ڈرائیو کرنے لگا وہ اسی طرح اسکے سینے سے لگی رہی اسے محسوس کرتی رہی مگر دل اسے خود سے الگ کرنے کا نہیں کہہ رہا تھا جانے کیوں عجیب و سوسوں نے دل و دماغ کو گھیر رکھا تھا اسنے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک ماردی،، ٹھنڈی پھونک اپنے منہ پر محسوس کر کے سعیر کی آنکھیں بند ہوئیں مگر جب کھولیں تو سامنے انکی بیگم ان پر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی جبکہ اسکا گھر آچکا تھا،، سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔۔

کو نسا جادو کر رہی تھی میری جان مجھ پر ہاں وہ اسکی ناک کو ٹچ کرتا بولا۔۔۔

کیا جادو سعیر میں آپکو وچ لگتی ہوں۔۔۔

واہہ مائی لووو کیا بات کر دی مزہ آگیا۔۔۔

زرش نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔!!! سعیر رر۔۔۔

جادو ہی تو کیا ہے مجھ پر میری جان تمہارے علاوہ کوئی دیکھتا نہیں۔۔

او کے بس اس سے پہلے وہ پھر شروع ہوتا وہ فوراً سے ٹوکتی باہر نکل گئی جہاں وہ اسکے گھر کے سامنے گاڑی رک  
!!! چکا تھا۔۔ پیچھے وہ گہرا مسکرایا میری جان۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر سعیر کو دیکھا اور ہاتھ ہلاتی بائے کہتی اندر چلی گئی۔۔۔

سعیر مسکرا کر اپنے گھر کی جانب بڑھا ابھی کچھ کی آگے بڑھا کہ اچانک پیچھے سے تیز سپیڈ سے کار آئی اور پیچھے سے  
اسکی کار کو ہٹ کیا سعیر کی کار الٹتی ہوئی دوسری سڑک پر گئی ہے برادھم کا ہوا اور کار بری طرح ڈٹ بج ہوگی۔۔۔۔۔

ماضی:

”کچھ تلخ یادیں دماغ میں ہمیشہ گھر کر جاتی ہیں چاہ کر بھی نہیں نکل سکتیں“

ماہ ہو گئے تھے اور وہ لوگ بھرپور خوشیوں سے اپنی نئی زندگی گزار رہے تھے 6 شاہ صاحب اور سارہ کی شادی کو  
،،، بے حد پیار،، شاہ صاحب اپنی بیگم کی محبت کی انتہا سے واقف تھے اور یہی محبت کی انتہا شاہ کو اپنی سارہ کے  
پاس واپس کھینچ لائی اور انہیں اس سے بھی زیادہ محبت کرنے پر مجبور کر دیا پر ایک بات سچ ہے اور ہمیشہ رہے گی  
جتنی محبت کو وہ شاہ صاحب سے کرتی ہیں شاہ صاحب بھی واقف ہیں انکی محبت کی انتہا سے کی زیادہ محبت عشق  
کی انتہا تک سارہ بیگم شاہ صاحب سے کرتی ہیں،،، سبق کہ طرح پڑھ کر شاہ صاحب کے سامنے جھکتی آمنہ بولی  
وہ ماتھا پیٹ گئے۔۔۔۔۔



تم ہر بات میرے پر کیوں ڈالتی ہو چئیٹر خود کی بات بھی مجھ پر ڈال دیتی تم یہ تمہارا کام۔ ہے تم ہی کرو باجی مجھے معاف کرو۔۔۔

اپنے وہ۔ کہانی نہیں پڑھی

”جس کا کام۔ اسی کو سا جھے“

اس لیے میں ایسے کام کیوں کروں جبکہ کام آپکا ہے آپکی حرکتیں ماضی کی ملاحظہ فرما کر ہم ہنس رہے ہاں آمنہ نے فوراً حساب بے باک کیا۔۔۔

بھاڑ میں ہی چلی جاؤ تم تو قسم سے بہت ہی کوئی ویلی انسان ہو تم۔۔۔

وہ ایک چولی کیا ہے نا آپ ہمیشہ کہہ دیتے بھاڑ میں جائیں لیکن مجھے یہ بتادیں رکشے میں جانا یا پھر ٹیکسی اور کرایہ کون دے گا معصوم سی شکل بناتی آرام سے بولتیں انکا پارہ ہائی کر رہی تھی،،، یہی وہ ٹائم تھا جب شاہ صاحب نے دانت کچکچائے اور آمنہ نے انکی پک لے کر انکی بیگم کو سینڈ کر دی۔۔۔  
تمہاری ہری مرچ۔۔۔

اووووو

Sarah's red chilli

B calm

Don't be angry okkk

واٹسٹٹ۔۔۔۔؟؟؟؟ یہ کیا ہے

Sarah's red chilli

یار احد شاہ صاحب نے صدمے سے دوست کو دیکھا جن ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

!!! آمنہ کھلھلا دیں افففففف۔۔۔

میںز سر یسلی کیا تپانے میں مجھے بڑا مزہ آتا قسمے شاہ بھائی ہمیشہ سے۔۔۔

میں چلتا ہوں تمہارا کام تم۔ ہی کو سا جھے صاف لفظوں۔ میں کہا کہ اپنی بلا تم ہی سنبھالو،،، احد نے لب دبایا اور

اپنی بیوی کو اپنے پاس کیا۔۔۔

منظور ہے بھی مجھے میرا کام پیار سے اپنی بیوی کا گال کھینچتے بولے جانتے تھے ایسے ہی چپ ہو گئی وہ اچھل کر دور

ہوئیں۔۔۔۔

یہ کیا بیہودگی ہے شرم نہیں آتی آپ دونوں کو بہت ہی کوئی بے باک انسان ہے اپ دونوں آمنہ نے اچھے سے

انہیں ڈانٹا۔۔۔۔

بابا بابا بابا

What happened to ahad red green chilli--??

وہ اسکے مزاج اور کپڑوں پر ٹونٹ کرتے بولے جو گریں کلر کے ڈریس میں اب غصہ ضبط کرتی لال ہو گئی تھی

---

ارے غصہ کیوں ہوتی ہیں جان من ایسا کیا بول دیا آپکے بھائی نے سہی تو بولا سمجھا کرو گھر جانے دو سارہ بھابی چاہیے انہیں یاد آرہی ہے وہ اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑ کر کمر پہ ہاتھ رکھ کر قریب بٹھایا۔۔۔

ہاں وہ پہلے نا سمجھی سے احد کو دیکھیں پھر اچھل کر دوبارہ دور ہوئیں،،، ہاں تو جائیں نا اپنی سارہ کے پاس وہ بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتیں بولیں۔۔۔

یہ کیا بکو اس ہے احد یہ تم۔ دونوں میاں بیوی بہت ہی کوئی بد تمیز ہو۔۔۔

Enough b serious

اب کوئی نہیں بولے گا جو بات ہوگی سرس ہوگی،،، بلکل سرس اب کی بار آمنہ بلکل سرس ہو گئیں وہ لوگ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو رہے تھے کیسے سرس ہوئی ہے پہلے ہی ایسا کر لیتے تو اتنا وقت ناضج ہوتا۔۔



After 6 months...!!!

سارہ بیگم نے پورے گھر کو اپنی طرف سے ایک خوشخبری سنائی جس سے انکی خوشیوں کو دو بالا کر گئیں شاہ صاحب نے اپنی بیوی کا بے حد خیال رکھا،، بیڈ سے پاؤں نانیچے اتارنے دیا،، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ سارہ کی لال مرچ ہے بڑی کثیرنگ۔۔۔

یار یہ دیکھ پھر میں کچھ بولا تو اسکا پارہ ہائی ہونا۔۔۔

احد نے تنبیہ کی وہ معصوم کل بنا کر انہیں دیکھتی رہ گئی۔ احد نے ایک پیاری سی فلائینگ کس اپنی !!! آمنہ۔۔۔ بیوی کو پاس کر دی وہ بوکھلا کر اٹھ کر رون صوفہ سینٹر پر بیٹھ گئیں اپنے شوہر سے کی دور احد نے لب دیا یا جبکہ آمنہ نے انہیں بڑی طرح گھورا۔۔۔

ہو گیا اااااااااااا۔۔۔؟؟؟؟؟ شاہ صاحب نے پوچھا،، یا کچھ باقی ہے وہ رہا سامنے کمرہ۔۔۔

اففففف تو بہ آپکی شامت تو پکی گھر چلیں آپ بتاتی ہوں پھر میں دیکھتی کس۔۔۔۔۔۔۔ کچھ بولتے ہوئے ایک دم رک گئیں پر سامنے بیٹھے دونوں نفوس انکی بات کا مطلب سمجھ گئے احد قہقہ لگا کر ہنس دیے جب کہ شاہ صاحب سرخ ہو گئے۔۔۔

بے باک لڑکی،، بے شرم،، کوئی شرم ہوتی حیا ہوتی بھائیوں کو کوئی ایسے بولتا۔۔۔

سیم ٹویو بہنوں کو کمرے میں جانے کا کہا جاتا بھلا۔۔۔

آگے بولو آمنہ مشکل سے اپنی ہنسی رکتے احد نے بولا۔۔۔

ماہ سارہ کا شدید خیال رکھا،، ان پر انچ نا آنے دی،، پتہ۔ نہیں میں کیوں انکی تعریف کر رہی ہوں 6 پورے محض سوچا گیا۔۔۔

مہینے بعد ماہ نور کو سارہ کا پتہ چل گیا اسکی شادی ہو چکی ہے اور اسی شاہ کے ساتھ ماہ نور نے خضر سے رابطہ 6 لیکن کیا خضر کو دوبارہ آگ لگ گئی۔۔۔

ماہ نور نے آمنہ سے کنٹیکٹ کیا ہمیشہ کی طرح سارہ کی انفولینے کو وہ آمنہ کے پاس آتی،، اور اسکا میسج آتے آمنہ نے سارہ کو بتایا لیکن یہاں یہ دونوں دو ستیں غلط تھیں بے شک سارہ کی طاقت ہمت انکے ساتھ تھی ان نے آمنہ کو کہہ دیا وہ ماہ نور سے کہہ دے کہ وہ شاہ کے ساتھ بہت خوش ہے،،، شاید سارہ نے اسکے منہ پر چاٹا مارنا چاہا مگر قسمت۔۔۔

آمنہ نے ماہ نور کو بتا دیا، ماہ نور نے خضر کو بتایا،،،، رضا جو کہ خضر کا دوست تھا وہ اس سب سے دور بہت دور جا منتھ 6 مہینے بعد جب سادہ 6 چکا تھا، خضر نے اپنے جگری دوست سے کہہ کر شاہ صاحب کا پتہ نکلوایا،،، اور کنسیو کر رہیں تھیں وہ اچانک سارہ کے سامنے آگیا،، ایک مال میں سارہ کے سامنے آیا، اور جانے کیا کیا بکواس کرنے لگا وہ آپکو شاہ صاحب بتائیں گے کیونکہ مجھے پوری بات نہیں معلوم۔۔۔

وہ میرے سامنے آیا،، سارہ اور میں کچھ شاپنگ کرنے مال کی طرف گئے تھے جہاں وہ پہلے سے موجود تھا شاید نہیں یقیناً وہ ہماری اک اک بات سے واقف تھا وہ جانتا تھا کب کب سارہ کہاں ہے اور میں کہاں ہو شاہ صاحب نے سنجیدگی سے بتانا شروع کیا۔۔۔

اور اس وقت وہ ہمارا راستہ کاٹتا ہمارے قریب آیا،، اور سارہ کو۔ بکواس کرنے لگا کہ اس نے اس کے ساتھ دھوکا کیا ہے،، سارہ نے اس سے وعدے کیے تھے جو توڑ دیے اور انہیں فیک آئی ڈیز کے میسجز مجھے دیکھائے جو سارہ بن کر اس کو کیے گئے تھے،،، میں جانتا تھا وہ جھوٹ ہے میں سارہ کی سچائی سے واقف تھا مگر مجھے شک ہو گیا کہ پاسٹ میں انکالنگ ضرور ہے جو سارہ نے مجھ سے سنیر نہیں کیا ابھی تک یہ چیز مجھے بہت ہرٹ کیونکہ میں جانتا تھا سارہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی اور اسی بات کا گھمنڈ تھا مجھے اس پر مگر جب مجھے پتہ چلا کافی دکھ ہوا

---

اسے تو میں ٹھکانے لگا کر اس ٹائم گھر آگیا مجھے سارہ پر کافی غصہ آیا،، اور انجانے میں،، میں اپنے غصے میں اسے ہرٹ کر گیا،، کافی دانٹا اور مجھے آج بھی یاد کے میری وجہ سے وہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی قرب سے آنکھیں بند

کرتے بولے اور میرے اس غصے کا نقصان میرے ایان نے بھی اٹھایا جب ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ آپکی وائف یا بے بی میں سے کسی ایک کو بچانا ہو گا،،، اس بات پر آمنہ نے اپنے شوہر کو دیکھا کیونکہ کچھ ایسا ہی گل وہ بھی اپنے غصے میں کھلا چکے تھے اپنے جڑوا بچوں کے وقت غصے سے انہیں دیکھتیں منہ پھیر گئیں اور شاہ صاحب کو غصے سے دیکھا وہ سر جھکا گئے۔۔۔

میں اپنے کیے پر کافی شرمندہ تھا مجھے اس وقت پتہ چلا کہ درد اور غصے کا انجام کیا ہوتا،،، اس وقت میں نے یہ بات اُدھوری چھوڑ گئی مگر ہم سب سارہ سے واقف ہیں ان کی کھوپڑی میں بات پڑ چکی تھی وہ۔ بتائے بغیر کیسے رہ سکتی تھیں۔۔۔

گھر آکر میں نے اسکا بے تحاشا خیال رکھا اور اسے کہا جو ہو چکا اسے بھول جاؤ چھوڑ دو وہ دوبارہ اس طرف دیکھے گا بھی نہیں مگر اس نے مجھے ساری شروع سے اینڈ تک بات بتائی جسے سن کر مجھے مزید غصہ آیا اور دل کیا کہ اسکو زندہ زمین میں گاڑ دوں مگر یہاں میری سب سے بڑی غلطی جو میں نے سے چھوڑ دیا اور دوبارہ اسکا خمیازہ میرے ایان کو بھکتنا لڑ اپنی جان پر۔۔۔

مہینے بھی گزر گئے اور ایان کی پیدائش کا وقت آیا،،،، سارہ کی ڈیلوری میں کافی کو ملیکشنز آئی 4 اللہ اللہ کر کے وہ اس گرنے کی وجہ سے مگر اللہ نے ہمیں اپنی نعمت سے نوازہ میرا پہلا بچہ آیا نا چاہتے ہوئے بھی انکے چہرے پر اپنے بچے کو سوچتے ہوئے لبوں پر مسکراہٹ پھیل۔ گی اس وقت کو سوچ کر جب چھوٹا سا ایان انکی لائف میں آیا انکی زندگی کو ہرا بھرا کرنے،،، یہ دونوں کافی خوش تھے ایان کے سنگ بہت خوبصورت لمحات گزارے اسی طرح وقت کا کام تھا پر لگا کر اڑ جانا اور وقت اڑ گیا۔۔۔

After 2 years...!!

ایان دو سال کا ہو گیا،، یہ دو سال بغیر کسی ڈر خوف سے گزارے گئے،، لیکن سارہ اور شاہ صاحب اپنے معصوم پیارے بچے کا بہت خیال رکھتے،، اسی دوران ایان کے دو سال بعد سارہ نے دوبارہ اپنے گھر والوں کو خود کی طرف سے خوش خبری سنائی مگر وہ بچی یا بچہ انکی قسمت میں نا تھا کیونکہ اسی دوران ماہ نور جانے کیسے اسکے گھر آ پہنچی معافی کے بہانے سارہ کو اسے دیکھ کر جہان غصہ آیا وہی حیرانی بھی ہوئی وہ آتے سارہ کے پاؤں پڑ گئی اور گرانے لگی سارہ جانتی تھی کوئی چال ہوگی مگر ایسی ایکٹینگ کہ سارہ پگھل گئیں شاہ صاحب اس دوران کسی کام سے ملتان گئے تھے اسی دوران یہ خبر ماہ نور کو۔ پتہ چلی تو وہ گئی تو ایان کو نقصان پہچانے تھی مگر بھلا ہو ایان کے دادا جی جو اسے اپنے ساتھ باہر کے گئے سارہ کا بھر اوجود دیکھے ماہ نور کو سمجھنے دیر نا لگی کہ یہ کنسیو کر رہی ہے تو ایان تو تھا نہیں اس نے سوچا کہ کیوں نا اسی بچے کو مار دوں اس ظالم بیغیرت لڑکی نے یہ تک نا سوچا کہ وہ وجود جو ابھی تک دنیا میں نا آیا،، جس کو اسکی ماں نے ٹھیک سے محسوس نا کیا کیا قصور اس معصوم جان کا کیا کوئی اتنا بھی گر سکتا بلکل ان جیسے کم۔ ظرف لوگ گر سکتے تھے اور گر گئے سارہ نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان ظالم بیغیرتوں کو معاف کر دیا،، اسے بیٹھا کر اوپر کسی کام۔ سے گئی وہ انکے پیچھے انکا کمرہ دیکھنے کے بہانے آگئی،، اور آکر انکے کمرے میں بیٹھ کر باتیں کر۔ے لگی،، سارہ کام سمیٹ کر اسے کیسے نیچے جانے لگی جب ماہ نور نے انکے فراق اور ڈوٹے پر پاؤں رکھا وہ اوندھے منہ سریوں میں جاگری جبکہ ماہ نور دیکھا واکرنے کے لیے اسکی جانب

بڑھیں مگر سارہ بچی نا تھی اپنے اوپر پڑتا دباؤ محسوس کر چکی تھیں وہ درد سے کراہتی رہیں مگر اسے اپنے قریب نا آنے دیا سارہ کی ساس فوراً اسکے چیخنے پر نیچے آئی سامنے ہی انکے سر پر شاہ مینشن کی چھت گری اپنی بہو کو سر یوں سے گر تا دیکھ ---

یہ کیا ہوا اسے سارہ بیٹا وہ فوراً اسکے پاس آئیں ---

!!! سارہ ---

سارہ کراہتی ہوئیں بیہوش ہو گئیں آنٹی نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا جس کے چہرے پر مصنوعی فکر تھی مگر مسکراہٹ چھپے نہیں چھپ رہی تھی صوبیہ آنٹی سمجھ گئیں کہ ضرور اس کا کچھ کیا دھڑا ہے کیونکہ وہ کچھ واقعات سے واقف تھیں،،، لڑکی تم نے کیا کیا اسکے ساتھ تمہیں تو شاہ پوچھ لے گا،،

سارہ بیٹا اٹھو شاہ صوبیہ آنٹی نے اسے صوفے پر بیٹھا یا اور اس لڑکی کی جانب بڑھی دے کر اسے دو تھپڑ لگائے تمہیں تو میں نہیں چھورتی آنٹی نے جہاں ایسبو لینس کو۔ کال کی وہی پر ان نے پولیس کو کال کی پولیس کے سامنے ساری سیچویشن تھی وہ اسے اریسٹ کر کے لے گے ---

سارہ کو۔ ہو اسپتال کے جایا گیا جب وہاں دل۔ دہلا دینے والی خبر ملی کہ انکامس کیرج ہو گیا،، شاہ صاحب ملتان سے واپس آرہے تھے جب انہیں یہ خبر ملی انہیں اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ فوراً ریش ڈرائیونگ کرتے اپنی بیوی تک پہنچے مگر وہاں جا کر انہیں جو خبر ملی وہ بہت ہی بری تھی،، شاہ نے ماہ نور پرائف آئی آر کٹوا دی قتل کیس پر اس نے ایک۔ ایسی جان کا قتل کیا جو ابھی دنیا میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

سارہ۔ اور شاہ صاحب کا درد کافی بڑا تھا کئی مہینے وہ۔ اس درد سے گزرے مگر انکے پاس انکا۔ شہزادہ موجود تھا ایان جو اب انکا۔ سب کچھ تھا۔۔۔

یہ۔ وقت بھی کٹ گیا مشکل وقت دیر سے کٹتا مگر کٹ گیا،، سارہ اور شاہ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اسی دوران ایک سال بعد سارہ دوبارہ کنسیو کر گئیں اب کی بار ان کی دشمن جیل میں تھی لیکن کب تک رہتی وہ وہاں سے بھاگ آئی اور آکر خضر سے شادی کر لی۔۔۔۔۔

ان نے خضر سے شادی کی اور دوبارہ غلیظ لوگوں نے اپنا پلین بنایا کہ ایک دفعہ ان پر وار کر کے سارہ یا شاہ میں سے کسی ایک کو ختم کر دیں۔۔۔

شاہ نے اسکے بعد اپنی سارہ کا ساتھ ایک دفعہ ناچھوڑا سارہ کی طرح انکے ساتھ رہے،، مگر پھر ایک دن ان پر وار ہو گیا سارہ اپنا چیک اپ کروانے ڈاکٹر کے گئیں اور ساتھ ایان کو بھی لے گئیں سارہ چیک اپ کروا کر گھر واپس آرہی تھی جب کسی ان نون کار نے آکر انکا راستہ کاٹا انکا ایکسیڈنٹ ہوتا ہوا مشکل بچا سارہ کے ہاتھ پاؤں

سے جان نکلی وہ۔ فوراً۔ آکر نکلی وہاں سے کوئی بندہ اپنے منہ پر ماسک لائے باہر نکلا اور انہیں گھیر اچھے سے انہیں کسی نے مارنا چاہا جب ایان چینھا۔۔

!!!!!! ماما۔۔۔۔۔

وہ۔ پیچھے مڑی اپنے پر وار ہوتا دیکھ فوراً سائیڈ پر ہونے لگی جب وہ ڈنڈا سامنے سیشنگ پر بجا اور شیشے میں دھنس کر ایان کے سر پر جاگا وہ ایک دم کراہ اٹھا۔۔۔۔۔

وہ بچے پر وار ہوتا دیکھ گھبرا گئے اور سارہ کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے نودو گیارہ ہو گئے۔۔۔۔۔ سارہ نے پھٹی آنکھوں سے ایان کو دیکھا جواب خون و خون ہو چکا تھا۔۔۔

ایان سارہ کی کھائی میں سے آواز آئی۔۔

وہ۔ فوراً ایان کی جانب لپکی۔۔۔

ایان میرا بچہ میری جان جواب خون میں لت پت تھا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔

آیاں سارہ روتی ہوئی مسلسل اسے پکارتی ہو سپٹل پہنچی اور اسے فوراً ایڈمٹ کرایا ڈاکٹر اسے سی سی یو لے گئے سارہ نے گھر پر انفارم کیا شاہ صاحب اور باقی سب گھروالے بھاگتے وہاں آئے (کریڈیٹل کیئر ہونٹ) ،،، ایان کی حالت بہت زیادہ غیر تھی،،، وہ وینٹیلیٹر پر تھا،،، بہت بری حالت تھی،،، اور شاہ صاحب کو سارہ پر غصہ الگ انفف۔۔۔



کافی دیر وہاں بیٹھے رہے ایان کی طرف سے کوئی اچھی نوید نہیں سنائی دے رہی تھی سارہ نے رورو کر بری حالت کر رکھی تھی وہ وہی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی شاہ صاحب کو۔ ان پر اور غصہ آیا،، انہیں ایڈمٹ کروایا،، انہیں ڈرپزل لگیں ہوش میں آتے ہیں پہلا نام ایان کا۔ نکلا۔۔۔

ایان میرا بچہ مجھے ایان کے پاس جانا۔۔۔

نرس نے جا کر شاہ صاحب کو انفارم کیا کہ آپکے پیشنٹ کو ہوش آگیا۔۔۔۔

شاہ صاحب چلتے ان کے پاس آئے۔۔۔

کیسی طبیعت ہے سارہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا۔۔ شاہ صاحب مجھے میرے بچے کے پاس جانا شاہ۔ پلیزززز مجھے ایان کے پاس لیجائیں۔۔۔۔

سادہ چپ ہو جاو اور کوئی آنسو نکلے وہ غصے میں پھنکارے،، سارہ سہم کر چپ ہو گئیں۔۔۔

اتنے میں ہی دوسرے روم آئی سی یوسے۔ نرس آئی ایان کو ہوش آگیا،، شاہ صاحب سادہ کو چھوڑ کر اپنے بچے کے پاس گئے جو اس وقت کتنی تکلیف میں تھا۔۔۔

!!! ماما۔۔۔

معصوم کے منہ سے پہلا لفظ ماں کا کراہتے ہوئے نکلا شاہ صاحب اپنے بچے کی حالت دیکھ کر کٹ کر رہ گئے۔۔۔

سارہ کی بے چینی سوائے نیزے پر تھی ان سے برداشت ناہو اوہ۔ بھاگ کر اپنا ڈرپ کنولہ اتار کر ایان کے پاس چلی گئی، ہاتھ سے بہتا خون اور اور پیلی پڑتی وہ اپنے بچے کے پاس آئیں۔۔۔

بھاگ کر اسکے پاس گئیں۔۔۔!!!!!! ایان۔۔۔۔۔

ایان میری جان میرا بچہ۔۔۔۔

!! شاہ صاحب نے اپنی پاگل بیوی کو دیکھا جس کے ہاتھ سے خون۔ نکل در ہاتھا وہ دھاڑے سارہ۔۔۔۔۔  
اور رکھ کر ایک تھپڑ سارہ کے منہ پر جھڑ دیا سارہ لڑکھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے آکر انہیں تھاما اور شاہ صاحب کو بولا کنٹرول یور سیلف مسٹر شاہ،، اور سارہ کو۔ لے کر روم۔ کی جانب۔ بڑھی گئیں۔۔۔۔

!!! کی دن بعد۔۔۔

ایان بلکل صحت یاب ہو گیا، شاہ صاحب نے اپنی غلطی کی معافی سارہ سے مانگی جو بھی تھا انہیں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مگر وہ کیا کرتے سارہ کو اندازہ تھا وہ۔ مان۔ گئیں۔ اور وہ دونوں ایان کو کے کر گھر آگئے، شاہ صاحب کو پتہ لگ گیا کہ یہ کام کس نے کیا شاہ صاحب نے خضر اور ماہ نور کے خلاف اس بات کی ایف آئی آر کٹوائی جس پر پھانسی کی سزا مقرر ہو گئی۔۔۔۔

اور کچھ عرصے بعد سارہ نے سعیر کو جنم دیا وہ بلکل مکمل ہو گئے بلکل مکمل۔۔۔

لندن:

سعیر زرش کو گھر چھوڑ کر واپس جا رہا تھا،، رضا جو کہ پہلے سے ہی جان چکا تھا آج وہ زرش کو چھوڑنے آئے گا وہ کب سے یونیورسٹی کے بیک سائیڈ پر کھڑا تھا،، جیسے ہی یونیورسٹی سے دونوں کو نکلتے دیکھا تو انکی گاڑی کا بہت ہوشیاری سے تعاقب کرتے ہوئے وہ انکے پیچھے پیچھے چل دیا، زرش کو گھر چھوڑ کر سعیر واپس جانے لگا ابھی وہ کچھ ہی آگے گیا تھا کہ ایک دم ایک کار نے آکر زور سے اسے پیچھے سے ہٹ کیا اور سعیر کی گاڑی الٹتی ہوئی دوسری سڑک کی جانب جا پڑی،، گاڑی بری طرح سے دیکھ ہوئی تھی سب لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے سعیر کو

بامشکل نکالا گیا اسکے سر پر کافی چوٹ آئی تھیں،، سر کے پیچھلے حصے سے بہت زیادہ خون بہہ رہا تھا کچھ لوگوں نے ایمبولینس کو کال کر کے بلایا اور اسے ہاسپٹل روانہ کر دیا۔۔۔

زرش جو کہ ابھی یونیورسٹی سے گھر آئی تھی،، آکر چہنچ کیا مگر جانے کیوں گھبراہٹ ہونے لگی ایسے لگا جیسے سانس نہیں لے پارہی بے چینی سوانیزے پر تھی پانی بھی پیا مگر خاصہ فرق نہیں پڑا تبھی فون پکڑا جانے کیوں مگر فوراً سے خود ہی سعیر کا نمبر ڈائل ہوا وہ ابھی تو گیا تھا۔۔۔

پہلی بیل،، دوسری بیل،، تیسری،، سعیر کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں ملا جبکہ وہ تو دوسری تیسری بیل پر فون رسیو کر لیتا نا اسکا فون کبھی سائلنٹ پر ہوتا۔۔۔

کمون سعیر،،، پک اپ دافون،،، ویر آریو۔۔۔؟؟؟

زرش نے پریشانی سے دوبارہ ٹرائی کیا اس بار فون چوتھی بیل پر رسیو ہوا۔۔۔

ہیلو سعیر،،، کہاں تھے آپ میں کب سے آپکو کال کر رہی تھی میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے آپ،،، آپکو پتہ میں کس قدر پریشان ہو گئی تھی حد ہو گئی کوئی ایسے بھی کرتا ہے کیا جان نکل گئی تھی میری۔۔۔

دوسری طرف فون رسیو ہوتے زرش نے اپنی بھڑاس نکالی۔۔۔

Hello excuse me miss ...??

Who is you of saeer shah...???

کسی غیر مرد کی آواز پر زرش چونکی فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو نمبر سعیر کا ہی تھا مگر۔۔۔

Hello are you there..??

جواب ناملنے پر مقابل نے دوبارہ بلایا۔۔۔

Yes yes ,, I'm there,, where is saeer ...??

This number belongs to saeer where is he ...??

(یہ نمبر سعیر کا ہے کہاں ہے وہ)

انگلش میں بات کرتی وہ گھبراتی ہوئی بولی۔۔۔

Yes mam this number belongs to saeer but mam,,,

Let me tell you that Saeer had an accident and he was taken to the hospital

(جی میم یہ سعیر کا ہی نمبر ہے اور میں بتا دوں کہ ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا انہیں ہو اسپتال لے جایا گیا ہے)

Whattttt....???

R u mad ,, what nonsense is thissss

Nothing must have happened to saeer

There will be some one else ...

(کیا؟؟؟ آپ پاگل ہو گئے ہیں کچھ نہیں ہوا سیر کو وہ کوئی اور ہو گا ضرور)

زرش یہ سن کر لڑکھڑاتی بیڈ پر بیٹھی،، اور اس پر غرائی جیسے جانے اس نے کیا بول دیا ہو۔۔۔

No mam he is saeer shah he is in.hospital..

Whoever you are, go to the hospital immediately. He is in a very serious

condition---

دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز آئی کیونکہ خون کافی حد تک بہہ چکا تھا وہ خود بہت گھبرا آگئے تھے۔۔۔

Okk I will be there just send me location ...

زرش کے ہاتھ پاؤں پھول گئے سمجھ سے سب باہر تھا ججھی اسے بولا کہ وہ اسے لوکیشن میل کر دے وہ فوراً نکلی  
زرش کے آنسو تو اتر سے بہنے لگے،، سعیر۔۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔!!! میرا سعیر۔۔۔!!! عالیان۔۔۔!!! میرا سعیر

آج پہلی مرتبہ اس لڑکی کو اپنے اندر سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ شخص کیا تھا آج اتنی سی دیر میں ہی پتہ لگ گیا  
،، وہ اسکی روح تک میں بس چکا تھا یہی نہیں،، وہ سانس لینے کی وجہ بن چکا تھا،، بلکل ویسے ہی محبت کرنے لگی  
تھی جتنی شدت سے وہ چاہتا تھا،، وہ۔ پھوٹ پھوٹ کر روتی نیچے اتری منہ سے صرف سعیر کے لیے دعا نکل  
رہی تھی،،، یا اللہ میرے سعیر کی حفاظت کرنا انہیں کچھ مت ہو میرے اللہ پلیز زرز میرے شوہر کی حفاظت  
کرنا میں مر جاؤں گی اسکے بغیر،،، جلدی سے آکر کیب کروائی اور ہو اسپٹل کے لیے روانہ ہوئی۔۔۔

سب سے پہلے اپنے بڑے بھائی شایان کو فون کیا،، جو میٹنگ میں ہونے کی وجہ سے اٹھانا پایا مگر اسے ایک ٹیکسٹ  
ضرور لکھ دیا کہ سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آپ فوراً ہو اسپٹل آجائیں میں بہت اکیلی ہوں آجائیں پلیز زرز اور  
ساتھ ہی ہو اسپٹل کی لوکیشن بھی سینڈ کر دی۔۔۔

شایان جو کہ میٹنگ میں تھا مگر فون پر جگمگاتا نمبر جو کہ اسکی پرنسز کا تھا وہ اپنی پریزنٹیشن دے رہا تھا جس کی وجہ  
سے دیکھنا پایا مگر ساتھ بیٹھا ایان جو کہ فون آنے پر ہی دیکھ چکا تھا،، مگر اٹھایا نہیں الٹا کر دیا جب کہ اب کی بار  
تین چار میسجز اکٹھے آئے تو وہ بھی پریشان ہو گیا آخر زرش گھر میں اکیلی ہوتی تھی،، فون سیدھا کیا جیسے سیدھا کیا

فون پر جگمگاتا میسج دیکھ کر جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی پاؤں تلے زمین کھسک گئی،،،، شایان نے اسکے اتار چڑھاؤ دیکھے وہ نہیں جانتا تھا اسکے ساتھ کیا ہوا۔۔۔۔

مسٹر ایان آریو آل رائٹ پریزنٹیشن بیچ میں چھوڑ کر اپنے دوست کی جانب متوجہ ہوا،،،، کام بعد میں پہلے اپنے جان سے پیارے دوست آتے تھے۔۔۔۔  
ایان فوراسیٹ سے اٹھا کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے شایان

Sorry meeting is adjourned ...!!

ایان۔۔۔۔ نے میٹنگ ختم کر دی۔۔۔۔

بٹ کیوں وائی مسٹر ایان واٹ ہیپیڈ اتنی امپورٹنٹ میٹنگ آپ اس طرح کیسے ختم کر سکتے ہیں۔۔۔۔

بھاڑ میں گئی میٹنگ شایان سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا زرش کا میسج آیا تمہارے نمبر پر میٹنگز ہوتی رہے گی مگر میرے بھائی کی زندگی مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔۔





یہ کیسی باتیں کر رہی ہو گڑیا کچھ نہیں۔ ہو گا اسے ہم۔ ہے نا اور اللہ پر یقین رکھو کچھ نہیں ہو گا ایان جس کا خود کا جسم کانپ رہا تھا وہ با مشکل زرش کی بات پر تڑپ کر بولا۔۔۔  
اتنے میں نرس بھاگی اوپریشن تھیٹر سے آئی ایان اور زرش لپک کر نرس کی جانب بڑھے۔۔۔

نرس سعیر میرا بھائی کیسا وہ ٹھیک تو ہے بے حد پریشانی سے پوچھا۔۔۔

نہیں مسٹر ایان ان کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے سر سے بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے،، ان کی ہیڈ انجری ہوئی ہے پوزیٹیو خون کا انتظام کر دیں پلیز زرش۔۔۔۔۔ آپ جلدی سے

میرا میرا بلڈ گروپ اے پوزیٹیو ہے میرا لے لیں پلیز زرش فوراً آگے بڑھی۔۔۔

نہیں زرش تم نہیں آگے ہو کتنی چپ کر کے بیٹھی رہو ہم کرتے ہیں انتظام۔۔۔

سٹاپ اٹ بھائی آج پہلی بار اپنے بڑے بھائی کے آگے اس طرح بولی تھی وہ میرا شوہر ہے میں کیسے مشکل میں پیچھے ہٹوں جب میرا بلڈ گروپ میچ ہو تا تو میں ضرور دوں گی۔۔۔

شایان اسکی بات پر چپ ہو گیا وہ فوراً بلڈ دینے کے لیے گئی اتنے میں ایان بھی اپنا بلڈ دینے جا چکا تھا،،، عالیاں جس کا بلڈ گروپ اے پوزیٹو تھا اپنے بیسٹ فرینڈ کا ایکسیڈنٹ کا سن کر فوراً ہو اسپتال بھاگا آیا اور اسے آکر بلڈ دیا۔۔۔۔

سعیر کا آپریٹ جاری تھا ہر ایک ہاتھ دعا کے لیے اٹھے تھے،،، وہاں کھڑے ہر نفوس کی زبان سے سعیر کے لیے دعا نکل رہی تھی۔۔۔

زرش روتی ہوئی نیچے زمین پر بیٹھی،،، اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

اللہ جی پلیز میرے سعیر کو ٹھیک کر دیں پلیز زرز میں مر جاؤں گی ان کے بغیر وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں،،،“ میرے اللہ میں نے ابھی تو ان سے محبت کرنا شروع کی تھی ان سے سیکھا آخر محبت ہوتی کیا ہے،، ان نے مجھے محبت کرنا سیکھائی پلیز زرز انہیں بالکل ٹھیک کر دیں میری عمر بھی انہیں لگا دیں،، وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں،، بلکہ ”بلکہ کر روتی اپنی روح میں بسے شخص کے لیے دعا گو تھی وہاں کھڑے ہر نفوس نے اسے دیکھا۔۔۔

زرش گڑیا حوصلہ رکھو دیکھو اگر آپ اس طرح کرو گی تو سعیر کیسے رکھو رکھے گا آپ رونا بند کرو اللہ پر یقین رکھو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا پلیز زرز رومت آپ۔۔۔ ایان نے بامشکل ہی سرخ کو تسلی دی دل تو خود کا بھی پھٹا چلا جا رہا تھا اتنے میں سارہ بیگم کی کال آئی جس کو دیکھ کر ایان کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔۔

چوتھی بیل پر بہت سوچنے کے بعد مشکل سے فون اٹھایا۔۔

!!! ہیلو ایس مام۔۔۔۔

کہاں تھے تم میٹینگ نہیں ختم ہوئی کیا مجھے تو کہا تھا میٹنگ کے بعد فون کرو گے

Where were you Ayan...???

اُم سوری ماما بس ایمر جینسی ہو گئی پتہ نہیں چلا ایاں بے دھیانی میں بول گیا۔۔

ایمر جینسی ایاں کیسی ایمر جینسی کیا ہوا تک ٹھیک ہو سیر سیر کہاں ہے ایاں،،، دیکھو تم نے بولا ایمر جینسی بتاؤ  
کیا بات ہے۔۔۔

!!!! شٹٹٹٹ۔۔۔۔

ایاں کو خود کی جلد بازی پر غصہ آیا،،، کچھ نہیں ماما آفس میں ایمر جینسی ہو گئی سیر،، سیر ٹھیک ہے بلکل وہ سو گیا  
ہو گا ماما آپ ٹینشن کیوں کے رہی ہیں۔۔۔

!!!! ایان تمھاری آواز سے لگ رہا بتاؤ کیا بات ہے میرا دل گھبرا رہا ہے بتاؤ کہاں ہو تم ٹھیک ہو مجھے ل تاوو۔۔۔۔  
آخر میں سارہ چلائیں۔۔۔۔

ماما وہ۔۔۔۔

!!!!!! کیا وہ ایان پھوٹو بھی منہ سے کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو ایان،، سعیر ٹھیک ہے کچھ تو بولووووو۔۔۔۔۔۔

ماما ریلیکس ہو کر سنیں ماما وہ سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہو اسپتال میں ہے ماما سر لیس۔۔۔۔ اس سے آگے اس سے بھی بولانا گیا۔۔۔۔

What....????

R u in ur senses ayan....???

یہ کیا ہو اس کی ہے ایان ایسے کیسے،،، کیسے ہو اسکا ایکسیڈنٹ میرا بچہ سعیر وہ کیسے ہے تم اسکے پاس ہو،، کہاں وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔۔۔!!!! ہے وہ مجھے ل تاوووو۔۔۔۔۔۔

ماما پلیز زیا روئیں تو نہیں پلیز زکیپ کالم،،، ڈونٹ کرائی ماما ایسے مت روئیں ڈیڈی کہاں ہیں ماما۔۔۔

میرا بچہ وہاں اتنی تکلیف اور تم کہہ رہے ہو کیپ کالم حد ہوگی ایان تمھاری میرا بچہ وہ کس قدر تکلیف میں ہوگا، وہ۔ کسی طرح بھی چپ نا ہوئیں۔۔۔۔۔!!!!!! سیر۔۔۔۔۔

!!!! ماما!!!!!!۔۔۔۔۔

یار پلیز ز مجھے بھی رونا آ رہا ہے آپکو دیکھ کر پلیز ز کیپ کو ائیٹ دیدی کہاں ہے۔۔۔

پتہ نہیں کہاں ہے کونسے جہاں میں ہے انہیں ہوش ہوتی بھی ہے جب ضرورت ہوتی ہے تو وہ جانے کہاں ہوتے ہیں ہمیشہ سے یہی تو کرتے آئے ہیں وہ ظالم صدا کے جب جب ضرورت ہوتی ہے جب وہ میرے پاس ہوتے کب ہیں،،، میرا بچہ میرا سیر رر رر۔۔۔۔۔

کمون ماما آپ دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائے گا پلیز ز اس طرف مان اس طرف زرش دونوں کسی طرح بھی چپ نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

ماما میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں ڈاکٹر آئی ہے پلیز زرونا بند کریں کا مینڈلی ماما پلیز زرا اس کے لیے اللہ سے دعا کریں پلیز زروہ ٹھیک ہو جائے گا ا میں کہہ رہا تھا اللہ پر یقین رکھیں ہمارا سعیر بالکل ٹھیک ہو جائے گا پلیز زرا ماما بائے۔۔۔

!!! ایان۔۔۔

وہ۔ بلائی رہ گئیں س وہ جان پوچھ کر کال کاٹ گیا کیونکہ ڈاکٹر کیا بولتا کوئی امید نا تھی ماں کو ابھی سب سے بے خبر رکھنا ہی بہتر تھا۔۔۔

پچھے سارہ پھوٹ پھوٹ کر روئیں۔۔۔

میرا بچہ میرا سعیر اللہ جی میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا، میرا۔ سعیر اسے ٹھیک کر دیں اللہ !! آہ۔۔۔  
تعالیٰ میرے بچے کو اپنے امان میں رکھ مالک میں گنہگار ہوں مگر میرے اور میرے شوہر کے گناہوں کے سزا  
میرے معصوم بچوں کو مت دیں میرے مالک وہ بے قصور بے گناہ ہیں میرے اللہ انہیں آزمائش سے نکال  
دے میرا اللہ میرا بچہ بالکل ٹھیک ہو جائے میں مر جاؤ گی شاہ جہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔

ابھی وہ رو رہی تھیں کہ ابہا کو کب سے ڈرائیور کر انتظار کر رہی تھی یا ڈیڈی کا دونوں میں سے کوئی نہیں آیا،،، اتنی کالز کی ڈیڈی جی جنہوں نے آج تک فون سائلنٹ پر نا لگایا تو آج سوچیج آف جا رہا تھا ماما کا بڑی میسنز پھر کڑ پرے دونوں یا اللہ اس عمر میں بھی چین نہیں ان کو لڑتے ہیں تو ایک فون آف کر دیتے ہیں جب کہ دوسری میری ماں ان کے فون پر بار بار ٹرائی کرتی رہتیں ہیں اللہ حد ہوگی قسم سے پتہ نہیں کیا بنے گا انکا۔۔۔

احان نے دیکھا کہ سب کا چکی ہیں اسکی دوستیں جبکہ اب وہ اکیلی وہاں وہ گھر کو جا رہا تھا جب اپنی کار سے اتر کر اس تک آیا۔۔۔

ہیے،،، یہاں کیوں کھڑی ہیں آپ گھر کیوں نہیں جا رہیں۔۔۔؟؟؟

میں کیسے جاؤں ڈیڈی نہیں آرہے شاید وہ بھول گئے فون بھی آف ہے جبکہ ماما کا بڑی میں کیا کروں۔۔۔

اچھا پلیز رونا نہیں میں ہونا آؤ میرے ساتھ میں چھوڑ دوں آپکو لیکن رونے کا شغل مت فرمانا۔۔۔

آپ،،، آپ کیسے چھوڑیں گے۔۔۔



گاڑی میں ایہا چلو اب وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لے کر آیا اسکو بٹھا کر خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا آکر ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی خود سے لا پرواہ پری پیکر پر ڈالی اور مسکراتا ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔  
موڈ کیوں آف ہے پر نسنز کا۔۔۔؟؟؟

بچوں۔ کی طرح اس سے لاڈ سے پوچھا۔۔۔

موڈ نا آف ہو تو اور کیا۔۔۔

گھر سے کوئی لینے نہیں آیا مجھے ایسے تھوڑی ہو تا ویسے تو ڈیڈی پر وقت پر نسنز پر نسنز میری بیٹی کرتے رہتے مگر آج بھول گئے مجھے واپس آنا تھا پتہ نہیں کہاں ہے فون بھی آف ہے غصے سے لال ہوتی پھنکاری وہ آنکھیں پھیلانے سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اچھا نا اااااا کول ڈاؤن غصہ نہیں کرتے مے بی کسی کام میں بزی ہوں ٹھندی ہو جاو وہ اسکے چہرے پر پھونک مارتا بولا وہ کھلھلانی،، کھکھلاتے ہوئے وہ اور بھی حسین لگی،، ایسے کیسے گلاب کا پھول کھل رہا وہ اسکی چھوٹی سے ناک کو دباتا بولا میرا ریڈ روز تو وہ ایک دم بو کھلائی۔۔۔

یہ اپ فلرٹ کر رہے میرے ساتھ کیوٹ سا فیس بناتی وہ ناک چڑھاتی بولی اسے اور کیوٹ لگی بے حد پیاری

---

یس،،، وہ دوبارہ اسکا گال کھینچتا بولا۔۔۔

احان درد ہوتی ہے مجھے وہ اسکے ہاتھ پر لگاتی بولی۔۔

اوو سوری سوئٹ بے بی بی کالم اپنے ہاتھ کی پشت اسکے گال پر پھیری تو وہ کھلھلائی۔۔۔

آپ مجھے چیٹ تو نہیں کریں گے نا احان معصوم سا سوال پوچھتی آخر ڈر سے بولی کبھی چھوڑیں گے تو نہیں ناما  
سے کہہ کر آپ مجھے اسی طرح اپنے پاس رکھیں گے نا اسکی طرف مرتی پیار سے التجایا بولی۔۔۔

احان کو دو منٹ کے لیے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی ایسا لگا جیسے کسی نے دل مٹھی میں کے کر مسلا ہو دو  
تین جھٹکے دے کر گاڑی روکی اور اسکی جانب مڑا۔۔۔

خبردار ایہا،،، کبھی بھی نہیں نیور ایور،،، آج یہ بات منہ سے نکال لی آئندہ سوچنا بھی مت میں سانس لینا چھوڑ  
دو تھیں چھوڑ دوں نیور کبھی بھی نہیں اور ہاں میری جان میں ضرور خالہ سے بات کر کے تمہیں ہمیشہ کے  
لیے اپنے پاس لے آؤں گا نا وہ پیپی وہ مسکرا کر اسے دیکھتا بولا۔۔۔

یس، پیپی وہ بچوں کی طرح خوش ایسے جیسے چاکلیٹ مل گئی ہو احان نے عقیدت سے اسکا ماتھا چوما، لمس میں احترام، بے حد نرمی،، پیار،، محبت تھا اور آنکھوں میں عزت جانے کیوں کسی رشتے کے ناہونے کے باوجود وہ ہمیشہ اس لڑکے کے پاس خود کو اس قدر محفوظ فیمل کرتی جتنا وہ اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ کرتی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ ایہا کے گھر پہنچے احان نے گیٹ کے باہر گاڑی رکی گھر آگیا پیاری لڑکی۔۔۔۔

وو تھینکیووووہ۔ مسکرا کر بول کر جانے لگی۔۔۔۔

کہاں ایک دم آواز دے کر رکا۔۔۔

کیا کہاں گھر آگیا جانا ہے نا ااااا۔۔۔۔

مجھے بائے کون بولے گا۔۔۔

بائے ٹیک کئیر اب جاؤں۔۔۔؟؟؟؟

ایسے بولتے ہیں۔۔۔؟؟؟ مصنوعی غصے سے گھوری ڈالتا سے بولا۔۔۔

اور کیسے بولتے ہیں اور یہ مسنی بلیوں کی طرح کیوں تاڑ رہے ہیں مجھے وہ منہ پھلا کر بولی جبکہ احان کو اسکے شوٹے پر ہنسی آئی مگر لب دبا گیا۔۔۔

ایسے نہیں بولتے آئی لو یو بولو اور پھر جاؤ۔۔۔

!!!!!! کیا!!!!!!

منہ دھوکے آئیں میں کوئی نہیں بولتی چلیں ہٹیں ورنہ ماما کو آواز دے دوں گی۔۔۔

نہیں بولو گی پکا۔۔۔؟؟؟

میں ناراض ہو جاؤں۔۔۔؟؟؟

ننن،،، نہیں جان ہی تو نکل گی اس معصوم سی جان کی۔۔۔

پھر بولو ورنہ میں ناراض اور مانوں گا بھی نہیں۔۔۔۔

ہو ایسے کریں گے آپ۔۔۔۔ منہ پھلا کر بولی۔۔۔۔

ہاں نہیں بولو گی میں بات سچ میں نہیں کروں گا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا احان وہ جھنجھلائی۔۔۔۔

اوکے جاؤ وہ سیدھا ہو کر سامنے دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا بولتی ہوں مگر ایک نئے انداز سے۔۔۔

ہیں آئی لو یو کا کونسا انداز ہوتا ہے ایہا۔۔۔۔؟؟؟

!!!! نہیں نا ااا۔۔۔

پیار کا اظہار کرنا انا انا اپنے طریقے سے کروں گی ورنہ رہیے ناراض۔۔۔

ظالم او کے کرو۔۔۔۔

وہ۔ ہمہ تن گوش ہو انا انا اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

آنکھیں بند کریں۔۔۔۔

انف او کے احان نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

التجاسن لو۔۔۔ پاس آؤ اک“

پیار ہے تم سے بے پناہ سن لو  
مانگا ہے۔۔۔ اک تمہی کو خدا سے

جب بھی مانگی کوئی دعا سن لو  
عشق کی ہوئی تم سے۔۔۔ ابتدا

انتہاسن لو \_\_ تم ہو چاہت کی  
جی نہیں سکتے ہم \_\_ بن تیرے

صداسن لو \_\_ لوٹ آؤ میری  
ادھوری ہے \_\_ دیکھ لو زندگی

جداسن لو \_\_ نہ رہو اور اب

زندگی میری \_\_ تم صرف تم ہو  
”باخدا سن لو \_\_ سچ ہے یہ

اتنے خوبصورت پیارے طریقے سے اپنے پیار کا اظہار کرتی وہ احان کو روح تک سرشار کر گئی احان نے آنکھیں  
کھول کر اسے دیکھا اور اسے اپنے سینے میں بھینچا،،، آئی لو یو سو مچ کہہ کر اسکے بالوں کو اپنے لبوں سے چھوا اور  
انکی خوشبو کو اپنے اندر اتارا، اسکی نرمی محسوس کی وہ سمٹ کر رہ گئی۔۔۔

ااااا،،،،، احان مجھے جانا ہے گھر۔۔۔۔۔ اسکے اس قدر قریب اس سے بولا تک نا گیا،، نرمی سے خود سے الگ کرتے دوبارہ ماتھے پر پیار کیا اور اسے جانے دیا۔۔۔۔۔

کی سپیڈ پکڑ رکھی تھی۔۔۔۔۔ 400 وہ مسکرا کر بائے کہتی اندر کی طرف بھاگ گئی دل نے جیسے

احان مسکراتا اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ایہا اندر سے تو بہت خوش تھی احان کے ساتھ آئی تھی،،، اور اوپر سے اس قدر خوبصورت دنوں کا آغاز ہو چکا تھا مگر باظاہر غصے سے اندر آئی لیکن گھر میں بہت ہی خاموشی ویسے بھی یونہی ہوتا تھا مگر ڈیڈی ماما تو لاونج میں ہوتے تھے،،، وہ چلتی اندر آئی،،، کچن میں ملازمہ کھانا تیار کر رہی تھی وہ چلتی انکے پاس آئی جو حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ لیے جانے کیا بول رہی تھی۔۔۔۔۔

اللہ سعیر بچے کو سلامت رکھے،،، اسے صحت والی زندگی عطا کرے بیت پیار اچھے ہے اسے سلامت رکھنا بیگم صاحبہ تو چھوٹے صاحب جی کے لیے روئے جا رہی ہیں،،، وہ خود سے ہم کلام تھیں۔۔۔۔۔

ایہا انکے پاس آئی۔۔۔۔۔



!! السلام علیکم --

صائمہ آنٹی -- ???

صائمہ پیچھے مڑی،،، ارے ایہابی بی آپ آگئیں --

اوہو صائمہ آنٹی کتنی دفعہ بولا ہے آپکے بچوں جیسی ہوں بی بی نے بولا کریں،، بیٹی بول دیا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا --

سوری بیٹیا اچھا آپ فریش ہو جاو میں کھانا لگاتی ہوں --

نہیں آنٹی ماما کہاں ہیں اور ڈیڈی اور کیا ہوا سعیر بھائی کو آپ کیا بول رہی تھیں --

وہ بیٹیا صاحب جی پتہ نہیں کہاں گئے ہیں اور بیگم صاحبہ اپنے روم میں ہیں،،، چھوٹے صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا بیٹا آپ دعا کرو وہ بہت سرریس ہیں --

!!!!!! کیا ااا --

یہ کیا بول رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟

میں سچ کہہ رہی ہوں بیٹیا مجھے سارہ بیگم نے بتایا۔۔۔۔

ہٹیں وہ تو شدید رو رہی ہوگی ایہا اپنا بیگ وہی پھینکتی سارہ کے کمرے میں آئی جو آنسو سے تو اتر چہرہ لیے سورت  
یا سین کی تلاوت کر رہی تھی،، ایہا وہی ان کے پاس بیٹھی انکی سورت مکمل کرنے کا انتظار کرنے لگی سارہ  
سورت مکمل کر کے سعیر کے لیے دعا مانگ کر پیچھے مڑی سامنے ایہا پریشان سی کھڑی تھی۔۔۔

ایہا بیٹا آپ۔۔۔۔؟؟؟؟ سارہ نے آنسو صاف کیے۔۔۔

وہ بھاگتی اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔

!!!! مامااا۔۔۔

واٹ سپینڈوائی آریو کرائنگ۔۔۔۔؟؟؟

نونو ائم آل رائٹ بے بی آپ کب آئے ڈیڈی کے ساتھ آئے ہو ڈیڈی کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟؟

نہیں ماما ڈیڈی کا فون آف ہے مجھے احان ڈراپ کر کے گئے ہیں آپ کیوں رو رہی ہیں سعیر بھائی کو کیا ہو اماما مجھے  
صائمہ آنٹی نے بتایا انکا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔۔

اپ دعا کرو اپنے بھائی کے لیے بیٹا پلیر زرزوہ ٹھیک ہو جائے بہن کی دعا قبول ہوتی اپنے بھائی کے لیے دعا کرو وہ  
دوبارہ رو دیں۔۔۔۔

اچھانا اااا اسٹاپ کر امینگ مان کو گلے سے لگا ڈونٹ کرانی ہی ول بی آل رائٹ ماماں کا گال چومتی وہ لاڈ سے بولی  
۔۔۔

اچھا چلو آؤ کچھ کھالو فریش ہو جاو۔۔۔

اپنے کھایا۔۔۔؟؟؟

نہیں مجھے بھوک نہیں نا میں کھاؤں گی ابہا۔۔۔

میں بھی نہیں کھاؤں گی اگر آپ نہیں کھائیں گی۔۔۔۔

ایہا بیٹا زد نہیں کرتے پلیزززز۔۔۔۔۔

پلیزز ماما ایسے آپ خود کو بیمار کر لیں گی،، آئیں مل کر کھاتے ہیں۔۔۔۔

تمہارے دیدی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟

یہ بونے کی دیر تھی شا صاحب جو اپنی بیگم کو ڈانٹ کر گئے تھے وہ انکے کیے انکے پسندیدہ پھول کے کر آئے مگر انہیں روتا دیکھ جان نکلی وہ سمجھے ان کے ڈانٹ کے جانے پر وہ روئیں مگر انہیں اتنا پتہ تھا وہ ڈانٹ پر روتی تو نہیں البتہ انکی بیگم ایک عجیب سب سے الگ جن کو اپنے میاں کی ڈانٹ میں بھی مزہ آتا کم از کم وہ اس طرح روتی تو نہیں ہیں۔۔۔۔

!!! ڈیڈی۔۔۔۔

ایہا ابا کو دیکھتی ان کے پاس بھاگی۔۔۔۔

!!! السلام علیکم ڈیڈی۔۔۔۔

واعلیکم السلام میری پرنسز۔۔۔۔  
کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک ڈیڈی آپ کیسے ہیں۔۔۔۔

بلکل ٹھیک،، یہ آپکی ماما کیوں رورہی ہیں کیا مجھ سے ناراض ہیں اونچی آواز میں بولے تاکہ انکا موڈ بحال ہو سکے  
مگر وہ اور شدت سے رو دیں۔۔۔۔

اب کی بار شاہ صاحب کی سچ میں ہوا ٹائٹ کوئی وہ ابہا کو آرام سے خود سے الگ کرتے ان تک آئے۔۔۔۔

کیا بات ہے سارہ کیوں رورہی ہو میری ڈائٹ پر رورہی ہو اس طرح وہ اب سچ میں پریشان ہوئے کن۔ از کم انکی  
ڈائٹ پر وہ اس طرح نہیں روتی تھیں۔۔۔۔

!!!!!!شاہ۔۔۔۔۔

وہ۔ انکے سینے سے لگیں پھوٹ کر رو دیں۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا سارہ کچھ تو بولو کیوں اس طرح رو رہی ہو کچھ تو بتاؤ جان لینی ہے کیا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟

شاہ سعیر۔۔۔۔۔

وہ صرف اتنا ہی بول پائیں۔۔۔۔۔

شاہ صاحب کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا۔۔۔۔۔

کیا ہو اسارہ سعیر کو آخر کچھ بولو تو ووو پاس پڑ اپنی کا گلاس اٹھا کر انکے لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

دو گھونٹ پانی پینے کے بعد ہاتھ پیچھے کیا شاہ صاحب نے انکی کمر سہلائی خود سے لگائے۔۔۔۔۔

ریلیکس،،، انہیں ریلیکس کر کے آرام سے خود سے الگ کیا آنسو صاف کر کے انکا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہو اور نامت۔۔۔۔۔

سعیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا شاہ وہ ہو سہٹل میں ہے اوپر لیشن ہو رہا ہے میں نے ایان کو فون کیا وہ شروع سے اینڈ تک ساری باتیں بتاتی گئی۔۔۔

شاہ صاحب کا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا جسم سے جان نکلی،، یہ سب کب ہو اور کیسے،، شاہ صاحب کو شک نہیں بلکہ یقین تھا کہ یہ سب اس کمینے خضر کے بیٹے کا کیا دھڑانا چاہتے ہوئے آنکھ سے ایک آنسو کڑی کی طرح ٹوٹ کر نکلا جس کہ سارہ کے بالوں میں جذب ہوا۔۔۔

ہٹو سارہ مجھے لندن جانا بھی اور اسی وقت میری پیکنگ کرو مجھے اپنے بچے کے پاس جانا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی مجھے نہیں پتہ۔۔۔

پاگل مت بنو بیوا قوفوں والی باتیں مت کرو شاید نہیں یقیناً یہ خضر کے بیٹے نے کیا میرے بیٹے کے ساتھ آج پھر میرے بچے میری کمزوری کو نشانہ بنایا اس نے میں چھوڑوں گا نہیں اس بار اسے۔۔۔

سارہ نے بے یقینی سے شاہ صاحب کو دیکھا مگر میرا بچہ مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے شاہ۔۔۔

شٹ اپ سارہ پاگل ہو گئی ہو جانتی ہو کیسی دھمکی ملی ہے ہماری ایک جوان معصوم بیٹی بھی ہے تم یہی رکو میں  
گارڈز اور سکیورٹی الیرٹ کر دیتا ہوں تم لوگ گھر سے باہر نہیں نکلو گے،، سعیر کے لیے دعا کرو اللہ سب بہتر  
کرے گا میں ہونا میں جا رہا ہوں کچھ نہیں ہو گا دعا کرو اور میری پیکنگ کرو وہ اسکا گال تھتھپاتے اٹھ کر اپنی  
ٹکٹس بک کروانے نکلے مگر ایک ضروری کام کرنا نہیں بھولے۔۔۔۔۔

لندن:

ڈاکٹر گھنٹے بعد آپریشن تھیٹر سے باہر آئے اور ایان شایان زرش سب وہاں موجود تھے،، زرش کا انگ اپنے  
شوہر کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

وہ دونوں ڈاکٹر کی جانب لپکے۔۔۔

ڈاکٹر سعیر کیسا ہے وہ ٹھیک تو ہے ایان نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔۔۔



دیکھیے مسٹر ایان شاہ ہم۔ نے آپریٹ کر دیا ہے انکو بہت گہری چوٹ لگی تھی،، انکی دماغ کی نس پھٹ گئی تھی،، اور خون نکل۔ کر دماغ میں۔ جمع ہونے لگا تھا ہم۔ نے آپریٹ کیا ٹریٹمنٹ بھی دے دیا اب انکا چوبیس گھنٹے میں ہوش میں آنا ضروری ہے خطرے سے باہر ہیں پر ہوش میں آنا ضروری ہے ہم۔ کچھ کہہ نہیں سکتے انکی یادداشت بھی جاسکتی ہے،، مگر ہو سکتا نا بھی جائے مگر انہیں کچھ عرصے کے لیے دماغ میں درد رہے گا چیزیں بھولیں گی،، اور چڑچڑاپن واضح ہو گا،، مگر ہوش نا آیا تو وہ کومہ میں بھی جاسکتے ہیں ایک ہفتے کے لیے یا ایک مہینے کے لیے وہ ان سب کے سر پر برب پھور تا پرو فیشنل انداز میں کہتا گیا۔۔۔

پیچھے زرش زمین پر بیٹھی روتی چلی گی۔۔۔

ڈاکٹر انکے سر پر برب پھوڑا کر نکلتا چلا۔ گیا،، پیچھے پھر سے زرش تڑپتی رہ گئی روتی چینیختی وہ بیچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

!!!!!! سیر رر رر رر۔۔۔۔۔

!!!...س،، سس،، سیر،، میرا سیر

بھائی پلینرز زرا نہیں بچالیں کچھ نہیں ہونا چاہیے انہیں ناوہ کو مائیں جانے چاہیں ناہی انکی یاداشت جانی چاہیے،، وہ کیسے اپنی زرش کو بھول سکتے ہیں نو نیور ایسا نہیں ہو سکتا انہیں ٹھیک ہونا ہو گا میرے لیے اپنی جان کے لیے،، نو!!!،،، وہ کہتے تھے وہ میرے بغیر مر جائیں گے مگر اب وہ خود مجھے کیوں مار رہے ہیں بھائی پلینرز۔۔۔

کچھ کریں میرے سعیر کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

زرش میری جان چپ ہو جاو پر نسز،، وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا اللہ ہے نا اس سے مانگو اپنے شوہر کی زندگی وہ بالکل ٹھیک ہو جائے حوصلہ رکھو شایان نے اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

اللہ جی پلینرز میرے سعیر بالکل ٹھیک ہو کر میرے پاس آجائیں پلینرز،، میں مر جاؤں گی انکے بغیر رر میری تو ابھی سے جان نکل رہی ہے اگر وہ مجھے بھول سوچ کر ہی جان فنا سی ہو رہی تھی،، نہیں ہر گز نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا سعیر اور مجھے ہر گز نہیں بھول سکتے اللہ جی آپ تو جانتے ہیں نا وہ میرے لیے کیا ہے میری سانس ہے وہ میں نہیں جی سکتی

انہیں بالکل ٹھیک کر دیں اللہ جی پلینرز آئی وانٹ ہم بیک آل رائٹ وہ رو کر اپنے اللہ سے اپنے سعیر کی زندگی کی دعا مانگ رہی تھی،، وہاں کھڑا ہر نفوس اسے ہی دیکھ رہے تھے انہیں آج پتہ لگا آخر وہ اسکے لیے کیا ہے۔۔۔

زرش روتی ہوئی پرئیروم میں بھاگ گئی،، حاجت کے نوافل پڑھ کر کافی دیر وہ نوافل پڑھ کر سجدے میں جھکی رہی اپنے سعیر کے لیے آیت کریمہ پڑھ کر دعا کرتی رہی۔۔۔

ہیے مائی لووو،، سعیر کی جان ڈونٹ کرائی یونونا آئی ہیٹ ٹئیرز سوسٹاپ کرائنگ وائپ یور ٹئیرز،، کمون بی بریو،، جسٹ لائنگ مائی زرش،، ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں گھونجی زرش نے چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔

!!!!!! سسس،، سعیر ررر۔۔۔۔۔

وہ شدت سے چلائی۔۔۔

مگر سامنے کوئی بھی نا تھا،، سعیر،، سعیر ررر،، وہ چلاتی گئی،، دومنٹ کے لیے یوں لگا پورا جسم پر اتلاز ہو گیا ہے،، سعیر ررر روئیر آریووو کم ہیر،، میرے سامنے آئیں،، سعیر ائم کالنگ یو،، یور زرش از کالنگ یو۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اٹھانا گیا،، زرش نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ وہی گر گئی۔۔۔

بھائی،، سعیر ررر،، سعیر کم ٹومی ہولڈمی سعیر پلینرز زرشایان کسی فون کال کے تحت سائیڈ پر آیا،، جب اچانک پرئیروم سے شدت سے سعیر کو پکارنے کی آواز آئی زرش زمین پر گری روتی ہوئی پکار رہی تھی،،، شایان بھاگتا اس تک آئی۔۔۔

زرش میری ڈوول،، میری جان واٹ، ہیپنڈ،، واٹ، ہیپنڈ ٹو یوو،، کمون سٹینڈ آپ،، شایان نے اسے کھڑا کرنے چاہا مگر وہ دوبارہ گری شایان نے اسے فوراً سنبھالا۔۔۔

زرش واٹ، ہیپنڈ ٹو یو سٹینڈ آپ۔۔۔

بھائی میں اٹھ نہیں پار ہی وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔

شایان نے جھک کر اسے گود میں اٹھایا،، ہیے،، زرش سٹاپ کر انگ ورنہ اچھا نہیں ہوگا،، بلکل چپ ہو جاو کچھ نہیں ہوگا اسے ہم ہے نالندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کے انڈراوبزرویشن ہے وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا ریلکیس۔۔۔

وہ زرش کو اٹھا کر باہر لایا اور ڈاکٹر کے روم میں لے کر گیا وہ سمجھ گیا کہ اسکا جسم سن ہو گیا ہے۔۔۔

ڈاکٹر چیک ہر کیا ہوا ہے اسے،، یہ اٹھ نہیں پار ہی اسکی باڈی کام نہیں کر رہی۔۔۔

ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کیا اسے انجیکشن دیا وہ کچھ ہی دیر میں نیم بیہوشی میں جا چکی تھی،، شایان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اسکے ماتھے پر لب رکھے،، میری گڑیا اسے وہی چھوڑ کر باہر ایان کے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا نہیں ہوش آیا سعیر کو ابھی تک۔۔۔

نہیں ابھی تک کوئی امید نہیں ہے یار رر اور زرش کو کیا ہوا کہاں ہے وہ۔۔۔

جسم سن ہو گیا حرکت میں نہیں ہے اسکا وجود شاید ٹینشن کی وجہ سے ڈاکٹر نے اسے میڈیسن دی ہے ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

!!!! اففف۔۔۔

ایان نے بیخ پر بیٹھ کر اپنا سر ہاتھوں میں گرایا۔۔۔

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے اتنے میں ہی اسکا فون رنگ ہوا ڈیڈی کا نمبر دیکھ کر ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے

۔۔۔

!! ہیلو السلام علیکم ڈیڈی۔۔۔



رومت سارہ اسکے لیے دعا کرو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں نا اپنا اور ابہا کا خیال رکھنا اور یاد رہے اس گھر دہلیز سے باہر قدم کوئی نہیں رکھے گا شاہ صاحب نے سیکورٹی الرٹ کر دی۔۔۔

سارہ محض سر ہلا سکیں،،، پہنچتے ہی مجھے کال کرے گا شاہ صاحب مجھے آپ دونوں کی ٹینشن رہے گی وہ ان پر ہمیشہ کہ طرح آیت الکرسی پڑھ کر پھونک کر بولیں،، اس قدر ٹینشن میں بھی وہ انکے اس عمل پر مسکرا رہے بغیر نارہ سکے۔۔۔

آئی لو یو وہ انہیں گلے سے لگا کے پیار سے بولے اور ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

آئی لو یو ٹو

وہ شرما کر انکے سینے سے لگیں بولیں۔۔۔

آئی نو شاہ صاحب نے انکا گال چوما وہ بلش کر گئیں شاہ صاحب ہلکا سا ہنس دیے اس عمر میں بھی شرما گئی سارہ اور اگر کہی اور چوم لیا تو۔۔۔

سارہ گڑبڑا گئیں شرم کریں شاہ صاحب آپکا بیٹا ہو سہیل میں ہے اور آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میرے ساتھ وہ انہیں گھور کر بولیں جبکہ بیٹا یاد آنے پر دوبارہ سے آنکھیں نم ہو گئیں، شاہ صاحب مسکرائے۔۔۔

اوو سوری جانم غلطی ہوگی اچھا میں چلتا ہوں میں ضرور کال کروں گا اپنا خیال رکھنا ایک جھٹکے سے انکے لب چوم لیے وہ سرخ ہوتی سٹل رہ گئیں۔۔۔

وہ مسکرائے میں جا رہا باہر تک تو چھوڑ آؤ بیگم انہیں ہوش میں دلاتے بولے۔۔۔

یہ کیا تھا شاہ صاحب کتنے گندے اور بے شرم ہیں آپ۔۔۔

شاہ صاحب ہنسے ابھی کی کہاں بے شرمی واپس آکر بتاؤں گا ابھی فلائٹ نامس ہو جائے وہ۔ کہتے کمرے سے بھاگ گئے پیچھے وہ انکی آج بھی بے باک بولڈ چلتی زبان کے جوہر دیکھ بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار تو تب ہوئی جب انکی اپنی ساس کو باہر کھڑا پایا جو کہ لب دبا کر اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ماما وہ میں انہیں سی آف کر کے آئی وہ کہتی بھاگ گئیں دل تو کیا شاہ کو پکڑ کر کٹ دیں مگر کاش وہ ایسا کر سکتیں وہ انہیں سی آف کرنے گیٹ تک چلی گئیں شاہ صاحب آئیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔



شاہ صاحب نے ایرپورٹ پر پہنچنے سے پہلے گاڑی میں بیٹھے ہی ایان کو کال کی جو اس وقت سگنل پر اہلم۔ کی وجہ سے کٹ گئی تھی۔۔۔

ہیلو ایس ڈیٹی سوری سگنل پر اہلم تھا۔۔۔

ایان سعیر کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا اور کہاں کس جگہ شاہ صاحب کے دماغ میں خضر کی دھمکیاں گھونچی اور دھمکی کے اگلے ہی دن ایسا کچھ ہو گیا انہیں یقین تھا کہ یہ خضر کا کیا دھڑا ہے۔۔۔

ڈیٹی میں نہیں جانتا ہے جب تک سعیر ہوش میں نہیں آئے گا کچھ پتہ نہیں چلے گا۔۔۔

یہ ایکسیڈنٹ کہاں پیش آیا تھا ایان اتنا تو پتہ ہو گا نا ااااا۔۔۔

جی ڈیڈی ایک آدمی جو سعیر کو ہو اسپتال لے کر آیا تھا وہ۔ کہہ رہا تھا یہ ایکسیڈنٹ شایان کے گھر کی سامنے والے روڈ پر پیش آیا ہے کسی کار نے پیچھے سے ہٹ کیا جو کہ سپیڈ سے آرہی تھی ابھی صرف یہی پتہ لگ پایا۔۔۔۔

شاہ۔ صاحب کا شک یقین میں بدل۔ گیا کہ اسی کے بیٹے کی کارستانی ہے اب تو وہ نہیں چھوڑتے اسے اوکے ایک کام کرو اس روڈ پر کہیں کیمرہ تو ہو گا اسکی فونٹج چیک کرو اور ہاں گاڑی کا نمبر پلیٹ نوٹ کرو مجھے اس گاڑی کا پتہ چاہیے۔۔۔۔

پر ڈیڈی کیوں مطلب آپ کیا کریں گے۔۔۔؟؟  
ایان الجھا۔۔۔۔

ایان جتنا کہا ہے اتنا کرو ابھی بیٹا باقی بعد میں بتاؤں گا جلدی کرو۔۔۔

جی ڈیڈی میں دیکھتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔

اللہ۔ حافظ شاہ صاحب نے کہہ کر کال کاٹی اور ایئر پورٹ پر اترے کچھ ہی دیر میں فلائٹ ٹیک آف ہو گئی۔۔۔

گھٹنے ہو چکے تھے سعیر کی طرف سے کوئی اچھی خبر نامی ایان نے شاہ صاحب کے کہنے پر شایان کے ساتھ جا کر 6 اس روڈ کی فوٹیج نکلائی تو ایک بہت عجیب سی چیز دیکھنے کو ملی۔۔

وہ۔ کارانکے تعاقب میں پیچھے آرہی تھی اور جب سعیر کی کارر کی تو وہ کی دورر کی،، جیسے ہی سعیر مور کاٹنے لگا اس کار کی جان کر سپیڈ بڑھائی گئی اور فور ایک سے اسے ہٹ کیا اس کا مطلب صاف تھا کہ سعیر کا ایکسیڈنٹ جان پوچھ کر کسی نے کیا اسکی جان۔ لینے کی کوشش کی ہے ایان کے کانوں میں اپنی ماں کے الفاظ گھونجے وہ آگیا،، آیا وہ آگیا واپس آ جاو سعیر کو لے کر واپس آو مطلب کے یہ اس کا کیا دھرا مگر اسے سعیر کا کیسے پتہ وہ تو صرف مجھے جانتا ہے ایان وہی کر سی پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا ایان۔۔۔ شایان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یہ ایکسیڈنٹ کسی نے جان کر کر وایا وہ اسکی شکل نہیں دیکھ پارہے تھے کیونکہ چہرے پر نقاب تھا مگر یہ کس نے کر وایا شایان مجھے وہ بندہ اپنے سامنے چاہیے جس نے میرے بھائی کو نقصان پہچانے کی کوشش کی ہے اس کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔۔۔

ریلکسیں ہم۔ نے نمبر پلیٹ نوٹ کر لیا بہت جلد پکڑا جائے گا ابھی سعیر اور زرش کو دونوں کو ہماری ضرورت ہے اٹھو چلو انکے پاس۔۔۔

ایان نے سر ہلایا اور اسکے ساتھ چل دیا۔۔۔

زرش کو ہوش آچکا تھا وہ قدر بہتر تھی اٹھتے ہی سعیر کو پکارا،، عالیان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔  
زرش۔۔۔۔

عالیان۔۔۔

سعیر کیسے ہیں کہاں ہیں وہ انہیں ہوش آگیا کیا وہ اٹھنے لگی جب عالیان نے اسے اٹھنے سے باز رکھا۔۔۔

ہیے،، تمہیں ڈرپ لگی ہے چپ ہو کر لیٹی رہو آرام سے ابھی تک نہیں آیا جلد آجائے گا۔۔

نہیں مجھے انکے پاس جانا عالیان مجھے انکے پاس لے کر جاؤ پلینرز زرز پلینرز زرز باضد ہوئی۔۔۔

اچھا اچھا کو میں نرس کو بلاتا ہوں وہ تمہاری ڈرپ اتارتی ہیں پھر کے جاتا ہوں جب تک یہی بیٹھو۔۔۔

جلدی جاؤ۔۔

اوکے عالیان نے نرس کو بلایا اب اس کا وجود کسی حد تک حرکت میں تھا وہ چل سکتی تھی مگر بامشکل۔۔

دیکھیے میم اس طرح آپ ڈرپ ختم ہوئے بغیر نہیں کہیں جاسکتی طبیعت خراب ہوگی آپ بہت ویک ہیں یہ ختم۔ ہو جائے آپ چلی جائیے گا۔۔۔

نو نو میں نے کہا نا مجھے ابھی جانا سو پلیز زرز زرتا رو اسے مجھے کچھ نہیں سننا۔۔

عالیان جو چپ کھڑا تھا آخر اسے ڈانٹ دیا۔۔

کیا مسئلہ تمہارے ساتھ زرشش ہاں،،، چپ کر کے بیٹھی رہو یہاں سے ہلنے کی ضرورت نہیں ہے تھپڑ پڑے گا،،، اس کو فینش ہونے دو میں لے جاؤ گا تمہیں سعیر کے پاس عالیان کا فون بجاوہ اسے وارن کر کے وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

زرش کو نرس اور عالیان پر شدید غصہ آیا دل کیا انہیں غائب کر دے،، نرس اسے ٹریٹ کر کے باہر نکلی زرش نے موقع پر چکامار ایک جھٹکے سے اپنا ڈرپ کنولہ اتارا،، تکلیف سے چیخ تو نکلی پر منہ پر ہاتھ رکھ کر کنٹرول کر گی بامشکل گرتی گراتی وہ بیڈ سے اتری اور گرتی پڑتی وہاں سے سعیر کے کمرے تک آئی البتہ راستے میں کی بار ٹھو کر کھا کر گری۔۔۔

آئی سی یو کا دروازہ کھول کر وہ دھڑم سے اندر آئی،، ڈاکٹر نے اسے روکا مگر نارو کی وہ جھٹ سے سعیر کے پاس آئی اسے دیکھ کر اسکے پاس لپکی پیٹوں اور مشینوں میں جکڑا اسکا سعیر تکلیف سے آنسو گال پر دہل گئے۔۔۔

!!!سس،،، سعیر رررر۔۔۔۔

یہ سعیر اوپن یور آئیز ائم۔ کالنگ یو،،، سے یس ٹومی،،، سے یس سعیر کی جان ٹومی ائم کالنگ یو،، آئی نو یو آر لیسنگ کمون گیٹ اپ سعیر گیٹ اپ،، وہ پاگلوں کی طرح دیوانہ وار اسکے چہرے پر جھکتی بولی مگر سعیر نے نہیں اٹھنا تھا نہیں بولنا تھا نا اٹھانا بولا۔۔۔

زرش نے ایک نظر اسے دیکھا جو دنیا جہاں سے بے خبر ہو سپٹل کے بیڈ پر تھا وہ اسکے ماتھے سے ماتھا نکاتی ہوئی اسے پکارنے لگی جب وہ نہیں بولا تو وہ اپنی پوری شدت سے چلائی۔۔۔



حوصلہ رکھو کیسا ہے سعیر۔۔۔؟؟؟

ڈیڈی ہوش نہیں آ رہا اسے کوئی اچھی خبر نہیں ہے۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا فکر مت کرو جو میں نے کام کہا تھا وہ کیا۔۔۔

جی ڈیڈی ہو گیا یہ ایکسیڈنٹ کسی نے جان کر کیا ہے اور کون یہ نہیں پتہ لیکن نمبر پلیٹ واضح ہو چکی ہے ہم۔ نوٹ کر چکے ہیں اسے۔۔۔

ہم گڈ اچھا کیا اس نمبر پلیٹ سے اس گاڑی کا پتہ لگوایا۔۔۔؟؟

نہیں ڈیڈی ابھی تو نہیں ٹینشنز کی وجہ سے زہن میں نہیں آیا۔۔۔

ہم،، اس اوکے کوئی بات نہیں ریلیکس کرو اور حوصلہ رکھو شیر بنو کچھ نہیں ہو گا بہادر بچہ ہے میرا خود بھی نم۔ انکھیں لیے وہ تھوڑا سنہجھل کر بولے۔۔۔



فصیح رات گئے گھر لوٹا آخر یہ کہاں تھا، بلکہ آج پہلے دن نہیں ایک مہینے سے وہ لگاتار گھر کیٹ آتالیٹ نائٹ پارٹی کرتا، حرام مشروب پیتا اور اپنی حوس مٹاتا، وہی سو جاتا تقریباً نشہ اتر جانے کے بعد گھر آتا وہ آکر پھر سو جاتا،۔ مشابا خوبی نوٹ ک رہی تھی مگر وہ کچھ پوچھنے پر بھی نابتاتا مشا اس سب سے بہت جھنجھلاتی آخر یہ ہوتا کیا ہے اوپر سے اب دل کمبخت جس نے آج تک کبھی بغاوت نہیں کی تھی، کسی کی طرف کھینچا نہیں چلا شاید اب اس نے بھی بول دیا۔۔۔

“بہت رہ لیے مشابی بی تمھارے اب باری ہے عالیان بھیا کے پاس جانے کی“

جبھی دل میں اسکا وہ کئیر اور اسکی لیے پوزیسیونس کا خیال آتا وہ کتنا خیال رکھتا تھا اسے کوئی کچھ کہتا تھا وہ تڑپ اٹھتا تھا اس کا منہ تو دیتا تھا اسکا عشق کا اعتراف۔۔۔

تم صرف میری ہو میری“

تمہیں چھونے کا

تمھے دیکھنے کا

”تمہیں اپنا بنانے کا حق صرف میرا

کان میں جب یہ الفاظ گھونجے تو کان سائیں سائیں کرنے لگے آخر یہ کیا تھا مگر دل نے ایک بیٹ ضرور مس کی، وہی آنکھوں کی سامنے جب مسکراتا اپنے ڈمپل کے درشن کرواتا آیا تو مشاکے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ پھیل گئی،،، وہ اسے سوچ ہی رہی تھی جب اچانک ڈور بیل بجی مشاپتہ نہیں کیوں پر کسی خیال کے تحت وہاں سے بھاگتی اٹھی وہ دروازہ کھول دیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر آنکھیں پھٹی رہ گئیں،، اسے خود سے بھی کراہیت محسوس ہوئی آنے والا وقت کیا ازیت ڈھائے گا یہ تو وقت بتاتا کہ مشاکو اس ازیت سے نکالنے اسکا ہیر و عالیان ... جائے گا یا پھر اسکی قسمت میں ایسی ازیت لکھی ہے کہ وہ کئی سال اپنے روتے ہوئے گزار دے گی

لندن:

گھنٹے ہونے کو تھے سعیر کی حالت میں سودھارنا تھا اب کی بار شاہ صاحب بھی پریشان تھے ایان اور شایان 12 اس گاڑی کا پتہ لگوانے گئے تھے جس گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ اسکے تعاقب میں گئے پروہ گاڑی کسی رینٹ

کارپری جہاں لوگ اکثر کاررینٹ پر کیا کرتے تھے کئی لوگ آتے تھے اس بیچارے ایک میکنک کو کیا یاد رہتا تھا کہ کون آیا کون نہیں۔۔۔

ایان اس کار کا پتہ لگواتے اس تک آیا پولیس انکے ساتھ تھی بیچارہ میکنک اپنی دکان کے سامنے پولیس دیکھ کر گھگیا ہی تو گیا آخر غریب کی دکان تھی یہی اس کا سرمایہ تھا پر یہ پولیس آج یہاں کیوں وہ اٹھ کر باہر آیا۔۔۔

جی سر، میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپکی آپ لوگ یہاں۔۔۔؟؟؟

یہ گاڑی تمھاری ہے۔۔۔؟؟؟ پولیس والے نے پوچھا۔۔۔

جی سر میری ہے کیونکہ میں یہاں ملازم ہوں یہاں رینٹ پر کار زدی جاتی ہیں۔۔۔

تمھیں پتہ تمھاری اس کار سے ایکسٹنٹ ہو ہے۔۔۔ پولیس والے نے کڑے تیور لیے اپنے ہاتھ میں ڈنڈا گھماتے بولا۔۔۔

سس،،، سر کیسی باتیں کر رہے ہیں یہ کار رینٹ کسی اور کا ہے میں یہاں ملازم ہوں مجھے تو پتہ بھی نہیں مجھے تو ڈرائیو کرنا بھی نہیں۔ آتا۔۔۔

سچ بول رہے ہو ایان نے اسے گھور کر پوچھا۔۔۔۔

جی سر اللہ کی قسم آپ مجھ سے جس مرضی کی قسم کے لیں مجھے نہیں آتی۔۔۔

اُئی تھینک ایان یہ سہی کہہ رہا ہے اور بھلا اسے کیا دشمنی ہم سے۔۔۔

یہ کاریں ٹپ پر تم سے کوئی لے کر گیا اس کا حلیہ یا نمبر یاد ہے تمہیں۔۔۔۔

سر ہزاروں لوگ آتے ہیں،، کے کر جاتے ہیں ایک ایک گاڑی کو کئی لوگ لے کر جاتے ہیں آج صبح سے کی لوگ آئے ہیں اور کل بھی یہ پورا دن ہی رینٹ پر تھی۔۔۔

بجے کے درمیان اسے کون لے کر گیا تھا کچھ یاد ہے رجسٹر چیک کرو کسی پر لکھتے تو ہو گے ناشایان 1 کل دوپہر بولا۔۔

ہیں سر معزرت کے ساتھ پر جو لے کر جاتا اسکا نمبر لے لیتے اور فون میں رکھتے کسی کا پی پر نہیں لکھتے معزرت کے ساتھ۔۔۔۔

ہاں پر کل دوپہر یہ گاڑی کوئی بارات کے لیے لے کر گیا تھا۔۔۔

واٹ ایان چلایا۔۔۔۔۔

میسز وہ کوئی بھی تھا وہ جھوٹ بول کر لے کر گیا تھا  
!!!!!! شٹ۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تمہیں یاد ہے کہ کون تھا کیسا دکھتا تھا۔۔۔

سر وہ کوئی آدمی تھا موٹا سا باقی مجھے شکل صورت زیادہ یاد نہیں۔۔۔۔

اوکے وہ لوگ غصہ ضبط کیے وہاں سے نکلے۔۔۔۔

میسز یہ جو کوئی بھی تھا جس نے بھی کیا بہت ہی کوئی گہری اور گھٹیا چال تھی۔۔۔

سہی کہہ رہے ہو ایان مگر سعیر کی کسی سے کوئی دشمنی یا پھر یونیورسٹی میں کوئی بات ہوئی ہو کچھ تو۔۔۔

میں نہیں جانتا ہاں پر کل ماما کی مجھے کال آئی تھی وہ اپنی ماں اور اپنے پر ہوئے ماضی میں تمام ظلم شایان کو سنا تا چلا گیا،، اور اسکے واپس آنے کی بات بھی بتائی۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو جی تمہارے ڈیڈی آئے ہیں اور وہ اس ایکسیڈنٹ کو لے کر اس قدر سرسپیس ہیں ایان مطلب کوئی نا کوئی کنیکشن اس ایکسیڈنٹ کا خضر یا اسکے بیٹے سے ہے۔۔۔

ہاں اب تو یقین ہو گیا مجھے بس دعا کرو سعیر ہوش میں آجائے پھر ایک مرتبہ سب کلئیر ہو جائے گا۔۔۔

وہ لوگ کچھ کی دیر بعد ہو اسپتال پہنچے کوریڈور میں ہی شاہ صاحب عالیان کھڑے تھے،،،، زرش توجب کی بیہوش کوئی ہوش میں نا آئی تھی ڈبل ڈبل ٹینشنز نے دماغ خراب کر رکھا تھا آخر کیا کیا جائے،، شاہ صاحب اور ایان کے بھرتے لمحے کے ساتھ سانس اٹک رہی تھی،،، وقت تھا کہ طویل ہوتا جا رہا تھا مگر سعیر کو ہوش نہیں آ رہا تھا سعیر کے پیچھے بہت سے ہاتھ دعا کے لیے کھڑے تھے،،، سب سے پہلے اسکی ماں جو لمحہ بالمشہ اپنے بچے کی زندگی کی دعا

مانگ رہی تھی پھر بہن جو بھائی کے لیے صحت مانگ رہی تھی اور اندر پڑی فلحال ہوش و خرد سے بیگانہ اسکی شریک حیات اسکی بیوی جس نے کل سے جانے رو رو کر اپے رب سے اپنی زندگی کی زندگی مانگی تھی۔۔۔

رب ہمیشہ اپنے پسندیدہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے،، اور شاید یہ خوش نصیب تھے کہ اللہ نے انہیں اپنے امتحان کے لیے چنا اور انکا صبر آزمانے کو ان پر کڑا امتحان ڈال دیا شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اگر ان پر یہ قیامت گزرتی ہے تو یہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ نہیں پر یہاں تو انکا سارا ایمان ہی اللہ پر تھا پختہ بھروسہ،، کہ اللہ سب ٹھیک کر دے گا ہاں کہیں پر کسی کی امید ٹوٹی مگر امید ٹوٹنے پر بھی اپنے سوہنے رب کی طرف ہی لوٹ کر آئے تو اب کیسے وہ مالک جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا اپنے بندے کو کیسے ناستنا ایک ماں بچے کے ایک آنسو ایک بار رونے پر تڑپ جاتی ہے پر وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا وہ کیوں ناستنا انکی اسکے ہاتھ میں ہی تو زندگی موت ہے،، وہ چاہیے تو اگلا دن ڈھلے نا چاہے تو نا ڈھلے وہ چاہے تو ابھی اور اسی وقت یہ دنیا رک جائے کیونکہ

“إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

“بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے“

اور

(۱۵۳) إِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعُ الصُّبْرِينَ - يَا سَائِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

کنز الایمان: ترجمہ

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

اب جبکہ بائیس گھنٹے ہو چلے تھے، شاید نہیں یقینا انکی دعائیں رنگ لائیں تھیں انکا صبر رب کو پسند آ گیا تھا انکی دعائیں فرش کا سینا چیرتی عرش تک جا پہنچی تھی جہی سعیر کو ہلکا ہلکا ہوش آنا شروع ہوا، سعیر کی مومنٹ شروع ہوئی، نرس نے دیکھا کہ پیشنٹ کو ہوش آرہا ہے تو وہ فوراً سے ڈاکٹر کو بلا کر لائی ڈاکٹر نے آکر دیکھا پورے بائیس گھنٹے بعد سعیر کو ہوش آیا۔۔۔

سعیر نے موندی موندی آنکھیں کھولیں مگر آنکھوں کے آگے جیسے اندھیرا سا چھایا ہوا دماغ میں اٹھنے والی ٹیس نے سارے سر کو درد میں مبتلا کیا ہو،، پیچھلا حصہ ہلنے سے قاصر وہ اس وقت کہاں ہے کس کے ساتھ کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔

ڈاکٹر اسکے پاس آئی۔۔۔



Excuse me mr saeer shah

How r u feeling ryt know....??

R u better...???

اپ کون اور میں یہاں کیسے یہ سعیر نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں اپنے آپ کو ہو سپٹل کے سرد سے کمرے میں پایا کیا ہوا تھا کہ ہوا تھا وہ یہاں۔ کیسے ابھی کچھ بھی یاد نا تھا شاید دماغ کے پیچھلے حصے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ابھی بھول گیا تھا۔۔

مسٹر سعیر آپکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا بٹ یو آر ناؤ آؤٹ آف ڈینجر مگر آپ یہ بتائیں کہ آپکو یاد ہے کہ آپکے ساتھ کون تھا کون نہیں اور یہ ایکسیڈنٹ کیسے ہوا۔۔۔؟؟؟

ایکسیڈنٹ میرا۔۔۔؟؟؟

مجھے کیوں نہیں یاد ہمیشہ کی طرح لڑکی کی آواز اس حالت میں بھی اس ہینڈ سم کی چہرے کے تیور کڑے ہوئے ماتھے پر بل نمودار ہوئے مگر ابھی مجبوری تھی بات کرنا۔۔

زر،،،، زرش میرے ساتھ میری وائف زرش میں لاسٹ ٹائم اسی کے ساتھ وہ کہاں ہے یہ ایکسیڈنٹ کیسے ہوا مجھے نہیں پتہ بٹ میرے ساتھ میری زرش تھی وہ ٹھیک تو ہے،، اسے تو کچھ نہیں ہوا کہاں ہے وہ دیوانوں کی طرح ہوش میں آتے سب سے پہلا نام اپنے عشق کا لیا جواب اسکے روم روم میں بس چکی تھی،، اس کی روح میں سما چکی تھی۔۔۔

ریلیکس مسٹر سعیر بی ریلیکس آپ اس طرح پینک مت ہوں آپکی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے آپکی وائف بلکل ٹھیک ہیں انہیں تو کچھ نہیں البتہ آپ اکیلے اس حالت میں آئے تھے یہاں۔۔۔

ہاں اب جا کر سانس میں سانس آئی مگر پھر بھی آگے کا کچھ یادنا آیا۔۔۔  
مجھے کچھ یاد نہیں ہے ڈاکٹر یہ کیسے ہوا بس مجھے اتنا یاد ہے لاسٹ ٹائم میری وائف میرے ساتھ تھیں

اٹس اوکے مسٹر میں آپکے گھر والوں کو بتا دیتی ہوں اپکو ہوش آگیا آپ آرام کریں یوے نیڈ آلوت آگ ریسیٹ ٹینشن کی ضرورت ڈاکٹر اسے چیک کرتی پرو فیشنل انداز میں کہتی باہر نکل گئی پیچھے وہ غائب دماغی سے آنکھیں درد سے آنکھیں موند گیا۔۔۔

ڈاکٹر باہر آئی،، شاہ صاحب اور ایان اسکی جانب بڑھے۔۔۔

کیس ہے سعیر ڈاکٹر۔۔۔؟؟

Congratulations mr shah

آپ کے پیشنت کو ہوش آچکا ہے،،، ہی از ٹوٹلی آوٹ آف ڈینیجر الحمد للہ۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں آخر اتنے گھنٹے بعد کوئی خوشی کی نوید سنائی شاہ صاحب ایان ایک دوسرے کے بغل غیر ہوئے،،  
شاہ صاحب نے اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

آنکھیں نم۔ سے اللہ کا شکر ادا کیا،،، ہو سپٹل کے تمام سٹاف کا کھانا آج انکی جانب سے کی تھا ایسا لگ رہا تھا جیسا بچہ  
پیدا ہوا تھا مگر انکے بچے کی زندگی سے بھر کر کیا تھا انکے لیے صدقہ جاریہ کے لیے آج تمام سٹاف کو کھانا شاہ  
صاحب نے خود بھیجوا یا۔۔۔

سعیر کو سیپرٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا سب اسکے پاس تھے ایان اور شاہ صاحب اسکے تکیے کے پاس بیٹھے تھے، کچھ کچھ دیر بعد اس سے پوچھتے اسے درد تو نہیں ہو رہا کچھ چاہیے تو نہیں وہ جو ان چیزوں کا جانے کب سے عادی نا تھا اب جھنجھلا گیا۔۔۔۔

کمون بھائی ڈیڈی کیا میں ٹھیک ہوں بچوں کی طرح مت ٹریٹ کریں مجھے۔۔۔۔

شٹ اپ سعیر، اتنا برا پہلے تو ڈرایا اب اس طرح کی حرکتیں چپ چاپ بیٹھے اب کی بار بولنے والا اسکا جگری دوست عالیان تھا۔۔۔۔

اس قدر سرسبز سیجوشن میں اور درد کی اٹھتی ہوئی لہروں کے درمیان سعیر نے اس آنکھ ونک کر کے فلائنگ کس دی وہ ماتھا پیٹ گیا۔۔۔۔

تم بھی ڈرتے ہو کیا جان من۔۔۔۔؟؟؟

مجھے تو لگا تھا جسٹ ڈراتے ہوئے معنی خیزی سا کہتے سارا اشارہ مشاکی جانب تھا وہ گھگھیا گیا۔۔۔۔

بھائی عالیان،، سعیر نے ادھر ادھر دیکھتے انہیں پکارا،، نظریں کب سے اپنی دشمن جان کے دیدار کو ترس رہی تھیں۔۔۔

ہاں کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔؟؟؟

ایان فوراً آگے بڑھا۔۔۔

زرش کہاں ہے بھائی وہ کیوں نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا میں یہاں ہو سہیل میں اور اب مجھے ہوش آگیا وہ مجھ سے ملنے نا آئے کیا وہ ہو سہیل نہیں آئی۔۔۔؟؟؟

نہیں نہیں،، ایسی بات نہیں ہے وہ پورا دن یہی تھی سعیر ایان نے ایک۔ نظر باپ کو دیکھا اور سعیر سے نظریں چڑائیں۔ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا وہ اس سے۔۔۔

تو اب کہاں ہے مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی وہ مجھے بات کرنی ہے اس سے وہ بہت پریشان ہوگئی۔۔۔

ہاں ہنس سیر پریشان تھی وہ بہت روئی مگر ابھی وہ کافی سٹریس کی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہو گئی تھی جبھی اسے ریٹ کے لیے بھیجا میں نے میسج کیا وہ اجائے گی لڑکھڑاتی زبان میں جھوٹ بولے مگر سامنے دودھ پیتا بچہ نا تھا۔۔۔۔

مجھے سر پر ضرور چوٹ آئی ہے میرا ایکسیڈنٹ ضرور ہوا پر میں پاگل نہیں ہونا میں دودھ پیتا بچہ ہوں نا بیوا قوف جسے آپ لوگ کچھ بھی کہہ کر بہلا لیں گے کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟ اب کی بار وہ تقریباً چلایا کہاں کر پار ہا تھا اسکے معاملے میں اب تک وہ کمپر وائز۔۔۔۔

سیر کالم ڈاؤن شاہ صاحب نے اسے ریلکیس کرنا چاہا دیکھو ریلکیس رہو وہ ٹھیک ہے ابھی اجائے گی۔۔۔۔

کمون ڈیڈی اگر وہ ٹھیک ہوتی تو میں یہاں تڑپ رہا نا ہوتا،،، یہ دل اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر دل کے مقام پر رکھ کر بولا،،، یہ اس طرح نادھڑک رہا ہوتا اس میں گھٹن نا ہوتی سانس جو سہی نہیں آرہی وہ بالکل سہی ہوتی کہاں ہے وہ عالیان اب وہ چلایا۔۔۔۔

ریلکیس یار رر رر قسم سے وہ ٹھیک وہ بس ٹینشن کی وجہ سے کچھ سٹریس۔۔۔۔

پورے الفاظ بھی نابولے گئے جب ودھاڑا۔۔۔۔

واٹ نون سینس کیا ہوا ہے کہاں ہے طبیعت تو ٹھیک ہے اسکی۔۔۔۔؟؟؟؟

شاہ۔ صاحب چلائے۔۔۔!!!!!!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ کر کے لیٹے رہو خبردار حلق سے آواز بھی نکلی تو تھپڑ آئے گا۔۔۔۔

ڈیڈی آپ جو مرضی کریں مجھے میری زرش چاہیے۔۔۔۔۔

!!!!!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سعیر ابھی بول رہا تھا کہ وہی پیار بھری پکار کانوں میں پری جو اسکے قدم جکڑ کر رکھ دیتی تھی جس کے لیے وہ۔ ترس رہا تھا سامنے دیکھا تو وہ روتی ہوئی اس تک چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آرہی تھی،،، وہ جسے ابھی ابھی ہوش آیا تھا اٹھتے ہی دوبارہ سعیر کا پوچھا شایان اسی کے پاس تھا اس سے پہلے اب کی بار دوبارہ ڈرپ کنولہ اتار کر

پاگل پن کرتی خود کو تکلیف دیتی شایان نے بہتری اسی میں سمجھی وہ خود اسے اسکے سعیر کے پاس لے جائے

---

ایان عالیان اور شاہ صاحب کی جان میں جان آئی ورنہ کوئی پتہ نہیں تھا کہ شاہ صاحب کا سپو ترا تنی سی دیر کیا قہر ڈھاتا۔۔۔۔

ڈیڈی آپ آئیے جب سے آئے ہیں نا آپ نے کچھ کھایا یا پیا آپ فریش ہو جائیں گھر آ کر میں اس پاگل کے لیے سوپ لینے جا رہا ہوں ایان شاہ صاحب سے مخاطب ہوا، اسکے پاس زرش ہے ویسے بھی وہ ہے تو اب یہ ٹھیک ہو جائے گا معنی خیزی سے کہتے وہ سعیر کو ہونٹ دبانے پر مجبور کر گیا مگر وہ لڑکی یک ٹک سی وہی کھڑی بیٹوں میں جکڑے اپنے سعیر کو دیکھ رہی تھی جو کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

خیال رکھنا اپنا میں کچھ دیر میں آتا ہوں کوئی بیوا تو فی مت کرنا سمجھے شاہ صاحب نے سعیر کو وارن کیا اسکا کوئی بھروسہ بھی نا تھا۔۔۔



ڈونٹ وری ڈیڈی زرش کو نظروں کے حصار میں لیتا وہ گہری نظر سے دیکھتا بولا،، اسکے بھی بل کسنے تھے جو ڈھیلے پر چکے تھے،،، بکھر اعلیہ،، لال آنکھوں کے گرد حلقے،، گالوں پر آنسو کے مٹے نشان ایسی تو نا تھی وہ سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

شاہ صاحب اسکا ماتھا چومتے باہر کے جانب بڑھے جبکہ عالیان اور شایان بھی کھسک گئے۔۔۔

زرش اب بھی بغیر کسی سہارے کے وہاں سٹل کھڑی تھی،، آنکھوں میں کئی سارے آنسو جمع تھے،، گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا تھا اس انسان نے سینے میں سانس تک اٹکادی تھی کچھ ہی دیر میں کیا سے کیا حالت کر دی تھی اپنا آپ بیکار سا لگنے لگا تھا اس کے بغیر۔۔۔

سعیر نے اسے وہی کھڑ اپنی طرف دیکھتا پا کر برواچکائے مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔۔

!!! زرش۔۔۔۔

پیار بھری پکار پکار نے پر وہ کچھ ہوش میں آئی اور ایک دم لڑکھڑاتی سنبھلی جس سے سامنے والے کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

!!! زرش سنبھل کر یارر۔۔۔

وہ تڑپ ہی تو گیا۔۔۔

ادھر آؤ ایک ہاتھ آگے پھیلا کر خود کے پاس آنے کا کہا جانتا تھا وہ ڈر چکی ہے اسکی حالت دیکھ کر اسے اس طرح دیکھ کر جھبی خود پیار سے اسے خود کے قریب آنے کا کہا۔۔۔

کم ہئیر، کم نئیر ٹومی مائی لو کمون ہاتھ آگے پھیلائے وہ۔ اسی طرح بولا وہ ہوش میں آگیا بھاگتی اس تک آئی۔۔۔

!!!!!! سیر۔۔۔۔

روتی ہوئی آتی اسکے سینے سے آگلی۔۔۔

سیر کو درد تو محسوس ہوا پر زرش کے لیے وہ کچھ بھی سہنے کو تیار تھا کچھ بھی یہ تو اسکے سامنے معمولی سادہ درد تھا۔۔

سیر نے ایک ہاتھ سے اسے خود میں بھینچا وہ روتی چلی گئی۔۔۔

زرش،،، زرش،، ڈونٹ کرائی مائی لووولک انم۔ آل رائٹ کیپ کوائٹ،، اسی ہاتھ سے کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ دریا بہانے میں ایسے مگن تھی جیسے ملک سے پانی ختم ہو گیا ہو۔۔۔

زرش سٹاپ کرائنگ ورنہ بہت برا پیش آؤں گا،، وائپ پورٹیر زرمی سے اسے خود سے الگ کیا اور اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔

وائی آر یو کرائنگ۔۔۔؟؟؟

ہاؤ آر یو فیلنگ رائٹ نو،، سوال پر سوال کر دیا اسکے سوال کو نظر انداز کر کے۔۔۔

Im asking from you mrs zarish saeer shah...!!

Why r you crying ...????

And I'm asking from you mr saeer shah...!!!

How r u feeling ryt know....???

Ok ....!!!

I'm feeling better ryt know ,, you can say mch better you know why ....???

Why ...???

ثپاٹ طریقے سے سوال پوچھا گیا۔۔۔۔

Coz I saw my life now I'm perfectly all ryt ...!!!

جھٹکے سے ایک ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر خود کے قریب کیا اسکی گرم نرم سانسوں سے ٹکرائیں تو  
سعیر نے مسکرا کر لمبا سانس کھینچ کر ان سانسوں کو خود کی سانسوں میں بسایا۔۔۔۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا اسکے چہرے کے ایک ایک سقش کو چھوا زرش نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ گرفت سخت کر گیا،، اسکا چہرہ مزید جھکا کر اسکے گالوں سے وہ قیمتی موتی چنے،، اور گالوں پر بوسہ دیا۔۔۔

ڈونٹ یو ڈیر ٹو کرائی،، ان آنسوؤں کو بے مول مت کرو میرے لیے تو ہر گزنا بہانا نہیں بہت برا پیش آسکتا ہوں انکے نکلنے پر کان کے پاس منہ کر کے بولا اسکی سمجھ سے سب باہر تھا کہ بندہ بستر پر پڑا ہے پر حرکتیں کیا کر رہا ہے کہہ کر اسے آزاد کیا وہ پیچھے ہو کر بیٹھی۔۔۔

اب بتاؤ کیوں فرما رہی یہ مفت کا شغل ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پر پرے نشان کو گھور کر دیکھتا بولا جیسے اسکو لگانے والے کے ہاتھ کاٹ دے گا اور آرام سے اپنا انکھوٹا اسکے زخم پر پھیرا ایک سسکی زرش کے منہ سے نکلی کس سے اسنے اسکے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔

تکلیف ہو رہی ہے سعیر شاہ مجھے یوں دیکھ کر قرب سے آنکھوں میں آنسو لیے وہ غصے اور غم کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔۔۔

!!!ہاں۔۔۔

ایک لفظی سپاٹ جواب دیکھ کر اسے گھورتا بولا۔۔۔۔

ریتی اب کیا کریں گے۔۔۔۔؟؟؟

اس وجود پر ظلم ڈھانے والے کا برا حال اور اس ہاتھ کو تکلیف دینے والے کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہ طغیہ تکلیف سے مسکرائی۔۔۔

یہ سب میں نے خود کیا سعیر شاہ،، سو بتائیں کیا کریں گے میرے ساتھ آپ۔۔۔۔؟؟؟

سزا تو ملے گی سعیر کی جان یہ نہیں کہ نہیں ملے گی ایک دفعہ مجھے ٹھیک ہونے دو چھوڑوں گا تو آپ کو بھی نہیں دوبارہ جھٹکے سے خود کے قریب کیا اور اس کی بہرے پر دیونہ وار جھکا

لمس میں شدت جنون پاگل پن محبت،، دیوانگی تھی زرش مچلی،، وہ اسکی گرفت میں پھر پھرائی،، سعیر کی شدت میں کمی تو ضرور آئی مگر اسے آزادی پھر نا بخشی دوسرا ہاتھ جس پر ڈرپ لگی تھی اس کمر پر رکھ لیا خود کو سیراب کر کے وہ پیچھے ہٹا اور اسکا لال چہرہ دیکھا مگر مسکرایا نا۔۔۔۔

اس وقت یہ سزا قبول کیجیے جان لبوں پر انگھوٹا پھیرتا وہ انکو سہلاتا بولا وہ اسے غصے سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

گھنٹوں میں کیا بتی ہے وہ بھی 22 اگر میری یہ حالت دیکھ کر اتنا برا لگ رہا ہے تو خود سوچو سعیر شاہ میرے ہر ان چلائی میں نے کس طرح گھٹ گھٹ کر سانس لیا ہے سعیر شاہ،،،، میں کتنا تڑپی ہوں۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ ایک طرفہ مسکرایا۔۔۔۔

اس قدر پیار کرتی ہے میری جان مجھ سے۔۔۔۔

!!!!!! واٹ۔۔۔۔

وہ۔ اس پاگل آدمی کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

سعیر آریوان یور سینسز مجھے آپ ہوش میں نہیں لگ رہے مطلب کیا ہے اس سوال کا۔۔۔۔

صاف سا مطلب تھا میری جان مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے۔۔۔

اسکی بات پر وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

!!!! زرش۔۔۔۔

ایک منٹ سے پہلے آنسو صاف کر لو ورنہ اچھا نہیں ہو گا سبھی۔۔۔

اور میں نے جان کر کچھ نہیں کیا یہ ایکسیڈنٹ میں نے خود نہیں کیا نا میں نے کہا تھا کار والے کو وہ ہٹ کرے،،  
شاید نہیں یقیناً سے یاد آ گیا تھا۔۔۔

سعیر زرش نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا،، آپکو یاد ہے کیا ہوا تھا آپ بتائیں مجھے وہ اس پر جھکی  
بولی وہ گہرا مسکرایا،۔ اور کھینچ کر اسے اپنے سینے پر گرایا۔۔۔





اسکے تکیے کے پاس بیٹھی اور بالوں میں اپنی انگلیوں کا رقص جمانے لگی جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی اور اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارا۔۔۔۔۔

لاہور:

سارہ بیگم کو پتہ چلا کہ سعیر کو ہوش آگیا اور وہ اب خطرے سے باہر ہے تو انہوں نے غریبوں میں کھانا بانٹا،، شکرانے کے نوافل ادا کیے اور جس کا کیا دھڑا ہے اسکے راکھ ہونے کی دعائیں کی۔۔۔

اب وہ کسی حد تک شانت تھیں،، شاہ صاحب سے بھی بات ہو چکی تھی اور سعیر بھی ٹھیک تھا جیسی اب ایہا بھی پر سکون تھی اب بھی وہ نوافل ادا کرتی اپنی ماں کے پاس کمرے میں آئی تھی اور انکے گلے میں جھولی،، سارہ اپنے بیٹی میں آنے والی تبدیلیاں بہت اچھے سے نوٹ کر رہی تھیں،، وہ سب سمجھ سکتی تھیں اس لیے آج موقع اچھا تھا تو وہ اسکے بل نکالنے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

ایہا بے بی۔۔۔۔۔؟؟؟

!!! ایس ماما۔۔۔

وہ انکا گال چومتی بولی۔۔۔

I have noticed some changes in you ....!!!

برو آچکا کر غور سے اسکے چہرے کو دیکھتی بولی جو اب ایک دم۔ بلش کیا تھا اور وہ گڑ بڑائی تھی جو سارہ نے باخوبی نوٹ کیا۔۔۔

Which.... Which kind of differences mom ...!!!

وہ گھگھیا گئی۔۔۔

ہمممم۔۔۔

سو ایہا بے بی۔۔۔

Tell me honestly

Who is that guy...???

What ..!!!

Mamaaa...!!!!

What happened to you what are you saying ...

Which guy where would he comes from I don't know about any one ...

ایہا بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی اور گھبرائی الگ۔۔۔

یہ تو آپ بتائیں بیٹا کون ہے کمون ایہاڈونٹ بھی شائے گھبرا کیوں رہی ہوں کچھ غلط تھوڑی ہے بیٹا،،، اگر آپ ٹھیک ہو آپ کے دل میں کھوٹ نہیں ہے تو اس میں گھبرانے یا چھپانے والی کیا بات میں نے پہلے ہی کہا تھا میں ہر قدم پر آپکا ساتھ دوں گی اور یہ تو اتج بھی ایسی ہے بتاؤ پیار سے اسکا ماتھا چوم کر اسے ریلکس کیا۔۔۔

You know him mama...!!!

وہ سر جھکائے بولی سارہ مسکرائیں۔۔۔

ہممم،،، لیکن کون وہ سامنے والی آنٹی کا عثمان۔۔۔؟؟؟

واٹٹٹ۔۔۔؟؟؟

وہ۔ چلائی یخچنچن تھوماما کیا آپکو میرا میسٹ اتنا خراب لگتا وہ پاگل لو فرانسان جھینگے لالا کہیں کا انا ہوتو۔۔۔

سارہ ہنس دی پھر کون ہے مجھے کیا اب میں تو اسے بھی جانتی نا۔۔۔

رہنے دیں اپ تو ڈیڈی کو بتاؤں گی نائکے سامنے ہی بتاؤں گی کون ہے پتہ نہیں کیوں بتا دیا آپکو اب خاصہ سوچا  
تھا ڈیڈی کو بتاؤں گی پھر آپکو میں نہیں بتا رہی اب ڈیڈی کے آنے کا انتظار کریں۔۔۔

ہووووو یہ کیا بات ہوئی ایہا وہ بلاتی رہ گئیں مگر وہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

ہونہہ ڈیڈی کہ چمچی ناہو تو میں بھی تمہاری ماں ہو بیٹا پتا تو میں لگوا لوں گی وہ کہہ کر اپنے سورت کی تلاوت کی  
طرف متوجہ ہوئی عجیب عورت تھی پاگل بیٹی کی بات بھی چھپ کر پتہ لگوانی تھی۔۔

-----

احان۔ اپنے کمرے میں بیٹھا بوریت سے جھنجھلا رہا تھا، فون پر جانے کیا۔ تلاش کر رہا تھا،،، جھنجھلا کر فون سائیڈ  
ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر ڈبہ گیا، کچھ ہی دیر میں فون پر آنے والی میسج رنگ ٹیون نے اپنی جانب متوجہ کیا وہ فوراً  
سیدھا ہوا یہ سوچ کر کہ ایہا کا میسج ہو گا مگر آج بھی کسی ان نون نمبر کا میسج دیکھ کر ماتھے پر بل آئے کون تھا جو ہاتھ  
دھو کر پیچھے پر گیا تھا۔۔۔

ہم نے بھی دیکھا اسکو اک اتفاقاً“

“اپنا بھی حال ہے اب لوگوں کو فراز کا سا

واٹ دا ہیل کون ہو تم کیا چاہیے تمہیں مجھ سے۔۔۔؟؟

احان نے میسج ٹائپ کیا جانے کے دن سے تنگ کر رہی تھی آج وہ تنگ آ گیا وہ اسکے بارے میں سب کیسے جانتی تھی اس کے بارے میں تو اسکے دوست بھی اتنا نہیں جانتے تھے۔۔۔

تم، تم، تم، تم۔۔۔

تو چاہیے، تو چاہیے۔۔۔

شام و صبح تو چاہیے۔۔۔

جو اب ہمیشہ کہ طرح آج بھی الٹا آیا، احان کا غصے سے چہرہ لال ہو گیا۔۔۔

Go to hell ....!!!!

If you want to go wd me than I will go ...!!!

شٹ اپ آئندہ مسیج آیا تو میں تمہیں دنیا سے غائب کروادوں گا گندی لڑکی۔۔۔۔

کہہ کر فوراً نمبر بلاک کروایا مگر ڈیلیٹ نا کیا آخر کون ہے یہ سب دیٹلیز نکلوانے کی باری اب احان کی تھی۔۔

-----

مشاد روزے کی جانب لپکی کین جیسے دروازہ کھولا تو سامنے کا۔ منظر نہایت گھن آنے والا تھا وہ بیغرت انسان  
چرسی نشے میں دھندادھر ادھر جھولتا آ رہا تھا، وہ دھرم سے اندر داخل ہوا مشابو کھلا کر کراہیت کھا کر دور  
ہٹی۔۔

وہ۔ بیغرت زور سے ہنسا۔۔



اے کیوں دور بھاگتی ہو جان من قریب آؤنا وہ اسے قریب کرنے کے لیے آگے بڑھا جب کہ مشاد و قدم۔ دور ہوئی۔۔۔

دور ہٹو کمینے گھٹیا انسان تم نے شراب پی رکھی ہے گھٹیا آدمی تھو و تم جیسے انسان کے ساتھ میں رہنا پسندنا کروں اور تمہارے قریب۔۔۔

مشاکے انداز سے فصی کو آگ لگی۔۔۔

اے چھکڑی زیادہ نا اڑڑ۔۔۔

تجھ پر ہاں تجھ پر سہ لڑ کھڑایا۔۔۔

تجھ پر وہ اس ڈمپل بوائے ہاں وہ ہینڈ سم نوجوان عالیان کا بھوت سوار ہو گیا کیا۔۔۔؟؟؟

!!! شٹ اپ۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو دفعہ ہو جاو وہ بھاگنے کے لیے اوپر بھری جب اچانک اسکی کمر کو گرفت میں لے کر فسی نے اسے خود کے قریب کیا۔۔۔۔

تم جو مجھ سے دور بھاگ رہی ہونا مشو و آج میں تمہیں اپنا بنالوں گا اااااا۔۔۔

یہ کہہ کر اسے باہوں میں اٹھاتا لڑکھڑاتا بیڈروم کی جانب لے گیا۔۔۔

!!! چھوڑو مجھے گھٹیا آدمی ڈیڈ ڈ۔۔۔۔

!!!!!! کوئی ہے بچاؤ مجھے۔۔۔۔؛

مشاخوف زدہ ہوتی اسکی گرفت میں پھر پھرائی۔۔۔

اج کوئی ڈیڈ نہیں کوئی نہیں صرف میں تم،، آج میں تمہیں اپنا بنالوں گا بیڈ پر پختا وہ اس پر جھکا اور گردن پر لب رکھے وہ مچلی،۔۔۔۔

چھوڑو فحسی دور ہٹو وو مجھ سے کمینے انسان وہ روتی بلکتی پھڑ پھرائی۔۔۔

اسکے پھڑ پھرانے پر فحسی نے اسکی گردن پر دانت گاڑے۔۔۔۔

وہ مچل اٹھی کیا یہاں اسکی زندگی برباد ہونے لگی تھی نہیں وہ کیسے اپنی زندگی برباد کیسے کرنے دے سکتی تھی

مشانے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے خود سے دور کیا وہ۔ جا کر زمین پر گر امشانے روتے ہوئے اسکے سینے پر اپنے پاؤں رکھے وہ بلبلا اٹھا۔۔۔۔

کمینے بیغرت آدمی بہت بڑی غلطی ہو گئی تم پر بھروسہ کر کے تم تو اس قابل بھی نہیں کہ میں تمہیں منہ لگاؤں تم بول رہے تھے نا عالیان کو دل میں جگہ دی تو ہاں سن لو اس پاک صاف اونچے درجے کے کردار کے مالک شخص سے مجھے محبت دھڑک اٹھا میرا دل اسکے لیے،، محبت کرنے پر اس نے مجبور کر دیا اس نے مجھے زور سے اسکے سینے پر پاؤں مارتی وہ وہاں سے بھاگ گئی،، راستے میں وہ۔ روتی ہوئی سڑک کے درمیان بجا رہی تھی جب اچانک ایک بلیک مر سڈیز سے زوردار ٹکرا ہوئی اور وہ اس سے ٹکرا کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔

پاکستان

احان اس ان نون نمبر کی کالز میسج اور اسکی بیہودہ باتوں سے تنگ آ گیا تھا جبھی اس کی شادی انفارمیشن نکلوائی،، اسلام آباد کے پوش علاقے میں رہنے والی یہ دو ماں بیٹیاں،، ماں کسی کمپنی میں سلیز کمپنی میں کام۔ کرتی تھی اور اب وہاں کی مالکن تھی،، باپ کا کافی سالوں پہلے انتقال ہو چکا تھا جبھی احان کو سمجھنا آئی آخر اسلام۔ اباد میں رہنے والی اس تک کیسے پہنچی۔۔۔

اس لڑکی سے پوچھا اسکا کہنا تھا قسمت نے ملوانا تھا ملو ادا یا اب وہ اسکا پیچھا نہیں چھوڑے گی احان کو اسکی بکو اس میں ایک عجیب سا جنون عجیب سا لہجہ محسوس ہوا۔۔۔

جبھی فوراً بول دیا مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے،، نا ہوگی چاہے کچھ بھی کر لو میری زندگی کا پہلا آخری اور اکلوتا عشق ہے کوئی اسکے علاوہ نا کوئی تھا نا کوئی ہو گا۔۔۔

سامنے والی کو یہ سن کر آگ سی لگ گئی جبھی دھمکایا گیا کہ وہ جو کوئی بھی ہے اسے راستے سے ہٹالے گی اسے ہٹانے کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑے گا وہ کرے گی۔۔۔

احان اس پر۔ ڈھار اپنی بکو اس بند کرو بیچ میرے ہوتے ہوئے اس کو مخالف سمت کی ہوا بھی چھو نہیں سکتی،، میں اسکو آنچ تک نا آنے دوں گا وہ میرے ساتھ ہوتے ہوئے پوری محفوظ ہے تم ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی دور رہو مجھ سے اور میرے سے جڑے لوگوں سے بھی ورنہ بر حال کر دوں گا کہہ کر کھٹاک سے فون رکھا۔۔۔

پچھے جہاں وہ اسکے منہ سے کسی لڑکی کی بارے میں سن کر لال انگاڑا ہوئی تھی مگر مزاق سمجھ کر نظر انداز کر گئی اور غصے پر شدید پیار آیا۔۔

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ  
 ”ہم۔ کو غصے پر پیار آتا ہے“

...وہ۔ یہ۔ بکواس کر کے صوفے پر چپس لے۔ کر۔ ڈہہ گئی

احان اس سب سے پریشان تھا اب وہ ایہا کی جانب سے کافی ڈر گیا تھا اسکے معاملے میں کافی پوزیسیو تھا، وہ اس کو مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا وہ تو اسکو آنچ تک نہیں آنے دینا چاہتا تھا جیسی دل کی سنتے ہوئے ماں سے شنیر کرنے آیا کہ آخر وہ کیا کرے اور وہ جلد از جلد خالہ سے بات کریں اور ایہا اور اسکا نکاح کروادیں یہ جانے بغیر کہ ابھی تو بہت سی مصیبتیں اور اذیتیں اسکی زندگی میں لکھی گئی ہیں

وہ اپنی ماں کے پاس آیا جو بیٹھ کر سورت واقع کی تلاوت کر رہی تھی وہ انکی تلاوت ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا جیسے ہی آمنہ کی تلاوت ختم ہوئی پچھے مڑی تو وہ سامنے ہاتھ باندھے کھڑا بچکا سا مسکرا رہا تھا۔۔۔

آمنہ نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

!!! احان۔۔۔

واٹ ہیپنڈ بیٹا وہاں کیوں کھڑے ہو ادھر آؤ۔۔۔

!!! پیے ماما۔۔۔

وہ اکرا نکلے گلے انکی گود میں سر رکھ کر لیٹا۔۔۔

کیا بات ہے میرے پیارے بچے کو پریشان ہے کچھ بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسکی پیشانی کو چومتی بولیں وہ سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

اک بات ہے ماما میں بہت ٹینس ہوں وہ آمنہ کی گود میں منہ دیتا بولا۔۔۔

!!! ہاں احان قریشی ٹینشن میں مضحکہ خیز۔۔۔

ماما یار اتم۔ سریس میں بہت بڑے مسئلے میں پھنس گیا ہوں یار۔۔۔۔

اللہ خیر احان کیا ہوا اب کی بار آمنہ بھی سرس ہوئیں،، کیا ہوا ہے کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔

ماما آپ تو جانتی ہیں ناممجھے ابہا پسند ہے میں پیار کرتا ہوں اس سے سب سے پہلے یہ بات اپکو۔ بتائی تھی میں نے آپ سب جانتی ہیں نا۔۔۔۔

جی میری جان آئی نو کیوں کیا ہوا ابہا نے کچھ کہا یا اس سے کوئی بات ہوئی ہے تمہاری۔۔۔؟؟؟

نو ماما اس نے کیا کہنا آپکو پتہ میں نے اسے بتایا تھا اسے پر پوز کیا تھا اور سب سے اچھی بات شی آلسولا نکس می ماما ائم۔ ویری ہیپی آپ خالہ کے پاس جائیں گی نا۔۔۔؟؟؟

ارے واہہ یہ تو واقعہ بہت اچھی بات ہے ہاں کیوں نہیں ضرور جاؤں گی میں تمہاری خالہ کے پاس لیکن اس میں پریشانی والی کیا بات کیا ہے جھلے میں جلد جاؤں گی مگر اتنی جلدی کیا ہے احان ابھی بڑی بہن ہے اور بھائی بھی

---

ماما میں بلکل بھی جلدی نا کرتا میں جانتا ہوں ابہا بھی بچی ہے اس میں بچپنہ ہے لیکن ماما میرے لیے یہ بہت ضروری ہے وہ اس رشتے کو سمجھنے کے لیے جتنا ٹائم چاہے گی میں دوں گا اپکو یقین ہے ناممجھ پر ماما میں نے اس سے

محبت کی میری انٹینشن غلط نہیں ہے نا مجھے اسکے جسم کی چاہ ہے نا مجھے کوئی غلط کام کالسط ماما آئی جسٹ وانٹ ہر  
 ودی فار لائف ٹائم سیف اینڈ ساؤنڈ میں اسکے معاملے میں کو پیر و مائیز نہیں کر سکتا نا کرنا چاہتا نا اسے کھونا چاہتا وہ  
 جانے کیا کیا بول رہا تھا آمنہ کی سمجھ سے سب باہر تھا۔۔۔۔۔

احان بیٹا میری جان مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اپنے میرا دماغ ماؤف کر دیا ہے کیا بولے جارہے ہو پاگل ریلیکیس  
 رہو لمبا سانس لو وہ۔ اسکی پیٹھ تھپتھپاتی بولیں۔۔۔۔۔

ماما آپکو یاد ہے میں ٹرپ پر گیا تھا اسلام آباد۔۔۔؟؟؟

ہاں تو۔۔۔؟؟

ماما وہاں مجھے شاید کسی لڑکی نے دیکھ لیا میں نہیں جانتا کہاں کیسے کس وقت میں اسکی غلیظ نظروں میں آ گیا اور وہ  
 لڑکی کوئی معمولی نہیں ہے ماما اس کو میں پسند وہ کافی دنوں آئی تھینک ون منتھ سے مجھے تنگ کر رہی ہے پہلے کچھ  
 پرائیوٹ نمبر سے میسج آتے تھے ون ویک میں نے انکور کیا کیونکہ میں سمجھا جو کوئی بھی کے خود باز اجائے گا مگر  
 نہیں ماما وہ جو بھی ہے بہت ڈھیٹ وہ اس کی باتوں میں ایک الگ سا جنون فتور ہے ماما یہ دیکھیں احان نے اپنی ماں



کو میسجز دیکھائے جس میں طرح طرح کے اشعار اور کھلے عام احان سے محبت کا اظہار کیا گیا تھا اور اپنا بھی تھوڑا بہت بتایا گیا تھا۔۔۔۔

احان یہ کیا ہے اس نے تمہیں کہاں دیکھ لیا اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ تم اسلام آباد گئے ایسا کچھ ناہو تو یہ اچانک سے کون کہاں سے آن ٹپکی اور اگر آ بھی گئی ہے تو تم کہہ دو تمہارا نکاح ہو چکا ہے سمپل تم بچے تو نہیں ہو۔۔۔۔

کمون ماما آپکو لگتا میں نے یہ حربہ نہیں آزمایا ہو گا میں نے اسے بتایا تھا مگر اسکا کہنا جو کوئی بھی ہے وہ اسے مار دے گی کیونکہ وہ مجھے خود کا کہتی ہے کوفت سے کہتے وہ غصہ ضبط کرتے ماں کو اسکی شادی بکو اس بتاتا چلا گیا۔۔۔۔

سال پہلے احد صاحب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑنے والی ایک لڑکی جس میں 32 یہ تو تاریخ دھرائی جا رہی تھی،، وہ زرا برابر دلچسپی نہیں رکھتے تھے مگر وہ انہیں پانے کے لیے کس حد تک نہیں گئی تھی کیا یہ وہی ہو رہا تھا ہاں شاید مگر یہ کون تھی۔۔۔۔

ماں کو۔ کھویا دیکھ احان نے ہلایا،،،،

!!!!!! ماما۔۔۔۔

آپ کونسے مراقبے میں چلی گئیں کب جائیں گی آپ خالہ کے پاس بتائیں نا۔۔۔۔

آمنہ کھوئی ہوئی بولیں۔۔۔!!! احان۔۔۔

جی۔۔۔

احان تم نے پتہ نہیں لگوایا کہ وہ کون ہے کون نہیں کہاں دیکھا اس نے تمہیں۔۔۔

ماما وہ آسلام آباد کی ہے علیشہ نام ہے والد کی کئی عرصہ پہلے دیتھ ہو گئی ماں نے پرورش کی تھی اور ایک ہی بہن ہے نمرہ نعیم،، جو کہ اب علیشہ۔ احمر تھی مگر دیتھ کے بعد ماں نے (CEO) ہے ماں کسی بڑی کمپنی کی سی ای او نام دوبارہ بدل کیا مرہ نعیم اور اپنی بیٹی کے نام کے آگے بھی اسکے نانا کا نام لگا دیا یہ کہہ کر کہ وہ اسکے گارڈین ہے علیشہ نعیم۔۔۔

یہ نام سننے کی دیر تھی آمنہ کے رنگ اڑھ گئے جسم سے کاٹو تو لہو نہیں والا حساب ہو گیا۔۔۔!!! نمرہ نعیم۔۔۔

مر حوم شوہر کا نام احمر ایسا کیسے ہو سکتا ہے احان آمنہ سے بولانا گیا۔۔۔

کیا ہوا اما آپکی طبیعت ٹھیک ہے واٹ ہیپنڈ ٹویو آپکو پسینے کیوں آرہے ماما لیں پانی پی لیں۔۔۔۔

ہٹاوا سے احان آمنہ نے گلاس دور پھینکا وہ دوبارہ آگئی نووے میں اسے اپنے گھر کی طرف نظر بھی اٹھانے نہیں  
دوں گی نووے نیور۔۔۔۔

احان احان میں تمہارا جلد ایہا سے نکاح کروادوں گی تم بس اپنا نمبر چینیج کرو اپنے اکاؤنٹس بند کر دوسارے  
احان پلیز زرز نمبر چینیج کرو اپن ما۔۔۔۔

مگر ماما کیا بول رہی ہیں آپ جانتی ہیں کیا سے اور یہ کیا ہے وہ دوبارہ آگئی کون ماما۔۔۔۔

!!!!!! نمبر۔۔۔۔

نمبر آگئی احان نمبر اور اب اسکی بیٹی سے ضرور پتہ ہو گا تم احد کے بیٹے ہونو ووو اس بار میں اسے کچھ بھی نہیں  
کرنے دوں گی میرے گھر پر اسکا گند اغلیظ سایہ بھی نہیں پڑے گا کبھی نہیں احان میرا بچہ اپنے نمبر آف کرو میں  
تمہارے ڈیڈ سے بات کروں گی ہم ہم کل ہی سارہ کے گھر تمہارا رشتہ مانگنے جائیں گے اور تمہارے نکاح کی  
ڈیڈ فکس کر کے آئیں گے۔۔۔۔

مگر ماما آپ کیسے جانتی ہیں اسے۔۔۔۔۔

احان جتنا کہا اتنا کروا بھی مجھے کوئی بات نہیں کری جاؤ یہاں سے وہ ہانپتی ہوئی بولیں جاووووو تمہارے ڈیڈ کو  
آنے دو اس سے پہلے اس ناگن کا سایہ میرے گھر پڑے میں یہ برداشت نہیں کر سکتی تم جاؤ اور جو کہا ہے کرو  
جلدی۔۔۔۔

اوکے کول ڈاؤن کول ڈاؤن میں جا رہا ہوں،، میں کرتا آپ ریلیکس رہیں پلیزززز،،، بی کول۔۔۔۔

!!! جاؤ فوراً!!!!

جار ہا ماما جا رہا۔۔۔۔۔

وہ ماں کو چھوڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

آمنہ سمجھ گئی کہ کوئی طوفان ایک دفعہ دوبارہ سے انتظار میں ہے مگر انہیں اپنے گھر کی دیواروں کو مضبوط رکھنا  
ہے،،، انہیں اپنے گھر کو سنبھالنا ہے اپنے بچے کے لیے اسکی خوشیوں کے لیے وہ یہ ہر گز نہیں کرنے دیں گی  
اسے ہر گز نہیں وہ اسکا سایہ پیچھلی بار کی طرح اپنے گھر پر نہیں پڑنے دیں گی۔۔۔۔

لندن:

مشاںدھادھن ایک خالی سڑک پر اپنی عزت بچا کر بھاگ رہی تھی وہ بیغرت آدمی اسی کے تعاقب میں تھا آخر وہ کتنا بھاگتی بھاگتی ہوئی اچانک ایک کالی گاڑی سے ٹکرائی اور زوردار ٹکر ہوئی جس سے گاڑی والے نے بریک لگائی وہ بچ گئی مگر اسکے بونٹ پر اوندھے منہ گری فصی جو کہ بھاگتا اسی کے پیچھے آ رہا تھا اسے گرتا دیکھ خباثت سے ہنستا آگے آیا مگر گاڑی میں سے کسی ہینڈ سم نوجوان کو نکلتا دیکھا جو آنکھوں پر گلاسز لگائے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

فصیح چلتا اسکے قریب آیا، اس سے پہلے مشاں نے سر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا اور بے اختیار اس سے لپٹ گئی،،، سامنے والے کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی وہی اس کے رونے پر ہوش میں آیا سامنے فصیح کو پا کر الجھی ہوئی گھی بھی سلجھ گئی۔۔۔۔

!!! عمع۔۔۔۔۔ عالیا۔۔ عالیان۔۔۔۔۔

مجھے بچالیں پلیز زازا اس غلیظ انسان سے بچالیں عالیان۔۔۔۔۔

فصی کو سامنے کا منظر دیکھ کر بری طرح آگ لگی مگر وہ اس ہینڈ سم رچ سے اس قدر پزنگا نہیں لے سکتا تھا ابھی

---

مشاڈیر گیٹ بیک یہ دیکھو میں ہوں فصیح تمہارا فصیح گھر چلو کیا ہو گیا میں صرف تمہیں تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اسکی آواز پر مشاخوف سے کانپی اور عالیان کے چوڑے سینے میں چھپی۔۔۔

عالیان بڑے حق سے اسے خود میں بھیجنا اور سامنے والے کو برے طریقے سے گھورا جیسے ابھی سالم آنکھوں سے ہی نگل جائے گا۔۔۔۔

مشا میں کہہ رہا۔ ہوں چلو چھوڑ دو اسے تم ورنہ اچھا نہیں ہو گا اب کی بار فصحی چینیخا شاید گندی غیرت جاگ رہی تھی۔۔۔

عالیان نے سر جھکا کے۔ مشا کی طرف دیکھا لیکن تیز نگاہوں سے گردن پر پرے نشان نہیں چھپے۔ جس سے اسکے تن بدن آگ کے شعلے۔ بھڑک اٹھے،، رگیں تن گئیں آخر اسکی کمر کیسے کوئی اسکی محبت پر اس طرح غلیظ ظلم۔ ڈھانے کی،، عالیان نے نرمی سے مشا کو خود سے الگ کیا اور اسے اپنے چھوڑے سینے۔ کے پیچھے چھپایا اور خود آگے بڑھ کر اس کے سامنے آیا۔۔۔

دیکھو مسٹر عالیان قریشی یہ میرا اور میری فیانسی کا میٹر ہے تم اس میں نا الجھو۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے الفاظ بھی نابولے گئے جب ایک زناٹے دار گرج دار تھپڑ فصیح کے منہ پر رسید ہوا اس کے اوسان تو خطا ہوئے اور کان سائیں سائیں کرنے لگا فصیح نے ماتھے پر بل لیے غصے سے اسے دیکھا ابھی وہ عالیان پر وار کرتا عالیان اسکا ہاتھ مرورتا اس کی کمر پر ٹانگ دے ماری وہ کرایہ اٹھا کافی دیر اس پر جھکے اس پر مکوں کی برسات کرتا رہا بغیر کچھ بولے آخر میں ایک پرچینا۔۔۔۔۔

تو نے اچھا نہیں کیا میری چاہت،، میری محبت میرے عشق کے ساتھ اتنی غلیظ حرکت کر کے فصیح رحمان،، تم۔ جانتے نہیں ہو کچھ بھی کرتے مگر یہ حرکت مت کرتے میں تمہیں اس کے ساتھ برداشت کر رہا تھا ضبط کر رہا تھا مگر تمہیں اس نا آیا اپنا زندگی رہنے۔۔۔۔۔

اک بات آج کان کھول کر سن لو مشا صرف میری ہے میری،، دھیان سے غور سے دیکھو اس عالیان قریشی کو یہ اپنی زد کو پورا کرنے کے لیے آخری حد تک جاتا ہے گریبان سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ مگر مشا،، مشا میرا عشق ہے،، میرا جنون،، میرا فتور سمجھ رہے ہونا تم،، اب میں تمہیں ان دودن کے اندر مشا کو خود کا بنا کر دیکھاوں گا۔۔۔۔۔

مشا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا یہ کیا بول رہا ہے مگر فلوقت اس ٹائم اس انسان سے زیادہ عالیان قابل اعتبار تھا مگر وہ اسے لے کر کہاں جائے گا۔۔۔۔۔

عالیان اس کا برا حشر کر کے اٹھا وہ سڑک پر لیٹا کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔

عالیان اس پر سے اٹھا اور مشا کا ہاتھ پکڑ کر اسے آرام سے گاڑی میں بٹھایا جو بری طرح سے ڈری رو رہی تھی،، عالیان آکر اپنی جگہ پر بیٹھا اور اسکی جانب مڑا۔۔۔۔۔

یہ مشا،، ڈونٹ کرائی،، لک یو آر سیو وہ یہی پڑا مر جائے گا۔۔۔۔۔

مشا نے بغیر کچھ بولے اپنے آنسو صاف کیے اور چپ ہو گئی ان دونوں کے درمیان بالکل خاموشی تھی جسے عالیان نے توڑا۔۔۔۔۔

کہا تھا میں نے مشا وہ انسان قابل نہیں تمہیں میں نے سمجھا تھا کہ وہ بالکل بھی اچھا نہیں مگر تم نے میری ناسنی  
۔۔۔۔۔

ائم۔۔۔۔۔ ائم سوری عالیان وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی سامنے والے کو آنسوؤں سے اگ لگادی۔۔۔۔۔

یہ مشا سٹاپ کرانگ ورنہ تمہارے یہ آنسو میں۔۔۔۔۔ عالیان نے بات اُدھوری چھوڑی مشا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کہ آخر یہ میرے آنسوؤں کا کیا کرے گا اسکے یوں دیکھنے پر وہ مسکرا دیا مشا نے چوڑنگا ہوں سے اسکے فیس کا ایک پسندیدہ میجیکل سین دیکھا جس پر مسکراتے ہوئے ڈمپل اپنی رونمائی کرواتا تھا اسکویوں دیکھتا پا کر وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔





آج سعیر کو ڈسچارج مل چکا تھا وہ گھر آ گیا تھا زرش چلیج کر کے بلیک شارٹ فرائز اور جینز پہنے میک اپ سے پاک چہرہ لیے سعیر کے گھر آئی،،،، ریٹ بھی نہیں کیا اسے کھانا کھلانا تھا میڈیسن دینی تھی اس کے بعد سو جانے کے بعد وہ گھر واپس آئے گی۔۔۔۔

شایان کے ساتھ وہ سعیر کے پاس آئی تھی،، وہ مجموعہ جو چار دن سے اپنی جان کو اپنے پاس دیکھ رہا تھا آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث شاید نہیں س یقیناً یہی وجہ تھی کہ وہ جلد ٹھیک ہو گیا تھا جینے کی وجہ جو پاس سی تھی اب کافی دیر سے وہ غائب تھی آنکھوں کے چین نہیں مل رہا تھا جیسے وہ ائی ایک پرکشش مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا اسکے آتے ساری سستی درد کبھی جا سو یا اب وہ اسکے پاس بیٹھی کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ سعیر کے لیے گرم سوپ کے کر آئی جسے دیکھ کر اس نے کڑوی سی شکل بنائی۔۔۔۔

یہ کیا لے کر آئی ہوں مسز۔۔۔؟؟؟

سوپ،،، پیے گئیں نا آپ۔۔۔؟؟؟

معصومیت سے پیار اس افسانے بنا کر بولتی وہ اسکے دل کے جزبات جگا گی۔۔۔۔

ناٹ آئیٹ آل وہ اسکی چھوٹی سی ناک کو کھینچتا بولا۔۔۔۔



پتھر باندھ رکھا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ زرش ماتھا سہلاتی بولی۔۔۔

اوو سوری پیاری بیوی سعیر اسکے ماتھے پر سکون سے لب رکھتا بولا کافی دیر بعد پیچھے ہوا کمر پر گر پدے کر خود کے قریب کیا۔۔۔

بیسیبی،،،،، یہ کیا کر،،، رہے ہیں کوئی اا،،، جائے گا۔۔۔

تو آنے دو جاؤ دروازہ بند کر کے آو۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟

آئی مین او کے چھوڑیں بھاگنے کا بہانہ تھا کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔

وہ اسکی چالاکی سمجھ کر گہرا مسکرایا اور دانتوں تلے لب دبا کر اسے دیکھا منہ پر آتی آوارہ لٹ کوکان کے پیچھے سکیر اوہ چھینپ گئی۔۔۔

چھ،،، چھوڑیں مجھے،،، دروازہ کھولا ہے۔۔۔ ”سسس،،، سعیر

کوئی بات نہیں گھر پر کوئی نہیں بھائی آفس گئے ہیں شایان بھائی کے ساتھ کون آئے گا ملازمہ آئے گی تو وہ نوک  
کر کے آئے گی ناگال کے ساتھ گال مس کرتا وہ بولا وہ کھلھلا دی۔۔۔۔

سعیر نے اسکی کمر پر انگلیاں چلائیں وہ۔ اچھل اٹھی۔۔۔

سس،، سعیر میں ناراض ہو جاؤں گی چھوڑیں مجھے۔۔۔

میں منالوں گا قابل اطمینان سے کہا گیا۔۔۔

میں نہیں مانوں گی وہ اسکے سینے پر تھوڑی رکھتی بولی۔۔۔

ماننا تو پڑے گا جان شاہ منہ موڑ کر گردن پر لب رکھے وہ اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

وہ گہرا مسکرایا اسکے گرد حصار بنایا اور سر پر پیار کیا وہ سکون سے آنکھیں موند گئی،، وہی سعیر نے بھی اسکے سر پر  
اپنا سر رکھے سکون سے آنکھیں موندیں،، دونوں کے چہرے پر بے تحاشا سکون تھا یہ سکون ایک۔ دفعہ دوبارہ

برباد ہو گا زندگیوں میں کیسا طوفان آئے گا کوئی نہیں جانتا تھا یہ قربت سے لمحات جو ایک ساتھ بیت گئے کتنے  
 مہنگے پڑیں گے جب ایک دوسرے سے کترہ نے دور ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

شایان نے عرشہ سے بولا تھا وہ آفس کا کام۔ دیکھ لے وہ آفس نہیں آئے گا مگر ایک دن چھٹی کے بعد آج جانا  
 پڑا تھا کبھی ایان کے ساتھ آفس آیا آکر دونوں اپنے اپنے کمرے میں آئے۔۔۔

شایان اپنے روم۔ میں آیا سامنے عرشہ کام کر رہی تھی وہ اطمینان سے دوسرے ٹیبل۔ پر بیٹھی چاکلیٹ کھاتی  
 فائل ٹائپ کر رہی تھی شایان کو اسکو دیکھ کر خود بخود لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

وہ۔ ارام۔ سے چلتا اپنے ٹیبل پر آکر۔ بیٹھا وہ ہوش میں آئی۔۔۔

!!! گڈ مارنگ سر۔۔۔۔۔

شایان نے اسے مسکرا کر ہوش کیا۔۔۔۔۔ !!! مارنگ۔۔۔۔۔

سر یہ کچھ فائلز ہیں آپ دیکھ لیں میں نے ریکال کر لی ہیں، ٹائپ بھی کر دیں اور چیک بھی آپ رچیک کر دیں

---

شیور رکھ دی جیے۔۔۔۔

عرشہ نے فائل ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

شایان نے اسکو دیکھتے ہوئے فائل پکڑی۔۔۔

آپکی مدر کیسی ہیں مس۔ عرشہ۔۔۔۔؟؟؟

جی،، سر شی از مچ بیٹر الحمد للہ۔۔۔۔

!!! ڈٹیس گڈ۔۔۔

ابھی وہ آپس میں بات کر رہے تھے جب اچانک سے عرشہ کا فون بجا۔۔۔

فون گھر کی پی ٹی سی ایل لیڈ لائن سے تھا۔۔۔۔

ہیلو السلام علیکم۔۔۔

!!! بی بی جی،،، بی بی جی۔۔۔۔؛

ملازمہ کی ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔۔

کیا،،، کیا ہوا اصنا گھبرائی ہوئی کیوں ہوں ماما۔ تو ٹھیک ہے نا۔ عرشہ بھی گھگھیا گی۔۔۔۔

نہیں۔ نہیں بی بی جی بیگم۔ صاحبہ گر گئی ہیں سریوں سے انکے سر سے خون نکل رہا۔ ہے۔۔۔۔

واٹسٹٹٹٹ،،، عرشہ چلائی کیسے میں آتی ہوں تم۔ ایمر و لینس کو کال کرو میں ابھی آئی۔۔۔



شایان جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی بات سن کر وہ بھی گھبرا گیا۔۔۔۔

کیا ہوا مس عرشہ ازات آل رائٹ آپ گھبرا ئی ہوئی کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟

سر میری ماما، میری ماما سریوں سے گر گئیں ہیں انکے سر سے خون نکل رہا ہے مجھے گھر جانا ہے  
!!! پلیززززز۔۔۔۔

اوکے اوکے ڈونٹ کرائی گھبرائے مت چلیے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔۔

اپ۔۔۔۔؟؟؟

مس عرشہ اس وقت فضول باتوں کا وقت نہیں ہے چلیے وہ آگے بڑھا وہ اسکے پیچھے چل دی۔۔۔۔

شایان نے اس فرنٹ سیٹ پر بیٹھا یا خود آکر بیٹھا اور ریش ڈرائیونگ کرتا عرشہ کے گھر پہنچا چونکہ گھر قریب  
منٹ میں یہ لوگ وہاں پہنچ گئے گھر اندر داخل ہو رہے تھے جب سلمی بیگم کو ایمبولینس میں لے جایا 20 تھا تو  
جا رہا تھا۔۔۔۔

-----!!!!!! ماما!!!!!!-----

!!! عرشہ۔۔۔۔

شایان چلایا۔۔۔۔

مگر وہ اپنی ماں کے ساتھ ایمبولینس میں بیٹھ کر جا چکی تھی شایان ایمبولینس کا۔ تعاقب کرتا وہ ہو سہیل پہنچا

---

وہاں سلمی بیگم کا۔ علاج۔ چل رہا تھا۔۔۔

عرشہ روئے چلے جا رہی تھیں، شایان اسکے پاس آیا، عرشہ۔ کنٹرول آن یور سیلف آنٹی بلکل ٹھیک ہو جائیں

گی پلیز زرو پئے مت پلیز زرز۔۔۔

سر ررر،،، سر میری ماما وہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔۔۔

انشاء اللہ،، وہ ٹھیک ہو جائیں گی اگر ہمیں لندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کا انتظام۔ کرنا پڑا میں پیچھے نہیں ہٹوں گا میں انکا علاج کرواؤں گا مگر مجھے پتہ تو چلے انہیں ہوا کیا ہے۔۔۔

عرشہ نے اس پیارے مرد کو دیکھا جو اسکی ماں کا کتنا خیال کر رہا تھا آج کل کے دور میں بھی انسانیت باقی تھی اسے اب معلوم ہوا تھا، آج کل کے دور میں بھی اچھے انسان ہوتے ہیں وہ اتنی ٹینشن میں بھی مسکرائی۔۔۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر لپکی شایان اور عرشہ اسکی جانب لپکے ڈاکٹر میری مدد کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟ عرشہ نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

مسز شایان آپ یہی رکیے آپ میرے ساتھ آئے مسٹر۔۔۔

عرشہ۔ ڈاکٹر کی بات سن کر گڑبڑائی۔۔۔

جبکہ شایان بغیر ڈاکٹر کی تصحیح کیے وہاں سے ڈاکٹر کے پاس آگیا۔۔۔

جی ڈاکٹر کیا ہوا وہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں مسٹر شایان اپنی۔ مدد ران لا ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔

شایان نے پہلو ضرور بدلہ پر پھر۔ بھی تصحیح ناک کی جبکہ باہر کھڑی پری پیکر یہ سب سن اور دیکھ رہی تھی آخر وہ تصحیح کیوں نہیں کر رہا ڈاکٹر کو۔۔۔۔

سراپکی مسز کی مدد کو برین ٹیو مر ہے جو کہ ابھی سٹارٹ ہے مگر بہت خطرناک حد تک ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔؟؟؟؟

شایان کا۔ تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا۔۔۔

جبکہ باہر کھڑی عرشہ زمین پر دھڑم۔ سے گری۔۔۔

شایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیروں کے نیچے سے زمین کھسکی۔۔

!!!! عرشہ۔۔۔۔

وہ۔ اس کے جانب لپکا۔۔۔

عرشہ ہوش و خرد سے بیگانہ زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔

شایان نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔

!!!!!! عرشہ،، عرشی اوپن یور آئیز میری جان۔۔۔۔

عرشہ آنکھیں کھولو وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتا بولا۔۔۔۔

قیمتی متاع کی طرح اسے بازوؤں میں بھرا اور ڈاکٹر کے روم میں لے کر آیا۔۔۔

مسٹر شایان مجھے لگتا کہ آپ کی مسز نے سن لیا ہے اور وہ یہ صدمہ برداشت نہیں۔ کرپائیں۔۔۔

آپ انکا خیال رکھیں اور انہیں ہر ٹینشن سے دور رکھیں انہیں آپکی بے تحاشا ضرورت ہے۔۔۔۔

شیور پر ہماری پیشینٹ انکی مدد روہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔۔۔

دیکھیے یہ تو اللہ کو منظور ہے ہم۔ انکو پورا پورا ٹریٹمنٹ دیں گے اپنی طرف سے کوشش کریں گے بس آپ دعا کریں۔۔۔۔

آپ کو جتنے پیسے چاہیے آپ کے لیں،، مجھے لندن کے بیسٹ ڈاکٹرز کا انتظام کرنا پرے گا میں کروں گا مگر ہماری پیشینٹ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔

سمجھ رہی ہیں نا آپ۔۔۔۔

کڑے تیور لیے وہ بولا ڈاکٹر کو بھی جھر جھری آئی۔۔۔۔

جی جی شیور۔۔۔۔۔

ہمممممم گڈ ڈڈ ڈ جاؤ اور انکا اچھے سے ٹریٹمنٹ کرو۔۔۔

وہ کہہ کر اپنی عرشہ کی جانب متوجہ ہو اڈرپ لگا اپنے ہاتھ میں لیا اور عقیدت سے چوما۔۔۔

یہ۔ لڑکی رگوں میں خون پن کر دوڑنے لگی تھی جس کا اچھے سے اندازہ تھا ان جناب کو مگر ماننے سے انکار تھے مگر اب وقت آ گیا تھا وہ اسکو اپنا نام دینا چاہتا تھا،، عزت بنانا چاہتا تھا اسکو اپنے دل کی بات بتا کر اسے اپنالے وہ۔ ڈائریکٹ اپنی ماں سے اسکی ماما کی بات کروانا چاہتا تھا اور انتظار نہیں کر سکتا تھا جیسی ہو اسپتال سے فری ہو کر گھر کال کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

عائزہ نے فون پکڑا اور ایان کا نمبر ڈائل کیا،، اسے پتہ چلا تھا کہ سعیر کی طبیعت خراب ہے۔۔۔

میٹنگ ہو رہی تھی شایان نہیں تھا جیسی سب کچھ خود ہی دیکھ رہا تھا اب بھی میٹنگ میں تھا جب ایک دم۔ فون بجا کی سپیڈ سے دھڑکا۔۔۔ 400 فون پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر دل

!!! عائرہ۔۔۔۔

!!! یا اللہ خیر اس وقت۔۔۔۔

بڑے سے بڑا طوفان بھی ہوتا تو یہ نرم۔ دل لڑکا اتنی امپورٹنٹ میٹنگ نا چھوڑتا کیونکہ یہ انکے بہت اہم۔ پروجیکٹ کے پارٹنر تھے مگر یہ نمبر اور یہ وہ ہستی تھی اسکا۔ میسج یا کال، کسی بھی وقت یا کسی بھی طوفان میں آتی وہ کبھی ناکاٹا اور ضرور اٹھاتا۔۔۔۔

ایان سب سے ایکسکیوز کرتا باہر آیا۔۔۔۔

!!! ہیلو عائرہ۔۔۔۔

ہیے ایان سامنے سے پر سکون آواز سن کر سامنے والے کا۔ دل۔ کیا اچھی خاصی سنائے دو منٹ میں جان نکال دی تھی مگر وہ ایان ہی کیا جو اپنی عائرہ پر بھڑک جائے۔۔۔۔



عائزہ یہ کونسا ٹائم ہے فون کرنے کا ڈیئر میں میٹنگ میں تھا میں ڈر گیا کہ اس ٹائم تم نے فون کیوں کیا۔۔۔

اوو سو سو سو ایان پلیز ناراض مت ہوں مجھے بلکل۔ بھی اندازہ نا تھا عائزہ شرمندہ ہوئی۔۔۔

اٹس او کے اب سو سو بول کر شرمندہ مت کرو بات بتاؤ کیا بات ہے خیریت۔۔۔

نچ،،، جی خیریت عائزہ کی آنکھیں نم ہوئی کیا وہ اسے بغیر وجہ کے کال نہیں کر سکتی۔۔۔

مجھے سعیر کی طبیعت کا پوچھنا تھا۔۔۔

اوو وہاں وہ ٹھیک ہے،، کافی بیٹر ہے۔۔۔۔

تم،،، تم کیسی ہو۔۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک،،،، آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟

دونوں کے دل میں اٹھتے محبت کے طوفان کی آواز دونوں طرف آرام سے سنائی دے رہے تھے، دھڑکنوں کا شور دونوں سن سکتے تھے۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں عازرہ۔۔۔

پچھو کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟؟

بلکل۔ ٹھیک ہیں۔۔۔۔

واپس۔ کب آرہے ہیں آیان۔۔۔۔۔؟؟؟

ایان کا۔ دل زور سے دھڑکا کیا وہ اسکا انتظار کر رہی تھی ہاں بلکل۔۔۔۔

تم۔ میرا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب یہ میرا انتظار نہیں کر رہے میرے پاس واپس نہیں انا چاہتے دماغ نے صدا دی۔۔۔۔

نہیں اگر ایسا ہوتا تو وہ کال بھی کیوں اٹھاتا دل و دماغ نے دوبارہ جنگ چھیڑ دی۔۔۔۔

عائزہ جھنجھلائی۔۔۔

کیا ہوا عائزہ۔۔۔؟؟؟

جی کچھ نہیں آپکی میٹنگ ہے نا آپ جا بیٹے میٹنگ اٹینڈ کریں عائزہ نے ہوش دلائی اور بائے کہہ کر فون کھٹاک سے رکھا اور دوبارہ رو دی۔۔۔

آخر کیا تھا یہ۔ کیا چاہتا تھا قسمت کیا چاہتی تھی۔۔۔۔

ایان نے فون کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلایا وہ خود نہیں جانتا تھا آخر یہ کیا ہے یہ ہو کیا رہا ہے وہ اسی سوچوں میں گم دوبارہ میٹنگ روم میں غائب ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جو ماں کے کہنے پر نمبر چنچ کر چکا تھا اب کی بار ایہا کو میسج کیا کہ یہ اسکا نیو نمبر ہے،، میسج سین ہو گیا مگر ریپلائے نا  
احان کو حیرت ہوئی وہ تو فوراً اسے ریپلائے کرتی ہے آج کیا ہوا تھوڑا ویٹ کیا مگر وہ نا آئی۔۔۔۔

احان نے اسے میسج کیا۔۔۔۔

ایہا آر یو آل رائٹ کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟؟

آئی ہیٹ یو احان مجھے نہیں بات کرنی آپ سے۔۔۔۔

ارے کیوں پر کیوں میں نے کیا کیا،، احان کی جان پر بن آئی۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں احان میں نے آپکو مس کیا نا اپنے مجھے میسج کیا میسج کا جواب نہیں دیا نا کال کی کٹی میں نہی۔  
بولتی۔۔۔۔

احان کو اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

!!!!!! اتم سو سوری میری جان۔۔۔۔۔

اتم سو سوری پر نسزبٹ میں کچھ کام میں بزی تھا ایسا کیسے ہو سکتے میں اپنے اتنی پیاری بے بی کو بھول جاؤں۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہو و و و و و احان میں آپکی بے بی ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

یس ایکزیکٹلی میری چھوٹی سی پیاری سی انوسینٹ بے بی گرل۔۔۔۔۔

ایہا بلش کر گئی۔۔۔۔۔

آپ کہاں بزی تھے احان۔۔۔۔۔

میں ماما کے کام میں بزی تھا جان احان آپ بتائیں میری پیاری سی بے بی مجھے کیوں مس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب اب میں مس نہیں کر سکتی آپ کو جائیں میں نہیں بولتی اب۔۔۔۔۔



ارے نہیں میری جان آپ تو میری چھوٹی سی پیاری سی جان ہیں آپ کو کیوں کہنے لگا میں ایسے اچھا سوری۔۔۔

مجھے۔ میری۔ پر نسز ہر وقت یاد آتی ہے یہ نہیں ہے اور میں بہت جلد اپنی پر نسز کو اپنے پاس بلا لوں گا ماما سے  
بات کی ہے میں نے وہ خالہ سے بات کریں گی۔۔۔۔

!!! سچی احان۔۔۔۔

!!! مچی میری جان۔۔۔۔

!!!!!! اووو آئی لویو۔۔۔۔۔

!!!! آئی لویوٹوووو۔۔۔۔۔

!!! اوکے بائے میں سو رہی ہوں اپنا۔ خیال رکھیے گا۔۔۔۔







ابے اس سالے کو میری ہی ہونے والی بندی پر عشق ہو گیا اور وہ سالی میری ہی مینگتر ہو کر اس سے عشق معشوقی  
رچا رہی بچے گی نہیں میرے ہاتھوں۔۔۔۔

ارے تو بھابی کو کیوں کچھ کہہ رہا ہے وہ تو معصوم۔ ہے دیکھا نہیں چہرے سے ہی معصومیت چھلکتی ہے ویسے تو  
بھی بڑا کمینہ ہے فصی اتنی پیاری بندی کے ہوتے ہوئے بھی دوسروں کی ساتھ مزے لیتا۔۔۔۔

اویار وہ تو شادی سے پہلے وقتی ہے وہ مجھے کونسا خود کے قریب آنے دیتی بہن جی بنی پھرتی ہے۔۔۔۔

آج قریب ہی گیا بندہ پوچھا ہونے والا شوہر ہوں تھوڑا سا چھو بھی لیا تو کیا ہوا۔۔۔۔۔

ہاں تو اور۔۔۔۔۔ دوسروں دوستوں نے حمایت کی اسکے غلیظ ارادوں میں اسکی۔۔۔۔

رضاجو کہ کب سے انکی بات سن رہا تھا مسکرایا۔۔۔۔

ارے یہی ادائیں ان لڑکیوں کی مجھے کھینچتی ہے تیری والی ہوتی اپنی دوست پر گئی ہے وہ بھی تو چڑیا کی طرح  
پھر پھرتی ہے نا۔۔۔۔۔

ویسے میں تو کہتا ہوں چھوڑ اس پر غصہ نا کر عالیان کا۔ بندوبست کر دے جلدی اپنے راستے سے ہٹالے سیم۔ اسی طرح جس طرح ہم۔ نے سعیر کو ہٹایا۔۔۔۔۔

اتنا۔ اسان نہیں ہے زندہ ہے بلکل ٹھیک وہ سعیر شاہ۔۔۔۔۔

کیا ااا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

فصیح کو شاک لگا۔۔۔۔۔

؟؟؟؟... یہ کیا بکو اس کر رہا ہے

سچ بول رہا ہوں کمینے کی قسمت اتنی اچھی کہ اتنا بھیانک ایکسڈنٹ ہونے کے باوجود بھی وہ بچ گیا۔۔۔۔۔

باہا باہا باہا بچو وو اسکے پیچھے اسکی بیوی کی لاتعداد دعائیں تھی کہ تم اسکے دل پر بھی وار کرتے تو وہ بچ جاتا، اس بندے کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ جانے کیوں رضا کو وہ مخالف سمت کا حمایتی لگا بری طرح اسے گھورا اور اسے

دھکادے کروہاں سے نکلتا چلا گیا فصیح کو لے کر اسے اب مر حم پٹی اسی کے کتوں نے کرنی تھی مضحکہ خیز

----

اس بندے نے ان سب کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا جو مطلب کے ٹائم گدھے کو بھی باپ بناتے تھے،، اور کس قدر گھٹیا غلیظ ارادوں کے مالک تھے مگر ابھی اسے ان کے ساتھ رہنا تھا بہت مطلب تھے ان سے جبھی ان کے پیچھے لپکا کہ باتوں میں۔ الجھا کر جیسے تیسے اپنا جیت لے گا ابھی وہ ان سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وقت کا کام تھا گزرے جانا وقت گزر گیا،، فصیح لوگوں کو بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی فصیح نے ایک نئی چال۔ چلی تھی وہ یہ کہ جس دن عالیان مشا کو اپنے ساتھ کے کر گیا تھا اس سے اگلے دن ہی اسے اپنے ہونے والے سر یعنی مشا کے ڈیڈ کو کال کی اور انہیں مشا کے بارے میں جانے کا غیلا ظت کی۔۔۔ وہ بھاگ گئی ہے وہ یونی میں اپنے عاشق کے ساتھ ہوتی تھی وہاں بھاگ گئی جب کے دوسری طرف روای نے چین لکھا تھا اس کی اس قدر غلط گھٹیا بکو اس سن کر بھی انہوں نے آنی بیٹی یا اسے کچھ نا کہا کیونکہ اپنی بیٹی کی پاک دامنی کے گواہ وہ خود تھے اور اسکی اول فول بکو اس بڑھتی اس سے پہلے ہی کھٹاک سے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔ فصیح کو حیرانی ہوئی مگر وہ سمجھا کہ غصے میں وہ لندن آئیں گے ہائے رے خوش فہمی تیرا اتارا۔۔۔۔۔

مشانے عالیان کے گھر آتے ہی کامران صاحب کو فون کر دیا وہ پہلے بھی اسکے معاملے میں پریشان ہو کر اپنے ڈیڈ کوفون کرتی تھی وہ اسے تسلی دیتے کہ جو وہ چاہے گی وہی ہو گا وہ جانتے تھے انکی بیٹی مر جائے گی انکی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گی۔۔۔

اس فن کے حادثے کے بعد بے تحاشا روتی اپنے ڈیڈ کو کال ملائی اور فحسی کی کی گئی بیغیرتی انکو سنائی جس سے انکی طبیعت بگڑ گئی۔۔۔

مشانے صاف منع کر دیا کہ وہ اب اس انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔۔۔

کامران صاحب مان گئے،،، مشانے بتا دیا کہ وہ اس وقت اپنی بیسٹ فرینڈز رش کے گھر ہے وہ کچھ مہینوں میں سمیسٹر کمپلیٹ کر کے واپس جائے گی اس کے ساتھ وہ بھی اجائے گی کامران صاحب خود آجاتے مگر وہ ہارٹ پشینٹ تھے انہیں سفر منع تھا مشانے بھی منع کر دیا البتہ باپ کی تسلی کی لیے شایان سے بات کروادی۔۔۔

کامران صاحب کو اپنی بیٹی پر یقین تو تھا ہی پر اتفاقاً کامران صاحب احد صاحب کے بزنس پارٹنر بھی رہ چکے تھے جسے انہیں بے حد تسلی تھی،،، وہ جانتے تھے کہ ان بچوں کے درمیان انکی بیٹی بلکل سیف ہے کیونکہ انکی پرورش احد اور اننی بیگم نے کی ہے وہ کچھ بھی غلط کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتے اوپر سے شایان نے انہیں تسلی دی۔۔۔

مشا سے بہنوں جیسی عزیز ہے وہ اسکی اتنا ہی خیال رکھے گا جتنا زرش کا وہ اسکی جانب سے بے فکر ہو جائیں۔۔۔

کامران صاحب بے فکر تھے روزانہ مشا انہیں فون کرتی خیریت معلوم ہو جاتی کامران صاحب اب کی بار خود بھی چاہتے تھے کہ انکا تعلق اس عزت دار گھرانے سے جڑ جائے وہ شایان کے لیے سوچتے تھے مگر انکی بیٹی تو شایان کا بھائی عالیان پسند کر چکی ہے،،، خیر ہے تو وہی گھر نا،، اور ایک کی باپ کا بیٹا قسمت ان پر مسکرا دی تھی آخر صبر کا پھل ملنے والا تھا۔۔۔۔۔

ماہ بعد 3

لاہور:

ماہ گزر گئے وقت کیسے گزرا پتہ ناچلا ایسے میں وہ دونوں ماں بیٹی اسلام۔ اباد سے لاہور شفٹ ہو گئے 3  
قریشی۔ ہاوس کی خوشیاں برباد کرنے مگر وہ نہیں جانتی تھی اس بار کوئی سا بھی اپنا گند اغلیظ پتا پھینکے گی وہ۔ پلٹ کر  
اسکے گھر کو ہی آئے گا۔۔۔

اس دور ان نمرہ کی ملاقات احد صاحب سے ہوئی جس سے وہ بھی گھبرا گئے آخر اس نے بات ہی کوئی ایسی گھٹیا کی  
سال والا جنون اور پاگل پن آج بھی اسکی باتوں میں تھا۔۔۔ 32 تھی پیچھلے  
بات اگر ان پر ہوتی تو وہ ضبط کر جاتے وہ جیسے تیسے اس سے بھی کھیل۔ جاتے مگر اس بار بات انکے سب سے  
چھوٹے بیٹے پر آئی تھی بچوں میں تو جان بستی تھی،، زر اسی بھی انچ ان پر برداشت نہیں تھی۔۔۔  
جبھی اپنی بیوی کے ساتھ مل کر احان کا فوراً نکاح کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ بھی طہہ کیا کہ وہ آج ہی شاہ ولا جائیں  
گے اور جا کر خود ایہا کا ہاتھ اپنے احان کے لیے مانگے گے۔۔۔

صبح سے گھر میں گہمہ گہمی کا سماں تھا سب چیزیں تیار تھیں احان جہاں خوش تھا ایک الگ سی بے چینی کھائے جا  
رہی بات یہ بھی نہیں تھی کہ نانا ہو جائے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ ایہا بھی تو اس سے پیار کرتی  
تھی اور سارہ اور شاہ صاحب ان سب کی کب سے جانتے تھے مگر یہ بے چینی سوائے نیزے پر ہی تھی آخر کیا تھا  
اپنی کیفیت خود ہی سمجھ سے باہر تھی ناکسی سے شنیر کی۔۔۔

!!! احان۔۔۔

آمنہ نے آواز دی۔۔۔

آریوریڈی۔۔۔۔؟؟؟

جی،، جی تیری ہوں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

مجھے کیوں جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟

ماتھے پر بل لیے ماں سے سوال پوچھا گیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں جانا چاہتے کیا۔۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے برو آچکا کے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جانا چاہتا آپ خود جائیں اور جا کر ان سے بات کریں۔۔۔۔۔

تم۔ کیوں نہیں جانا چاہتے میاں دودن کی محبت کا بھوت اتر گیا احد صاحب نے غلطی کی کر دی بول کرو ہی آمنہ

نے انہیں گھورا وہ دانتوں تلے لب دبا گئے۔۔۔۔۔





یہ۔ اس نے۔ کیا بولا تھا آخر اج۔ پہلی مرتبہ بہت پہلی مرتبہ احان نے اپنے باپ سے اس طرح تلخ ہو کر بات کی تھی اس نے کبھی اونچی آواز میں بات تک ناکی تھی اور یہ جو باتیں وہ بول کر انہیں گیا کیا وہ ان پر چوٹ

-----

آمنہ نے سوچا اور احد کی جانب دیکھا۔۔۔  
جو غصے سے اسے ہی تاڑ رہے تھے۔۔۔

اُم۔،، اُم۔ سوری احد بچہ ہے نہیں برداشت کر پایا اپنی محبت پر بات پلیرز جانے دیں وہ انکا بازو تھام کر بولیں

----

!!!! شٹ اپ۔۔۔۔  
احد نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔۔۔۔

لگام۔ ڈال لو آمنہ اپنے بیٹے کو یہ جو بکواس کر کے گیا ہے آج پہلی مرتبہ جانے کہاں سے سیکھ کر آیا ہے اسے بتا دو اگر اسکی یہی چال ڈھال ہوگی تو بھول جائے ایہا وہ کہتے باہر نکل گئے صد شکر تھا کہ یہ نہیں بولے کہ وہ۔ شاہ صاحب کے گھر نہیں جا رہے۔۔۔۔

آمنہ نے بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھا جو انہیں بری طرح ڈانٹ کر گئے تھے انہیں لگ رہا تھا کہ آمنہ بیگم شاید ماضی کی کچھ باتیں بتا کر ان سے بدگمان کر دیا مگر خدا گواہ آمنہ بیچاری نے اپنا منہ کھولا ہو وہ۔ تو یہ بات ان سب سے چھپانا چاہتی تھی۔۔۔۔

لیکن احان کی باتیں آمنہ کے ذہن پر۔ گہرا اثر چھوڑ گئیں۔۔۔۔

آخر اس ناگن نے زہر گھولنا شروع کر دیا ہے جس کا اثر دو باپ بیٹے کی محبت اور انکی بونڈنگ پر ہوا ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے بدگمان ہو رہا ہے کیا احان کو یہ سب اس چڑیل کی بیٹی آمنہ کے ذہن میں جھماکا ہوا ان نے دے کر فون دیوار پر مارا۔۔۔۔

!!!!!! بو

تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی میرے گھر میں زہر۔ گھول رہی ہو میں تمہیں جان سے مار دوں گی وہ چینی۔۔۔۔  
جب اچانک ہارن کی زوردار آواز پر وہ۔ ہوش میں آئیں اور غصے سے لال ہوتی باہر چلی آئیں۔۔۔۔

آمنہ احد صاحب دونوں کے درمیان بے حد خاموشی تھی یہ خاموشی تب چھاتی جب وہ اپنی بیوی سے بے حد ناراض ہوتے اب تو انکی غلطی بھی نا تھی پھر بھی ایسی ناراضگی۔۔۔۔۔

ہمیشہ سے تو یہی ہوتا تھا غلطی نا ہونے کے باوجود فضول کی ناراضگی پال لینا جن سے انکی بیگم کٹتی تھیں۔۔۔۔۔

آمنہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ اس بات تک کی ہوش نہیں تھی کہ سامنے شاہ ہاؤس آچکا ہے۔۔۔۔۔

!!! اتروووو۔۔۔۔۔

!!! گھرا گیا۔۔۔۔۔

آمنہ نے سامنے دیکھا اور ایک نظر ساتھ بیٹھے احد صاحب کو بھی پیڑچ کر نیچے اتری۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ بھی نیچے اترے دونوں مصنوعی مسکراہٹ سجائے اندر کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔



احد پلیر زرز زفار گاڈ سیک ہمیشہ سے میں،،، میں ہی ہوں جو ہر ایک۔ سے آج تک۔ سب چھپاتی آئی ہوں  
 ----!!!!

کبھی بھی آپ کو قصور وار نہیں ٹھہرایا۔----

تو اج۔ اپکو لگتا کہ آپکے بیٹے کے سامنے میں کوئی بھی فضول بکو اس اپنے محرم کے لیے کروں گی،،، آپکے بیٹے کا  
 رویہ آپکی اس سو کالڈ ایکس فرینڈ نمبرہ کی وجہ سے ہے جسکی بیٹی مسلسل میرے بیٹے کو ایہا کے نام پر مینٹلی ٹارچر  
 کرتی ہے اسی نے کچھ بکا ہو گا میں نے نہیں اور اگر اس بار کچھ ہو تو ماما سے یعنی آمنہ کے ساسوماں سے وہ انہیں  
 نہیں بچا سکیں گے۔----

Now leave meeee.....!!!!!

!!!!!! جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتی وہ پھنکاریں۔----

احد نے پھٹی آنکھوں سے دیکھا آخر وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ آمنہ انکے بیٹے کو انہی سے بدگمان کریں گے وہ  
 کیسے سوچ گئے۔---

اففففف بگڑ گئی یار ناراض کر دیا۔۔۔۔

اب وہ مانے گی بھی نہیں یار رر بچوں والی حرکتیں کر کے منانا پرے گا اللہ خیر ابھی تو چلیے اندر۔۔۔۔

ان کی گوہر افشائیاں سن کر پیچھے کھڑے شاہ صاحب زور سے ہنس دیے جو کب سے سارا منظر ملاحظہ فرما رہے تھے پہلے تو پریشان ہوئے پھر انکی بات سن کر وہ۔ ہنس دیے۔۔۔۔

احد صاحب بھناتے پیچھے مڑے۔۔۔۔

کیا ہے کیوں نکل رہے دانت۔۔۔۔؟؟؟؟

!!!! السلام علیکم۔۔۔۔

!!! و سلام۔۔۔۔

!!! یا اللہ خیر۔۔۔۔

شاہ صاحب چلتے قریب آئے۔۔۔۔

!!!۔۔۔۔۔ خیریت موادہ غصے میں اندر گیا

شاہ۔ صاحب نے برواچکائے۔۔۔۔۔

احد صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری ایک نظر اندر کی طرف ڈالی اور شاہ صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔  
!!!! ناراض ہوگئی ہے غلطی ہوگئی خیر چلیے اندر ضروری بات کرنی آپکی سالی نے آپ سے۔۔۔۔۔

مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

شاہ صاحب نے کنفرم کیا۔۔۔۔۔

جی آپ سے ہی چلیے اب۔۔۔۔۔

!!!! چلیے۔۔۔۔۔

!!!! یا اللہ خیر۔۔۔۔۔



شاہ صاحب التوجلا تو کا ورد کرتے اندر آئے سامنے ہی وہ۔ بلا کڑے تیور لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ایک تو نمبرہ کی کارگریاں اوپر سے اب انکے شوہر کا فضول سا غصہ۔۔۔۔۔

عرف بلاد و سرافقرہ محض منہ میں بولا۔۔۔۔!! بہن۔۔۔۔!!! السلام علیکم۔۔

!!! وا علیکم السلام۔۔۔

امید ہے خیریت سے ہونگے کچھ ہوتا نہیں آپ جیسے جنات کو خیر بانی داوے و سیراز یور وائف۔۔۔۔؟؟؟؟

ابھی انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا جب سارہ چلتی نیچے آئیں۔۔۔

!!! اووووو۔۔۔

وہ آگئی تمہاری دوست۔۔۔۔

آمنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا ایک مہربان سی مسکراہٹ نے لبوں پر احاطہ کیا سارہ بھی مسکرائیں۔۔۔

ایک دوسرے سے گلے مل کر حال احوال پوچھنے کے بعد وہ اب لاونج میں بیٹھی تھیں۔۔۔

آخر آمنہ بولیں۔۔۔

مجھے ایک ضروری بات آپ لوگوں سے کرنی ہے۔۔۔

کچھ لینے آئی ہوں میں یہاں۔۔۔

ایسی کیا بات ہے اور کیا لینا ہے کھانا۔۔۔؟؟؟؟

گھر میں ملتا مجھے کھانا بلکہ میں خود بناتی ہوں۔۔۔

!!! بی سرلیس ناوووو۔۔۔

مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

!!!! مضحکہ خیز۔۔۔

!!! فرمائیے ہمہ تن گوش ہیں ہم۔۔۔  
 سر لیس ہو۔ سارے آج امنہ سر لیس ہے۔۔۔  
 شاہ صاحب شہرارت سے بولے۔۔۔

ہو گیا اپکا۔۔۔؟؟؟؟

!!! جی۔۔۔  
 !!! بلا کہیں کی۔۔۔

!!! جن کہیں کے۔۔۔

آمنہ بھی دانت پیس کر بولیں۔۔۔

ہو گئے شروع سارہ نے گھور کر بولا۔۔۔

دونوں باہر چلے جائیں اور لڑیں جا کر کشتی۔۔۔

شاہ صاحب آپ سرس کیوں نہیں ہو رہے چپ ہوں بولو آمنہ تم۔۔۔۔۔

میں آپ سے ہاتھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔۔۔

بات پوری بھی نا کر پائی شاہ صاحب نے بات بیچ میں اچک

دی۔۔۔

کیا تمہیں سارہ کے ہاتھ کا کھانا اتنا پسند کہ تم ہاتھ کلم کروانا چاہ رہی۔۔۔۔۔

!!!!واٹٹٹٹٹٹ۔۔۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ شاہ جی۔۔۔۔۔ سارہ نے بگڑ کر بولا۔۔۔۔۔

اے چپ کروا نہیں میں زبان بھی کلم۔ کروا سکتی ہوں آمنہ نے شاہ۔ صاحب کو۔ گھورا وہ گڑ بڑا گے۔۔۔۔۔

بولو بہن تم بولو میں چپ ہوں۔۔۔۔۔

میں آپ لوگوں سے آپ کی بیٹی ایہا کا ہاتھ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے احان کے لیے مانگنے آئی ہوں امید ہے  
آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔۔۔

ہیں ہیں کیا ااااا۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
شاہ صاحب اچھے۔۔۔۔۔

یہ۔ ایک دم سے حالات بدل گئے،، جزا ت بدل گئے،، وقت بدل گیا،، یہ کیا مزاق ہو رہا ہے۔۔۔۔

کون سے حالات بدلے ہیں مسٹر شاہ،، اینڈ فار یور کا اینڈ انفارمیشن بچے آپس میں ایک دوسرے کو پسند کرتے  
ہیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
مطلب کے ایہا جس میں انٹر سٹڈ ہے وہ کوئی اور نہیں احان ہے۔۔۔۔

جی بلکل مجھے احان نے پہلے دن سے بتا دیا تھا وہ ایہا کو پسند کرتا شادی کرنا چاہتا ہے ہاں جلدی ہے میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہم۔ ایہا اور احان کی شادی کر دیتے رشتہ پکا کر دیں اگر تو۔۔۔۔۔

سارہ بیگم نے شاہ صاحب کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں تھے۔۔۔۔۔

کون سے مراقبے میں چلے جاتے ہیں شاہ بھائی۔۔۔۔۔

!!!ہاں۔۔۔

وہ فوراً بولے۔۔۔۔۔

نہیں پر یہ تو وٹے سٹے والا چکر ہے وہ اب سرس اور پریشانی سے بولے جبکہ آمنہ شرارتی سا مسکرائی۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے انہیں گھورا۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔؟؟؟؟ شاہ صاحب نے برواچکائے۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟؟ آمنہ ہنوز مسکرائیں۔۔۔۔۔

لیکن میں وٹے سٹے کے حق میں نہیں۔۔۔۔

اوہو ووکیا ہو گیا آپ کونسے زمانے میں رہ رہے ہیں شاہ صاحب احد صاحب اس بار بولے۔۔۔

پہلی بات تو یہ بچے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔

اور دوسری بات کہ آپ بے فکر رہیں وٹے سٹے والا کوئی کام۔ نہیں ہو گا بھروسہ رکھیں اپنی بیٹی بنا کر رکھیں گے ہم آپکی بچی کو۔۔۔

تم۔ پر تو آنکھیں بند کر کے یقین ہے یاربٹ سے تمہارا زوجہ محترمہ اللہ بچائے اور میری معصوم بچی۔۔۔

اوو ایکسیوزمی ایہا مجھے میرے بچوں جیسی عزیز ہے بے فکر رہیں آپ۔۔۔

تو ٹھیک ہے اگر بچوں کی خوشی کی بات ہے انکی خوشی اسی میں ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں اس میں۔۔۔

بلکل بچوں کی خوشی میں ہماری خوشی امید ہے وہ بہت خوش رہے گی وہاں ایہا کے ماں باپ نے فوراً ہاں کر دی

----

!!!! نوازش ----

آمنہ مسکرا کر بولیں ----

بلکل وہ۔ بہت خوش رہے گی ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھوں گی اسے ----

امید ہے سارہ نے مسکرا کر کہا ----

پر ایک بات ہے اب کی بار احد صاحب بولے آمنہ نے کن اکھیوں اور نا سمجھی سے انکی جانب دیکھا ----

وہ مسکرائے آمنہ نے ناراضگی سے پہلو بدلہ ----

میں چاہتا ہوں بچوں کا نکاح بھی کر دیا جائے ساتھ ہی قریشی صاحب نے اپنی بیگم سمیت انکے سر پر بمب پھورا

---



آمنہ نے حیرانی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔۔۔  
وہ دوبارہ مسکرا دیے۔۔۔۔۔

لیکن یہ اتنی جلدی کیوں ابھی تو ایہا بہت چھوٹی ہے۔۔۔۔۔  
شاہ۔ صاحب نے مخالفت کی۔۔۔۔۔

ارے نکاح کا کہہ رہا ہوں کونسا رخصتی ساتھ کہہ رہا میں شاہ صاحب بچے ایک پاک مضبوط بندھن میں بندھ جائیں۔ گے اس سے بڑھ کر ہمیں کیا چاہیے۔۔۔۔۔؟؟؟

مگر اتنی جلدی اتنی میں ابھی تو ایان اور سعیر۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں شاہ صاحب آپکی ایہا آپکی بیٹی آپکے پاس ہی رہے گی بس ایک مضبوط رشتہ انکے درمیان ہو گا چاہ کر بھی کوئی نہیں توڑ سکتا۔۔۔۔۔

!!!! ہو نہیںہہ۔۔۔۔۔

ابھی تو بڑی بڑی باتیں بول رہے تھے باہر مجھے جاگ گئی دوست کی محبت یہ کونسا روپ ہے انکا آمنہ نے بڑی طرح پہلو بدلہ۔۔۔۔۔

احد صاحب نوٹ کر کے مسکرائے۔۔۔۔۔  
مگر شاہ صاحب لاجواب ہوئے۔۔۔۔۔

دیکھیے شاہ صاحب آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بچے سب سے الگ ہیں ان سے جلنے والے بہت ہیں بہت سے دشمن بھی ہیں میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بچوں کا فیوچر کسی قسم سے بھی ان سکیور ہو سو پلیز زماں جائیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے کوئی اعتراض نہیں مگر میں رخصتی ابھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔  
ہمیں منظور ہے ہمیں رخصتی ابھی چاہیے بھی نہیں مگر۔۔۔۔۔  
آمنہ بیگم رکیں۔۔۔۔۔

! مگر کیا آمنہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟

اگر ہمیں رخصتی کرنی پڑی تو پلیز ہمارے ساتھ کمپروماز کی جیے گا۔۔۔۔۔

کیا بات ہے کوئی بات ہے کیا آمنہ کچھ ہوا ہے پریشان ہو سارا نے غور سے آمنہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ چپ ہو گئیں۔۔۔۔

وہ واپس آگئی ہے۔۔۔  
آمنہ نفرت سے بولیں۔۔۔

کون۔۔۔؟؟؟  
کون واپس آگئی۔۔۔؟؟؟

....نمرہ

ہاں وہ کہاں سے آگئی۔۔۔؟؟ سارا حیران ہوئی جبکہ شاہ صاحب نے احد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔

ہم نمرہ باجی کیوں بھی احد بھائی بڑھی ہو کر بھی اس نے آپکا پیچھانا چھوڑا۔۔۔

شاہ بھائی پلیر

اس کی بیٹی نے احان کو کہیں دیکھ لیا اور اب وہ اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔۔۔۔

کیا یہ۔ کیا بول رہی ہو مطلب وہ اب۔۔۔۔؟؟؟؟

سارہ پریشان ہوئیں۔۔۔۔

اسی لیے تو کہ رہی ہوں یار کہ جلدی سے ایہا اور احان ایک ہو جائیں تاکہ وہ کوئی بھی چال۔ ناچل پائے اور میں جانتی ہوں یہ بچے آپس میں جڑے ہیں بہت پیار کرتے ہیں انہیں الگ کرنا آسان نہیں پلیر زرز۔۔۔۔۔۔

میری بچے کا مستقبل ایک محفوظ اور ایک سکون دے مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے سارہ۔ پلیر۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے،،، جیسے ہی ایان سعیر آتے ہیں ہم لوگ ایان کے نکاح کے ساتھ ایہا کا نکاح بھی کر دیں گے کیوں شاہ جی۔۔۔۔؟؟؟

ٹھیک ہے پر شرط۔ یہ کہ میری بچی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف ناہو اور تو اور تم۔ اپنے بچے کا مستقبل محفوظ کرتے ہوئے میرے بیٹی کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے،، شاہ ہے شاہ صاحب نے حامی بڑھی۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں آنچ بھی نہیں آئے گی اسے میں قسم کھاتی ہوں وہ بلکل محفوظ ہوگی میرے پاس۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

تھینکیوووو،،، تھینکیو سوچ۔۔۔

شاہ صاحب نے سر ہلایا۔۔۔۔

ایہا کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ آمنہ نے سارہ سے پوچھا۔۔۔

وہ سو رہی ہے ابھی جب پتہ چلے گا تو خوشی سے جھوم۔ اٹھے گی۔۔۔

باہا باہا وہ دونوں کھکھلا دیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب کچھ طہہ کر کے اپنے گھر کو واپس نکلے۔۔۔

-----

لندن:

آج ان سب کو پاکستان واپس آنا تھا مگر اپنے اپنے گھروں میں کسی کو انفارم نہیں کیا تھا وہ ان کو سر پرانز دینا چاہتے تھے، جبھی مشاعالیان،، سعیر زرش ایان انکے ساتھ ایئر پورٹ آئے، جبکہ شایان ابھی تک نہیں آیا تھا کیونکہ اسے آفس کا کچھ ضروری کام دیکھنے تھے سب سے ضروری تو عرشہ تھی جس کی مدد ابھی سفر نہیں کر سکتیں تھیں مگر بہت جلد شایان ڈاکٹر سے رجوع کر کے انہیں اپنے ساتھ پاکستان لے جاتا۔۔۔

ابھی بھی وہ آفس میں بیٹھا تھا فیورٹ سیکٹری جو نہیں آئی تھی اوپر سے ایان بھی پاکستان چلا گیا وہ اکیلا یہاں۔۔۔

پھر کسی خیال کے تحت اٹھا اپنی کیز اور والٹ اٹھایا اور آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ عرشہ کے گھر پہنچا ریڈ کلر کے روز بکے لیے کچھ فریش جو سزاو فروٹس کے کر وہ عرشہ کے گھر آیا آکر بیل۔ بجائی۔۔۔

کون۔۔۔؟؟؟؟

جانج۔ پہچانی آواز پر بھی گھنی مونچھوں۔ تلے عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

!!!! شایان قریشی۔۔۔

عرشہ نام۔ سن کر جگہ سے اچھلی، اس شخص کا ایک نیاروپ سامنے آیا تھا اس ایک۔ ہفتے اس قدر کئیرنگ، خوبصورت اور پیارا شخص تھا خیال۔ رکھنے والادل سوچ کر۔ ہی دھڑکتا تھا ایک۔ الگ ہی بیٹ پر عرشہ نے دروازہ کھولا وہ مسکراتا اسکے سامنے کھڑا تھا،، ریڈروز کا۔ بکے اسکے سامنے کیا عرشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

۔۔۔۔

سر آپ۔۔۔؟؟

جی کیوں مجھے انا منع ہے کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں ایسی بات نہیں آئیے عرشہ نے اسے اندر آنے کا ولا۔۔۔

وہ۔ گہری نظر سے اسے دیکھتا اندر آیا اور اسکی ماما کے کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر نیم۔ دراز تھیں۔۔۔۔

!!! السلام علیکم آنٹی۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب آپکی عقیدت و احترام سے جھک کر پوچھا تو وہ مسکرائیں وہ پہلے دن سے جانتی تھیں اسے اور پھر جب ہو اسپتال میں دیکھا پہلے تو دیکھتی رہ گئیں مگر اس قدر اچھی تربیت کا لڑکا وہ۔ کب سے اپنی عرشہ کے لیے ایسا ہی لڑکا تلاش کرتی تھیں۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک اپ سناؤ بیٹا۔۔۔؟؟

میں بلکل فٹ آپکی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟؟؟

بہت بہتر ہوں بیٹا تمہارا بہت شکریہ تم نے ہمارا اتنا سا تھ۔۔۔۔۔

!!! شششش۔۔۔



ایسے مت بولیں آنٹی میں نے کچھ نہیں کیا وہ ہے نا اللہ آپکی مدد اس نے کی ہے نا کہ میں نے اس لیے پلیزز۔۔۔۔

خوش رہو بیٹا اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے میں تمہارے ان احسانات کا بدلہ پتہ نہیں جھکا پاؤں یا نا۔۔۔۔  
کیسی باتیں کر رہی ہیں بیٹا بھی کہہ رہی ہے اور شکریہ بھی ہاؤ بیڈ۔۔۔۔

ہاں ایک کرم۔ نوازی آپ کر سکتیں ہیں میں آپ سے آپکی بہت قیمتی شے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

کیا بیٹا میرے پاس تو ایسا کچھ نہیں ہے مگر تم بتاؤ میں پوری کوشش کروں گی تمہیں وہ دینے کی جس کے تم۔ خواہش مند ہو۔۔۔۔۔

آپ کے پاس بہت قیمتی چیز ہے آنٹی اور میرا اس پر دل آگیا ہے اور میں اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں پوری عزت سے آپکی خواہش کے اظہار سے۔۔۔۔۔

بتاؤ بیٹا کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟

!!!! عرشہ۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟؟

یہ کیا بول رہے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟

جی آنٹی آپکی بیٹی عرشہ کا خواہش مند ہو میں مجھے آپکی بیٹی سے محبت ہے آج سے نہیں ہے پہلے دن سے جب میں نے اسے دیکھا تھا تب سے،،، میں نے اسے ٹوٹ کے چاہا ہے،،، اسکی آواز نے ہی مجھے اس سے عشق کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

کیا آپ اپنی اس قدر قیمتی اور پیاری بیٹی اس ناچیز کو دے گی کیا آپکو قبول ہوں میں آپ کے داماد کے روپ میں آپ اپنی پیاری بیٹی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھمائے گئیں۔۔۔

پر بیٹا تم ان سے کچھ بولا نا گیا۔۔۔۔

آنٹی آپ فکر مت کریں، میری ماما بہت جلد پاکستان جاتے ہی آپ کی طرف آئیں گی میری اور عرشہ کی بات پکی کرنے اور اس بات کا خوف مت رکھیے گا وہ نہیں مانے گی ان کے لیے میری خوشی سے بھر کر کچھ نہیں وہ ضرور مانیں گی بس آپ ایک دفعہ ہاں کر دیں۔۔۔۔

سلمی بیگم نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا، مجھے تم بہت پسند ہو بیٹا میں ہمیشہ سے اپنی بچی کے لیے ایسا ہی شوہر چاہتی تھی اللہ نے میری سن لی امید ہے تم میری بیٹی کو بے تحاشا خوش رکھو گے۔۔۔۔

!!! بے تحاشا آنٹی۔۔۔

بے تحاشا خود سے بھی زیادہ انشاء اللہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔۔

جیتے رہو بیٹا۔۔۔۔

!!! تھینکیو تھینکیو و سوچ آنٹی۔۔۔۔

میں چلتا ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہے اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔

ارے لیکن کھانا تو کھا لو۔۔۔۔

نہیں آنٹی مجھے بھوک نہیں میں چلتا ہو وہ عقیدت سے انکا۔ ہاتھ چومتا باہر نکلا جب اچانک اس پری پیکر پر نظر پڑی جو دروازے پر سر جھکائے کھڑی تھی،، اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

شایان نے گہری مسکان سے اسے دیکھا اور اسکے پاس آیا۔۔۔۔

میٹ یوسون پریٹی گرل جھک کر کان کے۔ پاس سرگوشی کی اور جھٹکے سے گال میں نا محسوس ہونے والے لب رکھ کر آگے بڑھ گیا پیچھے وہ کرنٹ کھا کر اچھل کر رہ۔ گی اور دنگ سی اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

-----

ایان وغیرہ سب لوگ ایئر پورٹ پر پہنچے،، ایان کا بلکل۔ بی بی دل نہیں تھا لیکن ماما ڈیڈی کے پریش میں آکر جانا پر رہا تھا بہت بہانے گھڑے مگر سارہ بیگم نے ایک ناسنی آخر اور کتنا انتظار کرنا باقی تھا۔۔۔

اب بھی وہ ایئر پورٹ پر پہنچے ہو رڈنگ چیکنگ کے بعد اندر آکر انتظار کرنے لگے،، فلائٹ کی انا و سمنٹ ہوئی تو وہ لوگ فلائٹ کی جانب بڑھے،، ایان اپنی جگہ پر بیٹھا جبکہ سعیر نے کھینچ کر زرش کو خود کے ساتھ بیٹھایا یہ کہہ کر اسکی بیوی ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ کی سفر کرے گا عالیان نے دوست کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

کیونکہ اندھے کو کیا چاہیے تھے دو نین،، بس مشا کے ساتھ بیٹھنے کا موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا مرتی کیا نا کرتی گھنٹے اسکی شامت آئی رہے گی،، اور کچھ ایسا ہی وہ بیٹھتے 8 اب بیٹھنا پڑا اس جن کے ساتھ جانتی تھی اب پورے ہی بغیر کسی کا لحاظ کیے کھولے عام اسے تاڑنے میں مصروف تھا مشا جھوں جھلائی۔۔۔

کیا ہے آپ کو عالیان۔۔۔؟؟؟

پیار،، پیار پیار تم سے پیار ہاتھ میں ہاتھ لے کر لبوں سے لگا تا بولا وہ اچھی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ دانت پیس کر غصے سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔

سکون سے بول کر اس کو گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا۔۔۔!! ہاں تمہارے عشق میں۔۔۔

اففف مشانے اسے گھورا۔۔۔

ایسے مت دیکھو پیاری لڑکی پیار ہو جائے گا وہ اسکی لال ناک کو چھوتا بولا وہ تلملائی۔۔۔

عالیان میں آپکا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔

اوو سوری اچھا غصہ مت کرو اب نہیں کرتا کچھ۔۔۔

مشاسیدھی ہو۔ کر۔ بیٹھ۔ گئی وہ بھی مسکراتا سیدھا ہو کر شرافت سے بیٹھ گیا۔۔۔

-----

دوسری جانب بہت ہی خوبصورت پیارا اور سویٹ کیل بیٹھا تھا جو کہ اپنی مثال آپ تھا، زرش اور سعیر، فلائٹ ٹیک آف کر چکی تھی زرش کو بے تحاشا ڈر لگتا تھا جیسی وہ بری طرح پہلو بدل رہی جب اچانک کسی نے کھینچ کر اسے اپنے چوڑے سینے میں چھپایا کیونکہ وہ کب سے اسکی بے چینی نوٹ کر رہا تھا مگر وہ اپنی پریشانی نہیں بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

!!!! ریلیکس مائی گرل،، ائم۔ ہیر و دیو۔۔۔۔۔

بہت آرام سے اس کی کمر سہلاتا پیار سے بولا وہ ریلیکس ہو گئی۔۔۔۔۔

فلائٹ ٹیک آف کر چکی زرش اب بھی ڈر لگ رہا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

منہ جھکائے اسکی طرف دیکھتا بولا جواب تک آنکھیں موندے اسکے سینے میں چھپی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

زرش نے آرام سے نا میں سر ہلایا،، وہ۔ گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔

اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے انکی نرمی کو محسوس کیا خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا ایک سرور کن سکون سا جسم و جان میں تھا، وہ۔ جانتا تھا وہ واپس جا رہا ہے اور بہت جلد اسکی زرش ہمیشہ کے لیے اسکے پاس آجائے گی

----

زرش اسکے ساتھ لگی اپنے ناخنوں سے اسکے سینے پر خود کا اور اپنا نام۔ لکھ رہی تھی،، سعیر مسکرا کر اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

کبھی اسکے بازو پر گد گدی کی وہ اس میں سمیٹی۔۔۔

سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا وہ جانتا تھا اسے گد گدی ہو رہی ہے۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

گد گدی ہو رہی ہا ہا ہا ہا وہ کھکھلائی پورے پلین میں اسکی کھکھلانے کی۔ اواز گھونچی۔۔۔

سعیر نے دوبارہ اسے گد گدی کی وہ دوبارہ ہنسی۔۔۔



نہیں کریں سعیر گدی گدی ہوتی ہے مجھے۔۔۔۔

کیسے ایسے۔۔۔؟؟؟ دوبارہ بازو پر انگلی پھیرتا بولا۔۔۔۔

ابا ہا ہا اگین سعیر وہ پگلی شروع ہی ہوگی سعیر نے جان کرا سکی کمر پر انگلی پھیری اب کی بار ہوا ٹائٹ ہوئی اور وہ اچھی۔۔۔۔

یہ کیا تھا سعیر۔۔۔؟؟؟ وہ۔۔۔ لال ہوئی۔۔۔۔

سعیر نے ہونٹ دبا کر اسے دیکھا جو لال گلاب ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔ مجھے بہکار ہی ہو میری جان۔۔۔۔

زرش بوکھلائی۔۔۔۔

سعیر نہیں کریں وہ چہرہ جھکائے شرمیلے انداز میں بولی سعیر کو اس پر پیار آیا۔۔۔۔

میں نے بہکانے سے منع کیا تم مجھے مزید بے خود کر رہی ہو میری جان اپنی ان معصوم حرکتوں سے کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کرتا بولا وہ دہک سی گئی۔۔۔

!!!! سسس،،،، عیر۔۔۔۔

!!!! جی میری جان۔۔۔۔

تچ،،،، چھوڑیں مجھے سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

!!!! آئی ڈونٹ کئیر مائی گرل۔۔۔۔

سعیر پلینز زوہ لال ہوئی سعیر نے اسکے گال سے اپنا گال مس کیا وہ جھینپ گی۔۔۔۔

پچھے ہو کر مسکرا کر اسے دیکھا اور سکون سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے وہ آنکھیں موند گئی،،،،، کچھ دیر بعد پچھے ہو کر اسے خود سے لگا کر بیٹھ گیا وہ اسکی قربت میں سکون حاصل کرتی نیند کی وادیوں میں کھو گی۔۔۔۔

آمنہ اور احد صاحب شاہ ہاؤس سے نکلے پورے راستے قریشی صاحب کو منہ لگانے کی غلطی ناک کی تھی وہ بہانے بہانے سے انہیں بلاتے رہے مگر وہ ہوں ہاں میں ٹالتی رہیں کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ گھر پہنچے،، وہ انکو اگنور کرتیں نہیں اتریں اور اندر گئیں یہ بھی نا دیکھا کہ انکے شوہر تو گاڑی سے نا اترے۔۔۔۔

احد صاحب۔ نے سرد سی آہ بھری مطلب آسانی سے ماننے والی یہ بھی نہیں ہے آخر اپنی ہی بیگم ہے احد میاں چلیے کوشش کرتے ہیں کیسے ناک رگرواتی ہیں۔۔۔۔

وہ انہیں چھوڑ کر ایک شاپ پر آئے وہاں سے ڈھیر ساری چاکلیٹس لیں اور فیورٹ وائٹ بلیک روز کے کر گھر آئے،، سیدھا کمرے میں جہاں وہ فریش ہونے شاید واش روم میں تھیں۔۔۔۔

منٹ میں آمنہ واش روم سے فریش ہو کر باہر 10 چپکے سے بکے اور چاکلیٹس انکے سائیڈ پر بیڈ پر رکھ دیں،، آئیں اپنی سائیڈ پر بکے اور چاکلیٹس دیکھ کر ہنسی آئی مگر ضبط کر گئیں جان گئی۔ تھیں یہ انکے شوہر کے منانے کا نواز ہے ہمیشہ ایسے ہی تو مناتے تھے۔۔۔۔

اٹھا کر وہ بکے اور چاکلیٹس سامنے ڈریسنگ پر رکھ دیں احد صاحب جو کہ پردے کے پیچھے چھپے تھے یہ دیکھ کر منہ کھولا رہ گیا چاکلیٹس کے پیچھے پاگل انکی بیوی آرام سے چاکلیٹس اور بکے ڈریسنگ پر رکھ دیا۔۔۔  
وہ پردے کے پیچھے سے نکلے ڈریسنگ سے بکے اور ایک چاکلیٹ اٹھا کر اپنی روٹھی بیوی کے پاس آئے اور اسکے سامنے چاکلیٹ کی۔۔۔۔

ہیے،،، بیوٹیفل۔۔۔۔

اُم سوری۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے کان پکڑ کر زبان دانتوں میں دبا کر پیار سے بولے دو منٹ نہیں لگے مقابل کی ناراضگی دور بھاگتے ہوئے مگر سامنے بھی آمنہ تھی آمنہ اتنی آسانی سے مان جائے نیور ایور۔۔۔۔۔

!!! آئی ڈونٹ وانٹ۔۔۔۔

!!! گیٹ بیک،،، اینڈ آلسو ٹیک دیم بیک۔۔۔۔

سوواٹ ڈو یو وانٹ ڈیئر وانفی۔۔۔۔؟؟؟

برو آچکا کر شرارت سے بولے۔۔۔

آمنہ نے انہیں گھورا۔۔۔

سلیپ آئی وانٹ سلیپ ناؤ گیٹ بیک وہ دانت پیس کر بولیں۔۔۔۔

ائم ریٹلی سوری نامائی لووو۔۔۔

دیکھو میں تمہارے لیے تمہاری فیورٹ چاکلیٹ لایا اور فیورٹ بلیک وانٹ روز۔۔۔۔

نہیں چاہیے آمنہ ہنوز ناراضگی سے بولیں۔۔۔۔

پھر کیا چاہیے بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟

احد صاحب سکون سے بولے۔۔۔۔

بھروسہ وہ شکوہ کرنے کے انداز میں بولیں

احد صاحب نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

!!! آئی ہیواٹرسٹ آن یو میری جان۔۔۔۔

!!! جھوٹ۔۔۔۔

وہ۔ منہ۔ پھلائے بولی۔۔۔۔

قسم۔ سے احد نے اپنی بیوی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اتم سوری نااا مجھے غصہ آگیا تھا تم تو جانتی نا میرے  
غصے کو۔۔۔۔

!!! نہیں بہت ہو گیا آج نہیں۔۔۔۔

دیکھ لو پھر میں۔۔۔۔۔۔۔

بات اُدھوری چھوڑی آمنہ گڑ بڑا گئیں۔۔۔۔

یووووو دور دور رہیں۔۔۔۔

اچھا نا سنو تو میری پیاری بیوی۔۔۔۔

سن رہی ہوں میرے ساتھ مت چپکیں میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔

آئی ہیو آسکریٹ فار یو۔۔۔۔

وہ آمنہ کے کان کے قریب جھک سرگوشی میں بولے انہیں گدگدی ہوئی ساتھ ہی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا

---

وہ چھینپ گئیں،،،

کیا بھی پیچھے ہوں کونسا سیکریٹ بتائیں نا احد وہ انکی طرف مڑی۔۔۔

!!!!!! بتائیں نا اااااا۔۔۔

کیوں کوئی تو مجھ سے ناراض ہے میں کیوں بتاؤں وہ انکی ناک کو ٹچ کرتے بولے۔۔۔۔

نہیں ہوں نا ناراض پلیزز بتائیں نا کندھے پر تھوڑی رکھ کر لاڈ سے بولیں۔۔۔

پکا۔۔۔؟؟؟؟





سارہ۔ بیگم نے ایہا سے اسکا رشتہ پکا ہونے کی بات ابھی چھپائی تھی وہ اسے سر پر اتر دینا چاہتی تھیں وہ جانتی اور بہت خوش تھیں کہ انکی بیٹی کی پاکیزہ اور معصوم سچی محبت خدا نے آسانی سے اسکی جھولی میں ڈال دی کسی قسم کی آزمائش کے بغیر بس آگے بھی یہی دعا تھی کہ وہ اپنی محبت کے ساتھ ہمیشہ خوش رہے۔۔

ایہا صبح آٹھ بجے منہ پھلائے اپنی یونیورسٹی کی کلاس میں داخل ہوئی،،،،، جہاں دو کن انکھیاں اسکے انتظار میں بیٹھی تھیں،،،،، کہ کب آئے گی وہ اور کب اسے اس معصوم چہرے کا دیدار نصیب ہوگا،،،،، جیسے وہ کلاس میں داخل ہوئی آحان کی روح میں سکون و سرور اترا،،،،، اپنی آنکھوں کی پیاس بجھائی،،،،، آنکھوں کی ذریعے اسے دل میں اتارا،،،،، مگر اسکا پھلا منہ دیکھ کر کچھ ہوا۔۔۔۔

وہ منہ پھلائے آتی اسکے آگے والی سیٹ پر بیٹھ گی۔۔۔۔

آحان نے آگے ہو کر اسکے کان میں پیار بھری سرگوشی میں پوچھا،،،،،

“What happened with my innocent soul”

وہ منہ پھلائے پیچھے مڑی،،،، احان مجھے بخار ہے اور ماما نے مجھے چھٹی نہیں کروائی،،،، وہ منہ پھلا کر رونی صورت بنا کر بولی،،،،، احان کو اس معصوم پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کروائی چھوٹی اور بخار کیوں ہو امیری معصوم سی جان کو۔۔۔۔۔

میں صبح بلینکٹ سے اٹھی تو سردی لگ رہی تھی شدید میں نے ماما سے کہا کہ مجھے شدید سردی لگ رہی ہے مطلب مجھے بخار ہے نا۔ تو کہنے لگیں کہ اٹھو اٹھ کر یونی جاؤ ساری سردی ختم ہو جائے گی زبردستی بھیج دیا یونی،،،،، وہ منہ بسورتی بولتی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔

احان سمجھ گیا کہ میڈم کو بخار نہیں،،،، بلکہ یہ انکے ڈرامے ہیں پڑھائی سے بھاگنے کے اور اگر انہیں سارا دن یہاں بیٹھ کے پڑھنا پڑھا تو پھر تو انکا موڈ شدید خراب ہو جانا اور موڈ جلد ٹھیک ہو جائے ایمپو سیبل،،،،، وہ مسکراتا اٹھ کر اسکے سر پر پہنچا۔۔۔۔۔

چلو میرے ساتھ میری جان۔۔۔۔۔ احان نے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

کہاں احان،،،،، کہاں جا رہے ہیں ہم؟؟؟؟؟

چلو تو بتاتا ہوں اٹھو۔۔۔۔۔

وہ اٹھی اور اسکے ساتھ چل دی،،،،، احان اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر اسے باہر لایا،،،،، لا کر گاڑی میں بیٹھایا،،،،، خود اکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی،،،،، ہمہممم،،،،، تو بتائیے کہاں جائیں گی میری انوسینٹ سول۔۔۔۔۔

ا مہممم،،،،، میں،،،،، مجھے آئیس کریم کھانی ہے احان۔۔۔۔۔

اوکے،،،،، مگر اس سے پہلے لنچ کرنا ہو گا،،،،، تو واٹ آباؤٹ لنچ۔۔۔۔۔

Let's go to awari ,,,

Your fvrt restaurant ...

احان اسکی ناک کو انگلی سے ٹچ کرتا مسکرا کر بولا،،،،، تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ لیٹس گووووو۔۔۔۔۔

احان اسے لے کر ریستورنٹ آیا،، آکر اس سے پوچھ کر آرڈر دیا،،، جہاں ایک ویٹر اس کی معصوم سی جان کو ہنستا گھور رہا تھا،، احان کی نظر پڑی اسکی رگیں تن گئیں،،، فوراً اس ویٹر کے پاس پہنچا اسے گریبان سے کھینچ کر مینیجر کے روم میں لے کر آیا۔۔۔

ہیے یو مینجیر،،، یہ تمہارا کتا اور کراسکوا بھی فارغ کرو یہاں سے میں اسکو آئیندہ یہاں نادیکھوں اگر یہ مجھے دیکھا تو تمہارا یہ اتنے سالوں سے چلتا ریستورنٹ بند ہو جائے گا گاٹ اٹ۔۔۔۔۔ احان اونچا غرایا۔۔۔۔۔

سس سوری سر،،،،

We are really sorry .....

یہ نہیں نظر آئے گا آئیندہ آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔۔

ہممم،،، گڈ،،، وہ۔ خود کو کمپوز کر کے اسکے پاس آیا جہاں وہ پھر سے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

کھانا آچکا تھا لیکن اسنے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا،،،، احان نے اسے کھانا کھانے کا کہا تو منہ پھیر گئی،،،، احان نے سرد سی آہ بھری۔۔۔۔

اب کیا ہو امیری معصوم سی جان کو کیوں منہ بن گیا۔۔۔۔؟؟؟؟ اب کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟؟؟؟

آپ کہاں گئے تھے مجھے چھوڑ کر اکیلے،،، ہمیشہ چھوڑ جاتے مجھے وہ بھر آئی آواز میں بولی ..... مجھے نہیں کھانا یہ کھانا

۔۔۔۔

ارے میری جان،،، پہلی بات تو یہ کہ چھوڑنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا،،،، میں تمہیں کبھی چھوڑ دوں  
ایمپو سیبل،،، اور میں ایک کام سے گیا تھا نا اچھا چلو سوری یہ دیکھو میں کان پکڑتا ہوں۔۔۔۔

نو احان نو،،، آئی ڈونٹ وانٹ سوری،،، آئی وانٹ آکس ان مائی چیک وہ معصوم انداز میں بولتی آحان کے  
ہوش اڑا گئی۔۔۔۔

احان نے سرد آہ بھری اوکے فائن،،،، اسنے جھک کے عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے،،،، ایم۔ ریلی  
سوری میری جان،،، میں آئیندہ آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔

اوووووا احان،،، ائی نو،،، یونو واٹ،،، جب میں ماما سے ناراض ہوتی ہوں تو وہ مجھے چیک پر کس کر کے مناتی ہیں

----

ہمممم،،، میری جان وہ ماما ہیں نا اور آپکو آپکی ماما کے علاوہ کسی کو ٹچ کرنے کا حق نہیں،،، یہ آج مجھے کہہ دیا آئیندہ  
خبردار کسی کو بولا یہ تو گاٹ اٹ۔۔۔۔ احان نے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

نہیں احان نو،،، نیور،،، میں کبھی نہیں بولوں گی مگر آپ تو میرے اپنے ہیں نا میں نے اسی لیے بولا۔۔۔۔۔

ہاں پر ابھی میرا تم پر حق نہیں ہے میری معصوم سی جان،،، اچھا یہ سب چھوڑو آؤ کھانا کھاؤ،،، آہان نے اسے  
اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اور اس بگلی نے بھی اپنے احان کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد احان نے اپنی معصوم سی جان کو اسکی فیورٹ چاکلیٹز اور فیورٹ روزگفت کیے،،، جس سے وہ  
خوش ہوگی۔۔۔۔۔

اوووووا احان آئی لو دس سوچ۔۔۔،،،،، تھینکیو۔۔۔۔۔

آئی لو یو ٹومائی انوسینٹ سول۔۔۔۔۔ احان نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

پر میں نے بولا آئی لودیم ان چیزوں کو۔۔۔۔۔

ہاں تو میں نے بولا آئی لو یو ٹوووووو۔۔۔۔۔ وہ۔ مسکرا کر اسے چھیر۔ رہا تھا۔۔۔۔۔

اوہو احان،،، مجھے یاد آیا،،،، مجھے آپ سے کچھ کہنا احان۔۔۔۔۔

اوکے کہیں میں سن رہا اپنی جان کو۔۔۔۔۔

نہیں پہلے اپنی آنکھیں بند کریں پھر۔۔۔۔۔

اوکے،،، احان نے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔۔





جان قربان کر کے اپنی جان کی حفاظت کروں گا یہ ایہا سے اسکے احان کا وعدہ ہے وہ مصنوعی مسکرا کر اس سے الگ ہوا۔۔۔

!!!! چلیں مائی لووو۔۔۔۔

یس پڑھنا بھی تو ہے وہ معصوم سے انداز میں بولی حالانکہ یونیورسٹی کے آف میں صرف دو گھنٹے باقی تھے۔۔۔۔

احان نے نفی میں سر ہلایا اور پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور کے کر یونیورسٹی کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

آٹھ گھنٹے کی مسافت کے بعد صبح دس بجے تھکا دینے والے سفر کے بعد یہ لوگ پاکستان پہنچے،، زرش جو پودے آٹھ گھنٹے اسکے سینے سے لگی سوئی رہی تھی،، بہت ہی سکون کی نیند نصیب ہوئی تھی ایسی نیند تو اپنے گھر میں نصیب نا ہوتی تھی۔۔۔۔

اب بھی وہ مزے سے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی جب سعیر نے اسکے طرف سر جھکا کر دیکھا،،،  
 عنابی لبوں پر دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا،، منہ پر اتے بالوں کو کان کے پیچھے سکیرا،، اور زرش کے منہ پر  
 پھونک ماری وہ کسمائی۔۔۔۔

خود مارنگ مائی لوو وکان کے قریب جھک کر پیار بھری سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا،، زرش کو کرنٹ  
 سا گاہہ اچھل کر دور ہوئی۔۔۔۔

سعیر نے لب دبا کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا تھا سعیر ایسے کون۔ اٹھاتا ہے۔۔۔۔؟؟؟ وہ خفت سے لال ہوئی۔۔۔۔

میں سعیر شاہ،، کیوں میری جان پسند۔ نا آیا گال پر لب رکھتا وہ بولا۔۔۔۔

افس یو ٹھکر کی ہر وقت یہ حرکتیں پیچھے ہوں وہ۔ جھنجھلائی سعیر قہقہہ لگا کر۔ ہنس دیا۔۔۔۔

کتنا تنگ ہے میری بیگم مجھ سے نہیں اسکی چھوٹی سے ناک کو ٹچ کر تا وہ پیار سے بولا۔۔۔۔

نہیں تو وہ معصوم پیار سے بولی۔۔۔۔

کیا نہیں ہو تنگ اپنے شوہر سے۔۔۔۔

نہیں تو سعیر آپ تو بہت پیارے ہیں آپ مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔۔۔

سعیر کی رگوں پہ سکون اتر۔۔۔۔

آئی لوو یو میری جان۔۔۔۔

سکون سے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔ لے کر لبوں سے لگایا۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

پاکستان آگیا میری جان،، بس دس منٹ میں ہماری فلائٹ لینڈ ہو جائے گی۔۔۔

-----

دوسری سیٹ پر۔ بیٹھا وہ۔ نٹھ کھٹ سا کیل جس میں لڑکا تو بہت ہی نٹھ کھٹ سا تھا پر وہ معصوم سی پری پیکر جو اب سو رہی تھی وہ جیسے ہی سوئی عالیاں نے بہت احتیاط سے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھ دیا آر بہت فرست سے اسکا چہرہ دیکھا جس کو سننے بیٹھے بڑے بھائی عرف کزن نے اچھے سے نوٹ کیا۔۔۔

لوجی یہ بھی پھنس گئے شتاباش،، یہ۔ اچھے ہیں سارے بھی ایک ہم۔ ہی ہیں جو بولنے تک کی ہمت نہیں رکھتے وہ پاکستان تو جا رہا تھا مگر دل اسی سے ڈر رہا تھا کیسے اپنی محبت سے دور بھاگے گا کیسے کہے گا وہ اس سے دور رہے ایک بات تو طہہ تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کو اب اس رشتے کے لیے نا نہیں کرنے والا تھا وہ اپنی ماں باپ کی خوشی اور اس لڑکی کے لیے اپنی محبت کی قربانی دینے کو تیار تھا اففف معصوم۔۔۔

کیونکہ دل۔ ہمیشہ اسے کچھ کے لگاتا کہ کیا تم منع کر کے اس ماں باپ اور اس لڑکی کے خواب توڑو گے جو اب سب تیار کیا کر بیٹھے ہیں کئی خواب اس لڑکی نے سجائے ہونگے آخر میں منع کر کے کیا ماتم کرنے کے لیے چھوڑ دو گئے اس لیے اللہ کی رضا میں راضی ہو گیا۔۔۔

وہ سیدھا ہوا اور فلائٹ سے اترنے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔

وہاں عالیان نے مشا کا گال تھپتھپایا جو مزے سے کب سے سو رہی تھی۔۔۔  
 مشانے آنکھیں کھولیں خود کا سر عالیان کے کندھے کے سر پر پا کر ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

گڈ مارنگ مائی بیوٹیفل وائف ٹوبی۔۔۔۔۔  
 عالیان نے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

مگر یہاں کسی کے دل کسی اور انداز سے ضرور دھڑکا تھا۔۔۔

یہ منہ اور مسور کی دال منہ دھوئے رکھیں۔۔۔!! ہونہہ۔۔۔

دھور کھا میری جان دیکھنا ایک دن ہمیشہ کے لیے اسی طرح میرے کندھے سے میرے سینے پر سر رکھ کر سونے  
 کا کنٹریکٹ تم خود سائن کرو گی وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔۔۔

میں اپکا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔۔

رائٹ پھاڑو وہ اسکے قریب جھکا۔۔۔۔

مشانے اس پاگل انسان کو دیکھا اور ماتھا پیٹا۔۔۔۔

کیا ہوا پیاری لڑکی پھاڑو نا۔۔۔۔

یہ آپ مجھے پیاری لڑکی کیوں کہتے ہیں مجھے پتہ میں پیاری ہوں۔۔۔۔

وہ بھی لیسٹوڈ سے بولی۔۔۔۔

!!! اچھا جی۔۔۔۔

پھر تو یہ بھی پتہ ہو گا کہ میں سب سے ہینڈ سم نوجوان ہوں اور اس چھوٹی سے پیاری لڑکی کے ساتھ بالکل فٹ

ہوں رائٹ۔۔۔۔

اففففف عالیان بہت ہی کوئی لفنگے اور بے باک انسان ہیں آپ۔۔۔۔

کہاں سے سیکھی ہے آپ نے اتنی بے باکی۔۔۔۔؟؟؟

وہ خفت سے لال ہوئی۔۔۔۔

وراثت میں ملی ہے میری جان۔۔۔۔۔

اپنی اس بولڈ چلتی زبان اور یہ لفظ اپنے پاس رکھیں ورنہ میں منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔

!!! اففف ظالم۔۔۔

تمھاری آنکھیں بہت پیاری ہیں  
بس تمھاری لمبی زبان کا غم ہے

قریب جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی اور جھٹکے سے گال چوم لیا  
ایک بات تو طہہ تھی کہ وہ اب اسی کی تھی چاہے جو بھی ہو جائے وہ اسے اپنا بنالے گا۔۔۔۔

مشانے اسکے پیٹ میں مکار سید کیا وہ کراہ اٹھا ظالم کہیں کی۔۔۔۔۔

فلائٹ لینڈ ہوئی وہ لوگ فلائٹ سے اتر کر ایئر پورٹ آئے،، بورڈنگ چیکنگ کے بعد وہ لوگ ایئر پورٹ سے  
باہر آئے اپنا سامان لیے،، اپنے دیس کی ہوا محسوس کر کے ان سب کے چہرے کھل اٹھے،،،، چاہے جتنا عرصہ  
پر دیس میں گزارا مگر آپ گ دیس اور اسکی فضا کی بات کی الگ تھی، وہ لوگ باہر آئے۔۔۔۔

ایان نے ڈرائیور کو فون کیا کہ وہ چپکے سے آکر انہیں لے کر جائے اور گھر میں۔ کسی کو خبر نہ ہو۔۔۔۔۔

اسی طرح عالیان نے سمیع کو فون کیا وہ انہیں لینے آیا۔۔۔۔۔

سعیر نے زرش کو بہت کہا کہ وہ اسکے ساتھ چکے مگر وہ نامانی اسکا کہنا تھا وہ ماما کے ساتھ آئے گی ضرور ابھی تھک گئی گھر جائے گی۔۔۔۔۔

سعیر بھی مان گیا۔۔۔۔۔

ابھی تو جانے دے رہا ہوں میری جان جلد پر منٹ خود کے ساتھ لیجانے آؤں گا اوکے گال پر ہاتھ کی پشت پھیر کر پیار سے بولا وہ بلش کر گئی،، سعیر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھے وہ کھل اٹھی،، وہ وہاں سے سب اپنے گھر کو نکلے مشا عالیان وغیرہ کے ساتھ تھی اسے پہلے اسکے گھر ڈراپ کر کے وہ پھر اپنے گھر جاتے

۔۔۔۔۔

لندن:

فصیح رضا وغیرہ سب لوگ یونیورسٹی آئے تھے پر آج حسب معمول وہ لوگ نہیں تھے جو انکے سب سے بڑے دشمن تھے، اپنی بیوٹی کو دیکھے ہوئے کافی دن ہو گئے جبھی آج وہ یونیورسٹی آیا تھا، مگر وہ کہیں نادیکھی، رضا کا دل کیسا بکچھ تھس نہس کر دے آخر وہ گئی کہاں۔۔۔۔

جب اچانک ان کا ایک بندہ انکے پاس آیا اور بتایا وہ کل رات کی فلائٹ سے پاکستان واپس جا چکی ہے،،، رضا کے تن بدن میں۔ آگ لگی وہ کیسے اسے ہاتھ سے جانے دے سکتا آخر لے اڑا سعیر شاہ اسے ماننا پڑے گا، مگر میں بھی میں ہوں رضا حاضر بٹ،،، مجھ سے جیتنا آسان نہیں۔۔۔۔۔

رضانے فوراً اپنے کتے سے کہہ کر اپنی ٹکٹ بک کروانے کا کہا وہ پہلی فلائٹ سے پاکستان پہنچنا چاہتا تھا وہ زرش کو اپنے ہاتھ سے نہیں نکلنے دے سکتا تھا وہی فصی کو پتہ چلا کہ انکے ساتھ مشا بھی یہاں سے رفو چکر ہو گئی ہے مطلب وہ جب سے انکے پاس تھی یہ جان کر مزید جل گیا تن بدن دہک اٹھا جبھی اپنی بھی ٹکٹ بک کروانے کا کہا۔۔۔۔۔

شاید نہیں یقیناً ان میں سے کسی ایک نے اس بار ضرور اپنی موت بلوائی تھی اپنے گندے ارادوں سے۔۔۔۔۔



عائزہ کو آج صبح سے ایک الگ سے خوشی سے ہو رہی تھی جسے بغیر کسی وجہ سے موڈ بہت اچھا تھا ورنہ تو ایک مہینے سے بیچاری دل و دماغ کی جنگ میں مرجھاسی گئی تھی۔۔۔

جیہی اپنے گھر کی بیک یارڈ میں گئی اور پھولوں کے درمیان وہ سفید گلاب جھولے ممبر بیٹھ کر گنگنائے لگی۔۔۔

تم کیوں چلے آتے ہو“

ہر روز ان خوابوں میں

چپکے سے ابھی جاؤ

اک روز ان باہوں میں

تیرے ہی اپنے اندھیروں میں اجالوں میں

کوئی نشہ ہے تیری آنکھوں کے پیالوں میں

موبائل فون میں کھلی پک کو دیکھ کر وہ مسکراتی گنگنائی اور خودی شرما کر لال ڈوپٹے کے آنچل سے چہرا

چھپایا۔۔۔

“تو میرے خوابوں،، خوابوں میں سوالوں میں“

گندی سی شکل بنا کر جیسے اسے ڈپٹا ہو کہ کسی سمت اسکا خیال اسے چین نہیں لینے دیتا۔۔۔

“ہر دن چڑا تمہیں میں لاتی ہوں خیالوں میں“

پک کو عقیدت سے چوم کر اس پر ہاتھ پھیرتی سینے سے لگا کر وہ آنکھیں موندے گنگنانے لگی۔۔

کیا مجھے پیار ہے یا نشہ

!!!! کیسا خمار ہے یا نشہ۔۔۔۔

جھولے سے اٹھ کر گارڈن میں گول گول گھومتی بے حد حسین ہی تو لگی جیہی اچانک رمشا کی آواز نے سارا مزہ کڑا کڑا کیا وہ منہ بناتی اندر آئی۔۔۔

یس مائی مام۔۔۔

وٹس اپ۔۔۔؟؟؟؟

وہ رمشا کو بیک ہگ کرتی پیار سے گال سے گال مس کرتی بولی۔۔۔

اوہو لڑکی کیا کر رہی ہو دور ہٹو۔۔۔

کیا ہے مجھے نہیں ہٹنا  
پیار کر رہی نا اپنی ماما کو۔۔۔

مسکے بعد میں لگانا  
جاؤ جا کر ابھی تیار ہو۔۔۔

کیوں کہی جانا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

ہاں تمہاری نانوکے گھر چلو جلدی تیار ہو۔۔۔

نانو کی طرف پر کیوں۔۔۔؟؟؟؟

کوئی آرہا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

امید سے پوچھا گیا۔۔۔۔

نہیں تو کیوں کسی نے آنا کیا۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں،، نہیں وہ گڑ بڑا گی۔۔۔۔

چلو پھر تیار ہو ہم نانو سے ملنے جا رہے ہیں جلدی آنا۔۔۔

!!! شیور۔۔۔

وہ بد مزہ ہوتی اوپر آگی آکر آسنے کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔

کاش کبھی یہ سننے کو بھی ملے وہ آرہا ہے ہم اس سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔۔

عائزہ نے سر جھٹکا اور تیار ہونے چلی گی نہیں معلوم تھا کہ آگے بہت بڑا سر پرانزا اسکا منتظر ہے۔۔۔۔۔

عرشہ نے جب سے شایان کے منہ سے وہ الفاظ سنے تھے اسے اپنے کانوں پر یقین نا آیا۔۔۔۔  
 کی سپیڈ پکڑی،، چہرے 400 کیا وہ سڑا ہوا بینگن،،، کڑوا کر یلا واقع اس سے محبت اسے اپنا نا سوچتے ہی دل نے  
 نے رنگ بکھیرے جھی پاس بیٹھی سلمی بیگم نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا وہ فور انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا اما کچھ چاہیے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟  
 ہاں چاہیے تو۔۔۔۔

کیا مجھے بتائیں۔۔۔۔؟؟؟

عرشہ ہر ماں کی طرح مجھے بھی اپنی بیٹی کو سکھ چین آرام اور اسکی خوشی چاہیے۔۔۔۔

کیا مطلب اما کیا بولی جا رہی ہیں کھل کر بولیں۔۔۔۔

عرشہ میں تمہیں زندگی بھر کے لیے خوش اور سکوں میں دیکھنا چاہتی ہوں اور میرے لحاظ سے تمہیں صرف  
 تمہارے سر یعنی شایان خوش رکھ سکتا عرشہ اس سے بھر کر تمہارے لیے کوئی بھی شخص اچھا ثابت نہیں  
 ہو سکتا میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت عزت پاکیزگی اور بے حد چاہت دیکھی ہے۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں عرشہ تمہاری شادی اس سے ہو جائے تاکہ میں سکون سے مر سکوں۔۔۔۔

!!!!!! ماما۔۔۔۔

عرشہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔

پلیزز ماما۔ ایسے کے بولیں اگر اپنے ایسے بولا تو آپ سے پہلے میں مر جاؤں گی وہ انہیں خود سے لگاتی بھیگی

آنکھوں سے بولی۔۔۔۔

!!!! شششش۔۔۔۔

بکو اس نہیں کرو عرشہ۔۔۔۔

عرشہ اگر میں نا رہی تو پلیزز ز ز شایان سے شادی کر۔ لینا میں تو یہی دعا کروں گی میری زندگی میں تم۔ شایان کی ہو جاو۔۔۔۔

ماما پلیزز ز ز چپ ہو جائیں اگر اپنے دوبارہ کوئی فضول بات بولی تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی یہی نہیں میں جا ب چھوڑ دوں گی۔۔۔۔

اچھا اوکے سوری میں نہیں بول رہی پر پراس کرو میری بات مانوگی۔۔۔  
کیا تم شایان سے شادی کروگی۔۔۔

ماما پروہ۔۔۔۔۔

پرور کچھ نہیں جو پوچھا وہ بتاؤ کروگی شادی۔۔۔۔

!!!! جس میں آپکی خوشی میری جان۔۔۔۔

وہی ہوگا، اب پلیزز زچپ ہو جائیں اور کوئی فضول بات نہیں۔۔۔۔

میری پیاری بیٹی اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے وہ عرشہ کو چٹا چٹ چومتی اسے اپنی آغوش میں چھپائیں۔۔۔۔

:لاہور

ایہا اور احان یونیورسٹی سے گھر آرہے تھے اب لاسٹ کے دو لیکچر بہت اچھے سے اور بہت خوشگوار موڈ سے لیے تھے اس چھوٹی سی لڑکی نے ایسی ہی تو تھی وہ چھوٹی چھوٹی بات پر خوش ہو جانے والی۔۔۔  
 آج احان اسے چھوڑ کر گھر جانے والا تھا وہ اپنی خالہ کو میسج کر چکا تھا سارا نے اجازت دے دی۔۔۔  
 چھٹی کے بعد وہ ایہا کو لے کر باہر نکلا لیکن راستے میں اسے کسی ضروری کام سے بینک کے باہر رکننا پڑا۔۔۔

منٹرز،، اوکے۔۔۔ 5 پر نسر،،، یہاں بیٹھو آئی ویل بی بیک و دان  
 احان اسکا گال تھپتا بولا وہ مسکرائی۔۔۔

اوکے بٹ جلدی آئیے گا۔۔۔۔

!!!! اوکے مائی لوو۔۔۔

وہ نکلتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

پچھے وہ معصوم پری مزے سے احان کی دی گئی چاکلیٹس کھانے لگی جس کی وہ بچپن سے شوقین تھی۔۔۔۔



احان کے جاتے ہی پیچھے سفید گاڑی سے نکلتی وہ چلتی اس کی گاڑی تک آئی جو لمحہ بالمشہد احان کا پیچھا کرتی اسکے تعاقب میں رہتی تھی۔۔۔۔

اب وہ سڑتی بھنتی اس تک آئی۔۔۔۔

اکر ایہا کی سائیڈ کامررناک کیا اور ایہانے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور مررینچے کیا۔۔۔

جی آپ کون اور کیا چاہیے آپ کو مجھ سے۔۔۔؟؟  
ایہانے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ہیے،،، تم مجھے نہیں جانتی مگر میں تمہیں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔

جی،،، میں سمجھی نہیں آپ کون میں نے پہچانا نہیں آپکو۔۔۔۔؟؟؟

ہا ہا ہا پہچانو گی کیسے کبھی ملی جو نہیں ہو مگر تمہارا یہ بوائے فرینڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایہا نے اسکی بات سچ میں کاٹی۔۔۔۔

!!!! مائینڈ یور لینگو توج مس۔۔۔

ہی از ناٹ مائی بو اے فرینڈ۔۔۔۔

ہی از مائی ایوری تھنگ،،،، مائی ہز بینڈ ٹو بی مائینڈ یور لینگو توج ادھر وائز۔۔۔۔

ادھر وائز کیا ہاں وہ اسکے قریب جھکی جبکہ اب کی بار ایہا سہمی،،، باہر کی طرف دیکھا احان جو کہ اے ٹی ایم کے

اندر تھا وہ مدد کے لیے منہ کھولنے لگی جب علیشہ نے اسکا منہ پکڑا۔۔۔۔

کیا ہاں،،، وہاں کیا ہے ادھر دیکھو مجھ سے بات کرو۔۔۔۔

چھوڑو مجھے ایہا کی آنکھوں سے آنسو آئے لیومی،، وہ۔ اونچا غرائی جبکہ ایہا نے اس کے ہاتھ پر زور سے کاٹا

۔۔۔۔

اہہ وہ تڑپ کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

!!!! یونچ۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی جب احان پیچھے سے چلتا آیا ایہا کے پاس کسی کو کھڑا پایا اور ایہا کو روتا وہ بھاگ کر اسکے پاس آیا  
جہاں علیشبہ اپنا ہاتھ پکڑ کر اسے گور رہی تھی۔۔۔

آبی۔۔۔

الفاظ منہ میں رہ گئے جب سامنے علیشبہ کو کھڑا پایا دو منٹ کے لیے احان کے رنگ اڑھے مگر اپنی معصوم سی  
جان کے پاس اس ناگن کو کھڑا دیکھ جی جان سے جلا وہی ایہا کو روتا دیکھ دل ڈوبا۔۔۔

What the hell is going here....!!!!

کیوں آئی ہو یہاں کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔

!!! احان

ایہا نے روتے ہوئے اسے پکارا وہ اسے پیچھے دھکا دے کر اسکے جانب بڑھا۔۔۔

!!! ایہا۔۔۔

سر سے پکڑ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔

!!! واٹ ہسپینڈ مائی لائف۔۔۔۔

وائی آریو کرائنگ۔۔۔۔؟؟؟

لک انم۔ ہیر، واٹ ہسپینڈ وہ علیشہ کو گھورتا بولا۔۔۔۔

شی از ہر ٹنگ می احان پتہ نہیں کون ہے کیا بول رہی،،، ہچکیوں کے درمیان اسے معصوم سے انداز میں۔

شکایت لگاتی بولی۔۔۔۔

!! اہاں ڈونٹ کرائی مائی لووو۔۔۔

انم ہئیر۔۔۔۔

کسی میں اتنی ہمت نہیں آپکو ہاتھ بھی لگائے چبا چبا کر لفظ ادا کرتا اس کو دیکھتا بولا جیسے دانتوں کے نیچے اسکی

گردن چبا جائے گا۔۔۔

!!! شششش نوٹیرز۔۔۔

احان نے علیشہ کے سامنے بے خودی کے عالم میں ابہا کے چہرے سے وہ قیمتی موتی اپنے لبوں سے چنے،،،

سامنے والی دل و جان سے جلی۔۔

جیہی بولی احان گیٹ بیک تم ایسے نہیں کر سکتے تم میرے ہو۔۔۔۔

یہ بات سن کر اس معصوم سی جان کو آگ ہی تو لگ گئی باقی سب اپنی جگہ مگر اس کے احان پر اپنی آنکھ رکھنا سے کب برداشت تھا، پھر تھی تو سارہ بیگم کی ہی بیٹی نا۔۔۔۔

!!! یہی یو بلیک وچ۔۔۔۔

وہ بھنا کر اٹھی اور چلائی۔۔۔۔

احان گھگھیا گیا جس طرح پھر پھر کر وہ اسکے باہوں سے نکلی تھی۔۔۔۔

ہاؤڈیئر یو اسکو ایک قدم پیچھے دھکا دیتی بولی۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے احان ہر نظر رکھنے کی انہیں خود کا کہنے کی میں تمہارا منہ توڑ دوں گی وہ چلائی

۔۔۔۔

احان نے مسکرا کر اپنی بہادر سی چھوٹی سی جان کو دیکھا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا کہ اسکی فیانسی سنبھال لے گی

۔۔۔۔

بکو اس بند کرو اپنی پہلے زمین سے اگ جاؤ پھر بندے بھی بنالینا۔۔۔۔

احان میرا۔۔۔۔

منہ میں الفاظ رہ گئے جب ایک زنائے دار تھپڑ ایہا سے اس علیشہ کو منہ پر پڑا۔۔۔۔

احان نے پہلے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا وہی دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔۔

یونچ،،، ہاؤڈیر یو،،، علیشہ نے ایہا کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا جب اچانک ہاتھ پر ایک آہنی گرفت محسوس ہوئی احان نے فوراً آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

نونوووو،،، ڈونٹ یوڈیر ٹوڈس،،،، یہ غلطی مت کرنا بہت بھاری پڑے گی ایہا کو خود کے پیچھے چھپاتے وہ بگڑے تیور لیے بولا۔۔۔۔

!!! احان۔۔۔۔

!!!!!! شٹ اپ۔۔۔۔

وہ غرایا۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔

آئندہ تم میرے یا ایہا کے قریب نظر بھی آئی تو میں بھول جاؤں گا کہ تم ایک لڑکی ہو۔۔۔۔  
!!!! سمجھی۔۔۔۔

وہ کہتا تن فن کرتا کر ایہا کو گاڑی میں بیٹھایا اور خود آکر ڈرائیوگ سیٹ سنبھالی۔۔۔

احان یہ کون تھی۔۔۔؟؟؟

اور یہ کیا بکواس کر رہی تھی۔۔۔؟؟؟

وہ سوں سوں کرتی بولی۔۔۔۔

احان نے جھٹکے سے کارر کی۔۔۔۔

مائی لوریلکس کوئی نہیں کوئی بد تمیز ہماری یونی کی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی تھی نتھنگ ایلس اور ان جیسی  
ایسی ہی ہوتی ہیں کبھی میرے پیچھے کبھی کسی اور کے پیچھے پر اپکو مجھ پر ٹرسٹ ہے نا۔۔۔۔

جی احان مجھے آپ پر بہت زیادہ والا ٹرسٹ خود سے زیادہ اپنے ڈیڈی کے بعد۔۔۔۔

Im.blessed my jan ...!!!

پیار سے اسکا ماتھا چومتا سے خود سے لگاتا بولا۔۔۔۔

اسکو منہ مت لگایا کریں کٹی کبوتری۔۔۔۔

کیا کے یہ۔۔۔۔؟؟؟

احان نے لب دبایا مگر۔۔۔۔ سچ بات تو یہ تھی اس وقت ہنسی کا نام۔۔۔۔ نشان بھی چہرے پر نہیں تھا مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ اسکے سامنے مشکل سے بیٹھا تھا اپنا غصہ ضبط کیے دل کر رہا تھا اس لڑکی کو دنیا سے غائب کروادے لڑکی ناہوتی تو کب سے مار دیتا بٹ اب تو وہ ٹینشن میں اچکا۔۔۔۔ تھا کیونکہ آج وہ ایہا تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

اب اپنے رونا نہیں احان قریشی صرف اور صرف ایہا کا ہے،،، اپنی ایہا کا۔۔۔۔ وہ کسی اور کے بارے سوچ بھی نہیں سکتا میرے دل و دماغ میں صرف میری معصوم سی جان ہے اور کوئی نہیں گاٹا۔۔۔۔

!!!! وہ مسکرائی آپ بہت اچھے ہیں احان۔۔۔۔



آپ بھی بیت اچھی ہیں جان احان۔۔۔۔۔

اس طرز تخاطب پر وہ کھکھلا اٹھی، احان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور پیار سے اسکا گال چوما وہ بلش کر گئی اور ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا گئی اس کی اس ادھر وہ دلکشی سے مسکرایا اور اس پر ٹوٹ کر پیار آیا،، اسے لے کر وہاں سے گھر کو نکلا مگر اب بس ہو چلی تھی جو آج ہو اوہ دوبارہ قطع ناہو اس کے لیے کوئی بہت ضروری انتظام کرنا باقی تھا۔۔۔۔۔

ایہا گھر پہنچی باہر ہی خلاف توقع دو تین ایکسٹر اکارز کھڑی تھیں،، وہ حیران سے احان کو بائے کہتی اندر کی جانب بڑھی جب ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔۔۔  
ڈرائیور انکل کیا ہمارے گھر کوئی آیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟

!!! جی بیٹیا۔۔۔۔۔  
آئے ہیں آپ کے دونوں بڑے بھائی آئیں ہیں باہر سے۔۔۔۔۔

واٹٹ۔۔۔۔۔؟؟؟؟

آریو سریس بھائی آئے ہیں۔۔۔؟؟؟

!!! جی بیٹا۔۔۔

او ایم جی بھائی وہ پگلی بیگ وہی پھینکتی اندر کی جانب بڑھی،، جبکہ ڈرائیور نے اسکا بیگ ملازمہ کو دے دیا اور اس میں سے گراڈ بہ بھی۔۔۔۔۔

وہ بھاگتی اندر آئی جہاں سارہ بیگم شاہ صاحب اور انکے دونوں بیٹے بیٹھے تو بے تحاشا خوش تھے انکے گھر کی رونق واپس آگئی تھی اس لیے آج وہ کھل رہی تھی،، ایہا آگے بڑھی۔۔۔۔۔

!!!!!! بھائی وہ دور سے چینی۔۔۔۔۔

ان دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر اسے اپنے پاس بلایا وہی ایان نے بازو پھیلانے مگر یہاں اس لڑکی کو شرارت سو جھی سعیر کی جانب بڑھ رہی تھی،، جب بہت قریب آکر اپنا راستہ بدلہ اور ایان کی آغوش میں جا چھپی ایان ہنس دیا۔۔۔۔۔

یہ کیا تھا چھپکی۔۔۔۔۔

سعیر منہ بسور کر بولا۔۔۔۔۔

!!! واٹ چھپکی،،، میں چھپکی تو آپ کو کروچ۔۔۔۔

واٹ تمہیں میں کو کروچ لگتا ہوں چھپکی۔۔۔۔؟؟؟؟  
سعیر نے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔۔

!!!! ایس۔۔۔

ایہا نے تعابدی سے سر ہلایا۔۔۔

بات نا کرنا مجھ سے میں جو گفٹز لایا تھا سامنے والی آنٹی کی چھوٹی بیٹی کو دے دوں گا،،، وہ بھی میری بہن ہے نا،،،  
تمہیں تو میں کو کروچ لگتا ہوں میں تو تمہارا بھائی نہیں ہونا۔۔۔۔۔

گفٹز رال ٹپک پڑی پر نہیں وہ بھی کونسا کم تھی،، دے دیے گا مجھے کیا،،، میرے ایان بھائی میرے لیے جائیں  
ہونگے ہے نا بھائی۔۔۔۔

ایس میں اپنی ڈوول کے لیے بہت زیادہ گفٹز لایا ہوں،، ایان نے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔۔

!!!! یے یے یے یے یے

ایہا نے سعیر کو منہ چڑھایا۔۔۔۔

(expensive) لائیں ہونگے بٹ جو میں لایا ہوں وہ۔ نکلیں آئی ہیو سوا ایکسپینسیو

گفٹ فار یو بٹ ناؤ ناٹ فار یو۔۔۔۔

ہاں ایہا نے ایان کو دیکھا۔۔۔

ایان نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو ہو سکتا ہے اس کے پاس واقع گفٹز ہوں۔۔۔

اوو نوو بھائی،، وہ فوراً سے پہلے ایان کی آغوش سے نکلی،، میں تو بس آپکو چھیڑ رہی تھی یو ناؤ می نا،، بس آپ سے

شرارتیں کر رہی تھی میں،، ورنہ آپ تو بہت پیارے ہیں بہت اچھے والے بھائی وہ اسکے گلے میں جھولی۔۔۔۔

!!! ہٹو مسکے مت لگاؤ اب۔۔۔

سعیر نے اسے پیچھے کیا۔۔۔۔

!!!! ارے نہیں سچی آئی پر اس آئی لو یو سوچ۔۔۔۔

سعیر نے دانتوں تلے لب دبایا۔۔۔

!!! سچ۔۔۔

آئی برو آچکا کر پوچھا۔۔۔؟؟؟

مچی وہ آنکھیں بند کر کے لاڈ سے بولی۔۔۔۔

اور واٹ آباؤٹ آکو کروچ وہ کون ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ وہ تو کوئی بھی نہیں ہے نااااا آپ نے بھی تس چھپکلی بولا میں کہاں سے لگتی آپ کو چھپکلی بھائی۔۔۔

ہاہاہاہا سوری مائی ڈوول آپ تو میری ڈوول ہو پیتی سی۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ، اتنی دیر بعد لڑ لڑا کر یاد آیا کہ یہ وہی بھائی ہے جس کا کچھ مہینے پہلے ایکسٹنٹ ہوا تھا۔۔۔۔

!!! ائم۔ گڈ مائی لو۔۔۔

واٹ آباؤٹ یو۔۔۔؟؟؟

سعیر نے اسے اپنی گود میں بیٹھایا۔۔۔

ائم۔ فٹ بھائی گال سے گال مس کرتی وہ پگلی خود کھلا دی۔۔۔

سارہ بیگم اور شاہ صاحب نے اپنی پوری فیملی کو دیکھا اور دل میں ماشاء اللہ کہا آج وہ بالکل مکمل لگ رہے تھے اب بس انکی شادیاں کر۔ کے انکی بیویوں کو لانا۔ باقی تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہ دونوں بہن بھائی مشا کو چھوڑ کر اپنی گھر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

مشا اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر بے تحاشا روئی،،، انکی گرتی طبیعت کو دیکھ کر دل ڈوبا،،، مگر پھر اپنے ساتھ ہوئے ایک ایک ظلم بتاتی چلی گی جو کہ کامران صاحب ضبط کرتے سنتے گئے،،، اور آخر فیصلہ کر لیا کہ وہ مشا کی منگنی توڑ دیتے ہیں،، ان نے اپنی بہن سے رابطہ کر کے فصی اور مشا کی منگنی توڑ دی،،، اور ان کی بہن،، صائمہ کو بھی یہ کہاں

سال سے جڑا ہوا رشتہ فوراً سے تمہارے مامو ختم۔ کر چکے ہیں،، 1 گوارہ تھا جبھی فوراً فصی کو اطلاع کر دی کہ فصی کی جلتی رگوں پر تیل پڑا،، وہ جل اٹھا۔۔۔۔۔

میں آ رہا ہوں امی،، آ کر دیکھتے ہیں اس کبوتری کو کیسے اپنے پاس رکھنا۔۔۔۔۔

نافسی کوئی ایسا کام۔ نا کرنا کو ماہ کا۔ خرچہ بھی بند کر دیں جب تک تیری کہی جا ب نہیں لگتی۔۔۔۔۔

اوامی پلیززز آپ اسکی فکر نا کریں،، ہمارا انتظار۔ ہوتا رہے گا میں مشا کو کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا کبھی بھی نہیں آپ بس دیکھتی جائیں۔۔۔۔۔

اب چلو میں رکھتی ہوں،، اپنا خیال رکھا۔۔۔۔۔

!!! اللہ حافظ اماں۔۔۔۔۔

کہتا کھٹاک سے فون رکھ گیا عالیان قریشی اس بار ایسا وار کروں گا کہ تیری روح تک کو کچو کے لگے گے،، وہ سوچ کر رضا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

!!! اے سن نا۔۔۔۔

!!! سنا۔۔۔

تیری وہ سالی کیا نام ہے اسکا۔۔۔۔۔

اے آرام سے بات کر جیسی بھی ہے اپن کی بیوٹی کے زرش نام ہے زرش بھابی بول۔۔۔۔۔

!!! واٹ ایور۔۔۔۔

سن تجھے وہ چاہیے نا۔۔۔۔۔

ہاں چاہیے تو وہ مجھے ہر حال میں چاہیے۔۔۔۔۔

تو بس ٹھیک ہے میں اسے تیرے پاس لاؤں گا کل ہی بتا۔۔۔۔۔

لیکن کیسے لائے گا۔۔۔۔۔



وہ میرا کام ہے اب تو بس بتائیں اسی کے ذریعے اپنی مشا کو حاصل کروں گا سالی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے منگنی توڑنے کی۔۔۔۔۔

چل ڈن،، جگہ میں میل مردوں گا وہاں پھینک دی آگے اٹھانا میرا کام ہے پر اس سالے سعیر کو پتہ نا چلے۔۔۔۔۔

اے نانا فکرنا کر،، مجھے اسکے بھائی سے کام۔ ہے اور ویسے بھی خودی تجھے سونپ دے گا وہ اپنی بہن تو دیکھتا جا بلکہ میل کرنے کی دیر ہے بس۔۔۔۔۔

واہہہ لالے کمال ہے تو ماننا پڑے گا ہاں۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہو تیرا ہی بھائی ہوں رے۔۔۔۔۔

رضانے خباثت سے اپنا فرضی کالر جھاڑا جبکہ پیچھے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے،، ایک انسان نے انکی باتیں سنی تھی جو منہ پر نیوز پیپر رکھ کر بیٹھا تھا اور انکے تعاقب میں پاکستان جا رہا تھا مگر وہ کیسے بچا تازرش کو جیسے تیسے بچانا تھا لیکن

وہ ابھی عالیان ساسعیر کو کچھ نہیں بتا سکتا اسے اسکی حفاظت کرنی ہی کرنی تھی ایک بات تو طہہ تھی گویا رضاء وغیرہ  
اب مر کر بھی اس کو کچھ نا بتاتے کیونکہ وہ ایک دفعہ غلط بولنے کی کوشش کر چکا ہے۔۔۔۔۔

زرش اور عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد اپنے گھر پہنچے گھر کے باہر کھڑے ہو کر ایک۔ نظر مسکرا کر اپنے  
گھر پر ڈالی اور اندر کی جانب۔۔۔۔۔ تھے جہاں آمنہ بیگم اپنا کام کر رہی تھیں کچن میں۔۔۔۔۔  
وہ دونوں چپکے سے بیک گیٹ کی جانب اندر بڑھے۔۔۔۔۔  
دونوں دبے قدم کچن کے سیلاب پھلانگ کر اندر آئے،، بغیر۔ کسی آواز کے اور آکر اپنی ماں کو ڈرایا۔۔۔۔۔

!!!!!! سر پرائیز۔۔۔۔۔

وہ چینیختے تو آمنہ اچھل دیں۔۔۔۔۔

!!!!!! اہہ۔۔۔۔۔

!!!!!! بابا بابا بابا بابا۔۔۔۔۔

ماں کے ڈرنے پر۔ وہ۔ کھکھلا دیے۔۔۔۔

آمنہ نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

!!! یہی مام،،، السلام علیکم۔۔۔

ہاؤ آریو دونوں اپنی ماں کا ایک ایک گال چومتے بولے وہ تو ابھی تک۔ ٹرانس کی کیفیت میں تھی۔۔۔۔

بچو تم لوگ۔۔۔۔؟؟؟

یس مام ہم،،، کیسا گاسر پرائز۔۔۔۔؟؟؟

او ایم۔ جی بہت مزے کا بہت اچھا،،، تم دونوں تو آگئے بڑا بھائی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟

وہ۔ ابھی نہیں آئے کچھ دنوں تک آئیں گے۔۔۔۔

قریشی صاحب جو آمنہ کی چیخ سن کر۔ ہڑبڑا کر اٹھے تھے فوراً نیچے آئے آکر وہ خود سر پرائز ہو گئے۔۔۔۔

!!! ڈیڈ ڈیڈ۔۔۔۔

زرش بھاگتی اپنے ڈیڈ کے گلے میں جھولی۔۔۔

!!! پرسز زرز۔۔۔

!!! مائی ڈوول،، میری سنڈریلا۔۔۔

کیسا ہے میرا پیارا بیٹا۔۔۔؟؟؟

!!! آئی گڈ ڈیڈ۔۔۔

؟؟؟... میرے پیارے ڈیڈ کیسے ہیں

!!! میں فٹ۔۔۔

کمون ٹھوڑی،، ہٹو میرے بھی ڈیڈ ہیں وہ،، عالیان اسے پیچھے کرتا اپنے ڈیڈ کے گلے لگا۔۔۔

کیسے ہیں آپ ڈیڈ۔۔۔؟؟؟

بلکل۔ فٹ،، تم۔ کیسے ہو۔ عالیان۔۔۔؟؟؟

!!! واٹ آپلیزنٹ سرپر انزیار۔۔۔۔

باقی سب تو ٹھیک ہے شایان کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

وہ۔ ابھی نہیں آئے کچھ دنوں تک آئیں گے۔۔۔

آمنہ نے انکاماتھاچوما اور انہیں فریش ہونے اوپر بھیج دیا خود انکی فیورٹ ڈیشنر بنانے لگی۔۔۔۔

وہ بھناتی اپنے۔ فارم۔ ہاوس آئی تھی جہاں غصے میں اکثر آیا کرتی تھی،،، حرام مشروب خود میں انڈیلنے خود کو

ریلکس کرنے۔۔۔۔

اب بھی وہ۔ وہاں آئی تھی۔۔۔۔

!!! اہ۔۔۔۔

ایک۔ جھٹکے سے ٹیبل پر پڑی تمام۔ شراب کی بوتلیں ٹانگ مار کر زمین بوس کی تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے میں کیوں احان کے معاملے میں پیشنہ سے کام لے رہی ہوں،، کیوں گھبر جاتی ہوں میں آپ  
 لے ٹارگٹ سے کبھی نہیں گھبرائی وہ۔ پڑگی لکھی جاہل،، احان کو۔ ٹارگٹ سمجھ رہی تھی آخر جیسی ماں ویسی بیٹی  
 ،، ماں بھی تو محبت کو ٹارگٹ کہتی تھی وہ کیا جانتی تھی کہ وہ بہت تڑپے اپنی ماں سے نفرت پر مجبور ہو جائے گی  
 اس کی ماں چاہتی وہ اسے روک سکتی تھی،، وہ برباد ہو جائے گی جس کے پیچھے ہاتھ صرف اور صرف اسکی ماں کا  
 ہوگا۔۔۔۔۔

غصہ ٹھنڈا کر کے اپنے ہاتھ پر کانچ اٹھا کر احان کا نام لکھا۔۔۔۔۔  
 مگر جلد اپنے ملازم سے کہہ کر ہیں بنوائی اور خود میں انڈیلنے لگی،، یہ اسکی تربیت تھی جو سامنے تھی اسکی ماں نے  
 اس پر دھیان تک نادیا کبھی وہ کیا کرتی،، جو کرتی تھی کرنے دیتی تھی۔۔۔۔۔

وہ حرام مشروب میں نڈھال نشے میں دھت ابھی بیڈروم میں جا رہی تھی جب اسکا دوست اسکا بیسٹ فرینڈ جو  
 اسے پسند کرتا تھا کافی اظہار بھی کیا وہ سمجھتی تھی کہ بس پسندیدگی تک کی ہے مگر وہ نہیں جانتی تھی وہ اسے پانا  
 چاہتا ہے،، عزت سے نہیں بس اسکے ملائم دودھیارنگت دیکھ کر دل میں اٹھتے گندے غلیظ جزبات پر لبیک کہنا  
 جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس سے ملنے آیا تھا وہ خود بھی ایک بگڑا ریس زادہ تھا کئی لڑکیوں کو برباد کرتا اور علیشہ کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ کرنے والا تھا وہ جس کا اسے اندازہ نہ تھا۔۔۔

ملازمہ نے اسے بتایا میم۔ کمرے میں آرام۔ کرنے گئی ہے وہ ہوش میں نہیں ہے پر وہ کسی ضروری کام۔ کا کہتا ہے جھڑکتا وہاں سے اس کے کمرے میں آیا جو ان لاک تھا۔۔۔۔

وہ دروازہ کھولتا اندر آیا جہاں وہ نشے میں دھت اوندھی منہ بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔

What the hell ....

میں نے منع کیا ہے ناکہ مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا وہ غرائی۔۔۔

!!!!!! علیشہ ڈار لنگ۔۔۔

وہ خیانت سے مسکرا کر چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

علیشہ نے سر اٹھایا۔۔۔

!!!!!! سو دیس۔۔۔

تم۔ یہاں وہ نشے کے وجہ سے جھولتی اٹھی زمین بوس ہوتی جب کمر میں ہاتھ ڈال کر سدیس نے گرنے سے بچایا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

کیا ہوا غصے میں کیوں ہوں ڈارک گ منہ پر آتی لٹ کوکان کے پیچھے سکیر اور اسکے ایک ایک نقش کو غلیظ نگاہوں سے دیکھتا بولا۔۔۔۔

ہٹو سدیس تنگ مت کرو،، میرا موڈ خراب ہے۔۔۔۔

کیوں ڈارلنگ کیا ہوا وہ اسے مزید قریب تر کرتا بولا۔۔۔۔

نشے میں دھت اسکی خوشبو اسے بے خود کر رہی تھی۔۔۔۔

وہی وہ نشے میں دھت،، شیطان سر پر سوار جس سے اس وقت اچھے برے کی خبر نا تھی بس آرام سے اسکے حصار میں کھڑی جانے کیا بول رہی تھی وہ سن کب رہا تھا۔۔۔۔



دیکھتے دیکھتے وہ اسے لیے بیڈ پر گرا۔۔۔۔۔

یہ،، یہ۔ تم۔۔۔۔۔ کیا ک۔۔۔۔۔ رہے ہو۔۔۔۔۔

علیشبہ نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر وہ ناہٹا۔۔۔۔۔

!!!!  
ششششششششششششش

میں تمہارے قریب رہنا چاہتا ہوں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں ابھی فلوقت کچھ نہیں کہتا اسکے گداز لبوں پر جھکا اور خود کو سیراب کرنے لگا وہ نیم۔ جان مزاحمت نا کر سکی،، کیونکہ وہ خود اس وقت نشے میں تھی شیطان دونوں کے سر پر سوار تھا اس وقت شاید وہ اسے احان سمجھ رہی تھی اور یہی بہت بڑا مسئلہ تھا یہاں کہیں وہ اس غلیظ حرکت کا الزام احان پر نا لگا دے یہ تو وقت ہی بتاتا۔۔۔۔۔

وہ اس پر جھکتا اپنی تمام حدیں پار کر گیا،، اور وہ نشے میں دھت اسکا پورا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔

یہ اس کی زندگی کی بربادی کا سٹارٹ تھا اس بد دعا کا سٹارٹ جو آج ہی ایک معصوم دل سے لے کر آئی ہے

۔۔۔۔۔

لندن:

سعیر وغیرہ کو گئے آج دو دن ہو گئے،، ان۔ دو دنوں میں شایان نے کافی کام۔ سمیٹا ساتھ ساتھ ایان سے مدد بھی لیتا۔۔۔۔

اب بھی الموسٹ سب ڈن تھا بس عرشہ کی مدر کی کنڈیشن کو دیکھتے انکے ڈاکٹر سے مل کر انہیں پاکستان واپس لے کر۔ انا تھا۔۔۔۔

وہ فون پر ایان سے بات کر رہا تھا کان میں بلو۔ تو تھ ڈیو ایس لگائے وہ ہاتھ کافی کاگ لیے وہ کھڑکی میں کھڑا اپنے ڈمپل کے درشن کروا رہا تھا جب عرشہ چلتی کمرے میں آئی اور آکر شرماتی ہوئی اپنے ٹیبل۔ پر آئی۔۔۔۔ عرشہ کو اسکا سائیڈ پوز نظر آرہا تھا،، جس سے بائیں گال پر پڑتا ڈمپل اپنی رونمائی کروا رہا تھا وہ مہبوت سی وہ میجیکل سین دیکھی گئی۔۔۔۔

کڑوا کر یلا اتنا بھی برا نہیں کے خودی بول کر شرم کر وہ اٹھی اور شایان کے ٹیبل پر آئی آکر فائل ڈھونڈنے لگی جو اسے چاہیے تھے۔۔۔۔

شایان کال کرتا پیچھے مڑا جیسے ہی نظر سامنے اس پری پر پڑی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی،، شریر ڈمپل او بھر کر  
مدہوم ہوا۔۔۔۔

وہ چلتا اسکے قریب آیا اور بالکل پیچھے کھڑا ہوا،، تھوڑا سا جھک کر اسکے کام میں سرگوشی کی۔۔۔۔

What happened mrs Arshiya shayan to be ....????

جان لیو اسرگوشی میں سر بکھیرنے پر وہ اچھل کر مڑی اس سے ٹکڑا کروہ زمین بوس ہوتی شایان نے کمر میں ہاتھ  
ڈال کر اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔

ارے ارے سنبھال کر مسز ٹوبی گر گئیں تو شادی پر کیسے بیٹھیں گی۔۔۔۔

عرشہ نے دانت ہچکچائے چہرے نے لہو چھلکایا۔۔۔۔

شایان نے اسکا۔ یہ۔ روپ دیکھ کر دانتوں تلے لب دبایا اور جھٹکے سے کھڑا کر کے کلائی سے تھاما۔۔۔۔

جی تو بتائیے کیا آپ مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہیں۔۔۔۔

وہ جو پہلے ہی بوکھلا گئی تھی،،، اب کی بار گھبرائی شایان کی سانسوں کے ماتھے پر پڑیں۔۔۔۔۔

عرشہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔

آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں وہ۔ چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے۔۔۔۔

وہ۔ں گڑ کر بولی۔۔۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پتہ مزید قریب کرتا بولا وہ سانس روک گئی۔۔۔۔

سر،،، یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

!!! اے،،،، نوڈونٹ سے سر۔۔۔۔

!!! سے شایان۔۔۔۔

کان کے قریب جھک کر بولا وہ سیمیٹی۔۔۔

!!! چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

رائٹ چھوڑ دوں گا، پہلے اءک۔ دفعہ مجھے پکارو شایان۔۔۔۔۔

!!!! نہیں میں نہیں۔۔۔۔

کیوں نہیں اوکے نہیں بلاؤگی میں نہیں چھوڑوں گا کھڑی رہو ایسے ہی ہاتھ کی کن پٹی کو لبوں سے چھوتا بولا  
عرشہ کے جسم۔ میں کرنٹ سا دورا۔۔۔۔۔

!!!! شششش،،،، شتا،،، شایان۔۔۔۔

اس قدر پیار سے بولانے پر وہ۔ گہرا مسکرایا، عرشہ نے چوڑ نظر سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اگین مزید قریب کرتا بولا وہ اسکی خوشبو سے مدہوش ہو رہی تھی، خوشبو حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔۔

!!! شایان۔۔۔؛

بغیر ر کے پیار سے بولی سامنے والے کا۔ دل کیا اتنے پیار سے نام۔ ادا کرنے والے لبوں کو خراج بخشے۔۔۔۔

مگر ابھی وہ۔ کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

جبھی گال کو چوم۔ کر اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔

تھینکیو مائی لوو وو کہہ کر۔ ماتھا چوما اور اسے جانے دیا۔۔۔۔۔

وہ فائل لے کر وہاں سے رفو چکر ہوئی پیچھے وہ۔ شرارتی۔ سے مسکرایا۔۔۔۔۔

ر مشاعرہ اور اپنے شوہر کے ساتھ شاہ ہاؤس پہنچی حسب معمول آج گھر میں ایک عجیب سی ہل چل تھی،، وہ

چلتی اندر آئی۔۔۔۔

سامنے ہی صوبیہ آنٹی اور عمران انکل بیٹھے تھے،،،، سارے ہی شاہ صاحب جبکہ سارہ کچن میں کام۔ کر رہی تھی

----

وہ چلتی اندر آئی۔۔۔۔

شاہ۔ صاحب نے دیکھ کر جان کر۔ شرارت سے ماتھا پیٹا جیسے چھیڑ رہے ہو آگئی بلا۔۔۔۔

رمشانے سلام کر کے بیٹھیں شاہ صاحب کو انور کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

کیوں آئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

نہیں میرا۔ مطلب خیریت ایسے اچانک۔۔۔۔

تمہیں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔

اپنی ماما سے ملنے آئی ہوں۔۔۔۔

!! او اچھا۔۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں مجھے کیا تکلیف ہونی ہے۔۔۔۔

ماتھے میں درد ہے تو جاوڈاکٹر کے پیٹ کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔

ممم میں کب پیٹا۔۔۔۔۔

چپ کرو،،، تمہیں بلاتا کون ہے۔۔۔۔۔

الحمد للہ میری جان سے پیاری بیگم۔۔۔۔۔

جاؤ اسکے پاس ہی جاؤ اسکی بھی مجبوری ہی ہوگی بیچاری وہ خود کہہ کر ہنس دی،،، جبکہ سارہ نے ہنسی چھپائی شاہ صاحب نے سارہ کو گھورا وہ چپ ہو گئیں،،، اور صاف نظروں سے باور کروایا کہ آپ اوپر کمرے میں چلیں آپکی ہنسی ہم نکالتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔ گھگھیا گئیں،،، کئی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ لاونج میں۔ بیٹھے تھے،،، عائرہ بھی تھوڑی دور ایہا کے پاس بیٹھی،،، ایہا نے بھی اسے نہیں بتایا کہ ایان اور سعیر آئے ہیں۔۔۔۔۔



وہ۔ لوگ بیٹھے بات کر رہے تھے جب وہ بینڈ سم نوجوان سڑیوں سے اترتا نیچے آیا۔۔۔۔۔

محصور کن خوشبو سانسوں سے ٹکرائی تو عائرہ نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ۔ فون۔ پر کچھ ٹائپ کرتا عائرہ۔ کی نظر سامنے منظر پر جم۔ سے گئی۔۔۔۔۔

ایان نے نظروں کی تپش خود پر محسوس کی سر اٹھا کر دیکھا وہ۔ اج بھی حسن کی ملک اتنی ہی حسین پری اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں،، دھر کنوں میں انتشار پیدا ہوا۔۔۔۔۔

ایہا جو کب سے اسے بول۔ رہی تھی عائرہ کا۔ دھیان ناپا کروہ اسکی طرف متوجہ ہوئی مگر اس کا۔ زاوہ نگاہ دیکھ کر وہ۔ مسکرائی اس لیے چپ کر اٹھ کر کچن میں سارہ کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

ایان نے سر جھٹکا کافی دیر وہ اس سونے من مہڑے مکھڑے کا طواف کیا اور قدم۔ قدم۔ چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔

جوں جوں وہ قریب چلتا آ رہا تھا عائرہ کی دھر کنوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

!!! وہ اکرا سکے پاس جھولے پر بیٹھا،،، کیا وہ کچھ نہیں جانتا تھا،،، ناغلط۔۔۔

وہ سب جانتا تھا سب مطلب سب،،، عازرہ کا اسے پسند کرنا اسکا انتظار بچپن سے کسی کو دوست نابینا کسی کو اپنا نام تک بلانے کا حق نا دینا سب۔۔۔

کیسی کو ڈیر عازرہ۔۔۔؟؟؟؟

اسکی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔

ٹھیک آپ کیسے ہیں ا،،، ایان،،، منہ سے الفاظ نکلنے سے قاصر تھے یہ کیا ہوا تھا اسے لگا تھا کہ وہ اسے سینے سے لگائے گا،،، وہ اپنا غبار نکالے گی۔۔۔

مگر یہاں سب الٹا تھا۔۔۔

عازرہ کا دل کیا اس سے لپٹ جائے مگر کس حق سے ابھی۔۔۔

میں بلکل ٹھیک۔۔۔۔

کب آئے۔۔۔؟؟؟

صبح۔۔۔۔

ہممم بتایا کیوں نہیں انگلیوں سے کھیلتی الجھی ہوئی بولی۔۔۔

کسی کو نہیں پتہ تھا،،، ماما۔ کو بھی نہیں سر پر اتر تھا۔۔۔۔

ہممم،،، نائس سر پر اتر۔۔۔۔

وہ۔ با مشکل مسکرا۔ پائی۔۔۔۔

کیا جو۔ اسکا دماغ کہتا تھا وہ سچ تھا۔۔۔۔

نہیں ہوتا تو منہ ہی کیوں لگاتا کر بیٹھتا ہی کیوں،،، دیکھتا کیوں رہ جاتا دل نے الگ صدا دی۔۔۔۔

لوجی ہوگی شروع دل و دماغ کی جنگ ججھی کنٹرول نا کر پائی اور وہاں سے اٹھ کر بہت جلد ایان کی نظروں سے غائب ہوئی تھی،، ایان نے اسے جاتے دیکھا جبکہ وہ۔ وہی بیٹھا رہا کسی گہری سوچ میں کیا قسمت تھی وہ بھی افسردہ سا سر جھکا گیا ایک آنسو دہلک کر گود میں ضرور گرا تھا جو ماں سے ناچھپا اور وہ بہت جلد بات کی گہرائی تک پہنچی اور گہرا مسکرائی۔۔۔۔۔

جھلے دونوں کے دونوں۔۔۔۔۔

!!!! افف ایان۔۔۔۔۔

کس۔ پر۔ چلے گئے ہو پاگلے۔۔۔۔۔

ایک۔ بات تو اب طہہ ہے بتائیے گی تمہیں۔ خود عائرہ اپنے منہ سے کہ کیا ہونے جا رہا ہے امید ہے اس وقت تمہیں یہ سر پر انز دنیا کا۔ بیسٹ سر پر انز لگے گا۔۔۔۔۔

ر مشا سے ساری بات کر کے شاہ صاحب نے عائشہ۔ ایان کے نکاح فائنل کیا،، ر مشا کا کہنا تھا کہ رخصتی۔ بی ساتھ ہو جائے تو اچھا ہے،، شاہ صاحب نے حامی بڑھ لی انہیں کوئی مسئلہ نہیں ایان کے ساتھ ہم۔ سعیر کی بھی رخصتی کر دیں گے اور ایہا کا نکاح عین ریسیشن کے دن،،، بعد میں ایہا کے رخصتی الگ سے ہی ہوگی۔۔۔۔۔

سارہ بھی مان۔ گئیں اور آمنہ کو فون کر کے بتا دیا کہ کیا طہہ ہوا ہے،،،، وقت کم۔ تھاتیریاں زیادہ مگروہ نہیں جانتے تھے کہ اس سب سے پہلے ایک۔ بہت بڑا جھٹکا انکا منتظر ہے جو قریشی ہاؤس پر قیامت سے کم۔ ناہوگا

----

ماضی:

سال پہلے کی بات ہے جب احد صاحب میٹرک میں تھے،،، کو یعنی جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھے 33 آج سے تعلیم دی جاتی ہے،،، کو سکول،،، کو کالج،،، کو یونیورسٹی،،، احد صاحب کو سکول پڑھا کرتے تھے انہی کے کلاس میں نمبرہ نعیم پڑھا کرتی تھیں۔۔۔۔

نہایت خوبصورت،،، گولڈن۔ بال،،، دودھیارنگت،،، نخرہ ادا،،، کم از کم سکول کاہر لڑکا اس پر مرتا ہوگا،،، نمبرہ کو اپنی اسی بات پر ناز اور غرور تھا،،، آخر غرور کا سر نیچا ہی ہوتا ہے،،، پر یہاں ان کی رال انکے کلاس کے سب سے بینڈ سم نوجوان احد قریشی پر ٹپکی یہ بن باپ کی بیٹی تھی،،، ماں نے کچھ ہی عرصے پہلے باپ سے خلالے لی تھی۔۔۔

جبھی نمبرہ کو خودی اسے پالنا پڑا،،، جو چاہا وہ دیا،،، جو کرنا چاہا وہ کیا اپنی من مرضی،،، جبھی سے کو دیکھا جو شاید ہر لڑکی کا خواب تھے،،، انتہائی ڈیشننگ اور پرسنیلٹی والا شخص،،، پڑھائی میں شاندار،،، اور پھر ایک اچھے اور کھاتے پیتے خاندان سے انکا تعلق تھا اور ہے۔۔۔

نمرہ کی رال ٹپکی جھبی ایک دن اپنی ماضی کی ایک جھوٹی اور درد بھری کہ اسکی ماں پر کیسے کیسے ظلم ڈھائے گئے  
،، اور کیسے کیسے ٹائم سے اسکی ماما گزریں صرف یہی نہیں اپنے باپ تک کو اس بے حس بد تمیز اولاد نے مار دیا

---

ہم۔ نے اکثر دیکھا ہے کہ جب ہمارے معاشرے میں بچپن میں بچوں کو باپ کا سایہ نہیں ملتا تو وہ اپنی ماں سے  
پوچھتے ہیں کہ ہمارے بابا کہاں ہے انکی ماں انہیں جھوٹ میں ٹال دیتی ہیں کہ انکی ڈیتھ ہو گئی ہے فلاں فلاں

---

بس یہی دکھ وہ اپنا احد کے ساتھ ایک دن بیان کرنے لگی،،، احد نے اس سے ہمدردی بٹوری اور اس سے دو  
تین ارام سے باتیں کی وہ سمجھی کہ احد جال پھنس گئے،،، کچھ غلط تو نانا تھا احد پھنس گئے تھے اور اب زندگی کے کئی  
سال اسی جال میں پھنس کر رہنا ہے کون جانتا تھا۔۔۔۔

نمرہ نے بہت ہوشیاری سے انہیں اپنے قبضے میں کیا،،، دن گزر گئے ہمدردی بٹورتے ہوئے مہینہ ہو گیا اور  
دونوں میں گہری دوستی ہو ہی گئی،،، بس پھر احد صاحب جن کے گھر والے بھی جانتے تھے وہ کو پڑھتے ہیں،،  
نمرہ سے دوستی کا اپنی ماما کو بتایا،،، وہ گھر بھی آئی،، مگر احد صاحب کو انکا خیال انکی انٹینشنز بلکل بھی معلوم نہیں  
تھی آخر وہ ناگن عورت چاہتی کیا ہے۔۔۔۔

میٹرک کے دو سال انہوں نے اس کے ساتھ گزارے اگر ایسا کچھ تھا تو زبان پر کیوں نالائی مگر پتہ نہیں کیا چاہتی تھی یہ۔۔۔۔

پورے دو سال ختم ہوئے جب احد صاحب بہت اچھے نمبروں سے میٹرک کلتیر کر دیے،،،، وہی نمبرہ نے بھی کیا اور اب انکی بات بہت کم۔ ہوتی احد صاحب بحثیت دوست ان سے بات کرتے انکے دل میں کچھ بھی نا تھا کچھ بھی نہیں،، پھر جب انٹر میڈیٹ کا سلسلہ جاری ہوا،،، وہاں ایڈمیشن جہاں احد صاحب نے لیا وہی نمبرہ نے لے کیا مگر فیلڈ الگ الگ تھی وہ انجینئرنگ میں گئی جبکہ احد صاحب آئی سی ایس میں۔۔۔۔

انٹر میڈیٹ کا ایک سال بہت ٹف گزرا،، نمبرہ کی زیادہ بات چیت نا ہوتی البتہ وہ احد کا پورا پورا خیال رکھتے،، پسندیدگی سوائے نیزے پر تھی وہ انہیں پر پوز کرنے ہی والی تھی مگر قسمت نے ساتھ نا دیا۔۔۔۔

انٹر میڈیٹ کے امتحانات سے پہلے کی احد صاحب کی کزن کی شادی آگئی جو کہ کراچی میں واقع تھی وہی آمنہ بھی آئی تھی کیونکہ وہ آمنہ کی بھی کزن تھیں۔۔۔۔

شادی کا دور تھا،، تمام اہل خانہ،، عزیز و کاررشتے دار سب لوگ وہاں موجود تھے،، ایسے میں آمنہ بھی وہاں ہی اپنی فیملی کے ساتھ موجود تھیں۔۔۔۔۔

احد کی ماما جو کہ آمنہ نے پہلی مرتبہ ملیں تھی۔ انہیں آمنہ دیکھتے ہی بہت پیاری معصوم اور اچھی لگیں،، پہلی نظر میں وہ انہیں پسند آگئیں۔۔۔۔۔

برات والے دن آمنہ کی ماما سے مسز آصف قریشی نے بات کی،، آمنہ سے کچھ چھوٹے سے سوالات پوچھے جسکا آمنہ نے بہت ہنس کر اور پیار سے جواب دیا وہ نہیں جانتیں تھیں کہ آنٹی یہ سب کیوں اور کس لیے کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

آمنہ کو دو دن آنٹی نے اچھے سے نوٹ کیا اور جب انہیں وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگیں تو انہوں نے اپنے بیٹے احد کا رشتہ آمنہ سے کرنا چاہا جو اپنے والدین کے اکلوتی اولاد تھیں انہیں ان کی جان سے زیادہ عزیز۔۔۔۔۔ یہاں۔ احد بھی اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے،، خاندان کے چشم و چراغ۔۔۔۔۔

شادی کا اختتام ہوا،، پیپرز سرپر تھے،، اینٹر میڈیٹ کے پہلے سال کے امتحان دے کر احد اور اسکی ماما کسی کام۔ سے انکے۔ گھر آئیں اور لگے ہاتھ آمنہ کے گھر بھی آئیں۔۔۔۔۔



آمنہ کی ماما سے انکا ہاتھ مانگا گیا اور رشتہ طہہ کرنے کی بات ہوئی،،،، آمنہ کے گھر والوں نے تھوڑا وقت مانگا جو کہ مسٹر اینڈ مسز آصف قریشی نے باخوبی دیا مگر آمنہ کو اپنی بہو بنانے کی فیصلے پر ٹکی رہیں۔۔۔۔۔

وہ آمنہ سے بہت محبت کرتی تھیں بے تحاشا دلی خواہش تھی کہ ان کے گھر کی بہو وہی بنے،،،، اسی طرح آمنہ کے دل میں احد صاحب کے لیے پسندیدگی پیدا ہوئی،،،، موجودہ دور کے ہی کپل آمنہ احد جو کہ ٹیکنولوجی کا استعمال باخوبی کرتے تھے،،،، رابطہ ممکن ہو احد نے آمنہ نے کونٹیکٹ کیا بات ہوتے ہوتے کافی حد تک پسندیدگی کا عالم بن گیا۔۔۔۔۔

احد صاحب آمنہ میں انٹر سٹڈ ہوئے وہی آمنہ اس حسین خوبصورت مرد میں کافی حد تک انٹر سٹڈ ہو گئیں۔۔۔۔۔

اسی دوران انکے تعلق میں مضبوطی آئی اور گھر والوں کو بھی پتہ لگ گیا، مگر نمبرہ جو احد کے بدلے رویے اور تیور سے پریشان تھی جب پتہ چلا کہ وہ کسی میں انٹر سٹڈ ہیں صرف یہی نہیں وہ باقاعدہ انگیجڈ ہو رہے ہیں۔ اسے کہاں برداشت ہوا تھا یہ سب جھبی فوراً سے پہلے احد کو رونا دھونا ڈال کر پوپوز کیا احد نے صاف منع کر دیا انہوں نے ایسا کبھی چاہا ہی نہیں نا وہ اسے اس نظر سے دیکھتے تھے۔۔۔۔۔

نمبرہ نے بہت بولا اگر ایسا نہیں تھا تو ہمدردی کیوں کیوں مشکل وقت میں ساتھ دیا۔۔۔۔۔

مگر احد صاحب نے صاف بول دیا کہ تم ہمدردی کو غلط نام دیا رہی ہو نمبرہ محض ایک ہمدردی کو محبت کا نام دینا سراسر غلط ہے پر وہ نمبرہ ہی کیا جو باز اجائے۔۔۔۔۔

صاف بول دیا کہ تم نے دھوکا دیا پر پوز کر کے چھوڑا خواب دکھا کر چھوڑا جبکہ دور دور تک ایسا بلکل بھی نانتھا

---

میں یہاں سے بلکل نہیں کہوں گی کہ عورت ہی سراسر غلط ہے اور مرد غلط نہیں،، ہمیشہ ہمارے معاشرے میں مرد کو غلط سمجھا جاتا،، ہاں مرد نے اسے خواب دیکھائے چھوڑ گیا اسے وعدے کیے چھوڑ گیا مجبوری کا نام دیا چھوڑ گیا۔۔۔۔

غلط سراسر غلط۔۔۔۔

لڑکی کی اپنی زہنیت کہاں ہوتی ہے میں پوچھتی ہوں کہ وہ تو سمجھتی ہے اس میں اس قدر صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اس بات کو سمجھے کہ سامنے والا کس لہجے میں بول رہا ہے سامنے والے کہ نظر میں اپنے کیے مقام دیکھ سکتی ہے کہ عزت ہے یا نشہ آخر کیا چاہتا ہے۔۔۔۔

یہاں پر بلکل اسی طرح احد صاحب نے اسے ہمدردی کے خاطر اپنی دوست بنایا اسکے ساتھ ہمدردی کی مگر وہ ہمدردی اور اس عزت کو محبت کا نام دے گی جبکہ وہ خود ہی احد کو پسند کرتی تھی۔۔۔۔

جیسے تیسے یہ بات آمنہ تک پہنچی کہ احد میں ایک لڑکی بے حد انٹر سٹڈ ہے اور اس بات کو بتانے والی کو اور زات نہیں آمنہ کی ساسوں ماں تھی جی بلکل نمرہ سے دوستی ہونے کے ساتھ احد صاحب جو اپنی ماں کے ساتھ اہر ایک بات کرتے تھے اپنے دل کی انہوں نے بتایا کہ اس طرح بن باپ کی اولاد کو انہوں نے دوست بنایا،، کافی عرصے سے ساتھ پڑھتے ہیں کی دفعہ گھر بھی آئی مگر اس ناگن کا اصل روپ کوئی ناپہچان پایا،، اب جب وہ احد

کے پیچھے پڑ گئی تھی جان چھوڑنے کا کسی صورت نام نہیں لے رہی تھی تو آمنہ کہ ساس نے آمنہ سے رابطہ کیا اور سارہ حقیقت سے باور کروایا۔۔۔۔

آمنہ نے احتیاط سے نمبرہ کا۔ نمبر مانگا اور احد کو پتہ چلے بغیر اس سے کنٹیکٹ کیا اور اسے احد سے دور رہنے کا باتوں باتوں میں منع کیا۔۔۔

مگر اس ناگن نے احد کو بتا ڈالا کہ مجھے تمہاری فیونسی کا میسج آیا ہے۔۔۔۔

احد کی دن اپنی ماما اور آمنہ سے خفا رہے مگر آمنہ نے منالیا وہ مان گئے۔۔۔۔

نمبرہ کو یہ بات ہضم نہ ہوتی تھی آخر تعلق بہت گہرا ہو گیا آمنہ اور احد کی فائنلی منگنی ہو گی نکاح کے لیے آمنہ کی ماما بھی کسی حد تک راضی نہیں تھیں ان کے مطابق انکی بیٹی ابھی یہ ذمہ داری اٹھانے کے قابل نہیں تھی اس لیے منگنی کروادی۔۔۔۔

نمبرہ میڈم کو آگ لگی شکست پر شکست ہوتی جا رہی تھی جبھی ایک غلط اور گناہ گار راستہ چن لیا ماں سے کہہ کر سفلی کے باباجی کے پاس گئی اور کالا جادو انتہائی گھٹیا کارنامہ انجام دیتے ہوئے نمبرہ اور اسکی ماں نے مسٹر اینڈ مسز آصف کو علیحدہ کرنے کا عمل کر دیا۔۔۔۔

مشکلات بڑھتی رہیں جبھی ان دنوں عشرت آنٹی کی طبیعت بے حد گرتی رہی وہ جنھوں نے اپنے ماضی میں گے حد تکالیف برداشت کی تھیں اور صبر کرنے کے بعد آج وہ اس مقام پر تھیں پھر سے تاریخ نے وہی سب دھرایا اتنا گہرا عمل تھا کہ آصف انکل بھی عشرت آنٹی سے الگ ہو گئے،، کیونکہ مسز آصف کی وجہ سے ہی احد کی زندگی میں آمنہ آئی اور پھر آنٹی کو نمبرہ ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔۔۔۔

آنٹی کی طبیعت دن بادن بگڑتی رہی حتیٰ کہ ڈاکٹر نے جواب دے دیا عمل اس قدر گہرا تھا کہ آصف صاحب کو آنٹی کی غیر ہوتی حالت بھی دیکھائی نہیں دے رہی تھی جیسی احد اپنی ماں اور بہن کو لے کر لاہور آگئے وہاں وہ کچھ سنبھلیں،، انکا پر اپر علاج ہوا،، دوسری جانب خدا سے مانگا گیا ایک ایک سانس پر ایک ہی بندے کا سانس اور بچوں کا اپنے باپ کا سایہ ایسے کیسے کسی جادوئی عمل سے رشتہ ٹوٹ جاتا،، یہ تو کہنے کی باتیں ہوتی ہیں پیارے لوگوں کا جادو ہو گیا وہ مر گیا،، میں نہیں کہتی نہیں ہوتا ہوتا ہو گا،، اس دنیا کیا نہیں ہے پوسٹیل پر میرے رب سے زیادہ اس دنیا میں کوئی طاقت ور نہیں ہے،، میری رب کی طاقت سے بھر کر کوئی عمل کوئی جادو کچھ نہیں ہے،، آپکو اپنے رب پر یقین ہونا تو یقین ماننے یہ جادو ٹونا آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کسی عامل بابا کی ضرورت تھا پڑھے،، پانچ کی نماز ہی کافی ہے پیارے لوگو اپنے رب کے سامنے جھکو وہ تمہیں دنیا کہ آگے جھکنے نہیں دے گا اپنا رابطہ اپنے رب کے ساتھ بڑھا دو،، اپنا وقت صرف رب کو دو و اسے ٹرپ کر پکارو اور یقین ماننے کہ وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ تمہیں اتنی آزمائش میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔۔۔

مشہور زمانہ کسی صحابہ کا قول ہے جناب

کہ ایک ماں جب اسکے بچے کو چوٹ لگتی ہے تو وہ اگر اسے تڑپ کر پکارتا ہے،، تو ماں ایک آنسو گرنے سے پہلے کس طرح بھاگی ہوئی اس تک آتی ہے اور آکر اپنی سکون دے آغوش میں۔ چھپا دیتی ہے اس پر مرحم لگاتی ہے اور اسے آرام۔ پہنچاتی ہے،، تو میرے اللہ کے بندو،، وہ رب جو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے،، جو کافر بھی ایک دفعہ اسکے سامنے جھک جائے تو اسے بھی نواز دیتا ہے کہ۔۔۔۔۔

اے مرے بندے تو ضرورت کے وقت ہی سہی پر میرے پاس تو آیا مجھ سے رجوع تو کیا تو نے مجھے پکارا تو میں  
 ”کیوں ناسنو تو مجھے ایک دفعہ اپنی زبان سے پکار تو تیرا رب جی جان سے تیرے سامنے حاضر

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں اپنا آپ ناپڑھیا۔۔۔

جا جا اور دامن در مسجد۔۔۔

من اپنے چے ناوریا۔۔۔

لڑ دے رے ہونا ل شیطاناں

نی نفس اپنے نال لڑیا۔۔۔

پہلے اپنے آپ کو پڑھ

فیر مندر مسجد وڑھ

جدھوں نفس جاوے تیرا مر

فیر نال شیطاناں لڑ۔۔۔

اپنے رب سے رجوع ہر وقت مسز آصف نے صرف اپنا ساتھ اپنے محرم اپنے شوہر کے لیے مانگا اور نہ انکے بغیر  
 صرف موت کو مانگا اور کچھ نہیں جبھی اللہ نے انکی آزمائش ختم کر دی اور بہت جلد آصف انکل کو عقل آگئی اور

انکے سارے عمل اللہ کی طاقت کے آگے جوتھے ہی دو ٹکے کے سارے پانی میں ملے اور دوبارہ ایک ہنسی خوشی فیملی بن گی مسز آصف اپنے بچوں سمیت خوش اور انہوں نے ٹھیک ہوتے ہی۔ اپنے بیٹے احد قریشی کا نکاح اپنی پسندیدہ لڑکی یعنی جس سے احد کی انگیجمنٹ ہوئی تھی اس سے کر دیا۔۔۔۔۔

نمرہ کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے بہت ہنگامہ کہا خود کشی کی کوشش کی جس سے آصف انکل کافی پریشان رہے تھے کہ کیا کیا جائے آخر کیسے اس بلا سے جان چڑوائیں جو گلے پڑ گئی ہے کیا وہ اب کبھی جان نہیں چھوڑے گی اگر اسے کچھ ہو گیا تو ان پر ایک اچھا خاصا پولیس کیس بن سکتا مگر صد شکر تھا ڈھیٹ عورت بیچ بچا گئے ورنہ کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

آصف صاحب نے دے دلا کر پولیس کو رنو چکر کیا اسے سمجھایا،، مگر وہ الٹی کھوپری کچھ سمجھنے کو تیار ہی نا تھی کیا سمجھتی۔۔۔۔۔

لیکن،، لیکن پتہ نہیں کس خیال کے تحت چپ ہو گئی اور احد کو اسکے حال پر چھوڑ دیا اب خاموشی ہی خاموشی تھی لیکن شاید یہ خاموشی کسی طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی،،، جیسے مون سون کی بارشوں سے پہلے،، مطلع بالکل صاف رہتا ویسے ہی کیا ہونا تھا کیا نہیں وقت بتاتا کیا کھونا تھا آمنہ اور کیا پانا تھا کتنی آزمائش باقی ہے یہ رخصتی کے بعد پتہ چلتا۔۔۔۔۔

حال:

علیشبہ کی صبح آنکھ کھلی بھاری ہوتے سر کے ساتھ دو منٹ تک تو غائب دماغی سے کام لیا پھر اپنے آپ نظر گئی تو ایک دم گھبرا کر اٹھی،، زہن پر زور دیا تو رات کا سارا منظر آنکھوں کے آگے لہرایا وہ ایک۔ دم۔ ہڑبڑا کر اٹھی،، یہ کیا ہو گیا تھا اس سے،، وہ تونشے میں تھی پرسدیس۔۔۔۔

!!!!!! شٹ۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔

!!!!!! سدیس۔۔۔۔۔

علیشبہ نے اپنے بال پکڑے۔۔۔۔۔

نوووو ایسا نہیں ہو سکتا علیشبہ نے فون پکڑا اور سدیس کو کال کی جس کا نمبر مسلسل آف جا رہا تھا علیشبہ دے کر فون دیوار پر مارا۔۔۔۔۔

برباد ہو گئی تھی آج وہ بالکل برباد کچھ نہیں بچا تھا مگر شیطانی دماغ ضرور پایا تھا اس سے ابھی بھی کوئی چال چلنی تھی  
لیکن کیا ا۔۔۔۔

انسو بہاتی اٹھی نہا کر دوسرے کپڑے پہنے اور باہر نکلتی چلی گئی سدیس کو تو وہ دیکھ 4 وہ سنبھلتی اپنے بربادی پر  
لے گی کیا کرتی اسکے ساتھ وقت بتاتا مگر احان کو تو وہ تو پہلے دیکھ لے۔۔۔۔

دوسری طرف احان جو کہ سو رہا تھا گھر آ کر سر میں ہلکا درد رہنے لگا تھا جبھی میڈیسن لے کر سو گیا جب اچانک  
چنگارتے فون سے آنکھ کھلی۔۔۔۔

ہیلو ایس۔۔۔۔

!!!! احان قریشی سپیکنگ۔۔۔۔۔

!!!! آئی نو جان۔۔۔۔

دوسری طرف سے جان نثار کرنے والی آواز آئی مگر وہ پہچان گیا۔۔۔۔



واٹ دا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے کیوں کال کی ہے اب وہ دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مائی بوائے ڈونٹ اینگری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیسن میں نے تم سے ملنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا گریٹ اور تمہیں ایسا کیوں لگتا میں تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے ملوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جسٹ فار لاسٹ ٹائم پلیزز ززز،،،،، پلیزز ززز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اووشٹ اپ بکواس بند کرو اپنی مر بھی جاؤ گی یا مرنے کے مقام پر بھی ہو گی تب بھی نہیں ملوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احان اگر تم نا آئے میں تمہارے گھر آ جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی وہ دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمت بھی نا کرنا کہاں ملنا بولو پر یاد رہے یہ۔ مہرہ تمھاری آخری ملاقات جو چاہیے منہ سے پھوٹو اور دفعہ ہو جاو  
یہاں میری زندگی سے۔۔۔۔

اوکے مائی لوووو جسٹ کم۔ ایٹ آواری ریسٹورنٹ۔۔۔۔۔

واٹ نان سینس وہاں کیوں آنا دماغ تو نہیں خراب کہیں اور رکھو اپنا یہ ڈیٹ پوائنٹ میں وہاں نہیں آؤں گا  
۔۔۔۔۔

آنا تو تمھیں وہی ہے سویٹ ہارٹ ورنہ تمھارے گھر پر میں آؤں گی۔۔۔۔۔

اوکے آئی ویل بھی ڈیر احان نے دانت کچکچائے،،،، یہ نہیں بچے گی مرے گی میرے ہاتھوں دھاڑ سے سائیڈ  
ٹیبل پر پڑو اس اٹھا کر دیوار پر مارو اور کمرے سے نکلتا چلا۔ گیا مگر ضروری کام نا بھولا وہ علیشہ تھی تو سامنے  
احان تھا احان،،،،، کیسے بھول سکتا تھا غلیظ اور گھٹیا عورت ہے سامنے والی۔۔۔۔۔

میں کھڑا تھا ہاتھ میں سپینر گھماتے،،، ٹانگ ہلاتے اپنے غصے کی 420 وہ اس وقت آواری ہوٹل میں کمرہ نمبر  
آخری حدوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں ورنہ کوئی پتہ نہیں۔ آج یہ بے حیا لڑکی کا قتل۔ ہو جاتا۔۔۔۔۔

علیشبہ نے آکر اسے بیک ہگ کیا احان نے فوراً جاڑھانا تپور لیے اسے آگے کھینچا۔۔۔۔

!!!! اپنے آپ کو کنٹرول رکھووووو۔۔۔۔

وہ۔ دھاڑا۔۔۔۔

وہ مسکرائی اور ڈھٹائی سے اسکے ڈمپل والی جگہ پر لب رکھے،،، احان کے غصے کی حد پار ہوئی اور دے کر ایک زوردار تھپڑ اس لڑکی کے منہ پر جھڑا۔۔۔

تم۔ جیسی علیظ گھٹیا،، بے حیا دو ٹکے کی لڑکیوں کی اوقات یہی ہے،،،، جوہر۔ ایک کی بستر کی زینت بن جاتی ہو گھٹیا عورت۔۔۔۔

جو بکو اس وہ تب سے کر رہی تھی احان کو تپ چڑھی تھی۔۔۔۔

وہ۔ سب جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔۔

گھٹیا غلیظ عورت اپنے ان گندے ارادوں کو اپنے تک رکھو میں تمہارا اس عمل میں ساتھ نہیں دوں گا،،، کون کہتا ہمارے معاشرے میں لڑکے ہی خراب ہاں بھی لڑکی ہے دودھ کی دھلی ہوگی، ضرور مرد نے کچھ کیا ہوگا مگر شاید وہ تم جیسی گھٹیا شکیل عورت سے ناواقف ہوتے ہیں بے حیا۔۔۔۔۔

!!!!!!! بے حیا بے حیا بے حیا۔۔۔۔۔

جسے اپنے پردے کا خیال نہیں حلیا دیکھا اپنے بدزوق عورت۔۔۔۔۔

کتنی نظروں کی ہوس ہوگی جانے تم اور آئی مجھ سے محبت کا ڈھونگ رچانے۔۔۔۔۔

آئندہ مجھے کال کی یا بلا یا یا تنگ بھی کیا تو تمہارا اس دنیا پتہ کاٹ دوں گا سمجھی وہ اسکا منہ پکڑے اس پر جھکا ہوا بولا

۔۔۔۔۔

وہ جو اس کے لفظوں کے طہہ تک پہنچی روح تک۔ چھلنی ہوئی اسکا بولا ایک ایک لفظ سچ تھا ہاں تھا تو دل نے صدا

دی۔۔۔۔۔

بے حیا بے حیا بے حیا۔۔۔۔۔

کیا وہ۔ بے حیا تھی۔۔۔۔

!!! ہاں تھی۔۔۔۔

بلکل تھی۔۔۔۔

کیوں اسکی ماں نے اسے حیا نہیں سکھائی۔۔۔۔

وہ۔ کیوں نہیں ایہا جیسی اگر ہوتی تو آج احان کے دل کوئی الگ احساس آنکھوں میں عزت ہوتی،،،،، ہاں بلکل

محبت ناسہی کم۔ از کم۔ اس قدر نفرت حقارت ناہوتی۔۔۔۔

وہ اسکو بیڈ پر پٹختا وہاں سے نکلتا چلا کیا انگلیوں کے اشارے سے کسی کو باہر نکلنے کا۔ کہتے۔۔۔۔۔

شاہ ہاوس میں گھما گھمی کا سماں تھا ساری تیار ممل ہو گئی تھی بس دو دن بعد بچوں کی مایوں تھی،،، اور ساتھ ایان کا نکاح،،، سب بے حد خوش تھے،،،، سارہ بیگم بیٹے کے حالات سے باخوبی واقف تھیں وہی شاہ صاحب بھی پر نابتانے کی قسم کھا رکھی تھی شاہ صاحب کو بھی سختی سے منع کیا تھا۔۔۔۔

ایان اپنے کمرے میں بیٹھا تھا،، مشکل سے مسکراتا کام۔ میں شرکت کر رہا تھا اب بھی باہر سے آیا اور بس گندے سے موڈ میں اندر آکر بیڈ پر ڈہہ گیا۔۔۔۔

اتنے میں عائرہ کی کال آئی۔۔۔

ایان۔ نے دھڑکتے دل پر قابو پاتے کال اٹھائی وہ چاہ کر بھی اگنور نہیں کر پارہا تھا جتنا اگنور کرنا چاہتا اتنا وہ سامنے آتی۔۔۔۔

ہیلو ایس عائرہ۔۔۔۔

ہیلو ایان۔ جھے آپ سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت دوسری طرف سے سپاٹ اور دو ٹوک لہجہ سنائی دیا ایان کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

مجھ سے کیوں پر کیوں عائرہ خیریت۔۔۔۔؟؟؟؟

کہانا ملنا ابھی اور اسی وقت،، میں لوکیشن میل کر رہی ہوں فوراً پہنچے آج مجھے آپ سے سب کلئیر کرنا آپ کیا چاہتے ہیں آپ آجائے لوکیشن بھیج رہی میں۔۔۔۔

عائزہ نے کہہ کر۔ کھٹاک سے فون رکھا تنگ اچکی تھی روزانہ کی اپنے دل و دماغ کی جنگ سے آج اسے سچ جاننا تھا اگر وہ اسے نہیں پسند کرتا نہیں خوش تو بس پھر وہ اسکے راستے سے ہٹ جائے گی بلکہ مر کر ہی واپس آئے گی

۔۔۔۔

ایان کو ٹینشن لاحق ہوگی ایسی کیا بات ہے مرتا کیا نا کر تانا چار جانا پڑا۔۔۔۔

اٹھ کر تیار ہوا گرے شرٹ کے نیچے جینز پہنے،، اوپر گرے کوٹ چڑھائے وہ بالوں کو سیٹ کرتا ہاتگ میں راڈو کی واچ پہن کر نیچے آیا۔۔۔۔

سارہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔

!!! اوئے ہیرو۔۔۔۔

کدھر۔۔۔۔؟؟؟؟

ماما۔ کام۔ ہے آتا ہوں۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو بتا کے جاؤ۔۔۔۔؟؟؟؟  
کام ہے یار آدھے گھنٹے میں آ رہا ہوں بھاگ نہیں رہا وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

پیچھے سارہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔  
کچھ نہیں ہو سکتا ان بچوں کا۔۔۔۔

وہ بیس منٹ کی مسافت کے بعد عائزہ کی میل کی گئی لو کیشن پر پہنچا۔۔۔۔

عائزہ کیب سے اترتی نیچے آئی اور آکر اسکی کار میں بیٹھی۔۔۔۔

وائٹ شارٹ فرائک اور چوری دار پچامے میں،، لال رنگ کا حجاب لیے وہ ایان کا دل دھڑکا گئی،،،، اپنی محبت کو  
لال پسندیدہ رنگ میں دیکھ کر دل الگ انداز میں دھڑکا مگر اب وہ کسی اور کا ہونے جا رہا تھا و دن بعد نکاح تھا  
ایان نے نظریں چرائیں۔۔۔۔



عائزہ آکر فرنٹ سیٹ پر اسکے ساتھ بیٹھی،،،، ایان نے سرد سی اہہ بھری۔۔۔

کیوں بلایا عائزہ۔ مجھے یوں اچانک۔۔۔؟؟؟؟

بات کرنی ہے مجھے۔۔۔۔

!!! کہو۔۔۔۔

سامنے دیکھتے سنجیدہ سا بولا۔۔۔۔

آپ اگر اس شادی سے خوش نہیں ہے تو کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔

ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

یہ کیسا سوال۔۔۔۔۔۔۔۔

الفاظ منہ میں رہ گئے جب عائزہ نے اسکی بات کاٹی۔۔۔۔

مجھے کاؤنٹر کو تیشین نہیں چاہیے سیدھی سی بات کا سیدھا جواب دیں۔۔۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے عائرہ میں۔ خوش ہوں تم کیوں کہہ رہی ہو ایسے تمہیں کیا لگے۔۔۔۔۔

کیا مجھے کیا لگے اگر نہیں خوش کسی اور کو پسند کرتے ہیں تو بولیں ناکیوں زبردستی کا رشتہ جوڑ رہیں ہیں۔۔۔۔۔

عائشہ انوففف اپنے کام سے کام۔ رکھو، میری لائف میں انٹرفیر نہیں کرو میں جانتا ہوں۔ جلدے کیا کرنا کیا نہیں۔۔۔۔۔

اپکی۔ لائف،،، مت بھولے اپکی لائف مجھ سے جڑنے جا رہی ہے جب نہیں خوش تو کہہ دیں مجھے بتادیں میں خود اس رشتے سے انکار کر دوں گی،،، آنسو پیچھے دھکیلتی با مشکل چول پائی ورنہ آنسو باہر آ ہی گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا تمہارے ساتھ،،، یہ تم کیا،،، میرا نکاح۔۔۔۔۔

!!!! واہہہہہ مسٹر ایان وا،،،،،ہہہہہہ۔۔۔۔۔

آپ تو یہ بھی نہیں پتہ آپکا نکاح کس سے ہو رہا ہے جی بلکل میں ہی آپکی ہونے والی بیوی جس کا آپکو پتہ نہیں اور  
تو اور آپکو دلچسپی نہیں۔۔۔۔

ایان نے منہ کھلے اسے دیکھا، خوشی حیرانی ایک الگ کیفیت سے،،، سب کچھ سمجھ سے باہر مطلب اتنا بڑا  
سر پرانز،،،، کہ اسکی محبت ہی اسکی ہمسفر بننے جا رہی ہے۔۔۔۔

!!!!!!! عانزہ۔۔۔۔۔

حیران کن آواز میں اسے پکارا،،، عانزہ نے تو اتر بہتے آنسو کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔۔

ایان نے کھینچ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔۔

!!!!!!! عانزہ اُم۔ سو سوری میری جان۔۔۔۔۔

میں میں کتنا لو ہوں مجھے واقع نہیں پتہ تھا میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے مجھے اس بات سے بے خبر رکھا گیا میری  
جان،،، مجھے صرف اتنا بتایا گیا کہ میرا نکاح فکس کر دیا گیا۔۔۔۔

اور ہاں ایک بات تو سچ ہے مجھے کوئی اور پسند ضرور ہے۔۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

!!!! کون۔۔۔

ہے کوئی مگر میں شادی اسی سے کروں گا۔۔۔۔

کیا تو مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہیں چھوڑ دیں نا کر دیں انکار وہ اس سے دور ہوتی بولی۔۔۔۔

!!!!!! ششششش۔۔۔۔

!!!!!! خبر ادر رر رر۔۔۔۔

کوئی اپنی سانسیں خود سے دور کیسے کر سکتا میری جان۔۔۔۔

عائزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

!کیا مطلب ہے ایان ایکا۔۔۔؟؟؟

ایان مسکرایا اور کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

میری دھڑکن،،،، میری جان،، میری بچپن کی محبت،، صرف اور صرف میری عائزہ۔ ہی تو ہے۔۔۔۔

میری عائزہ میری محبت میرا۔ عشق۔۔۔۔۔

کیسے بھول گئی۔۔۔۔

تو پھر آپ،، مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے تھے،،،، وہ سب بے رخی۔۔۔۔

ایان مسکرایا۔۔۔۔

اور آرام سے بہت پیار سے شروع سے اب تک کی ساری کہانی اسے سناتا چلا۔ گیا۔۔۔۔

عائزہ نے سکون کا سانس لیا اور اسکے گرد مضبوط بازوؤں کا حصار بنایا۔۔۔۔

میں ڈر گئی تھی ایان کہ شاید آپکو کوئی اور پسند آگئی۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو عائرہ نظروں کو تو کوئی بھاجاتی مگر دل میں تو ایک۔ ہی تھی نا۔۔۔۔

تو آپ کیسے کسی ایسی لڑکی سے شادی کرتے جس کے بارے میں آپکو کچھ پتہ ایسن نام۔ بھی نہیں معلوم تھا

۔۔۔۔

یہ۔ تو رب ہی جانتا تھا مگر آپ تو معلوم ہے نا، میری ہونے والی بیوی میری پیاری سی عائرہ ہے جو میری سانس ہے۔۔۔۔

آئی لووو یو عائرہ۔۔۔۔  
آئی لووو یو سو۔۔۔۔

ایان نے عقیدت سے اسکا۔ ماتھا چوما اور اپنے رب کا ڈھیروں شکریہ ادا کیا محبت جھولی میں ڈال دی جس نے بغیر آزمائش کے سہی کہتے ہیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔

!!!! آئی لو پوٹو ایان۔۔۔۔

بیسٹ پارٹ آف مائی لائف میری عائرہ وہ اسے خود میں چھپاتا بولا وہ بلش کر گئی۔۔۔۔

گھر چلیں مجھے بات کرنی تھی بہت کام باقی ہے۔۔۔۔

شیوروائی ناٹ وہ اسکے گال کو چومتا بولا۔۔۔۔

باقی باتیں ہم۔۔۔۔ پر سوں رات کو کریں گے میری جان مزاق میں کہتے وہ اسکے ہوش اڑا گیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ بری طرح بوکھلائی ایان گہرا مسکرایا اور اسکے لال چہرے کو دیکھ کر چٹا چٹ دونوں گال۔۔۔۔ چوم ڈالے

۔۔۔۔

وہ بلش کر گئی اور اپنے دل و دماغ کی جنگ سے آزاد ہو کر رب کا شکر ادا کرنے لگی آخر دل نے دماغ سے جنگ

جیت اس کا ایان اسکا تھا اسکا ہے اور اسی کارہے گا وہ اور کھکھلا اٹھی۔۔۔۔

شایان نے عرشہ کی ماما کی ڈاکٹر سے رجوع کیا،،، وہ کافی حد تک بہتر تھیں،،، اب وہ ٹریول کر سکتی تھیں،،، کبھی اپنا پورا بزنس یہاں سے کوور کیا،، اور آج اسے پاکستان واپس آنا تھا۔۔۔

بچے عرشہ کے گھر پہنچا،، عرشہ نے دروازہ کھولا،، پنک ڈریس میں کھلتا گلاب شایان نے 8 وہ۔ صبح سویرے ایکسرا کرتی نگاہوں سے اس گلاب کا جائزہ لیا وہ گڑبڑائی۔۔۔

!!!! آئیے۔۔۔

آپکو اپنے ساتھ لے جانے۔۔۔؟؟؟؟

سوال کیا گیا وہ بوکھلائی۔۔۔

فلوقت تو کچھ ایسا ہی ہے میرے ساتھ میری ماما۔ کو بھی کے جانے مگر ایئر پورٹ وہ بگڑ کر بولی وہ اسکے انداز پر مسکرایا وہ جس کی ایک آواز نا نکلتی تھی آج اڑ رہی تھی۔۔۔

میں سر ہی ہوں۔۔۔۔



تو میں نے کب کہا شوہر ہیں زبان پھسلی،،،، عرشہ نے جلد بازی پر لعنت بھیجی۔۔۔۔

وہ گہرا مسکرایا ڈمپل نے نمائش کروائی۔۔۔۔

بن جاؤں گا ہاتھ سے پکڑ کر قریب تر کرتا بولا۔۔۔۔

!!!! یہ کیا کر رہے ہیں ہوش میں ہیں،، چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

!!!! مجھے پکارو۔۔۔۔

اسکے قریب ہوتا بولا شایان کی سانسوں عرشہ کے منہ پر پڑیں۔۔۔۔

پاگل ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟؟

!!!! ہاں تمہارے عشق میں۔۔۔۔

!!!! افففف چھوڑیں۔۔۔۔

----پکارو!!!!

!!!!چھوڑیں مجھے شایان----

!!!!گریٹ----

!!!!ونس مور----

----اپ واقع پاگل ہیں----

!!!!تم نے بنایا----

بال کی آوارہ لٹ کوکان کے پیچھے سکیر تا بولا وہ جھینپ گئی----

!!!!!!چھوڑیں----

وہ۔ محلی۔۔۔۔

!!! ایک شرط پر۔۔۔۔

پوری کرو گی۔۔۔۔؟؟؟؟

ککک،،، کیا کیسی شرط۔۔۔۔

.!!!!!! پیار کرو۔۔۔۔

وہ۔ سکون سے لب دباتا اسکو چھیرنے کے لیے بولا۔۔۔۔

کیا!!!!!! عرشیہ نے آنکھیں پھیلانے سے دیکھا۔۔۔۔

رنگ فق پڑے،، شایان نے مشکل سے اپنے ہنسی بھائی۔۔۔۔

!!! کرو وونا!! ایہاں۔۔۔۔

ماتھے پر اسکی انگلی رکھتے پیار سے بولا۔۔۔۔

کوئی نہیں پیچھے ہوں ٹھہر کی کہیں کے وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر با مشکل خود کو کمپوز کرتی بولی۔۔۔۔

ہاں ہوں ٹھہر کی وہ اسکے قریب جھکا اور اپنے ماتھا اسکے لبوں کے قریب لایا۔۔۔۔۔

شایان سے آتی مردانہ کلوں کی خوشبو اسکے حواسوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

عرشہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے جو سیدھا اسکے ماتھے سے ٹکرائے عرشہ اچھل کر دور ہوئی۔۔۔۔۔

وہ۔ گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔

عرشہ نے اسے گھورا بہت ہی کوئی ٹھہرک باز انسان ہیں آپ۔۔۔۔۔

جی بلکل صرف آپ کے لیے ہاتھ اٹھا کر ہاتھ کی کن پٹی کو لبوں سے چھوتا بولا وہ۔ اس سے اپنا آپ چھڑوا کر وہاں

سے بھاگ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔

وہ۔ پیچھے گہرا مسکرایا اور چلتا سلمی بیگم کے کمرے میں آیا۔۔۔۔۔

وہ۔ اگر اپنے شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی،، اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا جہاں ابھی اسکا ماتھا ٹچ ہوا تھا،، ہاتھ کی کن پٹی کوناک کے پاس لائی اور لاکر لمبا سانس کھینچا جیسے شایان کی خوشبو خود میں اتاری ہو،، وہ پگلی اس ادا سے خود ہی شرمائی اور ڈوپٹے سے اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ لوگ ایئر پورٹ کے لیے نکلے اور پاکستان واپس روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

مشا اپنے گھر اپنے ڈیڈ کے پاس تھی اب راوی چین چین لکھ رہا تھا آخر اس بد تمیز انسان سے جان چھوٹ گئی تھی

مشا نے اپنے ڈیڈ کو عالیان کے بارے میں بتایا وہ۔ اسے پرپوز کر چکا ہے اور ایک اچھا لڑکا ہے کافی دفعہ فسی سے بھی بچایا۔۔۔۔۔

کامران صاحب نے اسکی بات سنی وہ مسکرائے،، آخر انکی بیٹی کی خوشی تھی اب کہ بارو ہی ہوتا جو مشا چاہتی تھی

عالیان مشا کے کہنے پر ان کے گھر آیا، اب بھی وہ۔ کامران صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ ان سے ضروری باتیں کر رہا تھا جب مشا چائے لے کر آئی اور اسے دی۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر چائے پکڑی۔۔۔۔

بیٹا تم سے مل کر بہت اچھا لگا،، میں خود بھی چاہتا تھا کہ قریشی فیملی سے میرا رشتہ جوڑے اللہ نے میری سن لی تم مجھے میری بیٹی کے لیے ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگے ہو۔۔۔۔

مگر تمہارے گھر والے۔۔۔۔

اس کی آپ فکر مت کریں۔،، میری فیملی کو خاص کر ڈیڈ کو آپ جانتے ہیں،، ان نے بچوں کو سپیس دی ہے،، اور مشا تو جانی پہچانی دیکھی بھالی لڑکی ہے میرے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا،، میں بہت جلد اپنے گھر والوں کو لے کر آؤں گا آپکی بیٹی کو لے جانے۔۔۔۔

بہت شکریہ،،، مجھے امید ہے تم مشا کو بے حد خوش رکھو گے۔۔۔۔

بلکل۔ انکل۔ خود سے زیادہ فکر مت کریں، میں اپنی بہن کی شادی کے بعد ضرور اپنی ماما۔ کو آپکے گھر بھیجوں گا

-----

خوش رہو آپ لوگ باتیں کرو میں چلتا ہوں وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر اندر چلے گئے۔۔۔

مشانے عالیان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہو گیا آپکا اب آپ جائیں۔۔۔۔۔

!!! اہاں۔۔۔

سر سلی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

جی بلکل وہ بگڑ کر بولی۔۔۔۔۔

میں بتاؤں پھر۔۔۔۔۔

وہ۔ بوکھلائی۔۔۔۔

!!!!وووو،،، واٹ۔۔۔؟

!!!!مے آئی کم ٹویو۔۔۔۔

آپ مجھے ڈرا نہیں سکتے۔۔۔۔

مشابا مشکل کو نفیڈنٹ رہتی بولی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟؟

میں نے کب ڈرایا وہ اسکی حالت سے حض اٹھاتا بولا۔۔۔۔

!!!ابھی۔۔۔؛

کب جھٹکے سے اٹھ کر اسکے قریب آکر بیٹھ کر بولا اور اسے خود سے لگایا۔۔۔۔

!!!!!!فاصلہ رکھیں مسٹر۔۔۔



مشانے اسے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔۔

ورنہ کیا ہو گا پیار تو ہو چکا میری جان،،، شادی ہونا باقی ہے وہ تو ہنڈرڈ پر سنٹ مجھ سے ہونے ہے،،، اس لیے  
فاصلہ نہیں قربت بڑھائیے۔۔۔۔

!!!! افففففف،،،، کتنے بے باک ہیں آپ۔۔۔۔

ابھی اپنے جانا کہاں ہیں جسٹ ویٹ فار مورر بے باکی جھٹکے سے دونوں گالوں کو چومتا وہاں سے غائب ہوا تھا  
کوئی پتہ نہیں مقابل سر کی پھاڑ دیتی۔۔۔۔

پیچھے وہ اسکی حرکتیں ملاحظہ فرما کر شرما کے مسکرائی تھی شاید نہیں یقینا اس پاگل کے سنگ زندگی حسین ہونے  
والی تھی۔۔۔۔

زرش کمرے میں کتاب پڑھ رہی تھی جب وہ جن اچانک سے آج پھر کھڑکی پھلانگ کر برآمد ہوا تھا۔۔۔

زرش اچھی تھی۔۔۔۔

!!!! سسس،،، سعیر۔۔۔۔

!!!! سعیر چلتا اسکے پاس آیا اور جھٹکے سے ہاتھ پکڑ کر اسے خود کے قریب کھینچا۔۔۔۔

وائی آریو اگنورنگ مائی کالز۔۔۔۔؟؟؟؟

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ کر اس سے پوچھا وہ گڑبڑائی۔۔۔۔

اللہ کی قسم میں نے نہیں کی۔۔۔۔

معصوم سے طریقے سے قسم کھاتی بولی وہ مسکرایا۔۔۔۔

فون کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

گال پر۔ جھکتا بولا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔ کہاں ہے یوز نہیں کیا۔۔۔۔

سعیر جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

کیا مطلب پتہ نہیں کہاں ہے پتہ ہے نا مجھے تمہاری آواز سننی ہوتی ہے تم سے بات کرنی ہوتی ہے پھر کوئی نہیں  
خبر رکھتی فون کی کمرپر گرپ دے کر اسے گھورتا بولا۔۔۔۔۔

سس،،، سوری نا آئندہ خیال رکھوں گی،،، ابھی جائیں۔۔۔۔۔

ناٹ ایٹ آل جانے کے لیے کون کبخت آتا اور چھوڑنے کے لیے کون پکڑتا۔۔۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

!!!! تم۔۔۔۔۔

!!!! ہر وقت تم۔۔۔۔۔

نہیں مل سکتی تنگ نہیں کریں۔۔۔۔۔

تنگ کرنے کا پرمنٹ ایگریمنٹ سائن کیا میں نے ڈیروانہ بھول گئی یاد دلاؤں اپنے طریقے سے آپکو۔۔۔۔۔

نن۔ن۔،،۔ نہیں کون بھولا میں نہیں بھولی،، اچھانا فون اوپن رکھوں گی،، سائلنٹ پر بھی نہیں ہو گا جائیں نا

----

پہلے سزا تو بھکت لو اپنے کی گئی غلطی کی اتناسی دیر میں اتنا تڑپانے کی۔۔۔۔

کیسی سزا۔۔۔۔؟؟؟؟

کیا ہے ناسزا دینے کی ایک گندی عادت ہے مجھے یہ میں نہیں بخشتا سوائم۔ سو سوری مائی وائف،، کہہ کر اسکے لبوں پر جھکا اور خود کو سیراب کرنے لگا۔۔۔

زرش نے اسکے شرٹ پر جھٹکا دیا،، مگر وہ اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھا کچھ دیر بعد اس پر رحم کھا کر پیچھے ہوا اور اسکالال اناری چہرہ دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔۔

زرش نے شکایتی نگاہوں سے اسے دیکھا،، وہ ہونٹ دبا گیا۔۔۔۔

کیا ایک اور۔۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں پیچھے ہوں۔۔۔۔۔

وہ سکون سے اسے چھوڑ کر اسکے بیڈ پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

کیا بھی یہاں کیا کر رہے ہیں گھر جائیں۔۔۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

یہاں کوئی نہیں رکنا گھر جائیں کوئی اجائے گا۔۔۔۔۔؟؟؟

!!! آجائے۔۔۔

ڈھٹائی کی انتہا تھی۔۔۔۔۔

!!!! کتنے ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلائی۔۔۔۔

الحمد للہ مائی لووو فلا سنگ کس پاس کرتا بولا۔۔۔۔

سعیر جائیے یہاں سے۔۔۔۔

!!!! کیوں جاؤں زرش سعیر شاہ۔۔۔۔

ہاتھ کھینچ کر اسے بیڈ پر گراتا بولا۔۔۔۔

وہ۔ گھل رائی۔۔۔۔

کلک، کیا کر رہے ہیں سعیر۔۔۔۔

جسٹ میک سم لووو وواسکے ناک سے ناک رب کرتا بولا۔۔۔۔

نہیں،،، پیچھے ہوں۔۔۔۔

!!!!نوووووو۔۔۔۔

گردن پر۔ لب رکھے سکون سے بولا زرش کے جسم۔ میں کرنٹ سا ڈھوڑا مگر یہاں کسی کے جذبات کھل کر جاگے تھے جیھی اسکے بالوں میں منہ دیا تھا۔۔۔۔

سس،،،۔۔۔۔ سعیر کیا کر رہے ہیں دور ہوں۔۔۔۔

!!!!جسٹ فیل می مائی لووو۔۔۔۔

!!!!نہی۔۔۔۔ سعیر۔۔۔۔

پلیز گیٹ بیک یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔

شششش،،، کچھ نہیں کہہ رہا ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کرائی۔۔۔۔

ورنہ اگر روئی تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔

زرش فوراً سے سنبھلی۔۔۔۔

سعیر نے منہ اٹھا کر اسے دیکھا جو لال سرخ ہوتی انتہا کی گھبرائی اسکے حصار میں لیٹی تھی وہ اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔۔۔

جھک کر ماتھے پر پیار کیا،،، دونوں گالوں کو چٹا چٹ چوما۔۔

!!!! سعیر دور ہوں پلینرز۔۔۔۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سعیر اپنی زرش سے دور ہو،،، سانس کیسے دور کر سکتا کوئی خود سے مرنا جائے۔۔۔۔

!!!!!! سعیر رررر۔۔۔۔۔

وہ ٹرپ ہی تو گئی، آگے ہی مشکل سے خدا سے واپس مانگا تھا اپنے سعیر کو اس نے۔۔۔۔

سعیر مسکرایا۔۔۔۔

!!!! آئی لووووو۔۔۔۔۔



!!! آئی لوٹو سعیر۔۔۔۔

!!! ول یو میری می۔۔۔۔

وہ کہہ کر خودی ہنس دی سعیر مسکرایا۔۔۔۔

یس۔ آفرٹو مور و آئی ول میری یومائی لو اینڈ دین وئی ویل سپینڈ اوور گولڈن نائٹ کان کے قریب جھک کر  
سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا وہ اچھل ہی تو گئی۔۔۔۔۔

سعیر یہ کیا ہے آپ کتنے گندے ہیں پیچھے ہوں۔۔۔۔۔ وہ دبی دبی غرائی سعیر قہقہہ لگا کر ہنس دیا، مائی انوسینٹ  
!!!! کیٹ لووو یوو۔۔۔۔

اچھا بتاؤ شادی کے بعد،۔۔۔۔؟؟؟

کیا۔۔۔۔؟؟؟؟

مجھ سے لڑائی تو نہیں کرو گی۔۔۔۔

!!! نہیں۔۔۔

پیار کرو گی۔۔۔۔

!!! ہاں۔۔۔

!!! کتنا۔۔۔

!!! خود سے زیادہ۔۔۔۔

!!! وہ والا نہیں۔۔۔؛

پیار کونسا والا ہوتا سعیر۔۔۔؟؟؟؟

سپیشل والا کان کے قریب جھکا اپنے سر بکھیر رہا تھا وہ سکون سے اسکے حصار میں لیٹی تھی۔۔۔۔

!!! واٹٹٹٹ۔۔۔۔

آپ پاگل ہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

!!! بس۔۔۔

بتاؤ کرو گی۔۔۔۔

!!!! نہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟

اگر مجھے کرنا ہو تو۔۔۔۔؟؟؟

!!!! مجھے نہیں پتہ پیچھے ہوں۔۔۔۔

!!!! اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔

کھاناں بنا۔۔۔۔ کے کھلاوگی۔۔۔۔؟؟؟

!!!! ہاں۔۔۔۔

خود کھلاوگی۔۔۔۔

!!!! ہاں۔۔۔۔

منہ میں نوالا ڈالو گی۔۔۔

ہاں!!!!

سعیر نے اسکی معصومیت پر ہنسی دبائی۔۔۔

مجھے مارنگ وش کرو گی۔۔۔

ہاں!!!

؟؟! جیسے میں کہوں گا بلکل ویسے۔۔۔

ہاں!!!!

مجھے نماز کے لیے اٹھاؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں!!!

مجھ پر۔ دعا پڑھ کر۔ پھونکو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں!!!

مجھے تنگ تو نہیں کرو گی۔۔۔۔؟؟؟

۔۔۔۔ہاں!!!!

کرو گی۔۔۔۔؟؟؟

۔۔۔۔ہاں!!!

میں سزا دوں؟؟؟

ہاں۔۔۔۔؟؟؟؟

!!!پکا دوں۔۔۔۔؟

۔۔۔۔۔ہاں!!!

وہ۔ ہنس۔ گیا۔۔۔۔۔

!!!!اچھا بتاؤ۔۔۔۔۔

روٹھوگا تو مناؤ گی۔۔۔

ہاں!!!

میرے طریقے سے مناؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں!!!

؟؟؟! پکا۔۔۔

ہاں!!!!

وہ۔ ہنسی دبا گیا۔۔۔۔

رات تک۔ باتیں کرو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔؟؟؟

سلاؤ گی۔۔۔؟؟؟

ہاں!!!

بالوں میں انگلیاں چلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟  
 ہاں!!!۔۔۔۔

روازنہ سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟  
 ہاں۔۔۔۔

اپنے ساتھ سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟  
 ہاں۔۔۔۔

ابھی سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟  
 ناااا!!!!۔۔۔۔

وہ۔ اسکی چالاکی پر عیش عیش کراٹھا۔۔۔۔

نہیں سلاؤ گی۔۔۔۔؟؟؟؟

۔۔۔۔۔ناااااا!!!

پرسوں سلاوگی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

۔۔۔۔۔ہاں!!!

۔۔۔۔۔پکا!!!

۔۔۔۔۔ہاں!!!

میں نا۔ سونے دوں تو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

۔۔۔۔۔ہاں!!!

تو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

تو۔۔۔۔۔

پیار کروں گا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ہاں!!!؛





!!! ہا ہا ہا سوری وانفی۔۔۔

اسکا گال چوم۔ گیا اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھ لیا وہ۔ سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

ماضی:

وقت کا کام تھا گزرے جانا وقت گزر گیا، نمرہ شانت ہو چکی تھی،، شاید نہیں یقیناً کوئی گھنونا کانٹ کرنے کا سوچ رہی تھی،، جیسے طوفان سے پہلے مطلع صاف ہوتا ہے ویسے وہ کوئی بغیرتی مارنے سے پہلے خاموش تھی،،، آمنہ اور احد صاحب کی زندگی میں اب سکون تھا،، عشرت آنٹی نے فوراً سے پہلے آمنہ اور احد کی شادی طہہ کر دی،،، راوی شانت تھا، نمرہ کو آمنہ اور احد کی شادی کی بلکل بھی خبر نا ہوئی تھی،،، شادی خیر خیریت سے ہو گئی،،، آمنہ اور احد صاحب ایک ہو گئے وہ دو دھوم دھام سے آمنہ کو رخصت کر کے لے گئے،، زندگی کے حسین دنوں کی شروعات ہو کی تھی ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں،، ایک خوشگوار حسین زندگی ایک دوسرے کے سنگت میں گزار رہے تھے،،، کافی خوش تھے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مگر پھر وہی بات زیادہ خوشیوں کو نظر بہت جلد لگتی ہے،، وہی کچھ دوبارہ انکے ساتھ بھی ہوا،، شادی کے تیسرے ماہ میں اس ناگن 6 نمرہ کو پتہ چل گیا کہ آمنہ اور احد کی شادی ہو گی ہے،، وہ جیسے ہی کراچی شفٹ کوئی ان سے کٹ آف کیا اسی

مہینے کے دوران اسے معلوم پڑا کہ آمنہ اوج احد صاحب کی شادی ہوگی ہے اسکے تن بدن آگ سی بھڑک اٹھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اسکے اس طرح کچھ مہینے کے غائب ہونے سے اتنا بڑا نقصان ہوگا، سب۔ کچھ ہاتھ سے نکل گیا، احد بھی نکل۔ گئے بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی مگر شیطانی دماغ نے چالیں چلانا نہیں چھوڑیں تھیں

ایک حسین خوبصورت زندگی کا آغاز تھا ہر سو خوشیاں ہی خوشیاں تھیں،،، ایک پرفیکٹ ساتھ تھا،،، ناکوئی غم نا مہینے میں چاہے جانے کا احساس کس قدر خوبصورت ہوتا ہے اس بات کی سمجھ بہت اچھے سے 6 کوئی تکلیف،،، آئی تھی آمنہ کو،، ایک پرفیکٹ لائف پارٹنر ملا تھا جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا ایک شاندار مرد جو ہر خواہش پوری کرتا،، جان تک وارتا اور کیا چاہیے ایک عورت کو،، اسکا مرد اس سے وفا کرے اسکی وفا کا دائرہ اس سے شروع ماہ بعد آمنہ امید سے ہوئی تھیں،، انکی حسین سی زندگی کو 4 ہو کر اس پر ختم ہو وہ اسی کا ہو کر رہ جائے شادی کے چار چاند لگانے کے لیے انکی لائف میں ایک ننھا مہمان آنے والا۔ تھا اسی دوران فوراً سے پہلے نمبرہ آئی تھی،،، آکر سیدھا اسلام آباد آمنہ کے گھر آئی تھی جہاں وہ اپنے شوہر کے سنگ باہر سے آرہی تھیں،، ان دونوں کو دیکھ کر وہ جی جان سے جلی مگر کیا کرتی فوراً احد کی جانب لپکی۔۔۔

احد نے اسے اپنے گھر میں دیکھا تو غصے سے دماغ گھوما تھا۔۔۔

تم۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟  
کیا لینے آئی ہو یہاں۔۔۔؟؟؟

میں

،، تمہیں بتاتی ہوں مسٹر احد قریشی میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟؟؟

تم چئیٹر کہیں کے مجھ سے جھوٹی محبت کی ڈھونگ رچا کر شادی اس سے کر لی ہاں۔۔۔؟؟؟

بکو اس بند کرو اپنی،، دفعہ ہو جاو یہاں سے سب جانتے ہیں کیا تھا ہمارے بیچ کیا نہیں محض ایک ہمدردی کو تم نے محبت کا نام۔ دے دیا،، ایک بات کان کھول کر سن لو نمبرہ میری زندگی میں میری بیوی کے علاوہ کوئی نہیں ہے کوئی بھی نہیں تم۔ اپنا رستہ ناپو۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا مسٹر احد قریشی تم تو ہمیشہ سے میرے تھے،،،، صرف میرے،، جب سے دیکھا تب سے ہی میرے تم کیسے کہہ سکتے ہو تمہارا پیچھا چھوڑ دوں،،، جائے گی ہمارے بیچ سے یہ،،، یہ آمنہ میں تو تمہیں نہیں چھوڑنے والی وہ آمنہ کے قریب بھٹکیں اس سے پہلے احد نے آمنہ کو اپنی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپایا تھا اور خود اسکے آگے آئے تھے۔۔۔

ڈونٹ یو ڈیئر اسے کچھ کہنے کی ہمت بھی نا کرنا دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔۔

احد تم غلط کر رہے ہو ایسے نہیں کر سکتے،، تم مجھے برباد نہیں کر سکتے یہ بچہ یہ جو میری کوک میں پل۔ رہا ہے یہ تمہارا ہے تم جیسے اپنے ہی خون سے منہ موڑ سکتے ہو احد پلینرز زرز،، ایسے مت کرو وہ غلیظ عورت خود کے ہی دامن کو داغ دار کر گئی۔۔۔۔

!!!!!! بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔۔

اب کی بار پیچھے سے تب سے چپ کر کے کھڑی جو اسکی ہر بکو اس سنی جا رہی تھی۔ وہ دھاڑیں،، احد نے پیچھے مڑ کر انہیں دیکھا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں یہ بکو اس کر رہی ہے تمہیں مجھ پر یقین ہے نا آمنہ یہ غلیظ عورت بکو اس کر رہی ہے۔۔۔۔

کیا ہو گیا احد ریلیکس آئی نو ایوری تھنگ فرام پاسٹ سوریلیکس آئی نو آپ ایسا کرنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتے آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے مجھ آپ پر اور ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔



میرا دین، میرا ایمان میرے شوہر ہیں، آنکھوں پر پٹی باندھ کر بھروسہ مجھے خود سے زیادہ ان پر وہ کبھی میرا غرور میرا بھروسہ نہیں توڑیں گے، اور یہ رپورٹ، وہ دوبارہ مسکرائیں۔۔۔۔

یہ رپورٹس تو ریل ہو گئیں میڈم یہ تو واقع سچ ہے۔۔۔۔

آمنہ کی بات پر ان دونوں نے حیرت سے آمنہ کو دیکھا جو کچھ دیر پہلے کہہ رہی تھیں کہ انہیں اس رپورٹ پر کسی قسم کا یقین نہیں۔۔۔۔

ایکجہولی، مسز احد قریشی واقع ہی کنسیو کر رہی ہیں یعنی میں، انکی اکلوتی مسز انکے بچے کی ماں بننے والی ہوں، تو یہ رپورٹس بھی میری ہو گئیں،،،، نکلی رپورٹ کو اصلی قرار دے دیا میں نے خوش ہو جاؤ فرق صرف اتنا میں ان کا خود کا خون، پاک اولاد، جائز اولاد پال رہی ہوں اور تم مجھے نہیں پتہ تم امید سے ہو یا نہیں ہو اگر ہو تو جانے کس کا گند میرے شوہر پر ڈال رہی ہو اب نکلو یہاں۔۔۔۔

نمرہ نے حیرانی سے غصیلے سے آمنہ کو دیکھا اسکا ٹوکا ٹو تودن میں لہو نہیں والا حساب ہو گیا بازی الٹی پڑ گئی تھی کیا کرے دو منٹ دماغ ماؤف ہو گیا یعنی یہاں بھی بری طرح ہار نصیب ہوئی تھی مگر ہارنا کہاں سیکھا تھا۔۔۔۔

ہا ہا ہا بہت پچھتاؤ گی آمنہ میڈم،،، نمرہ۔ کا کا ٹاپانی نہیں مانگتا،،، ایسا مزہ چکھاؤں گی ساری زندگی پچھتاؤ گی مجھ سے پنگالے کر دیکھتی جانا تمہارا یہ بچہ جس پر اترا رہی ہونچے گا تو بولنا میرا نام بھی نمرہ نہیں۔۔۔۔

آمنہ نے حیرانی سے اسے دیکھا جو کس قدر غلیظ زہنیت کی مالک تھی اپنے بدلے میں ایک معصوم سی جان کا قتل کرے گی جو ابھی دنیا میں نہیں آیا جس کی ماں نے اسے سہی سے محسوس بھی نہیں کیا آمنہ نے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔۔

احد نے ایک مضبوط حصار اپنی بیوی کے گرد قائم کیا جو انہیں ان کی دنیا کی سب سے بڑی خوشی دینے جا رہی تھی اسکے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی،، اور اسے اپنی آغوش میں مسکرا کر چھپایا۔۔۔۔ اور اس ناگن کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

اپنا گند اسایہ میرے بیوی بچے سے دور رکھنا میرے ہوتے ہوئے تمہارا ساتھ بھی نہیں پڑنے دوں گا میں اپنے گھر پر میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات کوئی ایک لفظ بھی کہہ نہیں سکتا نکلویہاں۔۔۔۔ وہ دھاڑے اور اسے دروازے کی جانب دھکا دیا وہ منہ کے بل دروازے میں گری۔۔۔۔

میں ابھی تو جا رہی ہوں بہت جلد آؤں گی تمہاری زندگی میں واپس تمہارے پاس تمہارے بچے کی ماں بن کر

۔۔۔۔



اس پاگل کو بھیجیں ورنہ کچھ الٹا ہو جائے گا مجھ سے۔۔۔۔!!!!!! احد ددددد۔۔۔۔

ریلیکسس مائی لوووو ووجا رہی ہے بھونکنے دو اسے تم غصہ نہیں کرو وہ آمنہ کے سر پر بوسہ دیتے اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گئے آخر اتنی بڑی خوشی ملی تھی سیلبریشن تو بنتی تھی۔۔۔۔

-----

حال:

رضا اور فصی لوگ سب پاکستان پہنچ چکے تھے،، اب انہیں اپنے غلیظ کام سرانجام دینے تھے آکر سب سے پہلے پتہ لگوایا کہ سعیر زرش،، عالیان اور مشا کونسی یونیورسٹی جا رہے ہیں تحقیق کے مطابق معلوم پڑا وہ لاہور کی سب سے بڑی یونیورسٹی لمس یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔

سب سے پہلا کام لمس میں کسی دوسری فیلڈ میں آکر ایڈمیشن لیا اب ہفتہ ہو چلا تھا انکو یونیورسٹی آتے وہی انہیں تین ہفتے ہو چلے تھے،، پیپر زہور ہے تھے سب لوگ بری طرح پڑھائی میں مصروف تھے۔۔۔۔

آج لاسٹ پیپر تھا زرش وغیرہ کا وقت پر یونیورسٹی پہنچ کر پیپر دیا وہی وہ شیطان صفت آدمی بھی پہنچے اپنے لیکچر ایڈیڈ کیے۔۔۔۔

زرش پپر دے کر باہر آئی جہاں سعیر بیچ پر بیٹھا فون یوز کر رہا تھا زرش چلتی اسکے قریب آئی اور آکر اسکے ساتھ بیچ پر بیٹھی۔۔۔۔

وہ جو باظاہر اپنے فون میں مصروف تھا پر ساری حساسیت ساتھ اپنی جان کی جانب تھی وہ تو خوشبو سے ہی پہچان گیا تھا پر لا پرواہ سا بیٹھا رہا کانوں میں ہینڈ فری لگائے۔۔۔

زرش کافی دیر وہاں بیٹھی رہی سعیر نے نہیں متوجہ ہونا تھا وہ ناہوا۔۔۔۔

زرش کو آگ لگ گئی۔۔

فور اسکے کان سے ہینڈ فری لگائی۔۔۔۔

!!!! سیے یو ٹیڈی سیر۔۔۔

سعیر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا آئی برواچکائے جیسے پوچھنا چاہتا ہو ایک دم۔ کونسا کیڑا لڑ گیا۔۔۔۔

!!!! یس پمپکن۔۔۔۔

وائی آریو اگنورنگ می۔۔۔۔؟؟؟؟

منہ پھلا کر پوچھا تو وہ لب دبا گیا۔۔۔۔

میں، میں نے کب اگنور کیا جان۔۔۔؟؟؟؟

ابھی۔۔۔

کب۔۔۔؟؟؟؟

جب سے یہاں بیٹھی آپکو ہوش نہیں کیوں۔۔۔؟؟؟؟

پتہ نہیں مجھے تو نہیں پتہ معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔

جھوٹ خود کہتے ہیں مجھے میری خوشبو سے پہچان لیتے ہیں اور آج ہوش نہیں جھوٹے۔۔۔

اسکی بات پر وہ۔ گہرا مسکرایا دل کیا اس پر ی کو اپنی آغوش میں چھپالے جو اپنی معصوم اور پیاری پیاری حرکتوں سے اسکی دنیا میں رونق لائی تھی،، آس پاس دیکھا،،، تھوڑا سا ہٹ کر بیٹھے تھے جہاں سٹوڈنٹس بہت کم تھے

۔۔۔۔

کمر سے پکڑ کر اسے قریب کیا وہ بوکھلائی،،، اہمممم،، میری جان نے میری باتیں حفظ کر رکھی ہیں کیا۔۔۔؟؟؟؟

جی نہیں اب ہر وقت تو بولتے رہتے ہیں بھولے گا کسے۔۔۔؟؟؟؟

!!!! اچھا!۔۔۔

چھوڑیں مجھے اسکے ہاتھ پر چٹکی کاٹ کر خود کو آزاد کروایا،، سعیر نے کراتے ہوئے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔

!!!! افف جنگی بلی۔۔۔

میرا ہاتھ۔۔۔

میری جان مجھ پر تشدد کرنے سے آپ بچ جائیں گی ایسپو سیبل ابھی بتاتا ہو وہ اسکے قریب ہوتا اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگی۔۔۔

!!!! زرششش۔۔۔

سٹاپ وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔

!!!! آئی سیڈسٹاپ زرش۔۔۔

سعیر اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا وہ آگے آگے جان کر ایک دم۔ کو من روم کے بیک دروازے سے اس میں چلا گیا  
،،، زرش آگے بڑھتی ایک دم۔ رکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا مگر کوئی بھی نا تھا۔۔۔

زرش نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

!!!! سعیر۔۔۔

آرام اور پیاری بھری پکار سے پکارتی تھوڑا پیچھے آئی،،، جہاں دوسرے دروازے سے سعیر نے اسے اندر کھینچا  
۔۔۔

زرش چلاتی اس سے پہلے اس نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چلانے سے منع رکھا۔۔۔

!!!! شششش۔۔۔

!!!! ڈونٹ شاوٹ۔۔۔

زرش نے آنکھیں پھیلانے سے دیکھا۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا جو غصے اور حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی،، پیار سے لبوں پر سے ہاتھ ہٹایا اور کمر سے پکڑ کر قریب کیا۔۔۔

!!! وہ بو کھلائی۔۔۔

!!!! سسس،،، سعیر یہ کیا طریقہ ہے لیومی۔۔۔

!!!!!! اور وہ کیا طریقہ تھا میری جان مجھ پر تشدد کر کے بھاگ گئی، مممم۔۔۔

مم،،، میں نے نہیں کیا اااا کوئی جگہ تو چھوڑ دیا کریں سعیر پیچھے ہوں وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے کرتی بولی

----

سعیر نے کمر پر گر پ دے کر اسے قریب تر کیا،،، سعیر کے گرم نرم سانسوں اسکے منہ پر پڑ رہی تھی،،، ماتھے پر پڑتی سانسوں،،، سعیر نے بغور اسکے چہرے کا معائنہ کیا ایک ایک نقش کو اپنی نظروں سے چھو کر حفظ کیا،،، آنکھیں آنکھوں سے ٹکرائیں کی دیر وہ اسکی گہری براؤن آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر ایک دم پلکیں جھپکیں

---

سعیر اسے دیکھ کر میٹھا سا مسکرایا اور اسکے گال پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری۔۔۔

یو نو واٹ۔۔۔؟؟؟؟

زرش اسکے قریب کھڑی اسکی خوشبو میں بری طرح قید ہو چکی تھی حواس بے ساختہ ہو چکے تھے وہ اسکے گال پر۔ ہاتھ پھیرتا اسکے کان میں نیم واہ سرگوشی میں بولا وہ جھینپی۔۔۔

!! سنا تو ہو گا نامسز زرش سعیر شاہ۔۔۔

”کچھ لوگ واجب المہبت ہوتے ہیں“

تم ان میں سے ہو،، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مجھے تم سے محبت ہوتی ہے،،، ہر گزرتے دن کے ساتھ میری محبت میرے عشق کی شدت تمہارے لیے بھری جا رہی ہے،، میری سانس لینے سے زیادہ ضروری ہو رہی ہو اب جب آس پاس نہیں ہوتی تو جان نکلتی محسوس ہوتی،،، گال پر ہاتھ کی پشت پیار سے پھیرتا،، گردن تک لایا،، اور بیک گردن پر ہاتھ رکھ کر خود کے قریب کیا۔۔۔۔

نظروں کی پیاس تھی کہ بجھتی نہیں تھی،،،،، دل۔ کرتا تھا سمالے اپنی نظروں میں اسے،، نظر اسی کے چہرے کا طواف کرے،، ہر پل ہر دم اسی کو دیکھے،،،، نظروں نے بغاوت کی تو بھٹک کر اس کے گلاب جیسی پتھڑیوں جیسے لبوں پر گئی،، جو ہر وقت بے تاب رکھتے تھے،،،، سعیر نے انگوٹھے سے اس کا لب سہلایا اور اپنی دل کی آواز پر لبیک کہتے،، اس کے لبوں پر آنکھیں بند کیے جھکا۔۔۔۔

زرشش کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا وہ نڈھال سے ہو رہی تھی مگر وہ بے خود سا خود کو سیراب کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ خود کو اچھے سے سیراب کر کے پیچھے ہو اور اس کا لال ٹماٹر چہرہ دیکھا جو گہرے سانس بھر رہی تھی،،،، سعیر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اس کے لبوں کو سہلایا،،،، باری باری دونوں لال گالوں میں ایک حسین سی نشانی چھوڑی۔۔۔۔

اتنے میں ہی بس ہو گی میری جان،،،، ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں جو تمہیں اپنی چھوٹی سی جان پر میرے پیار کی شدت سہنے پر جائے تو کیا ہو گیا کان کے قریب جھک کر گھمبیر سرگوشی کی اور کان کی لو کو لبوں سے کاٹا وہ لال ٹماٹر ہوتی جھینپ کر رہ گئی۔۔۔۔

سس،،،، سعیر۔۔۔۔



جی میری جان بھاری گھمبیر آواز میں اسے پکارا زرش مزید سمٹی۔۔۔۔

لیومی سعیر، میرا سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔۔

سعیر اسکی بات پر مسکرایا اور تھوڑا پیچھے ہٹ کر اسے دیکھا جو واقعہ نڈھال سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

سعیر نے جھک کر عقیدت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے اور اسے خود سے لگا کر کمر سہلائی۔۔۔۔

ائم سوری میری معصوم سی چھوٹی سی جان،، میں تنگ کرنا تو نہیں چاہتا مگر تمہارے سامنے آتے ہی میں مدہوش ہو جاتا ہوں کمر سہلاتے ہوئے اسے پیار سے بولا وہ اس میں چھپ سی گئی۔۔۔۔

سعیر نے مسکرا کر سر جھکا کر اسے دیکھا جو چھپ رہی تھی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

بی ریلیکس جان اگر ایسے کرو گی تو میں اور مدہوش ہوتا چلا جاؤں گا نا اااا۔۔۔۔

!!!!!! سعیر رررر۔۔۔۔

اب کہ باروہ جھنجھلا سی گئی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہو کے سوری آج کے لیے اتنا ہی کافی تھا باقی اپنی گولڈن۔۔۔۔۔

منہ میں الفاظ رہ گئے جب زرش نے اسکے پیٹ میں مکا مارا۔۔۔۔۔

کنٹرول یور بولڈ زبان سعیر شاہ،،، وہ اسکے بازو پر چٹکی کاٹتی وہاں سے بھاگ نکلی کوئی پتہ نہیں۔ موادہ پہلے کی طرح بدلہ لینے کے چکر میں جان ہوا کر دے۔۔۔۔۔

پچھے سعیر گہرا مسکرایا،،، ایک جان لیوا انگارائی لی اور اپنے لبوں پر انگھوٹا پھیر کر گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔

!!!!!! فرسٹ اینڈ لاسٹ لوو آف مائی لائف میری جان،،، آئی لوووو یو سوچ،،،، وٹینگ فار یومائی جان۔۔۔۔۔  
کہہ کر وہ خود بھی کو من روم۔ سے غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔

شایان عرشہ اور اسکی ماما پاکستان پہنچ چکے تھے،، عرشہ کی ماما اب چاہتی تھیں کہ عرشہ فوراً اپنے گھر کی ہو جائے  
 ،، شایان بھی جلد سے اپنی پاک محبت کو اپنا ناچاہتا تھا،، آج آئے ہوئے دوسرا دن تھا۔۔۔۔  
 صبح فریش ہو کر نیچے آیا،، آکر ڈانگ پر بیٹھا،، آمنہ نے اسکا ناشتہ لے کر ڈانگ پر اسکے پاس آئی جو کسی گہری  
 سوچ میں تھا۔۔۔۔

!!! شایان،، ناشتہ کرو بیٹا۔۔۔۔

ماں کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔

جی،، جی ماما،، تھینکیو مسکرا کر ناشتہ کرنا شروع کیا مگر ابھی بھی کسی نقطے کو گھورتے کھائے جا رہا تھا۔۔۔۔

آمنہ نے بہت گہری نظر سے اسے دیکھا جانتی تو وہ تھیں،، آخر پتہ چل گیا تھا کہ وہ کسی کو پسند کرنا شادی کرنا  
 چاہتا مگر منہ سے بول کیوں نہیں رہا وہ اسی بات کا انتظار کر رہی تھیں کہ شاہد وہ کچھ بولے مگر جانے کیوں وہ چپ  
 تاج جی بھی آمنہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

شایان،،،، واٹ ہیپیڈ،،، کوئی بات ہے،، کچھ پریشان ہو،،، کوئی بات پریشان کر رہی ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔

شایان نے ماں کی جانب دیکھا جو بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماما کچھ بات کرنی ہے آپ سے ضروری۔۔۔

!!!، مہممم بولو۔۔۔

!!! ماما وہ۔۔۔

، مہممم،، وہ کیا شایان۔۔۔؟؟؟

ماما میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

آمنہ اسکی بات پر مسکرائی۔۔۔۔

، مہممم،، سچ سچ میں مطلب سر سلی،، شایان قریشی وانٹرنٹو میری۔۔۔

وہ۔ گڑبڑا گیا۔۔۔۔۔!!!!!! ماما پلیزززززز۔۔۔۔۔

!!!! اوکے اوکے سوری سریس۔۔۔۔۔

ہممم یہ تو بہت اچھی بات ہے میں تو خود چاہتی تھی تمہاری شادی کر دو تم مان گئے بہت اچھا کیا اب میں نے تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈ رکھی ہے مل۔ لینا اس سے مجھے امید ہے تمہیں پسند آئے گی امنہ نے اسے گہری نظر سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاں،،، جی،،، ماما لڑکی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ظاہرہ بھی شادی لڑکی ہی کرنی ہے،، لڑکے سے تو نہیں نااااااا جھلے۔۔۔۔۔

نہیں میرا مطلب ماما، آپ نے کونسی لڑکی ڈھونڈ رکھی۔۔۔۔۔

ہے میری فرینڈ کی بٹی بہت پیاری ہے مل لووو نہیں پسند آئے تو کوئی زبردستی نہیں مگر مجھے یقین ہے تمہیں ضرور پسند آئے گی اور پھر تم اسکے ساتھ بہت خوش رہو گے۔۔۔۔۔

!!! پر ماما۔۔۔۔۔

پر کیا،، کیا ہوا۔ شایان تمہیں کوئی پسند ہے کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ماما مجھے میری سیکٹری سے شادی کرنی ہے،،، میری محبت ہے وہ،،، میں آپکو بتانا چاہتا تھا مگر مجھے خود سمجھنے میں وقت لگا ماما،، میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا ماما پلیز زرز آپ ایک دفعہ میری پسند سے مل لیں،، آپکو ضرور پسند آئے !!! گی وہ،،، اپ مایوس نہیں ہوں گی پلیز ماما۔۔۔۔۔

آمنہ نے دانتوں تلے لب دبا یا اسے دیکھ کر جانتی تو وہ تھی پر اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی،،، پھر بھی سرس رہی۔۔۔۔۔

پر بیٹا جو میں نے اپنی دوست کو زبان دی وہ اسکا کیا ہو گا۔۔۔۔۔

!!!ماما---

وہ آکر اپنی ماں کے قدموں میں۔ بیٹھا،،، ماما آپ جان مانگ لیں میری جان بھی آپ کے لیے حاضر ہے ایک دفعہ بھی افس نہیں کروں گا،، پر ماما پلیز زرز زرز میری محبت کو مت ٹھکڑائیں ایک دفعہ اس سے مل لیں جس طرح اپنے اپنی دوست کو زبان دی ہے میں نے بھی اپنی محبت کو زبان دی ہے اسکی ماں کو ماما جسٹ اس بھرم پر کہ میری ماں میری خوشی میں راضی ہوگی اسے کوئی اعتراض نا ہو گا ماں پلیز زرز میرا بھرم رکھ لیں ماما آپ ہمیشہ کہتی تھیں آپ کے لیے آپ کے بچوں کی خوشی عزیز ہے ماما پلیز زرز۔۔۔۔۔

آمنہ نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا،،، شایان میری جان اٹھو یہاں سے جھلے،،، میں جسٹ مزاق کر رہی تھی تمہیں آزما رہی تھی بیٹا میں جانتی ہوں تم کسی کو پسند کرتے ہو تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو،،، میں تمہیں تنگ کر رہی تھی،،، میں ضرور ملوں گی اس سے جسے تم نے چاہا آخر میں بھی تو دیکھوں کہ میرے بیٹے کی پسند کیسی ہے،،، ویسے میری مغرور شہزادے کی پسند بھی اپنی طرح کمال ہوگی مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔

ماما آپ ایک دفعہ مل لیں اپ مایوس نہیں ہونگی،،، گر بیٹی ہے کیونکہ مجھے میری پسند پر فخر ہے آپ کو بھی ہو گا

-----

خوش رہو،،، مجھے کوئی اعتراض نہیں تم اسے گھر لے کر آنا بہت جلد تمہارا رشتہ لے کر جاؤں گی۔۔۔۔۔

ماما اسکی مدر کو برین ٹیومر ہے، میں چاہتا ہوں عرشہ اور میری شادی جلد ہو جائے،،، میری پوری کوشش ہے،، کہ اسکی مدر اچھے سے ہو سپٹل میں اوپر ریٹ کرواؤں تاکہ وہ زندگی جی سکیں ورنہ آپکو پتہ ہے برین ٹیومر بہت پر سینٹ۔۔۔۔ 30 خطرناک مرض ہے زندگی کا بھروسہ نہیں اور اوپر لیشن بہت کم سکسیس فل ہوتے ہیں

!!!! اووووو۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے زرش سعیر کی شادی کے ساتھ یا اسکے بعد جلد کچھ سوچوں گی،، تمہارے ڈیڈ سے بھی بات کروں گی ٹینشن مت لو تمہارا اور عالیان کا۔ نکاح اکٹھے کر دیں گے آخر ان نے بھی اپنی پسند سامنے رکھی ہے۔۔۔۔

بابا بابا بابا ماما سب نے اپنے پتے پھینک دیے ہیں ہماری چھوٹی آفت کا کیا۔۔۔۔؟؟؟

اب کی بار اہ۔ ہنسی،، بچو وہ تم سب سے آگے ہے،، اس نے سب سے پہلے پسند کر رکھی تھی بلکہ میں اسکی بات پکی کر چکی ہوں۔۔۔۔

کیا اااا۔۔۔۔؟؟؟

پر کس سے۔۔۔۔؟؟؟؟



ہاہا ہا ہا زرش کی نند یعنی تمھاری کزن ایہا سے۔۔۔۔

کیا اااا۔۔۔۔؟؟؟؟ ماما جان بہت فاسٹ سروس ہے بھی۔۔۔۔

الحمد للہ سب کے سب اپنے باپ پر گئے ہو اللہ خیر کرے وہ اسکو ناشتہ کا کہتی اوپر چلی گئی۔ پیچھے وہ اپنی ماں کے مان جانے پر مسکرایا، اور اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔۔۔

ایہا گھر میں بیٹھی تھی دو دن بعد نکاح تھا، مگر دل میں بہت عجیب سے خیالات آرہے تھے،،، سہی کہتے ہیں آپ کے دل میں کوئی بھی بات ہو فوراً سے پہلے اسکو کسیر کر لو غلط فہمیاں بہت جلد گھیر لیتی ہیں اور پھر رشتے خراب ہوتے ہیں،، اس دن علیشہ کی بکو اس کے بعد وہ معصوم سی گڑیا بے حد پریشان تھی،، آخر یہ سب کیا تھا یہ نہیں تھا کہ اسے اپنے احان پر یقین نہیں تھا ااااا،، احان پر تو آنکھیں بند کر کے اس معصوم کو یقین تھا،، شاید شاہ صاحب کے بعد احان ہی تھا وہ جس پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتی تھی۔۔۔۔

سارہ اسے ریٹ کر۔۔ے کا کہتیں باہر گئی تھیں،،، وہ دوبارہ اٹھ کر بیٹھ گئی،، بیڈ پر بیٹھے ٹیڈی بئیر کو زور سے ہے کیے،،، تکیے پر چن رکھے آڑی تر چھی بیٹھی مزے سے پاؤں جھلا کر کچھ سوچ رہی تھی جب اسکی سوچوں کی محور کو مسلسل چنگارتے فون نے توڑا۔۔۔۔۔

ایہا ہوش کی دنیا میں واپس آئی،، منہ پر آتی آوارہ لٹ کوکان کے پیچھے سکیر اور فون پکڑا تو پر جگمگاتا نمبر دیکھ گلابی تشنہ لبوں پر ایک دلکش مگر ہلکی مسکراہٹ نے احاطہ ضرور کیا تھا،،، دوسری بیل پر فون رسیو کیا۔۔۔۔۔

!!!! ہیلوو لیسس احان۔۔۔۔۔

!!!! پیے،،، مائی انوسینٹ سول۔۔۔۔۔

کہاں غائب ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟

کہیں بھی نہیں میں تو یہی ہوں آرام سے جواب دیا آج آواز میں وہ کھکھلاہٹ وہ شوخی نہیں تھی جو ہمیشہ سے ہوتی تھی۔۔۔۔۔

!!!!،،، مم۔۔۔۔۔

کوئی بات پریشان کر رہی ہے،،، دل میں کچھ ہے کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ایہا پر حیرانی کے پہاڑ ٹوٹے تھے وہ لڑکا اسکے دل کی بات کیسے جان گیا وہ کیا جان وہ تو اسکے روم روم میں سما چکی تھی۔۔۔

کیا بات ہے چپ کیوں ہو کچھ تو بولو ایہا کوئی بات ہے کیا ااا کسی نے کچھ کہا یا کوئی غیر اخلاقی اور کوئی بات دماغ و دل میں گھوم رہی ہے،، شنیر کر لو کلئیر کر لو دل میں رکھنے کا دائرہ غلط فہمی بڑھے گی۔۔۔۔

احان وہ کون تھی،، اور وہ اس طرح کیوں بول رہی تھی کہ آپ اسکے ہیں وہ آپکو مجھ سے چھین۔۔۔۔۔۔  
الفاظ بھی پورے نا ہو سکے جب اسنے اسے ڈپٹ کر چپ کروایا۔۔۔

ہیے،، ااا شششششش،،، اور کچھ مت بولنا۔۔۔۔

ایسا بلکل نہیں ہوگا،، میں نے کہا تھا نا ااا میں صرف تمہارا ہوں اور پاگل لڑکی،، جو آپکا ہوتا ہے وہ صرف آپکا ہوتا ہے،،، آپ اسکو کسی کو کیوں دے سکتے ہو۔۔۔۔  
پیار کرتی ہو مجھ سے ہممم۔۔۔؟؟؟؟

ہاں،،، یہ کیسا سوال ہے احان۔۔۔؟؟؟

جو پوچھا وہ بتاؤ۔۔۔۔

پیار کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟

!!! ظاہر ہے احان۔۔۔

تو بس اس بات پر قائم رہو کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہارا ہوں تم۔ مجھے سب سے چھین لو گی بہادر بنو میری جان،،، تم احان کی ایسا ہوووو تمہیں مضبوط بنانا ہے،،، کیونکہ تم عام لڑکی نہیں ہوووو تم احان قریشی کی محبت ہوووو،،، اسکی ہونے والی بیوی،،، اسکا عشق،،، اپنے آپ کو اپنے احان کی طرح مضبوط کرووو کہ کوئی تمہارے احان کے قریب بھی بھٹکے،،، احان کی طرح جیسے وہ اپنی ایسا پر ہر اٹھنے والی آنکھ نکال کر پھینک دیتا اس پر کرنے والی بات کی زبان کھینچ ڈالو اس کی نظر نکال ڈالو اور سب سے چھین لوووو وگاٹ اٹ۔۔۔۔

احان کے انداز میں کچھ ایسا تھا ایسا ہر روح تک تو سرشار ہوئی اور ایک ہمت جسم۔ میں پیدا ہوئی تھی واقع اگر وہ اپنی ایسا کو تمام غلط نگاہوں سے محفوظ کر سکتا تو احان بھی تو اسکی محبت ہے،،، اور کہا جاتا ہے عورت محبت کی سردار ہے،،، وہ بہت طاقت ور ہے وہ ہر مشکل کا سا منا ڈٹ کر کر سکتی ہے تو وہ کیوں ڈر رہی ہے،،، جب وہ ہے ہی اسکا تو لوگ جو مرضی بکو اس کریں۔۔۔۔

اب کہاں کھو گئیں ابہا۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
کیا بات ہے چچی کیوں برط رکھی ہے۔۔۔۔۔

نہیں،، نہیں میں ٹھیک ہوں،، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کیوں فضول سوچ رہی ہوں بھلا کیوں خود کو ہلکان کر۔ رہی ہوں سوری احان بس میرے زہن میں پتہ نہیں کیا چل رہا تھا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے مائی لوو اپنے چھوٹے سے معصوم سے زہن پر زیادہ زور مت دووو اور ریلیکس ہو جاو اور دیکھو دوو دن بعد کتوں ما بڑا دن ہے ہمارے لیے ہمیں اسے یاد گار بنانا ہے سب سے بیسٹ دن ہے ہمارا ہے نا۔۔۔۔۔

لیسس،، احان ہم سے میمر بیل ڈے بنائیں گے بٹ مجھے وہ اپنے نکاح کے لیے جو ڈریس چاہیے اسکی پک تو میرے پاس ہے احان۔۔۔۔۔

جو میری جان کہے گی ویسا ہی ڈریس آئے گا مجھے پکچر بھیج دو کل وہ ڈریس آپکے پاس ہو گا۔۔۔۔۔

!!!! سیم۔ ٹو سیم۔ احان پرنا اااا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

وہ۔ تھوڑا ایکسپینسیو ہے احان اسے رہنے دیں مجھے پتہ آپ میرے لیے جو بھی ڈریس کے کر آئیں گے وہ بیسٹ ہو گا۔۔۔

شٹ اپ ایہا،، یہ کیسی فضول بات بولی ہے،،، کچھ بھی ایکسپینسیو نہیں میری ایہا سے بھی کر ایک قیمتی ہیرے کے آگے کیا ویلیو ہے اس سب کی مجھے پکچر دو پہنو گی وہی جو پسند کیا۔۔۔

!!! پر احان۔۔۔

پرور کچھ نہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ میں ناراض۔۔۔

اچھا نہیں نااااا ناراض ناہو کریں ناااااااااا ایسے مت بولا کریں۔۔۔

کیوں ڈر لگتا میری ناراضگی سے۔۔۔؟؟؟

بہت زیادہ ہبہہ آپ پر افس کرے آپ کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہونگے۔۔۔۔

میں پاگل ہوں یا کتے نے کاٹ رکھا اپنی اتنی پیاری اور معصوم سی جان سے بے فضول ناراض ہو جاؤں۔۔۔۔

نہیں ناراض ہونے کی دھمکی دیں گے کبھی پر افس کریں نا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔

یہ تو سوچنا ہو گا کیونکہ میری پیاری حسین سی زندگی ایسے میری بات نہیں مانتی جیسی یہ میں پر افس نہیں کر سکتا

۔۔۔۔

احان اوکے فائن پھر میں نہیں بولتی آپ سے۔۔۔

ہاں یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟؟؟

!!!! اچھا ٹھیک ہے پر افس نہیں دیتا دھمکی۔۔۔

!!! پر پہلے کچھ سناؤ۔۔۔

!!! ہاں کیا سناووو۔۔۔

!!! کچھ بھی اچھا سا ایہا سنا اووو۔۔۔

!! اوکے۔۔۔

جب دل تمہارا اپنا ہو پر باتیں ساری اسکی ہوں  
 جب سانسیں تمہاری اپنی ہوں اور خوشبو آتی اسکی ہو  
 جب حد درجہ مصروف ہو تم وہ یاد اچانک آئے تو  
 جب آنکھیں نیند سے بوجھل ہوں تم پاس اسے ہی پاؤ تو  
 پھر خود کو دھوکہ مت دینا اور اس سے جا کے کہہ دینا  
 اس دل کو محبت بے تم سے۔۔۔

احان گہرا مسکرایا اووو امیزنگ جسٹ لائٹ مائی لووو۔۔۔!!!

آئی لووو پوووو۔۔۔!!!



ناوسماننگ۔۔!!!

اینڈونٹ بی اور تھینکنگ۔۔!!!

گاٹ اٹ۔۔!!!

انم الویز پور زرز۔۔!!!!

تھینکیو ووا حان،، آئی لووو یو ٹوو۔۔!!!!

اللہ حافظ میری جان۔۔!!!

اللہ حافظ۔۔!!!!

احان فون کاٹ کر کڑے تیور لیے سہی کے پاس نکلا جانے اب کیا کرنے والا تھا یہ لڑکا۔۔!!!

---

علیشبہ احان کے بعد کئی دیر وہی سپاٹ چہرے کے ساتھ چھت کو گھورتی رہی،،، آخر یہ کیا الفاظ تھے،، بے حیا  
 بے شرم،،، اگر اسکو بولے بھی جارہے تھے تو کیوں روح کچو کے لگا رہی تھی کیا وہ بے حیا تھی۔۔۔!!!  
 کیا وہ کبھی اسکی باہوں کبھی اسکی باہوں میں۔۔۔!!!

ہاں کیوں نہیں ابھی رات ہی کسی غیر محرم کے باہوں میں بتائی ہے نا ہوش تھی نا خبر تھی اپنا سب کچھ لٹا ڈالا تو یہ  
 لقب جو اسے کچھ دیر پہلے ملا تھا وہ غلط نا تھا ہر گز نا تھا۔۔۔

کیوں کبھی اسکی ماں نے اسے روکا نہیں ان سب سے،، وہ کچھ بھی غلط کرتی رہی اسکی ماں اس غلط کام۔ میں اسکا  
 ساتھ دیتی رہی،،، لڑکوں سے دوسری سے نہیں روکا لیٹ ناٹ گھر جاتی اسکی ماں خبر نا لیتی کیا اسے اس سے لگاؤ  
 نا تھا۔۔۔

کیوں باقی ماؤں کی طرح اسکی ماں کو اسکی فکر نا تھی،، اگر وہ اب جا کر اپنی ماں کو بتائے کہ اسکے ساتھ کل رات کیا  
 ہو چکا تو کیا اسکی ماں کا رد عمل اتنا ٹھنڈا ہی ہو گا کیا اسکی ماں اسکی عزت کی خاطر اسے مارے گی۔۔۔

کئی سوچوں میں گم وہ وہی لیٹی رہی اگر وہ بھی ایسا جیسی ہوتی تو آج کم از کم احان کی نظر میں اسکی ایجنج تو اچھا ہوتا  
 ،،، وہ اس سے اس قدر نفرت نا کرتا کاش اسکی ماں تب ہی رک لیتی جب اسے بتایا تھا وہ اسے لگام ڈال لیتی مگر وہ

کیا جانے ماں نے ماضی میں خود دوسروں کے گھرتباہ کرنے کی قصرنا چھوڑی تھی آج پہلی بار علیشہ کو خود کے دنیا میں آنے پر افسوس ہو رہا تھا شاید نہیں یقیناً اسے خود سے، اپنے وجود سے گھن آرہی تھی، جو رات بستر کی زینت بن چکا تھا یہ مکافات تھا لیکن کیسے اس نے گھڑا تو کسی اور کے لیے کھودا تھا اسے یاد آیا کہ وہ ایہا کو کیڈ نیپ کروانا چاہتی تھی، کل صبح وہ اسے یونیورسٹی سے اٹھوا کر سدیس کے حوالے کر دیتی جس کی بات وہ کر چکی تھی مگر سدیس کو کسی کام سے جانا پڑا اور اس دن بائے چانس وہ احان کے ساتھ آئی تھی اور احان کے ہوتے ہوئے کوئی اسے چھونا تو دور دیکھ بھی نہیں سکتا مگر اسی رات اسکے ساتھ۔۔۔۔

وہ پھوٹ کر رودی تھی، ہاں علیشہ،،، علیشہ پھوٹ کر روتی تھی اللہ نے اسے کس مقام پر کھڑا کر دیا تھا، اسنے اس کی معصوم۔ بندی کے لیے غلط منصوبہ بنایا وہ خود گندی ہو گئی علیشہ اسی وقت سجدے میں روتی ہوئی گری تھی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا جتنا اس نے لوگوں کو تنگ کیا انہیں ستایا اب تو بہت بڑی قیمت جھکانی تھی اللہ سے تو معافی مل جاتی مگر چندہ معاف کر تا کم پریشان تو نہیں کیا اس نے احان کو اسکی ایہا کو، کیا اسے معافی مانگنے کی محلت ملے گی، اب تو زندہ رہنے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا دل کر رہا تھا آگ لگے اس میں جھلس جائے،، زمین پھٹے اس میں سما جائے وہ روتی ہوئی غیر ہوتی حالت سے باہر کو نکلتی چلی گی یہ تو طہہ تھا وہ گھر کی راہ اب نالیتی مگر ایک طوفان ابھی بہت بڑا منتظر تھا جو نمرہ کے سر پر آنے والا تھا۔۔۔۔۔

عائزہ فریش ہو کر اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب اچانک ہارن کی آوازائی لبوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ حجاب پن لگاتی نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

نیچے وہ ہینڈ سم شہزادہ سٹیرنگ پر ہاتھوں پر سر رکھے اسکے گھر کے گیٹ کی طرف چہرا کیے اپنی جان کا انتظار کر رہا تھا، پیرٹ کلر کی کیپری شرٹ میں میک اپ سے پاک چہرہ لیے،، سر پر حجاب سٹائل ڈوپٹہ باندھے وہ اسکے دل میں اتری۔۔۔۔

ایان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا نہیں تھک رہا تھا جب سے پتہ چلا تھا محبت شریک حیات بننے جا رہی ہے،، سارے انشاء اللہ الحمد للہ میں تبدیل ہوئے تھے بے شک اس کتاب اس پر مہربان ہوا تھا اتنی حسین زندگی ہونے والی تھی اس پر پیکی کے سنگ۔۔۔۔

وہ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ایان ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔

یہ مائی پیرٹ۔۔۔۔!!!!

ہاں۔۔۔۔۔!!!!!!

پیرٹ مطلب طوطا اااا۔۔۔۔!!!!

کہاں سے لگتی ہوں۔۔۔!!؟؟  
گھور کر اسکی طرف مڑتی بولی وہ مسکرایا۔۔۔۔

طوطا نہیں جان۔۔۔!!!  
طوطی فیمل میری جان۔۔۔!!!!

ایان،،، کہاں سے لگ رہی میں آپکو طوطی۔۔۔!!!!

کپڑوں سے میری جان۔۔۔!!!!

کپڑوں میں وائٹ بھی ہے طوطے میں وائٹ نہیں ہوتا۔۔۔!!!  
خود بھی افریقہ کے کبوتر لگ رہے ہیں۔۔۔!!!!

ہاں کیا۔۔۔؟؟؟؟

عائزہ کی بچی تم نے مجھے کبوتر سے ملایا وہ بھی پاکستان یا کہیں اور کا نہیں افریقا کا۔۔۔۔۔

ہاں تووو۔۔۔!!!!

بھاری پڑے گا میری جان کلائی سے پکڑ کر خود کے قریب تر کرتا بولا وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔۔

یہ،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں ایان۔۔۔!!!!

بڑی طرح سٹیٹا کر بولی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔

کیوں چھوڑوں ماتھے پر پیار سے لب رکھے اسے محسوس کرنے کے انداز میں بولا عائزہ نے بھی آنکھیں موندیں

تھیں،، لمس میں محبت،، احترام اور ڈھیر سا پیار تھا۔۔۔۔۔

ایان،،،، چھوڑیں ناااااا۔۔۔!!!!

اور ناچھوڑوں تو۔۔۔۔!!!

کیوں ناچھوڑیں۔۔۔۔؟؟؟؟

میرا دل نہیں کر رہا دونوں گالوں پر جھک کر لب رکھے وہ جھپنی۔۔۔

اے،،،، ایان پلیز تنگ نہیں کریں مجھے۔۔۔۔!!!

معصوم سے طریقے سے جھپنی ہوئی بولی ایان کو اس پر مزید پیار آیا اور اسے اپنے چوڑے سینے میں جھپایا

۔۔۔۔

یو آر سو اپورٹنٹ فار می عائرہ میری سانس جیسی ضروری۔۔۔

تم۔ دور جاتی ہو تو میرا سکون چین اپنے سنگ لے جاتی ہو جب تک تم سے بات نا ہو مجھے چین نہیں ملتا تمہاری آواز کانوں میں نا پہنچے میرے کانوں کو سکون نہیں ملتا میں نے بہت عرصہ بہت امتحاں سے گزارا ہے عائرہ تم نہیں جانتی کس ازیت اور انتظار میں میں نے یہ پل گزارے ہیں اور اب جب مجھے پتہ چلا کہ میری شادی کسی اور سے ہو رہی ہے تو یقین مانو میں ہر دن مر کر زندہ ہوتا تھا،،، زندہ رہ کر بھی زندہ نہیں تھا،، مگر تم نے مجھے بتا کر

میرے جسم میں جان پھونکی ہے عازرہ میں تمہیں ایک منٹ بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا اب سمجھیں،،  
مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت مجھ سے دور ہوئی یا مجھے چھوڑ کر گئی تو عازرہ آئی سیور میں خود تمہیں اپنے  
ہاتھوں سے ماروں گا اور پھر خود مر جاؤں گا۔۔۔۔

ایا نینسن۔۔۔۔۔!!!!!!!

وہ تڑپ ہی تو گئی بچپن کا عشق دیوانگی،، آخر بچپن سے ہمیشہ ایک ہی کو تو چاہا ہے خود کو اسکا بنا کر رکھا تھا۔۔۔۔

ایان میں کہیں نہیں جاؤں گی،، پلیزز ایسی باتیں مت کریں ایان۔۔۔۔!!!  
میں ہمیشہ آپکے ساتھ رہوں گی۔۔۔۔  
آئی پراس۔۔۔۔

ایان مسکرایا،،، آئی لووویوو عازرہ آئی لووویوو سوچ میری جان۔۔۔۔!!!!!!!

آئی لووویوو ٹو ایان۔۔۔۔!!!!  
اب چلیں۔۔۔۔!!!!



ہاں چلو۔!!!

کچھ ہی دیر میں یہ لوگ لاہور کے سب سے بڑے مال میں آئے،، وہاں آکر وہ ایک برائینڈل شاپ پر گئے ایان نے خود اپنی پسند سے عائرہ کو نکاح کا ڈریس لے کر دیا،، وائٹ کلر کی شرٹ،، وائٹ کلر کا شرار اچسپر گولڈن کام۔ ہوا تھا،، ساتھ بے بی پنک ڈوپٹہ کام۔ دار،، اور لال شال لے کر دی،، عائرہ نے ایان کی پسند دیکھی اور وہ عیش عیش کراٹھی،، تمام چیزیں اسے خود کی پسند کی لے کر دی میچ گ سینڈل،، چوڑیاں،، ڈائمنڈ نیکلس،، اور بریسلیٹ،، وہ تو بس دیکھے جارہی تھی اور وہ بھائی صاحب اپنی جان سے پیاری بیوی کے لیے جانے کیا کیا پیک کروا رہے تھے،، اسکے علاوہ بارات کے لیے برائینڈل ڈریس،، اور ولیمہ کا ڈریس کا آرڈر دیا،، اسکے ساتھ میچنگ جیولری،، سینڈل سب ایک ایک چیز ایان نے خود اپنی پسند سے اور بے حد قیمتی لی تھی عائرہ نے نانا کرنے کے باوجود وہ بس اسے دلاتا چلا گیا،، عائرہ کو اپنی قسمت پر رشک آیا شاپنگ کے بعد وہ اسے ایک ریسٹورنٹ لے کر آیا۔۔۔

آکر اسے چیئر کھینچ کر بیٹھایا اور خود آکر بیٹھا۔۔۔!!!

کیا کھائیں گی مسز ایان ٹوپی۔۔۔؟؟؟

عائزہ کھلھلائی۔۔۔!!!

اسکی کھکھلاہٹ سے ایان کے اندر تک سکون اتر۔۔۔۔

میں چائینس رائس۔۔۔!!!

اوکے ڈن ابھی اجاتا ہے،، ایان نے اسکی فیورٹ ڈیش آرڈر کی اور خود تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ایان پیار بھری پکار سے پوچھ کر ایان کو بھکایا گیا۔۔۔۔!!!

بھکاومت عائزہ۔۔۔۔!!!!

ہاں۔۔۔!!!!

کلکک،،، کیا مطلب میں نے کیا کیا وہ بیچاری گھگھیا گئی۔

باتیں کرنے کو کہا ہے،،، بھکانے کو نہیں میری جان۔۔۔۔!!!!

اف ایان۔۔۔!!!

وہ شرم۔ اور خفت سے لال ہوئی۔۔۔!!!

ہاہاہاہاہا اچھا سوری اسکے مخملی ہاتھ کولبوں سے لگاتے ہوئے بولا وہ جھینپی۔۔۔۔۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی کی زندگی اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے ہاتھ پر گرپ بڑھاتا بولا وہ مسکرائی۔۔۔۔۔

جب ساتھ حسین ہو،،، جینے کی وجہ خوبصورت ہو تو زندگی حسین ہو جاتی ہے ایان۔۔۔!!!

مت پکارو میری جان تمہارے پکارنے سے میرے اندر مزید سرور اترتا ہے۔۔۔۔۔

وہ گڑبڑائی۔۔۔!!!

آپ،،، آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں ایان۔۔۔!!!

نہیں میری جان آگاہ کر رہا ہوں۔۔۔۔!!!

ایان پلیر زرز۔۔۔!!! وہ روہا نسی ہوئی۔۔۔!!!

اوکے سوری،،، ریلکیس ایان نے فوراً سے پہلے اسکے ملیجہ چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں وہ گستاخی کرنے پر اکسا رہی تھیں مگر فلو وقت وہ کوئی حق نار کھتا تھا۔۔۔۔۔

زرشش عالیان سعیر سب لوگ پیپر دے کر گھر واپس آگئے تھے،، گھر میں ڈھیٹ سارے کام تھی،، دونوں گھروں میں فنکشن تھے،، اور دن کم۔ تھے کام۔ زیادہ تھے،، زرش تو آتے ہی سو گئی تھی جبکہ عالیان مشا کو چھوڑ کر مارکیٹ کسی کام سے گیا تھا۔۔۔۔۔ وہی سعیر بھی گھر آ کر تھکن کے باعث کچھ دیر آرام کرنے لگا۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا زرش سو کر اٹھی فریش ہو کر باہر آئی جب فون پر جگمگتے میسج نے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔

زرشش میں سعیر بات کر رہا ہوں،، پلیز زگھر کی بیک سائیڈ پر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے ضروری،، بیت بڑی مصیبت ہو گئی ہے،، پلیز ز جان کم۔ ایٹ بیک سائیڈ آ کر مجھے اسی نمبر پر کال کرو زرش میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا میری جان،، تم جانتی ہونا کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے پلیز جلدی آؤ۔۔۔۔۔

زرش میسج پڑھ کر گھبرائی۔،، صبح تک تو سب ٹھیک تھا یہ اچانک کیا ہوا تھا۔،، زرش نے ریٹرن میں میسج کیا۔۔۔

کیا ہوا سعیر سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟؟؟

اور یہ نمبر کس کا ہے۔۔۔؟؟؟

یہ سب بعد میں پوچھنا بیک سائیڈ پر آؤ،، پلیز ز ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔

اوکے میں آتی ہوں آپ وہی رہیں۔۔۔۔۔

زرشش شال لیتی بتائے بغیر بیک سائیڈ پر نکلی یہ جانے بغیر کے سعیر اسے کبھی بھی ان نون نمبر سے کال یا میسج نہیں کرتا بلکہ اسکے پاس یک ہی نمبر ہے،، وہ بیک سائیڈ پر پہنچی،، آکر گیٹ کھول کر تھوڑا باہر نکلی،، جب سعیر کی اچانک اسکے ریل نمبر سے کال آئی تھی،،،، زرش نے کال اٹینڈ کر کے کان کو لگاتے ہی سیکو ہی بولا تھا جب ایک

بلیک کلر کی گاڑی آکر اسکے پاس تھی اور اسے کھینچ کر اندر دھکیلا تھا ایک چیخ ضرور گھونچی تھی مگر بے سود وہ اس سے پہلے ہی زرش کو بے ہوش کر چکے تھے۔۔۔۔۔

ماضی:

نمرہ کے اچانک واپس آجانے کے بعد اور اسکی ان باتوں کے بعد آمنہ کچھ ڈر سی گئیں تھیں،، اسکی آنکھوں میں۔ ایک الگ سا جنون تھا،، کچھ الگ سا تھا جسے دیکھ کر وحشت سی ہوئی تھی،، اور وہ دھمکی کی میں تم سے تمہاری اولاد چھین لوں گی،،، وہ بری طرح ڈری تھیں جبھی احد سے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر جانا چاہتی ہیں اپنی ماما کے گھر مگر احد نے منع کر دیا وہ انہیں نہیں بھیج سکتے،، آمنہ نے بہت کہا ان نے یہی کہا کہ وہ اپنے گھر بلکل محفوظ ہیں کوئی انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اس گھر میں آکر کسی کو کچھ کہے ہی نہیں جاؤ گی تم سمجھیں۔۔۔۔۔

آمنہ بامشکل مانی کیونکہ احد صاحب قطع نہیں مان رہے تھے،، جیسے تیسے آمنہ مان تو گئیں پر دل شدید گھبراہٹ کا شکار تھا کہیں وہ ناگن عورت آکر کچھ الٹا کر دے،، یہ ڈرا یوں نہیں تھا بہت جلد یہ ڈر سچ ثابت ہونے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

اب کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟؟

کہانا کسی کی ہمت نہیں کچھ کہنے کی ریلیکس رہو،،، اور سو جاو جاگو مت احد نے تھوڑے غصے سے کہا تو آمنہ نے بھر آئی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔۔۔

کیا یا اررر۔۔۔؟؟؟

پلیز ایسے نہیں کرو بھروسہ رکھو پلیز سو جاؤ وہ انہیں اپنے حصار میں لیے بیٹھے آمنہ انکے سینے پر سر ٹکا گئیں

-----

کچھ دن بہت سکوں سے گزرے چین ہی چین تھا کم از کم۔ ل دو ہفتے ہو چلے تھے نمرہ کا کوئی اتا پتہ نا تھا وہ بالکل خاموش تھی سکون ہی سکون تھا،، آمنہ بھی ریلیکس ہو گئیں کہ وہ نہیں آئی شکر ہے پر ایک دن دوپہر 5 بجے کے دوران وہ شاطر عورت ان ٹپکی،، جو جھوٹے مگر مچھ کے آنسو لیے آئی تھی آمنہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں جب وہ نیچے مسز آصف کو جھوٹے آنسو اور اپنے جال میں پھنسا کر اوپر آئیں،،، مسز آصف صدا کی شریف میں معصوم صاف دل کی ملکہ اس کے جھانسنے میں آگئیں اور سب کچھ فراموش کر کے اسے آمنہ کے پاس اوپر بھیج دیا یہ سب جانے بغیر کے آگے بہت بڑا نقصان ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی پہلی کامیابی پر کھل کر مسکرائی اور غلط تیور اور ارادے کیے آمنہ کے کمرے کے جانب بڑھیں آمنہ جو مزے سے کمرے میں سو رہی تھیں بغیر لاک کیے وہ چلتی کمرے میں آئی دروازہ کھول کر اندر آئی کسی کی آہٹ

پاکر وہ جو مزے سے سو رہی تھی اچانک سے اٹھ گئیں،، سامنے اٹھتے ہی جب نمرہ ہر نظر پڑی تو وہ گھبرا گئی،، دو منٹ کے لیے لگا کہ نہیں شاید وہم ہو گا اور کچھ نہیں وہ یہاں کیسے آسکتی ہے فوراً سے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا نگر سامنے اسکے زوردار قہقہہ لگانے کی آواز آئی،، امنہ نے غور سے اسے دیکھا وہ کوئی خواب یا بھیانک سپنا نہیں وہ سچ میں اسکے پاس موجود تھی۔۔۔۔

تنت،،، تم تم کیوں آئی ہو یہاں ہاں،، تمہاری ہمت کیسی ہوئی یہاں آنے کی وہ بہت حد تک خود کمپوز کرتی بولی۔۔۔۔

بابا بابا بابا یہی تو تم سے کب سے پوچھ رہی ہوں آخر تم۔ میرے احد کی زندگی میں کیا کہنے آئی ہو یہ کمرایہ بیڈروم یہ بیڈروم بہت آرام سے بیڈپر سیدھا نیم دراز ہوئی اور لمبا سانس کھینچا کیسے کوئی خوشبو اندر اتاری ہو جبکہ سامنے والی کو اسکی حرکتیں غصہ دلار ہی تھیں صرف غصہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا اٹھا کر اسے باہر کرے اور دھکے دے کر یہاں سے نکالے مگر وہ واقف تھی اس گھٹیا عورت سے کہ وہ کس قدر بے شرم ہے زرا سا بھی کچھ کہا تو وہ بدلے میں اسے یا اسکے بچے کو نقصان پہنچا سکتیں ہیں جو وہ کبھی برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔

یہ بیڈروم اس بیڈپر اور احد پر صرف میرا حق ہے سنا تم نے نکلو یہاں سے آمنہ با مشکل مگر غصے سے بولیں

۔۔۔۔





نمرہ نے جھٹکے سے آمنہ کے ہاتھ سے وہ واس لیا وہ زور سے زمین پر پھینکا ایک پانچ اٹھا کر وہ آمنہ کی جانب بڑھی جس سے گھبرا کر آمنہ دروازے کے جانب بڑھی اور نیچے کی طرف بھاگی،، وہ اپنی کنڈیشن کا خیال کرتے بہت احتیاط اور آرام سے نیچے اتر رہی تھیں جب نمرہ نے انہیں پیچھے سے زوردار دھکا دیا جب وہ چھٹی سیڑھی سے نیچے گریں ایک زوردار چینیخ قریشی ہاؤس میں بلند ہوئی تھی وہ چینیخ کسی اور کی نہیں آمنہ احد قریشی کی تھی جو درد کی وجہ اور شدت سے بلند ہوئی تھی،، چینیخ کی پکار سن کر مسز آصف بھاگی باہر آئی باہر اپنی اکلوتی بہو کو زمین پر پڑا دیکھ ہاتھوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی وہ فوراً اسکی طرف لپکی جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

آمنہ۔۔۔!!!

بیٹا اٹھو۔۔۔!!!

یہ سب کیسے ہوا۔۔۔؟؟؟؟

تم کیسے گریں۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے کراہتے ہوئے مشکل سے اوپر کی جانب اشارہ کیا جہاں سے نمرہ بھاگ رہی تھی مسز آصف کو سمجھتے ہوئے وقت نالگا کہ یہ سب اسکا کیا دھڑا وہ کیسے اتنی بڑی غلطی کر سکتی تھیں وہ جانتی تھیں کہ وہ لڑکی کیسی ہے

ایسی غلطی ان پر کتنی بھاری پڑے گی وہ نہیں جانتی تھیں وہ۔ کیا جواب دیں گی اپنے بیٹے کو اپنی بہو کے گھر والوں کو یہ سوچ کر ان معصوم کا دل دہل رہا تھا۔۔۔

کبھی فوراً سے پہلے احد کو۔ کال ملائی اور انہیں آمنہ کی کنڈیشن کے بارے میں آگاہ کیا وہ جو ہمیشہ سے ہی اسکی چھوٹی سے تکلیف سے ڈر جاتے تھے اس پر تڑپ جاتے تھے یہ سن کر جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی فوراً سے پہلے پھر وہ ہو سہیل کے لیے نکلے کیونکہ مسز آصف آمنہ کو ہو سہیل لے جا چکی تھیں۔۔۔۔

آمنہ کا پہت دیر سے اندر ٹریٹمنٹ چل رہا تھا جب کچھ دیر بعد ڈاکٹر مایوسی سے بھرا چہرہ ہے کر باہر آئی، احد اور مسز آصف فوراً انکی جانب بڑھیں۔۔۔۔

کیا ہو ڈاکٹر میری وائف تو ٹھیک ہیں نا کچھ ہو تو نہیں انہیں اور میرا بچہ۔۔۔۔

اُم۔ سوری مسٹر پر ہم آپکے بچے کو نہیں بچا پائے اور آپکی وائف وہ ابھی ٹھیک حالت میں نہیں ہے،،، اور آپکو بتاتے چلیں کہ انکے ماں بننے کے چانسز 50 پر سنپٹ ہو سکتے ہیں کیونکہ انہیں انزائجری ہوئی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کے الفاظ تھے کہ پگھ ہو اسیسہ جو احد اور مسز آصف کے کانوں میں۔ انڈیلا گیا تھا۔۔۔۔

مسز قریشی لڑکھڑا کر بیچ پر بیٹھی تھیں جبکہ احد بے بسی سے انکے پاس بیٹھے آج وہ مضبوط اعصاب کا مالک رو دیا تھا جی بلکل مسٹر احد قریشی رو دیے تھے اپنی سب سے قیمتی چیز کھونے پر جن نے کبھی رونا نہیں سیکھا تھا آج رو دیے،، اپنے بہت بڑے نقصان پر انکے آنکھوں سے اشک بہ گئے۔۔۔۔۔

یہ سب کیسے ہو ااما،، بھگی آنکھوں اور بھگی سے لہکے میں بولے تو مسز آصف نے انہیں دیکھا اور بے بسی سے سب بتاتی چلی گئیں۔۔۔۔۔

احد کو سب سن کر جہاں حیرت ہوئی وہاں شدید غصہ آیا وہ غصے میں اٹھتے باہر کی جانب لپکے جبکہ مسز آصف انہیں آوازیں دیتی رہ گئیں۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں غصے اور تکلیف میں مبتلا اپنے دل میں طوفان برپا کیے اس قاتل کے گھر پہنچا جس نے ایک ایسے وجود کا قتل کیا تھا جو ابھی دنیا میں۔ بھی نہیں آیا تھا آخر کیا قصور تھا اس ننھی سی جان کا جس کے والدین نے ابھی اسے سہی سے محسوس بھی نہیں کیا تھا،، وہ فوراً سے پہلے نمرہ کے گھر پہنچے،، دھاڑ سے دور ازہ کھولتے اندر آئے جہاں وہ بے شرم عورت مزے سے بیٹھی بڑے مزے سے نائٹ ڈریس پہنے میگزین پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

دھاڑ کی آواز پر سامنے دیکھا تو بے شرم اور بے غیرتی سے مسکرائی اور اٹھ کر اسے اسکے سامنے آئی۔۔۔۔۔



پتہ ہے تمہیں۔۔۔!!!!

ہاں پتہ ہے سب پتہ ہے۔۔۔!!!

لیکن یہ سب میں نے کیوں کہا احد کیوں آخر کس لیے کیا جان من۔۔۔!!!

بکو اس بند کروووو بلکل بند ددد۔۔۔!!!!!!

تم جیسی عورت کا نام میں کل تھا نا آج۔۔۔!!!

میں ہمیشہ سے اسکا تھا اسکا جس کا تم نے قتل کرنا چاہا،، ہوں تھا اور رہوں گا اااا۔۔۔

نہیں بلکل نہیں تم۔ کل بھی میرے تھے آج بھی میرے ہو اور ہمیشہ رہو گے اسے ہمارے بیچ میں سے نکلنا ہو گا

وہ اپنے گون اتارتی احد کے جانب۔ بڑھی احد نے جھٹکے سے اسے صوفے پر گرایا،، میرے قریب آنے کی

ہمت بھی مت کرنا جان لے لوں گا تمہاری سمجھی۔۔۔!!!!

اتنے میں وہ کچھ کرتی باہر پولیس کے سائرن کے آواز آئی نمرہ گھبرائی،، پولیس اندر آئی،، احد صاحب نے

تمام ثبوت اسکے خلاف پولیس کو دیے اور اسے سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا،، دکھ تو بہت بڑا تھا جلد اسکا مدواہ نا

ہو سکتا تھا پر ہر گزر تا وقت تکلیف کے لیے مر حم ہوتا ہے۔۔۔!!!

احد کی توجہ پیار کثیر اور مسز آصف کے ساتھ اور محبت نے اس دکھ کا مداوا کیا اور پھر ہے جلد آمنہ کی جھولی بھر آئی دو سال بعد اللہ نے انکی۔ شایان جیسے خوبصورت تحفے سے نوازہ اور وہ ہنسی خوشی دوبارہ اپنی زندگی می۔ مگن ہوئے تھے یہ جانے بغیر ایک چڑیل دوبارہ آئے گی دوبارہ،، پر ابھی نہیں تو پھر کبھی کیونکہ ان جیسی ناگنوں کے زہر اتنے گہرے ہوتے ہیں کہی نا کہی اثر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔!!!

حال:

سعیر کا میسج پڑھنے کے بعد زرش گھر اسی گئی آخر ایسا کیا ہوا تھا جو سعیر اس طرح گھبرا یا ہوا تھا اور اسے بیک سائیڈ پر بلانے کا کہا تھا کیوں آخر وہ تو گھر بھی اجاتا تھا لیکن ایسا کیا ہوا تھا زرش نے فوراً سے شمال لی اور بیک سائیڈ والے گیٹ پر پہنچی جہاں اس لڑکے نے اسے آنے کا کہا تھا،، اف ف یہ پاگل لڑکی جتنی مرضی بری کنڈیشن یا بری بات نا ہو سعیر ہمیشہ اپنے فون سے میسج کرتا یا پھر گھر اجا فاسی اور نمبر سے کیوں آخر کیوں اس میں عقل نہیں تھی کیا سعیر تو کھڑکی پھلانگ کر اسکے کمرے میں بھی اجاتا تھا کیوں بھول گئی تھی سب شاید آج اسکی قسمت کے ستارے گردش میں ہی تھے۔۔۔





چھوڑ۔۔۔!!!

منہ میں الفاظ رہ گئے جب کسی نے بازو پکڑ کر کھینچا اور گاڑی میں پٹخا ہاتھ سے موبائل چھین کر باہر پھینک دیا وہ ٹوٹ گیا۔۔۔

ہیے،، زرش۔۔۔!!!

ہیلوو۔۔۔!!!

زرشش۔۔۔!!!!

زرشششش۔۔۔!!!!

سعیر گھبرا گیا،،،، چھٹی حس نے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا مطلب کے کل صبح جہاں فنکشن تھا وہاں یہ کیا ہو گیا تھا نووووووو۔۔۔!!!!

وہ جلدی سے اٹھا سمپل ٹروازر شرٹ میں ملبوس ماتھے پر بکھرے بال،،، مرداناوجاہت کا شاہکار وجیہہ شخص اس حالت میں۔ بھی نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگ رہا تھا،،، ابھرتے ہوئے باڈی کے مسلز ززا اسکو مزید ہینڈ سم بنا رہے تھے۔۔۔ وہ جلدی سے چلتا نیچے آیا سمجھنے میں دو منٹ نالگے کہ یہ سب سازش کے تحت ہوا ہے،،، کسی نے زرش کو بلیک میل کر کے بلایا ہے مگر سعیر بن کر،،، وہ نیچے اتر کر آیا جہاں شاہ صاحب سارہ اور آیان بیٹھے تھے،، اسکو پریشانی اور جلدی سے باہر جاتا دیکھ شاہ صاحب نے روکا۔۔۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

رکو کہاں جا رہے ہو اس وقت اتنی جلدی میں سب ٹھیک ہے۔۔۔

نہی۔ ڈیڈی میں بعد میں۔ بتاؤں گا ابھی مت رکیں مجھے جانے دیں وہ رکا نہیں بلکہ باہر نکل گیا جبکہ ایان اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے لڑکے کہاں جا رہے ہوئے کوئی پریشانی ہے اس طرح گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔۔۔؟؟؟

بھائی،، بھائی ٹائم نہیں ہے،، بھائی زرش،، زرش کو وہ لے گئے۔۔۔

زرشش،، کون کون لوگ لے گئے اسے کیا بات کر رہے ہو۔ سعیر مجھے تمہاری کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔

بھائی زرش،، زرش کیڈناپ ہوگئی ہے شاید۔۔۔

مگر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔

ابھی تک حال مجھے کچھ نہیں پتہ نا مجھے کچھ سننا ہے نا بتانا مجھے میری زرش کو ڈھونڈنا ہٹیں س۔۔۔۔۔

اچھا کو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔۔

سہی۔۔۔!!!

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور سعیر نے زن سے گاڑی بھگائی۔۔۔

پانچ منٹ کی مسافت کے بعد وہ۔ لوگ قریشی ہاؤس پہنچے جہاں فنکشن کی تیاریاں ہو رہی تھیں ایسے میں کسی کو نہیں۔ پتہ تھا کہ انکے اپنے گھر سے انکی اکلوتی بیٹی گھر سے غائب ہو گئے ہے،،، سعیر نے کچھ ناسناوہ سیدھا زرش کے کمرے کی طرف لپکا،،،، دروازہ کھول کر اندر آیا جہاں خالی کمرہ اور بیڈ اسے منہ چڑھا رہا تھا جلدی سے بڑھ کر واٹر روم چیک کیا مگر وہ کہی بھی نہیں تھی،،، اب تو شک یقین میں بدل چکا تھا وہ فوراً سے بھاگتا ہوا نیچے آیا

۔۔۔۔

بھائی وہ کمرے میں بھی نہیں ہے اب کیا کریں کہاں ڈھونڈیں اسے۔۔۔۔۔

مجھے وہ۔ چاہیے ہر حال میں چاہیے آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔

سعیر تم حوصلہ رکھو تمام۔ پولیس سٹیشن میں آگاہ کر دو اور جگہ جگہ لگانے کا بولو وہ کہیں نہیں جا پائے گی۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں ابھی انفارم کرتا ہوں۔۔۔

سعیر نے فوراً شہر کے بڑے چھوٹے تمام پولیس سٹیشن کی پولیس کو انفارم کیا اپنے تمام گارڈز الٹ کیے،، آمنہ جو کسی کام سے نیچے آرہی تھی ایان اور سعیر کو وہاں کھڑا دیکھ کر چونکے جو اب بغیر بتائے واپس جا رہے تھے

۔۔۔۔۔

روکو زرا تم دونوں لڑکو۔۔۔!!!!

کہاں جا رہے ہو یہ چھپ چھپ کر خیریت۔۔۔!!!!

سعیر صاحب۔۔۔!!!!

سعیر تو نہیں البتہ ایان پیچھے مڑا۔۔

السلام علیکم خالہ۔۔۔!!!

واعلیکم السلام۔۔۔!!!!

کہاں جا رہے ہو ملے بغیر خیریت تو ہے۔۔۔

خیریت،،، خالہ خیریت دریافت آپ ہم۔۔۔ سے کر رہی ہیں ہاں۔۔۔!!!!

کیا مطلب ہے تمہارا سعیر۔۔۔؟؟؟؟

خالہ آپکی بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

زرش۔۔۔!!!

جی آپکی بیٹی زرش کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

اپنے کمرے میں پر کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو خیریت کچھ ہوا۔۔۔

کچھ خالہ کچھ وہ کمرے میں نہیں ہے خالہ آپکی بیٹی کو کوئی اغواہ کر کے لے گیا آپکے ہی گھر سے۔۔۔۔

واٹ نان سینس یہ کیا بکوا سسس ہے تمھاری وہ۔ کمرے میں ہی ہوگی میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔

خالہ وہ کمرے میں نہیں ہے یار رر رر۔۔۔۔!!!!!!

ابھی وہ۔ کچھ بولتیں باہر سے احان آیا جو اپنے دوستوں سے مل کر آ رہا تھا وہ۔ سیدھا ماں کے پاس۔۔۔۔

ماما یار آپی کہاں ہیں۔۔۔؟؟

یہ۔ انکا فون باہر ملا۔ مجھے سکریں ٹوٹ چکی ہے وہ خود کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

ہاں فون سعیر نے فوراً سے احان کے ہاتھ سے زرش کا۔ فون چھینا، اب وہ فون اتنا بھی خستہ نہیں تھا کہ کھلتا ہی نا

سعیر نے اسے جیسے تیسے کھولا اسکی سکریں ضرور ڈیج ہوئی تھی پر جیسے تیسے اوپر بیٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

سعیر نے جلدی سے ریسنٹ کال نکالی مگر اس میں ریسنٹ کال سعیر کی تھی،،، چھٹی حس نے میسج کی جانب توجہ دلوائی تو فوراً میسجز کھول کر دیکھے،، سامنے ان نون نمبر سے کسی نے سعیر بن کر بکواس کی ہوئی تھی سعیر سمجھ گیا یہ سب پلانگ کی تحت ہوا ہے اور جس پر شک جا رہا تھا شاید نہیں یقیناً وہی تھے۔۔۔

کلک کلک،،، کیا ہوا سعیر تم لوگ کھڑے کیوں ہو جاؤ ڈھونڈو نا۔۔۔

شایان۔۔۔!!!!!!!

عالیان۔۔۔!!!!!!!

نیچے اودو نوں۔۔۔

ماں کی آواز سن کر وہ دونوں گھبرائے ہوئے فوراً نیچے بھاگے۔۔۔

کیا ہوا ماما۔۔۔؟؟؟

ازاٹ آل رائٹ آپ گھبرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔۔؟؟؟

ایان۔۔۔!!!

تم۔ لوگ یہاں خیریت اس وقت۔۔۔؟؟؟

شایان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

بھائی ہم۔ کیوں ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں چلیں اسے ڈھونڈیں۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔!!!

شایان،، شایان،، زرش،، زرش کیڈناپ ہو گئی ہے وہ اسے آمنہ نے ساری بات شایان کو بتائی جسے سن کر اسکے پاؤں نیچے سے زمین کھسکی۔۔۔

اففف،، یہ کیا ہو گیا ااااا،، آپ پریشان ناہوں ہم۔ ڈھونڈھ لائیں گے اسے وہ۔ مل۔ جائے گی بہت جلد آپ یقین رکھیں اور دعا کریں وہ مل۔ جائے۔۔۔

سعیر،، سعیر یہ جو لاسٹ نمبر سے اسے میسج آیا اسکی ڈیٹلز نکلو او ساری کہاں ہے کون ہے،،، کی اپنی زرش اسکے پاس ہی ہو عالیان نے سعیر کو بولا۔۔۔



ایگزیکٹو،، میں بھی نکلاتا ہوں۔۔۔

سعیر نے وصی کو فون کیا جو پہلی ہی بیل پر رسیو ہوا۔۔

جی سر رر۔۔۔!!!

وصی میں ایک نمبر بھیج رہا ہوں اسکو ٹریس کرواؤ کس کا ہے،، اور سادی ڈیٹلیز نکلو او۔۔۔

شیور سر۔۔۔!!!

جلدی۔۔۔!!!

سعیر نے فون کاٹا اور باہر کی جانب لپکا اس کے ہی پیچھے ایان شایان اور عالیان لپکے۔۔

وہ۔ لوگ زرش کو لے کر کسی جنگل کی طرف جا رہے تھے کسی گاؤں میں جہاں کسی کی پہنچنا ہو سکے ہاں البتہ وہ زرش کو اپنے پاس رکھ کر فصحی کی مشاکو۔ اپنے پاس ضرور بلو لینا چاہتے تھے،، شاید وہ زرش کو۔ واپس دے دیتے،، رضا کا کہنا تھا کہ وہ ہر طرح سے زرش کو اپنا بنا کر واپس لٹائے گا شاہد جب تک سعیر اسے چھوڑ دے گا اور وہ اسے دوبارہ اپنے پاس لے آئے گا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ۔ سعیر ہے سعیر شاہ،، یعنی شاہ صاحب کا وارث،، سارہ بیگم کا بیٹا جس کی پرورش ان دونوں نے کی ہے اگر آج زرش یہاں سے پاک نا بھی جائے تو وہ کبھی بھی اپنی سانسیں۔ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ زرش اسکی سانس تھی اسکا عشق اسکی دیوانگی وہ کیسے اپنی سانس کو چھوڑ سکتا تھا بھی تو اسنے سعیر کے عشق کا اندازہ نا لگایا تھا کہ اسے اپنی زرش ہر حال میں قبول ہے وہ اسے کبھی نہیں جانے دے گا اور اللہ اللہ سے بھر کر کونسی ذات ہے یہاں سو نیا ایا۔۔۔۔۔!!!!

جتنی مرضی طاقت کیوں نارکھتا ہو سانسے والا جتنا بڑا وادیڑہ یا غنڈا کیوں نا ہو وواللہ کے سامنے اسکی طاقت ٹھپ ہے۔۔۔۔۔

وہ فل وقت تو اٹھالایا ہے زرش کو ووو و مگر سعیر اور زرش کے عشق کی حفاظت کرنا رب کا کام ہے رب

کا ایا۔۔۔۔۔!!!!

رب چاہے تو یہ دنیا رک جائے،، سورج طلوع نا ہو تو تم کیا چیز ہو رضا تم تو ایک۔ معمولی سے انسان ہو جس کی اللہ کے حکم سے ابھی اسی وقت سانس بند ہو جائے۔۔۔۔۔

رضا بعد میں آنے والا تھا جبکہ فصحی لے کر آیا تھا زرش کو اور اب اسے وہاں پہنچانا تھا جہاں حکم تھا،، رضا کو کسی کام سے باہر جانے پڑ گیا اس لیے اسے وہی باندھنے کا حکم دیا،، فصحی بیک سیٹ پر بیٹھا تھا زرش اسکے بازوؤں میں



ہیلووووسائیں بہت بڑی گڑبڑ ہوگئی ہے۔۔۔

اے کیاہواکیابھونکے روے تووووو۔۔۔۔۔

اووسائیں شاید زرش بی بی کے گھر والوں کو۔ پتہ۔ لگ گیا ہے کہ وہ کیڈنیپ ہوگئی ہیں،، یا اس سعیر کو جگہ جگہ پولیس کے ناقے لگ چکے ہیں صاحبب۔۔۔۔۔!!!

آپ جس راستے سے جارہے ہیں اس کی طرف پولیس کی گاڑیاں آرہی ہیں۔۔۔

اے کیاہو اس کر رہا ہے تووووو۔۔۔۔۔؟؟؟

بلکل سہی کہہ رہا ہوں سائیں۔۔۔

اچھا چل سالے فون رکھ میں اس چھکڑی کو لے کر بھاگ رہا ہوں تو بتادی رضا کو۔۔۔

پرسائیں وہ تو صرف آپکا ہی فون اٹھائیں گے۔۔۔

او اچھا میں کر لو گا اسے فون بند کر۔۔۔

نفیس تو نے اس کا فون تو دور پھینک دیا تھا نا۔۔۔

جی جی سائیں آپ فکرنا کرو میں نے زور سے پھینک دیا تھا کسی قسم کا کوئی فون یا سراج نہیں مل سکتا اب تک تو وہ فون بھی سپونل ہو گیا ہو گا۔۔۔

چل یہ اچھا ورنہ اس میں میرے میسج دیکھ کر وہ پتہ لگوا لیتے،، اور فحی کے پاس میرا یہی نمبر ہے۔۔۔

ایک کام۔ کر یہ گاڑی یہی کہیں سنسان راستہ دیکھ کر اتار میں اسے لے کر جا رہا ہوں یہ پاس گاؤں میں کھیتوں کھیت،،، تو فحی کو بتا دینا ہاں۔۔۔

اور ہاں یاد رہے میرے یہاں۔ پہنچنے کے گھنٹے بعد بتاؤ اس بات کے پیسے تجھے میں الگ سے دوں گا۔۔۔

پر سائیں اگر فحی سائیں کو پتہ چل گیا تو۔۔۔

دیکھیں گے،،، اس کو چھوڑ کر میں اسے کسی اور تھکانے پر مشا کو لانے کا بولوں گا جیسے تیسے۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔۔۔

ہاں ٹھیک۔۔۔۔

وہ کمینہ زرش کو گود میں بھر کر کہیں کھیتوں میں۔ گم ہوا تھا جبکہ وہ بیچ میں ایک آدمی نکل کر اسی کے پیچھے گیا  
شاید ڈرائیور۔۔۔۔۔

سعیر ایان،، شایان کم از کم کوئی ایسا نا تھا جو زرش کو ڈھونڈ نہیں رہا ہر کوئی اپنے طریقے سے الگ الگ کوشش کر  
رہا تھا،، آخر وہ کہاں گئی، پولیس گارڈز سب الرٹ تھے،، سعیر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ادھر ادھر لے چین  
نگاہوں سے اپنی جان کو ڈھونڈ رہا تھا جب اچانک سے فون رینگ ہوا۔۔۔  
سعیر نے بلوٹو تھ کنیکٹ کر رکھی تھی فون لیس کر کے کان کو لگایا۔۔۔

ہیلو لیسس۔۔۔!!!!

ہیلوووو سررر۔۔۔!!!!

نمبر ٹریس ہو گیا ہے،، نمبر کی لوکیشن،،، کسی قلعہ کورٹ عبد الملک جو کہ اسلام آباد سے کچھ ہی دیر کی مسافت پر ہے وہاں کی ہے،،، وہ لوگ شاید میڈم کو کے کروہاں جا رہے ہیں۔۔۔

کیا اااا تم تم اس تک پہنچو و فور ااا۔۔۔!!!!

میں آ رہا ہوں۔۔۔!!

ایگزیکٹ لوکیشن پتہ کروو سمجھے میں بس آ رہا ہوں۔۔۔۔

شیور سر۔۔۔۔

کیا ہوا سعیر کچھ پتہ چلا۔۔۔

بھائی جس نمبر سے زرش کو میسج آئے تھے وہ نمبر ٹریس ہو چکا کسی قلعہ کورٹ عبد الملک کی لوکیشن ہے مجھے تو راستہ بھی نہیں۔ معلوم آپ میپ کھولیں اور پلیز زچیک کریں۔۔۔۔

ہاں شیوررر۔۔۔۔

دوسری طرف وہ لوگ جو الگ گاڑی میں۔ زرش کو ڈھونڈ رہے تھے،،، ناملنے پر ہاتھ سے جان نکل رہی تھی آخر اکلوتی بہن کہاں چلی گئی،،، اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں کے محور میں گم ہی تھا جب اچانک چنگارتے فون نے عالیان کو سوچوں سے باہر نکالا۔۔۔

ہیلو یس کون۔۔۔!!!

تمہارا دوست یار یا کچھ بھی سمجھ لو عالیان میاں۔۔۔!!!

دوسری سمت والے انسان کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ عالیان کو وہ کڈ نیپر یا دشمن میں سے کوئی لگا نگر ابھی کسی بھی قسم۔ کی بکواس کرنا یا غصہ کرنا اسکی بہن پر بھاری پڑ سکتا تھا۔۔





اگر زرش کو سہی سلامت پاکیزہ اور بالکل ٹھیک چاہتے ہو تو مشا کو میرے حوالے کر دوووو۔۔۔!!!

عالیان کے جسم سے دو منٹ کے لیے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

مم، مشا اااا۔۔۔!!!

ہاں مشا۔۔۔!!!

مشا تو اسکا عشق تھا دیوانگی اسکی ہونے والی بیوی، مگر زرش کا۔۔۔ سب میں کیا قصور تھا۔۔۔

ایک طرف بہن تھی تو دوسری طرف محبت کیا کرتا اصل امتحان تو اب شروع ہوا تھا۔۔۔

مشا میرے پاس نہیں ہے، مشا اپنے گھر ہے،، مجھے خود نہیں معلوم وہ کہاں ہے پاکستان آنے کے بعد مجھے وہ نہیں ملی۔۔۔



وہ ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا جہاں جہاں وہ زرش کو لیے جا رہا تھا اسکے پیچھے اسکا تعاقب کرتا وہ چلا جا رہا تھا آخر ایک جگہ انکا تعاقب کرتے وہ ایک درخت کے پیچھے وہ چھپا اور عالیان کا۔ نمبر ڈائل کیا۔۔۔

عالیان نے فوراً سے پہلے اٹھایا۔۔۔

ہیلو بولو کہاں چاہیے تمہیں مشا اپنا پکے ٹھکانا بتاؤ میں وہاں پہنچتا ہوں میری بہن کو کچھ نا کرنا۔۔۔

سر میں میں وہ نہیں ہوں جو آپ سمجھ رہے ہیں آپ یہ سمجھ لیں کہ میں آپ لوگوں کا ویل و شر ہوں۔۔۔

ویل و شر۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب کھل کے بولووو۔۔۔!!!

سر اس دھوکے باز بندے نے آپ سے جھوٹ بولا ہے میں جو بھی ہوں آپ مجھے نہیں جانتے میں آپ کو بہت

اتجھے سے جانتا ہوں سر۔۔۔

سراس نے آپکو دھوکا دینا ہے زرش میڈم کی عزت خطرے میں ہے سررر،، وہ انہیں یہی پھینک کر آپ سے مشامیڈم کو بھی ہتھیالیں گے سر میں آپکو ایکزیکٹ لوکیشن میل کر رہا ہوں آپ میپ کے ذریعے وہاں تک جلد پہنچے ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس ہم کورٹ عبد الملک کے تھوڑا سا آگے ایک بلکل سنسان راستہ ہے،، یہ اسلام آباد سے تھوڑا سی آگے واقع ہے آپ جلدی وہاں پہنچ جائیں۔۔۔۔

شیور مگر آپ ہیں کون مجھے نام۔ تو بتائیں۔۔۔۔

نام میں کیا رکھا ہے صاحب بس آپ اپنی معصوم بہن اور سعیر کے عشق کو بچالی جیے میں لوکیشن دیتا ہوں اس انسان نے فوراً سے پہلے کال کاٹی۔۔۔۔

عالیان ارے ارے کرتا رہ گیا مگر اس نے ایک ن سنی اور فورالو کیشن میل کی اور اسی راستے کے تعاقب میں چلتا چلا گیا جہاں وہ گیا تھا کچھ بھی غلط ہونے سے جیسے تیسے اسے رکنا تھا انکے پہنچنے تک۔۔۔۔

عالیان نے سب کو فوراً سے پہلے گروپ کال کر کے ایک جگہ رکنے کا کہا، سب اسی راستے میں آکر رکے، سب سے آگے عالیان کی کار تھی دوسری جانب ہی سعیر کی رکی، اس سے پیچھے شایان۔ کی، بلیک بڑی بڑی لینڈ کروزرز ایک ہی لائن میں آکر رکی ایک الگ ہی منظر پیش کیا۔۔۔۔

کیا ہوا عالیان تو نے کیوں رکازر شش کا پتہ چلا۔۔۔!!؟؟

سعیر بے چین ہوا اسکی بے چینی اسکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔۔

زر شش کا سوچ سوچ کر دل میں ہول اٹھ رہے تھے وہ ٹھیک تو ہوگی اسے کچھ ہو گیا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا سوچ کے آتے ہی جیسے جسم۔ کانپ سار ہا تھا۔۔۔

ہاں سعیر عالیان نے اب سے لے کر ساری بات اسے بتائی،، سب مشاوا الامعاملہ بھی جسے سن کر اور ٹینشن لہک ہو گئی۔۔

ایک منٹ ایک منٹ تمہارے پاس فحسی کا نمبر ہو گا توووو۔۔!!  
جس سے تمہیں ابھی کال آئی رائٹ۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں اس نمبر سے۔۔۔

رائٹ اسے ٹریس کرواؤ عالیان ابھی اسی وقت۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں ہے سعیر مجھے لوکیشن اچکی ہے،،، مجھے اس بندے نے لوکیشن دی ہے وہ جگہ یہاں سے 30 منٹ کی مسافت پر ہے ہمیں وہاں پہنچنا ہے۔۔۔

تو منہ کیا دیکھ رہے ہو چلو۔۔۔!!!

ہاں چلو میں لوکیشن فاروڈ کرتا ہوں تمہیں۔۔۔

ہاں شیور جلدی۔۔۔

عالیاں نے اسے لوکیشن میل کی وہ لوگ فوراً کورٹ عبدالملک کے لیے نکلے۔۔۔

فصیح زرش کو لے کر ایک ہٹ نما مکان میں آیا جو دو کمروں پر مشتمل تھا، وہاں آکر ایک بیڈروم میں زرش کو لٹایا، اور سب سے پہلے فون کی طرف متوجہ ہو اس سے پہلے رضا آکر اس کا خاتمہ کرتا اسے کسی طرح روک کر اپنا کام۔ کرنا تھا اور پھر یہاں سے بھاگتا تھا۔۔۔

فصیح نے رضا کو کال کی اور اسی کسی بھی طرح بھلا پھسلا کر وہاں سے گھنٹہ لیٹ آنے کا کہا۔ اور یہ بھی بول دیا کہ زرش اسکے پاس یہاں امانت ہے وہ آرام سے سارا کام تمام کر کے آئے اس نے یہ تک نابتایا کہ جگہ جگہ پولیس کے ناکے لگ چکے ہیں۔۔۔

رضا کے دماغ میں سکیم آئی تو اس نے سوچا ایک تیر سے دو نشانے کیوں نالگائے جائیں کیا پتہ عالیان مشا کو۔ لے کر آئے یا نہیں مگر رضا ضرور لائے گا جیسی اسے کہا کہ اسے جیسے تیسے گھر کے باہر چلا کر اٹھایا جائے۔۔۔

فصیح عقل کے اندھے نے اسے اسی وقت ہاں کر دی یہ جانتے ہوئے شہر میں ہر جگہ ناقہ ہے کیسے لاپائے گا، مگر عقل تو ہمیشہ گھاس چڑھنے جاتی ہے اس کے اس پلین میں حامی بھر لی۔۔۔



کال۔ کاٹ کر زرش کی جانب متوجہ ہوا، کیونکہ اب اسے عالیان کو تنگ کرنے کی ضرورت نہ تھی،،، اب اسکا کام ایزبلی ہو رہا تھا جی،، اپنی شرٹ اتار کر اس طرف بڑھا۔۔

وہ جو کافی دیر سے بیہوش تھی اچانک آنکھ کھلی سر شدید بھاری ہو رہا تھا مگر خود کو اچانک کسی اور جگہ پا کر ایک دم اٹھی فوراً سے پہلے یاد آیا کہ وہ سعیر کی بات سننے باہر آئی تھی مگر کسی نے کھینچ کر اندر سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ دو شیطان صفت آدمی اسکی طرف بھر رہے تھے ایک کے ہاتھ میں موبائل فون تھا اور دوسرا شرٹ کیس اسکے پاس۔۔۔

ف،،، فصیح۔۔۔!!!

تت،، تم۔۔۔!!!

مم،، میں یہاں۔۔۔!!!

وہ۔ ایک دم۔ گھں راگئی۔۔۔







میرے قریب مت او۔۔۔!!!

سسسس،،، سعیر۔۔۔

سعیر فصی کی جانب۔ تھا اور جھٹکے سے اسکے منہ پر۔ مکام کر اسے نیچے گرایا۔۔۔

اس کے اوپر جھکا ااا اور اس پر مکوں کی برسات کرنے لگا۔۔۔

یو باسٹر ڈ،،،، آوارہ کتے،،،،،۔۔۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میری زرش کو چھونے کی مسلسل اسکے منہ پر

مکے برساتے سعیر نے بولا۔۔۔

تو نے میری زرش کو چھو اااا بھی کیسے ےےےے تجھے کیا ااگا سعیر مر گیا،،،،، تو لے آیا اسے،،،،، وہ نہیں آئے

گاجب تک سعیر زندہ۔ ہے سعیر کی زندگی کو سعیر کی سانسوں کو کچھ کرنا آسان نہیں کتے،،،،، زور دار پنچ اسکے

پیٹ پر مارا،،،،، ایک خون کا فورانکل کر اسکے منہ سے باہر آیا۔۔۔



نانا دور دور بھائی سعیر ررر۔۔۔!!!

زرشش میرا بیٹا آنکھیں کھولو اوپن یور آئیز بھائی از ہیئر ررر۔۔۔!!!

ابھی وہ کچھ بولتا کہ اچانک فضا میں ٹھٹھااااااااااا کی آواز گھونچی اور ایک سناٹا چیرتی گولی زرش کے بازو کے پاس آکر لگی اور اسکی چیخ فضا میں بلند دود ہوئی۔۔۔۔۔

وہ دیوانہ عاشق اس آدمی پر جھکا ہوا اس پر مکوں کی برسات کر رہا تھا آخر اسکی ہمت کیسی ہوئی اسکی زرش اسکی محبت کو ہاتھ بھی لگانے کی۔۔۔

یہ،،، یہ ان ہونٹوں سے تو نے میری زرش کو چھو انااا میں تیرے یہ ہونٹ کاٹ دوں گا، پاکٹ سے اپنی نائف نکال کر اسکے ہونٹوں کی درمیان میں کٹ لگا ڈالا وہ جو شاید مرچکا تھا یا مار کھا کھا کر بیہوش ہوا تھا وہ اسکو بھی نہیں بخش رہا تھا دیوانہ وار اسکے منہ پر مکے برسائے جا رہا تھا جیسے آج اسکی سانسیں چھیننے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔۔

ایسے میں شایان مسلسل زرش کو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش میں تھا جو کچھ بھی سننے کو تیار نا تھی۔۔۔







یہ مشش---مشااا---!!!!

عع،،،۔ عالیان مجھے بچائیں۔۔۔

اے چھوڑو ووا سے۔۔۔!!!!

بکواس بند کر رورور نہ اڑا دوں گا اس کی شہہ رگ۔۔۔!!  
وہ مشا کی شہہ رگ پر گن رکھتا بولا مشا پھڑ پھڑائی۔۔۔

دیکھو چھوڑ دو ووا سے میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔۔!!!!

عالیان چینجا۔۔۔!!!

ٹھا،،،،،۔۔۔!!!!

مشا کی طرف گن کرتے ساتھ ہی نیچے کر دی گولی زمین میں دھنس گئی۔۔۔



الفاظ منہ میں رہ گئے جب نیچے لہو لہان فصیح پر نظر پری۔۔۔

فصیح۔۔۔!!!!

یہ کیا کیا تو نے سعیر شاہ۔۔۔!!!

میں تجھے چھوڑوں گا نہیں ناہی تیری اس محبوبہ کو فصیح نے شوٹ کیا پاس ہی کھڑے عالیان نے زرش کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

ایک گولی زرش کے بازو میں آر پار ہوئی تھی اور وہ تکلیف سے چلائی تھی۔۔۔

اسہہ۔۔۔!!!!

زر شششش۔۔۔!!!!

زرش تمہیں لگی۔۔۔۔

وہ زرش کی جانب متوجہ ہوا جو بیہوش ہو چکی تھی۔۔۔

اب کی بار رضا کا نشانہ سعیر تھا، گن کارخ سعیر کی جانب کھڑے اسے گھور رہا تھا سعیر بھی کونسا کم تھا مقابلے میں کھڑا لال سرخ آنکھیں لیے،،، پینے میں شرابور،،، ماتھے پر بکھیرے بال لیے اسے گھور رہا تھا،،، لال آنکھوں کی لاگی اور اس کی وحشت ایسے معلوم ہو رہی تھی جیسے اسے سالم آنکھوں سے نکلے گا،،، واللہ دومانٹ کے لیے تو سامنے والا بھی گھبرا گیا مگر یہ وقت گھبرانے کا نہیں تھا۔۔۔۔

مگر سوچنے کی بات تو یہ تھی کہ اتنے ناقوں کے بعد وہ مشا کو لے کر ان تک پہنچا کیسے آ کیسے گیا۔۔۔

وہ گن لیے کھڑا سعیر کو گھور رہا تھا جب اچانک کاؤنٹ ڈاؤن سٹارٹ کیا۔۔۔

سعیر شاہ تمہارا کھیل ختم آج تم ختم،،، میرے باپ سے کئی سال پہلے تمہارے باپ نے اسکی بیوٹی تمہاری ماں کو چھینا تھا وہ تو چپ بیٹھ گئے،،، پر میں میں ہو میں رضا خضر بٹ میں اپنی چیز کو اپنا بنا کر رہوں گا تمہیں مرنا ہو گا

۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ زخمی سا وحشی سا مسکرایا۔۔۔

ابے،، باپ کی اولاد دم ہے تو سامنے آکر مقابلہ کرنا اااا بزدلوں کی طرح لڑکیوں کو اغوا کر کے،، گن چلا کر کیوں ہتھیار ہے ہو،، ماں کا دودھ پیا تو او آکر میرے ساتھ لڑوووو۔۔۔

بکو اس بند کر اپنی،،، میں کیوں لڑوں،،، جو کام آسانی سے ہو سکتا میں کیوں اتنا ٹم لگاؤں۔۔۔

نہیں،،، بزدل انسان تم یہ بولو کہ تم گنزا اور اپنے ان کتوں کے دم سے کام لیتے ہو ورنہ تم لوگوں میں کہاں اتنا دم کوئی بھی مار کر پھینک جائے۔۔۔

اےےے۔۔۔۔۔!!!

رضانے ٹریگر دبا یا ایک گولی نکل کر سامنے دیوار کے آر پار ہوئی تھی مگر ادھر وہ رضا لڑکھڑا کر دور گر امشا بھی لڑکھڑا کر گری۔۔

سعیر جو کہ آنکھیں بند کر گیا تھا اچانک کھولیں سامنے شایان گن لے کر کھڑا تھا یعنی شوٹ اسی نے کیا تھا۔۔۔

جیسی ہی شایان نے دیکھا کہ رضا ٹیگر دبانے لگا ہے وہ نہیں رکے گا فوراً سے پیچھے سے نکلا اور جا کر اسکے بازو پر  
فائر کیا۔۔۔

رضا کے گرتے گن پیچھے گری،،، جب عالیان نے فوراً سے تھاما اور رضا پر تانی۔۔۔

یو باسٹر ڈڈ ڈڈ۔۔۔۔!!!

تجھے کیا۔ لگا تھا کچھ بھی کر لے گا بہت آسانی سے ہمدی محبتوں کو لے اڑے گا بھول ہے تیری،،، ہم۔ اتنے  
کمزور نہیں ہے کتے،،، اسکے سینے پر زور سے پاؤں رکھتا بولا وہ کراہ اٹھا اپنے پاؤں پر زور ڈالے وہ غرایا تھا رضا کی  
ابہہ نکلی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاہا سحیر۔۔۔!!!

دیکھو کیسے ابھی بھاؤ بھاؤ کر رہا تھا نا۔۔۔۔!!؛

اب کیسے اسکی موت اسکے سامنے کھڑی ہے۔۔۔





اسکو ہم۔ پولیس کے حوالے کریں گے،، وہ دیکھ لیں گے جب وہاں ٹارچر ہو گا جب مسلسل پٹیتے ہوئے مریں گے ازیت سے تو تمہیں بھی سکون ملے گا،، ہم۔ بہنوں والے ہیں ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہیے ہمیں ویسے بھی کل سے فنکشن سٹارٹ ہے چھوڑو پولیس کیس ہے اسے ہینڈل کرنے دو۔۔۔۔

پر بھائی۔۔۔!!

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ پولیس کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا،، پولیس اندر آئی۔۔۔۔

یہ مسٹر شایان۔۔۔!!!

یہ ایس پی زارم خان۔۔۔!!!

بہت شکریہ اپنے اتنے ایمپورٹنٹ مشن چھوڑ کر یہاں آنے کا۔۔۔

ارے نہیں کیسی باتیں کر رہے ہیں مسٹر شایان آپ یہ میرا فرض تھا۔۔۔

ان کو کتے کی موت مارے گا زرام میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی بھی بچے۔۔۔۔

چل کریں لہے فکر رہیں آپ،، اپنے مشن کے ساتھ انہیں ہینڈل کرنا میرا کام ہے مجھے پر چھوڑ دیں۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

زرام نے اپنے کونسٹیبلز کو انہیں اٹھانے کا کہا پہلے انہیں کسی ہو اسپتال سے ٹریمنٹ دلوانا تھا دیکھنا تھا زندہ بھی ہے کہ نہیں،، کونسٹیبلز نے آگے بھر کر اسکی نبض چیک کی جو فحی کی مدہم چل رہی تھیں،، اسے لے جا کر ہو اسپتال پہنچایا جبکہ رضا بھی اسکے ساتھ تھا،، بازو میں گولی لگی تھی اسے نکلوا کر انہیں تھانے سلاخوں کے پیچھے لے جانا تھا۔۔۔

سعیر اور شایان ان کے جانے کے بعد زرش کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ عالیان مشاکی جانب۔۔۔

زرش۔۔۔!!!!

زرش میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔

سعیر اس پر جھکا سے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جب بازو پر خون دیکھا۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!

میری جان...!!!

نور اسے اسکا ڈوپٹہ لے کر اسکے بازو پر۔ باندھا اور گود میں بڑھ کر باہر کی طرف لپکا، ایان اور شایان بھی اسکے پیچھے چل دیے۔۔۔

وہ جواب بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی بڑی فرصت سے جیسے اب اس سے ضروری کام ہے ہی نہیں، پہلے ہی کیوں نیچے آئی اور سوچنے کی بات اس تک پہنچی کیسے۔۔۔؟؟؟

عالیان اسے خون خوار نظروں سے گھور رہا تھا، کتنا ڈر گیا تھا وہ، جب اسکے منہ سے مشا کا نام سنا اور جب اپنی آنکھوں سے اس شیطان صفت کی بازوؤں میں اسے دیکھا ج

کتنا خون خولا دل دہل کر رہ گیا یہ کیا ہوا تھا۔۔۔

رونا بند کرو اپنا ااا۔۔۔۔۔!!!

وہ دھاڑا۔۔۔!!!

مشامزید سہمی۔۔۔۔

میں نے کہا رونا بند کرو مشا۔۔۔۔۔!!!!

وہ چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے روبرو کیا گرفت اس قدر سخت تھی مشا سسک پڑی۔۔۔

کیسے،، کیسے پہنچی تم اس گھٹیا غلیظ آدمی تک ہاں بولو۔۔۔۔۔!!!!

ععع،،، عالیان۔۔۔!!!

واٹ۔۔۔۔!!!

عالیان مجھے کسی لڑکی کا فون آیا تھا مجھے نہیں معلوم۔ کون ہے وہ،، زرش بن کربات کی اور کہاں نیچے اوبات کرنی ہے،، میں جیسے نیچھے گی مجھے نہیں معلوم وہ کون تھی کون نہیں،، میں گاڑی کے پاس پہنچی تو میرے پیچھے سے میرے منہ پر نقاب رکھتی مجھے وہاں سے لے نکلی جب میری آنکھ کھلی میں کسی کی گاڑی کی ڈگی میں تھی،، میں بہت چلائی مگر بے سود۔

واٹ۔۔۔!!!

واٹ نان سینسس۔۔۔!!!

تم پاگل ہو چھوٹی بچی ہو ہاں ایک جھٹکے سے اسکارخ موڑ کر اسکی کمر خود سے لگائی اور بازو پیچھے کیا۔۔۔

وہ سسکی۔۔۔!!!

عالیان مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔!!!

بکواس بند درد ہاں درد،، اور جو تم نے مجھے ڈرایا،، مشاکا مران ملک،، میری سانسیں چھیننا چاہیں اسکا کیا ہاں

---

اج،، آج پہلی بار عالیان قریشی کسی چیز سے ڈرا ہے،،، میں۔ کبھی کسی سے اس قدر اٹیچ نہیں ہوا کہ کسی کے دور جانے سے مجھے میری سانس الجھتی محسوس ہو مشاکا مران،، وہ اسکے کان کے قریب ایک ایک لفظ چبا کر بول رہا تھا،، اسکی گرم سانسیں مشاکا کے سائیڈ چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

تم،، تم نے مجھے بے تحاشا ڈرایا،،،، تم نے میری سانس الجھائی ہے،،، تم نے مجھے اپنا ایڈکٹ کیا۔۔۔۔۔

میری سانسوں کو خود کی سانسوں سے اپنے سکون سے تم سکون میں۔ ہوتی ہو تو یہ عالیان قریشی سکون کا سانس لے پاتا ہے،، اپنی خوشی کو میرے اس دل کا ایڈکٹ،، تم خوش ہوتی ہو تو میرے اس دل کو سکون میسر ہوتا ہے،، میری آنکھوں کو اپنے دیدار کا ایڈکٹ،، تمہیں جب تک نادیکھوں میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں ملتی،، میرے کانوں کو اپنی آواز کا ایڈکٹ،، تمہاری آواز کان میں۔ ناپڑے میرے کان ترستے ہیں کوئی آواز کوئی چیز سننا پسند نہیں کرتا میں،، تم۔ پکارتی ہو تو ایک سکون اور سرور میرے اندر اترتا ہے،، اسکے کانوں میں چبا چبا

کر لفظ بولتا بھی اپنے جنون دیوانگی کو بیان کرتا ایک قسم سے رس گھول رہا تھا،، آج ہی تو عالیان داگریٹ نے ایسا خوبصورت سا انداز محبت بیان کیا تھا۔۔۔۔  
تمہیں دیکھ کر منہ سے ہر بار ادا ہوتا ہے مشاکا مران۔۔۔۔

"فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبُنِ"

(الرحمن)

ترجمہ:

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔۔۔۔

جانتی ہو کیوں،، کیونکہ تمہیں پالیا سب پالیا کسی بھی چیز کی خواہش باقی نہیں میں یہ دولت،، گارڈز یہ سب چھوڑ سکتا ہوں پر تمہیں نہیں وہ اسکے بالوں میں منہ دیے انکی خوشبو کو خود میں اتارتے بہکتا بول رہا تھا،، جھٹکے سے اسکا رکھ خود کی جانب کیا اور چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی نظروں سے چھوا،، بے خود سا ہوتا اسکے ماتھے پر پیار سے لب رکھے اسے کافی دیر محسوس کرتا رہا،، اور پھر پیچھے ہو کر دونوں بند آنکھوں پر بوسا دیا وہ پری پیکر بس سہمی سے کھڑی اسے محسوس کر رہی تھی،، لہجے میں ٹرپ لمس میں اپنایت،، عزت احترام،، آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹے مارتا سمندر،، کیسے محبت پر یقین نا ہوتا۔۔۔۔

بس اب بہت ہوا، مشابہت میں تمہیں خود سے دور نہیں رکھ سکتا ہر گز نہیں تمہیں میرا بنانے میں کسی قسم کی دیر نہیں کروں گا چلو وہ اسے کلائی سے تھامے باہر لے کر نکلا۔۔۔

عسع،،، عالیان کہاں لے جا رہے ہیں کیا بول رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!

سٹاپ اٹ۔۔۔!!!

جسٹ سٹاپ اٹ جتنا کہا ہے اتنا کرووو آج اسی وقت ہمارا نکاح ہو گا ااااا۔۔۔

یہ۔ کیا بول رہے ہیں عالیان میں ایسے اپنے بابا کے بغیر نکاح نہیں کروں گی چھوڑیں مجھے۔۔۔

بکواس بند مشا،، بکواس بند ورنہ بکواس بند کروانا بہت اچھے سے آتا مجھے،، چلو اب۔۔۔

نہیں،،، نہیں میں نہیں جاؤں گی عالیان۔۔۔

جانا تو تمہیں پڑے گا مشا ڈار لنگ چاہے کچھ بھی کر لو،، جھٹکے سے اسے گود میں بھرا اور لا کر اسے گاڑی میں

بیٹھایا۔۔۔



آپ غلط کر رہے ہیں،، ایسے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا،، آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ ٹھیک کر رہے ہیں یہ غلط جانے دیں میرے گھر مجھے عالیان پلیرزز۔۔۔۔

عالیان آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگائی۔۔۔

عالیان،، ایسے مت کریں،، کیوں مجھے خود سے نفرت پر مجبور کر رہے ہیں،، چھوڑ آئیں مجھے گھر۔۔۔

مشا۔۔۔۔!!!!!!!

اب کی بار وہ مکمل دھاڑا وہ جو تب سے پیار سے پیش آ رہا تھا اب بس ہو چلی تھی،، ہر دفعہ ایک نیا امتحان،، ایک نیا سیاپا،، آج وہ اس قصے کو تمام کرنا۔ چاہتا تھا مشا کو اپنے نام کر کے اور قریشیوں کو رکنا کس کے بس کی بات ہے،، جو آج وہ۔ سر پھر انسان رکنا آخر تھا تو اپنے باپ کا ہی بیٹا،، عالیان احد قریشی۔۔۔

بکو اس بند کر کے بیٹھو مشا اور نہ چپ کروانا آتا ہے مجھے سمجھیں۔۔۔!!!!

اور گھر تو تمہیں چھوڑ دوں گا پورے حق سے چھوڑوں اندر تک چھوڑ کر آؤں گا مگر اپنا کام کرنے کے بعد اب اگر تمہارے ان خوبصورت لبوں سے ایک بھی آواز نکلی ناااااا تو یقین کرو انکی بولتی بند کروانے میں میں ٹائم نہیں لگاؤں گا سمجھیں۔۔۔۔

مشا اسکی زومعنی بات سے گھبرائی اور بڑی فرصت سے رونے کا شغل فرمانے لگی۔۔۔

کالے رنگ کے فراک میں ملبوس وہ کانچ کی گڑیا،، رونے کی وجہ سے سرخ گرے دوڑوں والی آنکھیں،، قیامت خیز سراپا حسن،، وہ فوقاً فوقاً ایک بھٹکتی نگاہ اپنی ساتھ بیٹھی شہزادی پر ڈال رہا تھا جو کچھ ہی دیر میں اسکی ملکیت بننے جارہی تھی اسکورو تادیکھ عالیاں نے سردسی ایک بڑھی مگر ابھی وہ اسے چھوڑ دینے کے موڈ میں نہیں تھا اسے ہر حال میں اپنا کام۔ مکمل کرنا تھا،، وہ اسکے معاملے میں کوئی رزک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

شایان اور سعیر زرش کو لیے ہو سپٹل آئے تھے،، سعیر دیوانہ وار اسکا چہرہ تھتھپاتا اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا اب بھی ہو سپٹل پہنچ کر اسے سٹریچر پر لیٹا کر اس پر جھکا چہرہ تھتھپا رہا تھا،، اور ایک ہاتھ میں اسکا مضبوطی سے ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔

زر میری جان اٹھو ویک اپ لووو،، ائم کالنگ یو۔۔۔۔

زرش نے کوئی رسپانس نادیا، ڈاکٹر اسے فوراً اندر لے گئی۔۔۔

سعیر،، ایان باہر ٹہل۔ رہے تھے سعیر کے تن بدن میں۔ ایک۔ الگ سی آگ بھڑک رہی تھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی،، کتنا گند اور بیہودہ منظر تھا جیسے ہی آنکھوں کے آگے لہراتا دماغ کی نسیں پھٹنے کو آجاتیں،، دل تو کر رہا تھا سب تیس نہس کر دے سب،، اسکو بھی جس نے اسکی زر کو ہاتھ لگایا،، اس وقت کوئی پتہ نہیں تھا اس انسان کو وہ زرش کو مار کر خود بھی مر جاتا کہیں نا کہیں دماغ سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی،، محبت سزا ہے سعیر شاہ لٹ جاتے ہیں برباد ہو جائے گا اااا چھوڑیہ پھڈ اااا،، عشق کی بھٹی سلگھ تو گیا ہے،، آگے پتہ نہیں سہہ پائے گا کہ نہیں مار دے عشق کو بھی اور خود بھی مر جاشدت سے یہ سب کر گزرنے کا بھی دل کر رہا تھا

---

مگر کیا یاریہ دل کہاں کچھ کہہ پاتا ہے اپنی محبوبہ کو کوئی عاشق آج تک کچھ تاریخ گواہ ہے بھی،، بڑے بڑے ڈاکٹر بولتے ہیں خود بھی مر جاؤں گا تمہیں بھی جان سے مار دوں گا او بندہ پوچھے کہاں جاتی ہے وہ ہمت جس

ہمت سے بولتے ہو سامنے آتے ہی ہاتھ کانپتے ہیں،، دل کانپ اٹھتا ہے،، روح جھنجھوڑ دی جاتی ہے،، عاشق خود  
تو مر جاتا ہے اپنی محبوب کو اونچ تک بھی نہیں آنے دیتا جناب۔۔۔۔

اسیسی۔۔۔۔!!!

سعیر نے جھٹکے سے باہر کوریڈور میں پڑا بیچ لٹایا تھا۔۔۔

ایان اور شایان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر زرش کو ٹریٹمنٹ دے کر باہر آئی،، شایان اور ایان ڈاکٹر کی طرف لپکے جبکہ وہ وہی کھڑا اندر پڑے وجود پر  
نظریں جمائے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

کیسی ہے میری بہن ڈاکٹر،، شایان نے ٹپ کر پوچھا۔۔۔؟؟؟

ہممم۔۔۔!!!

گولی لگنے سے بازو پر چوٹ آئی ہے مگر بچت ہو گی ہے ہم نے بینڈج کر دی ہے پر انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے  
 ،،، آپ انہیں گھر لے جائیں ،،، انہیں ریلکیس رکھیں کسی قسم کی ٹینشن بھی دینے کی ضرورت نہیں انکی صحت  
 کے لیے نقصان دے ہے ،،، آپ گھر لے جائیں ورنہ یہ آپ کے ساتھ بھی نا جائیں گی۔۔۔

واٹ نروس بریک ڈاؤن پر۔۔۔؟؟

شایان اور ایان پریشان ہوئے۔۔۔

ڈونٹ وری مسٹر شایان ،، شی ول بی آل رائٹ ،، بس دھیان رکھیں انہیں سیوفیل کروائیں جو چاہتی جیسا  
 چاہتیں ہیں ویسا کریں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نا۔۔۔؟؟

نہیں نہیں بے فکر رہیں آپ گھر لے جائیں۔ جو میڈیسن میں نے ریکمنڈ کی ہے اسے دیتے رہیے گا۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

شایان ڈاکٹر سے بات کر کے اندر کی طرف بڑھا اور زرش تک آیا جو بیہوش تھی۔۔۔

سعیر وہی کھڑے اسے گھور رہا تھا گلاس وال سے دیکھتا سے۔۔۔

تم،،، تم مسز زرش سعیر شاہ عرف مس زرش قریشی تم ہی ہونا وہ جس نے میری نیندیں اڑائیں تھیں ہاں،،، اور اب اس طرح مجھے تڑپا رہی ہو،،، ہاں،،، تم نہیں جانتی سعیر شاہ سے پزنگ لینے کا انجام کتنا بڑا ہوتا ہے ہم تم سے۔۔۔۔۔!!!!

آج تک اپنے سعیر کو نہیں جان سکی تم۔۔۔!!!!

وہ دیوانہ پاگل دھاڑا۔۔۔۔

تمہیں پتہ تمہارا خود کو تکلیف دینا مجھے تڑپانا تمہیں کتنا بھاری پڑے گا،،، سزا ملے گی تمہیں سزا،،، مسز سعیر شاہ

۔۔۔۔

یہ سزا آج تمہیں اپنے وجود پر میرے لمس سے سہنی ہوگی،،،، تم صرف میری ہو کسی کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں  
چھونے کی زرش،،،، تمہیں ہاتھ لگانے کی ہمت بھی کیسے کی اسنے اس کا لمس مٹا کر تمہاری وجود کو خود کے لمس  
سے شرابور کروں گا۔۔۔۔

تمہیں خود میں سمیٹ کر تمہیں سب بلا دوں گا،،،، تمہیں دنیا بھول جانی ہوگی زرش،،،، تمہیں صرف میرا،  
سعیر شاہ کا ہو کر رہنا ہے صرف میرا میرے نام کی طرح۔۔۔۔

شایان اسے اپنی گود میں اٹھائے پیار سے باہر لایا جب سعیر اسکے راستے میں حائل ہوا۔۔۔۔

زرش کو مجھے دیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔؟؟؟

پر کیوں۔۔۔۔؟؟؟

زرشش دیں شایان بھائی،،،، ایک جھٹکے سے زرش کو اسکی گود سے کھینچ کر خود کی گود میں بھر کر اس کا بچ کی گڑیا  
کو خود میں چھپایا،،،، زرش گھر نہیں جائے گی زرش میرے ساتھ جائے گی۔۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے سعیر تم ہوش میں ہو ایان نے اسے جھڑکا۔۔۔

ہیے،، شششش سورہی ہے میری جان ڈونٹ شاوٹ۔۔۔

زرشش کو شایان کو دواسے گھر جانے دواپنے۔۔۔!!!

نونیور یہ میری ہے میری،، بیوی ہے میری،، میرے ساتھ جائے گی،، جا کر کہہ دیے گا خالہ کو لے گیا زرش کا شوہر اسے اپنے ساتھ اسکے اپنے گھر گاٹا۔۔۔

وہ زرش کو لیے آگے بڑھا۔۔۔

سعیر رکو،، شایان نے اسے رکنا چاہا۔۔۔

رکنے کی کوشش مت کریے گا مسٹر شایان قریشی میں نہیں رکوں گا۔۔۔



جانے دو شایان جنون میں ہے وہ،، کل خود اسے گھر پہنچائے گا گرینیٹی ہے لے جانے دو ابھی خالہ کو سمجھالینا

---

شایان کو بھی اس وقت یہی مناسب لگ آخر شوہر ہی تھا کونسا کوئی اور تھا وہ گھر کی طرف نکلا۔۔۔

سعیر نے نرمی سے لا کر اسے فرنٹ سیٹ پر لیٹایا،، سیٹ تھوڑی پیچھے کی اور اسے کنفر ٹیبل کر کے لٹایا۔۔۔

خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اسے لے کر گھر کی جانب بڑھا۔۔۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھا وہ خوبصورت سا کیل جوہر حال میں قیامت ڈھاتا تھا،، ایک دلکش کیل،، ایک دوسرے کے ساتھ بالکل مکمل،، وہ مغرور سا شہزادہ اور وہی وہ مغرور اور تھوڑی سی معصوم تھوڑی ننھ کھٹ سی شہزادی،، ہر ایک کی آنکھ کو بہا جانے والا اتنی ٹینشن اور بری حالت میں بھی اسے اس وقت اپنے ساتھ پا کر اور اسے اپنے گھر لے جانے کا سوچ کر اس مغرور شہزادے کے چہرے پر پرکشش مسکراہٹ نے احاطہ کیا،، اپنے بائیں ہاتھ کی پشت اسکے گال پر پیار سے پھیری جو دنیا سے بے خبر ڈھیروں معصومیت لیے سو رہی تھی۔۔۔

سعیر کچھ کی دیر میں گھر پہنچا، گھر کے سامنے گاڑی رکی، اپنی سیٹ سے اتر کر اسکے سائیڈ پر آیا،، نرمی سے اسکو باہوں میں۔ بھرا اور سیدھا لاونچ سے ہوتا کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

شاہ صاحب نے آواز دی وہ ٹھٹھک کر رکا۔۔۔

ہمممممم۔۔۔!!!

بغیر پیچھے مڑے جواب دیے۔۔۔

یہ تم کس کو لائے ہو کون ہے یہ۔۔۔؟؟؟؟

آپکی بہو،،۔۔ میری بیوی،، شاہ مینشن کی چھوٹی بہو میری محبت میرا عشق،، زرش سعیر شاہ،، میری شریک حیات۔۔۔

تم اسے یہاں کیوں لائے ہو سعیر۔۔۔؟؟؟

کہا تو میری بیوی ہے،، نہیں لا سکتا میری بیوی ہونے کے ساتھ اس گھر کی بہو آسکتی ہے۔۔۔

سعیر ابھی رخصتی نہیں ہوئی لوگ کیا کہیں گے چھوڑ کر آؤ۔۔۔

لوگوں کا کام ہے بولنا، مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں آپ بھی چھوڑیں لوگوں کو۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

میں کچھ نہیں جانتا بسس جو میں نے کہا وہی ہو گا،، لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دیجیے شاہ صاحب لوگوں کا کام ہے بھوکنا،، میں اس حالت میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو سعیر شاہ جیسے وہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے پاگل ہو تم۔۔۔

انکی بات پر وہ گہرا مسکرایا ڈونٹ وری ڈیڈی،،، بہت جلدیہ خبر بھی آپکے کانوں تک گھونجے گی مگر ابھی میں اسکو گھر چھوڑ کر نہیں آؤں گانا یہ میری ہے،، میں اسے کہیں۔ نہیں جانے دوں گا کہیں نہیں سنا آپ لوگوں نے

سارہ سمجھاؤ اپنے پاگل بیٹے کو ووو،، دماغ خراب ہے اسکا ااا۔۔۔۔۔

سعیر بیٹا پلیز زرد دن بعد رخصتی ہے چھوڑ آؤ پلیز اگر ابھی نہیں تو بے شک صبح چھوڑ آنا پلیز۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے سارہ۔۔۔

کالم ڈاؤن شاہ صاحب،، بیوی ہے اسکی،، شریک حیات،، پورا حق ہے اس پر اور اپنی پرورش پر بھروسہ رکھیں پلیز زرد۔۔۔۔۔

شاہ صاحب نے سرد سی آہ بھری،، یہ ماں اور بیٹا،، مجنوں پن اس ماں سے ہی تو لیا تھا کیا کر سکتے تھے وہ آج تک کچھ کر پائے تھے ان کے آگے۔۔۔

اور جس کی بیٹی ہے اسے کونسا اس بات سے فرق پڑتا ہے وہ تو خود اسی کی دوست ہے وہ ان کو انکے حال پر چھوڑتے آگے بڑھے۔۔۔

رکھیے ڈیڈی عرف مسٹر شاہ۔۔۔!!!

میں آپ کا سر نہیں جھکاؤں گا انا میں بیعت کرواؤں گا انا زرش برات والے دن لوگوں کے سامنے دلہن بن کر ہی جائے گی،، میری دلہن کے روپ میں میرے ساتھ مکمل طور پر رخصت ہو کر آئے گی،، اس کے علاوہ میں اور کمپور مائز نہیں کر سکتا کہ میں اپنی محبت کو سچ سنوار کر لوگوں کے سامنے سیٹج پر لاؤں گا انکی آنکھوں کا منظر بنے گی،، کیونکہ اسے دیکھنے کا حق صرف اسکے شوہر کا ہے یعنی میرا،، اور باقی فنکشنز،، وہ میرے اور زرش کے اکٹھے ایک ساتھ ہونگے سمجھے آپ،، بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے فنکشنز ایک ساتھ ہوتے ہیں ان کپلز میں ہمارا شمار ہوگا،، مہندی ایک ساتھ ہوگی،، آپ لوگوں کو میرے ساتھ کمپور مائز کرنا ہوگا،، گاٹ اٹ مسز شاہ۔۔۔

سارہ نے اسے گھورا ان تک تو ٹھیک اس لڑکے نے باپ کو بھی نہیں۔ چھوڑا افففف۔۔۔!!!

وہ انکی گھوری کو اگنور کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ چلتا اپنے کمرے میں آیا نرمی سے لا کر اسے بیڈ پر لٹایا،، پاؤں سینڈل سے آزاد کیے،، اور اس پر کمفر ٹر دیا

---

خود وہ فریش ہونے چلا گیا،، کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ باہر آیا،، آکر ڈریسنگ کے سامنے اپنے بال بنائے،، اور چلتا اسکی جانب آیا،، جو ابھی تک انجیکشنز کے زیر اثر بہت گہری نیند میں تھی،، سعیر نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا،، پرکشش نقوش،، ایک ایک نقش دل میں گھر کر جانے والا،، وہ بے خود سا اسکے چہرے کے قریب جھکا کان کے پاس اور گھمبیر سرگوشی میں بولنے لگا۔۔۔

تم جانتی ہو کیا ہو تم میرے لیے ہم...!!!  
 کتنی دفعہ بتایا ہے نا تمہیں،، تم میرے سانس لینے کی وجہ ہو میرے جینے کی وجہ تو کیوں،، کیوں خود کو مصیبت میں جھونکتی ہوں،، بولو جواب دو مجھے۔۔۔!!!

تمہیں پتہ ہے نا تمہاری طرف اٹھنے والی ہر آنکھ زہر لگتی ہے مجھے،، نوچ دوں گا ااا۔۔۔

اس نے تو تمہیں چھوا ہے،، زرش بے بی کیسے بخش دوں اسے،، کیسے۔۔۔؟؟؟؟

مگر اس سے پہلے تمہیں خود کو مصیبت میں جھونکنے کا خمیازہ بھگتنا ہے مسز زرش سعیر۔۔۔!!

وہ دیوانہ وار اسکے چہرے پر جھکا، ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھونے لگا، زرش بے پروا کی چھبسن سے کسمپائی، انجیکشن کی ڈوز زہیوی ہونے کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ پار ہی تھی، سر بھاری ہو رہا تھا اس کے کسمپائی پر سعیر نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو بے خود سا اس پر جھکا تھا، اس کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ کر وہ مسکرایا اور ایک دفعہ دوبارہ اس کے چہرے پر جھکا پیار عقیدت احترام سے اس کے چہرے پر محبت کی مہریں لگانا شروع کیں، اور اسے ریلکیس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

میں بول تو سکتا ہوں جنون میں۔ کر جانے کی ہمت بھی رکھتا ہوں اور طاقت بھی میری جان،،، کوئی طاقت نہیں رکھ سکتی،، مگر نہیں میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں،، جو جسم کی ہوس رکھتے ہیں یا پھر انکے لیے انکی محبت صرف چھونایا محبوب کو محسوس کرنا ہوتی ہے،، میں دل کا تعلق بنانے چاہتا ہوں روح کا،، روح کا تعلق اس وقت قائم کروں گا جب تم راضی ہوگی تمہاری رضامندی سے،، تمہاری اجازت سے اس سے پہلے تمہارے اس قدر قریب آنا بھی نہیں چاہتا میں مگر تمہیں خود سے دور کروں یہ مجھے گوارہ نہیں رہنا تو تمہیں اپنے شوہر کے پاس ہی ہے،، وہ اسکے ساتھ نیم دراز ہوا اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھا اور بہت نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں

چلا کر اسے آرام پہنچانے لگا، خود اسکے بالوں میں منہ دیے اسکی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا، اور اس سب عمل کو دھراتے وہ بہت جلد سکون کی نیند کی وادیوں میں کھوسا گیا۔۔۔

شایان گھر پہنچا، جہاں آمنہ نیچے بیٹھی انکا انتظار کر رہی تھی پل پل اپنی بیٹی کا انتظار کر رہی تھی اسکے لیے اسکی خیریت کے دعا کر رہی تھی، شایان کو اندر آتے دیکھ فوراً اسکی طرف لپکی۔۔۔

کہاں سے زرش۔۔۔؟؟

ماما ریلکیس زرش مل گئی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

پر وہ ہے کہاں احد نے پوچھا۔۔۔

وہ ماما وہ اسے سعیر لے گیا۔۔۔



واٹ سیر لے گیا لیکن کیوں اور کہاں۔۔۔؟؟؟

گھر ماما، وہ شایان کو سمجھنا آئی وہ کیا کہے۔۔۔

کیا وہ۔۔۔؟؟؟

احد صاحب نے غصے سے پوچھا۔۔۔

وہ ڈیڈ۔۔۔!!!

شٹ اپ،، میں ابھی شاہ صاحب کو فون کرتا ہوں یہ کیا طریقہ ہے،، دو دن بعد رخصتی ہے اس طرح کیسے

۔۔۔

ڈیڈ وہ گھر کی لے کر گیا، اگر شاہ صاحب کو کوئی اعتراض ہوتا تو وہ فون کر دیتے آپکو پلیز زپیشنس سے کام لیں

وہ خود اسے کل چھوڑ جائے گا۔۔۔

پر کب ---؟؟؟

ماما پلیز زریلیکس وہ کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی شوہر کے ساتھ ہے اسکے پاس ریلیکس،،، جائے گی واپس

---

احد صاحب نے انہیں دیکھ کر سرنفی میں ہلایا اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔۔۔

گاڑی فارم ہاؤس کے پورچ میں رکی،،، اسلام آباد میں بنایہ خوبصورت سافارم ہاؤس،،، باہر پورچ میں پہلے سے ایک بی ایم ڈبلیو کھڑی تھی،،، پورچ کی دوسری سائیڈ پر بنا گارڈن اور اس میں لگا بڑا سا فوارہ،،، سنگ مرمر کے کالے پتھر سے لکھا قریشی فارم ہاؤس اپنی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا،،، جی وہ اپنی ڈرائیونگ سیٹ سے اترا، اور اسکی طرف آیا۔۔۔

کموں مشاڈار لنگ،،، گیٹ آؤٹ آف اٹ۔۔۔

میں نہیں آؤں گی۔۔۔

او کے نو پر اہلم آپکو بہت شوق ہے نامیری باہوں میں آنے کا مجھے کوئی پر اہلم نہیں۔۔۔

خبردار عالیان جو مجھے چھوا بھی تو۔۔۔

اوو میں ڈر گیا مشاڈار لنگ،،، چھونے کی کیا بات کرتی ہو میری جان،،، تمہیں چھونے کا پر منٹ ایگریمنٹ سائن کرنے والا ہوں جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا کر دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔۔۔

وہ اسکی گود میں پھڑ پھڑاتی،،، وہ۔ جتن ما پھڑ پھڑاتی عالیان کی گرفت اتنی ہی مضبوط ہو جاتی۔۔۔

وہ اسے لیے اندر کی جانب۔ تھا جہاں گھپ اندھیرا تھا وہ اندھیرے سے ڈر کر اسی میں چھپی،،، وہ گہرا مسکرایا، شرارتی سے ڈمپل نے اپنی رونمائی کروائی،،، اور گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

وہ۔ اندر آیا جہاں ایک جگہ لائٹ آن تھی وہ بے باکوں کی طرح چلتا اس کمرے تک آیا، جہاں قریشی صاحب کے سب سے چھوٹے سپوٹرا حان کھڑے تھے،، یعنی پھر دونوں بھائی مل کر ہی یہ کارنامہ انجام دینے جا رہے تھے،، وہ جو پوری تیاری مکمل کیے بیٹھا تھا بھائی کی بے باکی پر لب دبایا مگر ڈمپل ناچھپا پایا۔۔۔

واٹ کیوں بتیسی نکل رہی ہے تمھاری،، مشا اسکی آواز میں ہوش میں آئی کہیں نا کہیں وہ اس ظالم کے پرفیوم کی خوشبو میں کھوسی گئی تھی منہ باہر نکال کر دیکھا تو دیور جی انکا ویلیم کرنے کھڑے تھے۔۔۔

کچھ نہیں میں نے کچھ کہا ہے،، انتظامات مکمل ہیں مولوی صاحب آنے والے ہیں بھابی ٹوٹی سے کہیں تیار ہو جائیں،، اگر کہیں تو بیوٹیشن کا بھی انتظام۔ ہو جائے گا۔۔۔

بکو اس بند کرو کسی بیوٹیشن کی ضرورت نہیں ہے ہمیں،، وہ ایسے ہی بہت خوبصورت ہے،، چلو باہر دفعہ ہو اب۔۔۔۔

جار ہا ہوں بھی کام۔ ہوتے ہی آنکھیں پھیر لیتے ہیں دیکھ لوں گا آپکو بھی۔

ہاں ہاں،، دیکھ لینا۔۔۔

میں بھائی کو بلا رہا ہوں،، کم از کم گھر کے افراد آدھے تو ہوں۔۔

شیور نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔

وہ لب دباتا باہر نکل گیا اپنی بھابی کی پتلی ہوئی حالت دیکھ کر ہنسی چھپانا سب سے مشکل کام۔ لگ رہا تھا۔۔

وہ باہر آیا اور آکر ٹیبل۔ پر پاؤں رکھے صوفے پر بیٹھا۔۔

یار یہ کیا بھائی بھی شادی کر رہے ہیں،، آپی بھی گئیں،، یہ ابھی گھر جا کر دھڑلے سے بتائیں گے شادی کر آیا ہوں،، ماما تھوڑا سا ناراض ہوگی یا زیادہ سے زیادہ ایک تھپڑ مار دیں گی۔۔

کیا ہار ایہا بے بی،، ہم بھی کر لیتے،، پر کیا کریں ہم۔ رہے صدا کے شہر یف انسان گھر والوں کے بغیر کچھ کرنا۔ نہیں اور ایک یہ لا حول و لا قوت کیسی اولاد ہے مسز آمنہ آپکی۔۔۔

وہ اپنی دھن میں لگا بیٹھا اپنے دکھڑے رو رہا تھا جب شایان کی ہی کال اسے آئی۔۔

اوو تیری انہیں ہی تو کال کرنی تھی،،، چلووو ہمیں محنت نہیں کرنی پڑتی اس نے کال پک کی۔۔

ہیلو لیس ہو از ڈیئر۔۔۔۔؟؟؟

می احد قریشی۔ سپیکنگ۔۔۔

ہاں ڈیڈ آپ۔۔۔؟؟؟

احان نے ہنسی چھپائی۔۔۔

جی میں،، آپ کون۔۔۔؟؟؟

پر میں نے تو احان کو فون کیا تھا۔۔۔۔

کیوں تم نے میرا نام احد کے نام سے سیو کر رکھا ہے جو فرق نظر نہیں آیا تمہیں ہاں۔۔

نن،، نہیں ڈیڈشایان نے فون۔ ہٹا کر دیکھا،، سکرین پر احان ہی جگمگا رہا تھا نمبر بھی اسی کا تھا شایان نے دانت کچکچائے۔۔۔

ابے اوئے باپ نابن میرا،، پاگل آدمی کہاں ہو۔۔۔

یہ کیسے بات کر رہے ہو۔۔۔

بکو اس بند کرو۔۔۔

ہو حد ہے بھی ہو نہ۔۔۔

اوئے روٹھی محبوبہ ڈرامے نا کرو کہاں ہو تم۔ اور عالیان۔۔۔

وہ آپکو انوٹیشن دوں۔۔۔؟؟

کس بات کا اوئے۔۔۔؟؟؟

عالیان بھائی نکاح کر رہے ہیں ابھی اور اسی وقت اپنی مشا سے۔۔۔

ہاں۔۔۔؟؟؟؟

کیا بول رہے ہوں تم۔۔۔؟؟؟

ہاں بھائی، مجھے ان نے کب سے مولوی اور ڈریس کا انتظام کرنے کو۔ کہا تھا آپ بھی آجائیں وہ ماما کو۔ بعد میں بتا دیں گے۔۔۔

اوکے میں ابھی آتا ہوں شایان نے فون۔ کاٹا۔۔۔

واہہ بھی واہہہ۔۔۔!!!

یہ۔ اچھے ہیں ہمیں ماں کو محبت کے بارے میں بتاتے ہوئے بھی لالے پڑے تھے، اور یہاں بغیر بتائے نکاح ہو رہا ہے کہ بعد میں بتادیں گے واللہ یہ۔ اچھے ہیں، اس چھوٹے کا پر سوں نکاح یہ اچھا ہے بھی ہم تو آویں آئے ہیں اس دنیا میں۔۔۔



وہ بڑبڑاتا باہر نکل گیا۔۔۔

مشا میں آرام سے سمجھا رہا ہوں یہ کپڑے پہنو اور تیار ہو جاؤ مجھے اینڈ ٹائم پر کوئی تماشائے نہیں چاہیے گاٹ اٹ۔۔۔

میں نہیں پہنو گی،، نایہ نکاح کروں گی۔۔۔

شٹ اپ مشاکم میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

کرنا تو ہو گا میری جان،، جو میں کہوں گا وہی کرنا ہو گا مشا ڈار لنگ،، اگر تم چینیج نہیں کرو گی نامشا تو یہ کام میں خود

اپنے ہاتھوں سے بھی کر سکتا ہوں میری معصوم سی جان۔۔۔

لحاظہ بغیر چوچاں کیے پہنو۔۔۔

ورنہ زبردستی کرنا چھ سے آتی ہے مجھے سمجھیں۔۔۔!!!

عالیان پلیز نہیں کریں مجھے گھر جانا۔۔۔

ہاں میری جان،، میں اپنی جان اپنے معصوم بچے کو خود گھر چھوڑوں گا ااا،، اپنے سسر جی سے مل۔ کر۔ اوں گا جو کام بعد میں کرنا وہ ابھی کر لیا جائے تو بڑائی کیسی اور رخصتی دھوم۔ دھام سے ہوگی۔۔  
ابھی فل حال یہ نکاح کر لو پلیزز۔۔

وہ۔ اسکے گال پر اپنی پشت پھیرنے لگا ورنہ زبردستی کرنے پر تمہارا اپنا نقصان ہے مشا،، تم مجھ سے اور نفرت کرنے پر مجبور ہو جاوگی جو شاید تمہارے لیے ناممکن اور میرے لیے ناقابل برداشت ہوگی۔۔

گیٹ ریڈی مائی بے بی وہ اسکا گال چومتا مسکراتا باہر بڑھا۔۔

پچھے مڑ کر مسکرا کر اسے دیکھا،، ایک فلائنگ کس۔ پاس کی وہ غصے سے بھناتی مڑ گئی وہ لب دانتوں میں دباتا باہر نکل آیا۔۔۔

وہ ڈھیٹ بنی وہی بیڈ پر ڈہہ گئی۔۔۔

عالیان جانتا تھا وہ ایسے بالکل بھی تیار نہیں ہوگی جبھی روزی ملازمہ کو اندر بھیجا۔۔

میم۔ کو۔ تیار کرو جا کر نہیں مانے تو میرا نام لے کر ڈرا دینا گاٹ اٹ۔۔

جی سر میں جاتی ہوں۔۔۔

شیور۔۔۔!!!

وہ۔ ایک۔ دلکش مسکان لیے صوفے پر احان کے ساتھ بیٹھا جو سٹرنگ پی رہا۔ تھا اسکے ہاتھ سے سٹرنگ چھین کر وہ پینے لگاتے میں شایان اندر داخل ہوا۔۔۔

بہت اچھے بیٹا،، بہت اچھے،، جیتے رہو بھی،، ایک بغیر رخصتی کے گھر لے گیا ایک بغیر گھر والوں کے نکاح کر رہا ہے۔۔۔

عالیان مسکرایا۔۔۔

گیٹس ہونے چاہئے مسٹر شایان قریشی چل۔۔۔

وہ بھی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھا اور منٹ مائیگریٹہ پینے لگا۔۔۔

روزی اندر اس کے پاس آئی جو بیڈ پر اندھے منہ پڑی رو رہی تھی۔۔۔

میم۔۔۔!!!

سرنے کہا ہے تیار ہو جائیں۔۔

بھار میں گئے تمہارے سر۔۔۔!!!

مجھے نہیں ہونا تیار۔۔۔

اسکی آواز کمرے سے باہر تک آئی،، شایان نے عالیان کو دیکھا۔۔۔

میں زرا اسے دیکھ کر آیا۔۔۔

وہ چلتا کمرے میں آیا،، بغیر سوچے اسکا ڈریس اٹھایا اور اس تک آیا اور اسے شاپر سے نکالنے لگا۔۔۔

اس کا ڈوپٹہ جسٹ ڈرانے کے لیے گلے سے نکالا۔۔۔

روزی باہر جاؤ۔۔۔

جی سر۔۔!!

ننن،، نہیں۔۔!!!

شششششش۔۔۔!!!

وارنگ دی تھی نا۔۔۔!!!

نہیں مانی ناب میں بھی نہیں مانو گا۔۔۔

نہیں،، نہیں میں،، میں پہن کر آتی ہوں۔۔۔

شیور۔۔۔!???

ہہ،، ہاں۔۔۔!!!

عالیان نے لب دبایا۔۔

جسٹ گوفارٹ۔۔۔!!!

وہ اس سے ڈریس لے کر واشروم بھاگ گئی۔۔۔

وہ لب دباتا ہنسی چھپاتا باہر آیا۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں مہرون اور گولڈن کام دار لمبی شرٹ جو گھٹنوں سے بھی نیچے تک تھی،، کم۔ از کم پنڈلیوں سے تھوڑا اوپر،، اس میں باہر آئی،، نیچے کھلا ٹراؤزر پہنے،، کندھوں تک آتے بازو،، گولڈن بکھرے بال،، گرے دوڑوں والی آنکھیں،، لال لب،، لال گال،، چھوٹی سی لال ناک وہ سادگی میں قامت ڈھار ہی تھی،، روزی نے آکر اسے ڈوپٹہ دیا،، ہلکی سی ریڈ لپک سٹک لگائی وہ بس سن سی بیٹھی اسکی حرکت دیکھ رہی تھی،، آنکھوں پر ہلکا آئی لائینز لگایا،، اور اسے باہر لائی۔۔۔

مولوی صاحب اچکے تھے۔۔۔

وہ اسے باہر لائی وہ سپاٹ سی باہرائی،،، عالیان کی نظریں سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔

وہ حسین پری پیکر چھوٹے چھوٹے قدم لیے اس تک آرہی تھی۔۔۔

روزی نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کیجیے

"تمہیں اپنا بنانے کا جنون سر پہ ہے

کب سے ہے۔۔۔!!!

مجھے عادت بنا لو اک بری

کہنا یہ تم سے ہے"

مولوی صاحب مشاکے پاس آئے۔۔۔

مشاکامران،، والد کامران ملک،، آپکا نکاح عالیان قریشی سے حق مہر باعوز 50 لاکھ روپے سکھ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

مشاکچھ نابولی،، جب شایان نے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

بولو گڑیا۔۔۔!!!

حق،، قبول ہے۔۔۔

عالیان نے ٹھنڈی ایک بھری۔۔۔

جلتی پر ٹھنڈی پھوار پڑی۔۔۔

3 دفعہ قبول ہے بولنے کے بعد اپنے تمام حقوق اس پاگل دیوانے اور سنی آدمی کے سپرد کر دیے۔۔۔

مولوی صاحب عالیان کے پاس آئے۔۔۔



عالیان قریشی و ولد احد قریشی آپکا نکاح مشاکامران ملک ولد کامران ملک سے حق مہر 50 لاکھ اکہ رانج الوقت طہہ پایا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے عالیان نے 3 دفعہ دل سے قبول ہے کہا۔۔۔

ایجاب و قبول کا مرحلہ طہہ پایا، عالیان نے سب سے مبارک باد پیش کی، اور کمرے کی جانب بڑھا جہاں وہ نکاح ہوتے ہی بھاگ گئی تھی وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹج رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

وہ آرام سے اسکے قریب بیٹھا اسکے سر میں ہاتھ پھیرا اور رونے دیا۔۔۔

ہیے جان۔۔۔!!!

بالوں میں۔ ہاتھ پھیرتے پیار سے پکارا۔۔۔

مگر وہ نابولی وہ اسی انداز میں اسکے ساتھ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا۔۔۔

کیوں رو رہی ہے میری پیاری سی جان اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گال پر پھیرتا بولا،، روئی کی مانند نرم ملائم۔ ہاتھ سے  
 اءک۔ الگ سا میٹھا سا احساس فراہم ہو رہا تھا۔۔۔

آئی۔ ہیٹ یو عالیان۔۔۔

آئی لو یو ٹو میری جان۔۔۔!!!

آئی سیڈ آئی ہیٹ یو۔۔۔۔

ایگزیکٹولی آئی سیڈ آئی لو یو وو موررررر اینڈ مور۔۔۔۔

اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

شش ڈونٹ کرائی مائی بے بی،،، کچھ غلط نہیں کیا،،، ایک پاک۔ مضبوط رشتہ بنایا ہے اپنی محبت کے ساتھ کہ  
 کوئی ہمیں الگ نا کر سکے یہ کتے،، تمہیں کسی قسم کا ہارم نا پہنچا سکیں،، بالوں میں انگلیاں پھیرتا،، ایک ہاتھ سے  
 کمر سہلاتا اسے ریلکیس کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

تم میری محبت ہو تمہیں مشکل میں دیکھ کر۔ جان نکل جاتی ہے،، تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا میں اور چوری تھوڑی ہے پورے حق سے انکل کو۔ بتا کر آؤں گا،، رخصتی تمہاری مرضی سے ہوگی کوئی زبردستی نہیں ہوگی میری جان۔۔۔

اس گستاخی کے لیے ایک ریٹلی سوری پر میں مجبور تھا۔۔۔

مجھے گھر جانا۔۔۔

پکا۔۔۔؟؟؟

سر جھکا کر شرارت سے پوچھا۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے وہ غصے بولی۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔ نو غصہ۔۔۔ !!! چلو اسے نرمی سے پیچھے کیا دونوں ہاتھوں چہرے لے کر ماتھے پر پیار کی پہلی اور شرعی مہر ثبت کی،، دونوں گالوں پر باری باری پیار سے لب رکھے،، اور پھر شرارت سے جھکا مشاخوف سے

آنکھیں میچ گئی،، وہ اسے دیکھ کر مسکرایا،، اور ہونٹ کے اوپر تل پر اپنے دہکتے لب رکھے وہ کانپ اٹھی،، اس کی حالت سے ہنص اٹھاتے وہ مسکرائے بنانارہ سکا،، اس الگ ہو اور ہاتھ پکڑ کر اٹھایا،، ہاتھ بہت محبت سے اپنے لبوں سے لگایا مشانے ایک نگاہ سے دیکھا بلاشبہ وہ ایک خوبصورت اور حسین مرد تھا مگر یہ وقتی غصہ۔۔۔

عالیان۔ اسے مسکراتا باہر کے کر چلا گیا اسے گھر ڈراپ کرنے کے لیے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

ایک نظر پاس بیٹھی پری پر۔ ڈالی،، اور مسکراتا آگے بڑھا۔۔۔

ابھی تو چھوڑنے جا رہا ہوں مشاڈار لنگ کے جلد اپنی امانت لینے آؤں گا اوکے اس کے گال پر لب رکھتا وہ سیدھا ہو کر بیٹھا،، اور اپنی منزل کی جانب رواں ہوا

زارم خان اور اسکے کونسٹیبلز ان دونوں کو لے کر وہاں سے چلے گئے تھے جا کر اسی چھوٹے سے شہر کے چھوٹے سے ہاسپٹل میں انکو ایڈمٹ کروایا تاکہ پتا تو چلتا کہ یہ زندہ بھی ہے یا مر گئے ہیں۔۔۔

مگر وہ ڈھیٹ آدمی زندہ ہی تھے۔۔۔

فصیح کی کافی دیر بعد آنکھ کھلی تو خود کو ہو اسپتال کے سرد سے روم میں پایا۔۔۔

میں یہاں کیسے۔۔۔؟؟

اہہہہ۔۔۔!!!

مار کی وجہ سے اس چوزے سے ہلاکت نہیں جا رہا تھا وہ کراہ اٹھا۔۔۔

جی بلکل تم یہاں۔۔۔

یہاں سے رتمھیں اب تھانے جانا ہے۔۔۔

یو آر اندر آر یسٹ۔۔۔!!!

پپپ،،، پوپلیس۔۔۔!!

ہاں پوپلیس۔۔۔

منہ بند کرو اور تیاری پکڑو تمہارا ساتھی بھی تمہارے ساتھ ہے خبر دار رکوئی چالاکی کی تو پہلے تو تمہارا وہ یار بچی کو لے کر گھاسوں کے درمیان سے نکل آیا تھا مگر اب گھاس پر بھی فصلوں پر بھی ہم نے ناکے لگائیں ہیں۔۔

بھاگنے کی کوشش کی تو مادے جاؤ گئے۔۔۔

شٹ۔۔۔۔۔!!!!!!

فصیح نے ہاتھ کی مٹھی ہاتھ میں ماری اور خود ہی کراہ اٹھا۔۔

کانٹیبیل نے اسکے ہاتھوں پر ہتھ کڑیاں لگائیں اور اسے گاڑی میں شفٹ کیا۔۔

وہی سے رضا جس کو بینڈج ہوئے تھے اسے ہتھ کڑیاں لگا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔

فصیح نے بے بسی سے اسے دیکھا مگر رضا سپاٹ تھا۔۔

اسکے دماغ میں ضرور کچھ چل رہا تھا وہ ضرور بھاگ جانے کی پلاننگ میں تھا مگر کیسے بھاگا جائے یہ تو ہر طرف سے ناممکن نظر آ رہا تھا۔

پاپا۔۔۔!!!

پاپا کو پتہ چلے گا وہ ضرور آئیں گے کچھ دے دلا کر معاملے کو دفعہ کر دیں گے مگر وہ نہیں جانتا تھا، سامنے ایس پی زارم خان ہے جو کبھی رشوت نہیں لے گا وہ مجرموں کو سزا دلوا کر رہتا ہے۔۔۔

خضر کو پتہ چلا کہ اس کا بیٹا جیل چلا گیا تو وہ ہتھے سے اکھڑا تھا، شدید غصہ آیا تھا ایک دفعہ پھر بڑی طرح ہار نصیب ہوئی تھی شاہ صاحب سے،،، مگر فرق پیچھلی بار وہ خود تھا اس بار اس کا بیٹا جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھا، جس کے منہ نکل سے پہلے ہر جائز ناجائز فرمائش پوری کرتا تھا۔۔۔

مگر یہ زرش انکے دماغ کا مسئلہ بن کر رہ گئی تھی اب کوئی پختہ کام کرنا تھا۔۔۔





تھی تو ایسے گھرانے میں کیوں پیدا ہوئی،،، وہ باقی حیا دار پاک صاف لڑکیوں کی طرح کیوں نہیں ہے اگر ہوتی تو کیا مقام ہوتا کاش اسکی اچھی تربیت کرنے والا کوئی ہوتا مگر کون۔۔۔

وہ چلے جا رہی تھی،، شدت سے مر جانے کا دل کر رہا تھا جب اچانک ایک تیز رفتار گاڑی نے آکر اسے زور سے ٹکرماری اور وہ ایک سڑک سے ہوتی دوسری سڑک پر جا گری،، وہ شدت سے لہو لہان ہوئی تھی،، سر سے خون کالا او پھوٹا تھا۔۔۔

کافی لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوا تھا،، اسے فوراً ہوسپتال پہنچایا گیا،، اور سسکی ماں کو اطلاع کی گئی۔۔۔

نمرہ کو۔ جب معلوم۔ پڑا کہ اسکی بچی کا بھیانک ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو وہ بھاگی ہو سپتال آئی تھی بہت۔ برے طریقے سے ایکسیڈنٹ ہونے کی باعث اسکے دماغ میں چوٹ آئی تھی،، ٹانگیں بھی پار لائز ہوئی تھیں۔۔۔

نمرہ کو سمجھنا آیا یہ ہوا کیسے مگر خدا نے اتنی مہلت دی تھی اس بچی کو کہ وہ اپنی ماں سے کچھ کہہ سکے۔۔۔

جبھی وہ فوراً اندر بڑھی تھی،، علیشہ نیم جان سی بیڈ پر لیٹی تھی منہ پر آکسیجن ماسک لائے،، بی پی کنٹرول لگائے وہ اپنی آخری سانسیں بھر رہی تھی۔۔۔

نمرہ نے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

علیشبہ میری جان۔۔۔!!!

کیا ہوا میرا بچہ یہ کیسے ہوا کس نے کیا تمہارے ساتھ ایسا یہ ضرور تمہارے اس احان نے کیا ہو گا میں چھوڑوں  
گی نہیں وہ بھری شیرنی بنی غرائی۔۔۔

علیشبہ نے اپنے منہ سے آکسیجن ماسک اترا۔۔۔

سٹاپ اٹ،، پلیزز سٹاپ اٹ۔۔۔!!!

مجھے سمجھ،،،،، ننن،،،،، نہیں،،،،، رہا،،،،، مم،،،،، میں،،،،، کیا،،،،، بو،،،،، لوں،،،،، آپ،،،،، ماں کہلانے کے  
لائق نہیں۔ ہے مس،،،،، نن،،،،، نمرہ نعیم۔۔۔

نمرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہوں میری بچی ایسے کیوں بول رہی ہو اپنی ماں کو آخر ہوا کیا اور یہ سب۔۔۔؟؟؟

او،،، پپ،،، لیز زرا،،،،، اپ اور مم،،، ماں،،،،، ہا ہا ہا،،،،، نن،،، نائس جوک نمرہ نعیم۔۔۔

علیشبہ سے کیا ہو گیا تمہیں ہوش میں تو ہو تمہارے دماغ پر اثر ہوا ہے کیا اس ایکسیڈنٹ کا،،، کس نے کیا یہ اس احان قریشی کا کیا دھڑا ہے نا اا ہے نابولو۔۔۔

ششش،،، شٹ اپ۔۔۔!!!

اس،،، اس انسان پر کوئی،،،،، تہمت مت لگایا نمرہ،،،،، وہ،،،،، ایک،،،،، اونچے،،، کک،،، کردار کا مالک شخص ہے،،،،، تم ہی نے،،، کک،،،،، کچھ سال پہلے بہت کھیل کھیلے تھے،،،،، تم نے تو اس کی ماں کو مم،،،،، مارنے کی کوشش بھی کی تھی نا ہے۔۔۔

علیشبہ۔۔۔۔۔!!!!

نمرہ دھاڑی۔۔۔!!

بکو اس بند کرو اپنی کیا اول فول بکے جا رہی ہو ہوش میں تو ہو تم۔۔۔







خدا کبھی انہیں الگ بنا کرے،،، وہ چاند سورج کی جوڑی ہمیشہ سلامت رہے۔۔۔  
 ایک اتوالا آنسو آنکھ سے سڑک کر گال پر پھسلا تھا۔۔۔  
 نمرہ نے مرتے دیکھ قہقہہ لگایا مگر فوراً خود کو کمپوز کیا۔۔۔

ڈاکٹر رررر۔۔۔!!!!

ڈاکٹر رررر۔۔۔!!!

بہت ہوشیاری سے ڈاکٹر کو بلانا شروع کیا جیسے بیٹی کی سانسیں رکنے پر کسیے تڑپی ہو مگر اس خبیث عورت کو اندر سے اتنی ہی خوشی ہوئی تھی جو کام۔ علیشہ بنا کر سکی وہ اب اپنی دوسری بیٹی کرے گی جیسے تیسے وہ ہی کرے گی

۔۔۔

ڈاکٹر ررر نے فوراً علیشہ کو دیکھا جو زندگی کی بازی ہار چکی تھی۔۔۔

مگر ایک بہت عجیب بات تھی وہ۔ یہ کہ علیشہ کے گلے پر کسی کی انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔

ڈاکٹر نے بہت غور سے معائنہ کیا شاید نہیں انہیں یقین ہو گیا کہ علیشہ کا قتل ہوا ہے۔۔۔

واٹ نان سینس انکے پاس تو انکی مدر تھی یہ کس نے کیا وہ پیچھے مڑا ہی تھا کہ پیچھے کسی کو ناپا کر شدید حیرت میں مبتلا ہوئے تھے۔۔۔

اوو نو واٹ نان سینس از دس۔۔۔!!!  
یہ عورت اسکی ماں تھی تو کہاں گی دیکھو وہ باہر ہے سنیر ڈاکٹر نے نرس کو کہا وہ بھاگی۔۔۔

نرس نے باہر دیکھا مگر اس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

سر سر۔۔۔!!!  
اندر تو کوئی بھی نہیں ہے سر۔۔۔!!!

واٹ۔۔۔!!!

یہ کیا بکواس ہے،،، وہ۔ اسکی ماں ہی تھی نا۔۔۔؟؟؟



جی سرانکے فون میں ماما کے نمبر سے جو نمبر سیو تھا اسی پر کال ملائی تھی میں نے تو۔۔

اففف۔۔!!!

خیر ہمیں کیا چھوڑ آؤ اسے مردہ خانے میں،، جس کی بچی ہوگی وہ آکر خود پتہ کر لے گا بہت کام ہے مجھے۔۔۔

پر سریہ پولیس کیس ہے ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے نا۔۔۔

اووشٹ اپ زیادہ سنئیر بننے کی کوشش نا کرو وہ نرس کے قریب جھکتا بولا اپنا منہ بند کرو اور بہت سے کام ہوتے ہیں ہم کو وہم انکے پولیس کیس کے کرائے چکروں میں پر جائیں۔۔۔

پر سریہ سب ڈاکٹر کی ہی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!!

وہ بات مکمل نہیں کر پائی جب ڈاکٹر دھاڑا۔۔۔

بکو اس بند کرو اور پھینک دو و اسے مردہ خانے میں وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ چل دیا۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے مطلب کہ انسانیت نامی چیز ہی نہیں ہے ہمارے معاشرے میں خیر۔۔۔۔

وہ۔ ایہ نظر اس مردہ وجود پر ڈال کر آگے بھری اور اس ڈیڈ باڈی کو مردہ خانہ بھیجنے کے لیے وارڈ بوائے کو کہا۔۔۔۔

عالیان مشاکو۔ لے کر ملک ولا پہنچا تھا مشانے ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی جو پیار لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا۔ تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو سٹرینگ پر بازو رکھے اپنے گال پر ہتھیلی رکھ کر اسے دیکھا۔۔۔

میں اکیلی جاؤں اندر۔۔۔!!!



مشا آنکھیں گھومتی باہر آئی اور اندر کی جانب بڑھی جہاں کامران صاحب پریشان اپنی اکلوتی بیٹی اپنا کل سرمایہ کو پتہ نہیں کہاں کہاں ڈھونڈ کر تھک ہار کر گھر آکر صوفے پر بیٹھے تھے،، مشا نے بیل بجائی کامران صاحب اتا لے ہوتے دروازے تک آئے دل زور سے دھڑکا تھا یا اللہ میری بیٹی ہی ہو۔۔۔۔

کامران صاحب نے دروازہ کھولا سامنے آ کے جگر کا ٹکڑا سچے سنورے انداز میں کھڑی تھی۔۔۔

مشا اااا۔۔۔۔!!!

ڈیڈ ڈیڈ۔۔۔۔!!!

وہ۔ اپنے ڈیڈ کے سینے سے لپٹی۔۔۔

مشا میرا بچہ میری جان۔۔۔۔!!!

کہاں تھی تم،، کہاں چلی گئی مشا مجھے بغیر بتائے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا مشا،، اور زرش زرش کہاں ہے بیٹے مجھے پتہ چلا وہ کیڈناپ۔۔۔

ڈیڈ سے کسی نے کیڈناپ کر لیا جس نے اسے کیڈناپ کیا تھا اسی نے مجھے بھی دھوکے سے بولا کر مجھے کیڈناپ کر لے گیا وہ اپنے پر بیٹی ساری داستان کا مران صاحب کو۔ سناتی گی وہاں جو جو ہوا۔۔۔

کامران صاحب نے اسے سینے میں بھینچا، میرا بچہ میری جان شکر ہے تک بلکل محفوظ ہو عالیاں بیٹا بہت شکر یہ تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بولوں گا۔۔۔

ڈونٹ وری انکل میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنا شرعی فرض پورا کیا کیوں مشا۔۔۔

میں سمجھا نہیں کیا مطلب کامران صاحب نے اپنے سینے میں چھپی مشا کو دیکھا جو اسکی بے باک اور نظروں اور زبان سے بچنے کی کوشش میں مصروف تھی۔۔۔

مطلب یہ کہ انکل مجھے میری بیوی یعنی مشا عالیاں قریشی کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے کیوں مشا بتاؤ۔۔۔

ککک،،، کیا مطلب بیٹا یہ کیا بول رہے ہو۔۔۔؟؟؟

وہ۔ کیا ہے نا انکل میں نے آج کچھ ہی دیر پہلے مشا کو مشا کا مران سے مشا عالیان بنایا ہے،، آج جو کچھ ہو میں بہت ڈر گیا تھا،، میں مشا کو کھو نہیں سکتا مشا میں جان بستی میری آتی جاتی سانس ہے مشا میں اور کمپر و ماٹز نہیں کر۔ سکتا تھا جی ایک پاکیزہ رشتے میں باندھا ہے خود کو ہاں میں جانتا ہوں جلد تھا اور بتایا نہیں یہ غلطی تھی مگر انکل میرا بھروسہ کریں میرا ارادہ غلط نہیں تھا وہ کامران صاحب کے پاس چلتا آیا انکے ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

آج سے مشا میری ذمہ داری انکل مجھے ہو سکے تو معاف کر دیے گا، آج سے یہ گھر سے میرے بغیر باہر نہیں نکلے گی یونی جائے گی میرے ساتھ واپس آئے گی میرے ساتھ اور ہاں کہی بھی جانا ہو گا مجھے کال کرے گی بس۔۔۔!!!

بہت جلد میں مشا کو اپنے ساتھ رخصت کر کے لیجاؤں گا اپنے والدین کے ساتھ آکر آپکو مجھ پر بھروسہ ہے نا انکل۔۔۔

بیٹا میرا بھروسہ مت توڑنا میری پھول سی بیٹی میں نے جسے پھولوں سے بھی تکلیف نا ہونے دی پلیز زرا اپنے وعدے پر قائم رہنا اور اسکا خیال رکھنا میری عزت کا مان رکھنا وہ ہاتھ جوڑتے التجا یا بولے عالیان تڑپا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں انکل۔۔۔ پلیززز ایسے مت کریں مجھے شرمندہ مت کریں میں آپ کا۔ مان اور بھروسہ نہیں توڑوں گا میں بہت جلد مشا کو لے کر جاؤں گا میرا آپ سے وعدہ ہے انکل پلیززز۔۔۔

بہت شکر یہ بیٹا ہمیشہ خوش اور آباد رہو۔۔۔!!!

عالیان مسکرا کر انکے گلے لگا،، کامران صاحب نے دونوں بچوں کو، ساتھ لگایا اور ماتھا چوما۔۔۔

میرا۔ پیارا بچہ ہمیشہ خوش رہو مشا کو اپنے ساتھ لگاتے چٹا چٹ چوم ڈالا۔۔۔

میں چلتا ہوں انکل میری زندگی آپ کے حوالے خیال رکھیے گا اسکا۔۔۔

ضرور بیٹا۔۔۔!!!

ضرور وہ کامران صاحب کا ہاتھ چومتا مشا پر پیار بھری نگاہ ڈالتا باہر نکلا تھا اب گھر جا کر اپنے گھر والوں کو اپنا امتحان دینا تھا مضحکہ خیز۔۔۔

وہ پری پیکر سکون کی نیند سو رہی تھی جب کھڑکی سے آتی روشنی نے نیند میں خلل پیدا کیا۔۔  
وہ کسمپائی تھی،، نیند سے اور انجیکشن کی ڈوز سے بھاری ہوتی آنکھیں کھولیں تو پہلے غائب دماغی سے کام لیا  
سمجھ نہیں آیا کہاں ہے۔۔۔

زرا سا ہوش آیا تو خود کو کسی کے تنگ حصار میں قید پایا،، پیچھلے دن کا سارا منظر فلم کی طرح آنکھوں کے آگے  
لہرایا تو وہ ایک دم سے گھبرائی تھی فوراً پوری آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا وہ کسی تنگ حصار میں تھی،، وہ اور  
گھبرائی،، زرش کے کپڑے بھی چینج ہو چکے تھے وہ ہلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کوئی اس کے اوپر پوری طرح  
قابض تھا۔۔۔

سس،،، سعیر رر رر خود پر نظر پڑھنے سے بے تحاشا گھبرائی بلکہ رودی۔۔

اسے لگا اسکے ساتھ وہ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ لوٹ گئی ہے،، عزت داغ دار ہو گئی ہے،، وہ سعیر کی امانت  
کا خیال نار کھ پائی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

سس،،، سعیر۔۔۔!!!



سعیر مجھے معاف کر دیں وہ یہ کہہ کر ایک سانس میں اونچا روئی تھی۔۔

ادھر وہ جو اپنی جان کی آغوش میں سکون سے سویا کسی کی سسکیاں اور اونچا رونے سے نیند میں خلل پیدا ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو زرش بہت بڑی طرح رونے میں مصروف تھی وہ ایک دم۔ بوکھلایا تھا۔۔

زر شششش۔۔۔!!!

زر ششش کیا ہو امیری جان۔۔۔!!!

وہ جو آنکھیں بند کر کے رو روئی تھی کہ آواز بھی نا پہچان سکی اور بند آنکھوں سے اسے خود سے دور کرنے لگی

۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے دور رہو غلیظ انسان،،، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ یہ سب کرنے کی تم نے میری بیہوشی کا فائدہ اٹھایا،،، زرش نے اچانک آنکھیں اور اس آدمی کو دھکا دینے کے لیے سینے پر ہاتھ رکھے تھے کہ آنکھوں پر یقین نہ آیا اسکی اپنا سعیر اسکے اوپر جھکا تھا مطلب کے رات وہ اسکے حصار میں تھی۔۔

سس،، سعیر۔۔۔!!!  
وہ دوبارہ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

زر ششش۔۔!!!  
ایے کیپ کوائٹ،، وائی آریو کرائنگ بے بی۔۔!!!

وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اور اسکے سینے سے لگی تھیں،، سعیر نے اسکے گرد ایک محفوظ اور مضبوط حصار قائم کیا تھا  
۔۔۔

کیوں رو رہا ہے یہ معصوم سا بچہ،، کیا ہوا اس کیوٹ سے بریو سے بے بی کو وہ ہم۔۔۔؟؟؟

سعیر ررر،،، سعیر آپ کہاں تھے،، میں بہت ڈر گئی تھی وہ لوگ مجھے لے۔۔۔

ہیے،، شششششش۔۔۔!!!

سعیر نے جھک کر اسکے لبوں پر انگلی رکھی،، ڈونٹ سے آنی تھینگ میری جان۔۔۔!!

میں یہی تھا اپنی جان کے پاس اسکی حفاظت کرنے میں کہیں نہیں گیا تھا۔ اور تم بلکل محفوظ ہووو بلکل محفوظ اپنے شوہر کے پاس کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سعیر کے ہوتے ہوئے اسکی زرش کو کچھ کہنے کی بھی ہمت رکھے۔۔۔

کیونکہ اسے پکارنا چھونا تو صرف سعیر کا حق ہے تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ایسا ہو سکتا ہمممممم۔۔۔!!!

وہ دوبارہ تنی رگیں کڑے تیور لیے اس پر گرفت بڑھاتا بولا تھا۔۔۔

سس،،، سعیر دم گھوٹ رہا ہے۔۔۔

ہمممم۔۔۔!!!

میرا بھی یونہی گھوٹا تھا زرش سعیر شاہ جب تم پر وہ جھکا تھا وہ انجانے میں اپنے غصے کے اشتعال میں دوبارہ اسکے زخم خریدنے لگا تھا۔۔۔

سعیر پر میرا کیا قصور۔۔۔؟؟؟

وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہو اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا لہو چھلکاتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا

---

وہ ایک دم سے گھبرائی تھی آج اسکا رویہ کچھ بہت الگ تھا بہت ہی الگ، آنکھوں میں جنون غصہ ڈر کیا نہیں تھا

---

سعیر آپ ڈر رہے ہیں مجھے---

وہ بہت ہی دھیمے لہجے میں بہت آرام سے بولی تھی---

ہیے---!!!

ہمت بھی نا کرنا مجھ سے ڈرنے کی دونوں بازوؤں سے خود کے قریب کیا---

مجھے سے کیوں ڈر رہی ہو میری جان، میں تو شوہر ہوں تمہارا، تمہارا محرم، اور تم میری بیوی کیوں ڈر لگ رہا

ہے مجھ سے ہممم---!!!

میرے کپڑے وہ خود کو کسی اور ڈریس میں دیکھ کر گھبرائی۔۔۔

رات کو اسکے کپڑے پھٹ جانے کی وجہ سے سعیر نے اسے ایہا کے کپڑے پہنائے دیے تھے تاکہ وہ صبح اٹھے اور خود کو ان کپڑوں میں پا کر دوبارہ پینک ناہو جائے۔۔۔

سعیر کو اس ماحول میں بھی شرارت سو جھی، آنکھوں میں۔ شرارت ناچی جھی اسے مزید قریب کر کے اسکے کان کے پاس جھکا اور گھمبیر سرگوشی کی۔۔۔

وہ کل رات میں نے تمہارے اور اپنے درمیان کے سارے فاصلوں کو ختم کر دیا ہے جان سعیر۔۔۔

ہم دو سے ایک ہو چکے ہیں میں نے تمہیں پالیازرش تم نے مجھے مکمل کر دیا کہہ کر اپنا لب دبایا کیونکہ وہ جانتا تھا مقابل ہتھے سے اکھڑنے لگی ہے جھی اب سعیر شاہ کی خیر نہیں۔۔۔

سس،،، سعیر۔۔۔!!!

زرشش گھبراگی آنکھوں کے سامنے دنیا گھومی تھی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سعیر۔۔۔؟؟  
 آپ جھوٹ بول رہے ہیں نابولیں۔۔۔  
 کہہ دیں یہ سب جھوٹ ہے ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔

سعیر نے پیچھے ہو کر اسکا لہو چھڑکا تالال اناری چہرہ دیکھا جس پر شرم و حیا اور گھبراہٹ واضح واللہ اس انداز میں بھی اتنی خوبصورتی وہ بہک ہی تو گیا تھا جو نہیں۔ وہ ہو جانے کا ڈر لگتا تھا مگر وہ بھی سعیر شاہ تھا اپنے جزبات پر قابو پانا اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

کیوں نہیں میری جان،، ایسا کیوں نہیں ہو سکتا، مممم۔۔۔!!

دیکھو محسوس کرو مجھے وہ اسکے گال پر جھکتا بولا زرش کرنٹ کھا کر سمٹی تھی،، کیا تمہیں خود سے میری خوشبو محسوس نہیں ہو رہی کیا،، کیا تمہیں اپنے وجود پر میرا لمس نہیں محسوس ہو رہا یہاں وہ گال کولبوں میں لیتا بولا سرخ مزید سمٹی۔۔۔

سعیر پلیز مجھے چھوڑیں ایسا نہیں ہو سکتا آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا سعیر نوو ویہ سب کیسے۔۔۔

وہ رو دینے کو ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے پیچھے ہوا۔۔۔

ہیے،،، رونامت،،، رونے کی تو زرا بھی ہمت مت کرنا زرش سعیر شاہ ورنہ ان آنسوؤں کو تو اپنے لبوں سے چنوں  
گا اور انکو بے وجہ بہانے کی سزا بھی دوں گا اس لیے سوچ کر بہانا آنسو۔۔۔

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کہہ دیجیے نایہ جھوٹ ہے وہ خود اسکے قریب ہو کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی بچوں کی  
طرح التجا یا سی بولی۔۔۔

سعیر کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

کھینچ کر اسے اپنے سینے میں چھپایا تھا، دل تھا کہ بڑھتنا، اس سے دور جانے کا بولتا نہیں تھا دل کرتا تھا کہ اسے  
کہیں دور لے جائے جہاں صرف وہ اور اسکی معصوم سی جان ہو اور کوئی ناہو۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا میری جان،، محرم ہوں تمہارا نکاح کیا ہے،، پاک رشتہ ہے ہمارا پوری رات تم میری باہوں میں تھی بندہ بشر ہوں یا ر کوئی فرشتہ تھوڑی ہوں جو بہک نہیں سکتا۔۔۔

اور غلط ہے ہی کیا وہ اسکے بالوں میں منہ دے کر گویا مدہوش سا خود میں اسکی میٹھی خوشبو اتار تا بولا زرش مزید سرخ ہوتی سمٹی تھی۔۔۔

مگر سعیر میں،، میں یہاں کیسے آئی آپ مجھے کیوں لے کر آئے کیوں،، اور ابھی تو رخصتی اس معصوم کو سمجھنا آیا یہ ہوا کیا ہے اور وہ بولے کیا۔۔۔

وہ لب دبا تا گہرا مسکرایا تو کیا ہوا،، نکاح تو ہوا ہے ناسور شایان بھائی کی رضامندی سے لے کر آیا تھا خالہ نے بھی تمہارا پتہ نالیا جس بات کی ٹینشن ہے رخصتی بھی ہو جائے گی میری جان اب تو جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!!!!

آپ بھی آپ سے تو مجھے ایسی امید نہیں تھی کیوں کیا اپنے ایسا۔۔۔



سعیر جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے زرش کس خوشی میں آنسو بہائے جا رہے ہیں اور تکلیف ہی کیا اس سب میں ہاں اس غلیظ انسان نے تمہیں چھوا تھا اسکا لمس مٹانے کو میں نے تمہارے وجود کو اپنے لمس سے پاک کیا ہے تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے کیا غلط ہے اس میں ہاں۔۔۔!؟؟ بولو۔۔۔

زرش نے پہلی دفعہ اسکا اس قدر سخت رویہ دیکھا تھا وہ ڈرجی تھی برا بھی لگا تھا جی نچلا لب باہر نکالتی ہاتھوں میں چہرہ چھلانے روئی تھی۔۔۔

سعیر نے لب بھینچے اور آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں۔۔۔

کنٹرول ان یو سعیر شاہ واٹ از دس بیہویر محبت ہے وہ تمہاری یہ کیا بکو اس کر رہے ہو تم۔۔۔

سعیر نے اسی طرح نرمی سے اسے خود سے لگایا۔۔۔

اُمّ سوری اُمّ ریلی سوری زرش،، نرمی سے اسکی کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی گئی۔۔۔

آئی ہیٹ یو سعیر،، آئی ہیٹ یو لیومی۔۔

زرشش پلینرز میری جان جیسا تم سمجھ رہی ویسا کچھ نہیں ہوا، تمہیں اپنے سعیر پر یقین نہیں ہے کیا۔۔

زرشش نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا۔۔

کیا طلب اپنے خودی تو بولا کہ کل رات وہ آگے بولتے ہوئے رکی خود کی جلد بازی پر ڈھیروں شرمندہ ہوئی اور خود کو کو سا مگر سامنے کسی کی گہری مسکان کو دیکھ کر جھٹکے سے سب سمجھ آیا تھا، آنکھوں کی شرارت دیکھ کر ایک سیکنڈ ناگاسب کچھ سمجھنے میں کہ اس نے صرف اسے پاگل بنایا وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے، محض ایک ڈریس چینج کروایا ہوگا۔۔

سس،، سعیر۔۔۔۔!!!!

وہ۔ چلائی تھی۔۔۔۔

ادھر وہ اب کی بار کافی دیر بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

یس مائی لووو۔۔۔۔

یو گندے،، چیپ انسان۔۔۔۔!!!

یہ۔ کیا تھا آپ نے مجھے پاگل بنایا۔۔۔۔

یوووو۔۔۔۔!!!!

I.will kill you ...!!!

آئیے میری جان کمون ماریے خوش قسمتی اپنے ہاتھ سے مار بھی قبول ہے۔۔۔

چپ بلکل چپ بہت ہی بے باک اور بے شرم انسان ہیں آپ سعیر،، شرم آپکو چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔

اوو آج پتہ چلا آپکو ڈیئر وانٹی جب کہ میں تو اپنی بے شرمی کا ڈیمو وقفے وقفے سے آپکو دیتا رہا ہوں،، ہاں البتہ کل پورا ڈیمو دیکھانے کا ارادہ۔ رکھتا تھا مگر میرے لیے میری جان کی مرضی اسکا سکون اسکا میرے پاس ہونا یہی کافی اور سب سے ضروری ہے،، تمہیں لگتا تمہارا سعیر تمہاری مرضی کے خلاف تمہارے اتنے قریب آئے گا۔۔۔

اتو جاتے ہیں پھر پوچھتے ہیں مرضی کے بغیر وہ منہ میں بڑبڑائی تھی مگر اسکی یہ بڑبڑاہٹ سامنے والے نے باخوبی سن کر لب دبا یا۔۔۔

ہمممممم۔۔۔!!!!

تو یہ بات ہے تو آج پھر ایک دفعہ دوبارہ اپنی خوبصورتی اور اس حسین صبح کا خراج وصول کرے مسز سعیر شاہ ایک جھٹکے سے قریب کر کے اسے اپنی گود میں گرایا تھا۔۔۔

سس،،، سعیر نوووو۔۔۔!!!

گیٹ بیک لیومی۔۔۔

نواب نہیں۔۔۔!!

سعیر نووو پلینرز زرش نے اپنے دونوں ہاتھوں میں۔ چہرہ چھپایا۔۔۔

نومائی لووو نووو اب تو میں اپنا خراج وصول کر کے رہو گانرمی سے اسکے ہاتھ پر لب رکھے اور ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر اپنے گرد جمائل کیے تھے۔۔۔

زرش نے زور سے آنکھیں بند کی تھیں،، شرم و حیا کے رنگ چہرے پر بکھیرے تھے جسے دیکھ کر وہ۔ گہرا مسکرایا تھا،، وہ۔ شرٹ لیس اس پر جھکا اور بہت پیار سے اس کے ماتھے پر۔ ہیار کی مہر ثبت کی تھی،، باری باری دونوں گالوں پر اپنی محبت کی چھاپیں چھوڑیں تھیں،، گال پر پیار کر کر وہ۔ تھوڑا پیچھے ہوا اور اس کا گھبرا گیا گھبرا یا معصوم سا شرمیلا سا روپ دیکھا جس پر عنابی لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔

بہت نرمی سے سے سیدھا کر کے تکیے پر لٹایا تھا اور خود اس پر جھکا تھا۔۔۔

زرش نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔

سس،،، سعیر یہ کیا کر رہے ہیں پیچھے ہو جائیں چھوڑیں مجھے پلیززز۔۔۔۔!!!

شششش۔۔۔۔!!!

کچھ نہیں کچھ نہیں کر رہا جسٹ فیل می مائی لو۔۔۔۔

نن،،، نو سعیر۔۔۔!!!

پلیزز۔۔۔۔

وہ بول ناپائی جملہ بھی مکمل ناہو اچانک اس پر جھکا۔۔

سعیر پلیزز ڈونٹ دوڈیٹ،، پیچھے ہو جائیں پلیززز۔۔۔۔!!!

وہ بے حال ہوتی التجا یا سی بولی تھی۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟؟

پلیززز۔۔۔!!

پہلے جواب۔۔۔!!!

مجھے نہیں پتہ آپ پیچھے ہوں۔۔۔

اوکے تو مجھے بھی نہیں میں نہیں ہٹوں گا مجھے میری جان کو پیار کرنا ہے۔۔۔

ننن،، نہیں پلیززز سعیر نوووو۔۔۔!!!

اور کیوں نو۔۔۔؟؟؟

مم،،، مجھے شرم آتی ہے۔۔۔

اسے کہو بعد میں آنا بھی تم بڑی ہو اپنے پیارے شوہر کے ساتھ۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔!!!!!!

پاگل ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں بلکل تمہارے لیے تمہاری محبت میں،،، تمہارے عشق میں،،، تمہاری چاہ میں،،، تمہاری طلب میں۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!

جی جان سعیر۔۔۔۔۔!!!

زرشش نے اسکی آنکھوں۔ میں دیکھا جو اسکے اوپر پوری طرح قابض تھا وہ اسکی آنکھوں میں۔ کہی۔ کھوسی گئی

۔۔۔

کیا تھا ان آنکھوں میں اس کے لیے محبت کا ٹھٹھا مار تا سمندر،،، عزت احترام،،، بے پناہ چاہت اور جانے کن  
جزبوں سے بھر پور۔۔۔۔۔



وہ بھی اسکی لائٹ براؤن آنکھوں میں دیکھتا مدہوش ہوا تھا جبھی جھک کر چن پر لب رکھے تھے،، زرش کو کرنٹ سا لگا جبھی کسی خیال کے تحت فوراً سے پیچھے ہٹا اور اسکا گھبراہٹ مایا بے حال سا روپ دیکھا،، بہت عقیدت سے جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثابت کی تھی اور اس پر سے اٹھا تھا۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھا جو شرماتی گھبراتی،، اپنا تنفس کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں،،، نرمی سے اسے سیدھا کر کے بٹھایا اور اپنے ساتھ لگایا۔۔

ریلیکس۔۔۔!!!

کمر سہلاتے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

پتہ ہے زرش شاہ۔۔۔!!!

تمہیں دیکھ کر مجھ میں اک سرور اترتا ہے،، قدم خود باخود تمہاری جانب بڑھتے ہیں،،، میں مدہوش ہوتا ہوں زرش شاہ،، اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ترین۔ امر لگتا ہے مجھے پتہ ہے کیوں۔۔۔؟؟

کیونکہ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو، تمہیں پانا میری جنون تھا، تم میرا عشق ہو، تمہارے طلب میرے سینے میں۔ سانس الجھا دیتی ہے۔۔۔

زرشش اسکی بے لاک سرگوشیوں سے اس میں سمٹی چکی جا رہی تھی اور وہ۔ مدہوش سا جانے کیا کیا بول رہا تھا۔۔

سس،،،۔۔۔ سعیر...!!!

حکم میری جان۔۔۔!!!

مجھے فریش ہونا ہے اور ماما کے پاس جانا مجھے۔۔۔

سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔

اوو بے بی کو ماما کے پاس جانا ہے،، اور وہ کیوں یہاں کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔

کیا مطلب سعیر پلینرز مجھے گھر جانا ہے پلینرز ویسے بھی پرسوں رخصتی ہے مجھے واپس یہی تو انا ہے۔۔۔

اور میں کہوں تمہیں یہی رہنا گھر نہیں جانا۔۔۔

نہیں پلینرز سعیر آپ تو میری ہر بات مانتے ہیں مان جائیں سعیر مجھے جانے دیں دو دن کی ہی بات کے بلکہ آج کا تو یونہی گزر جائے گا کل کی دیر پلینرز۔۔۔

وہ کیوٹ کیوٹ سے فیس بناتی بولتی اسکے دل میں۔ اتر رہی تھی وہ۔ اسکی۔ اداوں پر مسکرایا۔۔۔

اوکے جیسے سعیر کی جان چاہے ویسا ہی ہوگا۔۔۔

فریش ہو جاؤ نیچھے چلتے ہیں بریک فاسٹ کر کے ہم۔ گھر چلیں گے۔۔۔

اوکے وہ بھی مسکرا کر بولی تو وہ گہرا مسکرا دیا۔۔۔۔

وہ بیڈ۔ سے اتر کر واش روم کی جانب بڑھی جب سعیر نے روکا۔۔۔

روکو زرش۔۔۔!!!

کیا۔ ہوا۔۔۔؟؟؟

یہ لو۔۔۔!!!

سعیر نے اسے ایک پیکٹ تھمایا جس میں جانے کب کس وقت اس نے اپنی زرش کے لیے فراک خرید اتھا اور اب اسے پہننے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟

زرش نے اسے تھاما اس میں کیا ہے سعیر۔۔۔؟؟؟

ڈریس مائی لوو جو میں نے ایک۔ مہینے پہلے اپنی جان کے لیے خریدا تھا کہ آپ رخصتی کے اگلے دن یہ پہنے گی مگر مجھے ابھی آپکو اس میں دیکھنا جائیے اور اسے چنچ کیجیے۔۔۔

پر میں اس دن پہنو گی نا ابھی کیوں۔۔۔؟؟

نووو۔۔۔!!!

ابھی مطلب ابھی اس دن ہم اور لے لیں گے گووہری آپ چینیج اٹ ورنہ میں خود چینیج کرواؤں گارات کی طرح آنکھ ونک کر کے اسکی جان ہواگی وہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔۔۔

نج،،، جارہی ہوں۔۔۔!!!

ہک۔ فور او اش روم میں۔ بھاگی تھی جبکہ پیچھے وہ تہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

اگلا دن سب کے ہاں خوشیوں کا پیغام لایا تھا،،، عالیان نے بھی گھر پر اپنے نکاح کا بتا دیا تھا ہاں آمنہ بیگم اور احد صاحب ناراض ضرور ہوئے تھے مگر وہ جانتے تھے اپنے سر پھرے بیٹے کو کہ وہ اس سب کے بعد تو رکنے والا نہیں تھا اور کونسا گناہ کر بیٹھا تھا جب کا مران صاحب راضی ہیں تو انہیں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے آخر مشا نے ہی بہو بننا تھا اس گھر کی اور بے شک یہ تربیت ہی تھی کہ وہ زیادہ دیر اپنے ماں باپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا جہی پاؤں پکڑ کر معافی مانگی تھی اور وہ بھی والدین تھے کیسے اپنی اولاد سے ناراض رہ سکتے تھے

اب انکی زندگی تھی،، فیصلے بھی انکے تھے وہ جسے چاہے اپنا ہم۔ سفر چنے پورا پورا حق تھا کبھی بھی ان نے ان پر روک ٹوک نہیں لگائی تھی۔۔۔۔

اور زرش کو بھی سعیر اسکے گھر واپس چھوڑ گیا تھا وہ سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

احان کا نکاح تھا آخر کار وہ وقت آ گیا تھا جب اپنی محبت کو اپنا بنانے چلا تھا وہ ابہا کو لے کر شاپنگ پر جانے والا تھا ابھی بھی ڈریسنگ کے پاس کھڑا اپنے۔ بال بنا رہا تھا جب فون رینگ ہوا۔۔۔

احان نے فون دیکھا سمیع کا فون تھا۔۔۔

احان نے یس کر کے کان کو لگایا۔۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!

ہاں سمیع کیا بات ہے اس خوشی کے موقع پر کوئی منحوس خبر مت سنانا مجھے پلیز زوہ خود پر پر فیوم چھڑکتا بولا۔۔۔

ریلکس سر۔۔۔!!!

آپ کے لیے خود نیوز ہے۔۔۔

خود نیوز وہ کیسی اپنی کیز اٹھاتا وہ باہر آیا تھا۔۔

سر علیشہ مر گئی۔۔۔

احان لڑکھڑایا تھا۔۔۔

ککک،، کیا۔۔۔؟؟؟

یہ کیا بول رہے ہو سمیع علیشہ مر گئی مطلب کیسے میرا مطلب وہ واقع ایسا نہیں ہو سکتا وہ اتنی جلدی کیسے۔۔

سر اسکا بہت برا ایکسٹینٹ ہوا تھا بچنے کی امید نہیں تھی بٹ ڈاکٹر کے مطابق شاہد وہ بچ جاتی اس کا مرڈر کیا گیا اس کے گلے پر کسی کی انگلیوں کے نشان تھے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس وقت اسکے پاس اسکی ماں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔

کیا ا۔۔۔!!!

یہ سب تمہیں کس نے بتایا سمیع اور تمہیں گریٹ ہے وہ علیشہ ہی تھی۔۔۔

جی سر میں اپنی بیٹی کو کے کر۔ ہو سپٹل۔ گیا تھا وہاں وہ۔ زخمی حالت میں آئی تھی میں نے کافی دیر اس کا تعاقب کیا اور وہاں سے اسکی ڈیڈ باڈی کو مردہ خانہ بھیجا گیا ہے۔۔۔

مردہ خانہ پر کیوں اسکی ماں تو وہی تھی نا تو آخر وہاں کیوں سمیع۔۔۔

سر یہی تو گھپلا ہے مجھے لگتا یہ بھی انکا کوئی کھیل ہے یا جو مر گئی ہے وہ محض شاید آپکی پرانی دشمن نمرہ کے لیے جسٹ ایک کھلونا تھی کیونکہ مردہ خانے میں جا کر میں نے دیکھا وہ لاش علیشہ کی ہی تھی اب کوئی ادھر خود اتنی دیر تو نہیں رہ سکتا نا اور پھر یہ بھی تو سوچیں انکا کہنا ہے اسکا مر ڈر ہوا ہے۔۔۔

پر سمیع اففف۔۔۔!!!



یہ بھی ایک منحوس خبر ہی ہے ابھی دینی تھی میرے نکاح کے بعد دے دیتے خیر مر گئے تو میں کیا کروں خدا بھی برائی زیادہ دیر برداشت نہیں کرتا اللہ اسکی منزلیں آسان کرے میں نے اسے معاف کیا یقیناً ابہا کو جب معلوم ہو گا وہ معصوم بھی اسے معاف کر دے گی احان بول تو رہا تھا مگر دل میں۔ عجیب سا احساس تھا جو بھی تھا انسانیت کے ناتے کوئی دشمن ہی ہو شاید اچانک جو ان موت کا سن کر کوئی بھی بوکھلا جائے یہاں تو آخر خون کا رشتہ تھا پھوپھوز ادبٹی تھی احان نے سوچ کر لب کاٹا آخر اسے کیا ہو رہا ہے وہ جھنجھلایا فلوقت سب سوچوں کو جھٹک کر اسے اپنی ابہا کے پاس جانا تھا اس کے ساتھ اسکے نکاح کا ڈریس لینے۔۔۔۔

وہاں ابہا پر شوخ سی شیشے کے سامنے کھڑے اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی،، شاکنگ پنک کلر کی شرٹ اور وائٹ ٹائٹس پہنے،، حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ اڑھے کسی بھی آشنائش کے بغیر وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی،، موٹی موٹی آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ گلوز لگا رہی تھی جب مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو قدرتی گلابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے وہ ایک نظر ٹیڑھی ہوتی سائیڈ پوز سے خود کو دیکھتی۔ بھاگتی نیچے آئی سامنے سارہ بیگم ایان کے ساتھ کوئی بات کر رہی تھی ساتھ ہی سعیر بیٹھا تھا۔۔۔

ماما جان....!!!

وہ چلاتی سیڑھیاں اترتی آئی۔۔۔۔



ہاں۔۔۔!!!

ایہا سارہ نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔۔

یار ماما احان آئے ہیں نا باہر انکے ساتھ جارہی ہوں اب میں جاؤں وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

اوہوووو۔۔۔!!!

بہنا۔۔۔!!!

بہت فکر ہے ان،، انکی۔۔۔!!! ناراضگی کی سعیر نے آنکھ ونک کر کے اسے ان کو لمبا کر کے بولا وہ گڑ بڑائی۔۔۔

ماما یا اااااا۔۔۔۔۔!!!

یہ۔۔۔ تنگ کر رہیں ہیں۔۔۔!!

ہاہا ہا ہا سعیر اور ایان قبہ لگا کر ہنس دیے و مزید۔۔۔ بوکھلا گئی۔۔۔

جارہی ہوں میں۔۔۔ ہو نہہہہہ۔۔۔!!!

بہت۔۔۔ برے ہیں آپ دونوں جائیں وہ پیر پٹختی باہر بھر گئی پیچھے وہ تینوں ہنس دیے۔۔۔

دھیان سے جانا ایہا۔۔۔!!!  
سارہ نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

وہ۔ مڑی ٹینشن نالیں آپ سب احان ہیں میرے ساتھ وہ میرا خیال رکھ سکتے ہیں وہ کہتی رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔۔۔

پیچھے ان تینوں نے اسکی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔

وہ چلتی باہر آئی۔۔۔

جہان احان سٹرینگ پر دونوں ہاتھ رکھے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ چلتی آئی احان نے اسے دیکھا آنکھوں کو ٹھنڈک ملی آنکھوں کے ذریعے اسے دل میں اتارا۔۔۔

وہ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔۔۔

یہ مائی لو۔۔۔!!!

ہیے احان۔۔۔!!!

کیسی ہے میری جان۔۔۔!!!

اُم گدڑ ڈ۔۔۔!!

یو ٹیلو۔۔۔؟؟؟

میں بلکل ٹھیک میری جان آپکو دیکھنے کے بعد۔۔۔

چلو اب آرام سے میری گود میں آکر بیٹھو۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!

ابہانے آنکھیں پھیلائیں۔۔۔

ہاں تو۔۔۔!!!

نو میں کوئی نہیں بیٹھ رہی۔۔۔۔  
وہ شرم۔۔۔ سے لال۔ گلاب ہوئی۔۔۔

کیوں میں نے کونسا تمہیں کس کرنے کو کہا ہے ایہا۔۔۔۔!!!

چلو آو۔۔۔۔!!!

کمون۔۔۔۔!!!

لیکن۔۔۔۔!!!

کمون احان نے اسے سہارا دے کر اسکے سینڈل اتارے اور بہت پیار سے ٹانگیں سیٹ پر کر کے خود اسے کمر سے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور اسکا سر اپنے سینے سے ٹکایا۔۔۔

ابہانے سراٹھا کر اسکی جانب دیکھا احان نے مسکرا کے اسے دیکھا اور جھک کر ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی وہ آنکھیں موند گئی احان نے ایک ہاتھ اسکے گرد گھمایا ایک سے ڈرائیونگ کرنے لگا،، دوران ڈرائیونگ اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا وہ جلد ہی مال پہنچا تھا۔۔۔

ایان سارہ کے ساتھ کچھ کام۔ نیٹا کرواپس کمرے میں آ کر تھک کر بیڈ پر لیٹا تھا جب اچانک یاد آیا،، آج تو دشمن جان سے بات نہیں ہوئی۔۔۔

ایان نے فون اٹھایا اور عائرہ کو۔ کال ملائی جو چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!!

وہ۔ مہندی لگے ہاتھوں سے ایک بازو کے سہارے فون سنتے بولی۔۔۔

ہیے میری جان...!!!

کہاں تھی آپ---؟؟؟

آئی مس یو---!!!

ایان میں بزی ہوں---!!!

کیوں اور کہاں مجھ سے بات کرونا عازرہ۔ یار---!!!

ایان میرے آس پاس میری دوستیں بیٹھی ہیں جو مجھے مہندی لگا رہی ہیں میں آپ سے پرسوں ڈھیڑ ساری باتیں  
کروں گی ابھی بائے---

عازرہ فون رکھا تو بہت برا ہو گا میں گھر آ جاؤں گا اور پھر مجھے جانتی ہونا---

کیا ہے بھئی---؟؟؟

مہندی لگوار ہی ہو---؟؟؟



ہاں کیوں آپ نے بھی لگوانی ہے۔۔۔؟؟؟  
عائزہ نے لٹھ مار انداز میں کہا۔۔۔

ارے نہیں میری جان آپ لگوائیں۔۔۔  
اور ہاں میرا نام ضرور لکھوانا اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر۔۔۔

عائزہ اسکی بات پر گہرا مسکرائی۔۔۔

کیوں جی۔۔۔؟؟؟

کیونکہ جی میں نے کہا ہے میرا حکم۔ مانو۔۔۔!!

اوو بھی ہماری دلہن کے ہتھیلی پر دلہے راجا کا نام لکھیے سپیشل ڈیمانڈ آئی ہے عرشہ نے کہا تو عائزہ بوکھلائی تھی

۔۔۔

ایسا کچھ نہیں۔۔۔

بائے ایان عائرہ نے بوکھلا کر کھٹاک سے فون رکھا تھا۔۔

ایان فون کی طرف دیکھ کر گہرا مسکرایا۔۔۔!!!

ہائے لوویو ڈیر۔۔۔

ویٹنگ فار یوو۔۔۔!!!

یہ۔ کہہ کر فون کی وال پیپر پر لگی تصویر کو دیکھ کر مسکراتا بید پر اوندھے منہ لیٹا تھا۔۔۔

وہاں عائرہ کے ہاتھ پر مہندی لگائی گئی، جس پر ہتھیلی پر عائرہ ایان ملا۔ کر لکھا تھا جسے سب سہیلیوں نے اسے چھیرا۔۔۔

ارے دیکھو مہندی کو چار چاند لگایا ہے اس نام نے۔۔۔

بے شک مہندی سے زیادہ تو ہاتھ پر یہ نام بچ رہا ہے۔۔

عائزہ انکی باتوں سے شرمائی اور فوراً سے انکے بیچ سے اٹھ کر اندر بھاگی تھی۔۔۔

پیچھے وہ سب قہقہہ لگا کر ہنس دی اور گانے لگی۔۔۔

مہندی لگا کے رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

لینے تجھے اوگوری

آئیں گے تیرے سجا۔

وہ۔ گاگا کر۔ خودی کھلھلانے لگیں جب رمشا بھی انکے پاس آئی جہاں کچھ دیر پہلے عرشہ ہی عائزہ۔ کو۔ واپس لے کر آئی تھی۔۔۔

رمشا آکر انکے پاس بیٹھی عرشہ نے اٹھ کر اسے عائزہ کے پاس جگہ دی۔۔۔

عائزہ نے مسکرا کر ماں کو دیکھا جاکی آنکھوں میں خوشی کی چمک اور بیٹی کو رخصت کرنے کی آنسو بھی تھے،  
 رمشانے پیار سے عائزہ کا ماتھا چوما سکی ہاتھ کی مہندی کو دیکھا ایک۔ آنسو ٹوٹ کر ہاتھ کی ہتھیلی پر گرا تھا عائزہ  
 تڑپی تھی۔۔۔

ماما وہ خود بھی ماں کے گلے لگی اور دونوں کی آنکھوں سے اشک بار بہنے لگے۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو عائزہ خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے سکھی رکھے صد اسہاگن رہو تمہاری جھولی ڈھیروں ڈھیر  
 خوشیوں سے بھر دے وہ بھرائی آنکھوں سے اسکا ماتھا چومتی بولی،، عائزہ کے آنسو ٹوٹ کر رمشا کے گود میں  
 گرے تھے۔۔۔

چلور و نابند کرو شہاباش،، خوش خوش رہو وہ سب بھلا کر اپنی بیٹی کی ڈھولکی میں بچیوں کا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔

علیشہ کے مرنے کی خبر جگہ جگہ پھیل چکی تھی،، نمرہ نے سکون کا سانس لیا تھا کہ کانٹا۔ خود باخود نکل گیا ہے  
 جہی اب پر سکوں سی صوفے پر بیٹھی بیغرت عورت کو اتنا بھی ترس نا آیا بچپن سے اب تک جسے پالا پوسا ااااا سکو  
 دفنا ہی دے مگر نہیں۔۔۔

وہ انسان تھوڑی تھی جانور تھی جانور۔۔۔

نمرہ نے ایک جان دار خباثت بھرا تہقہ لگایا اور فون پکڑا اور اپنی بیٹی کو فون لگایا جو اس وقت لندن میں تھی۔۔  
 وہ بلیک جینز اور بلیک شرٹ کے اوپر بلیک جیکٹ پہنے کھولے بال چھوڑے ہاتھ میں بیگ بیگ کیے دو بندوں کے  
 ساتھ چلتی آرہی تھی، ایسی بے نیازی کے دیکھنے والا عیش عیش کراٹھے۔۔  
 وہ کسی بلڈنگ میں چلتی آرہی تھی جب اچانک ہاتھ میں پکڑا موبائل رینگ ہوا۔۔  
 اس نے ایک نظر موبائل پر دیکھا دیکھتے ہی اک دلکش مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا فوراً کال پک کی۔۔  
 یہ مام۔۔۔!!!

یہ میری جان۔۔۔!!  
 کیسی ہو؟؟؟

میں فٹ آپ کیسی ہو وہ چلتی ہوئی اپنے فلیٹ تک آئی ایک بندے نے دروازہ کھول کر چابی اسے تھمائی وہ اندر  
 آئی اور ان بندوں کو دو انگلیوں کے اشارے سے واپس جانے کا کہا۔۔۔  
 وہ چلتی اندر آ کر صوفے پر بیٹھی اور اپنے شوز کے لیسز کھولنے لگی۔۔۔

میں ٹھیک ایک خبر ہے میرے پاس دائمہ۔۔۔

ہممم۔۔۔!!!

خبر کیسی خبر بڑی خوش لگ رہی ہیں خیریت تو ہے ماما۔۔۔

ہاں ہاں سنو تو۔۔۔

جی جی۔۔۔!!!

وہ مر۔ گی دائمی وہ مر گی۔۔۔

کون کون مر گی مام وہ اپنی نام۔ نہاد دشمن آمنہ قریشی۔۔۔

ارے نہیں اب میرے اتنے اچھے نصیب کہاں میری جان۔۔۔

تو پھر کون مر گیا اماں۔۔۔??

دائمہ پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھتی بولی۔۔۔

علیشبہ،،، علیشبہ مرگئی دائمہ شی از ڈیڈ۔۔۔!!!

کک،، کیا وہ ایک دم سیدھی ہوئی۔۔

آپ آپ سچ کہہ رہی ہیں کیا وہ واقع مرگئی۔۔۔؟؟

جی بلکل میری جان مرگئی،، اسکا شاید خون جاگ اٹھا تھا جو خاندان کے لڑکے سے محبت کر بیٹھی ہونہہ،، آئی بڑی اتنا تو میں بھی جانتی تھی خون ہچکولے تو کھائے گا اور دیکھو محبت کر کے ایکسیڈنٹ کروا کر آئی تھی اور مجھے ہی برا بھرا بول رہی تھی کہ۔۔ پرورش خراب ہے فلاں فلاں ارے بندہ پوچھے کہ میں نے کیا کیا ہے میرا کیا تصور ہے اس سب میں بھی میں نے لکھایا پڑھایا اتنا جو ان کیا اور مجھے ہی باتیں سنارہی واہہہہ علیشبہ قریشی اب دیکھو مار کے پھینک آئی ہوں ہاسپٹل میں اور ایسی خراب قسمت ہے کہ ابھی تک لاوارث مردوں کے ساتھ مردہ خانے میں پڑی ہے۔۔۔

کیا ااا۔۔۔!!!

دائمہ تو پہلے شاکڈ ہی ہوگی مگر اس بات پر سیدھی ہوئی۔۔

کمون مام کیا ہو گیا ہے کیسی بیوقوفی کی ہے آپ نے یار جائے جا کر اس مردہ خانے سے دریافت کریں اور ہاں  
بھیس بدل کر جائے گا پلپلز اور ہاں جا کر جلادی جیے اسکے کسی بھی گھر والے کے ہاتھ لگ گئی نا تو خیر نہیں آپ کی

---

اوو نوویہ میرے زہن میں پہلے کیوں نہیں آیا تم۔ سہی کہہ رہی ہو میں ابھی جاتی ہوں۔۔۔۔

ہممم۔۔۔!!!

ویسے اچھا ہے ناما مرگئی زہر سے بھی بری لگتی تھی مجھے قسم سے وہ ہمیشہ اپنے اسکے چکر میں اپنی سگی اولاد کو خود  
سے دور رکھا۔۔۔

مجھے معاف کر دو میری جان بس بہت جلد تمہیں اپنے پاس بلواؤں گی مگر اپنا بدلہ مجھے آج بھی پورا کرنا میرے  
اندر کی اگ ابھی بجھی نہیں ہے۔۔۔

دائمی تم دو گی نامیرا ساتھ میری جان۔۔۔۔



ہاہاہامام کیوں نہیں آخرا ب تو میری بھی بہت گہری دشمنی ہے اس خاندان کے ساتھ آپ نے تو تیس سال پہلے اپنی محبت فتور چھوڑ دیا مگر دائمہ دائمہ ہے وہ نہیں چھوڑے گی آج تک جو چاہا ہے پا کر رہی ہو۔ ماما آج بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

کیا مطلب دائمی۔۔۔؟؟؟

ماما میں نے سنا احد اور آمنہ قریشی کی ایک اکلوتی بیٹی ہے جو شاہ فیملی کی بہو بننے جا رہی ہے انکے چشم۔ و چراغ سعیر شاہ کی۔۔۔

ہاں بیٹی تو ہے اسکی مگر تمہیں کیسے معلوم کہ اسکی شادی ہو رہی ہے۔۔۔

ماما آج سے تیس سال پہلے آمنہ نے آپ سے احد کو چھینا تھا نا آج اسکی بیٹی نے میری محبت چھین لی ہے مجھ سے۔۔۔

میری یونیورسٹی میں پڑھنے والا سعیر شاہ جو لڑکے مجھ سے بات کرنے کو مرتے ہیں میرے ساتھ ایک پل بتانے کو ترستے ہیں ماما میں انہیں گھاس تک نہیں ڈالتی مگر سعیر شاہ واحد بندہ تھا جسے میرے دل نے چاہا تھا میں نے چاہا



وہ دونوں ماں بیٹیاں خباثت سے قہقہہ لگا کر ہنس دی۔۔

بہت جلد پاکستان آؤں گی ابھی کے لیے بائے۔۔!!

بائے میری جان۔۔!!

خیال رکھنا اپنا۔۔۔

یوٹو۔۔!!

خضربٹ کو جیسے پتہ چلا کہ اسکا بیٹا جیل میں ہے تو رات کے اندھیرے میں پولیس سٹیشن آیا تھا اس وقت وہاں پر  
کو نسٹیبیل ہی موجود تھے وہ دبے قدموں سے جیل آیا اور اپنے بیٹے کے لا کر کے پاس آیا جہاں پہلے سے ہی  
کو نسٹیبیل بیٹھا سو رہا تھا۔۔

خضر نے اس کو نسیبیل کو ہلکے سے ہلایا وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔۔۔

کک،، کون ہے کون ہے۔۔۔؟؟؟

اے ا شششش۔۔۔!!!

خضر نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اواز نکلے تیری۔۔۔!!!

باہر آو۔۔۔!!

خضر اسکے منہ پر ہاتھ اسے باہر تک لایا۔۔۔

کیا ہے کون ہو کیا چاہیے تمہیں۔۔۔؟؟؟

میرا بیٹا۔۔۔!!!

کونسا بیٹا۔۔۔؟؟؟

وہ جو دونوں۔ اندر بند ہے نا وہ میرے بیٹے ہیں۔۔۔

تم انہیں چھوڑ دو پلیر زرز۔۔۔۔

بکواس بند کرو تمہیں لگتا میں یہ کروں گا بھول ہے تمہاری ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔!!!

ہاں ہاں جاؤ جاؤ میں اپنے سر کے خلاف اسکے اصولوں کے خلاف نہیں جاؤں گا۔۔۔

میں تمہیں منہ مانگی رقم دوں گا۔۔۔

نہیں میں نے کہا نا کہ نہیں میں یہ سب نہیں کروں گا تو بس نہیں بات ختم جاؤ یہاں سے جا کر کسی وکیل کا انتظام کرو۔۔۔

دیکھو میرے لیے وکیل کا انتظام کرنا ممکن نہیں ہے مگر میں ان جھمیلوں میں پڑنا نہیں چاہتا۔۔۔  
یہ لو 20000 یہ رکھو باقی کی منہ مانگی رقم جب جہاں کھو گئے وہاں۔ پہنچا دوں گا۔۔۔

20000 کو انسٹیبل کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا۔۔۔

اور باقی کتنے دو گے۔۔۔؟؟؟

اپنی ڈیمانڈ بتا دینا میری جان مل جائیں گے۔۔۔  
خضر نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سچی وہ نوٹوں کی خوشبوؤں کو اپنے اندر اتار تا بولا۔۔۔

مچی اب نکالو بہت چپکے سے باہر آگر چاہو تو یہاں سے بھاگ بھی سکتے ہو کہیں اچھی جگہ نوکری لگوادوں گا تمہاری اب خضر پر احسان کا انعام بھی تو ملنا چاہیے نا۔۔۔

سچ تم لگوادو گے مجھے اچھی جگہ نوکری۔۔۔؟؟

بلکل لیکن اس سے پہلے میرے بیٹوں کو آزاد کرو۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ابھی لایا انہیں۔۔۔

کانٹیبیل نے لا کر کی چابیاں پکڑیں اور لا کر لاک اپ کھولا۔۔

آؤ چلو اوئے آجاؤ باہر تمہیں لینے تمہارا باپ آیا ہے۔۔۔

باپ کے نام پر رضا اور فصیح کا چہرہ کھل اٹھا جیسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔

دیکھا کہا تھا نا کہ ڈیڈ ضرور آئیں گے وہ دونوں چلتے باہر آئے خضر نے انہیں اپنے سینے سے لپٹا مار مار کر دونوں کا زارم نے حشر کر رکھا تھا۔۔۔

چلو میرے بچو گھر چلو میں تم لوگوں کو واپس لندن بھیج دوں گا یہاں نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

ہرگز نہیں ڈیڈ رضا سپاٹ سا بولا۔۔۔

میں زرش کو لیے بغیر کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔

میرے بچے تمہاری بیوٹی کہیں نہیں جائے گی تیرے باپ کا وعدہ ہے تجھ سے۔۔۔۔

پر ڈیڈ اسکی شادی ہے میں کیسے اسے ہاتھ سے جانے دوں ایک دفعہ دوبارہ وہ شاہ فیملی شٹ۔۔۔۔!!!!

پولیس ٹیبیل رضانے جھٹکے سے نیچے گرائی تھی۔۔۔

کالم۔ ڈاؤن مائی سن۔۔۔۔!!!

کالم ڈاؤن۔۔۔!!! تمہاری بیوٹی تمہارے پاس ہی آئے گی خود ایک دن تم۔ دیکھنا وہ سیر شاہ خود اسے دھکے

دے کر نکالے گا ابھی میری ایک بات مانو ایک مہینے کے لیے لندن چلے جاؤ پلیز ززمیر اچھے تمہارے آنے تک

تمہاری بیوٹی بھی تمہارے قبضے میں ہوگی۔۔۔



پر لندن جا کر کیسے ڈیڈ۔۔۔؟؟؟

تم۔ جاو تو سہی رضا تمہارا باپ کر لے گا سب کچھ جاؤ جب آؤ گے اسے بھی کے آئیں گے زرش تمہاری ہی ہوگی  
جینے دو کچھ دن کی زندگی سعیر شاہ کو۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔!!!!

جی لے چند دن کی زندگی ہے جی لے، لے لے مزہ سعیر شاہ کیونکہ زیادہ دن نہیں ہے تمہارے پاس کیونکہ  
تمہارے جینے کی وجہ ہی میرے پاس ہوگی بابا بابا۔۔۔!!!  
وہ خباث سے ہنسا تھا، اسکے ساتھ ہی اسکا باپ اور دوست بھی ہنسنے تھے۔۔۔۔۔

چلو تم سیدھا ایئر پورٹ چلو میں تمہاری ٹکٹس بک کروادی ہے اب بس تمہیں روانہ ہونا ہے۔۔۔۔۔

شیور ڈیڈ۔۔۔۔۔!!!

جلد واپس آئیں گے۔۔۔۔۔

شیور مائی سن۔۔۔!!!

وہ لوگ فوراً ایئر پورٹ کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔۔

آج کا دن خوشیوں کا پیغام اپنے سنگ لایا تھا، محبت کرنے والوں کا ملن کا پیغام لایا تھا جیسی موسم کے ساتھ ہوا  
بھی خوشگوار تھی،،، عشق کرنے والے بازی لے چکے تھے،، اپنی محبتوں کو اپنے ہم۔ سفر بنانے کا رہے تھے

آج صبح سے قریشی ہاؤس میں گہمہ گہمی کا سماں تھی صرف یہاں ہی نہیں شاہ پیلس میں بھی ایسی ہی رونق تھی،،،  
دوسب سے لاڈلے شاہ صاحب کے سپوتروں کی شادی جو تھی کوئی کمی بھی تو نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔

وہی قریشی ہاؤس کی اکلوتی بیٹی اور سب سے چھوٹے سپوتروں کا نکاح تھا وہ جو اپنی ابہا سے بے پناہ محبت کرتا تھا اپنے  
اتنے بڑے دن میں کوئی کمی چھوڑ سکتا تھا ہر گز نہیں جیسی سارے کام خود اپنی نگرانی میں کیا تھا۔۔۔

اب دوپہر کے 12 بج رہے تھے جب وہ مغرور سا شہزادہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا ابھی کچھ گھنٹے تک انکا نکاح تھا وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس شیشے کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن کھولے کھڑا اپنا جائزہ لینے میں مصروف تھا،،، جبھی بادی سپرے لگا کر شرٹ کے بٹن بند کیے اور اوپر جے۔ کا پرفیوم لگایا،،، بائیں کلائی میں گھڑی باندھی اور بالوں کو سیٹ کرنے لگا کچھ ہی دیر میں آمنہ اور احد اسکے کمرے میں چلتے ہوئے آئے جہاں وہ مغرور سا شہزادہ تیار ہو کر اپنا جائزہ لے رہا تھا،،، بلیک شلوار قمیض پر لے گئی سندھی شمال میں ایک دم۔ وڈیرہ ہی تو۔ لگ رہا تھا وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگ رہا تھا آمنہ تو اسے دیکھ کر تھم سی گئی،،، لیکن فوراً سر جھٹکا کہیں خود کی ہی نظر نا لگ جائے وہ مسکراتی اسکے پاس آئی جہاں وہ مسکراتا زور شور سے اپنے ڈمپل کے درشن کروانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

آمنہ اسکے پاس آئی آکر اسکا ماتھا چوما اور اسے پیار سے خود سے لگایا۔۔۔۔

You looks absolutely handsome my lovely child ....!!!!

وہ۔ مسکرا کر اس سے مخاطب ہوئیں وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔

And as usual my mom looks absolutely gorgeous ....!!!

ہاہاہاہاہاہا تھینکیو مائی لولی چائڈ وہ اسکا گال چومتی بولی بدلے میں وہ اپنی ماں کے دونوں گاکوں کو چٹا چٹ چوم۔ گیا اور ہمیشہ کی طرح سامنے کھڑے قریشی صاحب کو جلا گیا۔۔۔

کیا میاں آج بھی میرے سے کھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔  
 احنے اسے گھورا۔۔۔

اوپسس۔۔۔!!!

آپ بھی ہیں ائم۔ سوری میں بھول گیا تھا بائی داوے لگ ہی وہ اس قدر پیاری رہی ہیں کہ آئی جانے کنٹرول  
 ----

کیا۔۔۔۔۔!؟؟؟

مطلب تعریف کرنے سے نہیں روک پارہا اپنے آپ کو قریشی صاحب ٹھنڈے ہو جائیں ماں ہے میری۔۔۔

احان باز آ جاؤ تم آج کے دن میں کھاؤ گے مجھ سے۔۔۔

خبردار میرے بچے کو کچھ بھی کہا آج۔۔۔  
 آمنہ نے احان نکی سائیڈ لی تو وہ باپ کو چڑا گیا۔۔۔

احد صاحب نے اسے ہلکی سی دھپ لگائی اور اسے خود کے ساتھ لگایا۔۔۔

بہت پیارے لگ رہے ہو احان۔۔۔!!!

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے،، ایسے ہی مسکراتے رہو،، میری طاقت ہے تم سب کی مسکراہٹ وہ اتنے پیار سے بولے کے دونوں مان بیٹے کے ڈمپلز نے درشن کروائے احد نے پیار سے یہ منظر اپنے دل میں قید کیا اور انہیں حصار میں لیا۔۔۔

لیٹس ٹیک سیلف۔۔۔

ابھی اچا بولا ہی نہیں تھا کہ اچانک سے باقی پکڑوں روم میں داخل ہوئی۔۔۔

Whrre is us....???

ہم۔ کہاں گئے۔۔۔؟؟؟

مام۔ ڈیڈا کیلے اکیلے ہمیں بھول گئے۔۔۔  
زرش نے خفا سا کہا تو وہ تینوں مسکرائے۔۔۔

ہاں بھی اب ہم کہاں یاد رہیں گے اپنے سب سے لاڈلے بچے کی شادی میں ہم۔ کہاں سے آگئے۔۔۔

ڈرامے نا کرو عالیان اجو تم۔ لوگ بھی آمنہ نے ہاتھ بڑھا کر انہیں پاس بلا یا وہ بھاگے آگے آئے جو خود بھی اپنے  
بھائی کے نکاح کے لیے بالکل تیار کھڑے تھے۔۔۔

بلیک تھری پیس میں شایان اور عالیان،، اوپر میروں ویس کوٹ پہنے وہ دونوں بھی کسی ریاست کے شہزادوں  
سے کم نہیں لگ رہے تھے،، اور وہ پری پیکر ہمیشہ کی طرح وائٹ فرائڈ اور ریڈ جامہ وار کا چوڑی دار بچامہ پہنے  
گلے میں لال ڈوپٹہ لیے بالوں کے کلرز بنائے بے تحاشا حسین لگ رہی تھی وہ بھاگے ان تک آئے۔۔۔

احد نے ان سب کو پیار سے اپنے حصار میں لیا اور شایان نے ایک یادگار سیلفی کلک کی تھی،۔۔۔

سیلفی لینے کے بعد وہ پیچھے مڑے دونوں بھائیوں نے احان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جس سے وہ مسکرا کر نیٹا گیا

---

چلو بس بھی کرو پجواب چلو دیر ہو رہی ہے اور کتنی دیر کرنی ہے،، احد نے انہیں ڈپٹا۔۔

اوو ایس سوری ڈیڈ۔۔۔!!!

چلیے سار اسامان میں نے کار میں رکھو ادیا آپ لوگ بیٹھے ہم لوگ آتے ہیں۔۔۔

شیور جلدی آنا۔۔۔

دیر مت لگانا۔۔۔۔

شیور ڈیڈ۔۔۔!!!

احد کہتے باہر کی جانب لپکے پیچھے پیچھے بچے بھی ان کے ساتھ ہی باہر نکلے۔۔۔

شاہ پیلس میں شاہ صاحب کی اکلوتی بیٹی کے نکاح کی تیاری ہو رہی تھی ہر طرف گہمہ گہمی کا سماں تھا، ادھر سے ادھر لڑکیاں لڑکے کام میں مصروف تھے ایسے میں ایہا کو گھر میں ہتیار کرنے بیوٹیشن آئی تھی جو اس کے تھکے نقوش اور حسن کو اپنے ہاتھ سے مہارت سے کیے گئے میک اپ سے چار چاند لگانے آئی تھی۔۔۔

وہ پری پیکر سفید لمبی ریشمی فرائیڈ جس پر گولڈن کلر کا کام ہو اوا تھا، لمبی گھیرے دار فرائیڈ، چوری دار بازو جس کے فرنٹ پر گولڈن بریک بینی سے کام ہوا تھا نیچرل براؤن بالوں کو کرلز کیے، سائڈ پر ڈوپٹہ سیٹ کیے بیوٹیشن کے لیے میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے آسمان سے پری اتر کر آئی ہے۔۔۔

شیشے کے سامنے بیٹھے بیوٹیشن اسکے میک اپ کو لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب سارہ اندر داخل ہوئیں اپنی چاند سی بیٹی کس دیکھ کر قدم دروازے میں رکے تھے، اس قدر حسین وہ دیکھے گئیں مگر فوراً سر جھٹکا کہیں خود کی ہی نظر نا لگ جائے وہ قدم قدم ٹرانس کی کیفیت میں چلتی اپنی پیاری سی بیٹی کے پاس آئیں جو چھوٹی سی ہی تو تھی مگر اتنی جلدی پرانی ہو جائے گی انہیں کیا معلوم تھا، وقت ٹکتا نہیں ہے بس گزرتا چلا جاتا ہے ابھی کل کی بات تو لگتی تھی جب وہ پری انکے گھر میں ننھی سی آئی تھی ڈھیروں خوشیاں لیے اور اب اسے پرایا کرنے کا وقت آیا تھا سوچ کر ہی پلکیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔



وہ اسکے پاس آئیں آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اس پری پیکر نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا اور گہرہ مسکرائی۔۔  
 سارہ بھی مسکرائیں ماشاء اللہ میری بچی لاکھوں میں ایک لگ رہی ہوں بہت خوبصورت ایہا وہ پیار سے نم  
 آنکھوں سے اسکا ماتھا چومتی بولیں تو ایہا میٹھا سا مسکرائی۔۔۔

تھینکیو وو پیاری ماما۔۔۔!!!

میرا پیارا بچہ۔۔۔!!!

تیار ہوگی۔۔۔؟؟؟

یس ماما وہ مدہم مدہم بولتی بے تحاشا حسین لگ رہی تھی اسے دیکھ کر سارہ کو شدید پیار آ رہا تھا۔۔  
 ابھی وہ بات کر رہی تھیں کہ شاہ صاحب ناک کر کے اندر داخل ہوئے مگر سامنے دیکھ کر ساکت ہوئے تھے،،،  
 ایہا چھوٹے قدم چلتی شاہ صاحب تک آئی تھی۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔!!!

پیار بھری پکار سے انہیں پکارا شاہ صاحب نے نرمی سے ہمیں چھپکلی وہ چھوٹی سی گڑیا اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ اسے دلہن کے روپ میں دیکھ رہے تھے۔۔۔

میرا پیارا بچہ۔۔۔!!!

شاہ صاحب نے اسے سینے میں بھینچا دو منٹ نالگے تھے خود کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں مگر یہ انکی بیٹی کا بہت بڑا دن تھا وہ رونا نہیں چاہتے تھے گھر کے سب لوگوں کو سختی سے ایک بھی آنسو بہانے سے رک رکھا تھا جیسی خود کو فوری طور پر کمپوز کیا تھا اور اسکا ماتھا چوما مگر سامنے وہ چھوٹے سے نرم دل کی لڑکی تھی جو باپ کا شفقت بھرا حصار پا کر ہی آپا کھو بیٹھی اور رودی۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

نومائی بے سی۔۔۔!!!

ڈونٹ کرائی۔۔۔

اپکا اتنا بڑا دن ہے اسے انجوائے کرنا ہے رونا نہیں روگی تو ڈیڈی کے پیسے ضائع ہو جائیں گے سارا میک اپ خراب ہو جائے گا آپکا اوپھر آپکی پیاری پیاری پکیزز کیا بنے گا انکا جن کے معاملے میں میری پیاری سے بیٹی تھوڑا سا بھی کمپر و ماٹز نہیں کرتی ہے۔۔۔

پیار سے سمجھتے اینڈ پر شاہ صاحب شرارت سے بولے تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

ڈیڈی آپ بھی نا۔۔۔!!!

وہ دوبارہ انکے سینے میں چھپی۔۔۔

شاہ صاحب نے اسے پیار سے حصار میں لیا اور اسکا ماتھا چوما۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو میرا بچہ،،، تمہیں ہر خوشی ملے امید ہے کہ اتنا ہی پیار ملے گا جتنا یہاں سے ملا ہے،، اور احان تمہاری لائف کاسب سے بیسٹ غیصلپ ثابت ہو گا۔۔۔

ضرور ڈیڈی۔۔۔!!!!

ہی ول میک یو پر اوڈ۔۔۔!!!!

اپنے احان پر اس قدر بھروسہ تھا کہ وہ اپنے باپ کے سامنے ڈٹ کر بھی بول سکتی تھی اور شایر یہ بھروسہ اور پیار اس بندے کے بھی طاقت تھی،، اور یہ پری تو اپنی ماں کی چھوی تھیں،، بلکل ویسی ہی محبت اور یقین بلکل دوسری سا رہ۔۔۔

شاہ صاحب مسکرائے اور ان دونوں کو گلے سے لگایا جب وہ باقی دو طوفان دھڑام سے اندر آئے۔۔۔

ڈڈڈڈ۔۔۔۔۔!!!!

منہ میں الفاظ رہ گئے جب سمانے اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔

اوو ایلکیوزمی۔۔۔!!!

آپ کون۔۔۔؟؟؟

اپنا تعارف کروائیں۔۔۔

بھائی۔۔۔!!!!

میں ہوں کیا ہو گیا آپ کو۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔!!!

نہیں میرا مطلب آپ ایہا میری بہن ہیں،۔۔۔؟؟؟

سعیر نے آنکھیں پھیلائے شرارت سے دیکھا۔۔۔

ڈڈڈی۔۔۔!!!!

وہ چلائی۔۔۔۔

اونے گدھے۔۔۔!!!  
 نہیں چھیڑو بہن کو۔۔۔

ڈیڈی جی میں تو نہیں چھیڑ رہا یہ تو میں نے نہیں پہچانا احا کیسے پہچانے گا۔۔۔۔

شٹ اپ ڈیوڈ۔۔۔!!!  
 پیچھے سے ایان نے اسے ایک دھپ لگائی اور اپنے بازو پھیلا کر اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

ایہا بھاگی اپنے بڑھے بھائی کے پاس انی جو وائٹ تھری پیس ڈریس میں ملبوس تھا کندھوں پر ڈالی سندھی شال سے وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگ رہے تھے۔۔۔

ایان نے اسے گلے سے لگایا، اور اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔

کتنی پیاری لگ رہی میری پیاری سی گڑیا۔۔۔۔

تھینکیو ووبھیااااا۔۔۔۔۔!!!!

ایان نے اسے پیار سے علیحدہ کیا اور اسے دیکھا وہ مسکرائی جیسی سیر اسکے سامنے آیا۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!

مے آئی۔۔۔؟؟؟

ہاتھ آگے پھیلا کر اسکا ہاتھ مانگا۔۔۔

ایہا کنفیوز ہوئی۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔؟؟؟

ہاتھ دو۔۔۔!!!!

ایہا نے اسے دیکھا اور پھر سیدھا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔!!!

سعیر نے شفقت سے اسکا ہاتھ چوما اور ایک بڑی سی چاکلیٹ جو اس پنچی کی شروع سے ہی پسند تھی اسے تھمائی اس گلاب کے پھول کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔۔۔

!!!!۔۔۔۔۔

چاکلیٹ۔۔۔۔۔!!!!

کھینکیو ووبھیااااا۔۔۔۔۔!!!

آئی لووووو۔۔۔۔۔!!!!

لو یوٹو۔۔۔۔۔!!!!

سعیر نے ایہا کا ہاتھ چوما اور پیار سے اسے خود سے لگایا۔۔۔۔۔!!!

ارے چلو بچو، قریشی صاحب کا فون آرہا ہے انتظار کر رہے ہیں وہ لوگ دیر ہوگی ہے چلیں۔۔۔۔۔

اووو شیور وہ لوگ دیہان سے ایہا کو لے کر باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

دونوں فیملیز (گرینڈ موسک) بحر یہ ٹاؤن لاہور کی سب سے بڑی مسجد میں انکا نکاح تھا مولانا طارق جمیل صاحب کی قیادت میں یہ نکاح منعقد کیا گیا تھا دونوں فیملیز وہاں موجود تھیں،، درمیان میں ایک بڑا سانیٹ کا پردہ لگایا گیا تھا جس کے آر پار ان دونوں نے بیٹھنا تھا،، ایک سائیڈ پر احان بیٹھا تھا جب اس پری پیکر کو لایا گیا بریک سے نیٹ کے پردے سے وہ سفید سے آنچل دیکھائی دیا جو چھوٹے چھوٹے قدم لٹی اسکے پاس آرہی تھی،، صاف کچھ نظر نہیں آرہا تھا مگر جتنی بھی جھلک نظر آرہی تھی اس سے وہ بے تحاشا حسین لگ رہی تھی احان کی برقرار نظروں کو بالکل قرار نہیں۔ آرہا تھا کہ وہ جھٹ سے یہ پردہ ہٹائے اور اپنی انوسینٹ سول کو فوراً سے دیکھے اور اسے چھپا کر یہاں سے کہیں دور کے لے جائے۔۔۔

اس کی بے تحاشا بے چینی سے بدلتے پہلو و کو نوٹ کر کے احان کے بھائیوں نے لب دبایا جیہی عالیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔  
ریلیکس یار۔۔۔۔۔!!!

کیا ہو گیا کچھ ہی دیر میں تم نے ہی دیکھنا ہے پاس جائے گی ٹھنڈے ہو کر بیٹھو۔۔۔۔۔  
احان نے عالیان کو گھورا وہ لب دبا گیا۔۔۔

خود نے تو سامنے بیٹھا کر آنکھوں کے سامنے سائن کروائے تھے میں دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ بھی مسئلے حد ہوگی احان نے عالیان کی ستھری کی تو وہاں موجود سب لوگ تہقہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔



شٹ اپ۔۔!!!

منہ بند کر کے بیٹھو اپنا۔۔۔!!!

اوکے، سو آپ بھی ڈسٹرب نا کریں وہ بھی کون سا کم تھا احان احد قریشی تھا، سب سے چھوٹا سب کا باپ

۔۔۔۔!!!

دونوں بڑے بھائیوں نے اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلایا اور اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مولانا طارق جمیل صاحب تشریف لائے، سب انکے احترام میں کھڑے ہو کر سر جھکائے انکا استقبال کیا، شاہ صاحب اور احد صاحب اور بچے آکر ان سے بغل گیر ہوئے۔۔۔

مولانا صاحب۔ ان سے مل کر ایہا کے پاس آئے جہاں سارہ بیگم، آمنہ، زرش، عائرہ سب کھڑی تھیں، وہ آکر شفقت سے ایہا کے سر پر ہاتھ رکھے بیٹھے اور اسکے سامنے نکاح نامہ کھول کر رکھا۔۔۔  
ایہا کا دل زور سے دھڑکا وہی ہتھیلیوں میں پسینہ آیا، دل مٹھی میں دھڑکا۔۔۔

بچے۔۔۔!!!

ایہا شاہ ولد شاہ صاحب آپکا نکاح احان قریشی ولد احد قریشی سے حق مہربا عوز 50 لاکھ دس تولہ سونا سکھ رانج  
الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

ایہا کے زبان تالو سے چپکی،، دل زور زور سے دھڑکا،، سارہ جو اسکا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی ایہا نے ہاتھ پر گر پ  
بڑھائی۔۔۔

بولو میرا بچہ۔۔۔!!!  
سارہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔!!!  
شاہ صاحب نے بھی سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بیٹا کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

تفق،،،، قبول ہے۔۔۔

اٹکتے ہوئے 3 دفعہ قبول ہے بول کر اپنے تمام تر حقوق سامنے بیٹھے بے حد حسین خوبصورت شخص کے نام کیے تھے۔۔۔

مولانا صاحب نے ایہا کے سامنے نکاح نامہ کیا اور ہاتھ میں پین تھمایا ایہا نے کانپتے ہاتھوں سے تین دفعہ سائن کیے تھے سامنے بیٹھے احان کی رگ و پھس سکون سا اترا تھا جیسے ساری کائنات مل گئے ہو۔۔۔

ایہا نے نم آنکھیں اٹھا کر اپنے والدین کو دیکھا شاہ صاحب نم آنکھیں لیے کھڑے تھے وہ یہ دفعہ دوبارہ سسک کر اپنے ڈیڈی کے سینے میں چھپی تھی اب کی بار تو انکی بھی آنکھیں نم ہوئیں تھیں فوراً اڈے سینے میں چھپایا اپنی ٹھنڈی آغوش میں اسے چھپایا اپنے محفوظ حصار میں اور اسکی پیٹھ تھپتھپائیں۔۔۔

شششش ڈونٹ کر ائے میری جان۔۔۔!!!

اسے نرمی سے خود سے الگ کر کے ماتھا چوما اور احان کی جانب بڑھے۔۔۔

مولانا صاحب احان کے پاس آئے جہاں وہ وڈیڑہ بلیک شلوار قمیض میں اپنے دلکش ڈمپل کی نمائش کرواتا سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مولانا صاحب اسکے پاس آئے اور نکاح شروع کیا۔۔۔

احان قریشی ولد احد قریشی آپکا نکاح ایہا شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر 50 لاکھ دس تولہ سونا سکھ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

قبول ہے احان نے دل و جان سے ایہا کو قبول کیا۔۔۔

آج سے اسکے سارے غم۔ میرے میری ساری خوشیاں اسکی 3 دفعہ قبول ہے کہہ کر اسے اپنی شریک حیات قبول کیا اس وعدے کے ساتھ کہ کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دے گا اس کے گھر سے زیادہ محبت اسے دے گا۔۔۔

نکاح مکمل ہوا تو وہ پر دوہٹایا گیا مگر منظر سے ایہا میڈم غائب ہوئی تھیں،، احان رنج کے بدمزہ ہوا تھا۔۔۔  
جہی شاہ صاحب اور احد صاحب کے کہنے پر یہ سب کرنے باہر گراؤنڈ میں آئے تھے جہاں کچھ انتظامات تھے۔۔۔

احان لب کاٹا باہر بڑھا اور آکر باہر جھولے میں بیٹھا جو مسجد کے گراؤنڈ میں لگایا گیا تھا کچھ ہی دیر میں سامنے سے آتی اپنی معصوم سی جان،، اپنی شریک حیات پر نظر پڑی جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنی دونوں بھابیوں کے سنگ آرہی تھی وہ اسے دیکھے گیا کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے کیسے۔۔۔؟؟؟

وہ چلتی اسکے پاس ائی احان ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور مسکرا کر اسے دیکھا، زرش نے اسے گھورا اور اسے ہاتھ تھامنے کا بولا جو کب سے آگئے کیے کھڑی تھی۔۔

احان نے لب دبا کر نرمی اور شفقت سے ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا ایہا کی جان سی نکلی تھی۔۔۔

احان نے ہاتھ پر گرپ بڑھائے اسے جھولے پر پیار سے بیٹھایا اور خود اسکے پہلو میں بیٹھا۔۔

ہائے لڑکی جان لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔

اتنی حسین۔۔۔!!!

آج تو آپ نے بجلیاں گرائیں ہیں۔۔۔

جانے مدہوش سا وہ مجنوں کیا کیا بولے جارہا تھا مگر اس چھوٹی سی جان پر بنا رہا تھا جس نے آج سے پہلے ایسا کچھ

محسوس بھی نہیں کیا تھا وہ مزید خود میں سمٹتی بے حال ہو رہی تھی جب وہ ہوش میں آیا۔۔

سمیسٹر کی سٹوڈنٹ کی سہی مگر بچوں جیسا زہن ہے وہ اس<sup>th</sup> وہ کیسے بھول گیا کہ وہ ابھی چھوٹی ہی ہے چاہے 5

سے اس طرح کی باتیں کر کے روہانسا کر رہا ہے۔۔

اوو سوری سوری میری جان ---!!!

ریلیکس ---

احان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں میں لیا اور پیار سے رب کیا ---

بہت پیاری لگ رہی ہے میری معصوم سی جان میری سوچ سے بھی زیادہ جتنا میں نے تصور کیا تھا اس سے کئی

زیادہ ایہا ---

- تیری زندگی میں آنے کا بے حد شکریہ میری زندگی کو اور حسین بنانے کا میں تمہیں ہر خوشی دوں گا جو میرے

بس میں ہوگی تمہیں پر سہولت دوں گا تمہاری ہر خواہش سر آنکھوں پر کبھی ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو

نہیں آنے دوں گا میرا وعدہ ہے ---

ایہا اسکے انداز پر مسکرائی اور اسے دیکھا جہاں وہ پیار لٹاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا احان نے آگے ہو کر

پیار سے اسکے ماتھے پر شرعی مہر ثبت کی تھی ایہا نے پاک اور محبت بھرا لمس پا کر آنکھیں موندیں تھی کیمرے

کی آنکھ میں یہ خوبصورت سا منظر قید ہوا تھا ---

کچھ ہی دیر میں ایہا اور احان کا فوٹو شوٹ ہونے کے لیے انہیں باہر بھیجا گیا جہاں فوٹو گرافر نے مختلف اور پیارے

پیارے پوزز سے انکے یادگار لمحوں کو اور حسین بنا کر ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا تھا ---

ایہا اور احان کے نکاح کے بعد کچھ رسومات کے گئی اور رسم ادا کرنے کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جسے کھا کر سب رشتے دار، دوست احباب نے اپنے اپنے گھروں کی راہ لے لی۔۔

ہسے میں ایہا احان جو کب سے اکٹھے بیٹھے تھے گھر والے انکی بلائیں لے لے کر نہیں تھک رہے تھے وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے بلکل چاند سورج کی جاتی جیسے حسین ماشاء اللہ۔۔۔

احان اور وہ دونوں اپنی سیلفی لے رہے تھے یہ انکی لائف کاسب سے یاد گار دن تھا وہ ہر لمحہ یاد گار بنانا چاہتے تھے اسے ہمیشہ کے لیے قید کرنا چاہتے تھے جہی انکی تو سیلفیز لیتے لیتے ہی ختم نہیں۔ ہو رہی تھیں۔۔۔

گھر والوں نے انھیں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور انہیں ٹائم کا ہوش دلایا کہ یہاں سے چلیں گھر میں بہت کام ہے تو انکی سیلفیز کو بریک لگی اور شرافت سے اٹھ کر گھر والوں کے ساتھ چل دیے،، احان کابس چلتا تو وہ اسے اپنے ساتھ اسی ٹائم گھر لے جاتا وہ تو آمنہ سے بات کر چکا تھا مگر آمنہ کی گھوری اور ہلکا سا تھپڑ نے زبان کو قابو رکھ لیا اور دل پر بڑا سا پتھر رکھ کر وہ واپس چلا آیا اس بنیاد پر کر کہ وہ جلد اپنی ایہا کو اپنے پاس لے کر آئے گا۔۔۔

وہ لوگ گھر آئے اور آکر سب آرام کرنے کی حشیت سے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے،، صبح اٹھ کر انہیں بہت کام جو تھا وقت بھی کم تھا۔۔۔

وہ لوگ پہلی فلائٹ سے ہی لندن پہنچ چکے تھے اب وہاں پر اپنی دوسری یونیورسٹی میں داخلہ لے کر پڑھائی کر رہے تھے

لیکن دماغ شیطانی کاروائیوں میں ہی اٹکا ہوا تھا کہ واپس کب پاکستان جائیں گے اور کب اپنی بیوی کو حاصل کریں گے مگر ہائے یہ خوش فہمیاں وہاں تو انکی شادیوں کے شادیانے بجائے جارہے تھے یہ لوگ یہی کہ یہی رہ گئے۔۔۔

اب بھی وہ لندن کسی کافی شاپ میں بیٹھے تھے وہ دونوں کافی آرڈر کر کے ٹیبل پر بیٹھے تھے اور اپنی آپس میں پلاننگ کر رہے تھے جب وہاں شان سے چلتی اک کالی سیاہ آنکھوں والی کالی سایہ بالوں والی ایڈیٹیوڈ سے چلتی ایک لڑکی آئی،، لال رنگ کاٹاپ پہنے،، کندھوں سے لگے گہرے کٹ جو سٹائل تھا ٹخنوں سے اوپر کی جینز پہنے ایک کندھے پر کوٹ لٹکائے وہ دو بندوں کے ہمراہ کافی شاپ میں اینٹر ہوئی تھی سب کی نگاہ اسکی جانب اٹھی تھی ان دونوں نے بھی اس بے نیاز لڑکی کو دیکھا تھا فصیح کمینہ تو دیکھتے ہی پگھل گیا تھا جیسی گال کے نیچھے ہاتھ رکھے بکو اس کی تھی۔۔۔



ہائے رے کیا شے ہے یار۔۔۔۔!!!  
 دل آگیا ہے،، آ ایک رات کی آفر تو کریں۔۔۔  
 وہ آنکھ ونک کیے اپنے غلیظ ارادے رضا کو بتا رہا تھا جب رضائے اسے ایک تھپڑ لگایا۔۔۔

بکو اس بند کر اوئے۔۔۔

میں تجھ سے اچھا ہوں پھر کم از کم ایک کو دیکھ کر اس تک ہی محدود ہوں تو تو ہر طرف منہ مار رہا ہے کمینے شرم کر

۔۔۔

یار کیا ہو گیا، اچھی طرح سے واقف ہوں تیری شرافت سے زرش کو دیکھنے سے پہلے تیرے اندر کے شیطان  
 سے بھی باخوبی واقف ہوں ایک دن کلب نا جاتا تو کیسے کلب اور لڑکی کی طلب سینے میں بے چینی جگاتی اس سے  
 ملتے ہی جانے کون۔ سا جادو طاری ہوا ہے اپنے زندگی کے سارے مزے غارت کر دیے ہیں۔۔۔

ہائے جادو تو ہے ہی میری وہ لڑکی ہی ایک جادو ہے،، زرش کو پانا تو میرا فتور ہے فصی میں اسے سعیر شاہ سے چھین  
 لوں گا چاہے مجھے اسکے لیے اسے مارنا پڑے یا کچھ بھی کرنا پڑے اور اگر وہ میری نہیں تو کسی کی نہیں سنا تم  
 نے۔۔۔

وہ۔ جو۔ انکے پاس ہی ٹیبل پر بیٹھی تھی،، دائمہ کے ان دونوں ناموں پر کان کھڑے ہوئے تھے وہ ان کی باتوں کی طرف متوجہ ہوئی ساری بات سن کر آنکھیں پھیلیں تھیں مگر ایک شیطانی مسکراہٹ نے لال لبوں پر احاطہ کیا تھا۔۔۔۔

اوو تو مطلب۔۔۔!!!

میرے دشمن کا دشمن۔۔۔

ناٹ بیڈ دائمہ۔۔۔!!!

لیٹس میٹ وڈ دیم۔۔۔

وہ مسکراہٹ لیے اٹھی اور لب دباتی انکے ٹیبل کے قریب آئی۔۔۔

ان دونوں نے اسے سراٹھا کر دیکھا تو حیران ہوئے یہ یہاں کیا کرنے آئی ہے۔۔۔

بیٹھنا کا نہیں بولو گے۔۔۔؟؟؟

دائمہ نے برواچکائے۔۔۔

آپ کون کیا چاہیے۔۔۔؟؟؟

رضانے۔ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

تھوڑا سا ٹائم بس 15 منٹ۔۔۔

پر کیوں ہم۔ اپکو نہیں جانتے۔۔۔

ہاہا بات کرو گے سنو گے تو ہی جانو گے پر میں تمہیں 5 منٹ میں ہی جان چکی ہوں کون ہو تم۔۔۔؟؟؟

کیا،، رضا کو غصہ آیا جیھی غصے میں بولا۔۔۔

کیا بکو اس ہے یہ۔۔۔؟؟

ہاں کول ڈاؤن اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے کول رہنے کا کہا وہ جو جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اسے آرام سے بیٹھایا۔۔۔

میرے پر چلانے کی غلطی مت کرنا بھی جانتے نہیں ہو چلانے کی کیا قیمت جھکانے پڑے گی۔۔۔

وہ تو شکل سے ہی ہوئی ویلن یا کوئی ہیوی پارٹی کی بندی لگتی تھی کوئی گینگسٹر تبھی رضانے اسی میں۔ بہتری سمجھیں کہ چپ رہ کر اسے سن لیا جائے۔۔

کیا چاہیے آپکو کیا بات ہے بولیں،، قدر تحمل پر دانت پیس کر بولا۔۔۔

وہ۔ انکے پاس کرسی پر بیٹھی ان دونوں کو دیکھا۔۔

ایکچولی وہ کہتے ہیں۔ نا۔۔۔

کہ دشمن کا۔ دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔

تو خود کو میرا دوست سمجھو کیونکہ میں تم لوگوں کو دوست سمجھ چکی ہوں۔۔۔

کیا مطلب ہم۔ سمجھے نہیں کون دوست کون دشمن۔۔۔؟؟؟

فصی اور رضادونوں نے الجھ کر پوچھا۔۔۔

سعیر شاہ اور زرش۔۔۔!!!

وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔

تت، تم کیسے جانتی ہو اسے اور کیسے پتہ ہم۔ انکے دشمن ہیں۔۔۔

ابھی پتہ چلا تمہاری بات سن لی تھی میں نے۔۔۔

تم۔ زرش شاہ کو۔ حاصل۔ کرنا چاہتے ہو رائٹ۔۔۔

اے پہلی بات تو یہ اسے میرے سامنے زرش شاہ ناپکار و زرش قریشی پکارو ورنہ ابھی تم۔ مجھے بھی نہیں جانتی رضا  
دانت پس کر انتہائی غصے سے بولا جیسے ان دانتوں کے نیچے اسکی گردن کچھ چبا جائے گا۔۔۔

مجھے مار کر کہاں جاؤ گے مرشد دد۔۔۔!!!

میں ہوں تمہاری ہم۔ راز، تمہاری ساتھی کیونکہ مجھے بھی سعیر شاہ چاہیے ہر حال میں۔ جسے اس زرش نے مجھ  
سے چھین لیا ہے۔۔۔

کیا اااا۔۔۔؟؟؟؟

رضا چونکہ ---

ہاں بلکل دیکھو میری بات دیہان نے سنو۔۔۔  
میں اور تم مل کر یہ۔ کام۔ کر سکتے ہیں جسے تمہیں زرش مل جائے گی اور مجھے سعیر شاہ۔۔۔

مگر ایسا کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔۔...؟؟؟

سمپل سی بات ہے اور دیہان سے سنو۔۔

اس کے۔ بعد دائمہ نے اپنی ساری شیطانی دماغ کی سازشیں رضا اور فصی کو بتادیں رضا کا تو چہرہ ہی کھل اٹھا اور فصی وہاں دیکھتا رہ گیا کہ اس کا کیا قصور ہے آخر اسکی بھی مشا ہے وہ اس کا ساتھ آویں دیتا رہا رضانا تو اسے دودھ میں مکھی کی طرح باہر نکال دیا۔۔۔

فصی جھٹکے سے اٹھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

جبکہ دائمہ اور رضانا نے اپنی ساری پلاننگ مکمل کی اور پاکستان جانے کا۔ پلین کیا مگر ابھی کچھ دن ٹھہر کر۔۔۔

شاہ پیلس میں۔ ہر۔ جگہ روشنیاں جگمگا رہی تھیں ہر سو پھولوں سے پورا پیلس سجایا گیا تھا،، پیلے اور سبز پھولوں سے ہر سو سجایا گیا تھا ہر طرف برقی ققموں کی روشنی جگمگا رہی تھی۔۔

ہسے میں ایان اپنے کمرے میں کھڑ اپنی تیاری کو لاسٹ ٹچ دیے رہا تھا، ڈارک بلیورائل کوٹ کے نیچے سفید بچانا پہنے انتہا کا نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگ رہا تھا وہ اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتا، اپنے اوپر پرفیوم۔ چھڑکنے لگا،، اپنی کلانی پر رڈو کی گھڑی باندھی اور ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ کر گہرا مسکرایا،، آج وہ دن تھا اس کی زندگی کا سب سے حسین،، سب سے خوبصورت دن،، جسے بچپن سے چاہا تھا،، زندگی کی پہلی محبت اور آخری عشق عائرہ علی،، آج فائنلی عائرہ ایان شاہ بننے جا رہی تھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسکی کیسے نا خوش ہوتا وہ خوشی آنکھوں سے ہی پتہ چل رہی تھی اور اس کا منہ بولتا ثبوت یہ حسین مسکراہٹ۔۔۔۔

وہ حسین پری پیکر لمبی وائٹ فرائڈ پہنے اس کے اوپر لائٹ بلو کلر کا ڈوپٹہ سیٹ کیے ہلکے ہلکے میک اپ میں تھیکے نقوش اور دمک رہے تھے جیسے آسمان سے چاند اتر اہو وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیے ایان تک آرہی تھی اور وہ مسکرا کر اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

عائزہ سیٹج کے پاس آئی ایان نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد کی جیسے ہی وہ اوپر آئی ایان نے پکڑ کر اسے گھمایا اور اپنے بازو پر دھڑا کیے اس پر جھکا۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑا حسین سے خواب میں گم تھا جس سے سیر شاہ جیسا طوفان کمرے میں برآمد ہوا تھا۔۔

اوہوووووو...!!!

مسکراہٹیں۔۔۔!!!

ارے کوئی مسکراہٹیں تو دیکھیں کیسے مسکرایا جا رہا ہے لگتا ہے ابھی سے خیالوں میں گم ہیں یہ جناب اہمم اہمم کیا خواب دیکھ رہے تھے مسٹر ایان شاہ مسز ایان شاہ ٹوٹی کے ساتھ اہمممممم...!!!

ایان بیچارہ اس اچانک طوفان اور افتاد پر بوکھلایا تھا اور اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے بکو اس بند کرو وہ تو میں سیلفی لینے کے لیے ایسے کھڑا تھا ہڑبڑاہت میں بیچارہ جھوٹ بھی نابول سکا۔۔



اچھا سیلفی،،، بھی کہاں ہے فون اور شیشے پر ہاتھ رکھے خود کو بڑی غور سے دیکھتے ہوئے ایسے کون سیلفی لیتا ہے میرے خیال سے تو سیلفی لینے کے لیے ایک عدد فون شریف کی ضرورت ہوتی ہے جس کے استعمال سے تمام مائیں بچوں کے فون توڑنے کی دھمکی لگاتی ہیں جیسے بچپن پر ہماری اماں ہر اور ہماری اماں نے بچپن میں ہم پر

---

سعیر باز آؤ تم یہ تم دو لہے بنے کہا چلے جناب صاحب آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپکا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔

ہاں تو میں نے کب کہا جناب میرا نکاح ہے،،، آپ کے ہی ہے،، میں تو بہت پہلے کا اپنی محبت کو اپنا بنا چکا اپنے نام کی طرح۔۔

ہاں بلکل ہی میرا کوئی پتہ نہیں اس پر اپنے نام کی مہر بھی لگا دوں رخصتی سے پہلے کا نامہ انجام دے دوں،، ایان اپنا کان کھجاتا بولا جب کہ سعیر بری طرح بڑبڑایا تھا۔۔۔

کلک کلک،،، کیا مطلب ہے اچکا،، کیا بول رہے ہیں آپ اونچا بولیں۔۔۔

کچھ بھی نہیں اوو نہیں اونچا بولوں تو لو سنو۔۔۔

اوو نہیں میرا مطلب نہیں مجھے نہیں سننا چپ ہوں میں ماما کو بتاتا ہوں کس قدر بے باک ہو گئے ہیں ابھی نکاح  
ہوا نہیں ہے تو یہ حال ہے جب ہو گا تب کیا ہو گا۔۔۔ ما۔۔۔!!!

سعیر نے سارہ بیگم کو آواز دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ایان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو گے تم،،، کیا مسئلہ ہے،،، چپ ہوووو کچھ نہیں بولا میں نے۔۔۔

سعیر مچلا۔۔۔

ایان نے نرمی سے اسے چھوڑا۔۔۔

اف بھائی جنگلی کہیں کے آپ بھی بڑی چیز ہیں قسمے میں آپکو آیویں شریف سمجھا تھا پر آپ تو دو ہاتھ آگے  
نکلے۔۔۔

او جاو۔۔۔!!!



We r just kidding yaar...!!!

Chill comeon ...!!!

ایان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اگے ہو کر اسکے ماتھے پر لب رکھے، تھینکیو مائی پریسز میری گڑیا بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔

اوو ہووو۔۔۔!!!

تھینکیو بھائی۔۔۔

وہ۔ تو میں ہوں ہی بہت پیاری الحمد للہ۔۔۔!!!

ایان اسکی ادا پر مسکرایا جبکہ سعیر نے سر جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔

رتیلی ایہا۔۔۔!!!

یسسس،،،

میں اتنی سندر ہو میں کیا کروں۔۔۔

سرخی پاؤڈر کو تھوڑا کم کرو اصلیت سامنے آجائے گی۔۔۔

سعیر نے بول کر دانتوں تلے لب دبایا جبکہ ایہا کا منہ کھل گیا مطلب۔ وہ اتنی پیاری اور بھائی اسکے حسن کو کسی خاطر میں نالا کر نظر انداز کر رہے ہیں حد نہیں ہوگی۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ چلائی جبکہ ایان اور سعیر ہنس دیے۔۔۔

بہت برے ہیں۔ آپ دونوں جائیں۔ میں آپ دونوں سے بات ہی نہیں کرتی۔۔

ارے بھی میں نے کیا کیا میں نے تو بولا سب سے پیاری لگ رہی میری گڑیا۔۔۔

آپ انکی بات پر ہنسے کیوں انکے ساتھ مل کر ہاں بولیں۔۔۔

اچھا سوری،، وئی آر ریٹی سوری میری جان۔۔۔!!!

ہماری بہن سب سے پیاری لگ رہی ہے لاکھوں میں۔ ایک ہے نابھائی۔۔۔

ہا بلکل۔۔۔!!!

ایان نے سعیر کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

اوو سچی۔۔۔!!!

مچی۔۔۔!!!

دونوں بھائیوں نے اپنے بازو پھیلائے وہ بھاگتی ہوئی انکے گلے لگی ایسا ہی تو تھا انکا رشتہ،، نوک جھوک،، خوبصورت سا ااااا،، ڈھیڑ سا راپیار اور شرارتیں،، ہمیشہ مسکراتے تین بہن بھائی ایک پیپی فیملی کتنی جلدی یہ سب اتنے بڑے ہو گئے انکے ماں باپ کو بلکل بھی پتہ ناچلا وہ جو دروازے پر کھڑے ان تینوں کو دیکھ رہے تھے،، انکی اٹھکیلیاں دیکھ کر۔ مسکرائے اور آرام آرام۔ سے چلتے اندر آئے،، وہ جو تینوں پہلے ہی گلے لگے کھڑے تھے،، شاہ صاحب اور سارہ بیگم نے انہیں اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

ان تینوں نے انہیں سراٹھا کر دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے، انہیں دیکھ کر وہ تینوں گہرا مسکرائے اور الگ ہوئے۔۔۔

میرے پیارے تھری سٹارز۔۔۔!!!  
شاہ صاحب نے تینوں کے سر پر بوسا۔۔۔

اینڈ اوور ورلڈ بیسٹ پرینٹرز۔۔۔!!!!

(Our world best parents)

شاہ صاحب اور سارہ گہرا مسکرائے جب وہ تینوں یکساں ہو کر بولے۔۔۔

لو یو پیارے بچو۔۔۔!!

لو۔ ہوٹو مام اینڈ ڈیڈ۔۔۔

شاہ صاحب اور سارہ ایان کی جانب بڑھے،، سارہ نے آگے بڑھ کر ایان کا کالر پکڑ کر شیر وانی ٹھیک کی اور اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

ماشاء اللہ بہت پیار الگ رہا میرا بیٹا۔۔۔!!!

تھینکیو ماما۔۔۔!!!

آپ دونوں بھی ہمیشہ کی طرح بہت پیارے لگ رہے ہیں وہ اپنے ماں باپ کو مخاطب کر کے بولا تو وہ دونوں گہرا مسکرائے۔۔۔

اب آپ سب کا یہی رہنے کا ارادہ ہے کیا جانا نہیں کیا یا میں عائرہ بھائی کو فون کر کے منع کر دوں۔۔

اور کیوں یہی تم اپنے نکاح پر کرتے نازرش کو منع تب تو ایسے تڑفنا تھا جیسے کوئی تمبوڑی کاٹی ہو تمہیں۔۔۔

ایان نے اسے آنکھیں دیکھا کر گھور کر بولا۔۔۔



شاہ۔ صاحب نے دانتوں تلے لب دبایا انکے سب سے تیز اور سب کی بستی کرنے والے سپوٹر کی اج اپنے ہی بھائی سے کلاسیکل ہوئی تھی۔۔

جب کہ سعیر نے منہ کھولے انہیں دیکھا، سارہ اور ایہا تو ہنس پڑیں۔۔۔

میں دیکھ رہا۔ ہوں زیادہ زبان لگ گئی ہے آپکو نہیں۔۔۔

تو تمہارا ہی بھائی ہوں۔۔۔

ہاں ڈال دیں سارا ماجرہ مجھ پر۔۔۔

اچھا چلو باقی بعد میں لڑنا ابھی چلو۔۔۔

چلیے، وہ دونوں نوک جھوک کرتے کبھی ایہا کو چھیڑتے باہر نکلے تھے۔۔۔

دوسری طرف عائرہ بیوٹیشن کے پاس تیار ہو رہی تھی، سفید رنگ کی پیاری سی لمبی فراک پہنے، نیچے سفید چوری دار پاجامہ پہنے اوپر لائٹ بلیو کلر کا ہلکہ سا بارڈر پر کام ہوئے، جسے بیوٹیشن بہت نفاست سے بالوں کا جوڑا بنا کر سیٹ کیا تھا انتہائی خوبصورت کسی اسپر اسے کم نہیں لگ رہی تھی ایان تو دیکھتے ہی لٹو ہو جاتا وہ آج۔ لگ ہی اس قدر حسین رہی تھی۔۔

رمشا عائرہ کو دیکھنے اسکے کمرے میں آئی اسے دیکھ کر قدم اپنے جگہ پر ساکت ہوئے تھے، اتنی خوبصورت ماشاء اللہ، وہ اسے دیکھے گی دیکھتے ہی لبوں سے دعا نکلی۔۔

"اے رب جتنی حسین آج میری بیٹی لگ رہی ہے اسکی قسمت کو اتنا ہی حسین بنانا اسے ہر خوشی دینا یہ مسکراہٹ جو بیک وقت اس کے چہرے پر ہر وہ ہمیشہ ایسے ہی قائم رہے

وہ قدم قدم چلتی اسکے پاس آئی اور آکر اسی کی طرح پیچھے سے بیک ہگ کیا تو عائرہ گہرا مسکرائی وہ اسی طرح پیچھے مڑی اور رمشا کے گلے میں بازو ڈالے اور زور سے گلے لگایا۔۔

آئی لووو یو ماما۔۔۔!!!

آئی کو پو موور مائی بے بی۔۔۔!!!  
یو آر لوکنگ سوچ پر بیٹی عائرہ ماشاء اللہ۔۔۔

ناٹ مور دین مائی ماما یار روہ ر مشاکے گال چٹا چٹ چومتی بولی وہ۔ کھلا دی۔۔۔

میرا۔ ہیار اچہ۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو عائرہ میری دعا ہے اللہ تمہیں تمام خوشیوں سے نوازے اور ایک بات یاد رکھنا اب سے وہی تمہارا گھر ہے عائرہ تمہیں وہی رہنا ہے،،، ہمارے یہاں تو یہ کہا جاتا ہے کہ اب جا رہی ہو تو تمہارا جنازہ وہی سے اٹھے گا مگر تمہیں کوئی بھی تکلیف ہو تم مجھے بتانا ویسے تو ایسا بہت پیارا اچہ ہے وہ کبھی بھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دے گا مگر تمہیں اب وہی رہنا ہے اپنا گھر بسانا ہے،،، شوہر کہے اگر کہ دن کو شام تو بولو ہاں شام ہے سمجھ رہی ہونا عائرہ وہ اسکی بالوں کی لٹ کو پیچھے سکیرتی بولی۔۔۔

عائرہ نے اسکے ہاتھ تھامے اور ان پر باری باری بوسا دیا،،، بے فکر ہو جائیں میری ماما میں آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گی،،، اور میری طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں ملے گی آئی پراس ماما۔۔۔

آئی لویو۔۔۔

آئی لووویوٹومیراچہ۔۔۔!!!

چلیں نیچے بابا اور باقی سب انتظار کر رہے ہیں آر یوریڈی۔۔۔؟؟

یس ماما تم۔۔۔

چلو وہ اسکا ہاتھ پکڑے نیچے بھری۔۔۔

---

"مل۔ جاتے ہیں لوگ چلتے ہوئے

جیون کی راہیں بدلتے ہوئے۔۔۔

کیسے بن ہیں یہ بندھن  
دل چھوڑتا ہی چلا

سب رستے پیار کے یہ کھولتا ہی چلا۔۔  
رب نے بنا دیا جو یہی رشتہ قبول ہے۔۔

پوچھے کوئی تو پیار سے کہنا  
ہاں قبول ہے۔۔۔

وہ۔ لوگ بادشاہی مسجد میں کافی دیر سے موجود تھے،، تمام۔ مہمان بھی موجود تھے

بس رمشا والوں کے آنے کا انتظار تھا، کہاں رہ گی ہے یہ لڑکی مادیکھ لیں ہمیشہ کی طرح آج بھی یہی لیٹ ہے  
آپ ہمیشہ۔ سے مجھے بولتی تھیں نا آج بھی اسکے سرخی پاؤڈر ختم نہیں ہو رہے ہونگے۔  
شاہ صاحب نے شوشا چھوڑا تو سارہ بیگم نے ایک۔ ہلکی سے دھپ لگائی۔۔۔  
آپ بھی نا شاہ صاحب حد ہو گئی ہے آتی ہوگی بیٹی کی ماں ہے وکتنے کام ہوتے ہیں صبر رکھیں خبردار کچھ بولا

---

اوکے بیگم آپکا حکم سر آنکھوں پر نہیں بولتے ہم کچھ ویسے بھی آپکے سامنے آج تک کون بول پایا ہے۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا شاہ صاحب،، نہیں سدھر سکتے آپ۔۔۔

شاہ صاحب اس پر شرارتی سا مسکرائے۔۔۔

بڑی مشکل سے بگاڑا ہے خود کو جائے کسی اور کو جا کر سیدھا کیجیے۔۔۔

انف سارہ نے اپنا ماتھا پیٹا شاہ صاحب ہنس دیے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں رمشا اور باقی سب گھر والے بادشاہی مسجد لاہور میں موجود تھے۔۔۔

ایان کونیٹ کے پردے کے دوسری اور بٹھایا گیا تھا وہ صدا کا شریف بچہ تھا بچپن سے ہی تحمل صبر سے کام لیا تھا اس کی مثال تو یہ بھی ہے کہ جب تک پتہ نہ تھا کہ عازنہ کی شادی کی اس سے ہو رہی ہے تو ماں باپ کی پسند پر ہاں کر کے محبت کی قربانی دینے کو تیار تھا اور آج بھی تحمل سے پردے کے اس پار بیٹھا تھا جبکہ سعیر شاہ بلکل اس

کالٹ تھا، انتہائی گھمنڈی،، ضدی،، سر پھر اور لڑاکا،، ابھی بھی اپنے بھائی کے تحمل کو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کہ اسکی جگہ وہ ہوتا تو بے تاب ہوتا اپنی دلہن کو۔ دیکھنے کے لیے مگر وہ اللہ ہی دیروہ محض سوچ ہی سکا۔۔۔

اتنے گیٹس ہوتے نامسٹر ایان شاہ قسمے آج برات ہوتی نکاح نہیں پر نہیں آپ نے تو قسم کھا رکھی ہے شرافت کا مظاہرہ کرنے کی۔۔۔

فاریور کا سندا انفارمیشن سیر شاہ میں آپ کی طرح اتوالا اور سر پھر انہیں ہو۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا شاید اسی صبر کا پھل مجھے عازرہ۔ کی صورت میں مل رہا ہے تن اپنے گیٹس اپنے پاس رکھیں ہونہ۔۔۔۔

دوسری طرف عازرہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنے ماں باپ کے سنگ اور اپنی سہیلی عرشہ کے سنگ چلتی آرہی تھی، سفید کلر کے ساتھ لائٹ بلو کمبینیشن کا ڈوپٹہ لیے،، بیوٹیشن کے کیے گئے مہارت سے میک اپ وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی سارہ بیگم اسے دیکھ کر مسکرائیں اور اسے آگے بڑھ کر خود سے لگایا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹا وہ اسکا ماتھا چوم کر آگے بڑھنے میں مدد دی اور لا کر اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

یہاں آکر وہ سامنے والے شخص کے صبر کا پیمانہ ٹوٹا تھا آخر اپنی محبت کو اپنے محرم کے روپ میں دیکھنے کے لیے کتنا انتظار کرنا پڑ رہا تھا اسے لیکن پھر سکوں سے بیٹھا رہا تبھی مولانا طارق جمیل صاحب عائرہ کے پاس آئے آکر اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ جو پہلے سے ہی ہلکا ہلکا کپکپا رہی تھی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا، مولانا صاحب اسکے پاس بیٹھے اور نکاح کے پاک کلمات پڑھنا شروع کیے۔۔۔

بیٹا۔۔!!!

عائرہ علی ولد علی شاہ آپکا نکاح ایان شاہ ولد شاہ صاحب سے حق مہر باعوز 50 لاکھ روپے اور 5 تولا سونا سکھ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔

عائرہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھگیں، کپکپاہٹ میں مزید اضافہ ہو جب رمشانے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

بولو بیٹا عائرہ بولو۔۔۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

عائرہ نے سر ہلایا۔۔۔



قق،،،، قبول ہے۔۔۔

عائزہ کی رمشا کے ہاتھ پر گرفت بھری۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔

3 دفعہ قبول ہے بول کر عائزہ نے اپنے تمام حقوق سامنے بیٹھے خوبصورت اور اپنی بچپن کی چاہت کے نام کیے

تھے۔۔۔

عشق ہو جاؤں پیار ہو جاؤں

میں جس خوشبوئے یار ہو جاؤں  
اس کے وعدے کا اعتبار کروں  
پھر سب انتظار ہو جاؤں

اوڑھ ہوں اس کی یاد کی چادر  
اور خود پر نثار ہو جاؤں  
جو ہوا تجھ کو چھو کے آئے میں  
اس کو چھولوں بہار ہو جاؤں

جس گھڑی اسکا آئینہ دیکھوں  
اس گھڑی کا عکس یار ہو جاؤں  
اس کا کا جل رگا کے آنکھوں میں۔  
مستی چشم یار ہو جاؤں

مولانا صاحب چلتے ہوئے دوسری طرف ایان کے پاس آئے جہاں وہ لگاتار مسکراتا صوفی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جو مولانا صاحب کی آمد پر سیدھا ہوا تمام لوگ ایان سمیت مولانا صاحب سے بغل گیر ہوئے اور احترام سے انہیں بٹھایا جن نے ایان کا نکاح شروع کیا۔۔۔

ایان شاہ والد شاہ صاحب آپکا نکاح عائرہ علی ولد علی شاہ سے حق مہر 50 لاکھ روپے اور 5 تولا سونا سکھ رائج الوقت طہہ پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔

ایان نے دل و جان سے اپنی عائرہ۔ اپنے عشق کو قبول کیا۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟؟

قبول ہے۔۔۔

میں اسے ہر خامی اسکی تمام تر خوبیوں سمیت قبول کرتا ہوں۔۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔۔؟؟

قبول ہے۔۔۔

آج سے اسکے تمام۔ دکھ میرے اور میری تمام خوشیاں اسکی مسکرا کر اینڈ پر دل و جان سے عازرہ کو اپنے نام۔ کیا اور سائن کر کے سب سے مبارک باد وصول کی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عازرہ کو باہر لایا گیا جہاں اسکے دو لہے راجا اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

عازرہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سامنے سے ایان تک آرہی تھی جب اچانک سے ایان کی نظر سامنے سے آتی اپنی شریک حیات پر پڑی اور وہاں ہی رک گئی وہ بے حد حسین،، معصوم سے پانچ کی گڑیا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سیدھا اسکے دل میں اتری وہ تو تھی ہی بلا۔ کی حسین اور معصوم پر آج ایان کا زاویہ نگاہ بدلہ تھا وہ۔ اسے دیکھے گیا جب وہی طوفان سعیر شاہ جس کو کسی سمت کوئی سکون میسر نہیں خود کی زرش نہیں تو باقی سب کو کیسے جینے دے یہ لڑکا ایان کو۔ دیکھتے ہوئے لب دبایا اور ساتھ ہی ٹھکوا مارا۔۔۔

ایان اچھل کر ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

اہم اہم کیا دیکھا جا رہا ہے جناب سامنے وہ کیا کہتے ہیں شوہر والی فیلنگ آرہی ہے کیا اہم اہم وہ کہ کر جان لیوا طریقے سے لب دباتا کسی چھوٹی سی جان کے دل میں اترا تھا وہ جو سائڈ سے گزر رہی تھی یہ ادا دیکھ کر ٹھٹک کر کی اور آج ایک۔ پہلی نظر اس پر ڈالی وہی وہ جس کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھما رہا تھا سامنے نظروں کہ تپش پر آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ پری پیکر بے بی پنک فراق میں ہلکا ہلکا میک اپ کیے اسکے دل میں اتری وہ اسے دیکھ کر اکھ ونک کر تا گہرا مسکرایا وہ اچھل گئی اور وہاں سے راہ فرار ڈھونڈھ کر بھاگی تھی کوئی پتہ نہیں وہ یہاں۔ بھی اسے پکڑ لیتا وہ اسکی پھرتیوں پر گہرا مسکرایا۔۔۔۔

ہممم،، بھاگ گئی۔۔۔۔

کہاں تک بھاگیں۔ گی میری جان آخر گرفت میں تو میری ہی انا آج نہیں توکل ہی سہی ویسے میں بھائی کہتے ہیں صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے وہ سوچ کر خودی مسکرا کر لب دبا گیا۔۔۔۔

ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

اہم اہم کچھ دیر پہلے کوئی مجھے چھیڑ رہا تھا آگیا اونٹ پہاڑ کے نیچے وہ بولا تو سعیر گڑ بڑا گیا۔۔۔

جی نہیں دو لہن آگئی ہے بھائی ہوش میں آئیں کہاں گم ہیں ہاتھ تھامے وہ جو ابھی پہنچی تھی سعیر نے شور مچا کر اسے ہوش کی دنیا میں لایا۔۔

ایان۔ نے اسے گھورا تو اس نے مسکراہٹ چھپائی۔۔

ایان نے بے حد شفقت پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد کی اسے آرام۔ اور شفقت سے اپنے ساتھ بیٹھایا اور اسکی طرف مڑا۔۔

عازہ نے اسے دیکھا برواچکائے وہ کونفیدنٹ تھی نہیں مگر وہ یہاں کنفیوژ نہیں ہونا چاہتی تھی جانتی تھی ان دونوں طوفانوں کو۔۔۔ ایان اسکی ادا پر گہرا مسکرایا اور اسے پیار بھری نگاہ سے دیکھا،،، بہت محبت اور پیار سے اسکے ماتھے پر محبت کی پہلی اور شرعی مہر ثبت کی۔۔۔

کیمرے کی آنکھ نے یہ حسین منظر اپنی آنکھ میں محفوظ کیا سعیر نے پیچھے کھڑے ہوٹینگ کی جس سے وہ چھوٹی سے گڑ بڑاگی جب کہ آیان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

کہاں سے آئے ہو تم۔۔۔؟؟؟

اما کو بلاؤں ان سے پوچھیں سیدھا اور صاف بے باک جواب دے کر اس بیچارے کو بھی چپ کروادیا۔۔۔

وہ دیکھو سامنے تمھاری زرش کھڑی گی، جاؤ اسکے پاس۔۔۔

اوو میری جان۔۔۔!!!

ابھی جاتا ہوں۔۔۔

وہ فوراً سے پہلے اترتا اسکے پاس گیا یہاں ایان نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

ایان دوبارہ سے اپنی جان سے پیاری بیوی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

عائزہ پیار بھری پکار سے اسے پکارا۔۔

عائزہ نے لال سرخ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

Thankyou so much Aiza for coming in my life ,, I m blessed my lady ,, I

love u so mchh Meri jaan and I will love u till end of my breath it's my

promise I will make u secure every time any where wd mee just believe

meee...

If u Love me. I will love u more than ur self ...!!!

ایان نے خوبصورت لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔  
کچھ ہی دیر میں یہ لوگ باہر فوٹوشوٹ کے لیے آئے،، فوٹوگرافر نے بہت حسین طریقے سے انکا ایک ایک پوز  
کیرے کی آنکھ میں محفوظ کیا تھا۔۔

ایان اور عائرہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ایان نے اپنے دونوں ہاتھوں میں۔ عائرہ کا۔ چہرہ تھام رکھا تھا  
اور اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا رکھا تھا یہ حسین منظر بھی کیرے نے اپنی آنکھ میں محفوظ کیا۔۔۔۔

دوسری دفعہ ایان پیچھے جبکہ عائرہ آگے کھڑی تھی،، ایان نے دونوں ہاتھوں میں اسکے ہاتھ تھامے اور دعا کے  
لیے اٹھائے سامنے ہی بادشاہی مسجد کے مینار کے آگے یہ کھڑے تھے اور دونوں ہی بلا کے خوبصورت لگ رہے  
تھے کیرا مین نے نفاست سے یہ منظر بھی ہمیشہ کے لیے قید کیا۔۔۔۔

کبھی ہی دیر میں کچھ اور پوزز کے ساتھ انکا فوٹوشوٹ مکمل ہوا اور یہ لوگ اندر کی جانب بڑھے۔۔۔۔



دوسری اور سعیر شاہ اپنی جان کے پاس آئے تھے جو بڑے مزے سے کھڑی ایہا سے باتیں کر رہی تھیں،،، ایہا نے پیچھے کھڑے بھائی کو دیکھا جس نے معصوم سی شکل بنا کر اسے جانا کہا ایہا آنکھیں دیکھاتی وہاں سے بہانا کر کے غائب ہوئی تھی جبکہ وہ یہاں اکیلی رہ گئی اسے معلوم تھا کہ شامت کبھی بھی کہیں بھی آسکتی ہے خاص کر جب وہ اکیلی ہوگی تو جیہی وہ فوراً بھاگنے کی تیاری تھے جب نازک کلائی کو کسی کی گرفت میں پایا،، لمس سے پہچان گی کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا ذاتی شوہر اس تک پہنچ چکا ہے زرش کی سانس اٹکی۔۔

سعیر قدم قدم چلتا اسکے بلکل قریب آیا کلائی سمیت اسکے بازو پکڑ کر اسکے پیٹ کے گرد اپنا بازو لپیٹا یا وہ خود میں سمٹی۔۔۔

کہاں جا رہی ہے اکیلے اکیلے یونہی میری جان کان میں۔ گھمبیر سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو لبوں سے کاٹا تھا،، یہ پلر کے دوسری طرف تے ہاں تقریباً کوئی نا تھا۔۔

سس۔۔۔ سعیر لیومی کوئی آجائے گا وہ سرگوشی نما آواز میں بولی سعیر کے اسکے کان پر شرارت کرتے لب رے۔۔

کوئی بھی نہیں آئے گا میری جان،، یہاں صرف میں اور تم بال ہٹا کر شفاف سی سفید گردن پر لب رکھے تو وہ کرنٹ کھا کر اچھلی تھی وہ دور ہوتی جب سعیر نے گرپ دے کر اسے رکے رکھا۔۔۔

کدھر میری جان اتنا آسان ہے کیا میری گرفت سے نکلنا ہمممم۔۔۔

سعیر پلیزز۔ نا کوئی اجائے چھوڑیں مجھے وہ پھڑ پھڑائی۔۔۔

ہاں نو نو زرش ڈار لنگ نوووو ابھی تو کل کا حساب بھی چکتا کرنا کے مجھے جو کل آپ نے مجھے پورا دن نظر انداز کیا اور رات کو آدھی بات کیے بغیر مجھے 3 میجیکل ورڈز بولے بغیر آپ گھورے بیچ کر سو گئیں تھیں۔ اسکی سزا تو بھکتیں۔۔۔

ننن،، نہیں سعیر ابھی بولتی ہوں نا اااا پلیزز زرش چھوڑ دیں۔۔

سعیر نے جھٹکے سے اسکارخ مور کر اپنی طرف کر کے پلٹ سے لگایا اور اسکے بے حد قریب ہوا کہ زرش کے ماتھے پر سعیر کے گرم سانسیں پر رہی تھیں۔۔۔

وہ توں ولنے ہی لڑیں گے ڈئیر وانفی ایسے تو نہیں چھوڑوں گا میں آپکو۔۔۔

بول رہی ہو۔ نا پھر تو چھوڑ دیں۔۔۔

نامیر ادل نہیں کر رہا۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔

تمہیں دیکھنا، آنکھوں میں بسانا، تمہیں سننا، تمہیں حفظ کرنا تمہیں محسوس کرنا وہ اسکے گال پر لب رکھے سکون سے اسکی خوشبو کو خود میں اتار تا بولا وہ اتنا کی خود میں سمٹی جا رہی تھی،، سعیر نے اسکے گال میں اپنے دانت گاڑھنا چاہے جو بالکل ہلکا سا اپنے دانتوں میں لیا وہ گھل رائی۔۔۔

سعیر نشان پڑ جائے گا۔۔۔

نووووو۔۔۔!!!

وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

سعیر گہرا مسکرایا اور اسے پیچھے ہو کر دیکھا۔۔۔

تو۔۔۔!!!

ڈھیٹ آدمی ہنوز اسے زچ کیے جا رہا تھا اس کی کیکپاہٹ بھی نظر انداز کیے اسے تنگ کیے جا رہا تھا جیسے اسے حظ اٹھا رہا ہو۔۔۔۔

سعیر نہیں کریں۔۔۔۔

I want to give u a deep mark of my love

Which can not be easily remove and u will always remember my love after  
saw them

اسکے کان میں گھمبیر سرگوشی کر کے اسکے چودہ طبق روشن کیے تھے زرش کے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

--

سسسس،،،، سعیر نوگیٹ بیک۔۔۔۔

سعیر لب دباتا مسکرا کر پیچھے ہو اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں وہ معصوم سی شکل بنائے بے حد حسین لگ رہی تھی،، گلابی گالوں پر پھیلی لالی،، براؤن آنکھوں میں ہلکا سا غصہ سعیر نے خود سا اسکی گالوں پر جھکا ائم۔ سوری فارڈیٹ،، پرن وہ کچھ بولے بغیر کندھے آچکا گیا،، زرش اسے دھکا دیتی وہاں سے فوراً فوجگر ہوئی تھی وہ اسکے بھاگنے پر مسکرایا۔۔۔

اوووومائی شائی کیٹ۔۔

آئی لوو یو قدر اونچا بولا زرش جو کچھ ہی فاصلے پر تھی سن کر گڑبڑا کر رکی پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس بے باک آدمی نے اسے فلائنگ کس پاس کی زرش نے ماتھا پیٹا اور سر نفی میں ہلاتی وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔

عائزہ ایان کا نکاح ہو چکا تھا سب کچھ اچھا اچھا ہو رہا تھا سب بے حد خوش تھے آخر انکے بچوں نے اپنا اپنا گھر بسا لیا تھا ماں باپ بے حد خوش تھے آخر انکے لاڈلے پیارے بچے جو بہت خوش تھے ایسے میں شایان جو کہ پیچھے کنوارہ رہ گیا تھا چھوٹے نے دھڑلے سے فورسڈ نکاح کر لیا اور گھر میں آکر بتا دیا،، اس سے چھوٹے نے ماں باپ سے کہہ کر اپنے گیٹس یوز کر کے اپنی محبت کو پالیا،، بہن بھی سولا آنے آگے نکلی وہ۔ تو لندن میں ہی گھر بسالی تھی

دوست بھی گھوڑی چڑھ گیا تھا اب بس وہی کنوارا رہ گیا شایان کے تن بدن میں آگ بھڑک گئی،،،، ایک۔ نظر سامنے بیٹھی پری پر ڈالی جولال کلر کی شارٹ فراک پہنے،، نیچے سی گرین جامہ وار کیپری میں سی گرین اور ریڈ کمبینیشن کا ڈوپٹہ لیے بالوں کو ہلکے کر لڑکیے وہ سادہ سامیک اپ کے نام۔ پر گلو ز اور آنکھوں پر لائینز مسکارہ لگائے بے حد پیاری لگ رہی تھی بلکل کوئی۔ کانچ کی گڑیا شایان اسے دیکھ کر مسکرایا اور ایان کے پاس آیا جہاں وہ ابھی فوٹو شوٹ کروا کر آکر بیٹھا تھا۔۔۔

شایان اسکے پاس آیا اور آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سے ڈیوڈ...!!!

اوہیے میری جان۔۔۔!!!

بہت بہت مبارک ہو یار دولہا بن ہی گیا وہ بھی مر مر کر جس کی بچپن سے حسرت تھی۔۔۔۔۔  
شروع میں مبارک دے کر اینڈ پر اس کے زخموں پر نمک چھڑکا ایان کی مسکراہٹ جھٹکے سے غائب ہوئی اور اسکی طرف دیکھا شایان لب دبا گیا۔۔۔

دفعہ ہو یہاں سے کمینہ تو دوست ہی نالعت ہے لعنتی انسان بندہ تمیز سے مبارک دے دیتا ہے۔۔۔

اے یار رر کمون چل میری جان اچھا بھی بہت بہت مبارک ہو تم کو بیٹا صد خوش رہو۔۔۔

او تھینکیو بابا جی۔۔۔!!!

شٹ اپ۔۔۔!!! شایان نے اسے گھورا۔۔۔

ہا ہا ہا اوک۔۔۔!!!

یار میرا یار، دلدار بہت پیارے ہو، شہزادے شایان پھیل کے بیٹھے جانے ایسی کون سی بات تھی جو اتنے مکھن لگائے جا رہے تھے ایان نے ترچھی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہے جناب کیوں مکھن لگ رہے ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ ایک چولی یار دیکھ تم سب کی شادی ہوگی ہے کیا میں سو تیلا ہوں ہمیشہ سے انور ہوتا ہوں میری شادی کی بات کرنا  
 ماما سے اور اپنے ریسپیشن پر میرا نکاح کروادیں نہیں بلکہ رخصتی وہ اپنی نظروں کے حصار میں سامنے بیٹھی پری  
 کو لیے بولا۔۔۔

وہ جو عازہ سے باتیں کر رہی تھی کسی کی نظروں کی تپش پا کر اچانک سامنے نگاہ اٹھی تو وہ گہری نظر سے اسکا سجا  
 سنوارہ لال سر اپا دیکھ رہا تھا وہ ایک دم گڑ بڑائی۔۔۔

شایان اسے دیکھ کر مسکرایا وہ بوکھلا کر وہاں سے اٹھ گئی اور رخ موڑ کر بیٹھ گئی وہ اسکی اد پر گہرا مسکرایا اور ایان  
 کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ایان جو اسکی ایک ایک حرکت ملاحظہ فرما رہا تھا اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلایا اور ہونٹ دبا کر اپنی بتیسی چھپائی  
 ---

بیٹا آپکو میرا نہیں۔ سیر کا دوست ہونا چاہیے تھا ٹھہر کی انسان۔۔۔



ہوں ویسے بات تو سولہ آنے سچ کی ہے قسمے۔۔!!! آج اسکا دوست ہوتا تو میں کم۔ از کم نکاح فائیڈ ہوتا تیرا یار  
ہو نہہہ مگر اب تو تو بھی شادی شدہ ہے کر دے نااا اسفارش۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا آپ کو آپکے دانت پیارے نہیں ہیں جبکہ مجھے ہیں میں خالہ سے کوئی بات نہیں کرنے والا اللہ تمہارا  
بھلا کرے چلو۔۔۔

ایان تو نہیں کرے گا شایان نے معصوم سی شکل بنا کر ایان کو دیکھا تو اسے ترس آ گیا۔۔۔

اچھانا بے بی رومت میری جان میں بات کروں گا مان گئیں تو ٹھیک نہیں تو اپنی باری کا انتظار کریو۔۔

ہیں ایان تو منا بھی نہیں سکتا دور فٹے منہ آپ پر۔۔۔

ہاں۔۔۔!!!!!!

اچھا اوئے منالوں گا اب خوش۔۔۔؟؟

اوو لو یو ایان۔۔۔ شایان نے آنکھ ونک کر کے اسے چھیڑا۔۔۔

ایان نے لب دبایا۔۔۔

دیکھیے میری شادی ہو چکی ہے تھوڑا فاصلہ رکھیں اب آپ۔۔۔

ہاں فاصلہ اور ہم۔۔۔

نیور بھی،،، یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

میری بیوی تجھے دیکھ لے گی ڈھیٹ کسی پا سے داا۔۔۔

شایان نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

یہی تھی انکی پیاری سی حسین سی دوستی ایک دوسرے کے سنگ ہنسنا کھیلنا ااااا مزاق اور چھوٹی چھوٹی شرارتیں

۔۔۔

ان دونوں نے اپنی اس دوستی کو ہمیشہ قائم رہنے کی دعادی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کیمرہ مین نے ان کی

ایک۔ یادگار اور پیاری سی پہ کلک کی تھی۔۔۔

نکاح کے بعد یہ سب اپنے اپنے گھر کی طرف نکلے تھے، تمام مہمان دوست احباب گھر چلے گئے تھے۔۔۔  
سب فیملیز اپنے گھر کو۔ نکلیں تھیں رات میں مہندی کے فنکشن کی تیاری بھی کرنی تھی،،، جبھی زیادہ دیر ناکی

---

سب لوگ اپنے گھر پہنچے،،، برائیڈ لڑکوں کو اپنے اپنے روم میں کچھ دیر کے لیے آرام کرنے بھیج دیا کو اب سے  
تھوڑی دیر بعد مہندی کے لحاظ سے تیار ہونے والی تھیں،،، لڑکے سب کام میں مصروف تھے ایسے میں عالیان  
صاحب اپنی ماں کے پاس۔۔۔

ہیے ڈیر موم۔۔۔!!!

ہممم کیا ہوا۔۔۔؟؟

آمنہ نے مصروف سا جواب دیا۔۔۔

بات کرنی ہے یار۔۔۔!!!

بولوسن رہی ہوں۔۔۔

وہ میں،، میں کہہ رہا تھا کہ میری اور مشاکی۔ رخصتی۔ کے بات کریں کامران انکل۔ سے۔ کل ہماری رخصتی بھی ساتھ ہی ہوگی۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی آمنہ کے کام۔ کرتے ہاتھ رکے تھے فوراً اسکی جانب مڑی۔۔۔

عالیان۔ تم پاگل واگل تو نہیں ہو گئے الو کہیں کہ۔۔۔

میرا دماغ نہیں خراب،،، کچھ دن ویٹ کرو ایک مہینے بعد تمہاری اور شایان کی شادی اکھٹی کر دوں گی۔۔۔

ہاں...!! کیا ایک مہینہ،، ایک مہینے کا انتظار کون کم سخت کرے وہ بڑا بڑا یا۔۔۔

امنہ اسکی۔ بڑبڑاہٹ سن کر اسکی۔ طرف مڑیں اور اسے گھورا۔۔۔

میں تمھاری کوئی فضول بات نہیں مان رہی فل۔ حال تمھارے ڈیڈ بہت غصہ ہونگے تھوڑا صبر کرو جلد کر دوگی

---

دفعہ۔ ہو جاو اور جا کر اپنا کام کرو۔۔۔۔۔

حد ہے اماں قسمے میں سمجھ سکتا ہوں مڈل ون ہونے کا دکھ نا مجھے کوئی پوچھتا انا میری فکر مجھے تو لگتا کہ خودی رخصتی کر کے اب گھر والوں کے سر پر بمب پھوڑنا پڑے گا میری ماں نے نہیں کروانی۔۔۔

آمنہ بڑوں بڑا ہٹ سن کر مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی اور اٹھا کر اسے پاس پڑا میگنیزین مارا وہ کراہ ہوتا

---

الہیہ۔۔۔۔۔!!!

استغفرُ اللہ۔۔۔۔۔!!!

ماں ہیں یا جلا دقسمے اپنی زور دی مارا۔۔۔

عالی۔۔۔۔۔

آمنہ چیخ کر اسکے پیچھے لپکی وہ وہاں سے ماں کو فلائنگ کس دیتا نکل گیا آمنہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا ان بچوں کا ااف۔۔۔!!!

خود پیدا کی ہے اب بھکتیں مسز قریشی وہ اپنی ماں کو ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر دیکھتا بولا اوہ فلائنگ کس دیتا کمرے میں گم ہوا تھا پیچھے سے آمنہ نے سر پیٹا۔۔۔

اف یہ بے باک اولاد۔۔۔۔!!!

اگلا دن خوشیوں بھر ادن تھا تمام لوگ جلدی اٹھ گئے تھے،، ایسے میں۔ عائرہ اپنے کمرے میں کل۔ کی تھکن اتارتی ابھی تک سو رہی تھی وہ سوتے ہوئے کسی معصوم۔ بچے کی طرح لگ رہی تھی،، جب رمشا سے جگانے آئی۔۔۔

وہ آکر اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھی،، وہ جو آرام۔ دے سو فٹ سے کشن کو ہگ کیے بال تکیے پر بکھرے منہ تکیے میں دیے سو رہی تھی رمشا سے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

عائزہ بیٹا اٹھ جاؤ دیر ہو گئی ہے تمہیں ابٹن لگانے تمہاری سہیلیاں آجائیں گی ابھی وہ اسکے بالوں میں۔ ہاتھ پھیرتی سر پر بوسا دیتی پیار سے بولی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

عائزہ اٹھونا ااااا۔۔۔!!!  
رمشانے اسکی کروٹ بدلی۔۔۔

اچھانا۔۔۔!!!  
ابھی پانچ منٹ ناااا۔۔۔!!!

عائزہ الریڈی لیٹ ہے میری جان،، تم۔ شاور لو تمہاری سہیلیاں آنے والی ہی۔ شاباش اٹھو۔۔۔

کیا یار ماما آنے دیں وہ کونسا پہلی بار آرہی ہیں،، پانچ منٹ نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جسٹ پانچ منٹ اس کے بعد اٹھو اور فریش یوووو جلدی۔۔۔

ہاں اچھا۔۔۔

وہ۔ یہ۔ کہہ کر دوبارہ گھورے پیچ کر سو گئے رمشانے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا مگر کیا کرتی آج اس گھر میں آخری دن تھا کل اس نے رخصت ہو جانا تھا پھر کسی نیند نصیب ہو اس لیے سونے دیا اور خود اسکے کپڑے نکالے،،، مہندی کلر کی سادی سی پیاری سی شرٹ،،، اور اسکی ساتھ مہندی کلر کی ہی کیپری،،، ساتھ ریشمی ڈوپٹہ نکالا،،، جو ابھی پہنا تھا کیونکہ ابھی اسکے سیدھے ہاتھوں پر۔ مہندی لگنی تھی اور اسے ابٹن بھی لگانا تھا۔۔۔

عائزہ جلدی اٹھو ہو گئے پانچ منٹ،،، دیکھو پہلے ہی 12 بج رہے ہیں کتنا سو گئی۔۔۔

اللہ ماما۔ کیا ہو گیا وہ۔ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اٹھ گئی یار،،، اٹھ گی ماما جی۔۔۔!!!

میرا۔ پیارا بچہ رمشانے اسکا۔ ماتھا چوما۔۔۔!!!



اٹھ جاؤ اور جلدی سے فریش ہو کر آؤ پہلے ناشتہ کرنا پھر کچھ اور سمجھیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے وہ اپنی ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔ لیتی عقیدت سے چومتی واش روم۔ بھاگ گئی۔۔۔

پچھے رمشا۔ مسکرائی اور اسکا بیڈ ٹھیک کر کے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

وہ۔ کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آئی سفید دودھیارنگت پر مہندی رنگ کا جوڑا،،، کھولے کندھے تک آتے کالے بال کالی آنکھیں وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی کچھ ہی دیر وہ بالوں کو ڈرائے کرتی سر پر ڈوپٹہ۔ اور تئی۔ نیچے آئی،،،، رمشانے اسے دیکھا بلاشبہ وہ سادگی میں۔ بھی قیامت ڈھار ہی تھی جیسی وہ اسکے پاس آئی۔۔۔

ماشاء اللہ میرا بچہ بلا۔ کا حسین لگ رہا ہے اب جلدی سے ناشتہ کرو لو ووووہ۔ اسے کرسی پر۔ بٹھا کر اسے جو س کا گلاس تھمایا اور سلائس پر جیم لگانے لگی۔۔۔

عائزہ ابھی ناشتہ کر رہی تھی کہ اس کے گھر کی بیل بجی عائزہ مسکرائی۔۔۔



ہیں کیوں آپ کو میرا آنا اچھا نہیں لگا اوکے بائے میں چلی جاتی ہوں وہ اپنے ڈبل روٹی جیسے ملائم پھولے گال پھولا کر بولی جو قدرتی گلابی تھے۔۔۔

ارے نہیں میں نے ایسا کب کہا ہے بھی۔۔۔

جب مرضی آو مگر تمہاری بھی تو مہندی ہے او بٹن نہی لگانا کیا آمنہ نے آنے کیسے دیا۔۔۔۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی۔ بات کھڑکی پھلانگ کر آئی ہوں آنٹی ماما کو نہیں معلوم۔۔

ہاں زرش بچے شادی ہے تمہاری اور تم کھڑکی پھلانگ کر اللہ یہ لڑکی لگی نا آمنہ کی بیٹی ایک جیسے کام۔۔۔

آنٹی کمون چل کچھ نہیں ہو گا میں عائرہ بھابی کو ابٹن لگا کر اڑن شو ہو جاؤں گی۔۔۔

اچھا چلو تمہیں بھی تو ابٹن لگنا ہے نا اساتھ ہی تمہیں بھی لگاتے ہیں۔۔۔

ہیں نہیں آنٹی پلیززز۔۔۔!!!

ہاں بلکل ٹھیک ماما اسکو بھی ساتھ لگائیں گے آجاؤ عازرہ اسے کھینچ کر اپنے پاس لے آئے وہ جو سیلو کلر کی سمپل سی شرٹ پہنے اور نیچے سیلو شرٹار اپنے اوپر نیٹ کا ڈوپٹہ لیے بالوں کو دونوں سائیڈ سے پن اپ کیے سادگی میں بھی قیامت ڈھار ہی تھی۔۔۔

عازرہ اسے کھینچ کر لائی اور اپنے پاس جھولے میں بٹھایا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھی آپ لگائیں آپ کو لگنا ہے مجھے کوئی گھسیٹ رہی ہیں۔۔۔

اششش۔۔۔!!!

تمہیں بھی لگنا چالاک میسنی لڑکی اسی چیز سے بھاگ کر آئی ہونا ااا تم۔۔۔

زرش نے اپنے ڈبل روٹی جیسے پھولے گلانی گال مزید پھولا کر اسے دیکھا تو اسے اس پر پیار آیا۔۔۔

تمہارا گال کتنے پیارے ہیں زرووو۔۔۔!!!

موٹے موٹے ببل گم جیسے۔۔۔!!!  
وہ اسکے گال کھینچتی بولی۔۔۔

اہہہہ۔۔۔!!!  
بھابی درد ہوتا یار۔۔۔!!!

آپ خود بھی تو کتنی پیاری ہیں اور جوان گالوں پر قدرتی بلسٹون لگا ہے وہ بھی کتنا حسین ہے وہ چٹا چٹ عائرہ کے  
گال چومتی بولی۔۔۔

ہا ہا ہا شریر ہو تم زرش۔۔۔!!  
میں تمہیں۔ کس نہیں کر سکتی اس لیے تمہارے گال کھینچ لیتی ہوں ورنہ میرا دل کر رہا ہے کہ تمہارے گال  
کھاؤں ببل گم کہیں کی۔۔۔

ہیں کیوں بھابی۔۔۔???

کیونکہ ہمارے سعیر شاہ جیسے بندے کو اپنے ملکیت میں۔ شراکت بالکل پسند نہیں ہے وہ بچپن سے ہی بالکل  
گھمنڈی،، سر پھر اور مطلبی آدمی ہے،،، جو اسکا ہے وہ۔ صرف اور صرف اسکا ہے،،، بھی اس پر کوئی نظر بھی



باہا باہا باہا۔۔۔

اسی۔ طرح ہنسی مزاق میں ان کو ابٹن۔ لگایا گیا،، عرشہ نے انہیں ابٹن لگایا تو عائرہ نے اسے بدلے میں۔ ڈھیر سارا ابٹن لگایا۔۔۔

پیاری کہتے ہیں دلہن اپنے ہاتھ سے اگر کسی لڑکی کو۔ ابٹن لگائے اور تھپڑ مارے ناااا تو اسکی شادی بھی جلدی ہوتی ہے تو یہ لو میں نے تمہیں تھپڑ بھی مار دیا ابٹن بھی لگا دیا عائرہ نے اسے تھپڑ مارا تو عرشہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

عائرہ کی بچی مرو،، اسکے غصیلے چہرے کو دیکھ کر عائرہ اور زرش کھکھلا اٹھیں اور اندر کی طرف بھاگیں کیونکہ وہ ان کی طرف ابٹن کا باؤل لے کر بھاگی تھی۔۔۔

آمنہ زرش کو دیکھنے اسکے کمرے میں آئی تھی مگر کمرے میں کوئی نا تھا آمنہ کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔۔

یا اللہ یہ لڑکی یہ کہاں چلی گئی۔۔۔؟؟؟





ایان سعیر نیچے اودو نوں۔۔۔!!!  
سارہ بیگم نیچے کھڑی اونچی آواز سے بولیں تھیں۔۔۔

سعیر جو ابھی اٹھا تھا اور فون پکڑا تھا ایک دم بوکھلا کر اٹھا۔۔۔

اللہ جی کیا ہو گیا انہیں کونسا طوفان آگیا،، لڑتو نہیں پڑیں۔ ڈیڈی سے،، اٹھ جا سعیر اس سے پہلے یہ ڈیڈی کا۔ غصہ تجھ پر۔ اتاریں ان کے پاس پہنچ وہ جلدی سے اٹھ کر واش روم۔ میں۔ بند۔ ہوا۔ تھا۔۔۔

ایان سعیر نیچے او میں۔ اوپر آئی تو اچھا نہیں۔ ہو گا۔۔۔

آیا آیا۔۔

ایان بھاگتا نیچے اترتا۔۔۔

کیا ہو گیا ماما کیا ہو اکیوں غصے میں۔ ہیں۔۔۔؟؟؟

کب سے بلارہی ہوں پہلے بھی اٹھا کر آئی تھی مگر مجال ہے اٹھ جاؤ پتہ نہیں کتنا کام ہے۔۔۔

سوری یار میں تو اسی وقت اٹھ گیا فریش ہو رہا تھا کیا ہو گیا کول ڈاؤن اچھا بتائیں کیا کام ہے۔۔۔؟؟

وہ۔ دوسرا کہاں ہے ڈھیٹ آدمی ابھی تک نہیں آیا۔۔۔

آگیا آگیا ہوں وہ۔ بھی فٹافٹ سڑیاں اترتا آیا۔۔۔

کیا ہوا پیاری ماما۔۔۔؟؟؟

وہ۔ ماں کے گرد بازو جمائل کر کے بولا۔۔۔۔

جلدی سی بیٹھو یہاں تم۔ لوگوں کو۔ ابٹن۔ لگانا تم لوگوں کو۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!

کیا ابٹن۔۔۔؟؟؟

نہیں ماما۔ پلیز ززوہ۔ دونوں گندی شکل بنا کر ادھر سے ادھر ہوئے۔۔۔

ایاں سعیر دفعہ ہو دونوں یہاں،،،، ایسے نہیں کرتے یہ لگانا ہے رسم ہے یہ۔۔۔۔۔

لیکن ماما آئی ہیٹ اٹس سمیل کتنا گندا لگ رہا یہ لڑکیوں والی رسمیں ہمارے ساتھ کیوں کر رہی ہیں آپ

۔۔۔؟؟

لڑکیوں کی نہیں یہ لڑکوں کو بھی لگاتے ہیں چلو بیٹھو یہاں وہ زبردستی۔ پکڑ کر انہیں بٹھایا اتنے میں ایہا اترتی نیچے

آئی۔۔۔۔

ایستہہہہہ۔۔۔۔!!!!

ابٹن۔۔۔!!!!

میں لگاؤں گی بھائیوں کو وہ ایکساٹڈ ہوتی بولی۔۔۔

اے چھپکلی نہیں کوئی نہیں تم ہٹو سعیر بولا۔۔۔

ماما۔۔۔!!!!!! وہ چلائی۔۔۔

کیوں نہیں بہن ہے وہ ضرور لگائے گی جاؤ میرا بچہ لگاؤ۔۔۔

دیکھو تمیز سے لگانا۔۔۔

وائی ناٹ ایہا نے ہاتھ بھر کر۔ سن دونوں کے پورے چہرے پر اوٹن لگا ڈالا وہ چلائے۔۔۔

ایہا کی بچی۔۔۔!!!!!!

یہ کیا کیا۔۔۔

ایہا کھکھلائی۔۔۔

اب تم۔ بچو وہ سعیر اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگا جب ایان بھی پورا باؤل لا کر اسکے اوپر پھینک دیا۔۔۔۔۔

!!!!!!

یہ کیا کیا۔۔۔؟؟؟

میرے کپڑے۔۔۔!!!

ابا ہا ہا ہم سے پنگاناٹ چنگا میری سہنا اااا۔۔۔!!!

ارے بھائی آپکی شادی ہے آپ مجھ سے نہیں ملیں گے ابہا آگے بڑھی۔۔۔

نہیں معاف کرو۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ابہا ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور سعیر سے لگی،، سعیر کے کپڑے پورے کے پورے ابٹن سے

بھرے تھے۔۔۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

یو۔۔۔!!!

اس سے پہلے اسپر کوئی اور حملہ ہوتا وہاں سے بھاگی تھی پیچھے سارہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

رات کا پہر آیا تھا سب لوگ تیار ہو رہے تھے آج انکی مہندی تھی اسی دوران زرش اپنے کمرے میں اور نج رنگ کی شارٹ کرتی پہنے اسکے ساتھ اونج شرارہ میں سادگی میں بیٹھی تھی اور مشا اسکو ہلکا ہلکا سامیک اپ۔ کر رہی تھی،، میک اپ کے نام پر فیس پاؤڈر اور ہلکا سا بلش لگائے،، ہونٹوں پر ہلکے رنگ کا۔ لپ گلو ز لگائے،، بالوں کی فرنیچ ٹیل بنائے ڈوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیے،، پھولوں کی بیندی لگائے،، پھولوں کے ایئر۔ رنگز پہنے،، ہاتھوں میں گجرے پہنے وہ بے حد حسین ہی لگی جیسے کوپری آسمان سے اتری ہو،، اس قدر حسین کے ایک۔ دفعہ مشا بھی اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

چشم بدور۔۔۔!!!

زرش شاہ آج تو سعیر بھائی گئے مجھے تو لگتا وہ کل تک۔ کا۔ انتظار نہیں کریں گے آج ہی اٹھا ہے کے جائیں گے  
تمہیں اپنے سنگ۔۔۔

زرش اسکے بات پر سرخ ہوئی۔۔۔

بکو اس بند کرو تم۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

اچھا اچھا غصہ ناہو مشالب دباتی بولی۔۔۔

چلو آؤ سیلفی لیں۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔

زرش اسکے پاس آئی۔۔۔

اوو کہاں بے بی۔۔۔؟؟؟

خود تو کہا سیلفی لیں۔۔۔!!

ہاں تو۔۔۔ لیتے پہلے تمہاری تو کلک کر لوں کھڑی ہو۔۔۔ سامنے۔۔۔

اف۔۔۔!!!

اوکے۔۔۔!!!

زرش سامنے کھڑی ہوئی،، مشانے مختلف سٹائل سے زرش کی پیاری پیاری۔۔۔ پکس لیں۔۔۔

اہہہ۔۔۔ بس۔۔۔!!!!

ابھی باہر بھی جا کر فوٹو گرافرنے مت ماری ہے میں تھک گئی۔۔۔

ہاں اور سعیر بھائی نے ٹھکر وہ بڑوں بڑائی مگر زرش نے اسے بری طرح گھورا۔۔۔



یو سٹوپڈ۔۔۔۔۔!!!

I will kill you ...!!!

زرش نے کشن اٹھا کر اسے مارا وہ۔ کھکھلا دی۔۔۔۔۔

تم۔ بچو بیٹا۔۔۔۔۔!!!

تمہارا بھی وقت آئے گا جب اکیلی ہوگی تب تمہارے پاس بھیجوگی عالی کو۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کر مشاگڑوں بڑائی تو سرخ کھکھلا دی۔۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔۔

جیسے کو تیسامیری جان۔۔۔۔۔!!!

زرش آنکھ ونک کر۔ کے بولی تو مٹانے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

اتنے میں آمنہ اسکے کمرے میں۔۔۔

زر۔۔۔!!!

سامنے زرش کو دیکھ کر۔ الفاظ منہ میں رہ۔ گئے کہ وہ پہلے ہی اتنی خوبصورت تھی مگر آج اتنے میں ہی وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

زرش نے ماں کو دیکھا۔۔۔

آمنہ اسکی جانب بڑھی۔۔۔

اوومائی بے بی۔۔۔

You r looking damn much pretty my love ....!!!!

آمنہ اسکا ماتھا چومتی بولیں تو وہ مسکرا دی۔۔۔

Thanks my pretty mom

I love u ...!!!

وہ۔ ماں کو ہگ کرتی بولی۔۔۔

آئی لو۔ یو مور اینڈ مور مائی لووووو۔۔۔!!!

آر یوریڈی،،، اسکا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی وہ پیار سے بولیں۔۔۔

یس آئی ائم۔۔۔!!!

جانا ہے۔۔۔ (marquee) کے چلو ہمیں مارکی)

شیوراما۔۔۔

آمنہ مسکرا کر اسکا۔ ماتھا چومتی اسے۔ لیے۔ نیچے آئیں۔۔۔

عائزہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اسکے ساتھ عرشہ موجود تھی جس کی ماما۔ کی طبیعت آج کل ناساز تھی مگر وہ اپنی اکلوتی اور جان سے پیاری دوست کے اتنے خاص موقع پر اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی،، اور سلمی بیگم بھی اسے اسکی دوست کی شادی پر قدم۔ قدم پر آگے رہنے کا بولتی تھیں۔۔

اب بھی وہ اسے تیار کر رہی تھی،،، اور نچ رنگ کی شارٹ شرٹ پہنے ساتھ اور نچ رنگ کا شرارہ جو اسکو اور زرش کو سسرال سے آیا تھا،، ہاتھوں میں گجرے پہنے،،، چوٹی میں چھوٹے چھوٹے پھول لگائے،،، ماتھے پر بندی سجائے،، کانوں میں پھولوں کے ایئرنگلز پہنے وہ سادگی میں بہت حسین لگ رہی تھی،،،، اس نے صرف میک اپ کے نام پر ہونٹوں پر گلوز اور آنکھ میں کاجل ڈالا تھا باقی وہ اور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

عرشہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔



آپ نے پوری تیاری کر رکھی ہے کسی پر بجلیاں گرانے کی۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو عرشہ آج بھی سب الگ سب سے جدا۔۔۔

عرشہ اسکی بات پر سرخ ہوتی مسکرائی۔۔۔

اچھا بسسس مکھن ناگاؤ آج تمہارا دن ہے اور تمہیں تو کوئی مات دینے سے رہا۔۔۔

ابا، چاہنے والوں کے لیے اپنے محبوب کا حسن ہی لازوال ہوتا ہے میری جان۔۔۔

اور اگر تم۔ اپنے آپ کو شایان کی نظر سے دیکھو نا تو یقین کرو تم ایک ہی ہو۔ اسکے لیے،، میں نے سنا ہے تم پہلی

اور آخری ہو جس کو اس نے نظر اٹھا کر بھی دیکھا ورنہ وہ وہ تو کسی کو۔ دیکھتا بھی نا تھا، اینڈ

U r the luckiest one my girl ....!!!!

عرشہ۔ مسکرائی۔۔۔

جانتی ہوں عائرہ۔۔۔!!!

بہت اچھے سے جانتی ہوں میں پہلی اور آخری ہوں بہت سی لڑکیاں تھی ہمارے آفس میں مگر ان نے کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا وہ۔ تو وہ ہے جس نے مجھ سے بھی اظہار محبت نا۔ کیا بلکہ سیدھا ہی ماما۔ سے بات کی اور پھر اپنی ماں سے اسکے بعد مجھ سے۔۔۔۔

بہت لکی ہوں میں کہ مجھے شایان جیسے لائف پارٹنر ملنے جا رہے ہیں،، مگر تم تم۔ تو بہت خاص ہو کہ جسے کوئی بچپن سے چاہتا ہے اور آج تمہاری چاہت تمہارا محرم کے روپ میں تمہارے پاس ہے بہت خوش نصیب ہوتی اور بلاشبہ یہ تمہارا ایک طویل صبر کا میٹھا پھل بھی ہے وہ اسکا ماتھا چومتی بولی تو عائرہ بلش کر گئی۔۔۔۔

اچھا آؤ جب تک آنٹی نہیں آتی تمہاری پکس لوں۔۔۔۔

ہاں شیوروائی ناٹ عائرہ اٹھی۔۔۔

عرشہ نے مختلف پوزز میں اسکی پکس کلک کیں۔۔۔۔

وہ۔ مغرور سا شہزادہ اپنے کمرے میں کھڑا اثرٹ لیس آئینے کے سامنے کھڑا خود کو نہرانے میں مصروف تھا کچھ سوچ کر وہ مسکرا رہا۔ تھا اور شاید نہیں یقینا اسکی حسین مسکراہٹ کا محور کوئی اور نہیں وہی ایک اسکا جنون الفت اور اسکے عشق کی اکلوتی وارث یعنی اسکی شرعی بیوی زرش سعیر شاہ تھی جو ہر وقت اسکے حواس پر سوار رہتی تھی، آنکھوں میں۔ بسی رہتی تھی،،، سانسوں میں سما چکی تھی اور تو اور روح تک میں بس چکی تھی اب بھی اسی کے بارے میں سوچ کر شیشے کے سامنے کھڑا گلاب ہاتھ میں پکڑے اسکی نرمی کو چہرے پر محسوس کر کے وہ مسکرا رہا تھا کیونکہ ایسے ہی گلاب کی پنکھڑیوں جیسا نرم۔ لمس اس شہزادے کہ شہزادی کا تھا جو اس روم روم میں بس چکا تھا۔۔۔

جس اچانک اس کی سوچوں اور مسکراہٹ کے محور کو مسیجز ٹون نے توڑا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔  
 سکریں پر جگمگاتا مشاکے نمبر سے میسج دیکھ کر حیرانی ہوئی مگر جیسے ہی کھولا تو سامنے سکریں پر دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا شاید نہیں یقینا وہ زرش کی پکس ہی تھیں جس میں وہ اپنی پرکشش براؤن آنکھوں میں چمک لیے،، اپنے گہرے ڈمپلز کی نمائش کروا رہی تھی سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔



ہاؤپرٹی۔۔۔!!!

وہ زیر لب بڑوں بڑایا۔۔۔

اور مشا کو پکس ٹیگ کر کے ہارٹ سینڈ کیے۔۔۔

اور زرش کو۔۔۔ میسج لکھا۔۔۔

ہیے لو۔۔۔!!!

یو آر لوکنگ سو میچ ڈیمین پرٹی۔۔۔!!!

زرش نے۔۔۔ میسج پڑھا اور ایک دم گڑبڑائی سامنے مشا کو۔ دیکھا جو لب دبائے ادھر ادھر دیکھتی انجان بن رہی تھی زرش نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور تن فن کرتی رہ گئی یہ دونوں باز نہیں آسکتے تھے۔۔۔

سعیر نے جھٹ سے اپنی شرٹ پہنی،، کالا کرتا پہنے اس کے نیچے سفید بچامہ،، اور کندھوں پر سندھی چادر لیے،، وہ اپنے بال بنانے لگا،، بال سنوار کر اپنا مخصوص کلون اپنے اوپر چھڑک کر اپنے کف لنکس بند کر تا وہ ایک نظر مغرور سا خود کو دیکھتا باہر نکلا۔ تھا۔۔۔

خوشبوؤں سے بھرا وہ شہزادہ اپنے بھائی کے کمرے میں داخل ہوا جہاں ایان اپنے کف لنکس بند کر کے اپنی کلائی پر وایچ پہن رہا تھا۔۔۔

ہیے برو۔۔۔!!!

ہیے لیس۔۔۔!!!!

اوہوووو۔۔۔!!!!

بھئی یار آج تو برے ہینڈ سم لگ رہے ہیں خوب تیاری تیاری، ہممم۔۔۔!!!

بیچ و بیچ رہے ہیں یار۔۔۔!!!!

ایان نے اسے دیکھ کر برو اچکائے۔۔۔

کیا ہے بھئی۔۔۔؟؟؟

خود تیار ہو کر سکتے مجھے کو تنگ کرنے لگتے ہو تم۔۔۔

میں کب کیا میں معصوم سا آپکا بھائی۔۔۔

استغفرُ اللہ۔۔۔!!!

اللہ تم۔ جیسا معصوم بھائی کسی کو نادے تو ہی اچھا ہے۔۔۔

باہا باہا قسمت والوں کو ملتے ہیں مجھ جیسے معصوم ایان شاہ۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ قسیدے نا پڑھو اپنے چلو چلیں۔۔۔

ہاں چلیں۔۔۔!!!

وہ دونوں چلتے نیچے آئے جہاں سارہ اور شاہ صاحب ایہا انکا انتظار کر رہے تھے مارکی میں جانے کو۔۔۔

سارہ بیگم نے اپنے دونوں شہزادوں کو دیکھا اور انکی نظر اتاری وہ۔ لوگ مسکراتے نیچے آئے اور باہر کو نکلے

----

وہ لوگ سب کے سب مار کی میں پہنچے وہاں پہلے سے ہی عائرہ اور زرش کی فیملی موجود تھی، پھولوں کی پتیوں سے لڑکے والوں کا سواگت کیا گیا۔۔

وہ لوگ مسکراتے اندر آئے سب لوگ آپس میں ملے، لڑکوں کو سامنے ہی سیٹج پر بیٹھایا تھا وہاں دو جھولے رکھے تھے جنہیں پھولوں سے سجایا گیا تھا، اب وہاں ایک۔ ایک۔ جھولے پر۔ وہ۔ دونوں شہزادے بیٹھے تھے۔۔۔

جب عالیان چلتا سعیر کے قریب آیا۔۔۔

ہیے ڈیوڈ۔۔۔!!!



اوو ویسے،،، بہنوئی جی۔۔۔

آپ یہاں ہمارے پاس۔۔۔؟؟؟

جی بلکل۔ بائی۔ داوے۔ مطلب کی بات بتائیں میری بیوی کو نہیں لائے آپ۔۔۔

سعیر نے۔ اسے دیکھا۔۔۔

چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا۔۔۔

آئی ہے ایسے بے باک بچے ہیں استغفرُ اللہ۔۔۔!!!

اوو پیارے سالے صاحب آپ بھی کم نہیں جانتا ہوں میں آپ کو۔۔۔

بیٹے ابہا کا خیال رکھنا ورنہ۔۔۔۔

اوو آپ بھی میری بہن کا خیال رکھنا ورنہ۔۔، ورنہ آپ کو عالی بھائی پوچھ لیں گے ابھی میں چلا اپنی جان کے پاس  
بائے۔۔۔

وہ کہتا وہاں سے دور گیا جبکہ پیچھے وہ۔ قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

تم۔ بتاؤ کب کر رہے ہو شادی کب بچیں گے تمہاری شادی کے شادیانے۔۔۔

بہت جلد میری۔ جان ماما۔ سے کہہ نا۔۔۔

کیا۔ کہوں۔۔۔؟؟؟

میری شادی کی سفارش کریا۔۔۔

ہو۔ تو گئی،، گیٹس ہے نا تو اٹھا کے لے آ بعد میں ری سپیشن دیں دی۔۔۔

او تیری ناٹ بیڈیا۔۔۔!!

آئیڈیا تو اچھا ہے،، لٹس ٹرائی سم۔ تھینگ نیو۔۔۔

یہ۔ شاہد کوئی قبولیت کا۔ وقت تھا جو سعیر اور عالی کی بات فرش کا۔ سینا۔ چیرتی عرش پر پہنچی تھی اور یہ۔ بات سچ ہونے جانی بس وقت کا۔ انتظار تھا مگر کیا کیسے یہ۔ وقت ہی بتاتا۔۔۔

ایسے میں شایان جو اسکے۔ پیچھے کھڑا تھا انکی باتیں سن کر منہ کھولا رہ گیا اور ایان کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو کہ دیکھ یہ۔ ہوتے ہیں دوست پمپ کرنے والے ناکہ تیرے جیسے،، شایان نے روٹھی محبوبہ کی طرح چہرہ مڑا تو ایان ہنس پڑا۔۔۔

اوائے بے شرموں شرم۔ حیا نہیں ہے کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔؟؟

کیا غلط ہے بھائی میری جان میں تو کہتا ہوں میرے ساتھ آپ بھی یہی طریقہ آزما لیں مجھے نہیں لگتا ہماری ماں نے ہم۔ پر ترس کھانا خودی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔

نکاح کر کے بھابی کو اٹھا کر لے آئیں۔۔۔





شایان واک آؤٹ کرتا باہر سٹیج سے نیچے آیا تھا جہاں وہ حسین سے پری پر نظر پڑی نظر ایک۔ جگہ جم۔ سے گی وہ۔ سب کی پرواہ۔ کیے بغیر اسے نہارے۔ گیا۔۔۔۔۔

وہ۔ پری پیکر سادگی میں ہی اسکے دل میں اتری اوپر سے محبوب کا دیدار وہ بھی اتنے دنوں بعد آنکھوں کو ٹھنڈک سی ملنے والا سین تھا،، وہ۔ مغرور سا شہزادہ،، میرون زنگ کہ قمیض پہنے نیچے سفید شلوار پہنے کندھوں پر سندھی شال پھیلائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہیٹڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

کسی کی نظروں کی تپش تپش کو محسوس کر کے مڑی تو سامنے وہ مغرور سا شہزادہ اسے دیکھ رہا تھا وہ بے حد ہیٹڈ سم اتنے دنوں بعد اسے دیکھا تھا دل کو سکون ملا تھا مصروفیات کی وجہ سے اس سے بات بھی نا کر سکی تھی وہ بھی اسے دیکھے گی جب اچانک وہ قریب آیا اور وہ ہوش میں آئی۔۔۔

ہیے مائی لو۔۔۔!!!

کیس ہو۔۔۔؟؟؟

اسکے حجاب کی پن کو باہر نکل رہی تھی اسے ٹھیک کرتا بولا۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔

بلکل تھیک آپ کیسے ہیں وہ سر اونچا کرتی پیار سے بولی تو وہ۔ مسکرایا۔۔  
جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا عرشی نے آنکھیں موندیں۔۔۔

بلکل ٹھیک۔۔۔!!! وہ پیچھے ہو کر بولا

عرشہ۔ مسکرائی۔۔۔

کہا۔ غائب ہو چہرے میں ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔

آپ جانتے ہیں ماما۔ کی طبیعت نہیں ٹھیک اسلیے وہ بھر آئی آنکھوں سے بولی کیونکہ آج کل۔ واقعہ سلمی بیگم کہ  
طبیعت شدید ناساز تھی جس بات سے شایان ناواقف نا تھا اچھی طریقے سے واقف تھا جیسی سرد سی آہ بھری مگر  
اسکے آنسو دیکھ کر تڑپا تھا۔۔۔

عرشی نووووو۔۔۔!!!

ڈونٹ یو ڈیئر ٹو کرائی۔۔۔!!!

بہت عقیدت اور محبت سے اسکے چہرے سے آنسو چنے تھے،، عرشہ اس جان لیوا لمس سے کسمائی تھی گالوں پر  
لالی چھائی تھی۔۔۔۔

وہ۔ بلکل ٹھیک ہو جائیں۔ گی جانے کیوں پر اسے جھوٹی تسلی دے کر ریلکیس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ  
ڈاکٹر کی جانب سے کوئی تسلی بخش جواب نا تھا۔۔۔

میں ہونا تمہارے ساتھ ہر قدم۔ ہر پل بس اپنی ان خوبصورت آنکھوں میں۔ ہر گز آنسو نا آئیں ورنہ مجھ سے برا  
کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

اور ہمیشہ کی طرح میرے دل۔ پر۔ بجیلیاں گرانے تم ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو۔۔۔۔

ہمم۔۔۔

وہ۔ اسکے گال پر۔ جھکتا بولا۔۔۔۔

شایان۔۔۔!!!

وہ اچھی تھی،، پیچھے ہوں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

تم۔ اتنی پیاری لگو گی تو یہ دل۔ تو بے قابو ہو گا۔۔۔

نہیں کریں نا اا۔۔۔!!!

وہ۔ اتنی۔ معصومیت سے بولی شایان کو اس پر پیارا یا بہت پیار سے اسے خود سے لگایا۔۔۔

او کے ائم سوری۔۔۔!!!

پیار سے ماتھے پر پیار کر کے پیچھے ہوا تو وہ۔ مسکرائی۔۔۔

آئی لو یو عرشی۔۔۔!!!

آئی لو وو یو ٹو۔۔۔!!!

وہ۔ مسکرا۔ کر۔ معصوم۔ سے انداز میں۔ بولی۔۔۔

شایان گہرا۔ مسکرایا اور اسے پیار کر۔ کے آگے کسی کام۔ سے بڑا تھا۔۔۔

وہ جو اپنی بہن کے پاس سے واپس آ رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اس سے پوچھ کر باہر نکل رہا تھا جب خوشبوؤں سے بھرا ایک نازک نرم سا وجود سینے سے ٹکرایا، وہ خوشبو کا جھونکا عالیان قریشی کے سانسوں سے ٹکرایا تھا اس سے پہلے وہ لہنگے میں اٹکٹی دھرم سے گرتی وہ عالیان نے کمر سے تھام۔ کر گرنے سے بچایا وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔

عالیان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا، اسکے سچے سنورے روپ کو ایک گہری نگاہ سے دیکھا اور دل میں اتارا تھا وہ تو ایسے کی پیاری تھی اور میک اپ سے تو چار چاند لگے تھے عالیان اسے دیکھے گیا۔۔۔

مشانے آنکھیں کھولیں تو جھٹ سے سیدھی ہوئی وہ۔ اس سے دور ہوتی جب عالیان نے اسے کمر سے گرپ دے کر قریب کیا۔۔۔

کہا۔ چلیں جانِ جانِ ہمہمممم۔۔۔!!!  
اکیلے اکیلے۔۔۔

کہیں نہیں جا رہی چھوڑیں مجھے کوئی آجائے گا۔۔۔

آنے دو میں بھی دیکھتا ہوں کون آتا ہے۔۔۔؟؟؟

چھوڑیں عالیان۔۔۔!!!

کیون عالیان کی جان۔۔۔!!!

جان نثار کرنے والا لہجہ۔۔۔

عالیان نے اسکا ہاتھ ہمیشہ کی طرح اپنی بیئر ڈپر پھیرا تو نرم و ملائم سے لمس سے رنگ و پر سرور اور نشا ساطاری ہوا  
،، مشاکا سب سے پسندیدہ عمل تھا یہ کیونکہ عالی کی سو فٹ سی سکن اور بیئر ڈکی چھبن سے ہاتھ پر گدی سی  
اسے مزہ آتا تھا۔۔

عالیان نہیں کریں گدی گدی ہوتی ہے۔۔۔

تو انجوائے کرو جان عالی۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔؟؟؟

تو چاہیے تو چاہیے تو چاہیے تو چاہیے۔۔۔۔

تو چاہیے تو چاہیے ہر مرتبہ تو چاہیے۔۔۔۔

عالی اسے مزید قریب کرتا اسکے کان میں جھک کر سرگوشی میں بولا تو مشا گہرا مسکرائی، موچھوں کی چھبن کان پر محسوس کر کے ایک سرور سا جسم میں اتر رہا تھا۔۔۔

عالی چھوڑ دیں نا مجھے۔۔۔۔

دوبارہ پکارو ایسے میری جان کتنا حسین ہو گیا یہ نام تمہارے منہ سے ادا ہو کر وہ اسکے گال پر جھکتا شرارت کرتا بولا وہ بگھرتے تنفس سے اسکے حصار میں اسکے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

عسع۔۔۔عالی۔۔۔۔



جی جان عالی۔۔۔!!!

پلیزیومی۔۔۔

۔وائی میری جاں۔۔۔!!!

اتنے میں ہی گھبراگی اگر میری پیار کی شدت تمہیں اپنے وجود پر سہنے پر جائے پھر کیا کروگی گال سے ہوتا چن تک آیا مشا کی جان ہو اہوئی۔۔۔

آء، آنٹی آپ۔۔۔!!!

عالیان نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

ماما۔۔۔!!!

پچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نا تھا۔۔۔

مشا کھکھلائی اور اسے ٹھینکا دیکھا کروہاں سے بھاگی تھی۔۔۔۔

عالیان نے اسے مصنوعی غصے سے گھورا۔۔۔۔

ناٹ فیئر مسز عالیان آپکو اسکا حساب دینا پڑے گا۔۔۔

دیکھیں گے وہ اسے زچ کرتی وہاں سے بھاگ گئی پیچھے وہ اسکی اداؤں پر گہرا مسکرایا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانا کھانے کے بعد دلہنوں کو سیٹج پر لایا گیا اچانک لائٹس آف ہوئی تھیں اور ایک سپاٹ لائٹ سامنے پڑی تھی جس میں وہ دونوں اپنی سہیلیوں کے سنگ چلتی آرہی تھیں،، تمام نفوس کی نظریں ان پر پڑی تھیں،، کوئی اچھی نظر سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسد اور حسرت بھری نگاہ سے،، زرش پر نظر پڑتے ہی سعیر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ ایان کی تو تمام صلاحیتیں مفلوج۔ ہوئی تھیں وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھیں،، عرشی اور مشامل کرا نہیں سیٹج تک لائی۔ مشانے بہت آرام سے اسکا ہاتھ آگے برہایا تھا جسے بہت پیار اور عقیدت سے سعیر نے تھاما تھا۔۔۔

دوسری طرف ایان نے بھی اسکا ہاتھ تھام کر اسے اوپر آنے میں مدد کی تھی، ایان نے عائرہ کو دیکھا، عائرہ نے بھی ایک نظر اپنے مجازی خدا کو دیکھا تو وہ مسکرایا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری جان ایان نے آگے پھر کر اس کا ماتھا چوما عائرہ مسکرا دی۔۔۔  
 اور آپ بھی سب سے پیارے۔۔۔  
 ایان گہرا مسکرایا۔۔۔  
 میری جان ائی لو یو۔۔۔  
 آئی لو یو ٹو ایان۔۔۔!!!

ایان گہرا مسکرایا، اور اسے اپنے حصار میں لیے بیٹھا۔۔۔

سعیر نے اسے بہت پیار سے تھام کر اوپر آنے میں مدد دی اور اسے جھولے پر بیٹھا کر خود اسکے پہلو میں بیٹھا

---

واللہ لڑکی جان لینے کا ارادہ ہے کیا وہ۔ اسکے کان میں بولا وہ جھینپی۔۔۔

سعیر پلیر زرز

کنٹرول یور سیلف ہیر پلیر زرز۔۔۔

نہیں ناتم۔ اتنی پیاری لگ رہی آئی کانٹ۔۔

سعیر پلیر اگر آپ باز نا آئے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔

اچھا اچھا نہیں بیٹھی رہو وہ اسکا ہاتھ تھام کر پیار سے آرام سے بیٹھ گیا۔۔

زرش نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ دیکھے گئی۔۔

سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔

جیسا کہ آپ جانتی ہیں ہر حال ہر وقت میرے دل پر بجلیاں گرانے والی زرش سعیر شاہ آج بھی ہر ہتھیار سے لیس ہے کہ مجھے اپنی قسمت پر رشک آرہا ہے میری جان پوری دنیا کی خوبصورتی کا انبار میرے پہلو میں میرے پاس میرے محرم میرے عشق کے روپ میں موجود ہے،، میں سعیر شاہ پورے ہوش و حواس میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنے عشق اپنی عزت کی تا عمر حفاظت کروں گا کبھی انچ یا گندی نظر اس پر نہیں پڑھنے دوں گا میں ہمیشہ تمہارے پاس تمہارا ہو کر رہوں گا اگر میں اپنے وعدے سے مکر تو میری جان میرے عشق کی توہین ہوگی

یہ ---

زرش اس اعتراف محبت پر گہرا مسکرائی۔۔۔  
 آئی لو یو سعیر۔۔۔۔  
 بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔۔

سعیر مسکرایا۔۔۔

آئی لو یو مور' میری جان بہت پیار سے اسکا سر سینے پر ٹکایا اور اسے حصار میں لے کر بیٹھا۔۔۔

سیٹج پر دونوں دلہنوں کو لانے کے بعد کچھ رسومات کی گئیں۔۔۔

دلہن۔ اور دلہے کے ہاتھ پر ایک نیم کا پتہ رکھا گیا تھا، جس پر تمام دوستی۔ رشتے دور گھر والے انکے ہاتھ پر مہندی دھرتے، سر پر ہلکا سا تیل لگاتے اور پیسے وار کر ساتھ کھڑے ملازمین کو دے دیتے اور ان کو میٹھائی ڈالتے اب کی بار باری تھی،، شایان کی جس نے اپنے دوست کو تیل لگانا تھا جی بڑے مزے سے وہ عرشہ کا۔ ہاتھ پکڑتا سیٹج پر آیا ایان کی سانس سکھی مطلب اسکی شرارتی جگمگاتا ڈمپل دیکھ کر سمجھ گیا کچھ کرے گا یہ

---

شایان تمیز سے آکر اسکے پاس بیٹھا۔۔۔

دیکھ تمیز سے ورنہ میں تجھے سرے عام محفل میں ماروں گا۔۔۔

اوو چل ہاتھ لگا کر دیکھا چوڑیاں نہیں پہن۔ رکھی میں نے۔۔۔

تو کر کچھ۔۔۔!!!

شایان پہلے تو سوچا تھا اسے تنگ کرے گا مگر نہیں اپنے ارادے ترک کر کے اس نے رسم ادا کی اور ایک۔ بڑا سا رس گلہ ایان کے منہ میں ٹھوسا تھا، ایان نے اپنے منہ میں۔ سے نکال کر آدھا اسکے منہ میں ڈالا تھا شایان چھیء کر تارہ گیا۔۔۔

گندے آدمی لعنتی انسان دفعہ مرو شایان تن فن کرتا وہاں سے اٹھا جبکہ عرشہ نے نفی میں سر ہلایا وہ ایک پیاری سے پک کلک کرواتی وہاں سے گئی تھی۔۔۔

دوسری طرف عالیان اور مشابیطے تھے دونوں نٹ کھٹ،، سعیر اپنے دوست کو دیکھ کر گہرا مسکرایا جبکہ یہ دونوں ٹھکر کی اپنے ٹھکر پن سے یہاں بھی باز نہیں آرہے تھے عالیان نے اسے دیکھ کر آنکھ ونک کی سعیر نے لب دبایا اور زرش کے آنچل سے چہرہ کو اور کیا،، زرش نے اپنے ڈوپٹہ کھینچا۔۔۔

انسان۔ بنیں سعیر۔۔۔!!!

کیوں میری جان میں جانور ہوں۔۔۔

معصوم سے انداز سے پوچھا۔۔۔

انف کچھ نہی۔ ہو سکتا آپ دونوں کا۔۔۔

عالیان جھٹکے سے آکر اسکے پاس بیٹھا کہ سعیر کو دھکا لگا وہ زرش کے اوپر گرنے سے بچا جبکہ سعیر اگر زرش کو خود میں نا بھینچتا تو شاید وہ گر جاتا۔۔۔

سعیر نے سختی سے لب دبا کر آنکھیں بند کیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حرکت اس دوست کمینے کی ہے۔۔۔

زرش کراہ کر رہ گئی سعیر کو کہنی ماری وہ سیدھا ہوا، جبکہ عالیان جس نے یہ کیا تھا وہ مسکراہٹ دباتا بولا۔۔۔

کیا ہو گیا شاہ۔ صاحب سیدھے بیٹھے گری کیوں جا رہے ہیں۔۔۔

سعیر نے اسے دیکھا جبکہ زرش نے اسے گھورا،، آرٹیفیشل بھالو،، ٹیڈی ٹک کے بیٹھو ہر۔ جگہ جھولتے رہتے ہو

ایسی کرارے دار بیستی پر وہاں کھڑے سب نفوس ہنسی ہنس دیے جبکہ وہ منہ بسور تارہ۔ گیا۔۔۔



وہ اپنے مخصوص انداز میں وہاں۔ کھڑا تھا، مغرور سا کھڑا اپنے ڈمپل کے۔ درشن کروا رہا۔ تھا جب وہ۔ معصوم  
 پری پیکر وہاں اس کے پاس آئی و  
 اور آکر اسکے کندھے پر۔ ہاتھ رکھا۔۔۔

یہ احان۔۔۔!!!

احان اسکی جانب مڑا۔۔۔

اوہیے۔۔۔!!!

احان نے مسکرا کر اسکا سر تا پیر جائزہ لیا جو بلیک شارٹ شرٹ جا کے گلے پر۔ گوکڈن۔ بریک۔ کام۔ ہوا۔ تھا،،  
 شیفون کے تنگ بازو،،، اور شرار اپنے،،، ملٹی۔ رنگ کا ڈوپٹہ گلے میں لیے،، ہکا ہکا سامیک اپ کیے،، لمبے  
 براؤن بالوں کا سٹائل بنائے وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی احان نے گہری نظر سے اسے دیکھا اور مسکرا کر ماتھے پر  
 پیار کیا۔۔۔

کیسا ہے میرا چھوٹا بومب۔۔۔!!!

ہاہا وہ طرزِ مخاطب پر کھلھلائی۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں احان۔۔۔!!!

میں بلکل ٹھیک ہوں اپنی معصوم سی جان کو دیکھ کر وہ اسکے منہ سے آواز لٹ کو۔ ہٹا کر کان کے پیچھے سکیرا  
وہ۔ مسکرائی۔۔۔

احان۔۔۔!!

جی جان احان۔۔۔!!!

یہ لوگ کتنے۔ پیارے۔ لگ رہے ہیں نا۔۔۔

نا۔۔۔!!!

ہاں کیوں۔۔۔!!!

کیونکہ میری جان ان سب سے زیادہ پیاری لگ رہی ہے اسکے لمبے بالوں کو اپنے انگلی پر۔ لپیٹنا ان سے کھیلتا بولا  
ایہا مسکرائی۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں احان۔۔۔!!!

میری جان سے کم وہ اسے اپنے حصار میں کیتا بولا۔۔۔

سچی۔۔۔!!!

مچی اسکی چھوٹی سی لال ناک کو انگلی سے چھیڑتا بولا وہ کھکھلائی۔۔۔

اسکی کھکھلاہٹ سے مسکرایا۔۔۔

مسکراتی رہا کرو میرا بچہ۔۔۔!!!

بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔۔

ہاہاہا اہان آپ سب میں بہت کیوٹ ہیں آئی لووو یوو۔۔۔

آئی لو یو مور میری جان۔۔۔!!!

وہ۔ پیار سے بول کر اسکا گال۔ چوم۔ گیا وہ بکس کرتی اسکے سینے سے سرٹکا۔ گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر چند رسموں کے بعد اچانک سے لائٹ آف ہوئی سب لوگ پریشان ہوئے یہ ہوا۔ کیا ہے مگر اچانک ایک سپاٹ لائٹ سٹیج۔ پر پڑی جہاں عالیان کھڑا تھا۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مینز زز۔۔۔!!!

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں،، کہ میری اکلوتی بہن زرش قریشی کہ شادی ہے،، اور میرے بہت ہی پیارے دوست سعیر شاہ سے اور انکے ساتھ ہی میرے دوست کے بھائی عرف کزن ہم۔ سب کے ایہ۔ لڑے بھائی

ایان بھائی کی شادی ہے جو بیچارے بچپن میں ہی اپنا معصوم سادل بے قابو کر بیٹھے تھے ان شارٹ بلی چڑھ گئے وہ بے حد شرارت سے بولا ایان نے اسے گھورا۔۔۔

تو ایسے پھیکے پھیکے فنکشن سے کیا ہو گا لیٹس ہیو سم فن سو آپکی خدمت میں ہماری پیاری سی ایک پرفومینس حاضر ہوتی ہے یہ کہہ کر وہ پردے کے پیچھے غائب ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں پردے کے پیچھے سے عالیان مشاکا۔ ہاتھ پکڑتا باہر آیا۔۔۔ اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا ایک۔ ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا مے دوسرا اسکی ویسٹ پر رکھے ایک ہاتھ مشاکا اپنے کندھے پر۔ رکھے،، عالیان نے ہکا ہکا موو کرنا شروع کیا۔۔

رفتہ رفتہ صنم  
تم سے ملی نظر  
تو ہوا ہے اثر

عالیان نے جھٹکے سے مشاکی انگلی پکڑ کر اسے گھمایا،، تیزی سے گھومتی وہ چھوٹی سی لڑکی ایک میرٹھ پر نسر ہی لگی  
،،

خواب سایہ جہاں  
فرش دھواں دھواں  
جنتوں کا شہر  
ہم تیرے ہو گئے  
یا خدا عشق میں

گھماتے ہوئے بہت آرام۔ سے اسے اپنے بازو پر گرایا وہ صرف اسکے رحم۔ و کرم۔ پر تھی کیونکہ ڈانس اور مشا  
خدا خیر اور وہ،، وہ۔ تو اس طرح ڈانس کر رہا تھا جیسے وہ برسوں سے پریکٹس کرتا ہے۔۔۔

گمشدہ دل جگر  
رفتہ رفتہ صنم  
تم سے ملی نظر  
تو ہوا ہے اثر

رفتہ رفتہ صنم  
تم سے ملی نظر  
تو ہوا ہے اثر

اُس پر جھکے وہ۔ کھوئے ہوئے انداز میں بولا وہ شرم۔ سے لال ہوئی۔۔۔  
تُو ہی ہے تُو ہر سُو  
تُو ہی تُو  
تُو ہی خواب ہے  
تُو ہی میرے روبرو  
تُو ہی ہے تُو ہر سُو  
تُو ہی تُو

جھٹکے سے مشا۔ کو۔ کھڑا کرتا دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسکے ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے موو کروانا سرور کیا۔۔۔

تُو ہی خواب ہے  
تُو ہی میرے روبرو

قداں چ تیرے اسی  
تلیاں وچھائے نے

مشادو۔ قدم۔ اگے گئی جب عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور قدم۔ قدم۔ چکتا اسکے پاس آیا، اور اسے پیچھے سے  
حصار میں۔ کیا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھے بازو پھیلا یا اور سائیڈ موو کہنا شروع کیا، مشا اس بے اک۔ ڈانس پر  
کلس کر رہ گی۔۔

نیناں تو چور ایئے  
تک کے نامر جائیئے  
نیناں تو چور ایئے  
تک کے نامر جائیئے

ایک۔ جھٹکے سے خود کے سامنے کرتے اسکے چہرے کو۔ اپنے نظروں سے چھو تا بولا جس پر۔ وہ۔ مسکرا۔ کر  
اسکے ماتھے پر۔ لب رکھ گیا۔۔۔

اسنے نگاہ سے کیا سلام ہے



اسنے نگاہ سے کیا سلام ہے  
دل میں ہے درد سا  
پھر بھی آرام ہے

دوبارہ سے مشاکہ۔ شہادت کی انگلی کو پکڑ کر اسے گھمانا شروع کیا اب کی بار اس سٹیج پر ایہا اور احان بھی تھے،،  
ایہا احان کے کندھے پر ہاتھ رکھے،، اس کے ساتھ موز کے رہی تھی،، جب احان نے کسی پری کی طرح اسے  
گھمایا اور بازو پر دھر کیا اور ایک۔ ایک۔ نقوش کو اپنی نظروں سے چھوا۔۔

تھم گیا یہ سماں  
ہوش ہے لاپتہ  
تیرا دیدار کر  
رفتہ رفتہ صنم  
تم سے ملی نظر  
تو ہوا ہے اثر

احان نے ایہا۔ کو۔ سیدھا کیا اور ایک۔ ہاتھ میں ہاتھ پکڑے دوسرا اسکی کمر پر رکھے ہلکا سا بہت پیارا موو کرنے لگے،، وہ دونوں کپل کسی ٹی وی ایکٹرز کی طرح ہی لگ رہے تھے انتہائی خوبصورت اور پیارے

خواب سایہ جہاں  
فرش دھواں دھواں  
جنتوں کا شہر  
رفتہ رفتہ صنم  
تم سے ملی نظر  
تو ہوا ہے اثر  
خواب سایہ جہاں  
فرش دھواں دھواں  
جنتوں کا شہر

گانا۔ ختم۔۔ ہوا۔ تو ان سب کو ہوش آیا جب سب کی تالیوں اور ہوٹنگ کی آواز کانوں میں پڑی،،،، وہ ہوش میں آئے اور جھک۔ کر سب سے داد وصول۔ کی۔۔۔

واووووو کیا ڈانس کیا اوائے،، میں تو بس تیرے سٹیپس دیکھتا رہ گیا اس بے باک آدمی کو۔ سٹیج پر بہتے چین نہیں جی اونی آواز میں عالیان کو بولا، عالیان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

سر بھن ناااا خود بھی کر لے۔۔

ہائے سچی۔۔!!!

سعیر پر جوش ہوا۔۔

جی نہیں چپ ہو کر بیٹھیں۔۔

زرش نے ان دونوں کو گھورا۔۔

اوو کمون جان پلیز زناااا پلیز زز۔۔!!!

زرش گھبرائی۔۔

نوسعیر۔۔۔!!!

پلیزز۔۔۔!!!

دیکھیں اپ۔ میرہ ساری باتیں مانتے ہیں یہ بھی مان لیں نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے رومت نہیں ہو رہا کچھ ابھی تو بخش رہا ہوں مگر ریسپیشن والے دن بتائیں گے آپکو میری جان

۔۔۔۔

زرش نے ماتھا پیٹا۔۔۔

اتنے میں تمام لڑکیاں مشا، عرشہ،، ابہا اور انکی کچھ دوستیں سیٹج پر آئیں جن نے ڈانڈیا پر فوم۔ کرنا تھا ڈی جے سے کہہ کر اپنا من پسند مہندی سونگ لگوایا۔۔۔

مہندی کی یہ رات۔۔۔!!!

مہندی کی یہ رات۔۔۔

ائی۔ مہندی۔ کے یہ رات

لائی۔ سپنوں کی بارات۔۔۔  
 آئی مہندی کے یہ۔ رات۔۔  
 سجنیا سا جن کے ہے ساتھ۔۔۔  
 رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ۔۔!!

وہ۔ لوگ ایک گول۔ دائرے میں گھومتے ہوئے بہت حسین لگ رہیں تھیں سب،، جب ایہا اپنی دونوں  
 بھابیوں کو اٹھا کر لے آئی اور انکے گرد یہ لوگ ڈانڈیا کھیلنے لگے،، اور زرش عائرہ ہلکی ہلکی تالیاں بجاتیں  
 مسکراتیں وہاں کھڑی تھیں،، اینڈ پر ان سب نے ان کو۔ گلے ملے اور سب سے داد وصول کی۔۔۔  
 چونکہ کافی دیر ہو چکی تھی تو شاہ صاحب اور احد صاحب نے بچوں کو ٹائم کا احساس دلایا جن کا۔ ہلہ گلہ ختم ہونے  
 کو نا آ رہا تھا اور پھر یہ سب گھر کو نکلے۔۔۔

- \_\_\_\_\_
- 
- 
- روح سے محسوس کریں لفظوں میں تمہارے کھوجائیں
- یہ عشق کا موسم ہے کہو تو تمہارے ہو جائیں
-

- رات ڈھلی تو اگلے دن کا آغاز ہوا سورج میاں نے اپنا دیدار کروایا، آج وہ دن تھا جب زرش اور عائرہ نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر پیاگھر جانا تھا، تمام لوگ بری طرح سے کام۔ مین مصروف تھے ایسے میں قریشی ہاؤس میں بھگڈر مچی ہوئی تھی زرش میڈم وقفے وقفے سے رو رہی تھیں ناشتہ بھی برائے نام کیا تھا اور روم۔ میں آگئی تھی ابھی بھی وہ اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھے لیٹی تھی آج اسے یہ کمرایہ بیڈیہ بیڈی سب چھوڑ کر سعیر کے پاس جانا تھا جیسی پھر سوچ کر آنکھیں نم ہوئیں،،، وہ اس طرح لیٹی تھی جب مشا آئی

---

•

• زرجانی اٹھ جاو و پار لرجانا ہے۔۔۔

• مشانے پیار سے کہا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

•

• مشا پیار سے اس کے پاس آکر بیٹھی۔۔

•

- اٹھ جاو میرے گلاب کے پھول مشا اسکے ہاتھوں کو نیچے کرتی بولی تو زرش نے لال آنکھوں سے اسے دیکھا مشا کی بھی آنکھیں نم ہوئیں،۔۔

•

• کیا ہوا میری جان،، میر گلاب کا پھول کیوں مر جھایا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

- 
- مجھے یہاں سے نہیں جانا مشورہ میں کیسے رہو گی تم سب ماما ڈیڈ بھائی عالیان احان ان سب کے بغیر وہ بول کر ایک دفعہ دوبارہ رو دی۔۔۔
- 
- نوز میری جان ڈونٹ کرائی،،،، یہ دن تو سب کی لائف میں آتا ہے نا اسب نے ایک نا ایک دن اپنا گھر چھوڑ کر سسرال جانا ہوتا تو رو کیوں رہی ہو جانی۔۔۔
- 
- اچھا ٹھیک نہیں جانا تو ہم۔ سعیر کو منع کر دیتے ہیں وہ بار بار اتنا لائے،، وہ جو زرش کو دیکھنے آیا تھا اس کا جڑواں بھائی جو ہمیشہ سے اکٹھے رہے،، اکٹھے ہی دنیا میں آئے ایک دوسرے کے وجود کا حصہ بے شک ان میں بے پناہ محبت تھی اسکی بات سن کر آنکھیں تو نم۔ ہوئیں مگر خود کو کمپوز کرتا وہ اندر آتا بولا۔۔۔
- 
- اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔!!!
- زرش فوراً سے بولی۔۔۔
- 
- دیکھا مشایہ صرف ہمیں دیکھانے کے لیے بول رہی ہے ورنہ تولڈ و پھوٹ رہے ہیں دل میں۔۔۔
-

- شٹ اپ یو آر ٹیفیشل بھالو۔۔۔!!!
- 
- ہا۔۔۔!!!
- بھی کیا کہاں سے لگتا ہوں تمہیں ٹیڈی آر ٹیفیشل بھالو اتنا ہینڈ سم ہوں کتنی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر بلکل کسی ریاست کا شہزادہ وہ مشا کو دیکھتا بولا۔۔۔
- 
- مشانے آنکھیں اوپر گھمائیں۔۔
- جیسے کہنا چاہتی ہو کہ بس کر دیں اپنے منہ میاں میٹھو بننا۔۔۔
- 
- مگر سچ تو یہ تھا کہ اسکے ہر لفظ سے دل۔ دھڑکا تھا قسمت پر رشک آیا تھا بلاشبہ ایک نہایت خوبصورت اور شاندار مرد اس نے اپنے نصیب میں پایا تھا مشانے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔
- 
- خدا کا خوف کرو ٹیڈی مت بولو اتنا جھوٹ اللہ جھوٹ نابلاوائے ہینڈ سم اور تم اچھا مزاق ہے،، میرے
- آر ٹیفیشل بھالو۔۔۔
-



- مت کرو میری ٹویٹی،، لڑکیاں ترچھی نگاہوں سے اس بینڈ سم کو دیکھتی ہیں وہ اپنی نظروں کے حصار میں مشا کو لیے بولا تو وہ سٹیٹائی۔۔۔
- اس نام پر زر کی آنکھیں بھیگی وہ چہرہ چھپا گئی عالیاں اسے دیکھ کر بوکھلایا۔۔
- زر ہے،، ڈوول وائی آریو کرانگ وہ اسکے سامنے دوزانو کے بل بیٹھا تو وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے لگی۔۔۔
- آئی ول مس یو و عالی۔۔۔!!!
- مجھے سچ میں نہیں جانا یہاں۔۔۔ سے وہ۔۔۔ شدت سے کہتی روئی تھی کہ ایک دفعہ تو عالیاں کی آنکھیں بھی بھیگی تھیں،، بچپن کا ساتھ،، ایک دوسرے کے وجود کا حصہ،، بچپن سے ساتھ رہے۔۔۔
- آئی ول مس یو ٹو میری گڑیا۔۔۔
- پردیکھو ایسے رو تو نہیں پھر مجھے بھی رونا آئے گا نا اااا اور پھر مجھے کیسے چپ کر واؤ گی تم،، اور دیکھو میری جان سعیر کتنا پیار کرتا تم سے اسکی ذات تک فنا ہے تم پر تم سے عشق کرتا ہے وہ عشق،،،، ایسا عشق کے اس میں فنا ہونے کی طاقت تک رکھتا ہے وہ،،، تم پر اس نے اپنا سب قربان کر دیا میں نے

دیکھی ہے اسکی دیوانگی اسکا عشق،، میرا دل کہتا ہے تم اسکے پاس بے حد خوش رہو گی تمہیں پھول سے بھی تکلیف نہیں پہنچایا گا وہ بہت خوش قسمت ہو تم تمہیں سیر جیسا خوبصورت اور بے حد چاہنے والا شوہر ملا ہے۔۔۔

- جانتی ہوں میں بہت پیار کرتے وہ مجھ سے اور میں پوری کوشش کروں گی ان جیسی محبت انہیں دے سکوں بدلے میں انہیں اتنا ہی چاہوں جتنا وہ مجھے چاہتے ہیں،، کبھی شکایت مکیں دو گی انہیں۔۔۔
- مجھے میری بیٹی سے پوری امید ہے،، میری بیٹی ضرور کر کے دیکھائے گی آمنہ اسکے کمرے میں دودھ کی گلاس لیتی آئیں جس نے برائے نام ناشتہ کر کے فر میلیٹی پوری کی تھی۔۔۔
- وہ ماں کو دیکھ کر مسکرائی آمنہ مسکراتی اسکے پاس آئیں،، پاس پڑانیو ٹریلا دودھ میں ڈال کر اس کے آگے کیا،، جلدی سے فینش کرو اسے اور اٹھ کر نہالو پھر پار لرجانا میری بیٹی کو۔۔۔
- زرش نے نم۔ انکھوں سے گلاس تھا اور دودھ پیا آمنہ نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔
- میرا پیارا بچہ تمہارے جانے کے بعد یہ گھر سونا ہو جائے گا زرش،، مجھے بہت یاد آئے گی تمہاری۔۔۔

•

• ماما۔۔۔!!!

• وہ ماں سے لپیٹی تھی۔۔۔

•

• آمنہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں اسے زور سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

•

• ڈونٹ کرائی مائی چائلڈ،، مجھے پتہ ہے میری بیٹی بہت خوش رہے گی اس گھر میں اور اب نورا دھونا جتنا روکیا کافی ہے،، اب بس ایک ہی تو بیٹی ہے میری خوشی خوشی رخصت کروں گی بہت پیار سے زرش کے آنسو صاف کرتی آمنہ بولی تھی تو وہ بھی مدہم۔ سا مسکرا دی۔۔۔

•

• مشانے بھی اسے خود سے لگایا اور کیا آئی ایک ہی گلاب کا پھول ہے ہمارا ہم اسے خوشی خوشی رخصت کریں گے مشا کسے گال چومتی بولی وہ۔ مسکرائی۔۔۔

•

• میرا پیارا بچہ جلدی سے تیار ہو جاو پھر شایان تمہیں پار لہر چھوڑ کر آتا ہے اوکے۔۔۔

•

• زرش نے سر ہلایا اور دودھ پی کر اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی کچھ ہی دیر میں انہیں پار لہر پہنچنا تھا۔۔۔



• یہ ڈیڈ۔۔۔!!!

•

• اہا۔۔۔!!!

• یہ معصوم۔ اور میری پیاری سی گڑیا کی آنکھیں لال کیوں ہے وہ دوزانو کے بل عائرہ کے پاس بیٹھے عائرہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کے انکے ہاتھ پر گرے تھے۔۔۔

•

• ارے میرا بچہ کیوں رو رہا ہے۔۔۔؟؟؟

•

• ڈیڈ میں کیسے جاؤں یہاں سے کیسے رہو گی ماما کے بغیر آپکے سب کے مجھے آپ سب کی بہت یاد آئے گی۔۔۔

•

• تو اس میں۔ رونے کی کیا بات ہے میری شہزادی رمشا کمرے میں داخل ہوتی بولی عائرہ نے ماں کو دیکھا، تمہیں جب بھی ہماری یاد آیا کرے گی ایان سے کہنا وہ تمہیں لے آیا کرے گا اور پھر میں خود بھی تو آتی رہو گی ہاں بھی مانا بیٹی کے سسرال اتے بار بار اچھے نہیں لگتے مگر تمہارا سسرال وہ بعد میں۔ میرا اپنا گھر یعنی میرے ڈیڈی کا گھر وہ پہلے ہے میں تو آؤں گی کون رکے گا مجھے۔۔۔

•

• علی صاحب نے بہت شرارت سے رمشا سے کہا تمہارا بھائی شاہ وہ کہ کر ہنس دیے۔۔۔

• ایسی کہ تیسری اسکی اسکی تو کوئی سنتا ہی نہیں ویسے بھی اسکے کہنے سے کونسا رک جانا میں نے ہو نہہ

۔۔۔!!!

• علی صاحب نے نفی میں سر ہلایا مطلب اتنے بڑے ہو گئے تھے یہ لوگ مگر لڑتے ابھی بھی۔ بچوں جیسے

تھے۔۔۔

• میرا بچہ ڈونٹ کرائی،،، ہم۔ تمہیں خوشی خوشی رخصت کریں گے نا کہ رو کر کوئی نہیں روئے گا

• سمجھیں رمشا علی صاحب نے عائرہ کو خود سے لگا کر پیار سے کہا تو رمشا بھی انکے حصار میں آئی۔۔

• بلکل ہم نہیں روئیں گے ہم اپنی اکلوتی بیٹی کو بہت خوشی سے رخصت کریں گے وہ عائرہ کا ماتھا چومتی

• بولیں عائرہ دھیما مسکرا دی۔۔۔

• چلو جلدی کروو تمہیں پار لر جانا ہے۔۔۔

● کیوں عرشی نہیں آئی کیا۔۔۔؟؟؟

●

● عرشہ۔۔؟؟

●

● ہاں اس نے نا تھا میرے ساتھ اس۔ نے پار لر جانا تھا کل جلدی آگئی تھی آج کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔۔

●

● ہاں ویسے تو جانا چاہیے تھا تم پتہ کرو سلمی بیگم ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟

●

● ہاں میں پتہ کرتی ہوں۔۔۔!!

●

● عازرہ نے کال ملائی گر نادار عرشہ نے کال نہیں اٹھائی،، عازرہ کو پریشانی لاحق ہوئی مگر کسی خیال کے تحت شایان کو فون کیا،، فون پر نمبر ڈائل کر کے وہ دو منٹ کے لیے رکی کہیں وہ۔ ڈسٹرب یا پریشان نا کر دے انہیں کیونکہ زرش کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا وہ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ ہرگز بھی عرشہ کی طرف سے لا پرواہ نہیں ہو گا ہمت کر کے اسے کال ملائی۔۔۔

●

- شایان جو کام۔ مصروف تھا فون بجنے پر پاکٹ سے فون نکال کر دیکھا تو عائرہ کی کال دیکھ کر۔ حیران ہوا

---

•

- یہ۔ عائرہ بھابی مجھے کیوں کال کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

•

- ہیلو السلام علیکم بھابی۔۔۔!!!

•

- وا علیکم السلام۔۔۔!!!

•

- شایان بھائی میری بات سنیں۔۔۔!!!

•

- جی بولی۔ سب خیریت تو ہے آپ کی کال وہ بھی مجھے۔۔۔

•

- نہیں بھائی وہ،، وہ عرشہ۔۔۔!!

•

- عرشہ،، کیا ہوا عرشہ کو وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟



- 
- نہیں بھائی وہ اب تک نہیں آئی اس نے میرے ساتھ پارلر جانا تھا اور وہ فون بھی پک نہیں کر رہی ہے مجھے نہیں پتہ کہاں ہے وہ پلیرز ز آپ اسے فون کریں۔۔۔
- 
- ہاں اچھا ٹھیک آپ گھبرائیں نہیں،، ایسا کریں آپ پارلر جائیں میں اس کے گھر جاتا ہوں اور پتہ کرتا ہوں امید ہے سب خیریت ہوگی میں اسے پارلر ڈراپ مردوں گا آپ مجھے لوکیشن میل کر دیے گا
- 
- جی شیور میں کرتی ہوں آپکو تھینکیو۔۔۔
- 
- کوئی بات نہیں۔۔۔ !!!
- 
- وہ کال کاٹتا باہر نکلا جب آمنہ نے آواز دی اسے یونہی جلدی میں جاتے دیکھ وہ اچانک سے پریشان ہوئیں تھیں۔۔۔
- 
- کیا ہوا شایان وئیر ایو گومینگ۔۔۔؟؟؟

●

- ماما میں۔ آتا ہوں،،، کچھ دیر میں پلیزز زرا بھی ضروری ہے وہ کہتا کچھ اور کہے بغیر باہر نکل گیا پیچھے آمنہ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔۔

●

- وہ چند منٹ کی مسافت کے بعد عرشہ کے گھر کے باہر پہنچا تھا مگر گھر پر بہت بڑا تالا لگا تھا۔۔

●

- یہ دیکھ کر۔ شایان پریشان ہوا تھا جی جی فون نکال کر عرشہ کا نمبر ڈائل۔ کر کے ایئر پوڈ کنیکٹ کیے تھے

---

●

- “The number you dial is currently power off please try later”

●

● واٹ ڈیمٹ۔۔۔!!!

- شایان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

- اور دوبارہ نمبر ڈائل کیا پر نور سپانس۔۔۔

●

- کہیں آنٹی کو کچھ۔۔۔۔

- نہیں نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں کیا پتہ وہ ہو سپٹل ہو اور وہاں سنگلز پر اہم یوہاں۔۔۔!!!
- وہ جھٹکے سے گاڑی میں بیٹھا اور ہو سپٹل کی جانب نکلا تھا، 15 منٹ کی مسافت کے بعد وہ وہاں پہنچا جھٹکے سے گاڑی سے نکلا اور سر میں ہاتھ پھیرتا اندر کی بڑھا تھا، بلیک شرٹ کے نیچے گرے جینز کی پینٹ پہنے سیلوز فولڈ کیے،،، شرٹ کی اوپر والا بٹن کھولا تھا وہ اس رف سے حلیے میں بھی کئی دلوں پر بجلیاں گرائے اندر بڑھا آکر ریسپشن پر کھڑا ہوا۔۔۔
- پیسے مس۔۔۔!!!
- لیس سر۔۔۔؟؟
- یہاں کوئی پیشنت آیا ہے مسز دورانی یا سلمی دورانی۔۔۔
- ویٹ سر
- Let me check then I will tell u ...!!!
-

- وہ لڑکی رجسٹر میں تمام۔ انے والے پیشینٹ کے نام۔ دیکھنے لگی مگر نادار یہاں کوئی ایسے نام کا پیشینٹ نہیں تھا۔۔۔
- نو سر یہاں ایسا کوئی پیشینٹ نہیں ہے سوری۔۔۔
- شایان جو لب دبائے، ٹانگ پر ناٹگ رکھے کھڑا تھا اسے دیکھا۔۔۔
- آریو شیور دیہان سے دیکھو یہی آئی ہوگی ان کا علاج چل رہا ہے۔۔۔
- سر یہاں۔ تو ایسا کوئی پیشینٹ نہیں ہے میں نے آپکی تسلی کے لیے دوبارہ چیک کیا ہے ایک کام۔ کریں جس ڈاکٹر سے انکا ٹریٹمنٹ چل رہا آپ ان سے پوچھ لیں۔۔۔
- آل رائٹ شیور تھینکیو وہ کہتا فوراً سے اندر بھاگا تھا۔۔۔

- وہ۔ اندھا دھن اندر بھاگ رہا تھا جب اچانک سے سامنے برین وارڈ سے نکلتی ڈاکٹر دیکھائی تھی چونکہ ڈاکٹر کی تمام ڈیٹلیز عرشی کو پتہ تھی جبکہ ڈاکٹر سے اکثر فون پر بات شایان کرتا تھا،، اس وجہ سے اسے نہیں پتہ تھا کہ ڈاکٹر کونسی ہے۔۔۔
- 
- وہ بھاگ کر اس ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔
- 
- Hey excusme listen ...!!!
- 
- وہ ڈاکٹر کو مخاطب کرتا بولا جس کی شایان کی طرف کمر تھی وہ پیچھے مڑی شایان نے اسے دیکھا جب کہ اس نے شایان کو۔۔۔
- 
- سبز نین کٹوروں والی ایک بلاشبہ انتہا خوبصورت لڑکی شایان کے ماتھے پر بل آئے جبکہ اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ تھا۔۔۔
- 
- یس ہاؤمے آئی ہیلپ یو میٹھی سی آواز سے اسے پکارا۔۔۔
-

• ڈاکٹر آپ آپکا نام ---...؟؟؟

•

• میرا نام ڈاکٹر رابع چودھری وہ مسکرا کر بولی ---

•

• واٹ ایور ڈاکٹر یہاں کوئی پیشینٹ آیا ہے،، مسز دورانی،، ایک لیجیڈ عورت اور انکے ساتھ ایک لڑکی

---

•

• نہیں آئی ڈونٹ تھینک یہاں کوئی پیشینٹ آیا ہے کہ نہیں پر آپ اندر سے ڈاکٹر سائرہ سے پتہ کر سکتے ہیں  
کیونکہ سنیر وہ ہیں --

•

• شیور تھینکیو و سو میچ وہ کہہ کر ایک سائیڈ سے نکلا تھا جبکہ اپنی خوشبو وہاں چھوڑ گیا تھا، تیز خوشبو ڈاکٹر رابع کی سانسوں سے ٹکرائی تھی ایک نظر خود بخود اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور سر جھٹک کر آگے چل پڑی تھی جبکہ خوشنواب بھی اسے اس پاس شدید سوار نظر آرہی تھی جانے قسمت کو کیا منظور تھا مگر فل حال وہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی اور شایان پاگلوں کی طرح عرشہ اور اسکی ماما کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا آخر وہ کہا ہے کہاں گئی ---

•

- دوسری طرف شاہ والا میں روشنیاں جگمگا رہی تھی ہر سو رونق سماں تھا ایسے میں وہ دو مغرور اور کسی ریاست کی شہزادے اپنے اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے،، وہ ہمیشہ کی طرح سب سے مغرور سب سے الگ سعیر شاہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے فون یوز کر رہے تھے جب کہ فون پر کرنے کو کچھ۔ نا تھا پھر بھی بار بار واٹس ایپ چیکنگ یونہی ہو رہی تھی جیسے کونسے امپورٹنٹ میسج آنے ہے اسے اور شاید نہیں یقینا وہ آج بھی اپنی جان سے پیاری بیوی کی پکڑ کا انتظار کر رہے تھے مگر وہ آج نہیں آئی تھی نا آئی۔۔۔

- اہہ۔۔۔!!!
- کہایا اب میں زرش کی پکچر مانگنے کے لیے اپنی بھابی عرف مشاکا مران اوپس مشاعالیان کو میسج کروں۔۔۔
- تو کیا ہوا ملکیت ہے میری بیوی ہے میری ہاں میں مانگ سکتا ہوں۔۔۔
- وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دیر کیے بغیر مشاکو میسج کیا تھا مگر مشاکا آن لائن نہیں تھی۔۔۔

- شٹ،،، سعیر نے فوراً میسج ان سینڈ کیے تھے۔۔۔
- اور منہ بسور کر اٹھ کر بیٹھا اور شیشے کے سامنے کھڑا ہوا،،، شیشے کے سامنے کھڑے بہت معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی تھیں اور باڈی سپرے کھول کر اپنے اوپر چھڑکا تھا اور اپنے میروں رنگ کی شیر وانی پہنی تھی،،، نیچے کریم۔ رنگ کا پجامہ پہنے اوپر میروں ہی کلمہ پہنے وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم۔ ناگنا نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈ سم لگا تھا وہ اپنے شیر وانی کے بٹن بند کر کے اپنے اوپر جے۔ پرفیوم چھڑکا تھا کلانی پروانچ باندھی تھی اتنے میں۔ ملازمہ کافی لیے آئی تھی جس سے اس نے تھام کر کافی کاگ لبوں سے لگایا تھا اور گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا جو 7 بج رہی تھی،،، کافی کاگ وہی چھوڑتا وہ بیڈ پر آیا،،، بیڈ پر پڑے فون کو اٹھایا اور دلکش مسکراہٹ سے ایک میسج زرش کو لکھا تھا اور فون پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔
- دوسری طرف آیان۔ اپنے کمرے میں۔ کھڑا میروں ہی شیر وانی پہنے،،، وہی میروں کلمہ اور سفید پجامہ پہنے بے انتہا ہینڈ سم شہزادہ لگ رہا تھا وہ اپنے کف لنکس بند کت کے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکا اور ایک نظر خود کو دیکھتا باہر۔ نکلا تھا جہاں سامنے سے ہی سعیر شاہ آتا نظر آیا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے اور ایک دوسرے کے قریب آ کر بغل گیر ہوئے تھے۔۔۔
- یہ بھائی یو آر لوکنگ ہینڈ سم۔۔۔
-



• یو آسومائی جو نسیر۔۔۔!!!

• وہ دونوں قہقہہ لگاتے ہنستے تھے جب ایہا بے حد پیارا تیار ہوئے ان تک آئے وائٹ کلر کے شارٹ کرتی نیچے ملٹی انگ کا امبریل لہنگا پہنا گلے میں ڈوپٹہ لیے،، بالوں کو کلر زکیے،، وہ ان تک آئی اور ان کے گلے میں۔ بازو ڈالے۔۔۔

• پیے برادرز۔۔۔!!!

• اوہیے پرنسز۔۔۔!!!

• اوووووومائی ڈوول یو آر لوکنگ سوچ بیوٹی۔۔۔۔

• ایان نے الفاظ منہ میں رہ گے جب سعیر اونچا چلایا چڑیل۔۔۔۔

• ہاں ایہا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

- سعیر بھائی جن کہیں کے کہاں سے لگ رہی ہوں میں چڑیل۔۔۔
- وہ بیچارہ روہانسی ہوئی جبکہ سعیر نے لب دبا یا۔۔۔
- 
- ہر اینگل سے۔۔۔
- 
- بھائی۔۔۔!!!!
- وہ ایان کو دیکھ کر روہانسی ہوتی چلائی۔۔۔
- 
- شٹ اپ اوئے بہت پیاری لگ رہی میری گڑیا بلکل پر نسر ایان نے اسے ساتھ لگا کر اسکا ماتھا چوما وہ
- کھکھلائی اور سعیر کو منہ چڑھایا،، جبکہ وہ لب دبا گیا۔۔۔
- 
- وہ تینوں ہاتھ تھامتے نوک جھوک کرتے نیچے آئے سارہ بیگم اور شاہ صاحب نے انہی۔ دیکھا اور انکی
- نظر اتاری کیونکہ وہ شدید پیارے لگ رہے تھے۔۔۔
- وہ تینوں چلتے نیچے آئے اور آکر کھڑے ہوئے،، سارہ بیگم۔ نے آگے بڑھ کر اپنے تینوں بچوں کا۔ ماتھا
- چوما اور ان پر پیسے وار کر ساتھ کھڑی ملازمہ۔ کو۔ دیے تھے۔۔۔
-

• ماشاء اللہ بہت پیارے لگ رہے میرے 3 بچے وہ مسکرا کر بولیں وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔

• وہ پانچوں چلتے باہر آ کر گاڑیوں میں بیٹھے انہیں حال بھی پہنچنا تھا۔۔۔

• قریشی ہاؤس میں اب تیار ہو کر حال پہنچ چکے تھے جبکہ وہاں عائرہ وغیرہ بھی موجود تھے،،،، عالیان چلتا ماں تک آیا، جو وہاں اینٹرنیس کے پاس کھڑی جانے کس کی راہ تلاش کر رہی تھی شاید نہیں یقیناً وہ شایان کو ہی تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

• عالیان وائٹ شرٹ،، وائٹ پجامہ پہنے اوپر میرون ویس کوٹ پہنے بالوں میں۔ ہاتھ پھیر تامان کے پاس آیا۔۔۔

• کیا ہوا ماما نہی۔ آئے بھائی۔۔۔؟؟؟

- نہیں عالیان جاو جلدی ایک دفعہ گھر دیکھ کر آؤ وہ پہنچا ہے کہ نہیں میں نے اسے کال کی تھی وہ کہہ رہا تھا  
آ رہا ہوں وہ کچھ پریشان لگ رہا تھا صبح سے نکلا ہو ہے عالیان اور پوری بات بھی نہیں کی۔۔۔

●

- پتہ نہیں ماما مجھے خود نہیں پتہ،،، آج تو عائرہ بھابی کے ساتھ عرشہ بھابی بھی نہیں ہے پتہ نہیں کیا معجزہ  
ہے۔۔۔

●

● ہاں۔۔۔؟؟؟

● عرشہ نہیں ہے...؟؟

● کیا مطلب عالیان۔۔۔؟؟

●

- ہاں ماما عرشہ بھابی نہیں ہے وہ۔ ایکچولی عائرہ بھابی اور زرش ایک ہی پارلر میں تھیں تو میں انہیں اکٹھے  
لے آیا تھا تا کہ علی انکل کو تکلف نہ کرنا پڑے وہی میں نے عائرہ بھابی کے منہ سے سنا کہ عرشہ صبح سے  
غائب ہے جبکہ وہ انکافون بھی نہیں۔ اٹھا رہیں،، ان نے شایان بھائی کو کہا تھا مگر بھائی کا بھی کوئی پتہ نہیں

---

●

● عالیان۔۔۔!!!

- آمنہ کا پتہ نہیں کیوں مگر دل ضرور ڈوبا تھا وہ اچانک کہاں چلی گئی اگر سلمی بیگم کی طبیعت خراب ہوتی تو وہ شایان کو تو بتاتی مگر فوراً سر جھٹکا مگر عالیان کے ہاتھ پر گرفت بھری۔۔۔
- 
- ماما کول۔ ڈاون ریلیکس کچھ نہیں ہو گا وہ کہیں نہیں جائیں گی کیا پتہ کوئی ایمر جنسی ہو گی ہو۔ انکی فیملی میں تو وہ وہی ہو گی۔۔۔
- 
- ہو سکتا ہے اللہ کرے سب خیریت ہو خیر تم دیکھو اپنے بھائی کو عین بہن کی شادی کے موقع پر غائب ہے اففف۔۔۔!!!
- 
- ماما کالم ڈاون یا رر کوئی بات نہیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔
- 
- جاؤ جلدی وہ اسے بھیج کر اندر کی جانب۔ بڑھی تھیں۔۔۔
- 
- 
-

• شایان عجیب سی کیفیت پریشانی میں شیشے کے سامنے کھڑا اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا، سفید شلوار قمیض پر وہ لائٹ بلیوسی ویس کوٹ پہنے بے انتہا ہینڈ سم لگ رہا تھا،، کف لنکس بند کر تالاب دبائے اپنے بال سنوارنے لگا،، کچھ ہی دیر میں وہ اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر کلائی پر گھڑی باندھتا باہر نکلا تھا جب سامنے سے احان آتا دیکھائی دیا،،، عالیان وہاں کسی کام سے روکا تھا اور احان سے بولا کہ وہ جا کر شایان کو دیکھ کر آئے،،، وہ مغرور سا شہزادہ،،، بلیک شلوار قمیض میں اوپر سندھی شال لیے اپنے اوپر مخصوص کلون چھڑکے کھڑا تھا۔۔۔

• شایان نے اسے دیکھ کر برواچکائے۔۔۔۔

• تم یہاں خیریت،، تمہیں تو حال میں ہونا چاہیے تھا بہن کی بارات آنے والی ہوگی تم یہاں کیوں  
۔۔۔؟؟؟

• یہی سوال مجھے آپ سے کرنا چاہیے مسٹر شایان عرف بھائی وہ اپنے بھائی کی کندھوں سے ویس کوٹ  
ٹھیک کرتا بولا شایان نے اسے دیکھا۔۔۔

• کیا۔۔۔؟؟؟

- 
- بہن کی بارات آنے والی ہے آپ صبح سے غائب ہیں خیریت۔۔۔؟؟؟
- 
- کسی ضروری کام۔ سے گیا تھا اچھا سنو۔۔۔
- 
- ہمم۔۔۔!!
- 
- عرشہ حال میں ہے کہیں دیکھی تمہیں۔۔۔؟؟؟
- 
- احان گہرا مسکرایا، شرارتی ڈمپل نے رونمائی کروائی۔۔۔
- 
- اہاں۔ مجھے پتہ تھا آپ ان کو۔ ہی ڈھونڈ رہے ہونگے۔۔۔
- 
- پر میں نے انہیں۔ نہیں دیکھا اللہ کی قسم وہ کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔
-

- اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا ضرور جو شایان کو کھٹکا مگر وہ ہم سمجھ کر نظر انداز کیا مگر اندر سے یہ چیز شدید تنگ کر رہی تھی وہ گئی کہاں ایک دفعہ زرش کی رخصتی ہو جائے پھر وہ اسے ڈھونڈے گا وہ بتائے بغیر کہاں چلی گی ہے شایان کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔
- 
- مگر احان کو اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر شدید غصہ عرشہ پر آ رہا تھا جانے کیوں پر وہ شدید غصے میں تھا اور دل کر رہا تھا کہ وہ عرشہ کو ڈھونڈ کر کہیں سے بھی بھائی کے سامنے لے آئے۔۔۔
- 
- وہ لوگ کچھ ہی دیر حال میں پہنچے انکھ پیچھے بارات آئی تھی۔۔۔
- 
- وہ دونوں شہزادے اپنی اپنی جند جان کو لینے پہنچ چکے تھے آج انکی زندگیوں کا حسین سادن تھا۔۔۔
- 
- باہر آتش بازی پٹجاؤں اور انار چلنے کی آواز پر تمام لڑکیاں اور لڑکی والے باہر آئے، تو وہ پیچھے سے بھنگڑا کرتے آرہے تھے، جبکہ وہ دونوں شہزادے بلیک لینڈ کروزر سے۔ باہر نکلے، میرون شیر اونیوں میں ملبوس وہ ریاست کے شہزادے ہر کسی کی دل کی دھڑکن بنے تھے مگر وہ دونوں اپنی اپنی محبتوں کے لیے جنونی تھے۔۔۔
-



- وہ چلتے اندر آئے لڑکی والوں نے انکے گلے میں ہار ڈالے اور انکا پر تپاک استقبال کیا،، جب حال کے دروازے پر ہی مشا اور اسکی کچھ دوستوں نے انہیں روکا ان میں ایک شکل ایسی بھی تھی جو بڑے دھوم دھام سے اپنے بھائیوں کے ساتھ آئی تھی مگر یہاں آکر پارٹی بدلی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ ان کی اپنی بہن ایہا تھی۔۔۔

- ارے ارے جی جی کہاں چلے۔۔۔؟؟؟

- مشا آکر سامنے کھڑی ہوئی اور ہاتھ میں ملٹی رنگ کا ڈوپٹہ جھکاتی ایک ادا سے بولی سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

- میرے خیال سے اندر میری اکلوتی بیوی بیٹھی ہے میں اسی کو لینے آیا ہوں سعیر شاہ نہایت مغرور سے انداز سے بولا۔۔۔

- بلکل ہمارے مہمان کو رستہ دو تم رستہ کیوں روک رہی ہو لڑکی عالیان بولا۔۔۔

- آپ تو چپ کریں ہر بات میں ٹانگ اڑاتے ہیں وہ اس خوبصورت شاندار شہزادے کو دیکھتی بولی آج تو دل کبخت بغاوت پر تلا تھا۔
- ہم کس بات کا نیگ دیں ہم تو دل دیے بیٹھے ہیں وہ دل پر ہاتھ رکھتا جان لیوا انداز سے بولا مشا گڑ بڑائی تھی اور اسے بری طرح گھورا تھا، وہی عالیان نے لب دبا یا تھا۔
- اچھا مفتے میں آپ کو کونسی بیوی ملتی ہے مسٹر سعیر شاہ عرف جی جاجی مشا بھی اکڑ کر بولی۔۔۔
- دیکھی سالی عرف بھابی جان آپ ہمارا ٹائم ناویسٹ کریں ہمیں اور بھی بڑے کام۔ ہیں راستہ چھوریے ہماری بیگم ہیں وہ ہماری امانت ہم اٹھا کر لے جائیں گے۔۔
- بھئی یہ کیا بات ہوئی سعیر بھائی دس ازناٹ فیئر یار آپ کا نیگ دینا ہو گا یہ رسم ہوتی ہے ایسے نہیں مل جاتی دلہن ایسے نہیں کریں۔۔۔
- کس بات کا نیگ بھئی یہ کونسی رسم ہے سعیر کونسا کم تھا۔۔۔
- ایسے معصوم منہ بناؤ گی ترس آجائے گا اور 50 روپے خود با خود نکل آئیں گے۔۔۔

- 
- ہاں کیا پچاس حد ہوتی ہے کسی بات کی اتنے پیٹڈ سم رچ ہو کر بھی صرف 50 روپے دیں گے سالیوں کو شرم کریں۔۔۔
- 
- اچھا بھی یہ لو سعیر نے جھٹکے سے عالیان کی جیب سے نوٹوں کی تھبی نکال کر مشاکے ہاتھ پر رکھی تھی مشا جھوم اٹھی جبکہ عالیان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔۔
- 
- یہ کیا ہے اوئے۔۔۔؟؟؟
- 
- یہ تیرے کام کرنے کا معاوضہ جو خالہ سے تیری رخصتی کی سفارش کروں گا۔۔۔
- 
- ہاں۔۔۔!!!
- 
- بھائی میں خود اٹھالاؤں گا یہ چیٹنگ ہے۔۔۔
-

- کوئی چیٹنگ نہیں،، مشا نے سعیر کو اندر جانے کا کہہ دیا وہی جب ایان۔ جی اندر بڑھنے لگا تو مشا اور ایہا نے رکا۔۔۔
- کہاں جا رہے ہیں بھائی۔۔۔؟؟؟
- ہاں مجھے کیوں رک۔ رہے ہو مل گئے ناپسے اور تم کتنی تیز ہو ایہا کی بچی تم میری سائیڈ پر تھی اور اب اچانک یہاں۔۔۔
- ہاں تو عازرہ بھابی کی کوئی بہن نہیں اس لحاظ سے میں اور مشا آپنی انکی بہن اس لیے زیادہ طوطے کی طرح بہانے بنانے کو زبان کو تکلیف نادیں فوراً سے لگ دیں۔۔۔
- اسکی اتنی زبان دیکھ کر ایان کا صدمے سے برا حال ہوا تھا یہ۔ اسکی بہن ہی تھی نا ااا اخدا یا۔۔۔
- شایان نے پھکی اور دھیمی مسکراہٹ سے انکیں دیکھا اگر عرشی ہوتی تو وہ۔ ہوتی اسکی جگہ جبکہ ایان کو بھی یہ بات کھٹکی کی تھی لیکن اس نے بھی شایان کی جیب سے پیسے نکالنے کے لیے ہاتھ۔ ڈھایا تھا جب اچانک شایان نے خودی پیسے نکال کر اسے دیے۔۔۔

- 
- لے فقیرہ لے لے شایان نے اسے پیسے تھمائے ایان نے مسکراتے پکڑے ہاؤسویٹ یو آر میری جان  
ایان نے اسکا منہ چوما۔۔۔
- 
- آف ٹھر کی شایان اسے دھپ لگاتے اسے کیے آگے بڑھا۔۔۔
- 
- وہ دونوں سیٹج پر بیٹھے عالیان اسکے پاس بیٹھا تھا جبکہ سعیر کی نظر اپنی بیگم کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔
- 
- وہ۔ یہاں نہیں ہے ڈیوڈ وہ اندر ہے۔۔۔
- 
- سعیر بوکھلایا۔۔۔
- 
- ککوون۔۔۔؟؟
- 
- وہی جسے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔
-

- سعیر مسکرایا اور آپکی بھی وہی ہیں جائے اسکا پتہ لے کر آئے۔۔۔
- 
- مجھے جلدی نہیں اوکے بے کیر فل۔۔۔
- 
- اتنے میں مشا اور ایہا چلتی سیٹج پر آئیں۔۔۔
- 
- ہیلو پیارے جی جی۔۔۔
- 
- ہیلو سا۔۔۔ او پس سوری بھابی۔۔۔
- 
- اس نام پر جانے کیوں وہ شروع سے ہی گڑ بڑا جاتی تھی تبھی منہ بنایا۔۔۔
- 
- سعیر اور عالیان نے ایک دوسرے کو دیکھ کر لب دبا یا جبکہ مشا گڑ بڑا گئی۔۔۔
- 
- بائی داوے کیش لائیں ہیں آپ لوگ۔۔۔؟؟
-

ہیں۔۔۔!؟

- کیش کیوں ایان اور سعیر نے آنکھیں پھیلانے انہیں دیکھا یہ انہیں لوٹنے کے لیے جہاں بلایا گیا ہے

---

•

• جی جی۔۔۔

- دودھ پیلانی کے لیے۔۔۔

•

- اوہاں ہاں 50 والی گھٹی ہے میرے پاس سعیر نے مسکرا کر اسے چھیڑا جبکہ مشا کے تلوؤں پر لگی سر پر بجھی۔۔۔

•

- بھی سعیر بھائی آپکی فرکی آکر اس پچاس پر کیوں اٹکتی ہے حد ہے اتنے رچ میں 50 کے نوٹ لیے پھیرتا ہے جی۔ آپ سے زیادہ تو میں اپنے پرس میں کے کر پھیرتی ہوں وہ کہہ کر جھٹکے سے سٹیج سے نیچے اتر کر گئی تھی جبکہ وہ دونوں دوست قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

•

- مگر اسکو جاتا دیکھ عالیان اسکے ہچھے لپکا تھا اور ایک سائیڈ پر آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا کہ مشا ایک دم گھبرائی اور اسکے سینے سے لگی۔۔۔

- 
- عالیان یہ کی بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔
- 
- کیوں ابھی میں نے بد تمیزی کی کہاں ہے میں نے جان عالی وہ بے باک انداز میں کہتا اسے گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا مشا گڑ بڑائی۔۔۔
- 
- عالیان لیومی کوئی آجائے گا ا عقل نہیں آپ میں۔۔۔
- 
- نامیری جان عقل تو کیا تمام حساسیت ہی کام کرنا بند کر دیتی ہیں تمہیں دیکھ کر وہ جگہ وقت کا خیال کیے بغیر اس کے چہرے پر جھکا تھا مشا بے تہاشا گڑ بڑائی تھی۔۔۔
- 
- عالیان اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا۔ چاہا مگر عالیان نے اسکے ہاتھ خود کی کمر کے گرد لپیٹے اور جھٹکے سے پلڑ کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔
- 
- مشا نے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔
- عالیان نہیں نا ا پلینرز وہ گویا سرگوشی نما آواز میں بولی عالیان مسکرایا تھا۔۔۔



- 
- کیا نہیں نااااا بھی کیا ہی کیا ہے میں نے میری جانِ جان۔۔۔
- 
- پلیزز۔۔!!
- 
- عالیان نے آنکھیں موندے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے مشانے آنکھیں موندی،، عالیان بہت نرمی سے اسکے نرم گداز لبوں پر جھکا تھا جس نے اسکی نیندیں حرام کی تھیں،، ان کی طلب سینے میں سانس الجھا کر رکھ دیتی تھی وہ بہت نرمی سے اسکے نرم گداز لبوں پر جھکا تھا اور محبت کا جام پینے لگا کچھ ہی دیر میں وہ خود کو سیراب کر کے آرام سے پیچھے ہوا تھا مشانے گہرے سانس بھرے تھے جبکہ عالیان نے لب دبا کر اسے دیکھا مشانے اسے گھورا۔۔
- 
- ہٹیں عالی۔۔۔!!!
- 
- ناہٹوں تو گویا کمپر گرپ دے کر اسے اپنے مزید قریب کرتا اسکی خوشبو می۔ مدہوش ہوتا وہ سرگوشی نما آواز میں کان کے قریب بولا مشا سٹی اسکی خوشبو سے وہ ہمیشہ مدہوش ہوتی تھی اسکے حواسوں ہر سوار ہوتی تھی وہ بے بس ہو جاتی تھی۔۔۔

- 
- عالیان۔۔۔!!!
- 
- جی جان عالیان۔۔۔۔
- وہ اسکی کان کی لولبوں سے کاٹتا بولا مشاسن پڑی تھی۔۔۔۔
- 
- عمع،،، عالی پلیزز ززنا ااااا یہ کیا کر ہے ہیں آپ۔۔۔؟؟
- 
- بچی تو نہیں ہیں آپ میری جان وہ اسکے گال پر لب۔ رکھتا بولا مونچھوں کی چبھن سے مشا کو گدی گدی ہوئی  
مشامزید سمٹی مگر لبوں پر تبسم سا ضرور چھایا تھا۔۔
- 
- عالیان۔ براٹڈل روم سے کوئی اجائے گا ہلیزز زز۔۔۔۔
- 
- تم جانتی ہو میرا کیا دل کر رہا ہے میرا دل کر رہا انکے ساتھ تمہیں بھی رخصت کر کے گھر لے جاؤں،،،
- اب میرا۔ گزارا نا ممکن۔ ہے۔۔۔
-

- عالیاں ابھی تو چھوڑ دیں پلیزز میں سچ کہہ رہی ہوں آنٹی اندر ہی ہیں۔۔۔
- تو میری جان،،، ماما کو پتہ ہے تم میری بیوی ہو اور ماما پر ایسی ڈسٹرب نہیں کریں گی نوٹیشن۔۔۔
- عالیاں آپ کس قدر بے باک اور بد تمیز ہیں۔۔۔
- ابھی تم نے دیکھا ہی کہاں جان عالیاں،،، ویٹ فار اوور گولڈن نائٹ بے باکی سے کہتا اسے جھٹکے سے گھما کر چھوڑا تھا وہ بیچاری سمجھنا پائی یہ ہوا کیا ہے اور بو کھلا گی مگر آزادی ملتے ہی وہاں سے رنو چکر ہوئی تھی اسکا کوئی پتہ نہیں دوبادہ پکڑ لیتا۔۔۔
- عالیاں اسکے گھبرانے پر گہرا مسکرایا اور وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔
- 
- 
- عازرہ بے حد پریشان تھی اتنا بڑا دن تھا مگر اسکی بیسٹ فرینڈ غائب تھی مگر عازرہ کو جھوٹ بول کر شانت کر دیا تھا کہ اسکے رشتے داروں میں کسی کی وفات ہوگی ہے وہ وہاں گی ہے کچھ دن تک آئے گی عازرہ اب

شانت تھی مگر اس لیکن عرشہ کی کمی مشا اور ایہا نے پوری کی تھی وہ اب سب کچھ بھول کر ان کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔۔

- کچھ ہی دیر کے بعد کھانے کا اہتمام کیا گیا،، تمام لوگوں،، رشتے دار دوست احباب نے کھانا کھایا اور اب وقت آیا تھا دلہنوں کو دلہوں کے پاس لانے کا جہی دکھوں پر ترس کھا کر دلہنوں کو باہر لایا گیا۔۔۔

- وہ لوگ سیٹج پر بیٹھے اپنی گپوں میں مصروف تھے جب اچانک سب لائٹس آف ہوئیں اور ایک سپاٹ لائٹ سامنے انٹرنس پر پڑیں،،، اس لائٹ میں اپنی دوستوں اور ماؤں کے سنگ چلتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی عائرہ اور زرش انکے ہمراہ آرہی تھی،، سعیر زرش کا سجا سنوارہ روہ دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا جبکہ ایان تو بالکل ہر حساسیت سے مفلوج وہاں بیٹھا اپنی بچپن کی محبت کو دیکھتا رہا۔ گیا جو بلڈ ریڈ لہنگے میں قیامت ڈھارہی تھی،، دونوں ہی بلڈ ریڈ لہنگے پہنے،، سر پر ایک کندھے سے لے جا کر ڈوپٹہ لیے،، بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں قیامت ڈھارہی تھیں،، وہ تو ایسے ہی صدا کی حسین تھیں مگر آج کسی کے دل پر بجلیاں گرانے کے ہر ہتھیار سے لیس تھیں۔۔۔

- وہ قدم قدم چلتی انکے قریب آئیں،، ایہا نے اپنی بھابی کا ہاتھ ایان کو تھمانے کے لیے آگے بڑھایا جیسے ایان نے کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا ایہا نے جھٹکے سے پیچھے کیا ایان نے کنفیوژن سے ایہا کو دیکھا، اور پھر اپنی دلہن کو جو نگاہیں جھکائے خوبصورت سی وہاں کھڑی تھی۔۔۔

•

- کیا ہوا ایہا۔۔۔؟؟؟

•

- ہمت ہے تو پکڑ کر دیکھائیں۔۔۔

•

- دیکھو ایہا میں تمہیں دودھ پلائی کانیگ جتنا بولوں گی دوں گا اب بتاؤ۔۔۔

•

- ہیں پکا۔۔۔!!!

•

- پکا۔۔۔

•

- ڈن ایہا رشوت ملتے ہی فوراً اپنی بھابی کا ہاتھ اسکو تھاما گی ایان نے پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اوپر آنے میں مدد دی۔۔۔

- ایان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاتھ کولبوں سے لگایا عائرہ سمٹ گی،،،، آج ایان کی۔ نظروں میں الگ سی تپش اور خمار محسوس ہو رہا تھا جو اسکے ماتھے پر پسینے کی ٹھنڈی بوندوں کو نمودار کر رہا تھا جسے وہ بار بار ٹیشو سے صاف کر رہی تھی اسکی اس حرکت کو دیکھ کر ایان مسکرایا اور اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ریلکیس کیا اسے تسلی دی۔۔۔

•

ریلکیس عائرہ مائی لووووو۔۔۔

- ابھی میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اااا،،، یہ تسلی تھی ہاوارنگ وہ بیچاری خودنا سمجھ سکی وہ مزید سمٹ گی جبکہ ایان نے کب دبایا،، شاید آج پہلی دفعہ اسے بھی لگا تھا یہ سعیر شاہ کا بھائی ہے۔۔۔

•

- دوسری جانب،،، سعیر صاحب جو ٹرانس کی کیفیت میں کھڑے اپنی سب سے حسین بیوی کو تکتے میں مصروف تھے جب عالی نے تھکوا مارنے پر ہوش میں آئے۔۔۔

• ہاتھ تھا موبعد میں تکتنا۔ بے شرم انسان۔۔۔

•

- آپکو کیا مسئلہ ہے میری جان آپ سب کی نظروں سے او جھل تکتے ہیں ڈر کر ہم سب کے سامنے کیونکہ وہ تو ہماری ملکیت ہیں ہماری اپنی بیوی۔

•

- عالیاں کو اس سے اس جواب کی بلکل توقع نا تھی وہ گڑبڑا گیا جبکہ وہ کیسے بھول گیا یہ بے باک آدمی کہیں بھی کچھ بھی بول سکتا ہے سعیر نے کہ کر لب دبایا کب کہ سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی موجود تھی اسکی بے باکی پر سارہ بیگم نے سر پیٹا جبکہ شاہ صاحب ڈھیٹ کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔

- سعیر نے بے حد پیارا اور نرمی سے اسکا ہاتھ تھا مناجا چاہا مگر مشا نے فوراً پیچھے کیا۔۔۔

- کاہے کی جلدی ہے جی جاجی۔۔۔!!!

- تم تم،،، تم میری جان کی دشمن کیا چاہیے ہے اب بھی۔۔۔؟؟

- مشا کھکھلائی۔۔۔

- کیا اتنی آسانی سے ہاتھ تھما دوں سعیر شاہ۔۔۔

- نہیں تھماؤ گی۔۔۔

• نا۔۔۔!!!

•

• پکا۔۔۔!!

•

• ہاں۔۔۔!!!

•

- اوکے سعیر نے جھٹکے سے اسے گود میں اٹھا کر اوپر کیا تھا جبکہ زرش کی جان لبوں پر آئی تھی، اور مشانے منہ کھولے اس بے باک آدمی کو دیکھا تھا اور پیچھے کھڑے لڑکوں نے ہوٹنگ کی تھی سعیر نے لب دبا کر۔ برو آچکا یا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کیا ہوا۔۔۔

•

- یہ،،، یہ چیٹنگ ہے سعیر بھائی مشا چلائی۔۔۔

•

- کیسی۔ چیٹنگ بہنا۔۔۔!!!

•

- افففف۔۔۔ بے باک انسان۔۔۔!!!

- مشابڑوں بڑائی۔۔۔



- جبکہ سعیر مسکرایا،، کوئی نئی بات سے آگاہ کریں سالی صاحبہ یہ کہہ کر اسنے گود میں سمٹی گھبرائی جس کی دھڑکنیں دل باہر نکالنے کو تیار تھیں اسے دیکھا جس کے چہرے پر حیا شرم کے رنگ پھیلے تھے،، سعیر نے اسے دیکھا اور بے حد نرمی سے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کر کے اسے نرمی سے نیچے اتارا،، پیچھے بے تحاشا ہوٹنگ ہوئی تھی زرش میڈم کے چہرے پر لالی پھیلی تھی،، سعیر نے اسے آرام سے اپنے ساتھ بیٹھایا اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر ررب کرنا شروع کیا تاکہ وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو درست کر سکے۔۔۔

• ریلیکس مائی لیڈی۔۔۔!!!

- ڈونٹ وری،، اب اتنا بے باک بھی نہیں ہوں کہ یہی تمہارے حسن کو خراج بخشنا شروع کر دوں۔۔۔
- زرش کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہوئی تھیں۔۔۔
- سعیر گہرا مسکرایا اور ہاتھ پر گرپ دے کر بیٹھ گیا مگر وقفے وقفے سے چھوٹی چھوٹی جان لیوا سرگوشیاں کرتے وہ زرش کی جان پر بنائے جا رہا تھا۔۔۔

- دوسری طرف آج کے دن کم۔ از کم۔ ایان اپنی ساری شرافت چھوڑ کر آئے تھے،، جبھی اپنی چھوٹی سی معنی خیزی باتوں سے وہ فوقتاً فوقتاً عائرہ کی جان لبوں پر لارہا تھا۔۔۔
- کچھ ہی دیر بعد کچھ رسموں کے بعد دودھ پلائی کی رسم کی گئی،، جس کو ایہا نے عائرہ اور مشا نے زرش کی کی تھی اور اس میں سعیر اور ایان نے شرافت سے اپنی بہنوں کو منہ مانگی رقم ادا کی تھی جس سے وہ خوش ہوتی وہاں سے رنو چکر ہوئی تھیں۔۔۔
- اب ٹائم آپہنچا تھا رخصتی کا جب عائرہ۔ اور زرش نے سب چھوڑ کر اپنے پیارے سنگ پیادیس جانا تھا مشا بہت پیار سے عائرہ کے پاس آئی عائرہ نے نم۔ انکھوں سے ماں کو دیکھا تھا۔۔۔
- چلو عائرہ میری جان اٹھو تمہاری رخصتی کا وقت آگیا تمہیں اپنے گھر جانا ہے۔۔۔
- مجھے نہیں جانا ماما۔ اپکو چھوڑ کر وہ جھٹکے سے ماں سے لپیٹی تھی۔۔۔
- عائرہ میری جان ایک دن سب کو جانا ہوتا ہے ایسے نہیں کرتے چلو اٹھو شبا بش۔۔۔

- عائرہ ماں سی لپیٹی روتی ہوئی بولی رمشا کی بھی آنکھیں بھیگی تھیں بہت محبت سے اسے خود لگائے کھڑا کیا  
علی صاحب نے آکر اسکے سر پر بوسا دیا اور اپنے بابا سے چپلن کر روئی تھی،، رمشا اور علی صاحب نے  
اسکا ہاتھ ایان کے ہاتھ میں تھمایا،، کسے ایان نے بہت محبت اور شفقت سے پکڑا تھا۔۔۔

- ایان میری پنچی بہت معصوم ہے اسکا خیال رکھنا۔۔۔

- یہ میری بیوی ہے پھو پھو میری زمہ داری میرا فرض ہے اسکا خیال رکھنا اااا آپ بے فکر ہو جائیں ایان  
شاہ اپنے فرض کو نبھانا جانتا ہے۔۔۔

- خوش رہو عائرہ نے انکی نظر آتاری اور دعادی شاہ صاحب نے اپنی بہن کو سینے سے لگایا، فکر نہیں کرو  
رمشا ڈار لنگ تمہاری بیٹی میری بیٹی ہے میں اسکا بہت خیال رکھوں گا میں ہونا۔۔۔

- رمشا مسکرائیں تھیں آج بھی یہ شخص باز نہیں رہ سکتے انہیں بھی شرارت سو جھی جھی بولیں۔۔۔
- تم ہو جھی تو فکر ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!!

- شاہ صاحب نے سر جھکائے منہ کھولے اسے دیکھا رمشا ہنس دیں۔۔۔
- 
- اچھا سوری مزاق تھا تم تو میرے پیارے بھائی ہونا ااااا کلوتے ہٹو اب بہت ہو گیا اور اپنی بے باک زبان کو قابو میں۔ رکھو اپنی بیوی کو کہو ڈار لنگ وار لنگ مجھے نہیں۔۔۔
- 
- شاہ صاحب مسکرائے اچھا سوری اور اپنی بہن کے ماتھے پر پیار سے لب رکھے تھے،،، عائرہ کو ایان کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھا کر رخصت کیا تھا۔۔۔
- 
- دوسری جانب زرش رور ہی تھی وہ تو آر کے بیٹھ گئی تھی وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔۔
- 
- زرش بیٹا ایسے نہیں کرو دیکھو عائرہ بھی گئی ہے نااا اور سعیر تم سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔
- 
- نہیں ماما وہاں آپ عالیان ڈیڈ اور بھائی احان آپ سب تو نہیں ہونگے نااا۔۔۔
-

- ارے پگلی روتی کیوں ہو،، یونی میں تو ملے گیں نا اور پھر تم نے جا بھی کرنی ایک ہی آفس میں بھی آجائیں گے اور تمہارا جب دل اداس ہو تم گھرا جانا، کون رک۔ رہا ہے تجھی۔ عالیان بھی اسکی دوسری سائیڈ پر بیٹھا بولا تھا اور اسے خود سے لگایا تھا۔۔۔
- وہ روتی ہوئی اٹھی جبکہ تینوں بھائیوں کی آنکھیں بھی۔ نم۔ تھی،، احد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ اپنے ڈیڈ سے لیپٹی تھی احد صاحب نے دعاؤں میں اور قرآن کے سائے میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا۔۔
- کچھ کی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچے اور باقی مہمان اپنے گھر ایسے میں ایہا نے آپ ی دونوں بھائیوں کو کمرے میں بیٹھایا،، ایان اور سعیر دوستوں سے فری ہو کر کمرے کی طرف بڑھے جب دونوں کے راستے میں ایہا آئی۔۔۔
- کیا ہوا ہٹونا سعیر نے اسے۔ صنوعی گھور جب ایان نے سعیر کو لگائی۔۔
- ایہہہہ۔۔۔ !!!
- کیا ہو گیا بھائی۔۔۔

- گھورومت اسے۔۔۔
- 
- اوسوری۔۔۔!!!
- 
- ایہا نے ہنسی دبائی۔۔۔
- 
- کیا ہوا پر نسز اب کیا چاہیے۔۔۔؟؟
- ایان نے پیار سے پوچھا وہ مسکرائی
- 
- واہہ بھائی۔ کتنے سمجھدار ہیں آپ تو نکالیں میرا ننگ اور جائیں اپنے اپنے کمرے میں۔۔۔
- 
- ہاں۔۔۔!!!
- اب کونسا ننگ بیاااا بہت تیز ہو تم ادھر بھی تم نے ہمیں ٹھگ لیا اوویہا۔ بھی سعیرا سے حیرانی سے دیکھتا
- ہوا بولا۔۔۔
- 
- وہ۔ کیا ہے نا آپ کی ہی بہن ہوں ڈیئر برو شرافت سے دیں اب۔۔۔

- 
- اللہ۔۔۔!!!
- 
- ایان مسکرایا اور ایک۔ مچلی ڈبایا نکال کر اسے دی۔۔۔
- 
- اوو بھائی تھینکیو وکتنے اچھے ہیں آپ لو یو۔۔۔
- 
- لو یو ٹو۔۔۔!!! ایان نے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔۔
- 
- اب میں جاؤں۔۔۔
- 
- یہ شیور۔۔۔!!!
- 
- وہ۔ مسکراتا آگے بڑھ گیا جب سعیر بھی نکلنے لگا ایہا اسکے رستے میں آئی۔۔۔
- 
- کہاں بھائی صاحب۔۔۔!!

- 
- کیا بھائی نے دیا دیا میں نے دیا اہ۔ ہی بات ہٹو اب۔۔
- 
- اوس چمٹو۔ دیں مجھے۔۔۔
- 
- انف اچھا میری ماں مجھے پتہ تم ایسے میری جان نہ۔ چھوڑو گی لو پکڑو سعیر نے ایک مٹھی لفافہ اسکی جانب بڑھایا جس میں 10,000 تھے وہ خوش ہوئی۔۔۔
- 
- اوووو تھینکیو نہیں کیونکہ یہ میرا حق تھا اڑھیں مت ہونہہ۔۔۔
- 
- بڑی تیز ہو تم چھپکی۔۔۔
- 
- اور آپ کا کروچ۔۔۔ !!!
- 
- منظور ہے پرسز وہ اسکی ناک کھینچتا بولا وہ مسکرا دی۔۔ سعیر اسکے ماتھے پر پیار کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



• ایان کمرے میں آیا تو وہ پری پیکر سامنے بے حد حسین چھوٹی سی لڑکی اسکی ملکیت بیڈ پر لینگا پھیلائے بیٹھی تھی،، ایان کمرے میں بڑھا اور آکر دروازہ لاک کر کے آگے آیا عائزہ کی ہتھیلیاں بھیگی تھی جان لبوں پر آئی تھی وہ مسکراتا اپنا کلمہ اتارتا اسکے پاس آکر آرام سے بیٹھا جو نگاہیں جھکائے بیٹھی تھڑ تھڑ کانپ رہی تھی ایان اسے دیکھ کر میٹھا سا مسکرایا۔۔۔

• پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا۔۔۔

• Why ar you shivering ayeza...??

• عائزہ نے اسے سراٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر نا میں سر ہلایا۔۔۔

• ریلکیس،، ایان نے اسکا ہاتھ سہلایا۔۔۔

• عائزہ نے ہاتھ چھڑوایا ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

- کیا ہوا۔۔؟؟
- 
- نہیں کیا۔۔؟؟
- 
- میں نے کیا کیا یا اب۔۔؟؟
- 
- پھیل کر کیوں بیٹھ رہے ہیں پہلے مجھے پہلی دفعہ دیکھنا کا تحفہ دیں وہ ہتھیلی آگے کر کے معصوم سے انداز میں بولی۔۔
- 
- ایان شرارتی سا مسکرایا۔۔
- 
- وہ کیا ہوتا اور وہ کیوں دیتے ہیں۔۔۔؟؟
- 
- ہاں۔۔۔۔!!!!
- 
- ایان۔۔۔۔!!!!

- عائرہ کا تو مارے صدمے کے برا حال ہوا تھا مطلب اسے نہیں پتہ تھا کہ پہلی فوج اپنی شریک حیات اپنی دلہن کو دیکھ کر منہ دیکھائی دیتے ہیں،، ایان نے لب دبایا۔۔۔
- 
- ہاں عائرہ۔۔۔۔۔!!!
- وہ بھی اسی کے انداز میں ہی بولا تو عائرہ نے منہ بنایا اور چھوٹی سے ناک چڑھائی۔۔۔
- 
- ایان منہ دیکھائی جو اپنی بیوی کو پہلی دفعہ دیکھنے پر دیتے ہیں۔۔۔
- 
- اوو اچھا ایسا بھی کچھ ہوتا ہے۔۔۔؟؟
- معصومیت سوائے نیزے پر تھی عائرہ کو ہارٹ اٹیک آنا باقی تھا مطلب یہ انسان سچ میں ایسا تھا یا زچ کر رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ پارہا تھا۔۔۔
- 
- ایان۔۔۔۔!!!
- 
- یس عائرہ۔۔۔!!
-



- 
- ایان نے منہ کھولے اپنے اس پٹجے کو دیکھا جو اسے اسکے مقابلے میں زچ کر رہی تھی۔۔۔
- 
- اگر کی۔ تمہیں منہ دیکھائی نہیں دوں گا تو تم مجھے خود سے دور کرو گی عائرہ۔۔۔؟؟؟
- 
- ظاہرہ بھی یہ رسم۔ ہوتی ہے نہیں لائے آپ کہیں سے لگتے ہیں سعیر شاہ کے بھائی۔۔۔
- 
- بھی کیا تم اس طوفان سے ہر وقت مجھے ملاتی رہتی وہ الگ ہی مخلوق ہے ہمارے گھر کی مجھے اس جیسا نہیں بننا معاف کرو۔۔۔
- 
- الگ مخلوق ہے پر اپنی محبت کو پانا بھی جانتا ہے گیٹس بھی ہیں اس میں عائرہ نے لب دبا کر اسکی دکتی رگوں پر پاؤں رکھا۔۔۔
- 
- عائرہ کی بچی کیا مطلب ہے تمہارا ایان نے جھٹکے سے اس کمر پر گرپ دے کر قریب کیا وہ بو کھلائی تھی

---

•

- اااا،،،، ایان۔۔۔!!
- 
- جی میری جان منہ دیکھائی چاہیے آپکو۔۔۔؟؟
- 
- ننن،،،، نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔۔
- 
- چاہیے تو ہے جبھی تو نادینے پر ناراضگی دیکھائے جا رہی ہے ہے نااااا۔۔۔
- 
- نہیں مجھے نہیں چاہیے آپ رہنے دیں وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی اتنے میں ہی ساری اکڑ اور لیٹیٹیوڈ  
اڑ پھن شو ہوا تھا۔۔۔
- 
- ایان مسکرایا مطلب اتنی بہادر اور جو ابھی اتنی باتیں کر رہی تھی کہ مجھے خود سے الگ سولائے گی ایک  
ہی جھٹکے میں بھگی بلی بن گئی آپ پر تو میری جان بھی قربان میری جان منہ دکھائی تو بہت چھوٹی سے چیز  
ہے اسنے جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے مخملی ڈبیا نکالی تھی اور اس  
میں امائے ایک پیار سا پینڈنٹ نکالا تھا جس میں۔ دل بنا ہوا تھا اور اس میں ڈائمنڈ کا نفیس سا ایک سٹون  
لگا تھا اس نے وہ عائرہ کے سامنے کیا عائرہ نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا اور مسکرائی جانتی تھی وہ اسے ہمیشہ

بچپن سے ہی تنگ کرتا ہے،،، وہ چیز لے کر آتا تو تھا مگر اسے تنگ کر کر ہی دیتا تھا آج بھی یہی کر رہا تھا وہ

---

•

- آپ نہیں سدھریں گے نا ایاں آج بھی تنگ کر کے ناراض کر کے بعد میں منانے کے لیے مجھے میری چیز دیتے ہیں جیسے بچپن میں کیا کرتے تھے۔۔۔

•

- کچھ چیزیں بدلہ نہیں کرتی میری جان اسکے ہاتھ سے وہ پینڈنٹ کملے کر ڈبیہ میں بند کر کے رکھا تھا اسے میں تمہیں کل صبح خود پہناؤں گا ایاں۔۔۔

•

- کیوں معصومیت سوائے نیزے پر تھی۔۔۔

•

ہیں۔۔۔؟؟؟

- کیا مطلب کیوں۔۔۔؟؟

•

- ابھی آپے چھولے بیچنے جانا ہے آنکھیں ٹپٹپائی معصومیت سے بولی وہ مسکرایا۔۔۔

•

- نامیری معصوم سی جان چھولوں کا تو پتہ نہیں ہاں پر اپنی جان میں گم ضرور ہونا ہے۔۔۔
- اسکی بات سن کر عائرہ کے کانوں سے دھواں نکلا تھا اور ہاتھ پھیر پھولے تھے۔۔۔
- کک،،، کیا مطلب ہے مجھے نیند آرہی مجھے چیخ کر کے سونا ہے بس۔۔۔
- چیخ بھی کر لیں گے لو و پہلے مجھے دیکھ تو لینے دو خراج تو بخشنے دو کہہ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔
- ایان نووو۔۔۔ !!!
- عائرہ گھبرائی تھی۔۔۔
- لیس عائرہ لیس۔۔۔ !!!
- ایان نے بے حد نرمی سے اسکا ڈوپٹہ۔ پنز سے آزاد کروایا تھا اور اسے اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا عائرہ مزید گھبرائی،،، بہت نرمی اور پیار سے اسکی جیولری اتار کر ایک سائیڈ پر رکھا وہ اسے تمام تر بوجھ سے ہلکا کر





- نا آج راہ فرار نا ممکن ہے عائرہ ڈار لنگ۔
- 
- ایاں،،، یہ کیسے بلا رہے ہیں آپ وہ جھنجھلائی۔
- 
- ابھی خود تو شکوہ کیا تھا سعیر کا بھائی نہیں لگتا اب کیا ہوا۔۔۔
- 
- نہیں نہیں معاف کریں نا پلیز زرز۔۔۔۔
- 
- ریلکیس،،،
- Feel your comfort in me ...
- 
- ایاں نے بہت پیار سے اسکا گال تھپتھپایا اور بہت نرمی سے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے،، اور نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگاتا وہ ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر گیا۔۔
- 
-

- سعیر چلتا اپنے کمرے میں آیا تھا وہ پری پیکر بیڈ پر کپکپاتے وجود اور لرزتی بیٹھی تھی جو پہلے سے ہی اسکی شدتوں سے واقف تھی،،، آج تو وہ اسے کسی حال میں نا بخشتا یہ سوچ سوچ کر دل کانپ رہا تھا،،، شرم۔ و حیا کے رنگ چہرے پر پھیلے تھے،،، سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اپنے کلمہ اتارتا اس تک آیا زرش کی جان لبوں پر آئی تھی وہ گہبراگی،،، اس کے تھر تھر کانپنے وجود کو وہ اچھی طرح محسوس کر رہا تھا جس سے اسکی مسکان میں اضافی ہوا وہ قدم۔ قدم۔ چکنا اسکے پاس آیا۔۔۔

- زرش کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔۔

- سعیر نے اسے نظر بھر کر دیکھا تھا کوئی اتنا حسین وہ کیسے وہ اسکا ہاتھ پکڑتے اسے خود کے قریب کرتا بولا وہ گہبراگی،،، سعیر مسکرایا۔۔۔

- ڈر کیوں رہی ہوں میری،،، اس نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسے دہکتے گال پر لگایا جو لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔۔۔

• B cool Meri jaaan..

- ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں آپ تو پہلے ہی کہہ کر اسکی رہی سہی جان ہوا کی تھی۔۔۔
- آج تو ساری خوبصورتی کے جام پیے ہیں میری جان آپ نے۔۔۔

- 
- سس،،، عیر نہیں کریں پلیزززز۔۔۔
- 
- ا شششش،،، تم نے میرے نام کے اتنے ٹوٹے کر دیے سزا کون بھکتے گا میری جان۔۔۔
- 
- زرش نے آنکھیں پھیلانے سے دیکھا۔۔۔
- 
- وہ کیا ہے نامیری جان شادی تو ہماری بہت پہلے کی ہو چکی ہے،،، میسنز نکاح،،، اب بس آگے کام باقی ہے بے اسکی سوائے نیزے پر تھی اور بے باک طریقے سے کہہ کر اسکی جان ہوا کی تھی۔۔۔
- 
- زرش شدید گھبرائی مگر یہ وقت گھبرانے کا نہیں تھا۔۔۔
- 
- سعیر شاہ،،، آپ پہلے مرد نہیں ہیں جن کا نکاح پہلے کا ہو چکا ہے،،، بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔۔۔
- اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی معلوم۔ ہو گا کوئی تمیز ہوتی ہے،،، پہلی دفعہ دلہن کو۔ دیکھتے ہی منہ دیکھائی نامی چیز دیتے ہیں۔۔۔

- 
- سعیر اسکے کونفیدنٹ اور چالاکی پر لب دبائے مسکرایا۔۔۔
- 
- ہاں پتہ ہے میری جان سب پتہ ہے،، پھر منہ دیکھائی دینے کے بعد اپنی جان کے ساتھ گولڈن نائٹ بھی سپینڈ کرتے ہیں ایک دفعہ دوبارہ کہہ کر اسکی جان کو۔ کی تھی۔۔
- پ
- یہی تو تھا وہ سعیر شاہ جو دور بیٹھی زرش شاہ کو اپنے بے باک انداز سے گڑ بڑانے پر مجبور کرتا تھا، آج تو پھر بھی وہ اسکے قریب اسکے پاس اسکی دسترس میں تھی۔۔۔
- 
- سعیر۔۔۔ !!!
- 
- حکم۔ میری جان۔۔۔ !!!
- 
- میری منہ دیکھائی دیں ورنہ جا کر وہاں صوفے پر سو جائیں۔۔۔
- 
- ہاں۔۔۔ !!!

- 
- اور وہ کیوں بھیئی۔۔۔؟؟
- 
- یہی نہیں،، میں چاہوں تو آپکو اس کمرے سے باہر بھی نکال سکتی ہوں۔
- 
- سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکا اور جھٹکے سے کمر پر گرپ دے کر اسے قریب کیا تھا
- 
- 
- نانا میری جان دور جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تم میں اور تم سے دور نیو ر ایور۔۔۔
- 
- سعیر نے اسے خود سے لگائے اپنی پاکٹ سے مٹھی ڈبیا نکالی تھی اور اس میں سے ڈائمنڈ رنگ نکال کر اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں کے کر اسکی رنگ فینگر میں پیار سے اپنے ہاتھ سے رنگ پہنائی تھی اور اسکا ہاتھ اپنی ہتھیلی پر کیے اسکے اور اپنے سامنے کی۔۔
- 
- کیسی لگی۔۔۔؟؟
-

- زرش مسمرائز ہوتی مسکرائی۔۔۔
- 
- بے حد خوبصورت۔۔۔۔
- 
- پر میری بیوی سے کم چہرہ مور کر اسکے گال پر لب رکھتا بولا زرش مونچھوں کی چھبنا سے کھکھلائی۔۔۔
- 
- سعیر گدی گدی ہوتی ہے۔۔۔
- 
- انجوائے کرو میری جان۔۔۔۔
- 
- پھر سعیر نے ایک اور مخملی ڈبیا اسکے سامنے کی اور کھول کر اسے دیکھائی زرش نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا  
اس میں سونے کا بریسلٹ تھا نگ لگے ہوئے تھے، سعیر نے اس کے سامنے کیا۔۔۔
- 
- لیجیے میری جان میری طرف سے اپنا پہلا تحفہ قبول کیجیے،،، اور بتائیے کیسے لگا۔۔۔
- 
- بہت پیارا ہمیشہ کی طرح۔۔۔

- پ
- وہ مسکرایا،،، مگر ان سب چیزوں کی خوبصورتی میری جان کے آگے بالکل پھینکی پڑ جاتی ہے۔۔۔
- 
- زرش گہرا مسکرائی اور ڈمپلز کی رونمائی کروائی سعیر نے جھٹکے سے چٹاچٹ اسکے دونوں گال چونے تھے
- زرش بری طرح بوکھلائی تھی۔۔۔
- 
- ہٹیں مجھے سونا ہے میں تھک گئے ہوں۔۔۔
- 
- اہاں ریلی۔۔۔
- 
- ہاں۔۔۔!!!
- 
- مگر نا مجھے نیند آئی ہے نا میں تھک گیا ہوں میں کیا کروں۔۔۔
- 
- کچھ بھی کریں مجھے سونے دیں وہ بیڈ سے اٹھنے لگی جب سعیر نے اسے جھٹکے سے خود کے قریب کیا۔۔۔
-



- نامیری جان جو مرضی نہیں مجھے اپنی جان کو صرف پیار کرنا ہے۔۔
- 
- آپ کو کوئی اور کام نہیں ہے کیا۔۔؟؟
- 
- ہے نا۔۔۔
- پیار
- پیار
- پیار
- پیار۔۔۔
- 
- انگلیوں پر گن کر آنکھ ونک کرتا اسکی جان۔ ہوا۔ کر گیا
- 
- مجھے محسوس کرنا ہے تمہیں،، تمہاری قربت کو،، اس رات کو حسین بنانا ہے۔۔
- 
- سس،،،۔۔۔ سیر نہیں پلیزز۔۔۔
-

- اششش۔ سعیر نے اسے اپنے پاس کیا۔۔
- 
- سس،، سعیر۔۔۔ لفظ لڑکھڑائے تھے۔۔۔ اس کی قربت میں۔۔
- ریلیکس جان ابھی تو اتنی بڑی بڑی باتیں ہو رہیں تھیں اور ابھی اتنی سے قربت سے نکل گئی ہو۔۔ اس نے گہرا مسکراتے اس کے دوپٹے کو پنوں سے آزاد کرتے سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔ پھر اس کی جیولری اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔ اور وہ اس کے چوڑے سینے میں دبکی اپنی دھڑکنوں کی خود سے بغاوت پر ان کو معمول پر لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
- 
- سعیر مین تھک گئی ہوں مجھے نیند۔۔۔ اس کو خود کو دوبارہ لٹاتے اور خود پر جھکتے دیکھ اس نے کمزور سی دلیل دی تھی مگر وہ مسکراتا اس پر جھکا اور اسے خود میں گم کرتا چلا گیا۔۔
- وقت اور محبت دونوں کھکھلا اٹھے تھے اتنی خوبصورت محبت کی بارش پر۔۔۔

\* اب تلخیوں کا سامنا کرنے کا وقت ہے

اب عمر خواب دیکھنے والی نہیں رہی۔۔۔\*

رات ڈھلی،، کل رات دوچاہنے والے بندھنوں کا میل ہو گیا تھا،، محبت ایک ہو گی تھی،، چاہت جیتی تھی،، عشق مکمل ہوا تھا،، تو لوگ آپس میں مکمل ہو گئے تھے کتنا حسین احساس تھا پتہ چلا تھا ادھورے لوگ مکمل ہوئے تھے بس اب دعا تھی کہ یہ ساتھ ہمیشہ ایسے ہی خوبصورت رہے،، اکھٹارہے،، یہ بندھن مضبوط ہی رہے مگر ایسے میں ایک شخص جس کی رات حرام تھی سانسین سینے میں اٹکی ہوئی تھیں بے چینی سوائے نیزے پر تھی زندگی میں جیسے ایک دن میں اندھیرا چھا گیا تھا دل ڈوبا جا رہا تھا،، کل کا دن،، کل کی رات،، کل کی شام جہاں 2 بندھن ملے تھے وہاں شاید وہی دن اپنی فضاؤں کے ساتھ کسی ایک کے لیے جدائی کا پیغام بھی لائیں تھیں کسی کو توڑ دینے کا پیغام لائیں تھیں،، جھکا دینے کا پیغام لائیں تھیں۔۔۔

وہ پوری رات اپنی بہن کو رخصت کر کے وہ ہر طرف ہر جگہ اسے مارا مارا ڈھونڈھ رہا تھا صبح ہو چلی تھی مگر وہ گھر نہیں گیا تھا،، اب بھی وہ عرشہ کے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا تھا،، سر پیچھے ٹکایا تھا سر میں شدید درد کی وجہ سے آنکھیں لال ہو رہی تھیں مگر پر اوہ کسے تھی یہاں پر جھبی کچھ دیر سیٹ پر سر ٹکایا تھا تو کچھ دیر کے لیے آنکھ لگ گئی تھی،، مگر جیسے ہی سورج کی تیز کرنیں ابھریں اور شایان کی چہرے پر پڑیں تھیں،، اسکے چہرے پر بل آئے تھے وہ کسمسایا مگر جیسے ہی آنکھیں کھولیں اور تھوڑا ہوش سا آیا تو فوراً ہڑا ہڑا کر اٹھ بیٹھا اور سامنے بند دروازے کو دیکھا جس پر ابھی تک تالا تھا اور بند دروازہ شایان کو منہ چڑھا رہا تھا،، شایان نے فون پکڑا اور دوبارہ عرشہ کا نمبر ڈائل کیا مگر اب کی بار جو آگے سے سنائی دیا وہ جسٹ اسکے منہ پر چھاٹا تھا شاید۔۔۔

The number you dial is busy at the moment please try again later ...!!!

کیا مطلب تھا اس بات کا صبح کے ساتھ بچے وہ کس سے بات کر رہی ہے،، کل پورا دن فون آف اور آج بڑی ہاؤ  
از ڈیٹ پوسٹیل۔۔۔

شایان نے دوبارہ ٹرائی کیا مگر دوبارہ وہی الفاظ کانوں کی سماعت بنے تھے۔۔۔

The number u dial is busy at the moment please try again later

عرشہ۔۔۔!!!

شایان کی کھائی سے آواز آئی تھی آخر ہو کیا رہا تھا کہاں تھی وہ کیوں اس سے دامن بچا رہی تھی کیا چاہ رہی تھی  
کچھ بتاتی بھی نہیں تھی،، شایان کو غصہ آیا اب حد پار ہو چلی تھی،، اس لیے کار کی چابی لگائی اور کار سٹارٹ کر کے  
تیز رفتار سے گاڑی کو زن سے بھگایا گاڑی تیز رفتار سے جا رہی تھی شایان نے جھٹکے سے اپنا ویس کوٹ اتارا کر  
دوسری سیٹ پر پھینکا تھا تیز رفتار سے ریش ڈرائیو کرتا وہ 10 منٹ میں ہو سہیل پہنچا تھا ایک جھٹکے سے گاڑی  
روکتا وہ اندر باہر نکلا تھا جب لنکس فولڈ کر اپنے گھنے کالے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کی جانب بڑھا تھا اور سیدھا  
مانڈوارڈ میں گیا تھا پاگلوں کی طرح دندھنا تا وہ ڈاکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہی سبز نین کٹوروں  
والی ڈاکٹر بیٹھی تھی وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلائی۔۔۔

یہ توکل والا شخص تھا بکھر احلیہ بکھری حالت لال انکار آنکھوں سے اسے گھورتا رابع نے حلق تر کیا تھا۔۔۔

آپ یہاں،، کیوں آئے ہیں اور یہ کیا طریقہ ہے وہ اٹھ کر اس تک آئی تھی۔۔۔

اوجسٹ شٹ اپ ڈاکٹر اپنی بکو اس بند کرو مجھے سچ بتاؤ یہاں مسز دورانی نامی پیشینٹ آئی تھی۔ نا کہاں وہ انکا اس ہو اسپٹل میں علاج چل رہا ہے مجھے بتاؤ وہ کہاں ہے ورنہ میں آگ لگا دوں گا اسے کچھ ہو اتو وہ مکمل زور دار طریقے سے دھاڑا تھا ڈاکٹر رابع گھبرائی تھی۔۔

دیکھیں آپ حد میں رہیں یہ۔ اپکا گھر نہیں ہے میرا ہو اسپٹل ہے سمجھے اور میں یہاں کسی قسم کا تماشا نہیں افورڈ کر سکتی

So its better for you Mr shayan Qureshi

Out from here ..

وہ کونسا کم تھی امریکہ آکسفرڈ یونیورسٹی سے پڑھ کر ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کرنے والی ڈاکٹر رابع چودھری تھی جو کہ کسی کا بھی مقابلہ کر سکتی تھی وہ بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی سبز نین کٹورے،، کالی پراثر

آنکھوں سے ٹکرائے تھے مگر شایان نے آنکھیں بند کر کے چہرہ مڑا تھا اور جھٹکے سے باہر نکلنے لگا جب ایک نظر دوبارہ اسے مڑ کر شدید قسم کا گھورا تھا مگر اس کے مقابلے میں ڈاکٹر راج نے بھی اسے گھورا۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا سو کالڈ ڈاکٹر کہتا وہاں سے تن فن کر تا نکلا تھا پیچھے وہ اپنی سلگھتی کن بیٹوں کو سہلانے لگی۔۔

ناجانے کیا سمجھتے ہیں یہ امیر بگڑے نواب زادے خود کو کونسی محبوبہ کو ڈھونڈتا دوسروں سے بدزبانی کر رہا ہے جیسے ہمیں اسکی محبوبہ کو دیکھنے کے بجائے اور کوئی کام نہیں ہے ہو نہ وہ بڑبڑاتی اپنی چیئر پر بیٹھی تھی اور اپنے گولڈن بالوں کو کیچر میں مقید کیا کر کے سر پیچھے ٹکایا تھا۔

کام۔ کے ناکاج کے۔۔

عاشق اناج کے۔۔۔

وہ دشمن اناج کے کو عاشق اناج کا بناتی اسے کوستی کام۔ کرنے لگی۔۔

وہ جھٹکے سے چلتا سنئیر ڈاکٹر سائرہ کے روم میں آیا تھا وہاں سنئیر ڈاکٹر زبیٹھے تھے ان سب نے اسے دیکھے ڈاکٹر سائرہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اس تک آئی تھیں۔۔۔

مسٹر شایان یو آر ہیر خیریت۔۔

ڈاکٹر آپکی پیشینٹ مسز دورانی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟  
وہ چبا چبا کر لال آنکھوں سے بولا تھا جیسے ڈاکٹر کی گردن اپنے دانتوں تلے دبا جائے گا۔۔

ائم سوری مسٹر شایان مگر وہ نہیں آئیں وہ نگاہیں چرائے بولیں تھیں۔۔

کیا مطلب ہے نہیں آئی ڈاکٹر وہ تمہارے سے اپنا چیک اپ کرواتی تھی تمہارے انڈر ایزرویشن تھی وہ اب کہاں ہے۔۔۔

مگر مسٹر شایان انکا ہمارے ساتھ آج اپوائنٹمنٹ تھا وہ نہیں آئیں میں کیا کر سکتی ہوں۔۔

تم، تمہارے سے انکی بیٹی مس عرشہ رابلے میں تھی کال کرو اسے ابھی اسی وقت ورنہ ابھی تمہیں ہو سہٹل سے فائر کروادو گا تم جانتی ہو مجھے۔۔۔

بجج، جی میں کرتی ہوں۔۔۔

ڈاکٹر نے فون ملایا جو گلی ہیل پر رسیو ہو چکا تھا شایان کا دل تیزی سے ڈھڑکا تھا۔۔۔

ہیلو یس کیا چاہیے اب کیوں فون کر رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟  
عرشہ کی آواز پر شایان کے کانوں سے دھوئیں نکلے تھے ڈاکٹر نے شایان کو دیکھا۔۔۔

مس عرشہ آپکی مدر کا آج میرے ساتھ اپوائنٹمنٹ تھا نا تو پھر آپ کیوں نہیں آئیں وہ ہچکچاتی بولی تھی جبکہ سامنے والا دنیا چاڑتا تھا وہ اسے کیسے بدھو بنا سکتی تھی وہ ایک جھٹکے میں انسان کو پہچان جاتا تھا محض محبت میں دھوکا کھا گیا تھا شاید مگر یہ وقت گرنے کا نہیں تھا جواب طلب کرنے کا تھا۔۔۔

پاگل ہو تم تمہیں منع کیا نا ایک بار کہ کوئی چیک اپ نہیں کروانا مجھے کسی کا بھی اور بار بار فون کر کے مجھے ایریٹیٹ مت کرو مجھے سکون سے جینے دو عرشہ نے نہایت بد تمیز سے کہہ کر فون کاٹا تھا۔۔۔



شایان تو فون کی شکل دیکھتا رہ گیا تھا مطلب یہ کیا تھا وہ اتنے آرام سے بات کرنے والی اتنی نازک مزاج لڑکی یہ کیسے بات کار ہی تھی اسکی بات کا انداز یہ سب کیا تھا۔۔

شٹ۔۔۔۔!!!

دو سیکنڈ صرف سیکنڈ لگے تھے سمجھنے میں کہ اسکے ساتھ دھوکا ہو ہے شایان کا دماغ گھوما تھا وہ جسے مائیگرین پر اہلم تھا اکثر اوقات سر میں درد سار ہتا تھا یہی وجہ تھی کہ یہ غصے کا بھی سب سے زیادہ تیز اور خاموش طبیعت کا مالک تھا شایان کی دنیا گھومی تھی مگر دل کبخت جس نے کچھ عرصہ پہلے بغاوت کر کے ان فضول محبتوں کے چکر میں ڈالا تھا آج بھی بغاوت پر تھا بلکل بھی نہیں مان رہا تھا کہ عرشہ ایسا کر سکتی ہے۔۔

نونیور میری عرشی ایسی نہیں ہے،، وہ میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا نہیں کر سکتی نو و ضرور اسے کوئی مشکل ہوگی اسے میری ضرورت ہوگی کسی نے ور گلا یہ ہو گا اسے ویسے ہی جیسے کچھ دنوں پہلے زرش۔ مشکل میں تھی مین تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا میرا فون تو اٹھاؤ میری جان۔۔

وہ دیوانہ وار کسی بچے کی طرح اس سے التجا اور اسے پکار رہا تھا ڈاکٹر اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔

دیکھیے مسٹر شایان آپ خود کو سنبھالیے وہ پہلے بھی بہت کم آتی تھیں یہاں پر مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اپنی مدر کا علاج کروا رہی تھی اور اکثر انکا بیہویر بھی عجیب سا ہوتا تھا اپنے مدر کے ساتھ۔۔

بکو اس بند کرو تم۔۔۔!!!

وہ دھاڑا تھا

میں تمہاری جان کے لوں گا تمہارا گلہ دبا دوں گا میں میری عرش کے بارے میں تم نے کچھ کہا تو۔۔۔  
ڈاکٹر ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی تھی جبکہ پیچھے کھڑی ڈاکٹر رابع نے ہاتھ باندھے اس پاگل آدمی کو دیکھا جو ابھی  
بھی یہاں کھڑا دھاڑ رہا تھا وہ چلتی اسکے سامنے آئی مگر اسکی پہلے سے لال اور بھیگی آنکھیں دیکھے کر دل ڈوبا تھا  
جانے کیوں۔۔۔

مطلب پہلے تو آنکھیں صرف لال تھیں بکھڑا حلیہ مگر محض پانچ منٹ میں اسکی آنکھیں پلکیں بھیگی تھیں،، ڈاکٹر  
رابع نے اسے باغور دیکھا جبکہ شایان کے اسکو دوبارہ خود کے سامنے دیکھ کر ماتھے پر بل آئے تھے۔۔

وہ جھٹکے سے مڑا تھا اور اپنا ہاتھ میں پکڑا فون سامنے دیوار پر مار کر چکنا چور کیا تھا دونوں ڈاکٹر گھبرا کر اچھلیں  
تھیں محض ایک چھوٹی سی چھٹانگ بھر کی لڑکی اس قدر مضبوط شخص کو اس طرح رونے پر مجبور کر گئی کیوں آخر  
کیوں

ڈاکٹر ساڑھ بڑبڑائی۔۔

پر آئی یہ ہیں کون۔۔؟؟

تمہاری مدر کی کزن کا بیٹا۔۔

مما کی کزن۔۔!!

ہاں تمہاری خالہ آمنہ خالہ کا بیٹا۔۔

اواز ہی شایان قریشی رائٹ۔۔!!!

یس ہی از وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔۔

انہیں ہوا کیا آئی۔۔

یہ جس کی بات کر رہا ہے شاید اسکی فیانسی تھی اور اس لڑکی کی مدر کو برین ٹیو مر تھا مگر پتا نہیں وہ علاج نہیں ٹھیک سے کرواتی تھی بہت دفعہ دیکھا وہ ڈانٹ بھی رہی ہوتی تھی انہیں۔۔

ہاں۔۔۔!!!

شاید نہیں یقیناً ایک فریب اور دھوکا تھا اس بچے کے ساتھ لندن سے بڑھ کر آیا ہے۔۔۔

اووو۔۔۔ رانج کے ہونٹ اوو کے شپ میں ڈھلے تھے۔۔۔

مگر آنٹی کو بھی ہے مجھے لگتا بہت محبت کرتا تھا اپنی مینگتر سے۔

ہاں بہت میں نے دیکھی ہے اسکی محبت۔۔۔

اللہ کرے انکو وہ واپس مل جائے اور وہ جو ہم سوچ رہے ہیں وہ سب ناہو محض کوئی مجبوری ہو۔۔۔

اللہ کرے بیٹا اچھا چلو ہم اندر چلتے ہیں س،، میرے راونڈ کا ٹائم ہو گیا تم پیشنٹس کو دیکھو۔۔۔

شیور آنٹی۔۔۔

وہ مسکراتی اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔

شایان جھٹکے سے باہر آیا تھا آنکھیں لال سر کا بڑھتا درد جس سے دنیا آنکھوں کے آگے گھوم۔ رہی تھی بی بی پی  
آسمانوں پر تھا مگر اس وقت اسے عرشہ کی پڑی تھی آخر وہ کیوں کر رہی ہے اس کے ساتھ یونہی اس نے اپنے  
دوسرے فون سے اسے دوسری سم سے کال کی جو نمبر محض اسکے پاس بھی نا تھا۔۔

ان نون نمبر سے کال پر عرشہ نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

ہیلو ایس عرشہ حمدانی سپیکنگ۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!!!!!!!!!!!!

عرشہ حمدانی

ایک اور جھٹکایہ تو عرشہ دورانی تھی حمدانی کیسے۔۔۔

ہیلوووووو۔۔۔!!!

جواب نامنے پر عرشہ نے دوبارہ بولا۔۔۔

عرشہ۔۔۔!!!

شایان نے حیرت سے پکارا تھا اور اس پکار کو وہ کیسے نا پہچانتی اس پکار سے اسی شخص سے وہ اتنے عرصے سے کھیل رہی تھی۔۔۔

عرشی میری بات سنو فون مت رکھنا پلیزز۔۔۔

عرشہ تم کہاں ہو میں کل سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں پلیزز میری جان تم کسی مصیبت میں ہو مجھے بتاؤ۔۔۔

اوو پلیزز مجھے کوئی بات نہیں کرنی بائے۔۔۔

نہیں نہیں۔ عرشی فون مت رکھنا تم میرے ساتھ یوں نہیں کر سکتی عرشہ تم محبت ہو میری محبت کی میں نے تم سے اور تم نے مجھ سے تم میری ہو صرف میری میں تمہیں خود سے دور نہیں کروں گا بلکل نہیں تم میرے پاس

رہو گی تم۔ کہاں ہو میں تمہیں ابھی اور اسی وقت لینے آرہا ہوں تم میرے ساتھ رہو گی کوئی تمہیں کچھ نہیں کہ پائے گا تم۔ میری ہونا اور ہم آنٹی کو بھی ٹھیک کر دیں گے بلکل وہ بھی ہمارے ساتھ رہیں گی۔۔

وہ شایان قریشی اتنا میچور انسان جو کبھی بھی فضول اور ایسے بات کرنے والے کو بچہ قرار دیتا تھا اہمیت ہی نادیتا آج کسی ضدی بچے کی طرح رو کر التجا کر رہا تھا۔۔

عرشہ کو دو منٹ کے لیے کچھ ہوا مگر نہیں محض وہ کھیلونا تھا جس سے وہ۔ کھیل گئی اس لیے چھت پھاڑتہ لگا کر ہنس دی شایان صدے کی زد میں گیا تھا۔۔

عرشہ۔۔۔!! پھر سے وہی دھیمی پکار پکاری تو وہ اپنا۔ مکر وہ اور کمینہ ہنسی رکی۔۔

اوسوری سوری مسٹر شایان ہنس دی تم۔ پر تمہیں تو آ نہیں رہی ہو گی مگر کیا کروں اتنا بڑا بزنس ٹائیکون ملک کے نامور اے ایس بیلڈرز کا مالک شایان قریشی کیسے ایک۔ چھوٹی سی لڑکی کے جھانسنے میں پھنس گیا اااا صرف ایک نظر گھائل کر گئی تم بھی ویسے ہی نکلے حسن ہر بکنے والے مرد ہو نہہہہہ۔۔۔





آمنہ صبح صبح اٹھ چکی تھیں کیونکہ آج ریسپشن تھارزش کا مگر اس سے پہلے انہیں اسکے گھر ناشتہ کے کر جانا تھا ملازمہ سے کہہ کر تمام ترتیاریاں کروائیں تھیں۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہی ہو عروج بیٹا سہی سے رکھو یہ۔۔۔

اسکو اس والی باسکٹ میں پیک کرو۔۔۔

اور تم تم کیا ادھر ادھر منڈلا رہی ہو جا کر اوپر شایان بھائی کو اٹھاؤ اور باقی دو کو بھی۔۔۔

جی میم میں جاتی ہوں جلدی جاؤ۔۔۔

وہ بھاگی شایان نے کمرے میں گئی مگر خاکی کمرہ سامنے منہ چڑھا رہا تھا وہ سمجھتی سر اٹھ گئے ہونگے جی چلتی عالیان کے کمرے میں آئی۔۔۔

دروازہ ناک کیا۔۔۔

عالیان بھائی۔۔۔

عالیان۔ بھائی اٹھ جائیں میم نیچے ویٹ کر رہی ہیں آپکا۔۔۔

اچھانا جاؤ آتا ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جلدی آجائیں۔۔۔

اتنے میں احان جو اٹھانے جاتی جب وہ اپنے کمرے میں سے لائٹ بلو شرٹ اور اوپر چیک والا بلیو کورٹ پہنے نیچے  
جینز کی پینٹ پہنے سامنے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا آ رہا تھا۔۔۔

سامنے ملازمہ کو دیکھ کر رکا جو اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی احان نے ماتھے پر بل لیے اسکی طرف دیکھ کر برو  
اچکائے۔۔۔

وہ سر آپکو نیچے میم بلارہی ہیں،،، وہ کہہ رہی ہیں کہ زرش میم۔ کے گھر ناشتہ دینے جانا ہے۔۔۔

وہ محض سر ہلاتا آگے بڑھا تھا تیزی سے سڑیاں اترتا نیچے آیا آمنہ نے اسے دیکھا۔۔۔

ہیے مام۔۔

لیس سوئٹ ہارٹ۔۔

ہاں۔۔۔۔!!!

احان کی تو آنکھیں حیرت سے پھیلائیں تھیں ایسے بیٹھے الفاظ وہ بھی ماں کے منہ سے۔۔

اللہ جان لیں گی کیا۔۔

چلو۔۔۔

ہو گئے ڈرامے شروع راس نہیں آتا تم۔ لوگوں کو میرا پیار۔۔

او اچھا اچھا نہیں کیا صبح صبح چم چم کھا لیا ہے کیا جو اتنے بیٹھے بول رہی ہیں آپ۔۔

شٹ اپ یہ پیک۔ کرو او میرے ساتھ ناشتہ۔۔

یہ شایان اور عالیان کہاں ہیں۔۔۔؟؟

میم۔ عالیان سر آر ہے ہیں اور شایان بھائی کے کمرے میں کوئی نہیں ہے شاید وہ اٹھ گئے ہیں۔۔۔

اٹھ گیا ہے۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب اٹھ گیا ہے تو کہاں ہے وہ۔۔۔

پتہ نہیں میم۔ کمرے میں نہیں ہے وہ اوین میں کمرے میں ان کا کمرہ سمیٹنے بھی گئی تھی مگر کمرہ بالکل ویسے ہی تھا صاف بس انکی شرٹ پری تھی بیڈ پر وہ لانڈری میں ڈال دی ہے میں نے۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!!

آمنہ حیران ہوئی یہ کیسے ہو سکتا۔۔۔

جبکہ احان نے ماں کو دیکھ کر۔ لب کچلا تھا اور آمنہ نے باغور اپنے چھوٹے سپوت کا چہرہ دیکھ کر برواچکائے تھے

--



واٹ نان سینس۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو اگر تمہیں پتہ ہے وہ کہاں ہے تو پھر بتا کیوں نہیں دیتے شایان کو۔۔

اب مجھے تو نہیں پتہ وہ سٹیشن پر جا کر کس ٹرین میں کہاں گئی ہیں کیونکہ مجھے گھر واپس آنا تھا۔۔

شٹ۔۔۔!!!

اور تم نے دیکھا کہ وہ کہاں چھوڑ کر آئی ہے سلمی بیگم کو۔۔۔؟؟

ہاں ماما رن اتج چھوڑ آئی ہیں وہ انہیں اور خودنا جانے کہاں گئیں ہیں۔۔۔

واٹ نان سینس ازدس۔۔۔

اچھا سنو تم شایان کو کچھ مت بتانا میں خود دیکھ بھال کر بات کروں گی تمہیں پتہ ہے نا اولڈ ہوم (ارن اتج) کا جہاں وہ سلمی کو چھوڑ کر آئی ہے۔۔

جی پتہ ہے مجھے۔۔

او کے میرے ساتھ چلنا فل حال یہ گاڑی میں۔ رکھو او میں پانچ منٹ میں آتی ہو۔ ریڈی ہو کر۔۔

شیو راما۔۔

عالی اٹھ گئے ہو تو مرو جا کر مشا کو لے کر آؤ۔۔

جی ماما۔۔۔

وہ آواز لگاتا باہر نکلا تھا جبکہ اسکی پھرتیوں پر احان کی ہنسی نکلی تھی۔۔

صبح کے 11 بج چکے تھے ایسے میں وہ لوگ سبھی تک سو رہے تھے جب کھڑکی سے آتی روشنی عائرہ کے چہرے پر پڑی تھی وہ کسمسائی کچھ دیر بعد آنکھ کھلی تو خود کو کسی کے حصار میں پایا پہلے تو غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھا

مگر رات کا منظر جیسے ہی آنکھوں کے پردے پر لہرایا تو وہ لال ٹماٹر ہوئی تھی شرمیلی مسکان نے لبوں پر احاطہ کیا تھا جیسی وہ خود کو ایان کی شرٹ میں دیکھ کر گڑبڑائی تھی اور فوراً اٹھ کر بالوں کو کیچر میں مقید کر کے ڈریسنگ کی طرف بھری اور جو بھی ڈریس ہاتھ لگا سے اٹھاتی وہ واش دوم۔ بڑھی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر نکلی بلڈ ریڈ کلر کی شرٹ پہنے، ریڈ ہی سلک کی کیسپری پہنے،، شرٹ پر سیلف پرنٹڈ کام۔ ہوا تھا اور ریڈ نیٹ کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ باہر آئی وہاں انکے شوہر محترم ابھی تک سو رہے تھے عازرہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا مطلب اتنا بڑا بنس ٹائیکون اے ایس بلڈرز کا مالک جو صبح جلدی اٹھنا جانتا تھا وقت پر سارے کام کرتا تھا آج گھورے بیچ کر سو رہا ہے،، وہ اپنے بال سنواری ڈرائی کرتی اس تک آئی جو تکیے میں منہ دیے شرٹ لیس سو رہا تھا۔۔۔

ایان۔۔۔۔!!!

ایک پیار بھری پکار سے عازرہ نے اسے پکارا۔۔۔  
مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔

عازرہ نے کندھے سے اسے ہلایا۔۔

ایان اٹھیں نا ابھی کیا گھورے بیچ کر سو رہے ہیں آپ۔۔



ہمممم۔۔۔!!

اٹھیں بھی۔۔۔

ایان نے آنکھیں کھولیں آنکھیں ملتے سے دیکھا وہ لال کلر کے ڈریس میں کھلتا گلاب ہی لگی تھی۔۔۔

ایان سے دیکھ کر مسکرایا عازرہ نے برواچکائے۔۔۔

اٹھیں نا اکتنا سوئیں گے آپ۔۔۔

ایان نے منہ پھلائے سے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بھی ایسے کون اٹھاتا ہے اپنے شوہر کو عازرہ وہ اسکا ہاتھ کھینچتا کر اسے اپنے ساتھ بیٹھایا بولا۔۔۔

اور کیسے اٹھاتے ہیں۔۔۔؟؟

پیار سے اپنے شوہر کو۔ پیار کر کے اسکے بالوں کی آواز لٹ کو کان کے پیچھے سکیر کر وہ پیار سے بولا تھا۔۔۔

عائزہ جھینپی پیار سے کیسے اٹھاتے ہیں ایان ڈرامے نہیں کریں اٹھیں ورنہ میں اکیلی نیچے جا رہی ہوں بائے۔۔۔

ہاں وہ مزید اسکا ہاتھ کھینچتا اسے مکمل۔ اپنے اوپر گراتا کمر کو دونوں ہاتھوں میں قید کر گا بولا عائزہ بوکھلائی۔۔۔

اے،،، ایان چھوڑیں مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔

پیار اپنی بیاری سے بیوی کو پیار۔۔۔

ایان چھوڑیں نا وہ ممنائی۔۔۔

نا چھوڑوں تو۔۔۔

عائزہ نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔۔۔

چھوڑیں ورنہ میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔

ہاں اتنا بڑا ظلم نہیں نا ا یہ زیارتی ہے اچھا ٹھیک تم نا کرنا میں کر لوں گا۔۔۔

بہت ڈھیٹ ہیں آپ قسم سے۔۔۔

وہ شرارتی سا مسکرایا آپکو آج پتہ چلا ہے اسکے بالوں کی لٹ کو خود کی انگلی پر مرور تا وہ گویا پیار سے بولا اور اپنی نظروں سے اسکے چہرے کے تمام خدو خال کو چھو تا وہ خود کی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

ایان نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا اور گرفت دے کر ایک ہاتھ گردن کے پیچھے رکھ کر اسے مزید قریب کیا وہ بو کھلائی۔۔۔

ایان نو،، مجھے چھوڑیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں نیچے جانا ہے۔۔۔

جسٹ 5 منٹز مائی لووو۔۔۔

وہ اسکے کان میں سرگوشی میں بولتا پیار سے اسکے لبوں پر جھکا اور انہیں اپنی گرفت میں لیا تھا جان لیوا اور گرم لمس سے عائرہ تڑپی تھی اسنے ایان کو جھٹکنا چاہا مگر وہ ہنوز خود کو سیراب کرتا اسے بے حال کر رہا تھا کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہو اور نرمی سے اسکے ہونٹوں کو آزاد کر کے اسے چھوڑا۔۔۔

اسکالال۔ ٹماٹر چہرہ دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور اسے دیکھا عائرہ نے گہرے سانس بھرے اور اسے شکایتی نگاہوں سے گھورا ایان نے اپنی بتیسی دیکھائی۔۔۔

اٹھیں وہ ڈانٹ پیس کر بولی۔۔۔

او او کے او کے ڈیر ڈار لنگ بی کو ول غصہ مت ہو جا رہا ہوں میں وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا اٹھ کر واش روم۔ کی طرف بڑھا مگر پیچھے رک کر اسکے چہرے کے قریب اپنے چہرہ لاکر پیار اسامسکرایا وہ تھوڑا پیچھے جو کھسکی۔۔۔

اے، اب کیا ہے بھئی۔۔۔؟؟

وہ آئی لو یو وہ اسکا گال چومتا وہاں سے بھاگا تھا کوئی پتہ نہیں مقابل جوتی رسید کر دیتی اب۔۔۔

عائزہ نے اسکی بے باکی پر ماتھا پیٹا افففف...!!!

نہیں بھی یہ سعیر کا ہی بھائی ہے مان گئی وہ خود بڑائی ایان اسے سن کر ہنسا وہ زچ ہوتی وہاں سے غائب ہوئی تھی

---

زرش سعیر کے سینے پر سر رکھے سکون سے مزے کی نیند سو رہی تھی کیونکہ سعیر نے اسے ساری رات ناسونے دیا تھا فجر کے بعد کہیں جا کر اسے آزادی بخشی اور وہ بے حال ہوتی سو گئی تھی،، اب بھی تھکن سے چورہ بے حد سکون سے سو رہی تھی اور سعیر شاہ جس کا کل سکون جس کی کل کائنات اسکے پاس اسکے حصار میں موجود تھی وہ بھی سکون بھری نیند کے مزے لے رہا تھا جب اچانک دروازے پر ناک ہوا تھا۔۔

ملازمہ نے دو دفعہ دروازہ ناک کیا تھا سعیر کی آنکھ کھلی جبکہ زرش میڈم نیند کی اتنی چکی تھی کہ پاس کوئی بینڈ باجا بھی بجاتا رہے وہ سو رہی ہیں تو سوتی رہیں گی کبھی سعیر کی آنکھ کھلی دروازہ پر ہوتی مسلسل دستک سے دروازے کی جانب متوجہ ہوا۔۔

کون۔۔؟؟

نیند میں سوئی آواز آئی۔۔

سعیر بھائی اٹھ جائیں نیچے میڈم آپکا انتظار کر رہی ہیں۔۔

اچھا ٹھیک تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔

ٹھیک وہ کہتی آگے بڑھی تھی۔۔

سعیر نے اپنی آنکھیں ملیں اور اپنے سینے پر بوجھ محسوس ہوا تو سر جھکا کر دیکھا وہ پری پیکر معصوم سا چہرہ لیے اسکے سینے پر سر رکھے سوئے ہوئی تھی،، ملیحہ چہرہ،، چہرے پر آتی آوارہ لٹیں،، بھوری آبشار سعیر کے سینے پر بکھیری ہوئی تھی سعیر اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر پیار سے اپنے لب رکھے اور نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلائی۔۔

ہیے مائے بے بی گیٹ اپ۔۔!!

کان کے پاس جھک کر گھمبیر آواز میں سرگوشی کی وہ کسمسائی۔۔

زرکموں گیٹ اپ میری جان

We are already late ...

مگر وہ شاید مردوں سے شرط لگا کر سوئی تھی جو نہیں اٹھنا تھا نا اٹھی۔۔

ہیے زرش اٹھو نا ایا رکتنا سوگی تم اگر نا اٹھی تو اپنے انداز سے تمہیں اٹھاؤں گا۔۔

Hmmm...!!!

Saeer don't teases mee

سونے دیں نا ایا بھی تو سوئی تھی میں۔۔۔

ہاں تمہیں سوئے ہوئے اتنی دیر ہوگی ہے میری جان ناؤ گیٹ اپ۔۔

مگر جواں نادار وہ ڈھیٹ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔

زرش میں لاسٹ ٹائم۔ پوچھ رہا ہوں نہیں اٹھو گی سعیر اسے سیدھا کرتا خود اس پر جھکتا بولا۔۔

نہیں نا اہٹیں بھی سونے دیں آپ بھی سو جائیں۔۔۔

اوکے سعیر ایک دم اسکے لبوں پر جھکا تھا اور اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا، زرش رات والا جان لیوالمس محسوس کر کے گھبرائی تھی جی فور اسے پہلے آنکھیں کھولیں تھیں اسے شرٹ لیس اور اس حالت میں خود پر جھکا دیکھ شدید بو کھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی زرش نے اسے جھٹکنا چاہا۔۔

وہ کچھ دیر بعد خود کو سیراب کر کے پیچھے ہوا، زرش نے لال ٹماٹر چہرے اور پھولتے سانس کے ساتھ اسے دیکھا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

اڑھ گئی آپکی نیند مسز سعیر شاہ۔۔۔

بی، یہ چیٹنگ ہے وہ پھولے ہوئے سانس کو ہموار کرتی بولی۔۔۔



کیسی چیٹنگ وہ اس پر مزید جھکتا اسکی گال پر لب رکھ چکا تھا وہ گھبرائی کیونکہ وہ رات والے انداز میں واپس آرہا تھا۔۔

سس،،، غیر گیٹ بیک۔۔۔

ہممم۔۔۔!!!

سعیر پیچھے ہوا اسکا گھبرا یا گھبرا یا معصوم سے چہرہ کا آنکھوں نے طواف کیا نظر تھی کہ بھرتی نہیں تھی۔۔

ہٹیں،۔۔۔!!!

ناہٹوں تو۔۔۔؟؟؟

میں،،، میں بات نہیں کروں گی آپ سے۔۔

میں کر لوں گا میری جان۔۔۔

سعیر نہیں کریں مجھے تنگ پلیرز پیچھے ہو جائیں۔۔

اوکے مائے لووورومت یہ لوجھٹکے سے اس کے اوپر سے ہٹ کر تھوڑا دور ہو کر بیٹھا تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی مگر جیسے کی خود پر نظر پڑی تو مزید گھبرائی تھی یہ منظر کسی نے اپنی نظریں قید کر کے لب دبایا تھا۔۔۔

زرش نے سعیر کی جانب دیکھا اور خود پر کفر ٹر درست کیا۔۔

کیا ہوا بڑی دلچسپی آئی برو آچکا کر پوچھا تو مزید بوکھلائی۔۔

کک،،، چھ نہیں۔۔۔

میری جان فریش ہونے بھی میں خود آپکے ساتھ واش روم۔ میں شاید آپ مجھے وہاں مس کریں گی رائٹ۔۔۔

وہ شدید گڑبڑائی۔۔

نن،، نہیں ایسا نہیں ہے میں جا رہی ہوں۔۔۔

اسکی گڑبڑاہٹ پر سعیر کو مزہ آیا وہ حض اٹھاتا اسے زچ کر کے مزے لے رہا تھا۔۔

تو جایی میری جان ورنہ اگر مجھے خود چھوڑنے جانا پڑا تو یونہی کہ میں واپس نہیں اپاؤں گا۔۔

سس،، سعیر۔۔۔۔!!!

وہ۔ چلائی تھی جبکہ سامنے والا تہقہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔۔

تو جاؤنا میری جان۔۔

اس سے پہلے وہ مزید اپنی بے باک باتوں سے ہی اسکی جان ہوا کرتا وہ فوراً سے اٹھ کر کپڑے لیے واش  
روم۔ بھاگی تھی پیچھے وہ اسکی پھورتیوں پر گہرا مسکرایا تھا۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آئی،، وائٹ فرائڈ کے نیچے،، ریڈ جامہ وار کی کیپری پہنے،، ریڈ ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ باہر آئی،، دودھیارنگت،، لمبے گھنے براؤن بال،، سفید و سرخ کپڑوں میں وہ کوئی کھلتا گلاب لگ رہی تھی یہی نہیں کسی کی عشق کے رنگ اس کی رگ رگ میں سمائے تھے جیسی وہ مزید کھل اٹھی تھی سعیر نے اسے گہری نظر سے دیکھا جو کھلتا گلاب۔ لگ رہی تھی اور اپنے بال ٹاول سے رگرتی ہوئی ڈریسنگ کے پاس آئی اور بال۔ سکھانے لگی۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا اور اسے شیشے میں سے دیکھے گیا جو اڑتے بالوں میں کسی فلمی ہیروئن سے کم نہیں لگ رہی تھی زرش نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ پیچھے کھڑا گہری نگاہ سے اسے دیکھ رہا تھا وہ ایک دم گڑبڑائی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟

سعیر نے اسکے پیٹ کے گرد اپنے ہاتھ لپیٹے اور اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی۔۔

کیا اور کس کو دیکھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟

آئی برو آچکا کر دلچسپی سے اسے دیکھ کر سوال پوچھا۔۔۔

مجھے تیار ہونے دیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ہم۔ تو الٹریڈی لیٹ ہیں تھوڑا اور ہو جائیں گے تو کیا ہو گا وہ کھویا اسکے گلے بالوں میں منہ چھپائے مدہوش سا بولا  
وہ خود میں سمٹی تھی۔۔۔

س،، غیر چھوڑیں نا ااپلیز زوہ مدہم آواز میں بولی۔۔۔

دل نہیں کرتا نامیری جان۔۔۔ کہاں جاؤں گا میں تمہیں چھوڑ کر۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

جی سعیر کی جان وہ ڈھیٹ آدمی گویا اسے ننگ کرتا

سعیر میں آخری بار کہ رہی ہوں چھوڑ دیں۔۔

ورنہ گرپ دے کر مزید جود کے ساتھ لگائے بولا وہ گھبرائی اب کی بار ہاتھوں کی انگھوٹے کے پوروں نے پیٹ پر گستاخیاں کرنا شروع کی تھی وہ گھبرائی تھی اور زور سے آنکھیں میچی تھیں وہ اسے شیشے میں سے دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اگے چہرہ کر کے اسکا گال چوما۔۔

دیکھو مسز سعیر اپنا چہرہ اس پر خود بہ خود میک اپ ہو گیا ااااا بلسٹون لگانے کی تمھیں ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی تمھارے گالوں پر قدرتی لگ گیا وہ اسکے گال پر کستاخی کرتا بولا وہ جھینپی۔۔

اور رہے یہ ہونٹ اس پر بھی تمھارے قدرتی رنگ چھوڑنے کا ہنر تمھارے شوہر رکھتا ہے کہو تو۔۔

سعیر نے جان کربات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

پلیزز دیکھیں چھوڑ دیں مجھے تیار ہونے دیں آپ کتنے اچھے ہیں نا ااا کتنے پیارے بھی ایسے نہیں کریں مت کریں تنگ،،، آپ میری ہر بات مانتے ہیں نا گویا رو دینے کے انداز میں وہ گھبرائی ہوئی بولی اسکوس پر ٹوٹ کر پیارا آیا۔۔

اووومائی بے بی۔۔

ڈونٹ کرائی۔۔۔

اسکارخ خود کی طرف مڑتا وہ اسکو خود سے لگائے بولا وہ ریلیکس ہوئی۔۔

میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں میری جان رو کیوں رہی ہو۔۔

آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں نا۔۔۔

ابھی کہاں کیا وہ تو میں نے رات کو کیا تھا نا میری جان،،،، اگر تمہیں فرق نہیں پتہ تو میں بتانے کو تیار ہوں۔۔۔

وہ کرنٹ کھا کر دور ہوئی تھی۔۔

نہیں نہیں آپ پلیز جائیں میرے گھر والے آنے والے ہیں پلیز ز۔۔۔

وہ ہنساؤ کے میں مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا ہوں،، وہ پیار سے آگے ہو کر اسکا ماتھا چوم کر اسے مسکرا کر دیکھتا واش روم کی طرف بڑھتا تھا اس نے سکھ کا سانس لیا تھا اور تیار ہونے لگی تھی۔۔۔

-----

شاہ ولا میں سب سو کر اٹھ چکے تھے سارہ بیگم نیچے ڈائمنگ پر برتن لگوار ہی تھی کیونکہ ابھی دونوں بہوؤں کے گھر سے ناشتہ آنا تھا جبھی وہ پوری تیاری کر رہی تھیں اتنے میں گھر میں رمشا داخل ہوئی جب شاہ صاحب اچھل کر اس کے سامنے آئے۔۔

ہے رمشا ڈار لنگ۔۔۔

رمشانے ماتھا پیٹا۔۔

کیا ہے اوئے۔۔۔؟؟



پہلے بتاؤ کیا ناشتہ لائی ہو ریما۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

ہٹو راستے سے میں نے ڈیڈی کو آواز دے دینی ہے۔ وہ چلائی۔

انفنف کیا ہے چلا کیوں رہی ہو چڑیل پہلے بتاؤ پیزا لائی ہونا۔۔۔

جی نہیں خالص دیسی مرغی کے خالص دیسی انڈے لائی ہوں تمہارے لیے۔۔۔

ایسی سیسی۔۔۔!!!

گندی۔۔۔

ہم نے نہیں کھانا جاؤ گھر ہم کر لیں گے چلو شہابش میری بہن نکلو تم اپنی دیسی مرغیوں کے دیسی انڈے لے کر

--

ڈیڈی۔۔۔!!!

رمشا کی زوردار آواز پورے شاہ مینشن میں گونجی تھی شاہ صاحب اچھل کر اس کے رستے سے پیچھے ہوئے تھے کیونکہ سڑھیوں سے ان کے ڈیڈی نیچھے اتر رہے تھے۔۔۔

ارے مشو مشو کیا ہوا تمہیں کچھ ہوا ہے کیا، او وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ یا۔۔۔

شاہ میں نے تمہارا سر پھاڑ دینا ایا جو تاتا تار لینا بد تمیز لو فر انسان۔۔۔

استغفر اللہ ڈیڈی دیکھ رہے ہیں آپ کیسے یہ اتنے بڑے لفظوں سے مجھے مخاطب کر رہی ہے۔۔۔

مجھے تو تب سے تمہاری زبان چلتی نظر آرہی ہے جو راستے میں ہی اسے رکے کھڑے ہو ہٹو بہن کے راستے سے

--

ہاں ہو نہیں گئی یہ تو میری۔۔۔

وہ شرافت سے سائیڈ پر ہوئے تھے جبکہ رمشانے لب دبا یا اور اسے منہ چڑھاتی سائیڈ سے نکلی تھی شاہ صاحب نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے وارن کیا تھا وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں قریشی ہاؤس سے آمنہ احد اور انکی بہو اور چھوٹا بیٹا ناشتہ دینے آئے تھے احد صاحب کو دیکھ کر شاہ صاحب کا چہرہ کھل اٹھا وہ بھاگ کر آئے اور زور سے احد کے گلے لگ گئے۔۔۔

آمیری جان،،، میرا دلدار بڑا پیارا وہ احد کو چٹا چٹ چومتے بولے تھے،، احد صاحب اچانک افتاد پر بوکھلائے تھے۔۔۔

اتووو شاہ صاحب کیا ہے دور رہیں میرے شوہر سے آمنہ انہیں گھور کر بولی۔۔۔

کیا ہے تم آ جاؤ بیچ میں سوتن۔۔۔

ہاں انفف ٹھر کی آدمی وہ ماتھا پیٹی آگے بڑھی تھیں اور اپنی دوست سے ملیں تھیں۔۔۔

اتنے میں دونوں جوڑے اوپر سے نیچے آئے تھے آپس میں دونوں جوڑے چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے ماں باپ نے انہیں دیکھ کر انکی بلائیں لیں وہ آکر سب سے ملے اور ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے جب کہ مشا زرش کے پاس آئی۔۔۔

ہیے میرے گلاب کیسی ہو۔۔۔

زرش مسکرائی میں بلکل ٹھیک ہوں مشو تم کیسی ہو۔۔۔

بلکل ٹھیک،، تم خوش ہونا آمنہ نے پیار سے ساتھ لگاتے پوچھا وہ مسکرائی۔۔

دیکھ نہیں رہی آنٹی کیسے کھل رہی گلاب کی طرح ظاہر ہے خوش ہوگی مشانے اسے چھیڑا وہ جھینپی۔۔۔

جی ماما میں بہت خوش ہوں۔۔۔

ماشاء اللہ اللہ تمہیں ہمیشہ یونہی خوش رکھے۔۔۔

دوسری جانب عائزہ اپنی ماں کی ساتھ مصروف تھی رمشا اس کا کھلا چہرہ دیکھ کر خود میں سکون اتار رہی تھی اکلوتی

بیٹی تھی اسکا سکون اسکا ہی سکون تھا جی اسکا ماتھا چوما۔۔

میں چاہتی تم ہمیشہ اسی طرح کھکھلاتی رہو اور خوش رہو۔۔

عائزہ مسکرائی آمین آپ کی دعاؤں سے۔ وہ ماں کا ہاتھ لبوں سے لگاتی بولی جبکہ شاہ صاحب نے ان دونوں کو

دیکھا۔۔

تم دونوں میری بہوؤں کو پٹیاں نا پڑھاؤ اٹھو وہاں سے۔۔

سنتا کون ہے آپ کی آویں بولے جاتے ہیں آمنہ نے ان کی بیستی کی جس پر رمشا ہنس دیں۔۔

کسی کے بس میں نہیں ہے یہ شاہ آمنہ تم ہی اسے سیدھا کر سکتی ہو کیری اون بے بی۔۔

ہاہا آمنہ بھی کھکھلائیں۔۔۔

ویری فنی ڈرتا نہیں میں اس سے ابھی غائب کر دوں اسے

ہاں اور اس کے بعد احد آپکو دنیا سے ہی غائب کریں گے۔۔

نہیں تو میں تمہیں صرف گھر سے غائب کر کے تمہارے گھر ٹرانسفر کر ادوٹکا زیادہ کچھ نہیں ان کی پلٹی کا یاد کچھ سب کے چہروں پر ہنسی آئی تھی اور نفی میں سر ہلایا ہمیشہ کی طرح آج بھی سب مکمل ہوا تھا مگر ابھی بھی شاید دور کہیں کوئی طوفان انتظار کر رہا تھا جس کا کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔

ایان نے ادھر ادھر دیکھا اور عائرہ جسے رات بھی ایک منٹ عرشہ نہیں بھولی تھی جیہی ماں سے پوچھا۔۔

اما عرشہ کا کچھ پتہ چلا جبکہ اس کی آواز پر سامنے بیٹھی آمنہ بیگم نے عائرہ کو دیکھا۔۔

کیا تمہیں کچھ پتہ ہے عائرہ بیٹا تمہاری تو بات ہوتی ہے نا اس سے۔۔

نہیں آنٹی بلکل نہیں ایون کل تو اس نے میرا فون نہیں اٹھایا میں نے شایان بھائی سے کہا تھا کیا انہیں پتہ ہے

۔۔۔

نہیں شاید کوئی ایمر جنسی ہوئی ہوگی اس لیے آمنہ نے بات بدل دی تھی وہ اس خوشی کے موقع پر کسی بچے کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی جیہی بات بدل گئیں تھیں۔۔۔

پر خالہ شایان ہے کہاں کل بھی رخصتی کے بعد سب دوست گھر پر موجود تھے سوائے اس کے وہ کہاں ہے آفس تو بند ہے۔۔۔

وہ، وہ ایکجولی زرش کی کچھ چیزیں لانی تھی تو اسی میں بزی ہے ایک اور جھوٹ آمنہ نے بولا تھا جسے سامنے والا سمجھ گیا تھا کیونکہ بچپن سے جانتا تھا۔

وہ تھی تو خالہ مگر ایڈیٹمنٹ کے باعث وہ اپنی خالہ کی بات آنکھوں سے پڑھ لیتا تھا جی غور سے آمنہ کا چہرہ دیکھا وہ گڑبڑائیں۔۔۔

کیا ہو گیا مجھ میں عازرہ دیکھائی دے رہی ہے کیا۔۔۔؟؟

نہیں عازرہ تو نہیں مگر آنکھیں کچھ بول رہی ہیں زبان کچھ مسز قریشی۔۔۔

چپ رہو تم ایسا کچھ نہیں ہے سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔

ہممم ٹھیک وہ ابھی فلحال یہ سب چھوڑ کر ناشتہ کرنے لگا تھا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد ایہا برتن اٹھا کر اپنے کمرے میں آئی تھی اس نے اپنا ڈریس جس ٹیلر کو دیا تھا اس نے ابھی تک واپس نہیں دیا تھا اور آج بھائیوں کا ریسپشن تھا جی موڈبری طرح آف تھا ناشتہ بھی برائے نام کیا تھا جبکہ

سامنے بیٹھا شخص پوری حساسیت سے اسے آبرو کر رہا تھا، جبھی بہانے سے اٹھ کر باہر نکلا اور بیک سائیڈ پر جا کر اسکی کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا تھا جو کھولی تھی۔ وہ اپنی کامیابی پر مسکرایا اور جھٹ سے کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا ابیہا اس اچانک افتاد پر ڈری ابھی چینختی جب فوراً سے پہلے احان نے آگے بڑھ کر منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کروایا۔

ہیے،،، شششش،،، کوئی نہیں ہے میں ہوں احان۔۔۔

ابیہا کی حیرت سے آنکھیں پھیلی تھیں اور گہرے سانس بھرتے ماتھے پر بل لاکر اسے دیکھا احان اسے دیکھ کر مسکرایا اور اسکے بلوں والے ماتھے پر پیار سے چوما اور نرمی سے ہاتھ ہٹایا ابیہا نے سانس لیا۔۔۔

یہ کیا تھا احان ایسے کون آتا،،، ڈر ادا مجھے وہ مصنوعی خفگی سے خراب موڈ سے بولی۔۔۔

او سو ری میری جان وہ اس کے گال پر لب رکھتا بولا وہ بو کھلائی۔۔

کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟



ہاں کیا مطلب میں نہیں آسکتا اور ویسے بھی آپ تو لگتا کرواتی نہیں اس لیے مجھے خود آنا پڑا۔۔۔

ایہا نے برو آچکا کر اسے دیکھا میرا موڈ خراب ہے۔۔۔

وہی تو کیوں۔۔۔؟؟

کیونکہ میرا ڈریس نہیں دیا ٹیلر نے وہ کیوٹ سے سٹائل میں رو دینے کو ہوئی تھی۔۔

سے ڈونٹ یو ڈیر ٹو کر ایسے وہ اسے بازو سے خود کے قریب کھینچتا پیار سے بولا اور آنسو انگلی کی پور پر لے کر اچھالا تھا۔۔۔

ان آنسوؤں کو بے مول کیوں کرنا میری جان،،، یہ تو قیمتی موتی ہیں سنبھالو انہیں ایک ڈریس کے لیے اسے کیوں بہا رہی ہو۔۔۔

تو اور کیا کروں پہننا تھا مجھے وہ اب میں کیا پہنوں گی وہ ہنوز روتے ہوئے بچوں کی طرح بولی۔۔۔

ایہا یہ آنسو کیوں بہائے جا رہے ہیں اب کی بار مقابل کو غصہ آنے لگا تھا، معمولی سے ڈریس کے لیے وہ اپنے آنسو ضائع کر رہی تھی جبھی تھوڑا بیزاری سے بولا مگر مقابل کو ڈریس کی پڑی تھی کوئی ہوش ہی نہیں تھی۔۔۔

احان آپ کو کیا پتہ میں کیا پہنو کیسے جاؤں گی۔۔۔؟؟

تو اس میں اتنے آنسو بہانے کی کیا بات ہے میں مر گیا ہو کیا یا جنازہ اٹھا دیا گیا میرا۔۔

احان۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ شدید تڑپی تھی۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ احان کیا ہو گیا آپ کو وووو جو اتنا غصہ ہو رہے ہیں ایہا کے رونے میں اضافہ ہوا تھا جبکہ احان نے جبرے بھینچے تھے اور آنکھیں میچی تھیں وہ کیا بول گیا تھا اپنی معصوم سی جان کے سامنے جبھی فوراً سے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اسے خود سے لگایا تھا۔۔

اُم،، اُم سوری میری جان میرا بچہ میرا مطلب تمہارے پر غصہ کرنا نہیں تھا بٹ تم بھی ایک چھوٹی سے چیز کے لیے ایسے رو رہی ہو جیسے جانے کوئی قیامت آگئی ہے اچھا رونا بند کرو پلینز اسے مزید ہچکیوں سے روتے دیکھ اسے خود پر غصہ آیا،، اور تکلیف ہوئی۔۔

اُمّ سوری ایہا اُمّ سوری مائے بے بی رومت بہت پیار سے اسے علیحدہ کر کے اس کے آنسو انگلیوں سے صاف کیے تھے اس نے اسے دیکھا۔۔۔

آپ بہت برے ہیں یہ کیوں بولا اپنے،، آئی ہیٹ یو۔۔۔

ہاں مقابل کا صدمے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔

ایہا،، یہ نہیں ہو سکتا کچھ بھی بولنا یہ مت بولنا آئی ہیٹ یو دیکھو مجھے بھی درد ہوتا ہے نا ایسے بولنے سے۔۔۔

ایہا نے ماتھے پر بل لیے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا احان نے اسکے آنسوؤں سے ترچہ ہاتھوں سے صاف کیا اور نرم ملائم لمس اسکی آنکھوں پر چھوڑا تھا وہ دہکی تھی جبکہ موڈ اس سے بھی زیادہ بری طرح آف ہو چکا تھا جسے سامنے والے کو اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

احان نے اسے دیکھا اوکے ناؤر یلکیس خود سے لگا کر پیار سے کمر سہلاتے اسے ریلکیس کرنے کی کوشش کی تھی

--

ہم باہر چلتے ہیں رہنے دو جو ٹیلر کے پاس ہے وہ کسی کو دے دینا جیسا چاہو گی یا اس سے بھی پیار اڈریس میں اپنے بچے کو کے کر دوں گا ابھی اور اج ہی۔۔۔

پر کہاں سے آج تو ویکنڈ ہے،،، چھٹی ہوتی ہے۔۔۔

تو میری جان کوئی بات نہیں ہم شاپز کھلو الیس گے کمون وہ اسے لیے کمرے سے باہر آیا اور سب کے سامنے باہر نکلا تھا سارہ بیگم جو ان محترمہ کے موڈ خراب سے اچھے سے واقف تھیں اور ٹیلر کے پاس ہی جا رہیں تھیں وہ سمجھ کر مسکرائیں ان کا داماد بچی جیسی بیوی کو لے کر مال جا رہا ہے کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا وہ مسکرا کر اندر بڑھیں

---

کچھ ہی دیر میں رمشا والے اور قریشی فیملی والے اپنے گھر کو آئے تھے،،، آمنہ نے آکر دوبارہ پورا گھر دیکھا تھا مگر شایان کا نام و نشان بھی گھر پر نہیں تھا احان تو ابہا کو لے کر گیا تھا اب عالی کہاں تھا۔۔۔

عالی۔۔۔!!!

عالی۔۔۔!!!

وہ جو مشا کو لے کر گھر آیا تھا اور اب بہانے سے کمرے میں بلایا تھا کہ وہ آکر اسکا رات کا ڈریس پریس کرے  
بہت مزے سے اسکے پاس کھڑا کبھی اس چھیڑ رہا تھا جب اچانک ماں کی آواز پر بوکھلایا۔۔۔

مشا تم میری شرٹ پریس کرو میں ماما کو دیکھتا پتہ نہیں کیا ہوا۔۔۔

جی ضرور مشا بھی گھبرائی جی فوراً اس کا ڈریس پریس کرنے لگی۔۔۔

وہ نیچے آیا۔۔۔

جی ماما جی۔۔۔

عالی تمہارا بھائی کہاں ہے کل سے وہ گھر نہیں آیا۔۔۔

واٹ بھائی۔۔۔؟؟

ہاں بھائی کہاں ہے وہ۔۔۔

ماما ڈونٹ وری میں دیکھتا ہوں آپ ریلکس رہیں میں بھائی کو فون کرتا ہوں۔۔

جلدی کرو پلیززز عالی۔۔۔

عالی نے شایان کو فون ملایا تھا مگر بیل جاتی رہی اس نے نہیں اٹھانا تھا نا اٹھایا۔۔

ماما وہ فون نہیں اٹھا رہے ایک نمبر بند ہے جبکہ ایک نہیں اٹھا رہے۔۔۔

واٹ نان سینس کہا ہے یہ لڑکا اللہ یہ بچے۔۔۔

ڈونٹ وری ماما وہ آجائیں گے ابھی خود دیکھیے گا پلیززز۔۔۔



میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا عرشہ حمدانی کبھی نہیں کچھ بھی کرتیں،، دنیا کا جو نسا مرضی جرم کرتیں مگر میرے جذبات اور دل سے مت کھیلتی،، تم نے میرے دل سے کھیلا تم نے مجھے دھوکا دیا ہے اتنی آسانی سے نہیں جانے دوں گا تمہیں میں تمہیں تباہ کروں گا ااااا تمہیں ڈھونڈھ کر تمہیں برباد کروں گا کیوں،،،، کیونکہ میری ماں نے مجھے سیکھایا ہے۔۔۔

جسے چاہتے اسے پالنے کی ہمت طاقت جنون سب رکھو اور سب سے چھین لو ووو کیونکہ جو تمہارا ہے وہ ہے ہی تمہارا وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا اس کو اپنی قسمت کی لکیروں سے چرا لو۔۔۔ وہ مل۔ جائے تو ٹھیک ناملے تو اسے ڈھونڈو پکڑو اور برباد کر دو۔۔۔

اس لیے میں تمہیں بخشوں گا نہیں اور تمہیں تباہ و برباد کر دوں گا وہ بھیگی پلکوں سے زہر جھنڈا لہجے میں بولا تھا دل میں غم و غصے کا طوفان پھٹ رہا تھا۔۔۔

و یکھی بارشیاں نا اکھیاں نولا ویں۔

و یکھی بارشیاں نا اکھیاں نولا ویں۔۔

بڑا سام سام رکھیاں اکھیاں۔۔۔



بڑا سام سام رکھیاں۔۔۔  
 جے رلاناں ہی تے پہلے ناہنساوی۔۔  
 جی رلاناں ہی تے پہلے ناہنساوی۔۔  
 بڑا سام سام رکھیاں اکھیاں۔۔  
 بڑا سام سام رکھیاں۔۔۔  
 ناچھیڑ ملنگاں نو۔۔۔  
 اسی عشق دے مارے۔۔۔  
 جو بازی کھیڈے تو۔۔۔  
 اسی جیت کے ہارے آں۔۔  
 دن چار جوانی دے ہنس کھیڈ کے کٹ لان گے  
 سانوں دنیا مارے گی  
 اسی دل دے مارے اں۔۔  
 پل جانا ہی تے یادنا آویں۔  
 پل جانا ہی تے یادنا آویں۔۔  
 بڑا سام سام۔ رکھیاں اکھیاں۔۔  
 بڑا سام۔ سام۔ رکھیاں۔۔

عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد فارم ہاؤس پہنچا تھا فارم ہاؤس پورا پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ کوئی اس میں ہے بھی پر اچانک سے سماعتوں میں ایک گانے کی آواز ٹکرانی تیز ڈیک پر لگا ایک گانا جس پر کچھ اس طرح کے اشعار تھے وہ ٹھٹکا آواز تو فارم ہاؤس سے آرہی تھی مگر کہاں سے۔ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا سامنے شایان کے کمرے سے تیز میوزک کی آواز پر ٹھٹکا مطلب گھر میں کام اور یہ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ چلتا اس کے کمرے تک آیا۔۔۔

کئی واری توڑے گا تو اک و میرا دل ظالما۔۔۔  
ظالما۔۔۔

کھو کے چین میرا تینو

جانا کی اے مل

ظالما۔۔۔

ظالما۔۔۔

جیڑے پیار کر دے و پانڈے نے سزاؤں نی۔۔۔

سب کچھ جان کے میں دل کو یوں لو اں نی

دل کو یوں لو اں سو نی۔۔۔

سانوں عاداتاں تے اپنی نالاویں۔۔

سانوں عاداتاں تے اپنی نالاویں۔۔

بڑاسام سام رکھیاں اکھیاں۔۔۔

بڑاسام رکھیاں۔۔۔

عالیان اندر داخل ہو اسامنے وہ جھولی کھول کر رہا تھا ہاں ایک میچور انسان بچے کی طرح تڑپ کر رہا تھا۔  
اسے عرشہ چاہیے تھی واپس اور ساتھ ساتھ ڈیک پر لگا گانا ایک ایک لفظ اسکے دل کو چھو رہا تھا

اففففف یہ ظلم یہ غم وہ پھٹ رہا تھا ٹوٹ رہا تھا بکھر رہا تھا عالیاں نے حیرت سے زمیں پر پڑے اپنے بالوں  
کو۔ مٹھیوں میں جکڑے روتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا دو منٹ کے لیے دل ڈوبا تھا جیہی آگے بڑھ کر ڈیک بند  
کیا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔!!

وہ تڑپ کر آگے بڑھا تھا۔۔

بھائی یہ کیا ہوا آپ کو کیا کر رہے ہیں آپ،، کہاں تھے آپ وہ بھاگ کر اپنے بھائی کے پاس آیا تھا شایان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا لال بھگی آنکھیں،، وحشت زدہ لال چہرہ،، غم و غصے سے ہوتا لال رنگ،، آنسوؤں سے تر چہرہ عالیان کا دل ڈوبا۔۔

وہ ایک جھٹکے سے عالیان کے گلے لگا،، عالیان کو کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔

بھائی بھائی کیا ہوا آپ کو مجھلے کچھ تو بتائیں بھائی پلیززز آپ کیوں رو رہے ہیں،، یہ سب کیا ہے آپ نے سیکریٹ بھائی یہ سب کیا ہے عالیان نے اسے خود سے الگ کر کے پوچھا شایان نے خاکہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا عالیان کیوں،، کیا بگاڑا تھا میں نے یا کسی نے اس کا کیوں کھیلا اس نے میرے دل کے ساتھ تم جانتے ہو ادھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھتا بولا اس طرف یہاں رکھا تھا سنبھال کر اب سے الگ سب سے بڑا کر یہاں رکھا تھا اور وہ ادھر رہ کر دغا کر گئی۔۔

دل میں کسی اور کے اور باتیں کسی اور سے۔۔

کام دیکھو اور اپنا مقام دیکھو۔۔

باقلم عبداللہ صاحب

کون عرش۔۔۔ عرشِ بھابھی۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔

نہیں ہے وہ تمہاری بھابھی محض ایک دھوکا اور فریب ہے وہ عالی اور کچھ نہیں دھوکا کیا ہم سب کے ساتھ اس نے دو نمبر نکلی ہے وہ۔۔

عالیان نے حیرت سے بھائی کو اور اسکی درگوں بنی حالت کو دیکھا۔۔

بب،، بھائی۔۔۔

مر گیا تمہارا بھائی عالی مر گیا ااا۔۔۔

نہیں رہا تمہارا بھائی بھول جاؤ اپنے بھائی کو۔۔۔

نہیں بھائی نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

آپ پاگل ہیں اس دو نمبر لڑکی ایک گندے نالے کی مکھی کے لیے آپ ہم سب کو تکلیف دیں گے۔۔

شٹ اپ عالی۔۔۔!!!

وہ دھاڑا تھا۔۔

وہ جو بھی ہے محبت ہے میری مجھے نہیں پتہ اس نے یہ کیوں کیا وہ قہقہہ لگا کر ایک بار پھر پاگلوں کی طرح ہنسا تھا  
عالیان کو اسکی زہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔

وہ کہتے ہے نا عالی محبت میں اپنے محبوب کی گناہ بھی نظر نہیں آتا،، اپنے محبوب غلط ہو کر بھی غلط نہیں لگتا مجھے  
بھی عشق ہو ہے علاج مجھے وہ غلط نہیں لگ رہی میں شاید اس کے قابل نہیں تھا میں اسے خوش نہیں رکھ سکتا تھا  
عالی اللہ نے چھین لیا اسے ماما کہتی ہیں نا عالی جس کے قابل آپ نہیں ہوتے اللہ اسے آپ سے دور کر دیتا ہے  
اللہ نے اسے کر دیا۔۔۔

جی بھائی ماما کہتی ہیں،، اس لیے وہ آپ کے قابل نا تھی بھائی،، اور اللہ نے اسے آپ سے دور کر دیا بھائی۔۔۔  
آپ شہزادے ہیں ماما کے وہ شہزادے جسے ماما کبھی غلط نہیں کہہ سکتیں ماما کی جان بستی ہے بھائی آپ میں،،،، ماما  
ہمیشہ سے کہتیں تھیں میرے شہزادے کے لیے ایک شہزادی بنی ہے،،،، آپ کے لیے وہ گندی مکھی تھی جو  
صرف آپکی دولت سے اٹریکٹ ہوئی تھی۔۔۔

عالی۔۔۔۔۔!!!

ایک زوردار تھپڑ عالی کے منہ کی زینت بنا تھا۔۔

عالیان نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا مگر وہ اپنے بھائی کی حالت سمجھ سکتا تھا واقعہ جو مرضی ہو جائے محبوب محبوب ہوتا ہے اس کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جاتی جیسی وہ بھائی کو اپنے گلے لگا بیٹھا۔۔  
شایان کندھا پاتا ہی ٹوٹ پڑا اور اپنا غم و غصہ شمار کرنے لگا تھا عالیان نے اسے رونے دیا اس کا ریلکس ہونا ضروری تھا کیونکہ رات سے فنکشن پر ہونا ضروری تھا وہ اسے کسی بھی طرح ریلکس کر کے گھر کے جائے گا

---

دوسری طرف شاہاؤس میں سے سب جاچکے تھے جیسی کچھ دیر عائزہ اور زرش نیچے لاؤنج میں بیٹھی تھیں انکے ساتھ ہی سعیر اور ایان۔۔

وہ ایک ہی راؤنڈ ٹیبل پر بیٹھے تھے عائزہ ایان کے ساتھ جبکہ سعیر ہمیشہ کی طرح اپنی دھڑکن اپنی روح کے ساتھ،،، زرش جو ابھی بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے سعیر صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گود میں رکھا تھا وہ بات تو ایان سے کر رہا تھا مگر کھیل زرش کے ہاتھ سے کر رہا تھا کبھی ہتھیلی پر انگلی گھماتا تو کبھی اس کی

انگلیوں سے کھیلتا، زرش نے بھی ہاتھ پیچھے نہ کیا تھا وہ مسکرا کر اپنی بھابھی سے بات کر رہی تھی جب اچانک ایک دم اچھلی تھی کیونکہ سعیر صاحب نے موقع پا کر ان کی کمر پر انگلی پھیری تھی زرش نے سعیر کو برے طریقے سے گھورا تھا مگر وہ ڈھیٹ انسان لب دبا گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں ایہا باہر سے چمکتی ہوئی آئی تھی کیونکہ احان نے اسے اسکا فیورٹ اور بہت ہی پیارا ڈریس دلوا دیا تھا اور یہی نہیں اس کے ساتھ میچنگ سینڈلز اور نیکلس اور بہت سی چیزیں دلائیں۔۔  
وہ اپنی دھن میں چلتی اندر جانے لگی جب سعیر نے اسے دیکھ کر روکا۔۔

اے پھلجھڑی کہاں جا رہی ہو۔۔۔

آبی ٹھٹک کر رکی اور آنکھیں گھائیں۔۔۔

کیا ہے بھئی کیوں روکا ہے چین نہیں آپ کو۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔!!!

کہاں سے آرہی ہو بہنا! چھکتی ہوئی اور مٹکتی ہوئی۔۔



زرش نے سر پیٹا کہیں سے یہ 23 سالہ میچور انسان نہیں لگتا تھا جو اپنی بہن سے بھی بچوں کی طرح الجھ رہا تھا۔

چہک ہی تو رہی ہو آپ کی طرح بہک نہیں رہی جو ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں وہ اندر آتے ہوئے اپنے بھائی کی حرکت دیکھ چکی تھی جی ٹونٹ کر کے دانتوں تلے لب دبایا تھا اور وہی سعیر بری طرح بو کھلایا تھا۔

کک،، کیا مطلب ہے اوئے چھپکلی وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھا تھا جب وہ بھاگ کر اندر کی طرف بڑھی تھی اور سامنے سے آتی سارہ بیگم سے ٹکرائی۔

ماما۔۔۔۔۔!!!

بھائی مار رہے ہیں۔۔۔

جھوٹی ہاتھ بھی نہیں لگایا میں نے اسے ماما۔۔۔۔

کیا ہو گیا تم پھر الجھنے لگے بہن سے سعیر بڑے ہو جائے الو کہیں کے۔۔۔

میں نہیں الجھا یہ اسکی زبان لمبی ہو گی ماما یہ دیکھیں یہ کیا بول رہی پوچھیں زرا اس سے۔۔۔

کیا بولا آپ نے ایہا۔۔۔

ماما کچھ بھی نہیں بولا قسم سے یہ سب کے سامنے بھا بھی کو چھیڑ رہے ہیں تو میں نے بول دیا میں چہک رہی ہوں آپ کے طرح بہک نہیں رہی اور یہ مجھے مارنے آگئے۔۔۔

اللہ یہ لڑکی سعیر نے ماتھا پیٹا وہ ماں کے سامنے بھی بول گئی۔ ان کی بولڈ زبان دیکھ کر سارہ بیگم نے ماتھا پیٹا

اللہ یہ کیا بچے ہیں پورے اپنے باپ ہر گئے ہیں وکال ہوتی ایہا کو ہلکی سی لگاتیں اندر گئی تھیں۔۔۔

جبکہ ایہا نے سعیر کو منہ چڑھایا سعیر نے اسے گھورا وہ کھکھلاتی اندر بڑھی تھی جبکہ وہ مڑا تو زرش اسے گھور رہی تھی وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ آدمی آنکھ و نک کر گیا اور وہ وہاں سے واک آؤٹ کر کے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں شاہ ہاؤس میں تیاریاں شروع ہو چکی تھی کیونکہ رات کو ان کے ہاں ویسے کی تقریب کا اہتمام تھا جبھی گھر میں گہما گہمی تھی بیوٹیشنز عائرہ اور زرش کو تیار کرنے آچکی تھیں دونوں اپنے اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں،،، کریم کلر کی ٹیل گون میکسی پہنے بالوں کا سائڈ کا جوڑا بنائے ڈوپٹے کو پن سے پیچھے کو سیٹ کیے بیوٹیشن کے کردہ میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھیں،،، بیوٹیشن زرش کو ابھی لاسٹ ٹچ دے رہی تھی جب

وہ مغرور سا اپنے انداز میں چلتا کمرے میں آیا وائٹ آرٹ پہنے،، بلیک پینٹ اوپر بلیک ہی کوٹ پہنے،، پاکٹ میں ریڈ پیپر لگائے وہ اپنے کف لنکس بند کرتا آپ بے دھیانی میں اندر آیا تو سامنے دیکھ کر قدم جمے تھے وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی بلکل پری کی تھی،، وہ اسے دیکھے گیا وہی جب زرش کی آئینے سے پیچھے نظر پڑی تو اپنے شہزادے کو دیکھتی رہ گئی بلیک پینٹ کوٹ میں وہ کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ اس کے دیکھنے پر مسکرایا تو زرش بھی جو اب مسکرائی،، شیشے میں سے اسے فلائنگ کس دیتا گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا جبکہ زرش کے ہلنے پر اپنی ہی سیفٹی پن کندھے ہر جھبی جو بیوٹیشن لگا رہی تھی، تو زرش چلائی۔۔

ائم ائم سوری میم پر آپ ہلیں مت یہ لگ جائے گی دوبارہ ہلی تو وہ کلس کر رہ گئی بیچاری کیا جن پلے پڑا تھا اسکے جبکہ سعیر ہنسی دباتا اپنی ضروری چیزیں لیے باہر نکلا تھا۔۔

دوسری جانب یوٹیشن عائرہ کو تیار کر کے باہر جا چکی تھی جھبی ایان آیا سامنے دیکھ کر مہوٹ سا وہ دیکھے گیا وہ پری پیکر کھلے کر لزابالوں میں نفاست سے بیوٹیشن کے کیے گئے میک اپ میں چاندنی ہی لگ رہی تھی کوئی پانچ کی گڑیا وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔۔

You r looking damn pretty my love ...!!

وہ عقیدت سے اسکا ماتھا چومتا بولا وہ مسکرائی تھی۔۔

تھینک یو و آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں،، ایان مسکرایا میں تو ہوں ہی پیارا۔۔

سچی۔۔۔!!!

مچی کوئی شک۔۔!!

مطلب آپ اپنے منہ میاں مٹھو وہ یہ بولتی کھکھلائی تھی ایان نے نروٹھے پن سے گھورا۔۔

اچھا سوری نہیں سچی۔۔۔!!!

گڈ وہ اس کا گال چومتا اسے لے کر بیڈ پر بیٹھا اور سیلفیز لینے لگا۔۔

کچھ ہی دیر میں سب لوگ مارکی میں پہنچ چکے تھے دونوں دلہے اور دلہن اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھے جبکہ ایہا شاہ صاحب کمزور ان کی بیگم ایک کار میں آئے تھے،، سب سے آگے شاہ صاحب کی گاڑی رکی ان کی دوسری ہی

طرف ایان اور تیسری طرف سعیر صاحب کی لائن میں کھڑی تین لینڈ کروزر وہاں رکی تھیں انکے پیچھے کچھ ہی دیر میں دو بی ایم ڈبلیو آکر رکی تھیں جس میں سے احد صاحب آمنہ،، اور دوسری میں سے عالیان اور مشا اترے تھے،،،

دونوں فیملیز وہی سے مل کر اندر بڑھیں تھیں جب پیچھے بلیک سویک میں سے رمشا اور علی صاحب اترے کر آگے آئے تھے۔۔

ہیے خالہ۔۔۔!!!

ناؤویر از شایان۔۔۔؟؟

ایان نے دوبارہ خالہ کو پکڑا تھا

اففففف۔۔۔!!!

یہ لڑکا۔۔۔

وہ آرہا ہے گھر پر ہے بس آتا ہو گا۔۔

ہمم لیٹس سی۔۔۔!!!

کل میں عازرہ کو لے کر گیا تھا آج آپ کو لے کر جاؤں گا ویسے کے بعد اپنے ساتھ۔۔۔

ہیں کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟؟

آپ کو سیدھا کرنے۔۔۔

اچھا۔۔۔!!!

تم مجھے سیدھا کرو گے۔۔۔

یس آپ کو اور آپ کے بیٹے کو اوکے سویٹ ہارٹ ابھی اندر چلتے ہیں وہ نفی سر ہلا کر اندر کی جانب چل دیں۔۔

کچھ ہی دیر میں سب مہمان پہنچ چکے تھے،، جب سب سے لاسٹ میں وہ مغرور سا شہزادہ غم و غصے میں لیپٹا ٹوٹا ہوا تھکا ہارا حال میں آیا تھا اور آکر ایک نظر سب سے مل کر وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

آمنہ سب سے ایک سیوز کرتی اسکے پاس آئی جو بالکل الگ سا گرے پینٹ کوٹ لیں بکھرے حلیے میں بھی انتہا کا ہینڈ سم لگ رہا تھا آمنہ نے آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جانا پہچانا ایک مہربان سا لمس پا کر وہ پیچھے مڑا جہاں ماں

کی کھڑی تھی وہ زخمی سا مسکرایا ماں نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر برواچکا نطے اور اسکے بالوں کی۔ ہاتھ پھیرا

---

واٹ سپینڈ۔۔۔!!!

شایان نے نامیں سر ہلایا۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں آپ کیوں آگئی یہاں پر۔۔۔

رات سے کہاں تھے شایان۔۔۔؟؟؟

شایان نے ماں کو دیکھا اور سرد سی سانس کھینچی صبح گیا تھا رات گھر ہی تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں۔ دیکھ کر جھوٹ بولو شایان۔۔۔!!

کیا ہو گیا ماما۔۔۔؟؟

عرشہ ملی کچھ پتہ چلا۔۔۔

شایان یہ نام سن کر ساکت ہوا تھا۔۔۔

کون عرشہ ماما۔۔۔؟؟؟

شایان بی ان یور سینسز۔۔۔

وہی عرشہ۔۔!!

بھول جائیں اسے اور اپنی بیٹی کا فنکشن بخوائے کریں۔۔۔

بکواس نہیں کرو شایان یوناؤ ویری ویل کے میری لیے میری سبھی اولاد ایک جیسی ہے میں کیسے تمہیں چھوڑ کر  
انجوائے کروں۔۔۔



مامامیری فکر نہیں کریں میں ٹھیک ہوں ہلیزززز۔۔۔

اچھا فحالی۔ یہاں مت کھڑے ہوشایان پلیزز سب کے سامنے آؤ گھولولو ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں پلیزز  
میرا بچہ میرے لیے شایان۔۔۔

اچھا ٹھیک وہ اپنے ماں کا گال چومتان کے ساتھ چل دیا۔۔

آمنہ اسے کے کر کنول تک آئی جو اسکی پھوپھوزاد بیٹی تھی۔۔

ہیے ایسا۔۔۔!!!

اوو ہیے۔۔۔!!!

کیسی ہو۔۔۔؟؟

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟

بلکل ٹھیک۔۔۔

یہ میرا بڑا بیٹا شایان۔۔۔!!!

او ماشاء اللہ۔۔۔

اور یہ میری بیٹا ڈاکٹر رابع امریکہ سے پڑھ کر آئی ہے۔۔۔

او ماشاء اللہ رابع۔۔۔

ہیے گرل نانس ٹومیٹ یو جبکہ اس نام پر ادھر ادھر لا پرواہ سے کھڑے شایان نے کوک کر دیکھا تو وہی سبز نین  
کٹوروں والی ڈاکٹر کی شکل دیکھنے کو ملی۔۔۔

تم۔۔۔!!!!

آپ۔۔۔!!!

آمنہ اور کنول نے انہیں دیکھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹے۔۔۔؟؟؟

آمنہ نے شایان سے پوچھا۔۔۔

مامیہ ڈاکٹر جہاں عرشہ کی ماما کا علاج چل رہا تھا یہ وہی پر کام۔ کرتی۔ ہ۔۔۔ شاید۔۔۔

شاہد نہیں مسٹر شایان یقیناً جہاں آکر آپ روزانہ دھارتے ہیں میں وہی کام۔ کرتی ہوں وہ کونسا کم تھی بول گئی

آمنہ نے شایان کو گھورا جبکہ شایان نے راج کو وہ لب دبا گئی۔۔۔

ہا ہا ہا بچے ہی۔ ایسا پتہ نہیں کیا کرتے ہیں۔۔۔

آئیے سارہ سے ملتے ہیں۔۔۔

ہاں شیور چلو عرصہ ہو گیا اس سے ملے وہ اپنی بیٹی کو لیے آگے بڑھ گئیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مارکی کی سب لائٹس آف ہوئیں ایک سپاٹ لائٹس اینٹرنس میں پڑی جہاں سے دو جڑے بازو میں بازو ڈالے اندر کی طرف آرہے تھے، کیمرامین انکی ویڈیو بنا رہے تھے، دونوں سائیڈ پر چلتے انار ایک الگ منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

وہ چلتے سیٹج تک آئے اور دونوں دلہوں نے ہاتھ تھام کر اپنی دلہنوں کو اوپر آنے میں مدد دی۔۔۔  
وہ دونوں اوپر آئیں،۔ اور دوبارہ ایک سپاٹ لائٹس ان پر پڑی اور پیچھے میوزک پر ایک گانا چلا۔۔۔

دونوں دلہوں نے اپنے دلہن کے ہاتھ پکڑے اور ایک سائیڈ سے ہلکا ہلکا موو کرنا شروع کیا تھا ودم۔ ودم۔ موو لیتے وہ چاروں بے حد حسین لگ رہے تھے

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

یہ بادل کی چادر

یہ تاروں کا آنچل

میں چھپ جائیں ہم، پل دوپل

ایان نے عائرہ کو اور سعیر نے زرش کو گھمانا شروع کیا وہ دونوں ان دونوں کے رحم و کرم پر تھیں ورنہ گر ہی جاتیں،، اچانک سے زرش گرتی جب سعیر نے اسے اپنے بازوؤں پر دھرا کر کے گرنے سے بچایا اور اس پر جھکا

--

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

دیکھو کہاں آگئے ہم صنم ساتھ چلتے

جہاں دن کی باہوں میں راتوں کے سائے ہیں ڈھلتے  
چل وہ چو باڑیں ڈھونڈھیں، جن میں چاہت کی بوندیں  
سچ کر دیں سپنوں کو سبھی

سعیر نے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھے، وہی ایان نے عائزہ کو گھما کر چھوڑا اور اسے بازوؤں پر دھرا کیا وہ  
ایک دم۔ بوکھلائی تھی۔۔

آنکھوں کو نیچے نیچے، میں تیرے پیچھے پیچھے  
چل دوں جو کہ دے تو ابھی  
بہاروں کے چھت ہوں، دعاؤں کے خط ہوں  
پڑھتے رہیں یہ غزل

وہ دونوں انکی آنکھوں میں۔ دیکھتے انکی۔ سیدھا کرانکے پیچھے کھڑے ایک ہاتھ انکے پیٹ کے گرد گھمائے اور  
دوسرے سے بازو پکڑ کر پھیلا یا اور موو کرنا شروع کیا تھا۔۔۔ وہ چاروں اس قدر حسین لگ رہے تھے کہ کوئی  
پیار کی نظر اور کوئی حسد کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

گانا ختم ہوا تمام۔ لائٹس آن ہوئیں سارا حال تالیوں اور ہوٹنگ سے گھونچی اٹھا تھا ماں باپ نے انکی بلائیں لیں  
تھیں اب کی بار سب بارہ باری ان سے ملنے آرہے تھے منظر مکمل بلکل مکمل تھے سب سوائے ایک شخص کے

--

جو تم پر گزر رہے ہیں وہ کمال کے دن ہیں  
فی الحال میرے بخت میں ملال کے دن ہیں  
زیر دست کچھ خواب ہیں عذاب کی طرح  
کہہ سکتے ہو کہ مجھ پہ یہ زوال کے دن ہیں

عرشہ حمدانی جو کہ جانے کب سے عرشہ دورانی کے نام سے شایان کے ساتھ تھی اسے اپنے جھانے میں پھنساتی رہی یہ سلسلہ کوئی اب سے شروع نہیں تھا اس کے پیچھے راز تھاراز بہت برابر از عرشہ حمدانی کا اصل نام فامیہ حمدانی تھا جو کہ دائمہ حمدانی کی بہن تھی جی بلکل۔ اسی دائمہ حمدانی کی بہن اور نمرہ حمدانی کی بیٹی فامیہ حمدانی یعنی دائمہ کی چھوٹی بہن،، وہ کافی عرصے سے اپنی دونوں بیٹیوں کی دل میں قریشی خاندان کے لیے غلط فہمیاں اور نفرت پروان چڑھاتی رہی اپنی بیٹیوں کو شروع سے ہی ٹرینڈ کرنے والی نمرہ نے انہیں یہ ہی سیکھایا تھا کہ ہمیشہ کسی ہائی کلاس فیملی کی لڑکیوں سے دوستی رکھنی ہے اپنے سٹینڈرڈ کے مطابق بول چال جان پہچان رکھنی ہے سلمی بیگم کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی اللہ کا دیا سب کچھ تھا انکے پاس پر اولاد جیسی نعمت سے محروم رہ گئی تھیں وہ جہی نمرہ کی دوسری بیٹی کو ان سے مانگا کیونکہ وہ انکے بلکل سامنے رہتی تھیں اس وقت اور نمرہ کو خدا جانے کونسی نیکی کرنے کے جذبے میں انہیں فامیہ دے دی مگر ان سے یہ ڈیل کی کہ وہ اپنی بیٹی سے دور نہیں رہ سکتیں جہی وہ اس سے ملتی رہے گی اور اسے وقت پر بتائے گی کہ وہ اسکی اصل ماں ہے۔۔

سلمہ بیگم کو منظور تھا ان نے اس بات پر حامی بڑھتے اس سے فامیہ یعنی عرشہ کو لے لیا اسی دوران نمرہ نے بہت براہاتھ مارا تھا جی ہاں نمرہ کو جیسے ہی پتہ چلا کہ احد قریشی کہ فیملی میں کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا نمرہ کو محض ایک غلط فہمی ہوئی تھی اسے لگا تھا شاید احد قریشی کے گھر انکی بیٹی پیدا ہوئی ہے جہی وہ محض اسی غلط فہمی میں سارا بایو ڈیٹا نکالتی وہ ہو سہیل پہنچی رات کا وقت تھا ہو سہیل میں سناٹا چھایا ہوا تھا رات کے دو بج رہے تھے اس دوران وہ ایک دفعہ آکر دیکھ چکی تھی کہ احد وہی ہے لیکن کم عقل عورت نے یہ نہیں پتہ لگانا چاہا کہ یہ واقع احد کی بیٹی ہے مگر وہ کہتے ہیں ناقسمت کا کھیل کوئی نہیں ٹال سکتا بلکل ویسے ہی جس کی قسمت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ آکر



رہتی ہے،،، جیسی وہ بغیر تصدیق کے رات دو بجے ہو سہیل پہنچی جب تمام تر نرسیں وہاں سے غائب تھیں اور بلکل سناٹا تھا احد گھر آگے تھے جبکہ لائبر کے شوہر شاہ میر لائبر کے پاس تھے بچی بے حد کمزور تھی اسے نرسی میں رکھا گیا جیسی وہ لوگ اس کے پاس نہیں تھے ویسے بھی نرسیں بار بار نہیں آنے دیتی تو شاہ میر لائبر کے پاس ہی چلے گئے ایسے میں نمرہ کار استہ صاف تھا کوئی کانٹا نہیں تھا وہ رازداری سے ایک بندے کو اندر بھیجتی جو نقاب میں چہرہ چھپائے ہوئے تھا وہ بچی کو بڑی رازداری اور چوری سے وہاں سے لے آیا نرسی سے اٹھاتے ہی بچی کو کیمرے کی آنکھ سے اوجھل کر کے اپنی بڑی سے چادر میں چھپایا تھا اور لے کر باہر بھاگا تھا بھاگتے ہوئے وہ کسی اندھیرے میں غائب ہوا تھا اور کہیں دور لا کر نمرہ جہاں اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اسے آتا دیکھ فوراً گاڑی ان لاک کی اور پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، وہ بچی شاہد کسی تکلیف میں تھی چونکہ کمزور تھی اور لائبر کی ڈیلوری میں کافی کو میسلیکشنز بھی تھی اس لیے اسے کافی کثیر کہ ضرورت تھی وہ بے حد روئے جا رہی تھی نمرہ نے اسے اپنے بازوؤں میں پکڑ کر سہلایا۔۔

انف اتنا شور مچا رہی ہو چپ کر وہ مسلسل اسے بازوؤں میں سختی سے جکڑ کر بہلاتی بولی چونکہ بچی تھی معصوم تھی اللہ نے ہی اسکی رکھوالی کرنی تھی جتنی وہ پیدا ہوتے اپنی لکھو کر آئی تھی اتنی اس نے زندگی جینی تھی مگر یہ نہیں پتہ تھا پالنے والی ہی آستین کا سانپ بن کر پیاری بچی کو ڈس کر اپنے زہر سے مار ڈالے گی انففففف خدا یا یہ ستم۔۔۔۔۔

نمرہ اسے اپنے پاس لے آئی شاہ میر نے جیسے ہی جا کر دیکھا کہ وہ اپنی بچی کو ایک نظر دیکھ آئے وہ جیسے ہی نرسری میں آیا تو وہ وہاں تھی ہی نہیں شاہ میر گھبرا سا گیا مگر کسی خیال کی تحت وہی رکا خود کو ریلیکس کیا کہیں وہ کوئی نرس بے بی کو نالے کر گی ہو مگر کافی دیر ہو گی وہاں کوئی نا آ یا شاہ میر نرس کے پاس یا ان کا کہنا تھا کہ انہیں تو نہیں پتہ وہ یہی چھوڑ کر گئیں تھیں چونکہ وہ نرس واش روم میں گی تھی اسی کی غیر موجودگی میں یہ سب ہوا تھا اب وہ واپس آئی تو بچی غائب تھی آخر کہاں گی وہ۔۔۔

شاہ میر دھاڑا تھا کہاں گی میری بیٹی،،، میری شانزے،،،، اسے ڈھونڈو تم تھی نا یہاں کہاں گی وہ۔۔۔

سر پتہ نہیں کہاں گی ابھی تو یہی تھی۔۔۔

تو کہاں گی آسمان نکل گیا زمین کھا گئی۔۔۔

سر آپ تھوڑا پشینس رکھیں ہم۔ ہو سپنل کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھتے ہیں۔۔۔

چلو شاہ میر اسکے ساتھ گیا تھا وہاں جا کر جیسے ہی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھی دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا کہ کوئی بندہ جس نے پوری طرح رومال سے منہ ڈھانپ رکھا تھا بچی کو لے گیا۔۔۔



نمرہ اس بچی کو لیے اپنے گھر آئی تھی 5 سالہ دائمہ اسکے پاس لائی۔۔۔

ہیے ماما۔۔۔!!!

جی ماما کی جان۔۔۔!!

یہ بے بی کون ہے ہاؤ کیوٹ شی از۔۔۔

ہاہاہا ہاشی از یور سٹیپ سسٹر۔۔۔

ہاں سٹیپ واٹ از سٹیپ ماما۔۔۔

سٹیپ۔ مطلب سو تھیلی یہ اسے میں کسی سے چھین کر لے آئی ہوں کیونکہ میری بیٹی کو۔ کھیلنے کے لیے کھیلونا اور

بے بی چاہیے تھانااااا یہ لو۔۔۔

یہ ٹوائے ہے ماما۔۔۔

یس ٹوٹے میں اور آپ مل کر اس سے کھینے گے اور آپکی سگی بہن یعنی فامیہ۔۔۔

اوو فامیہ بے بی بھی۔۔

یسس۔۔۔!!!

دن گزرتے گئے تھے نمرہ اپنی چال چل چکی تھی جیہی وہاں لائے دن بادن مرتی تھی خدا نے اتنے عرصے بعد اولاد جیسی نعمت سے نوازہ تھا، بیٹی ہوئی تھی شاہ میر بے حد خوش تھا مگر خوشیوں کو نظر لگ گئی بچی کا۔ کچھ پتہ نا چل۔ سکا آخر وہ کہاں گی کون لے گیا اسے۔۔

عرشہ یعنی فامیہ حمدانی کو بہت چھوٹی عمر میں سچائی کا پتہ لگ گیا تھا کہ وہ آخر کس کی بیٹی ہے نمرہ نے دیر نا کی نا ہی سلمہ بیگم نے رو کام قسمت کا۔ کھیل یونہی ہوا کہ سملی بیگم کے شوہر مسٹر دورانی کسی ضروری کام سے امریکہ گئے تھے کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں تبھی واپسی پر انکا پلین کریش ہوا تھا اور پلین کریش میں وہ اپنی جان کی بازی ہار گئے تھے اس دوران سلمی بیگم عدت میں تھیں تو نمرہ نے کسی خیال کے تحت عرشہ کو ان دنوں اپنے پاس رکھا اور سچ بھی بتا دیا مگر یہی کہا وہ ماں جیسی ہے اسکا ساتھ دینا،، وہ اسکو تمام تر برائیاں سیکھاتی رہی ان 3

مہینوں میں عرشہ نے ساری بری عادتیں اڈوپٹ کر لیں تھیں بچی تھی بچے تو ویسے ہی جلد پک کرتے ہیں عرشہ نے بھی وہی کیا اااا پورے تین مہینے بعد وہ اپنی ماں سے ملی یعنی اسے پالنے والی سلمی بیگم،، ان نے اسے پالا پوسا بڑا کیا لکھایا پڑھایا ان کے پاس جتنی جمع پونجی تھی وہ سب عرشہ کی ضروریات پوری کرنے میں خرچ ہو گئی تھیں وقت کٹا گیا نمبرہ بھی اس سے ملتی رہی اور وہ جسٹ دیکھا وے کے لیے سلمی بیگم کے نقش قدم پر چلتی تھی مگر اصل کچھ اور تھا جواب سامنے آیا تھا۔۔۔

نمرہ نے اسے وقفے وقفے سے بتایا تھا کہ وہ قریشی فیملی سے انتقام لینا چاہتی ہے اسے جیسے تیسے ان میں داخل ہونا ہے انہیں برباد کرنا ہے، قسمت کا۔ کھیل۔ یونہی ہوا کہ وہ بچپن سے عازرہ کی سہیلی تھی جسے نمرہ کو۔ کوئی خاص غرض نہیں تھی مگر اکثر مشا اور عازرہ کے منہ سے قریشی فیملی کے کافی ذکر سننے کو ملتے تھے نمرہ نے عرشہ سے کہا وہ ڈیٹلز پتہ کروائے جیسے پتہ چلا عازرہ کے پیار یعنی ایان کا دوست شایان ہے اور کافی ریچ فیملی ہے تو عرشہ کو اپنا راستہ نظر آیا جو اپنا لیا۔۔۔

رات کالی، اشک میرے،  
سکیوں کی طویل نغمے۔  
خواب ٹوٹا آسیب بن کر،

ڈر رہا ہے نیند میری۔

عہد اک جو اتنا زدہ ہے

وہ بھگا رہا ہے نیند میری۔

وہ پوری رات آج پھر مارا مارا سڑکوں پر پھر رہا تھا سب صلا حیتس جیسے مفلوج ہوئی تھیں،،،،، سردرد سے شدید پھٹ رہا تھا پورے دو دن سے جاگتا وہ آدمی آج بھی جاگنے والا تھا خالی سنسان سڑک پر پھرتی گاڑی وہ جانے کہاں جا رہا تھا۔۔۔

عرشہ نے اسے سانپ بن کر ڈسا تھا اسکا زہر اتنا گہرا تھا کہ شاید ہی وہ کبھی اس کے سحر سے باہر آپاتا یا سنبھل پاتا وہ اپنی سائیڈ کاشیشا کھولے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا بھیگی ہوئی پلکیں اسکی اداسی اسکی بے وفائی کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر لوگ کس طرح کسی کے دل میں رہ کر یونہی کھیل جاتے ہیں آخر کیا نہیں کیا میں نے اس کے لیے تم نے میرے ساتھ یونہی کیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی معاف نہیں کروں گا، وہ دور آ کر کہیں خالی سڑک پر رکا اور گاڑی کے بونٹ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

رات کا وقت تھا جب عرشہ کی ماما ہو سہیل میں تھی یعنی سلمی بیگم تب انہیں ہو سہیل لے کر جانا پڑا تھا اور اس وقت رات کے 1 بجے وہ سلمی بیگم کو دوا کے زیر اثر سلا کر عرشہ کو لیے باہر آیا تھا اسے جگہ اس ہی سڑک پر

خالی سڑک پر، اسکو اسکی فیورٹ آئیسی کریم دلا کروہ دونوں یہاں آکر کھڑے تھے جب یہی اس سڑک پر کھڑے وہ اسکے سینے سے لگی اس سے اپنی جھوٹی محبت کا اعتراف کر رہی تھی۔

یونواٹ شایان،، یو آر دابیسٹ پارٹ آف مائی لائف،، میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

اُم۔ الویزو دیو میری جان۔۔۔۔

میں تمہیں چھوڑ کر کہاں جاؤں گا اااا میں مر جاؤں گا ہاں یہ شایان قریشی تم سے دور ہوتے اپنی سانسیں چھین لے گا۔۔۔۔

پراس کرو تم کہیں نہیں جاوگی۔۔۔

ہر گز نہیں بس آپکے ساتھ رہوں گی وہ اپنی ہی کسی ماضی میں کھویا مسکرا رہا تھا جب سامنے سے آتے ٹرک کی تیز آواز ہارن اور سپیڈ پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا مگر اپنی جگہ سے مت ہلا وہ ٹرک وہاں سے اپنی سپیڈ پر گزرتا چلا گیا اور شایان سائیڈ پر گرا تھا۔۔۔۔



بیک وقت صد شکر وہاں پر کوئی آدمی کھڑا تھا کہ اسلام آباد کافینہ آباد کاپل تھا جہاں اکثر لوگ آکر کھڑے ہوتے تھے انجوائے کرتے تھے رات کے ایک بجے وہاں دو تین آدمی کہیں دور کھڑے تھے جب دیکھا ایک پاگل آدمی وہاں کھڑا دیکھ رہا ہے کہ ٹرک آ رہا مگر سائیڈ پر نہیں ہو رہا وہ محض اس آدمی کو پاگل ہی لگا مگر کوئی کیا جانتا تھا کہ وہ کس قرب کس تکلیف سے گزر رہا ہے ایک آدمی بھاگ کر بھاگ کر اس تک آیا اسکا بازو کھینچ کر سائیڈ پر گرایا وہ جا کر فٹ پاتھ پر لگے تھے مگر صد شکر بچت ہو گی شایان فوراً سے اٹھا سر پر ہلکی سی چوٹ لگی تھی خون بھی بہہ رہا تھا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔

اوو بھائی صاحب مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو جا کر چھڑی سے نبض کاٹ لو یا کچھ بھی یہاں آکر کیوں مر رہے ہو  
---

شایان نے اس کی بات کو پورا نظر انداز کیا تھا وہ کسی کے بھی منہ نہیں لگنا چاہتا تھا جیسی وہ معذرت کرتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔

پورے 2 گھنٹے مزید باہر ادھر ادھر فضول پھر تا وہ آج پھر رات فارم ہاؤس میں گزارنے کا ارادہ لیے اسی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔



امنہ بیگم اور احان اگلے ہی دن سلمہ بیگم سے ملنے نکلے تھے احان کو راستہ معلوم تھا وہ پوچھتا ہوا اس جانب بڑھا کچھ دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ اولڈ ہوم پہنچے تھے۔۔

احان تم یہی رکو میں اندر سے سلمی بیگم سے مل کر آتی ہوں۔۔

جی ماما میں یہی ہوں آپ ہو کر آئیں۔۔۔

امنہ بیگم منہ پر نقاب کیے اندر بڑھی تھیں یقیناً اگر احد صاحب کو بھنک بھی پڑتی کہ وہ وہاں آئی ہیں تو ہزار سوال بھی ہوتے اور انکا غصہ الگ۔۔۔

وہ اندر آئیں آکر وہاں کی مینجر سے رابطہ کیا جو کوئی اور نہیں بلکہ۔ برہان علوی کی بہن صناعتی ہی تھیں۔۔۔

السلام علیکم،،، یہ مس صناعتی اٹس می مسز احد قریشی۔۔۔

اوو مسز قریشی ہیو آسیٹ۔۔۔

تھینکیو مس علوی۔۔۔

وہ آرام سے بیٹھیں۔

کیسے آنا ہوا مسز قریشی آپ یہاں اولڈ ہوم خیریت کیسے۔۔۔؟؟؟

مس علوی مجھے آپ سے آپکی اولڈ ہوم میں رہنے والی ایک خاتون سے ملنا ہے پلیزز آپ میری مدد کر سکتی ہیں

۔۔۔

شیور مسز قریشی آپ ہمیں ڈیٹلیز بتائیں ہم دیکھتے ہیں۔۔۔

ا م م م م م

مسز دورانی سلمی دورانی کل ہی شاید انیں ہیں۔۔۔

جی ہاں لیٹ می چیک۔۔۔

جی بلکل مسز قریشی شی ازدیر آپ نے ملنا ہے؟؟؟

جی مجھے ملنا ہے

بائی داوے صنا آپ بتا سکتی ہیں کہ انہیں یہاں کون چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔؟؟؟

اُمم جی بلکل صنانے اپنے سامنے رجسٹر کھولا جہاں تمام ڈیٹلیز موجود ہوتی تھیں۔۔۔

مسز قریشی مسز دورانی کو یہاں انکی سٹیپ بیٹی مس فامیہ حمدانی چھوڑ کر گئی ہیں۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

اب یہ کون ہے،، فامیہ،، مسز قریشی نے اپنا فون نکالا اور احان کو میسج ٹائپ کیا۔۔۔

یہ احان بیٹا آریوشیور کہ مسز سلمی دورانی کو۔ عرشہ ہی چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔؟؟؟

احان جو فون پر ہی ایہا سے بات کر رہا تھا ماں کے میسج پڑھ کر فوراً جواب دیا۔۔۔

جی ماما میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا سلمہ آنٹی کو عرشہ بھابی ہی یہاں چھوڑ کر گئیں ہیں، کیا وہ وہاں نہیں ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں وہ وہی ہیں تم سے آکر بات کرتی ہوں احان۔۔۔ امنہ بیگم نے فون رکھا۔،،، اففف ایک اور کھاتہ کھل گیا اب یہ فامیہ کون ہے۔۔۔؟؟؟

امم صنا اگر میں آپ کو اس لڑکی کی پکچر دیکھاؤں تو کیا آپ پہچان سکتیں ہیں کہ وہی فامیہ حمدانی ہے۔۔۔؟؟؟

امم دیکھیں مسز قریشی یہاں روزانہ کئی لوگ اس چھوٹے سے اولڈ ہوم میں آتے ہیں کہنے کو اولڈ ہوم ہے یہاں پر بہت کم لوگ ہونے چاہیے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے مسز قریشی کہ آج کل کی دنیا میں۔ لوگ ماں باپ کو یہی چھوڑ جاتے ہیں آدمی ابادی تو یہاں اولڈ ہومز میں ہیں۔۔۔

مطلب یہ کہ کئی جاہل لوگ یا غربت کے مارے لوگ دارالامان میں اپنے بچے تو چھوڑ جاتے ہیں،،، جہاں کی ابادی کئی ہزار سے اوپر ہیں روزانہ کتنے لوگ غربت کے ہاتھوں مجبور وہاں اپنے بچے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں،،،

اور کچھ جہلا کہ بیٹی کی پیدائش پر ماتم کرتے ہیں یا کچھ ایسے ارادے رکھتے ہیں کہ بیٹی ہوتے ہی مار دیں گے وہ لوگ بھی دارلامان میں اپنی بیٹیاں چھوڑ جاتی ہیں،،،، اور پھر آتے ہی۔ ارفن اتج ہو مز کی جانب جہاں آئے دن بیٹے اپنے بوڑھے ماں باپ کا سہارا بننے کے بجائے انہیں اولڈ ہو مز کی۔ چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔

کیسے جاہل لوگ ہیں۔ یہاں مس صنا ہمیشہ سنا ہے کہ بزرگوں سے گھر میں برکت ہوتی ہے انکی خدمت کرو تو صلہ ملتا ہے مگر یہ کیا ہے ہمارے ہاں اپنے ہی ماں باپ کو۔ بوڑھی عمر میں بے گھر کر دیا جاتا ہے ویسے آپ بتا سکتی ہیں مجھے صنا کتنی تعداد ہے دارلامان اور اولڈ ہو مز میں۔ لوگوں کی۔۔۔؟؟؟

جی مسز قریشی یہاں آئے دن لوگ دارلامان میں اپنے بچے چھوڑ جاتے ہیں جن میں۔ سب سے زیادہ تعداد پٹھان کشمیریوں کی ہوتی ہے محض وہ لوگ جو کوڑا اٹھاتے ہیں اور کچھ وہ جن کے بیویاں لوگوں کے گھروں میں۔ کام۔ کر کے کماتی ہیں اور شاید وہی کماتی ہیں۔۔۔۔

واٹ نان سینس آریو سرلیس۔۔۔؟؟؟

جی بلکل۔۔۔

باہا باہا سہی اگر اتنے ہی غربت پڑی ہے کہ بچوں کو چھوڑ جاتے ہیں لاوارث کی طرح یہاں تو پیدا ضرور کرنے ہوتے ہیں،،، اور وہ جاہل زمانہ آج بھی جو بچی ہونے پر ماتم کرتا ہے تف ہے ان لوگوں پر مس صنا کہ بیٹی جیسی نعمت کو سنبھال نہیں پاتے،، اس کے پیدا ہونے پر ماتم کرتے ہیں اور اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں میری طرف سے لعنت ہے ایسے لوگوں پر جنہیں بیٹی کی اہمیت معلوم نہیں ہے،،،،، بیٹی تو رحمت ہوتی ہے،،،، بیٹی ہی ماں باپ کو زندہ رکھنے کا سبب ہوتی ہے،، کہاں سے آتے ہیں ایسے لوگ۔۔۔۔۔

خیر چھوڑیے آپ یہ۔ بتائیں آمنہ نے اپنے فون سے عرشہ کی پکچر نکال۔ کر صنا کو دکھائی۔۔۔۔۔

کیا یہی ہے وہ لڑکی جو مسز دورانی کو آپ کے اولڈ ہوم میں چھوڑ کر گئی ہے۔۔۔۔۔

جی بلکل یہ وہی ہیں،،،، بلکہ ان نے ہمیں یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ مسز دورانی کو برین ٹیومر ہے کل رات انکی طبیعت کافی خراب تھی۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس یہ بیٹی ہی تھی نا اااا۔۔۔۔۔

کہہ تو رہی ہوں مس فامیہ حمدانی انکی سٹیپ ڈاٹر تھیں۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔!!!!

کیا نام۔ بولا آپ نے انکا۔۔

مس فامیہ۔۔۔

جی ہمارے ریکاڈ میں انکا نیم مس فامیہ ہی ہے۔۔۔

ا ففففففف۔۔۔!!!!

اور ابھی وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

میں نے اپنی سیکٹری سے پتہ کیا وہ ہو اسپتال میں ایڈمٹ ہیں اممم ہمارا اپنا ہو اسپتال ہے وہ وہاں ایڈمٹ ہیں سٹی  
ہو اسپتال کافی کریٹیکل کنڈیشن ہیں انکی۔۔

اسیہ۔۔۔!!!!



اوکے فائن میں آپ سے رات میں یا کل کنٹیکٹ کروں گی مجھے بتائیے گا انکی کنڈیشن مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔

شیوروائی ناٹ۔۔۔

تھینکس نائس ٹومیٹ یو۔۔۔

سیم۔ ہیر،،، یہ میرا کارڈ ہے مسز قریشی آپ مجھے اس پر کال کر لیے گا۔۔۔

شیور تھینکیو۔۔۔!!!

مسز قریشی وہاں سے نکل کر باہر آئیں تھیں۔۔۔

صبح ہوئی تو آج بھی اس نے خود کو اپنے سعیر کی باہوں میں پایا کی دن ہو چکے تھے اس شخص کی قربت میں اسکے ساتھ رہتے،،، اس کے بغیر سب خالی سا لگتا تھا کچھ دیر بھی اسکے بغیر رہنا پڑتا تھا تو وہ مرجھاسی جاتی تھی،،، خالی خالی سا محسوس ہونے لگا تھا جبھی وہ ہر وقت اسکے پاس رہتی اس سے باتیں کرتی اسے تنگ کرتی،، چھوٹی چھوٹی بات پر نخرے دیکھاتی وہ تحمل سے اسکی سنتا چل۔ جاتا اسکا غصہ برداشت کرتا اتنے دنوں میں اسے معلوم پڑا تھا کہ اگر سعیر شاہ سے زیادہ بھی اس دنیا میں کوئی زدی ہے تو وہ اسکی اپنی ہی لاڈلی بیوی ہے زرش سعیر شاہ انففف آخر اسی کی بیوی تھی۔۔۔

اب بھی وہ الارم کی آواز پر اٹھی آج دس دن بعد انہیں یونیورسٹی جانا تھا لاسٹ سمسٹر چل رہا تھا زرش نے بامشکل گندی شکل بنا کر آنکھیں کھولی اور سعیر کا بازو آرام سے اوپر سے ہٹایا جو آرام سے ہٹ گیا وہ کروٹ لے کر سو گیا زرش نے الارم بند کرنے کے لیے فون اٹھایا تو 7:30 ہو رہے تھے۔۔۔

اہہہہ صبح بھی ہوگئی پتہ نہیں چلا جب رات ہوئی تھی اور کب صبح ہائے یونی بھی جانا ہے انففف نہیں میرا بلکل دل نہیں کر رہا سوتے رہتے ہیں انہیں تو ویسے ہوش نہیں ہے کوئی بات نہیں کل سے سہی وہ الارم بند کر کے آرام سے سعیر کے قریب ہوئی اور اسکے بازو پر سر رکھے سو گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد سعیر کی آنکھ کھلی کم از کم۔ ادھے گھٹے کے بعد اپنے اوپر بھاری پن محسوس ہوا تو چہرہ موڑ کر دیکھا وہ پری پیکر سعیر کی ٹانگوں پر ٹانگیں رکھے سر اسکے بازو پر رکھے آڑی تر چھی اس کے اوپر کی سو رہی تھی سعیر نے اسے دیکھ کر ماتھا پیٹا۔۔۔

یا اللہ یہ لڑکی بچی ہے بلکل۔۔۔۔  
سونا بھی نہیں آتا۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!

سعیر نے سوئے ہوئے لہجے میں اسے پکارا۔۔۔۔

زرش میری جان اٹھو ٹائم کیا ہوا ہے اسے جھٹکے سے خود کے اوپر گرایا اور فون پکڑا جیسے ہی دیکھا گھڑی 8 بج رہی ہے وہ ہڑبڑا گیا۔۔۔۔

اللہ آج تو یونی جانا تھا میں اتنی دیر کیسے سوتا رہ گیا اور یہ لڑکی۔۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!!

سعیر نے اسے ہلایا۔۔۔

ہاں،،، ہاں وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔

کیا،، کیا ہوا سعیر سب ٹھیک ہے۔۔۔

اٹھو یا ررر۔۔۔۔!!!!

ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے یونی نہیں جانا کیا۔۔۔۔؟؟

یو،،، یونی اللہ آپ جاگ گئے۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔!!!!

کیا مطلب ہے۔۔۔۔؟؟؟

سعیر سو جائیں نادیکھیں کل چلے جائیں گے مجھے بڑی نیند آرہی ہے۔۔۔

نوزرش ہر گز نہیں آگے ہی بہت چھوٹیاں ہوئی ہیں شادی کے چکروں میں اٹھو۔۔۔

نہیں ناسعیر میں نہیں جانا شادی کے بعد کون پڑتا اور آخری سمسٹر ہے ناچھوڑ دیں آپ نے تو آفس ہی جانا ہے نا

---

زرش۔۔۔۔!!!!

سعیر کو غش پڑا تھا کیا یہ وہی زرش تھی جو کلاس کی ٹاپر تھی۔۔۔

زرش میری جان میرا بچہ ہمیں اپنی ڈگری تو کمپلیٹ کرنی ہے نا اااا کچھ مہینے ہی تو ہیں چلو اٹھو شاہباش۔۔۔

نہیں نا ااااا سعیر رررر میرے پیارے سے ہینڈ سم سے شوہر پلینرز زمان جائیں وہ اپنا گال سعیر کے گال سے  
مس کرتی بولی۔۔۔

ناااا آج کوئی زد نہیں ہر گز نہیں ہم۔ یونی جا رہے ہیں تو بس جا رہے ہیں۔۔۔

نہیں نااااااا میں نے نہیں جانا آپ جائیں۔۔۔!!!  
وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ کی بیوی ہی تھی کونسی کم۔ تھی ڈٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

زرشش کہانا آج کوئی زد نہیں۔ جلدی سے اٹھو،، وہ فوراً سے اٹھ کر اپنے کپڑے نکالتا بولا۔۔۔

مجھے جانا نہیں تو اٹھ کر کیا کروں گی میں بچووووو۔۔۔!!!  
وہ بچوں کی طرح کیوٹ سافیس بنا کر بولی کمفرٹ میں دپکی تھی۔۔۔

زرش۔۔۔!!!  
سعیرا سکی جانب آیا۔۔۔  
کتنی زد دی ہو تم زرش ناٹ فیئر۔۔۔  
تم اٹھ رہی ہو یا نہیں۔۔۔

نو میں نے نہیں جانا میں نہیں آٹھوں گی۔۔۔

نہیں اٹھو گی۔۔۔؟؟؟

تمہیں پتہ ہے نامیرا۔۔۔؟؟  
سعیر نے وارنگ دینا چاہی۔۔۔

باہا باہا وہ کھکھلائی۔۔۔

نووے آج آپ مجھے جگانے کے لیے لپ کس نہیں کر سکتے میں جاگ رہی ہوں بس اپنی جگہ سے نہیں آٹھوں  
گی نافریش ہوں گی وہ جلدی بازی میں بولتی ہوئے اپنے بے لگام۔ زبان۔ کے جوہر دکھاتی سامنے والے کو  
حیرت میں مبتلا۔ کر گئی مگر اس کی جلدی بازی اور بچپنے پر سعیر نے دانتوں تلے لب دبایا،،، جب وہ کچھ نابولا تو  
ذرش نے اس کی جانب دیکھا جو لب دبائے آنکھوں میں۔ ڈھیروں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا وہ گڑبڑائی اور  
اپنے لفظوں پر غور کیا تو خود ہی خود پر لعنت بھیجی۔۔۔

ہمممم،،، سو میری جان کو پتہ چل گیا کہ انکی نیند بھگانے کے لیے مجھے انکے میٹھے لبوں کا سٹر ابری شیک پینا پڑتا ہے

----

سعیر ررررر روہ لال ہوتی چلائی تھی اور تکیے میں منہ دیا تھا۔۔۔۔

جی سعیر کی جان اٹھ رہی کو نہیں۔۔۔

کہانا نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔

آریو شیور۔۔۔۔

ہاں نہیں جاؤں گی

او کے میری جان سعیر جھٹکے سے اسے کمفرٹر سمیت بازووں میں اٹھایا تھا۔۔۔

کیا چھوڑیں مجھے سعیر کہاں لے جا رہے ہیں۔۔۔

میری جان آپکو لے جانے کے بہت طریقے ہیں میرے پاس۔۔۔

میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔





نامیری جان وہ کیا ہے۔ نا آپ کافی زدی ہوگی ہے آپکو میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز سعیر وہ رو دینے کو ہوئی کیوں نہیں ہاتھ بڑھا کر سعیر نے دوسرا شاہور آن کیا پانی دونوں کے سروں پر گرنا شروع ہوا۔۔۔

سعیر ٹھنڈ لگ رہی ہے بند کریں اسے میں تیار ہوتی ہوں۔۔۔

سعیر نے جھک کر اسکی شفاف گردن سے پانی کی بوندوں کو لبوں سے چنا تھا وہ گھبرا کر اسے میں سمٹی تھی۔۔۔

مت کرو میری جان تم مجھے بہکار ہی ہو۔۔۔۔

اچھا ٹھیک کے مزید تنگ نہیں کروں گا اتم سوری ونس اگین ہم 11 بجے گھر آجائیں گے آئی پر امس پھر آکر میری جان اپنی نیند پوری کرے گئیں پھر۔ ہم رات میں باہر چلیں گے اپنے شادی کا ڈنر کرنے۔۔۔۔

پکانا۔۔۔!!!

پکامیری جان سعیر نے اسکاماتھاچوما اور اسے اٹھا کر شیف پر بٹھایا اور اسکے برش پر پیسٹ لگا کر اسے دی جلدی سے فریش ہو کر باہر آؤمیری جان ہم الریڈی بہت لیٹ ہو چکیں ہیں میں دوسرے روم کے واش روم میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔

زرشش نے محض سر ہلایا اور اسکا گال چومتا باہر بڑھ گیا۔۔۔  
وہ باہر آکر اپنا ڈریس لیے دوسرے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

صبح کھڑکی سے آتی روشنی سے ایان کی آنکھ کھلی ایان نے کروٹ بدلی تو ساتھ ہی وہ پری پیکر معصوم سے طریقے سے اس کے پاس ہو کر سو رہی تھی، ایان کی اسے دیکھ کر بھک سے نینداڑھی تھی،،، وہ سفید سے لباس میں معصومیت لیے سوئی بے حد پیاری لگ رہی تھی ایان نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آتی آوارہ لٹ کوکان کے پیچھے کیا تھا اور اٹھ کر اسکے گال پر لب رکھے تھے مخصوص لمس پا کر وہ بیٹھاسا مسکرائی تھی یہ وہی پاک عقیدت سے بھر اپیار سا لمس تھا ایان اسکی مسکراہٹ ہر گہرا مسکرایا اور پھر وقت کا لحاظ کرتا اٹھا۔۔۔

عائزہ گیٹ اپ میری جان،،،، لیٹ ہو گیا میں اج پورے دس دن بعد مجھے آفس جانا ہے کتنا کام۔ پینڈگ ہے اٹھو۔۔

عائزہ ایک ہی آواز میں اٹھی اور اسے دیکھا۔۔

کہاں جانا ہے آپ نے ایان۔۔۔؟؟؟

ڈیٹ پر میری جان۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!

سامنے والی کا صدمے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔

ایان نہیں کریں۔ نابتائیں نا۔۔۔!!!

آفس جانا ہے میری جان ڈیٹ پر تو شام۔ کو جانا ہے۔۔۔

آفس کیوں۔۔۔؟؟؟

عائزہ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے کسیے سوال کر رہی ہو آفس کیا کرنے جاتے ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں ایان۔۔۔!!!

حکم جان ایان۔۔۔!!!

ایان میں بھی چلوں آپکے ساتھ آفس۔۔۔

تم پر کیوں وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر پیار سے اٹھاتا اسکا ماتھا چومتا بولا۔۔۔

کیوں میرے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔؟؟

اوہو نہیں نااا۔۔۔



عائزہ کی انوکھی فرمائش پر ایان کھانسا ااا کہاں سے لائے وہ اب عرشہ کو۔۔۔

عائزہ وہ عرشہ کو بھول جاؤ وہ نہیں ہے آئندہ میں تمہارے منہ سے اسکا نام ناسنو۔۔۔

کیا عائزہ کو جھٹکا ہی لگا جسم سے جان نکلی تھی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ایان میں کیوں بھول جاؤں وہ میری ایک ہی دوست ہے،،، اور میری بچپن کی دوست ہے میں کیسے بھول جاؤں اسے۔۔۔

عائزہ میری جان زد مت کرو میں چاہ کر بھی تمہاری یہ زد پوری نہیں کر سکتا سمجھی پلیز زرزوہ دوست نہیں سانپ تھی۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

یہ کیا بول رہے ہیں وہ معصوم سی پڑی پیکر رو دینے کو ہوئی کبھی سوچھا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنی بچپن کی دوست کو چھوڑ دے گی۔۔۔

عائزہ کیوں رونے لگ گئی ہو۔ یار ررمان کیوں نہیں رہی اب یہ آنسو کیوں بھار ہی ہو۔۔۔

ایان میں نہیں بھول سکتی مجھے اس سے ملنا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے آفس۔۔۔

عائزہ جب وہ آئے گی نہیں تو کیسے ملاؤں گا تمہیں اس سے میں۔۔۔

کیا مطلب کہاں ہے وہ آپ شایان بھائی سے پوچھیں نا ااوہ لاڈ سے دوری کوئی چھوٹی سے لال ناک لیے بولی

---

کیسے پوچھوں میری جان اسے خود نہیں پتہ وہ پاگلوں کی دیوانوں کی طرح اسے ڈھونڈتا پھر رہا ہے وہ ہماری

بارات والے دن سے غائب ہے۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟

کہاں گئی اسکی تو ماما بیمار تھی نا اا۔۔۔



عائزہ ایک بات بتاؤ۔۔۔؟؟؟

جی پوچھیں۔۔۔!!

کیا عرشہ تمہاری بچپن کی دوست ہے۔۔۔؟؟

ہاں 8 کلاس سے۔۔۔

کہاں ملی وہ تمہیں۔۔۔؟؟

ایان وہ میرے برعکس سیکشن میں۔ پڑھتی تھی جب میرا اور اسکا سیکشن ایک ہو اس وقت وہ میری دوست بنی تھی اور ہم پھر کبھی علیحدہ نہیں ہوئے،، اس کے علاوہ کالج یونی سب ایک تھا ہمارا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ وہ میرے تمہارے بارے میں کب سے جانتی تھی۔۔۔؟؟

وہ 10 کلاس میں بتایا تھا میں نے اسے۔۔۔

اور کیسے بتانا ہوا یہ سب۔۔۔

اب کی بار عائزہ کے منہ کے رنگ فق پڑے تھے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تفشیش ہو جائے گی۔۔۔

کیا بات ہے عائزہ پیلی کیوں پڑ رہی ہو۔ بتاؤ مجھے۔۔۔

نن،، نہیں ایان آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں مجھ سے وہ اپنی نظریں چڑاتی بولی۔۔۔

عائزہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولو کیسے پتہ چلا۔ اسے کب اور کیسے۔ بتایا اب کی بار سختی سے پوچھا  
عائزہ گھبرائی تھی۔۔۔

!!!،، ایان۔۔۔!!!

!!! بولو۔۔۔!!!

ایان پہلا وعدہ کریں آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے ناہی مجھے کچھ کہیں گے۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ ایان کو اپنی عائزہ پر یقین نہیں تھا وہ آنکھیں بند کر کے اپنی عائزہ اور اسکی محبت پر بچپن سے یقین کرتا تھا یہی یقین تو تھا جو اتنے سال اس سے دور رہا تھا کہ وہ اس کے علاوہ چاہ کر بھی کسی کی نہیں ہو سکتی اور ایسا ہی تھا مگر کچھ تو تھا جو عائزہ کے دل میں تھا،،،، کیوں وہی ویسا بھروسہ نہیں رکھ سکی تھی،،، اور آج سکا گھبرانا بے معنی تو نہیں تھا۔۔۔

بتاؤ عائزہ۔۔۔؟؟؟

ایان۔۔۔!!!

جب میں میٹرک پارٹ ون میں تھی تب مجھے میرے کسی کلاس فیلو نے پرپوز کیا تھا،،، اور وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا، مگر میں نے اسے کبھی ہاں نہیں کی نا۔ مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ تھا کیونکہ میں صرف آپ سے پیار کرتی تھی ایان صرف آپ سے اور میں نے ہمیشہ خود کو آپکی امانت سمجھ مجھے اس نے بہت فورس کیا پھر عرشہ کے ذریعے اس نے مجھے خط اور ہاں کرنے کا کہا مگر میں کسیے کر دیتی ایان،،،، تب عرشہ کو پہلی بار میں نے بتا دیا کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں اور ہماری شادی بھی ہوگی بہت جلد،،،، پہلے تو عرشہ کو یقین نا آیا جب آپکی

تصویر دکھائی آپ کے بارے میں بتایا تو عرشہ نے وہی بات مصطفیٰ چودھری کو بتادی،،،،، اور مصطفیٰ پیچھے ہو گیا مگر پھر پتہ نہیں کیوں،، اس نے ڈائریکٹ عرشی ایان۔۔۔۔۔!!!!  
یہ کہہ کر وہ دو منٹ کے لیے رکی تھی اور پیچھلا جیسے ہی یاد آیا تو آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ جو تو تمام بات ضبط اور غصے سے ہی سن رہا تھا اب کی بار ایسے پکارنے سے اعصاب ڈھیلے پڑے۔۔۔  
کک،، کیا ہوا۔۔۔۔

ایان عرشہ نے شایان بھائی کے ساتھ دھوکا ایا۔۔۔۔۔

ہاں تمھاری اس دوست نے شایان کے ساتھ دھوکا کیا ہے عازہ۔۔۔۔۔!!!

ایان چبا چبا کر بولا تھا کیا تھا وہ کیا سے کیا ہو گیا،،،، اور تم یہ سب اب مجھے بتا رہی ہوں پہلے کیوں نہیں بتایا عازہ تم نے مجھے یہ سب بتانا گوارا کیوں نہیں کیا میں میٹرک کے بعد کئی بار پاکستان آیا مگر تم نے نہیں بتایا کیوں  
۔۔۔۔۔???

آیان میں ڈر گئی تھی کہیں آپ مجھ سے دور نا ہو جائیں۔۔۔۔۔

عائزہ عائزہ عائزہ۔!!!!!!

تم نے غلطی کر دی۔۔۔۔۔ جب اس مصطفیٰ نے پرپوز کیا تھا عرشہ کو عرشہ نے ہاں کی۔

عائزہ نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

واٹ نان سینس۔۔۔۔۔!!!!

یہ کیا بکو اس ہے تو پہلے کیوں نہیں۔ بتایا عائزہ۔ جب وہ شایان کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ مجھے یہ بتایا گیا تھا وہ اسے دھوکا دے کر چھوڑ گیا ہے ایان۔۔۔۔۔!!!

واٹ ڈاہیل۔۔۔۔۔!!!

کہاں ہے وہ مصطفیٰ۔۔۔۔۔???

نہیں معلوم۔۔۔۔!!!

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عائرہ ہٹو اب۔۔۔۔

ایان رک جائیں میری بات سنیں۔۔۔۔

ابھی مجھے کچھ نہیں سننا عائرہ چپ ہو جاویہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کر واش روم۔ میں بند ہوا تھا۔۔۔۔

پچھے عائرہ نے سر ہاتھوں میں گرایا تھا۔۔۔۔

عالیان قریشی صبح اٹھ کر تیار ہو کر سیدھا یونیورسٹی آیا تھا، اب وہ اکیلا کلاس میں بیٹھا تھا آج تو مشا بھی نہیں آئی تھی صبح اٹھتے ہی وہ مشا کو اپنی عادت کے مطابق میج کرتا تھا آج بھی کیا تھا مگر جواب نہیں آیا تھا وہ اب خاصہ پریشان ہوا تھا اتنے میں سامنے سے نوبیاتا ایک پیار سا کپل اور ہر اک کی مرکز نگاہ بنا اندر داخل ہوا سب نے انہیں دیکھا وہ سیوج سے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ایک دوسرے کی بازو میں بازو ڈالے وہ چھ فٹ سے نکلتا

ایک حسین لڑکا اور اسکے ساتھ اسکے کندھے تک آتی ایک چھوٹی سی بے حد پیاری اسکی بیوی اسکے ساتھ چلتی اندر آئی اور آکر اپنی سیٹ پر بیٹھے،، سعیر نے گلاسز اتار کا کوٹ کی پاکٹ میں رکھا جبکہ زرش نے براؤن بالوں میں۔ ٹکایا۔۔۔

سعیر نے آکر پیچھے سے عالیان کے بالوں میں۔ ہاتھ پھیرا جسے ہوش نہیں تھی کہ پیچھے بہن اور دوست آکر بیٹھے ہیں۔۔۔

عالیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کہاں گم ہیں۔ آپ جناب۔۔۔؟؟؟

تم۔ لوگ کب آئے۔۔۔؟؟

ابھی جب تم مشوکے ساتھ خوابوں کی دنیا کے سیر کرنے نکلے ہوئے تھے کہاں کھوئے ہوئے تھے زرش نے مسکرا کر گال ہاتھ کے نیچے ٹکا کر اس سے پوچھا۔۔۔

بس کہیں نہیں اچھا۔۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔؟ وہ سعیر کے کندھے پر سر رکھتی بولی سعیر نے اسکا گال سہلایا۔۔۔

تمھاری مشا سے بات ہوئی۔۔؟؟

ہاں عالی کل ہوئی تھی میری بات بتا رہی تھی کامران انکل کی طبیعت خراب ہے انکی۔ سانس لینے میں دکت پیش آرہی ہے وہ انہیں میڈیسن دے رہی تھی تو کال کاٹ گئی کیا پتہ اسی وجہ سے آج وہ نا آئے کیوں تمھاری بات نہیں ہوئی کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں نا اوہ میرا فون نہیں اٹھا رہی۔۔۔ عالیان نے ماتھا سہلایا۔۔۔

اوو تو تم۔ گھر چلے جاتے نا سعیر زرش کے بالوں کو انگلی پر لپیٹتے بولا۔۔۔

ہمممم،،، یہ ٹھیک ہے ابھی لیکچر سٹارٹ ہونے میں ٹائم ہے نا گلے میں آتا ہوں وہ فٹ سے اٹھا اور باہر کی طرف بڑا تھا۔۔۔



اپنا بیگ تو لے جاؤ۔۔۔

زر شش نے آواز دی مگر وہ یہ جاوہ جا۔۔۔

اففف یہ لڑکا۔۔۔!!!

کوئی بات نہیں میری جان،،، اجائے گا بھی آپ اپنے اور میرے پر فوکس کریں۔۔۔

ہمم یونیورسٹی میں ہیں گھر نہیں۔۔۔!!!

زر شش نے لٹھ مار انداز میں کہا وہ سیدھا سامنے والے کے دل میں اتری تھی۔۔۔

تو کیا ہوا بھی کچھ دیر تک گھر چلے جائیں پھر آپکا سارا وقت میرا وہ بھی کونسا کم تھا! ٹیٹیوڈ سے بولتا اسکے دل پر بجلیاں گرا گیا،،، یہی اسکا ٹیٹیوڈ اسے بے حد پسند تھا،،، وہ مغرور سا ااا ہی تو اسے پسند تھا اسی ادا نے تو سعیر نے اسے اپنی طرف راغب کیا مگر وہ اپنے ہی نام کی ایک الگ ہی کونین تھی زرش شاہ،،،، سعیر شاہ کی بیوی،،،، وہ سعیر شاہ جو اپنے جزبات پر قابو پانا جانتا تھا سامنے دل میں یا دماغ میں کیا چل رہا ہے کسی کو بھنکنا پڑنے دیتا وہ بھی تو اسی کی بیوی تھی جی جی اپنے آپ کو کمپوز کرتی سامنے دیکھتی بولی۔۔۔

فار یور کائیریں ڈانفار میشن مسٹر سعیر شاہ۔۔۔

یس واٹ مسز سعیر شاہ۔۔۔!!!..

کہ اپنے پراس کیاتھا کہ مجھے 11 بجے گھر لے کر جائیں گے میں اپنی نیند پوری کروں گی دین ہم اپنا ویڈنگ لنچ کرنے چلیں گے۔۔۔

ا م م م ہاں ڈنٹر نہیں لنچ ٹھیک ہے ویسے بھی رات کو ڈنٹر کرنے جائیں گے تو میری چھوٹی سی جاتھک جائے گی ناااااااا اور پھر وہ سو جائے گی تو میں دوپہر والا کام۔ رات میں کروں گا کیونکہ کچھ کام رات میں اچھے لگتے ہیں،، ہیں نا۔۔۔!!!

وہ لب دبا کر اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتا سے سر تا پیر سرخ ہونے پر مجبور کر گیا،،،، وہ۔ بوکھلائی تھی بہت۔ برے طریقے سے،،، جبکہ سعیر نے لب دبا کر اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی اسنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

سعیر شاہ۔۔۔!!!

وہ دانت پیس کر غصے سے بولی تھی۔۔۔

سعیر نے برو آچکایا اور اسکی کمر پر سائیڈ سے انگلی پھیری تھی وہ غصے سے بھناتی اٹھی تھی۔۔۔

یو بے باک انسان ہٹیں یہاں سے وہ اسے پیچھے کرتی سب سے لاسٹ پر جا کر ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

سعیر گہرا مسکرایا تھا ایک تو میری جان شرمنا بہت جلدی جاتی ہے وہ سیدھا ہو کر سامنے کی جانب متوجہ ہوا تھا

---

◆◆ \_\_\_\_\_ ◆◆

عالیان کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد مشاکے گھر پہنچا تھا مگر گھر کا دروازہ کھلا تھا عالیان حیرانی سے گاڑی سے نکل کر اندر کی جانب۔ بڑھا جب گاڑی سامنے آیا۔۔

سر۔۔۔!!!

تمھاری میم کہاں ہے،، اور یہ دروازہ کیوں کھولا ہے،، عالیان نے پریشانی سے پوچھا۔۔

سر میم ہاسپٹل گئی ہیں۔۔۔

کیوں،، کیوں وہ ٹھیک تو ہے کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟؟

سر میم ٹھیک ہیں کامران انکل کی طبیعت کافی خراب ہے وہ بیہوش تھے،، وہ انہیں لے کر ہو اسپتال گئی ہیں۔۔۔۔

واٹ نان سینس،، مجھے بتایا کیوں نہیں،، ابھی وہ اس سے بات کر رہا تھا جب اچانک فون چنگارہ کسی ان نان نمبر سے فون دیکھ کر عالیان نے فوراً سے فون پک کیا۔۔۔

ہیلویس عالیان قریشی سپیکنگ۔۔۔۔

ع،، عالیان۔۔۔۔

فون میں سے مشاکی سسکتی آواز نے جسم سے جان نکالی تھی۔۔۔

مم،، مشاواہ بوکھلا یا تھا کیا وہ مشامیری جان وائی آریو کرائنگ۔۔۔؟؟

عالیان،،،بب،،،بابا۔۔۔!!!

واٹ مشاکیا ہوا انکل کو بتاؤ مجھے کہاں ہو تم رو تو نہیں میری جان تم مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔

عالی میں۔ ہاسپٹل میں ہو سٹی ہاسپٹل پلیززز آپ جلدی آجائیں مجھے آپ کی سخت ضرورت ہے،،، پلیزززز  
عالیان میں بہت اکیلی ہوں بابا ہوش میں نہیں آرہے۔۔۔

مشامیری جان،،، میں آرہا ہوں تم رونابند کرو آئی ویل بی دیر میری جان کیپ کوائٹ،،، عالیان فون کان سے  
لگائے ہی گاڑی میں بیٹھ کر بلوٹو تھ ڈیوائس کان میں۔ لگائی اور ہو سپٹل کی طرف روانہ ہوا۔۔۔

مشاڈونٹ کرائی رونابند کرو میری جان میں آرہا ہوں۔۔۔  
پر مشا کہاں کچھ سن رہی تھی اندر پڑے سن وجود کو آئی سی یو کے باہر کھڑی وہ اپنے باپ کو اکیسجن ماسک لگے  
ہوئے مشینوں میں جکڑے بے حد تکلیف میں دیکھ رہی تھی،،، کامران صاحب کو ہارٹ اٹیک آیا تھا وہ ہارٹ  
پیشنٹ تھے اور پہلے بھی ایک دفعہ ہارٹ اٹیک آچکا تھا اب آج بہت شدید آیا تھا ارد گرد ڈاکٹر جمع تھے،،، وہ باہر  
کھڑی رو رو کر اپنے باپ کی لمبی عمر کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

مشامیری جان تمہیں پتہ جب انسان کو مشکل آتی ہے ناتو سمجھو اللہ اسے آزما رہا، کہ اسکا بندہ اپنی تکلیف میں اسکو یاد کرتا ہے کہ نہیں رونے سے بہتر ہے آپ اپنے رب سے رجوع کرو میرا بچہ اس سے فریاد کرو اور خاص کر ان الفاظ کی تلاوت ضرور کرو۔۔۔

(2) سورة البقرة (مدنی۔ کل آیات 286)

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (156)

ترجمہ:

"وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔۔۔"

مشا کو جب یاد آیا کہ اسکی ماں نے چھوٹی عمر میں اسے یہ سیکھا یا تھا جب بہت پہلے کامران صاحب کو اٹیک آیا تھا تو اس نے جلدی سے اپنے سر پر حجاب لپیٹا اور اللہ کی طرف رجوع کیا اور کثرت سے یہ آیت پڑھنے لگی۔۔۔

اے اللہ میں تیری بندی ہو تیرے علاوہ اس دنیا کا نظام کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے مالک،،، بے شک تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرے ہی طرف لوٹنا ہے مالک میں بہت مصیبت میں ہوں میرے بابا کو ٹھیک کر دے اللہ

پلیززززز میرا نکلے سو اس دنیا میں کوئی نہیں ہے،، میری ماں کو تو آپ نے اپنے پاس بلا لیا میں نے کوئی شکوہ نہیں کیا آپکی رضا میں راضی ہوگی مالک مگر میرے بابا کو ٹھیک کر دیں پلیززززز وہ زمین پر بیٹھتی چلی گی جب سامنے سے عالیان بھاگا آیا۔۔۔

مشا۔۔۔!!!

وہ اسے دیکھ کر فوراً اسکے پاس آیا عالیان کہ آواز سن کر مشا نے سر اٹھایا اور اٹھ کر اسکی جانب لپکی اور جا کر اسکے کشادہ سینے سے لپٹی۔۔۔

عالیان۔۔۔!!!

بابا کو دیکھیں عالیان بابا کو کیا ہوا ہے۔۔۔ میرے بابا۔۔۔!!  
وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

مشا میری جان بی بریو،، کچھ نہیں ہوگا عالیان نے اسے اپنے کشادہ سینے میں چھپایا تھا۔۔۔

عالیان ان سے پوچھیں بابا کو کیا ہوا ہے رات کو میں نے انہیں میڈیسن دی تھی ان نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔

مشاعالیان اسے لیے بیچ پر بیٹھا تھا نرمی سے اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے تھے اور اسکے ماتھے پر پیار کر کے کمر سپلائی تھی۔۔۔

کیپ۔ کوائٹ مائی لوووو تم نے زرش کو بتا دیا میں مر گیا تھا مشا مجھے فون نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔

عالیان وہ تڑپی تھی،،، جھی چلائی،،، آگے باپ زندگی موت کے درمیاں تھا اور اب وہ پاگل ایسی باتیں کرنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

پلیزز عالیان مجھے دھڑی تکلیف مت دیجیے،،، میں مر جاؤں گی۔۔۔

مشااااا۔۔۔۔۔!!!!

وہ بھی تو ٹرپ گیا تھااا۔۔۔!!!

مشا کیپ کوائٹ میری جان ام۔۔۔ سوری مائی لووو۔۔۔



اس نے دوبارہ اسے خود میں چھپایا اور ریلکیس کرنا چاہا، جان تو خود کی بھی نکل رہی تھی۔۔۔

کامران صاحب کو سانس بلکل نہیں آرہی تھی انکی۔ وینٹیلیٹر پر شفٹ کیا گیا تھا اتنے میں ایک نرس باہر آئی

۔۔۔

نرسس کیسے ہیں ہمارے پیشٹ عالیان نے فور اسے اٹھ کر پوچھا مشا بھی پیچھے کھڑی ہوئی۔۔۔

سر آپ دعا کریں پلیزز زز انکی حالت بہت کریٹیکل ہے انہیں ہم نے وینٹیلیٹر پر شفٹ کیا ہے۔۔۔

کیا وینٹیلیٹر۔۔۔!!!

مشا چلائی مگر کیوں کیا مسلہ تم۔ میرے بابا کو کیوں تکلیف دے رہو۔۔۔۔

میم آپ پلیزز حوصلہ رکھیں انہیں سانس نہیں آرہی۔۔۔

مشا جان کالم۔ ڈاون مجھے بات کرنے دو،،، تم یہاں بیٹھو وہ اسے بیٹھا کر خود نرس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ہوا کیا ہے انہیں۔۔۔؟؟؟

دیکھیں انہیں بہت براہارٹ اٹیک آیا ہے والز بھی بند ہیں انکے بچنے کے چانس بہت کم۔ ہے آپ دیتھ  
سرٹیفکیٹ سائن کر دیں۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔!!!!

عالیان دھاڑا تھا۔۔۔

انہیں بچاؤ جیسے تیسے مجھے وہ زندگی بلکل ٹھیک چاہیے ہیں،، یہ دیکھ رہی ہے لڑکی،،، یہ بیوی ہے میری اندر پڑے  
وجود میرے سسر ہیں،،، یہ انکے بغیر نہیں رہ سکتی،، اور میں اسکے انہیں کچھ ہوا تو یہ نہیں رہ پائے گی مجھے اسکی  
آنکھوں میں یہ انسو نہیں چاہیے،،، مجھے یہ ہنستی کھیلتی چاہیے میرے سامنے،،، یہ سب تم لوگوں کے ہاتھ میں  
اپنے اس سینئر ڈاکٹر کو کہہ دوو میرا حکم ہے وہ مجھے ٹھیک چاہیے جتنا پیسا ااااا چاہیے لوووووو باہر سے ڈاکٹر  
ارنج کروووو مجھے وہ وجود ٹھیک چاہیے سمجھیں تم ورنہ اس ہو سپٹل کو آگ لگا دو گا میں سمجھیں اب دفعہ ہو  
یہاں سے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔

نچ،،، جی وہ اس پاگل آدمی سے ڈرتی اندر بھاگی تھی۔۔۔

مگر افسوس،،، افسوس عالیان قریشی شاید آج تمہاری ساری دولت تمہاری پہچان کسی کام نہ آنے والی تھی کیونکہ تمہارے پاس جتنی بھی دولت ہو جتنی بھی پاور ہو،، دنیا کے نظام کو چلانے والا صرف ایک ہے صرف ایک وہ ہے رب،،، رب سے بڑا کوئی نہیں ہے۔۔۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔۔۔

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔

تم کون ہوتے ہو تمہاری دولت کا کوئی کمال نہیں ہے وہ جسے چاہے پیدا کرے جسے چاہے اپنے پاس بلا لے آج تم شاید اپنی ساری دولت بھی لگا دیتے تب بھی کوئی فرق نہیں۔ پڑتا۔۔۔ وہ پلٹ کر مشاکی جانب آیا تھا اور مشا کا سر اپنے کندھے سے ٹکایا تھا وہ روتی روتی نڈھال ہو رہی تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ادھر عالیان کی اپنی جان لبوں پر آئی ہوئی تھی۔۔۔



دوسری طرف احان اور ایہا معمول کے مطابق ہی لمس یونیورسٹی آئے تھے،،، وہ مخصوص انداز میں کلاس میں بیٹھے تھے ایہا اس سے چھوٹی موٹی باتیں کر رہی تھی اور وہ تحمل اور پیار سے انکا جواب دے رہا تھا۔۔

احان علیشہ کہاں ہوتی ہے وہ کیوں نہیں آتی اب۔۔؟؟

جانے کہاں سے اسکے دماغ میں آج علیشہ آئی تھی جبھی احان سے پوچھ گئی۔۔

احان کے رنگ اڑھے تھے۔۔۔

تمھی۔ کہاں سے یاد آگئی وہ میرا بچہ۔۔؟؟

ویسے ہی احان کچھ دنوں سے سن رہی ہوں کہ وہ ہمارے نکاح والے دن اسکی دیتھ ہوگئی تھی۔۔

یہ ریو مر چل رہا ہے کہاں ہے وہ۔۔۔

اب کی بار احان کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔



تو میں نے کب کہا نہیں کرتی تھی پر فنکشن پر بلکل اگنور وہ اسکے چہرے پر سے آوارہ لٹ کو پیچھے سکیر تا بولا اور اسکے چہرے پر پھونک مار تا بولا وہ۔ کھکھلاتی۔۔۔

اپنا فون دیں نا مجھے احان۔۔۔!!

وجہ جان احان۔۔۔؟؟

مجھے گیم کھیلنی ہے نا اس پر پب جی والی آپکے والی۔۔۔

پتہ ہے نہیں نہیں کھیلی جاتی،، پڑھ لو کوئی نہیں کھیلنی خراب ہو جاتی ہے۔۔۔

نہیں ہوتی نا میرے لیے گیم نہیں خراب کر سکتے۔۔۔

پرائیویسی ہوتی ہے میری جان اس میں۔۔۔

کیسی پرائیویسی ایہا آئی برو آچکا کر بولی احان نے لب دبایا۔۔۔

میری جی ایف سے باتیں۔ ہیں اس میں۔۔۔

احان۔۔۔!!!

سامنے والی کا صدمے سے برا حال ہوا تھا جی ایف اسکے شوہر کی کہاں برداشت تھا۔۔۔

احان میں جان سے مار دوں گی اس کٹی کل و تری کو کون ہے وہ اور آپ مجھے جو مکھن لگاتے ہیں میری جان،،،  
میرا بچہ وہ سب کیا ہے وہ رو دینے کو ہوئی اور اسکے سینے پر مکے برساتی بولی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

سچ میں جان سے مار دوں گی۔۔۔

ہاں ہاں آپ میرے ہیں میں کیوں کروں کسی کے ساتھ آپکو شئیر احان مجھے آپ کسی کے ساتھ برداشت نہیں  
جو میرا ہے وہ میرا ہے احان۔۔۔





عرشہ اب اس وقت اپنے گھر میں نمرہ کے ساتھ رہتی تھی اب بھی وہ ریڈ کلر کا بیک ساٹاپ پہنے نیچے بلو جینز پہنے گلے میں پینڈنٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے کوئی ناول پڑھ رہی تھی ناول کا کپل کچھ یونہی تھا کہ لڑکی کے ماں باپ کوئی بھی نا تھا، اور لڑکا فورسٹ میرج کے بعد اسے خود کے پاس لے آیا تھا اسکا بے حد خیال رکھتا،، اسکی تمام۔ تر ضروریات پوری کرتا بے انتہا پیار کرتا تھا اسے دو منٹ کے لیے شایان قریشی یاد آیا،، وہ یونہی اسکے ساتھ ہوتا اسکی تمام۔ ضروریات کا خیال رکھتا، اسے زرا سی انچ بھی آنے نادیتا تھا،، جو بھی تھا وہ اس سے شدید محبت کرتا تھا جس کا اس بے حس انسان کو اچھے سے پتہ تھا واقف تھی اس سے وہ،، اب بھی اسکی تمام تر تکلیفوں سے واقف تھی وہ کہاں جا رہا ہے کہاں آرہا ہے،، کیا کرتا ہے اسکی حالت سے واقف تھا دو منٹ کے لیے دل ضرور ڈوبا تھا کیونکہ کہیں نا کہیں سلمی بیگم کی پرورش تھی مگر خون تو نمرہ کا تھا۔

نہیں عرشہ نہیں وہ محض تمہارے لیے ایک کھلونا تھا،، کوئی محبت نہیں تھی تمہیں اس سے محض ایک بدلہ تھا اور کچھ نہیں کمون عرشہ سوری فامیہ کمون فامی بی آگرل یار،، ابھی وہ خود سے مخاطب تھی جب نمرہ اسکے پاس آئی۔۔۔

یہ میری جان واٹس اپ۔۔!!

یس مام نتھینگ سپیشل یوٹیل۔۔۔!!

ہممم کوئی بات پریشان کر رہی ہے میری پرنسز کو۔۔۔  
نمرہ کو یہ فامیہ سب سے زیادہ عزیز تھی کیونکہ اس نے وہ کر دیکھا یا تھا جو علیشہ ناکر سکی تھی اس نے شایان کو  
پھنسا یا قریشی فیملی کو برباد کرنے کی بلکل اچھی ترکیب چلی تھی اس لیے اسے یہ بہت عزیز تھی جبھی اسکی لاڈلی  
بھی تھی کچھ بچپن سے دوری کی وجہ سے بھی یہ اسے عزیز تھی سب سے زیادہ یہی اسکی امیدوں پر پوری اترتی  
تھی مگر جلد دائمہ سے بھی اسے ایسی محبت ہونے والی تھی۔۔۔

کیا بات ہے فامی کوئی یاد آرہا ہے سلمی بیگم یا پھر وہ شایان۔۔۔؟؟

میں جانتی ہوں کہ محبت میں انسان برباد ہو جاتا ہے مگر وہ تو محض ایک کھلونا۔ تھانا تمہارے مطابق تمہیں اس  
سے محبت تھی نہیں۔۔۔

نن،، نہیں مام کیسی باتیں کر رہی ہیں میں تو ویسے ہی کچھ سوچ رہی تھی،،،،، اسکے بارے میں میں کچھ نہیں سوچ رہی مجھے کوئی مطلب نہیں اس انسان سے،، بانی داوے آپ بتائیں مجھے علیشبہ کہاں ہے،،، سنا اسکی دیتھ ہوگی کیا کہ۔۔۔ سچ ہے۔۔۔؟؟؟

باہا باہا باہا نمبرہ کا تہتہ گھونجا تھا مار دیا میں نے اسے فامی،، مار دیا۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

لیکن کیسے ماما۔۔۔؟؟؟

اسکی موت میرے ہاتھوں لکھی تھی کیونکہ جو تم نے کیا وہ وہ ناکر پائی،، اسے محبت ہوگی تھی احد قریشی کے چھوٹے بیٹے احان سے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

احان سے۔۔۔؟؟؟

ہاں اور خون نے جوش مارا تھا اس لیے وہ اسے بہت عزیز تھا اسکے لیے مجھے غلط کہہ رہی تھی میری پرورش کو مگر کب تک آخر انکا خون تھا اب تو وہ میرے کسی کام۔ کی نہیں تھی اس لیے مار دیا مگر فامی ایک بات کی مجھے بہت ٹینشن ہے۔۔۔

وہ کیا ماں۔۔۔؟؟؟

یار بات یہ ہے اسے میں مے خود مارا تھا، اور اب مجھے ٹینشن ہے صاف اسکی گردن پر نشان تھے اس وقت میں ہی وہاں موجود تھی مگر کبھی کسی کو پتہ چل گیا یا کوئی بھی اسکا قصہ کھل گیا کیونکہ میں جانتی ہو قریشی خاندان کو وہ پیچھلے گڑھے مردے اکھیڑنے میں ماہر ہیں۔۔۔

تو اس میں کونسی بڑی بے ہے میری پیاری ماما فامیہ جو دائمہ کو کال ملا رہی تھی اس نے پک کرتے ہی سن کر بولا

۔۔۔

اوو کیسی ہے میری جان۔۔۔؟؟

بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟

میں بلکل ٹھیک۔۔

فامی تم کیسی ہو۔۔؟؟

بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں کب آرہی ہیں۔۔؟؟

بہت جلد بہت جلد د کسی کی تباہی کے ساتھ پاکستان حاضر ہو گئی۔۔

کون کس کی۔۔؟؟؟

زرشش شاہ کی،،، جس نے مجھ سے میرا جنون اور فتور چھین لیا سعیر شاہ کو واپس لینے اس سے چھیننے اس سے برباد کرنے دائمہ جلد آرہی ہے آج سے کئی سال پہلے میری ماں سے اسکی ماں نے احد کو چھینا تھا میں اسکی بیٹی سے سعیر چھین کر اسے برباد کر دوں گی اسکی بات میں اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا نمبرہ چہک اٹھی۔۔۔

آئی لو یو دائمہ تمہارا یہی جنون مجھے بہت پسند ہے جلدی اجاؤ۔۔

اوں گی اور اپ کیوں ڈر رہی ہیں یار،،، کونسا مشکل ہے ڈال دیں علیشہ جس کی دیوانی تھی اس پر یہ کیس کہ اپنی محبوبہ کے لیے علیشہ جسے پسند کرتی تھی احان،، اس نے علیشہ کا قتل کر دیا ہو سپٹل والے ڈاکٹر اور نرس کو چار پیسے دے کر اپنے قابو میں کریں اور ڈال دیں کیس قصہ ختم بربادی الگ۔۔۔

واووووو دائی ناٹ بیڈ یار رررر کل ہی یہ کام کرتے ہیں۔۔!!  
نمرہ فوراً سے مانی۔۔۔

قریشی فیملی کا وقت ختم،،، بربادی شروع تینو ایک جان دار قہقہ لگا کر ہنسی تھیں اپنے گندے عزائم پر۔۔۔

ڈاکٹر ایچ چودھری اپنی ڈیوٹی سے گھر آئی تھی،، آکر فریش ہو کر نیچے آئی تو کنول چودھری نیچے ہی بیٹھی تھیں

۔۔۔

ہیلو ماماؤ آریو۔۔۔؟؟

اُم گڈ ڈوائس اپ۔۔۔!!

نتھینگ مام۔۔۔!!

راج میں سوچ رہی ہوں تمہاری شادی کر دو وہ اسکو کھانا سر و کرتی کنول بولیں۔۔۔

واٹ ماما شادی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی وادی۔۔۔

وجہ میری جان کیوں۔۔۔??

بس نہیں کرنی کہانا میں یہ شادی وادی کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتی ابھی۔۔۔

دیکھو راج ایک نایک دن سب کو جانا ہوتا اور ایسے بھی میں چاہتی ہو میری شہزادی کے لیے کوئی پیار اس شہزادہ آئے،، بلکل شایان قریشی جیسا وہ جان کر شایان کا نام لیے بولیں۔۔۔

رابیع کھانا کھلاتی بری طرح کھانسی تھی اور پانی انڈیلا۔۔۔

واٹ شایان۔۔۔۔

ماما پلیز زفار گاڈسیک وہ انسان کسی۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہوئی ایکدم رکی تھی کیونکہ اس نے کچھ سوچ کر چپ رہنے میں ہی بہتری جانی۔۔۔

کیا ہو گیا رابع اتنا پیارا بچہ ہے،، رسپانسیبل آمنہ کے مطابق اسکا ڈلہ بیٹا۔۔۔

ہا جھی تو سر چڑھا ہوا ہے بگڑا نواب زادہ۔۔۔

کیا کچھ بولا۔۔۔

نہیں،، ابھی نہیں ماما پلیز زز بعد میں اسکے بارے میں بات کریں گے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کھانا کھاؤ کنول نے اسے دیکھ کر نفی میں۔ سر ہلایا اور کھانا کھانے لگی مگر دل کی بات فرش کا سینا  
چیرتی عرش پر پہنچی تھی وقت بتاتا کیا سے کیا ہونا تھا۔۔۔



دوسری طرف مشااا کارور و کر بحال ہو رہا تھا،، ڈاکٹر کوئی تسلی بخش جواب دینے کو تیار نا تھے وینٹیلیٹر پر لگے وہ کامران صاحب بلکل بے جان تھے،، ڈاکٹر صاف صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ آپ وینٹیلیٹر سے اتار لیں خاموخواہ انہیں تکلیف ہو رہی ہے،، یہ بلکل بے جان ہیں،، آپ انہیں لے جاسکتے ہیں،، مشانے یہ سنا جسم سے جان نکلی تھی۔۔

نہیں عالی یہ بکو اس کر رہے ہیں ہم نہیں اتروائیں گے وینٹیلیٹر سے بابا کو وہ ٹھیک ہو جائیں گے وہ کسی صورت بھی ماننے کو تیار نا تھی اس نے تو دیتھ سرٹیفکیٹ پھاڑ کر پھینکا تھا اب بھی وہ پورا ہو سپٹل سر پر اٹھائے بیٹھی تھی۔۔

عالی۔۔!!!!!!

عالی،، پلیز بابا کو بچائیں میں مر جاؤں گی عالی پلیز زرز بابا کو میں ہوش میں آئیں مجھ سے بات کریں عالیان آپ میری ہر بات مانتے ہیں کہیں نااااااااااا عالیان ماا کووو۔۔

مشامیری جان،، اس پر اللہ کا۔ اختیار ہے ہمارے لیے بہتر ہے ہم۔ بابا کو مزید تکلیف نادیں اور انہیں سنٹیلیٹر سے اتار دیں پلیزز زمشااا امیری بات کو سمجھو۔۔

اللہ کی رضا میں راضی ہو جاؤ میری جان۔۔۔

عالی،، مشانے اسے گریبان سے پکڑ پکڑ کر جھنجھوڑاا۔۔۔

نہیں یہ بکو اس ہے عالی میں ایسا نہیں کرنے دوں گی سمجھے آپ وہ زندہ ہیں کچھ نہیں ہواااا نہیں سمجھے آپ وہ دھاڑی۔۔۔

عالیان نے اسے ایک جھٹکے سے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا ہوش میں آؤ مشاااااا ہوش کروو وہ جا چکے ہیں مت دو انہیں اور تکلیف،،، پلیزز زچپ ہو جاؤ وومان جاؤ وہ چلے گئے ہیں اپنی اتنی ہی لکھو کر آئے تھے اللہ کی رضا میں راضی کرو ہٹو وہ اسے بیچ پر بیٹھا کر اندر ڈاکٹر کہ طرف بڑھا تھا،، ایسا نہیں تھا سے غم نہیں ہے مشاکا درد اسے اپنے سینے میں اٹھتا محسوس ہو رہا تھا،،، وہ کیا حال کرنے والی ہے وہ واقف تھا،،، وہ۔ کتنا ٹچی ہے کامران انکل سے وہ جانتا تھا مگر وہ بھی کیا کرتا،، قسمت کو یہی منظور تھا۔۔۔

مشائینچ پر بیٹھ کر ساکت ہوئی تھی بابا۔ ایک لفظ تکلیف سے منہ سے نکلا تھا وہ بالکل سپاٹ ہوئی تھی۔۔۔

عالیان اندر آیا،، ڈاکٹر کو کہا وہ کامران صاحب کو سنٹیلیلٹر سے اتار دیں،، ڈاکٹر نے اسکے کہے پر عمل کیا محض دو منٹ تک وہ سانس کے رہے تھے ڈاکٹر نے انہیں ایک دفعہ کی کوشش لیتے ہوئے آرن کے جھٹکے دیے تھے مگر نادر وہ اپنا آپ اپنے رب کو۔ لٹا چکے تھے،،،، جہاں سے آئے تھے وہی جا چکے تھے رب نے اپنی امانت واپس لے لی تھی کامران صاحب انتقال کر گئے تھے،،، عالیان دم۔ باخود انکو دیکھ رہا تھا،، ڈاکٹر اسکی جانب آئے،، ائم سوری مسٹر عالیان۔۔۔

ہی از نو مور۔۔۔

عالیان نے پاؤں نیچے سے زمین کھسکی تھی،،،، آنکھیں زور سے بند کیں تھیں،،، ایک اتاولہ آنسو گال پر سڑکا تھا مگر اسے مضبوط رکھنا تھا اپنے آپ کو مشاک کے لیے،،، مشاکو سنبھالنا تھا اسے۔۔۔

اعزالان تو اے روگ پرانے آج دے نہیں۔۔۔

ٹڑجاوان جے باپ

تے مڑ کے لبدے نہیں۔۔۔

ٹڑجاوان جے باپ

تے مڑ کے لبدے نہیں

سب تو اوچیاں سنگد اں یاروں باپ دیاں۔۔

جس کے صدقے بندیاں قسمتیں آپ دی اں

کامران صاحب کی باڈی کو کوور کیا گیا تھا اور انہیں باہر کے کر آیا گیا تھا اب انہیں گھر کے کر جانا تھا عالیان نے بیٹے کی طرح سارے انتظام دیکھے دیٹھ سرٹیفکیٹ پر سائن کیا اور باہر آیا جہاں مشا اپنے باپ کی دیتھ باڈی دیکھ کر ساکت ہوئی تھی جیسے یقین ناکرنا چاہتی ہو۔۔۔

دائمہ حمدانی کے پاس وقت کم تھا کیونکہ وہ دونوں ایک ہو چکے تھے خبر ملی تھی دونوں کی شادی ہوگی ہے انکا ملن ہو گیا تن بدن میں آگ بھڑکی تھی اففف آخراں جیسی ہی نکلی یہ زرش بھی اگر تم بہت آسانی سے میرے راستے سے ہٹ جاتیں تو تمہیں بلکل تکلیف ناہوتی مگر تم نے میرے راستے میں مزید کانٹے بچھائے میرے سعیر شاہ کو چھین لیا تمہاری اس دوٹکے کی خوبصورتی پر مر مٹا ہے نااا اور اگر یہ خوبصورتی ہی نارہے تو وہ سیگریٹ کے کش لیتی بہت بھیانک سوچتی خباثت سے مسکرائی تھی چلو میں اب اتنی ظلم بھی نہیں تمہاری یہ خوبصورتی میرے لوگوں کے بہت کام آسکتی ہے،،، مگر اگر تمہارا وجود کسی کام۔کانارہے اب کی بار وہ کھل کر ہنسی تھی

جب اسکے ساتھ آکر رضا اسکے پاس آکر کھڑا ہوا تھا دائمہ کے رضا سے اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی اب وہ آئے دن اسکے گھر بھی آتا تھا کیونکہ وہ اسکے کافی کام آنے والی تھی اور وہ دائمہ کے۔۔۔

جبھی وہ آکر اسکے پاس ٹیرس میں کھڑا ہوا دونوں نے اکٹھے سیگریٹ کے دھوئیں منہ سے نکال کر فضا میں چھوڑے تھے،، اپنے ساتھ کسی اور کی موجودگی کے احساس کے تحت دائمہ نے چہرہ مڑا تو وہ خبیث آدمی ساتھ کھڑا سیگریٹ نوشی میں مصروف تھا وہ اسے دیکھ کر گہرا مسکرائی۔۔۔

آگئے تم۔۔۔؟؟

ظاہرہ ڈارلنگ انا ہی تھا تمہارے پاس تو۔۔۔

خیر دو گھنٹے بعد کی فلائٹ تم ابھی کیوں آگئے ہو۔۔۔؟؟

تو کوئی بات نہیں گھنٹا تمہارے ساتھ سپینڈ ہو جائے گا ویسے بھی آج میں کافی تھکن کا شکار ہو میری تھکن اتارنے میں میری مدد کرو وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود کے قریب کرتا بولا۔۔۔

نہیں،،، آج نہیں پھر کبھی،،، ہمیں جانا ہے،،، مجھے تیاری کرنی ہے۔۔۔

ناٹ ایٹ آل،، میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو وہ اسے جھٹکے سے اٹھا کر اندر لایا اور بیڈ پر پٹخا۔ اور خود اس پر پوری طرح جھکا تھا۔۔

دیکھو رضا آج نہیں۔۔۔۔ اس کے الفاظ منہ میں دم توڑ گئے جب وہ مکمل اسکی بولتی بند کرتا اس پر قابض ہو اوہ آج پھر اسکے ساتھ روزانہ کا کیا گناہ دوبارہ کرنے جا رہا تھا (استغفرُ اللہ)۔۔۔

شایان پتہ نہیں پورے دو ہفتے سے ساری راتیں باہر گزار کر ادھر ادھر بھٹکتا وہ نا جانے اس سچ کو قبول نہیں کر پا رہا تھا وہ بھٹکتا آج گھر آیا تھا جہاں سامنے ہی آمنہ بیگم سر ہاتھوں میں پکڑے بیٹھی تھیں،، انہیں بھی تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ سلمی بیگم سے مل کر آئیں تو ان نے جو بتایا آمنہ کے پاؤں نیچے سے زمین کھینچنے کو کافی تھا نمبرہ کی بیٹی کو وہ کیسے اپنی بہو۔۔

واٹ دا ہیل۔۔!!!

پھر بھی اس کمینہ کی بیٹی میرے بیٹے کو برباد کر گئی۔۔

اففف۔۔۔!!!

یہ سوچ سوچ کر ہی دماغ پھٹ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے آخر ہمیشہ سے اس عورت کا سایہ اپنے گھر سے دور رکھنے والی کا آج اپنا بچہ اس ناگن کی بیٹی کے زد میں آ گیا یہ سوچ کر ہی دماغ پھٹ سارا ہوا تھا۔۔۔

شایان ماں کو دیکھتا ان کے پاس آیا،، جو شاید کوئی فیصلہ لے کر آیا تھا۔۔

اما۔۔۔!!!

ایک بہت پیارا سا لمس جو بچپن سے ہی بہت ہی اچھوتا اور خوبصورت لمس جسے پا کر سکون ملتا تھا اپنا لاڈلہ پیارا سب سے پہلا بیٹا شایان کا لمس کندھے پر محسوس کر کے وہ فوراً پلٹی تھیں۔۔۔

شایان۔۔۔!!!

وہ اٹھ کر اس سے لپٹیں۔۔

وہ بھی ماں کی آغوش میں چھپ سا گیا اتنے دنوں کی ازیت شمار کرنے لگا جہی دونوں آنکھوں سے آنسو گالوں پر بہتے تھے۔۔۔

شایان کہاں ہوتے ہو تم میر بچہ،، تمہیں پتہ تم کتنی راتوں سے گھر سے باہر ہو،، رات گھر نہیں آتے،، صبح فجر کے بعد دن دہلے تم۔ گھر سے غائب ہوتے ہو۔۔۔

کر کیا رہے ہو تم۔۔۔؟؟

ماما میں تنگ آچکا ہوں،، مجھے خود سے وحشت ہوتی ہے ماما اس دنیا سے وحشت ہوتی ہے ماما،، مجھے کہیں سکون نہیں ہے۔۔۔

شایان۔۔۔!!!

امنہ تڑپی تھیں۔

شایان کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میرا بچہ تم ایسے کیوں بول رہے ہو،، میں جانتی ہوں تمہیں اس ازیت میں مبتلا کرنے والی وہ عرشہ ہے،، پر تم بھول جاؤ شایان،، تمہارے غموں کا مدواہ کرنے کے لیے۔۔۔  
امنہ کے باقی الفاظ منہ میں رہے جب وہ جھٹکے سے ماں سے الگ ہوا تھا۔۔۔

ہر گز نہیں سوچنا بھی مت ماما کہ میری شادی کر دیں گی آپ،، میں کوئی شادی نہیں کروں گا،،،،، نامیں بھول۔ سکتا ہوں،، آپ خود بتائیں ماما کیا اتنی جلدی سب کچھ بھولا جاسکتا ہے بولیں مجھے بتائیں،،،،، کیا آپ اپنی



پہلی سے محبت جسے آپ عشق کر بیٹھو وہ بھول سکتا ماما آپکو،، ماما میں یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں جانا چاہتا ہوں مجھے سانس نہیں آتا پلیز مجھے روکیں مت ماما۔۔۔

پر شایان ابھی تو تم لندن سے آئے تھے اب دوبارہ میں کیسے تمہیں خود سے دور کر دوں تمہیں پتہ ہے نامیں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز ز شایان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اکیلے رہ کر کہاں سنبھل پاؤ گے شایان ،، میں نے تمہیں یہ تو نہیں سیکھایا شایان تم کیوں پاگل پن کر رہے ہوں،، وہ تمہیں استعمال کر کے دھوکا دے گی ہے میں نے ہمیشہ تمہیں یہی سیکھایا ہے،،،، کہ جسے تم چاہتے ہو اسے پاؤ،، اور یہ بھی جو تمہارے حق میں بہتر ہو گا تمہیں اللہ اس سے خود نوازے گا جو نہیں وہ تم سے دور ہو جائے گا اس میں اللہ کی بہتری ہے شایان وہ تم سے کھیل کے گی ہے نا ااا تمہیں نہیں مل سکتی تو بزدلوں کی طرح چھپ کر مت بیٹھو شایان مرد بنو اسے ڈھونڈو شایان،، اسے پکڑو اور برباد کر دو۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔!!!!

وہ تڑپ ہی ہو تو گیا۔۔۔

میرے میں ہمت نہیں ہے ماما اسے برباد کرنے کی نامیں اسے برباد کر سکتا ہوں،، میں یہاں رہوں گا تو گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گا ماما پلیز مجھے کچھ وقت دیں۔۔

ماما۔۔۔!!!!

ابھی وہ بات کر رہے تھے جب احان بھاگا ہوا باہر سے آیا تھا جسے عالیان کی کال آئی تھی کہ کامران صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔

کیا ہوا احان تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو سب خیریت ہے نا۔۔۔؟؟؟

ماما وہ بھائی کی کال آئی تھی عالیان بھائی کی۔۔۔

کیا ہوا عالیان۔ کو از ہی آل رائٹ۔۔۔؟؟

جی ماما، وہ کامران انکل۔۔۔!!

کیا ہوا کامران صاحب کو احد صاحب جو سیڑھیوں سے چلتے آرہے تھے احان کو گھبرا یاد دیکھ اور کامران صاحب کا نام۔ سن کر وہ فوراً نیچھے اترتے بولے۔۔۔

ماما کامران انکل کی دیتھ ہو گئی ہے،، بھائی کی کال آئی تھی انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا وہ آج انتقال کر گئے ہیں۔۔۔

اوو شٹ۔۔۔!!!

یہ تم کیا کہہ رہے ہو احان۔۔۔؟؟

سچ کہہ رہا ہوں ڈیڈ۔۔۔

ہمیں تو وہاں جانا چاہیے پھر احد۔۔۔

ہاں جلدی چلو فوراً وہاں پہنچنا ہے ہمیں۔۔۔

ماما میں بھی چلو گا۔۔۔!!

شایان فوراً بولا جو بھی تھا کامران صاحب گھر کے افراد جیسے تھے ویسے بھی بھر کی چھوٹی بہو کے والد اسکا شریک

ہونا بنتا تھا۔۔۔

سہی چلو۔۔۔!!

وہ سب باہر نکلے کامران صاحب کے گھر پہنچا تھا۔۔۔

مشا اپنے بابا کی ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر ایک دم ساکت ہوئی تھی جسے یقین نہیں آرہا ہو یہ اسکے بابا ہیں وہ یک ٹک بیٹھی ڈیڈ باڈی کو ایسے گھور رہی تھی کہ جیسے کامران صاحب اٹھ جائیں گے مگر جانے والے لوٹ کر کب آتا ہے۔۔۔ عالیان نے اسے دیکھ کر لب کاٹا، وہ کوئی رسپانس نہیں دے پارہی جو تب سے رورہی تھی ب جب رونا چاہیے تھا تو وہ جیسے پتھر کی ہو گئی تھی اس سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے کہ کیسے سنبھالے گا وہ مشا کو و جھبی وہ لب کچلتا اس تک آیا۔۔۔

مشا۔۔۔!!!

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے اسے بلایا، مشا نے اسے طرح گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

اٹھو میری جان،، گیٹ اپ اسے جھک کر کندھوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑے کیا اور حصار میں لیا۔۔۔

ہمیں گھر چلنا ہے مشا،، وہ مشا کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے اور قرب سے بولا،، کامران انکل کی باڈی کو گھر لے کر جانا۔۔۔

کیو۔، کیوں لے کر جانا ہے عالی انکی طبیعت خراب ہے نامیرے ناکہنے کے باوجود کیوں آپ نے بابا کو وہ سنٹیلیٹر  
سے اتاروایا کیوں۔۔۔۔۔!!!!

وہ دھاڑی تھی جبکہ عالیان نے آنکھیں بند کیں تھیں۔۔۔

مشاجان کالم۔ ڈاون،،،، ہی از نو مور میری جان۔۔۔

What the hell are you saying aliyan Qureshi.....!!!!

Are u out of ur senses ....!!!

وہ۔ غصے سے اس پر چنگاڑا اٹھی تھی جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی عالیان شاید اسکا رد عمل جانتا تھا جبھی صبر کا  
دامن تھامے بیٹھا تھا اسے پتہ تھا آگے تو اسکا رد عمل شدید ہوگا۔۔۔۔

I'm in my senses Mrs aliyan ...

But u r. Out of ur senses .....!!;

وہ بھی دھاڑا۔۔۔!!!

یہ نہیں ہو سکتا ایسا نہیں ہو سکتا میرے بابا مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے عالیان یہ جھوٹ ہے وہ اسکے مضبوط حصار کو توڑتی اپنے بابا کہ جانب آئی۔۔۔

ہیے بابا۔۔۔!!!

گیٹ اپ،،، یور مشو واز کالنگ یو ڈیڈ گیٹ اپ۔۔۔!!!  
وہ ان کے منہ پر سے چادر ہٹاتی انکے چہرے پر دیوانہ وار جھکتی ہوئی بولی۔۔۔

بابا،،، بابا پلیز زٹالک وڈمی،،، آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے بابا،،، اٹھیں،،، آپ نہیں اٹھیں گے تو میں مر جاؤں گی،،، آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ رہے گے ہمیشہ مجھے اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتے بابا،،، مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔۔

وہ روتی پاگل ہوتی چلائی جا رہی تھی جبکہ اس کے الفاظ پیچھے کھڑے انسان کو اندر سے چھلنی کر گئے جی وہ چلایا

۔۔۔

مشااااا۔۔۔!!!!!!

مشاڈونٹ یوڈیر اٹھو وہ فوراً اسکی جانب بڑھا اور اسے تھام کر اٹھایا،، اسکے الفاظوں نے عالیان کی جان نکالی تھی  
 ،،، وہ روتی ہوئی بامشکل کھڑی ہوئی،، عالیان کہیں نا۔ ان سے یہ آپکی بات مانتے ہیں،، انہیں کہیں اٹھیں بات  
 کریں ہم سے وہ اسکی طرف چہرہ کر کے گویا روتی ہوئی بولی۔۔۔

عالیان نے اسے اپنے کشادہ سینے میں بھینچا تھا،، جس کے الفاظوں سے روح تک چھلنی ہوئی تھی۔۔۔

مشاااااا۔۔۔۔۔!!!

کالم۔ ڈاون صبر رکھو۔ میری جان،، تمہیں مضبوط بنانا ہے،، پلیز مشا مجھ سے دور مت ہونا میری سانسیں بند  
 ہو جائیں گی پلیز زز۔۔۔

اس وقت میری ہو رہی ہیں عالیان۔۔۔۔۔!!!

نہیں میری جان تمہیں اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے وہ اسکے بالوں پر بوسا دیے بولا۔۔

نہیں میرے سے نہیں رہا جائے گا عالیان انہیں اٹھائیں پلیز ز انہیں بولیں واپس آجائیں بابا۔۔۔۔۔!!!!

مشامیری جان وہ جہاں گئے ہیں میں چاہ کر۔ بھی نہیں واپس لا سکتا انہیں واپس،،،، اگر میرے بس میں  
 ہوتا میری جان میں تمہارے ایک آنسو کے بدلے اپنی جان دے کر انکل کو واپس لے آتا۔۔۔۔  
 گھر چلو میری جان پلیز خود کو تکلیف نہیں دو وہ اسکی آنسو سے ترچہ لے کر صاف کرتا بولا اور مشکل سے اسے  
 لے کر باہر نکلا،،،، کامران انکل کو ایسبو لینس کے ذریعے گھرانے کا کہا خود مشا کو۔ لے کر گھر کی طرف نکلا تھا وہ  
 ---

سعیر شاہ اور زرش اپنی کلاس سے باہر نکلے تھے لیکچرز اور ہو چکے تھے اب انکو۔ گھر جانا تھا وہ چھوٹی موٹی نوک  
 جھوک کرتے ایک دوسرے کو تنگ کرتے باہر نکلے تھے جب سامنے ایہا پر نظر پڑی جو بیٹنج پر بیٹھی شاید انہیں  
 کا۔ انتظار کر رہی تھی گھر جانے کو احان تو جا چکا تھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!

زرش نے اسے ایہا کو۔ دیکھتے ہی پکارا۔۔۔

جی سعیر کی جان۔۔۔!!!



سعیر وہ ایہا بیٹھی ہے نا۔۔۔؟؟؟

سعیر نے اسکے اشارے کی جانب دیکھا وہ واقع ایہا تھی۔۔۔

ہاں یہ۔ تو ایہا ہی ہے یہ یہاں کیوں بیٹھی ہے انہیں تو کب کی چھٹی ہو چکی ہے،، احان نہیں آیا کیا آج۔۔۔؟؟

مجھے نہیں معلوم چلیں پوچھتے ہیں اس سے۔۔۔

چلو۔۔۔!!

زر شش اور سعیر دونوں اس تک پہنچے۔۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو بے بی سعیر نے جان کر اسکے پاس بیٹھ کر آواز بدل کر ڈرانا چاہا مگر وہ بھول گیا وہ اب اس ایہا شاہ نہیں بلکہ مسز احان ہے جسکو ابھی بہت بہت مضبوط ہونا ہے کہ اسے بہت سے مشکلوں کا سامنا کیلے سے کرنا ہے۔۔۔

واٹ ڈاہیل۔۔۔۔!!!

پچھے مڑ کر وار کرنا چاہا مگر ہاتھ پیچھے سے رکاب سامنے بھائی دھیٹوں کی طرح مسکراتا دیکھا۔۔۔

اففف بھائی حد ہوتی ہے۔۔۔

اوووو سوری بانی داوے وائی آریو سیٹنگ ہیر۔۔۔

گھر جانے کے لیے آپکا انتظار کر رہی تھی نامیں۔۔۔

کیوں احان کہاں ہے لٹل گرل زرش نے اس سے پیار سے پوچھا۔۔۔

بھابھی احان کو عالیان بھائی کی کال آئی تھی کامران انکل کی دیتھ ہو گئی ہے وہ بھاگے وہی گئے ہیں۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!

زرشش اور سعیر نے ایک دوسرے کے جانب دیکھا وہ جو بتاتے ہوئے ایک دم معصوم سی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اور ایک جس کو پتہ چلا تو وہ سعیر میں منہ چھپاگی اور بچوں کی طرح رونے لگی ایسے میں کی وہ مضبوط چٹان جیسا شخص بیچارہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا جب چار خوبصورت آنکھوں سے سیال بہتا دیکھا ایک جان سے پیاری بہن،، اور ایک تو زندگی سے بھی بھر کر بیوی چپ تو اسے بھی لگی تھی یہ نہیں کہ آپس میں۔ رشتے داری یادوست کی بیوی ہونے کی وجہ سے۔ بلکہ یہ انسانیت کا رشتہ تھا وہ کافی عرصے سے ساتھ بھی پڑھ رہے تھے ہنسی مزاق سب ان میں تھا بہن بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل چکے تھے سعیر کو بھی جیسے سانپ سو نگھا تھا۔۔۔

زرشش ابھی یار تم۔ دونوں تو چپ کرنا انا انا مجھے آگے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تم۔ لوگ مجھے اور پریشان کنفیوز کر رہے ہو۔۔۔

سعیر مجھ،،، مجھے وہاں جانا ہے مجھے مشا کے پاس جانا ہے،،، پلیز زوہ کتنا رو رہی ہوگی پلیز زوہ سعیر کے چلیں نا۔۔۔

ہاں،،، ہاں میری جان ہم ابھی چلتے ہیں۔۔۔

مجھے بھی جانا۔ ہے بھائی مجھے بھی جانا پلیز زمشا بھابی کے پاس اس یہا بھی باز د ہوئی۔۔

اچھا تم دونوں رونا تو بند کرو چلو وہ بہت احتیاط سے ان دونوں کو لیے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

عائزہ کمرے میں بیٹھی اپنے فون سے ایان کو کب سے میسج کر رہی تھی پر ایان ایسا ناراض ہوا تھا کہ نا وہ ناشتہ کر کے آیا تھا نابات کر رہا تھا اور یہ بات عائزہ کو برداشت کہاں تھی کہ اسکا شوہر اس سے ناراض ہو وہ رو ہی دی تھی۔۔

ایان اگر اپنے میرے میسج کا جواب نادیا یا فون نا اٹھایا تو آپکی قسم میں اپنی جان لے لوں گی ایان۔۔۔!!

عائزہ نے روتے ہوئے میسج کیا۔۔

مسلسل و اسبریشن پر ایان جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا اور فون سائلنٹ کرنے کے لیے اٹھایا جب آخری میسج پڑھ کر ایسا لگا جیسے جسم سے کسی نے جان سی نکال دی ہے۔۔

عائزہ۔۔۔!!!

ایان دانت پیس کر بولا تھا جیسے خود کو کہیں غائب کر لے گا۔۔۔

بولو عائزہ کیا پر اہلم ہے۔۔۔؟؟

ایان نے لا پرواہی سے میسج کیا عائزہ نے ریگ ٹون پر فوراً فون اٹھایا۔۔۔

مگر میسج پڑھ کر مزید دل دکھا تھا۔۔۔

ایان ائم سوری میں آپکو کھونے سے ڈرتی تھی جبھی نہیں بتاپائی مجھے معاف کر دیں اپنی عائزہ کو معاف کر دیں  
ایان وہ وائس ناٹ پر گویا روتی ہوئی اس قدر معصومیت سے بولی کہ آواز اور لہجہ انداز سنگ سنگ اسکی معصومیت  
کی گواہی دے رہا تھا کہ بات میں کتنی سچائی ہے سب سے بڑھ کر ایان کا دل جب یہ اقرار کرتا تھا کہ عائزہ تو ہے  
ہی اسکی وہ ہمیشہ اس سے سچ بولتی ہے سوچ بھی نہیں سکتی پھر کیسی ناراضگی۔۔۔

عائزہ رونا بند کرو،،، پلینرز۔۔۔!!!

میں گھر آ رہا ہوں کچھ دیر میں پھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور اب رونا مت میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نا  
دیکھوں۔۔۔

یہ میرے دل پر بجلی بن کر گرتے ہیں انہیں صاف کرو زہر لگتے ہیں تمہاری آنکھوں میں،، میں کچھ دیر میں آرہا ہوں۔۔۔

عائزہ کو میسج پڑھ کر بے حد تسلی ہوئی جلدی سے واشروم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایان آفیس کا کام نمٹا کر گھر آیا اور سیدھا کمرے میں آیا تھا۔

عائزہ جو نیچے ہی بیٹھی زرش کا۔ انتظار کر رہی تھی سامنے سے ایان کو آتے دیکھ کر باچھیں کھلیں تھیں مگر وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر کمرے میں گیا تھا وہ صبح سے شدید رو رہی ہوگی اسی کی فکر میں وہ اوپر آیا تھا مگر کمرے میں عائزہ کو ناپا کر کشادہ ماتھے پر شدید بل آئے تھے۔۔۔

عائزہ اسکے پیچھے ہی اوپر آئی تھی وہ جا کر اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر تاغصے میں بیڈ پر پھینکتا واشروم کی طرف بڑا تھا عائزہ ایک دفعہ دوبارہ سہمی تھی۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں اپنے دماغ کو فریش کرتا باہر آیا تو سامنے ہی دشمن جان کا دیدار نصیب ہوا جس جسے ماتھوں پر بچھے بلوں کے جال میں کمی سے نمودار کوئی تھی،، جلتی رگوں پر سکون اترا۔۔۔

کہاں تھیں گیلے بال ٹاول سے خشک کرتا سے ہینگ کرتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا تھا۔۔

نیچھے سامنے ہی بیٹھی تھی جبکہ آپ نے نا آؤدیکھانا تاؤسیدھا اوپر چلے آئے۔۔

سوری دیہان نہیں گیا میرا۔۔!!

وہ سرس سا بولتا دو لفظی جواب دے کر چپ ہو گیا۔۔

عائزہ اسے دیکھے گی۔۔

کیا بات ہے کیوں بلایا ہے۔۔؟؟

ناراض ہیں،، ناچاہتے ہوئے عائزہ کا لہجہ بھیگا جبکہ آنکھوں سے فوراً سے نمی چھلکی تھی۔۔

آیان نے کوئی جواب نا دیا عائزہ کا مزید دل ڈوبا۔۔

ایان ایسے نا کریں پلینرز زد یکھیں میں آپ کو ناراض ہوتا نہیں دیکھ سکتی میں مر جاؤں گی وہ معصوم روہی دی  
ایان جھٹکے سے اسکی طرف مڑا۔۔

یہ کیا بکو اس تھی عائرہ۔۔۔۔!!!  
کشادہ ماتھے پر شدید بلوں کا جال بچھا تھا۔۔

سہی کہہ رہی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں میں نے جان پوچھ کر نہیں کیا یہ ایان میں ڈرتی ہوں آپ کو کھونے سے  
۔۔۔

عائرہ عائرہ عائرہ۔۔۔۔!!!!

اس وقت بتا دیا ہوتا تو شاید مجھے غصہ نا آتا مگر مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عائرہ کہ تم اس طرح مجھ سے اپنی  
زندگی کی اتنی بڑی بات چھپاؤ گی عائرہ تم نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ گھر پھپھو سے بات کرنے آیا تھا۔۔

عائرہ کا یہ۔ سن۔ کر چہرہ سفید پڑا تھا۔۔



ایان،،، ہاں وہ۔ ایا تھا مگر میں نے ماما۔ کو۔ منع کر دیا تھا،،،، اور پھر وہ ہمارے گھر نا آیا دوبارہ کیونکہ بابا نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔

عائزہ پر تم نے مجھ سے کیوں چھپایا،،، کیوں آخر میں تمہیں کیا کہہ دیتا کیا مجھے یقین نہیں تم پر کہ تمہیں یقین نہیں مجھ پر۔۔۔

ایسا نہیں ہے ایان۔۔۔

آنکھیں بند کر کے خود سے زیادہ یقین ہے مجھے آپ پر۔۔۔!!!

تو پھر یہ سب کیوں اور تمہاری عقل کو اکیس توپوں کی سلامی عائزہ ایان شاہ،،، کہ وہ لڑکی جو اسکے ساتھ ریلیشن میں تھی پھر تمہارے مطابق اس مصطفیٰ نے عرشہ کو۔ چھوڑ دیا اور وہ۔ شایان کے ساتھ اففف کیا گٹھی ہے یہ مجھے تو اس بات کی حیرانی ہے عائزہ کہ تم اتنا عرصہ اس لڑکی کے ساتھ رہ کر بھی نا پہچان سکی اسے کہ وہ کیسی ہے

---

آپ خود بتائیں ایان شایان بھائی جو اتنے ٹاپ۔ کلاس بزنس مائیکون ہیں آپ ہی کہتے ہیں نا ااوہ بھی تو نہیں سمجھ پائے جبکہ آپ ہی کہتے ہیں کہ وہ تو ہر چیز کو پڑکھ کر بہت دیہان سے جانچ کر لیتے ہیں چھوٹی چیز انکی ناک کو۔ نہیں چھوتی تو پھر یہ سب کیوں ایان،،، وہ کیوں نا سمجھ پائے۔۔۔

عائزہ تم نے سنا نہیں ہے کیا۔۔۔

عشق نہیں پوچھتا زات،،، عشق نہیں دیکھتا اس جگ کو ووووہ بس اندھا ہوتا ہے اور بے پناہ ہوتا ہے کیوں نہیں سمجھ پار ہی ہو تم۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

ائم سوری ایان،،، ائم ریل سوری پلیر زرز مجھ سے خفانا ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور آئی پراس میں آئندہ کوئی ایسی بات آپ سے نہیں چھپاؤں گی،، سب بتاؤں گی آپ کو پکا۔۔۔

ایان نے اسے دیکھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر زور سے خود میں بھینچا تھا کہاں رہ سکتا تھا وہ اس سے ناراض اپنی جان پر بن آئی تھی اور جس طرح وہ صبح سے رو رہی تھی اس پر ایان کی بس ہو چلی تھی۔۔۔

ایان۔۔!!! عائرہ دوبارہ رودی۔۔۔

اچھا بس اب رومت بلکل چپ وہ اسکی کمر سہلاتے بولا۔۔۔

اچھو پتہ میں نہیں برداشت کر سکتی آپکا ناراض ہونا پھر کیوں ناراض ہوتے ہیں ایان۔۔۔

اُم۔ سوری میری جان مگر تم بھی غلط تھی تمہیں تمہاری غلطی کا احساس دلانے کے لیے ایک چھوٹی سی سزادی تھی مگر تم سے وہ بھی برداشت ناہوئی۔۔۔

کچھ بھی کیا کریں ناراض ناہوا کریں ایان۔۔۔

اوکے میری جان بس آئیندہ مجھ سے کچھ مت چھپانا سب بتانا۔۔۔

آئی پراس۔۔۔

ایان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر پیار بھرا لمس چھوڑا وہ سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔



وہ روتی ہوئی کامران صاحب پر جھکی انھیں بلائے جا رہی تھی کامران صاحب نے جواب نہیں دینا تھا نہیں دیا وہ روتی ہوئی ہوش و خرد سے وہی بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔

عالیان نے فوراً آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔۔

مشا۔۔۔!!!

مشو و میری جان۔۔۔!!

اوپن یور آئیز۔۔۔!!!

عالیان نے اسکا چہرہ تھمتھپایا۔۔۔

خود کی بھی ہاتھ پاؤں کے طوطے اڑھے تھے۔۔۔

عالیان فوراً اسے لیے اندر کی جانب بڑا اور لا کر اسے اسکے بیڈ پر لٹایا خود اسکے پاس نیم دراز ہوا،،، زرش بھاگی اندر آئی تھی اسکے دائیں جانب عالیان اور بائیں جانب زرش بیٹھی تھی سامنے پاؤں والی سائیڈ پر امنہ بیٹھی تھی۔،، عالیان نے ڈاکٹر کو کال کی کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر ملک ولا پہنچی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے مشا کا چیک اپ کیا اور عالیان کو بتایا اس نے کافی ٹینشن لی ہے بلڈ پریشر لو ہو گیا جس کی وجہ سے ابھی ہوش میں نہیں آرہی کافی صدمہ پہنچا کے انکی ڈیڈ کی ڈیٹھ کی وجہ سے اسے ہوش میں۔ آنے کے بعد اسے پینک اٹیکز بھی آسکتے ہیں انہیں بہت تحمل کا مظاہرہ کرنا ہو گا وہ ڈاکٹر عالیان کو کچھ ہدایات دیتی اور میڈیسن کا پرچہ تھا کر چلی گی، عالیان نے زور سے آنکھیں بند کیں اور ہاتھ میں پکڑی پرچہ کو بال بنا کر کچھ مر بنایا مگر کسی خیال کے تحت ہاتھ کھولا اور اسکی دو ایلیاں کا پرچہ احان کو تھمایا جا کر لے آئے۔۔۔

زرش کافی دیر سے مشا کے پاس بیٹھی تھی ہوش آنے کا نام۔ نہیں دے رہا تھا وہ بیٹھی اسکے سر میں ہاتھ پھیر رہی تھی جبکہ عالیان باہر کام دیکھ رہا تھا تمام مہمانوں کو دیکھنا اسی کا کام تھا اسکے میں فصی اور اسکی ماں یعنی مشا کی پھوپھو بھی وہاں آگئے۔۔۔

ارے کیا ہو امیرے بھائی کووو۔۔۔؟؟؟

میرے بھائی اٹھونا کامران۔،،،، کیا ہو اوہ دروازے سے اندر آتی زور زور سے اپنا سینا بیٹھی رونا شروع ہو گئیں اس اچانک افتاد پر عالیان بھی بوکھلا۔ گیا اور فوراً اندر دیکھا، کیونکہ وہ۔ جانتا تھا آپ زندگی میں جتنی نفرت وہ اس انسان فصی اور اپنی پھوپھو سے کرتی ہے شاید ہی کسی سے کرتی ہوگی۔۔۔

دیکھیں آنٹی۔۔۔!!!

آپ اپنے آپ کو۔ سنبھالیں اندر مشاکی حالت آگے بہت خراب ہے ڈاکٹر نے اسکو سٹریس دینے سے منع کیا ہے بہتر ہوگا آپ یہ رونا دھونا بند کر کے چپ چاپ انکل کی بخشش کی دعا کریں۔۔۔

ارے میاں دیکھو تو دو دو کون ہو تم،،، وہی ہونا اااا مشا کے یار،،، میرے بھائی کو کھا کر اب چین نہیں آیا اس مشا کو ووجو اب خود بھی بستر سے لگ گئی،،، انکی۔ بات پر عالیان شاک سٹیٹ میں انکی جانب دیکھے گیا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ۔ اس وقت پر سامنے میت پڑی ہے آپکے بھائی کی،،،، جس کا مجھے بھی معلوم ہے آپکو زرا برابر افسوس نہیں ہے،،، افسوس ہے تو اس بات کا ااا کہ اب آپکے گھر کو چلائے گا کون کیونکہ آپکا نمہ بیٹا کا مران انکل کے ٹکڑوں پر پلتا تھا اب کیا ہوگا۔۔۔

ارے دیکھا کیسے زبان چلتی ہے میرے بھائی کی موت میں سب سے بڑا ہاتھ ہی اس مشا اور اسکے یار کا ہے بھاگ کر شادی کی تھی نا۔۔۔۔

وہاں کھڑی اور بھی عورتیں اپنی چغل خانیوں میں مصروف ہوئیں تھیں۔۔۔

ارے دیکھو تو،،،، کیا کہہ رہی سگی بیٹی باپ کے کھا گئی عالیان کو انکی باتیں سن کر شدید طیش آ رہا تھا۔۔۔

بھائی مجھے شدید غصہ آرہا ہے میرا بس نہیں چل۔ رہا میں انکی چلتی زبانیں گٹھی سے کھینچ لوں۔۔۔

اپنے آپ پر قابو رکھو عالی،،، اس وقت تمہارا کوئی بھی رد عمل تمہارے کریکٹر پر برا اثر ڈال سکتا اور مشا اسکا سوچو پلیر زرز قابو رکھو خود پر شایان نے اسے کالم ڈاؤن کرنا چاہا۔۔۔

ادھر اندر زرش مشا کے پاس بیٹھی کافی دفعہ وومٹ کر چکی تھی کل سے یہی تو کر رہی تھی وہ جانے کے ی دفعہ طبیعت خراب ہو چکی تھی مگر اس نے کسی کو نانا بتایا سا رہ نے اسے بغور دیکھا جواب دوبارہ سے وومٹ کر کے آکر ڈہہ سی گئی۔۔۔

کیا بات ہے زرش تم ٹھیک ہو میرا بچہ آمنہ نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔  
تمہاری طبیعت خراب ہے تم نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

نن،،، نہیں ماما میں بالکل ٹھیک ہوں بس کل سے وومٹ ہو رہی ہیں میں ٹھیک ہو جاؤں گی فوڈ پوائزنگ ہو گئی ہوگی

---



بیٹا تم نے بتایا کیوں نہیں نا تم نے سعیر کو بتایا۔۔۔؟؟

خالہ میں ٹھیک ہوں،،، اگے آپ لوگ آگے کم۔ ٹینشن ہے کیا۔۔۔؟؟

لیکن تم اپنا۔ چیک آپ کرواؤ۔۔۔!!!

امنہ بضد ہوئیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے فکر نہیں کریں،، میں سعیر کے ساتھ ڈاکٹر کے جاؤں گی۔۔۔

اوکے۔۔۔!!!

ویسے کب سے ہے یہ وومٹ تمہیں زرش،،، سارہ نے اسے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

کل رات سے۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی مگر اتنی ٹینشن میں انہیں کہیں نا کہیں کسی خوشی کی نوید کی جھلک دیکھی انکا چہرہ خود باخود مسکراہٹ

میں ڈھلا تھا۔۔۔

اپنا خیال رکھو،،،، میں ڈاکٹر کے لے کر چلوں گی خود یہاں سے فری ہو کر۔۔۔

او کے میری خالہ ماں۔۔۔!!!

وہ مسکرا کر مشاکی جانب راغب ہوئی جو کب سے بیہوشی میں بابا، بابا کی رٹ لگائے ہوئے تھی۔۔۔

۔ (معاشرے میں ہونے والے تلخ حقائق بتانا میرا فرض ہے وہی لکھتی ہوں جو اس معاشرے میں ہو رہا ہے)

دائمہ نے فامیہ اور نمرہ کو ساری انفارمیشن دے دی تھی انہیں کہا تھا وہ ہو سہیل۔ جائیں اس ڈاکٹر کو اسکی اوقات سے بھر کر پیسے دیں وہ پگھل جائے گا۔

وہ دونوں ماں بیٹی شام کے وقت ہو سہیل آئی تھیں جہاں پر علیشہ کی دیتھ ہوئی تھی آکر اسی ڈاکٹر سے اسکے کیبن میں ملیں جس کے انڈر ایزرویشن میں اس وقت علیشہ تھی حتی کہ کسی دو آنکھوں نے ان دونوں ماں بیٹی کو نیا جراثیم کرنے کے لیے آتے دیکھ کر افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا وہ کوئی اور نہیں سلمی بیگم تھیں جنہیں

اپنی تربیت پر سخت افسوس تھا کاش کہ ان کی تربیت کا کچھ اثر تو اسکی ذات پر ہوتا مگر صد افسوس اس معصوم چہرے کے پیچھے اتنا بھیاںک چہرہ ہے وہ کاش پہلے پہچان جاتیں تو شایان کی زندگی برباد نا ہوتی۔۔۔

وہ اندر اسی داکٹر کے پاس آئیں جو لاسٹ ٹائم پر علیشبہ کے ساتھ تھا وہ انہیں اندر آتا دیکھ گھبرا یا ضرور تھا۔۔

آپ کون۔۔۔؟؟؟

یہاں کیا لینے آئی ہو، آپ کو نہیں پتہ مجھ سے ملنے کے لیے اسپیشل اپوائنٹمنٹ لینا ہوتا ہے۔۔۔

اووڈاکٹر زیادہ اڑھو نہیں تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔۔؟؟

اچھا کون،،، بل گیٹس کی بیٹی،،، یا مائیکل جیکسن کی بیوی کون ہیں آپ،، سوال گندم جواب چنا والا حساب

تھا۔۔۔

نمرہ حمدانی،،،، تمہاری اوقات سے کئی اونچا اور جانا پہچانا نام ہے میرا اس لیے جو کہوں وہ کرنا اور میرا ساتھ دینا ورنہ اس دنیا سے رخصت کروانے ٹھیک پانچ منٹ بھی نہیں لگے گیس بلکل ویسے جیسے اپنی بیٹی کی کروایا تھا۔۔۔

اب کی بارڈاکٹر کے چہرے پر سایہ سالہرا یا تھا۔۔۔

کیا،، کیابی بی کیا چاہتی ہو کھل کر کہو۔۔۔؟؟

دیکھو ڈاکٹر میاں میں جانتی ہوں تمہارا کام ہے مریضوں کو ٹھیک کرنا،، یا انکی صحت یا بی کا کام کرنا مگر دیکھو کیا ملتا تمہیں لوگوں کے آپریشن کر کے انہیں دوائیاں دے کر وہی مہینے کی کچھ ہزار اس ہو اسپٹل سے سیلری۔۔۔

یہ آپکا کام نہیں ہے بی بی کہ مجھے میرے کام کے کتنے پیسے ملتے ہیں کتنے نہیں اور آپ جو کر چکی ہیں اسکا مجھے اندازہ ہے آپ نے اپنی بیٹی کو مارا اور یہاں سے نکل گئی شرم نامی چیز ہے کہ نہیں تم میں۔۔۔

ہاہاہاہاہا اور تونے۔ کیا کیا پولیس کی۔ انویسٹیشن نہیں کروائی ہاں،، نمرہ نے اسے گھورا ایسا گھورا کہ ڈاکٹر کے گلے میں گھٹلی ابھری تھی۔۔۔

دیکھ ڈاکٹر اپنی زندگی چاہتا ہے تو وہ کر جو میں کہہ رہی ہوں،، اب سن تم۔ لوگوں کے ہو اسپٹل کے مردہ خانے میں لاشیں پڑی ہوتی ہیں نا مجھے میری علیشہ کی لاش چاہیے،،،، اور تو گواہی دے گا کہ اسکو مارنے کے لیے

اسکے دوران علاج کوئی بندہ آیا تھا میں تجھے تصویر واٹس ایپ کر رہی ہوں تو نے یہی کہنا ہے کہ اس کو مارنے والے یہی ہے آخری ٹائم پر یہی ادھر آیا تھا۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں،،، وجہ،،، مجھے کیا ملے گا یہ کر کے،،، جاؤ بی بی ہم ایسے کام نہیں کرتے جب میں اچھے سے جانتا ہوں کہ اس وقت تم ہی اسکے ساتھ تھی تو میں کیوں کروں ایسے۔۔۔۔

نمرہ اسے گھورتی اسکے قریب تر آئی،،،،، تجھے اپنی بیٹی عزیز نہیں ہے ڈاکٹر،،،،، تجھے آپ بیوی عزیز نہیں ہے،،، لگتا تجھے تو اپنی جان بھی عزیز نہیں ہے ہے نا۔۔۔۔!!

ااا،،، ایسا نہیں ہے،،، دیکھو دور رہ کر بات کرو جو بھی کے میں ایسا نہیں کر سکتا سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

دیکھو تمہیں یہ کرنا ہو گا میں تمہیں بتا رہی ہوں،،،،، میں تمہیں اس کے بدلے تمہاری سیلری اور تمہاری اوقات سے زیادہ دوں گی تمہیں اس کام 1 لاکھ روپے دے رہی ہوں 1 لاکھ روپے تو تمہیں مہینے میں نصیب نہیں ہوتے ہونگے یا پھر تمہاری منہ مانگی رقم،،،،، 30 ہزار کا چیک میں کاٹ دیا ہے اپنے بیگ سے چیک بک سے چیک سائن۔ کر کے فوراً اسکے منہ پر مارا کون کافر ہو گا جو اس وقت اتنی رقم سے منہ موڑے گا ڈاکٹر کی باچھیں کھل اٹھیں تمہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہارا کام ہو جائے گا تصویر واٹس ایپ کر دو کیس اوپن کرنے میں۔ وقت نہیں لگے گا۔۔۔  
ڈاکٹر کی بات سن کر نمرہ کھل کر مسکرائی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔!!!  
یہ لو واٹس ایپ پر پیکچر نمرہ نے فوراً سے احان کی تصویر نکال کر ڈاکٹر کو دی۔۔  
ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔۔  
کام ہو جائے گا۔۔۔

وہ۔ فوراً ٹھہر کر مردہ خانے میں گیا،، لاشوں کی سمیل دور دور تک پھیلی ہوئی تھی نمرہ اور فامیہ کو وہاں داخل ہوتے ہی ابکائی سی آئی تھی مگر فوراً ماسک لگائے اپنے آپ پر ضبط کیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے وہاں ملازم کو اشارہ کیا اس نے دو تین مردہ باڈی کو دیکھا یا مگر حیران کن۔ بات تو یہ تھی کہ وہاں کسی قسم کی علیشہ نظر نہیں آرہی تھی،،،،، نمرہ کا چہرہ سفید ہوا تھا اسی ہو سہیل میں تو اسکی دیتھ ہوئی تھی کہاں گی وہ

آخر ہونا تو یہی چاہیے تھا اسکا والی وارث جب تک ناملتا۔۔۔

حیرانی کی بات تو ہے،، اسے یہی ہونا چاہیے تھا مگر وہ گئی کہاں۔۔۔

باہر کھڑے دو نفوس یہ بات سن کر گہرا مسکرائے تھے،،، اور وہاں سے نکلے تھے اس سے پہلے کوئی انہیں وہاں پہچانتا۔۔۔۔

اب کیا کریں ماما وہ۔ تو نہیں ہے، ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔۔؟؟؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ فامی آخر وہ باڈی گئی کہاں۔۔۔۔؟؟؟

وہ۔ باڈی گئی کہاں،،، مری بھی تھی کہ نہیں۔۔۔۔؟؟؟

نمرہ نے فوراً اس ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔۔؟؟؟

نہیں میم وہ مر گئی تھی خود میں نے ملازم سے کہہ کد مردہ خانے پہنچایا تھا۔۔۔۔

پھر کہاں گئی آسمان کھا گیا زمین نکل گئی۔۔۔۔۔

نمرہ دھاڑی تھی۔۔۔۔

اچھا آپ زیادہ فکر نہیں کریں س،، میم آپکا کام ہو سکتا ہے بہت ایزی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔؟؟؟

وہ ایسے کہ کسی بھی جلی ہوئی ڈیڈ باڈی کو یہاں سے لے کر جا کر آپ یہ سارا الزام اس شخص پر ڈال سکتے ہو۔۔۔۔

ناٹ آبیڈ آبیڈ یا م۔۔۔۔

فامیہ نے فوراً سے حامی بڑھی۔

ٹھیک ہے،، تم۔ کوئی سی بھی جلی ہوئی جھلسی جو پہچانی نا جاتی ہو وہ۔ ڈیڈ بادی نکالو اور نکال کر علیشہ کے نام پر ڈیڈ سرٹیفکیٹ جاری کرو اور بیان وہی رہے کہ اپنا بدلہ لینے کے لیے اس احان قریشی نے تیزاب پھینک کر لڑکی کی جان لے لی۔۔۔۔



او ایم جی۔۔۔!!!

ڈاکٹر بھی حیران کن رہا تھا اس سازشی عورت کی سازشیں سن کر۔۔۔

ٹھیک ہے۔ کہ نہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

ٹھیک ہے میم۔۔۔

او کے فور سے یہ کام کرو میرا یہاں دم۔ گھٹ رہا ہے ہم۔ باہر انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے،، وہ ڈاکٹر بھی ملازم کو یہ کام۔ سوئپ کر باہر کی جانب لپکا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ایک ڈیڈ باڈی لیے وہ باہر آئے تھے نمرہ اور فامیہ نے فور سے بین کرنے سٹارٹ کر دیے تھے

---

ارے دیکھو میری بچی کچھ دنوں کے لیے میں باہر کیا گئی،، میری بچی چلی گئی،، دشمن کھا گئے میری بچی کو اللہ

میری لاڈلی بیٹی لوگوں کا ہجوم ارد گرد اکھٹا ہوا تھا۔۔۔

میری بیٹی کو انصاف ملنا چاہیے قتل ہوا ہے اسکا مجھے انصاف چاہیے میری بیٹی کو انصاف چاہیے وہ ایک بھی دفعہ اس جھلسی ہوئی ڈیڈ باڈی کو نہیں دیکھ سکی شاید نہیں یقیناً اگر دیکھتی تو وہی اسی متلی آجاتی جی منہ کے آگے ڈوپٹہ رکھ کر ایسے محسوس کروا رہی تھی جیسے بیٹی کے غم میں۔ نڈھال ہوئے جارہی ہے۔۔۔۔

ارے ہوا کیا ہے آپکی بیٹی کے ساتھ کوئی کچھ بتائے گا سنیر ڈاکٹر جو وہی پر موجود تھے وہ فوراً آگے آئے ایسی بری قسمت تھی کہ قریشی ہاؤس کے تمام افراد کے ستارے جیسے گردش میں آئے تھے آج وہاں ڈاکٹر رابع چودھری بھی بیک وقت موجود تھی اففف یہ قسمت جب بھی برا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے سب چھین کر لے جاتا ہے۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر صاحب دیکھیے ناکہ کچھ دن کے لیے کسی کام سے ابرو ڈگئی تھی تو واپسی پر پتہ چلا۔ بیٹی کا برے طریقے سے ایکسڈنٹ ہوا ہے لیکن وہ بچ جاتی اس حیوان درندے نے میری بیٹی پر تیزاب پھینک کر جھلسا ڈالا اسے

لیکن یہ کیا کس نے یہاں تو ایسا کوئی واقعہ نا ہوا کس ڈاکٹر کے انڈر ایزرویشن تھیں آپ کی بیٹی اور آپ کہاں تھی اتنی سیکورٹی کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے محترمہ۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میں تو آج کچھ دیر پہلے ہی پہنچی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب،،،، وہ رو دی۔۔۔

مگر کس نے کیا ہمارے ہو سپٹل میں ایسے یہ سب کیسے ممکن۔ ہے ڈاکٹر اب کی بار وہ اس ڈاکٹر پر دھاڑے۔

---

میں تو انہیں ٹریٹمنٹ دے کر چلا گیا واپسی پر یہ حادثہ ہاں۔۔۔!! البتہ جو انہیں کر آیا تھا اور اینڈ ٹائم تک جو ساتھ تھا وہ بندہ یاد ہے مجھے اسکی ایک بنوایا جاسکتا ہے۔۔۔

نام کیا تھا اور کیا لگتا تھا انکا،،،، اب کہاں کے وہ۔۔۔؟؟

احان قریشی۔۔۔۔!!!!

ڈاکٹر نے رٹارٹایا نام زیر لب سنئیر ڈاکٹر کے سامنے دھرایا،،،، راج کے جسم سے جیسے جان سی نکلی تھی۔۔۔

احان قریشی وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔

کیا ڈاکٹر رابع آپ جانتی ہیں انہیں سنیر ڈاکٹر نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جو دھواں دھواں چہرے لیے بے یقینی سے وہاں کھڑی تھی جبکہ اس حالات میں وہاں کھڑے شیاطین چھپی ہنسی ہنس دیے۔۔۔

نن،، نہیں میں کسی احان قریشی کو نہیں جانتی رابع وہاں سے کہہ کر فوراً بھاگی تھی۔۔۔

جبکہ اب ڈاکٹر بغیر اس کیس پر اور کسی قسم کی انوسٹیگیشن کیے وہاں پولیس بلوا چکے تھے اور نمبرہ فامیہ ڈاکٹر جھوٹا بیان درج کروا رہے تھے جو ناجانے کتنا بڑا طوفان کھڑا کرنے والا تھا۔۔۔

احان کا نام سن کر ڈاکٹر رابع فوراً سکتے میں آئی تھی وہ اندھا دھن وہاں سے بھاگتی کیسین میں آئی وہاں سے اپنا بیگ پکڑا اور نکل کر فوراً سے پہلے ہو اسپتال سے بھاگی تھی جیسے کوئی بہت بھیانک بات سن لی ہو وہ جان چکی تھی کہ قریشی فیملی سے آخر کیا رشتہ ہے انکا آپس میں ،،،، اور وہ یہ بھی جان چکی تھی کہ اسکی ماما۔ کنول کی خواہش ہے کہ رابع کی شادی شایان سے کروادیں ،،، وہ چپ ہوگی تھی بلکل چپ ،،، پتہ نہیں کیوں مگر کنول سے عرشہ اور شایان کے بارے میں وہ چاہ کر بھی کوئی ذکر نہیں کر پائی تھی شاید وہ شایان کو جانتی تھی کہ وہ۔ نہیں مانے گا اس نے دیکھا۔ تھا عرشہ کے۔ لیے شایان کی آنکھوں میں۔ عشق دیوانگی دیکھی تھی مگر پھر بھی وہ کچھ بول ناپائی جانے کیوں ،،،، اب بھی وہ گاڑی میں بیٹھی مسلسل ڈرائیو کرتی یہی سب سوچنے پر مجبور تھی آخر قریشی فیملی

کون ہے،،، کیا کرتی ہے،،، پہلے بڑا سپو تر جو محبوبہ کے پیچھے کیا کیا کرتا پھر تا ہے اور اب چھوٹے والے نے لڑکی۔۔۔۔

نن،، نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ لوگ جیسے بھی ہیں خالہ کی تربیت ایسی نہیں ہو سکتی کم از کم ایک لڑکی کو انکا بیٹا بھیانک موت نہیں مار سکتا اور پھر احان اس سے تو میں خود ملی ہوں کتنی کیوٹ اور پیاری بیوی ہے اسکی وہ کیوں۔۔۔۔

کیا گھتی ہے آخر کون سلجھائے۔۔۔۔!!!

لیکن اگر یہ سچ ہو احان نے سچ میں کچھ کیا ہوا تو۔۔۔!!

مگر اسے کیا فرق پڑتا تھا اسے وہ کیوں سوچ رہی تھی اس فیملی کے بارے میں اسکی کیا لینا دینا۔۔۔؟؟

اسکی طرف سے وہ جو مرضی کرتے پھریں۔۔۔۔

وہ خود سے زچ ہوتی ایک دم۔ گاڑی کو بریک لگا کر کسی سنسان راستے میں رکی اور گاڑی سے باہر نکل کر کھڑی

ہوئی تھی دماغ جیسے ماؤف ہوا تھا یہ تو طہہ تھا اسکی ماما جو سوچتی ہیں وہ جا کر آج ہی ساری بات انہیں بتانے والی

تھی تاکہ وہ اپنی ماں یعنی کنول سے کہہ سکے کہ وہ اپنے دماغ سے شایان اور اسکی بات نکال دے ایسا کچھ نہیں

ہونے والا،،، یہ تو کہنے کی باتیں ہوتی ہیں آگے قسمت کو کیا منظور تھا اللہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔

آخر عائلہ کب تک،، کب تک تم یہاں ایسے چھپتی پھرتی رہو گی،، کیوں دنیا سے چھپتی ہو تم عائلہ دنیا کا سامنا کیوں نہیں کرتی تم کب تک یہاں ایسے رہو گی،، کہان کے تمہارا گھر تمہارے ماں باپ،، گھر والے میں تمہیں خود انکے پاس لے کر جاؤں گی عائلہ۔۔۔۔

میں ابھی یہ سب تمہیں نہیں بتا سکتی راحیلہ میرا کوئی گھر نہیں ہے،، میں بہت پہلے اپنوں سے بچھڑ گئی تھی یار میں بھیڑیوں میں رہی ہوں اس سے پہلے وہ بھیڑیے مجھے کچل دیں،، یا پھر اپنا مقصد پورا کر کے وہ مجھے بھیڑیے کے حوالے کر دیں یا بیچ دیں۔۔۔۔

کیا مطلب عائلہ تم کیا کہہ رہی ہو تم کہتی ہو وہی تمہاری ماں تھی اس نے تمہیں پالا مگر اب تم۔۔۔۔

جھوٹ کہتی ہوں راحیلہ میں،،،، سراسر جھوٹ بولا ہے،، کہتے ہیں پیدا کرنے والے سے پالنے والے کا رتبہ زیادہ ہوتی ہے مگر اس عورت نے تو ماں نامی لفظ کا مان توڑا ہے چھوڑو مجھے جہاں تم نے مجھے اتنے فیور دیے وہاں ایک اور دفعہ میری مدد کرو یار۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔!!!

کیا میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟

راحیلہ تم نے میرے لیے۔ بہت کچھ کیا کوئی سگا بھی اتنا نہیں کرتا جتنا تم نے کیا مجھے بچایا اور اب تک میرا ساتھ دیا۔۔۔

یہ میرا فرض تھا عائکہ پلیززز ایسے مت کہو انسانیت کے ناطے یہ سب میرا فرض تھا بتاؤ کیا مدد کر سکتی ہوں میں تمہاری آج می۔ تمہارے کام آئی ہوں کل کو تم میرے کام آؤ گی۔۔۔

مجھے یہاں سے جانا ہے اگر میں یہاں رہتی رہی ناراحیلہ رو میں پکڑی جاؤں گی وہ ڈھونڈھ لے گی اور آگ اس نے مجھے ڈھونڈھ لیا اور مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھے مار دے گی پلیززز مجھے یہاں سے بھیج دو پلیززز۔۔۔

لیکن عائکہ تم ہی کہتی ہو کہ تم نے اس عورت کا سامنا کرنا ہے اسکے کیے کی سزا تم نے اسے دینی ہے اسکی اصلیت بتانی ہے سب کو۔۔۔

میں جانتی ہوں اور میں دل سے یہ سب کرنا چاہتی ہوں یقین کرو میری زندگی اسی نے برباد کی ہے میں اسے برباد کر دوں گی اور ایک دن ضرور آئے گا ایسا مگر ابھی نہیں ابھی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی راحیلہ میں اسے بالکل بھی سامنا نہیں کر سکتی بہت طاقتور عورت ہے وہ مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے اور یہ میں ہونے نہیں دے سکتی راحیلہ مجھے اپنا دفاع خود کرنا ہے جیسے تیسے۔۔۔

ٹھیک ہے تم یہاں سے کہاں جانا چاہتی ہو بتاؤ وہی بھیج دوں گی تمہیں میں۔۔۔؟؟

آسلام آباد،، وہاں بھیج دو وہاں میرے کوئی جاننے والے ہیں وہی جاؤں گی،،، اور کچھ دوست بھی ہیں بس وہی جاؤں گی مجھے وہاں بھیج دو راحیلہ۔۔۔

ٹھیک ہے میں کل ہی تمہیں۔ اسلام آباد کی ٹرین میں بیٹھا دوں گی تم فکر نہیں کرو۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔!!

تمہارا بہت شکریہ راحیلہ بہت اچھی ہو تم،،،، میں تمہارا احسان نہیں جھکا سکوں گی۔۔۔

بس کرو ورنہ ابھی باہر نکالوں گی۔۔۔



اچھا میری ماں سوری۔۔۔

بابا ہا وہ دونوں کھکھلاتی کھانا۔ کھانے لگی۔۔۔

کامران صاحب کی آخری رسومات ادا کرنے کا وقت آگیا تھا مشا کو ہوش نہیں آیا تھا،، مسئلہ یہ تھا اس کے بغیر وہ لے کر چلے گئے تو عالیان جانتا تھا مشا کیا قہر ڈھائے گی پورا گھر سر پر اٹھائے گی اسے سنبھالنا مشکل ہو گا لیکن اگر سامنے لے کر جائیں۔ گے تو شاہد کچھ صبر سجائے نگر شاید یہ بھی اسکی خام خیالی ہی تھی۔۔۔

ان نے آخری رسومات کو گھنٹہ لیٹ کر دیامشا کو ٹھیک کچھ ہی دیر بعد پوش آیا ہوش میں آتے جو سب سے پہلے نام پکارا وہ کامران صاحب کا تھا۔۔

بابا،، بابا کہاں ہیں آپ بات کریں نا مجھ سے بابا وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

آمنہ نے فوراً سے عالیان کو اندر بلا یا تھا،،،، کیونکہ وہ جانتی تھی اس وقت صرف اسے عالیان سنبھال سکتا ہے  
سب سے زیادہ ضرورت اسکے محرم کی ہی ہے اسے۔۔۔

عالیان بھاگا اندر آیا تھا۔۔

مشا۔۔۔!!!

وہ۔ جو چلا کراٹھی تھی بابا عالیان کو دیکھ کر سب یاد آیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔

عالیان،۔۔۔!!!

بابا مجھے بابا کے پاس جانا بابا کے پاس لے چلیں مجھے بابا۔۔۔۔!!!

وہ ہتھے سے اکھڑ رہی تھی۔۔

عالیان نے فوراً سے پہلے اسے اپنے کشادہ سینے میں چھپایا تھا۔۔



عالیان نے اپنا لب کچلا۔۔۔

کم۔ ودعی مشا۔۔۔!!!

عالیان نے اسے خود کی گود میں کسی قیمتی متاع کی طرح اٹھایا اور اسے باہر لے کر آیا جہاں کامران صاحب کی میت پڑی تھی۔۔۔

یہ اتنے سب لوگ کیوں اکٹھے ہیں عالی،،، بابا نے تو بات کرنی ہے نا مجھ سے،،، پھر یہ سب۔۔۔

عالیان خاموش سا اسے لیے آگے بڑھا اور لا کر کامران صاحب کی چارپائی کے پاس اتارا۔۔۔

مشااااااااہی از نومور میری جان اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنی امانت واپس لے لی ہے،،، اللہ کی رضا میں راضی ہو جاو  
میری جان،،،، کچھ مت کہنا۔۔۔

عالی۔۔۔۔!!!!

وہ چلائی تھی آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کیا یہ نہیں جانتے میں انکے بغیر نہیں رہ سکتی،، کیا یہ نہیں جانتے میرا انکے سوا اس دنیا میں ہے کون،،، یہ ہی تو میری طاقت تھی کیوں وہ معصوم پھوٹ پھوٹ کر روتی کا مران صاحب سے لپیٹی تھیں۔۔۔

ارے لے جاو اسے،، تم نے جان لی ہے اپنے باپ کی اب یہ مگر مجھ کے آنسو کیوں بہاتی ہے چھکڑی۔۔۔

لو ہو گی شروع فصی کی ماں نے زہرا گلنا ضروری سمجھا تھا جی بولیں۔۔۔

میرے بھائی کو کھا گی ناگن کہیں کی اب مر کر تو چین لینے دے ناگن۔۔۔

مشانے مڑ کر انہیں دیکھا جن سے حد سے زیادہ نفرت کرتی تھی وہ ایک نفرت بھری نگاہ ان پر ڈالی۔۔۔

آئی اپنی زبان قابو میں رکھیں ورنہ یہاں سے غائب ہو جائیں،،، مجھے زرا اٹائم نہیں لگے گا آپکو اور آپکے سوکاڈ بیٹے کو یہاں سے بھیجئے ابھی پیچھلا حساب بھی برباد کرنا ہے یہ ناہو دنیا سے غائب ہو جائے یہ،،، اس لیے آپ کے لیے بہتر ہے میری بیوی سے سوشل ڈسٹینس رکھیں اور اپنی زبان مبارک کو اپنے منہ شریف کے اندر رکھیں۔۔۔

عالی نے کوئی لگی لپیٹی نارکھی اس ناگن صفت عورت کے منہ پر دے ماری جو بھر اس من میں تھی فصی کے ماں نے اسے منہ کھلے دیکھا اور بہتری اسے میں جانی کے اس جن سے پنگے ناہی لیں تو بہتر ہے،، ورنہ کوئی پتہ نہیں واقع وہ انکو اور انکے بیٹے کو غائب کی کر دے،، وہ اسکی ویل پاو سب اچھے سے جانتی تھی جیسی باقی کا وقت شانتی سے پی کٹ گیا۔۔۔

مشانے تب سے رونا بند نہیں کیا تھا وہ کامران صاحب سے لپیٹی روئے چلہ جارہی تھی،، کچھ ہی دیر میں کامران صاحب کی آخری رسومات کا وقت آیا تھا عالیان نے بہت پیار سے مشا کو کندھے سے تھام کر اٹھایا اور خود سے لگایا وہ اسکے کشادہ سینے میں چھپ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی عالیان نے اسے پیار سے سہلایا اور اسے لے کر اندر کمرے میں جانا چاہا جب وہ ہتھے سے اکھڑی تھی۔۔

کیا،، کیا عالیان کہاں لیے جارہے ہیں مجھے کہیں نہیں جانا،، لیومی مجھے بابا کے پاس رہنا ہے چھوڑیں مجھے۔۔۔

مشامیری جان،، انکل کو الوادہ کرنے کا وقت آگیا ہے،، ہمیں لے کر جانا ہے انہیں الوادہ کہہ دو۔۔۔

عالی نووووو،،،، نہیں پلیز ز عالی بابا کو نہیں لے کر جائیں عالی نہیں نا وہ اسکے مضبوط حصار کو توڑ کر نکلی۔۔۔

بابا۔۔۔!!!

عالیان نے مشا کو دل پر پتھر رکھ کر پیچھے دھکیلا دل تھا کہ اسکی حالت پر پھٹی جا رہا تھا جی فوراً سے پہلے کامران صاحب کا جنازہ اٹھایا اور باہر نکلتے چلے گئے کامران صاحب کو کندھا دینے احد صاحب،، انکے چاروں بیٹے سعیر اور ایان سب موجود تھے وہ لوگ انہیں لیے مسجد کی جانب بڑھے پیچھے مشا کی بین اور سسکیاں پورے گھر میں گھونجی تھیں اسکو سنبھالنا مشکل ہوا تھا ایسے میں اچانک سے رش میں زرش نے اپنا ہوش کھویا تھا اور بیہوش ہو کر زمین پر گری تھی۔۔۔

زرش۔۔۔!!!!

سارہ بیگم نے سے گرتے دیکھ زور سے پکارا کافی لوگ انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

کیا ہوا ماما سے عائزہ نے پیار سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں بیٹا اٹھاو اسے اوپر بیڈ پر کرو بہت مشکل سے آمنہ اور سارہ نے اسے تھاما اور بید ہر لٹایا تھا اسکا چہرہ سفید سرخ پڑ رہا تھا کچھ اس حالات کا سامنا نہیں ہوا تھا کبھی تو چہرہ خود کے مانند ہی لٹھے کی طرح سفید پڑا تھا۔۔۔

ابہا فوراً کچن سے پانی۔ کا۔ گلاس لے کر آئی تھی جو آمنہ نے فوراً اسکے چہرے پر ڈالا تھا، سرخ کی پلکوں میں۔  
جنبش سی ہوئی تھی،،،، ہلکا ہلکا ہوش آیا،، سارہ مسلسل اسکے ہاتھ ر ب کر رہی تھیں۔۔۔

زرشش میرا بچہ کیا ہوا آریو او کے آمنہ نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر پوچھا۔۔۔

مما چکر آگیا تھا یار،،، سر بھاری ہو رہا ہے وہ معصوم رو دینے کو ہوئی۔۔۔

ابھی سعیر اتا ہے ڈاکٹر کے لے کر جاتا ہے تمہیں،،،، تم یہی ریسٹ کرو میں مشا کو دیکھتی ہوں۔۔۔

آپ لوگ میری فکر نہیں کریں مشا کو سنبھالیں ماما اسکی طبیعت بگڑ رہی ہے۔۔۔

ہاں میں جاتی ہوں آمنہ اسکے سر پر بوسا دیتی باہر نکلیں تھیں جہاں مشا تب سے دروازے پر بیٹھی روئے جا رہی  
تھی۔۔۔

مشا میری جان۔۔۔ !!!





آپ کے لیے بہتر ہے محترمہ کے اپنی زبان کو۔ لگام دیجیے یہ میری بہو کا گھر ہے،،،،، آپ اپنے بیٹے کو دیکھیے جو کس قدر گھٹیا سفاک اور بد تمیز ہے،،، ایک ایک حرکت سے واقف ہوں وہی ہے نا آپ کا بیٹا جو میری بہو کے ساتھ منگنی کروا کر اسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے تھا اگر مشا وہاں سے بھاگتی نہیں،،،،، آمنہ نے کونسی لگی لیسٹی رکھی تھی فوراً سب کے سامنے منہ پر دے ماری وہ محترمہ اچانک سے بوکھلائی تھی۔۔۔

ایسا کچھ۔ نہیں ہے اپنے بیٹے کا الزام میرے معصوم بیٹے پر مت ڈالو۔۔۔

ایسکیوز می۔۔۔!!!

امنہ دھاڑی۔۔۔

پلیزز چپ کر جائیں آپ دونوں آپ دونوں کو خدا کا واسطہ،،،،، پھوپھو میں بھی جانتی ہوں میرے باپ کو چھیننے والا کون ہے،، میں نے خود سنا تھا بابا کی موت سے پہلے کاسٹ کال انکی۔ فصی کی آئی تھی اور آپ کی،،،،، آپ نے انہیں کیا بولا کیا نہیں مگر انکی طبیعت بگڑنے کے پیچھے اپکا ہاتھ سے ثبوت ہے میرے پاس ابھی میں اس حالت میں نہیں ہوں کچھ بول سکوں،،،،، مجھے سکون چاہیے،،،،، مجھے میرے باں کے جانے کا غم تو منالینے دیں زبان بند رکھیے،،،،، ماما آپ چپ ہو جائیں ان جیسوں کا کام ہے یہ،، پلیزز زروہ۔ التجا یا سا بولی آمنہ نے اسے خود میں چھپایا۔۔۔

چلو میرا بچہ آؤ میرے ساتھ اندر او آمنہ اسے لیے فوراً سے اندر آئی تھی۔،،، پیچھے فصی کی ماں منہ چھپا کر وہاں سے نکلی تھی۔ کیونکہ انکی کتے کتے ہونا سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

کامران صاحب کی آخری رسومات ادا ہو چکی تھیں وہ سب قبرستان سے واپس لوٹ گئے تھے جبکہ عالیان وہی رکا تگا کافی دیر وہ قبر کو یونہی دیکھتا رہا کہ کامران صاحب نکل کر اس سے بات کریں گے مگر اللہ اپنی مانے واپس لے چکا تھا،، اب کہاں بولنا تھا یہ صدمہ اسے بھی کہاں برداشت ہو پارہا تھا مگر مرد تھا خود کو مضبوط رکھنا اتا تھا اسے،، خود کو مضبوط رکھتا تو ہی شاید وہ مشا کو سنبھال پاتا مگر کب تک اب جو حالت وہ مشا کی دیکھ کر ایسا تھا دل تھا پھٹا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ نیچے زمین پر دو زانو کے بل بیٹھا،، کامران صاحب کی قبر کی مٹی کو ہاتھ میں لیا اور پیار سے سونگھا تھا۔۔۔

بابا وہ زیر لب بڑبڑایا تھا آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر اس مٹی میں جذب ہوئے تھے۔۔۔۔



وہ گھبرا یا ہوا سا اچانک سے بولا۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا زرش،،، کیا کھایا تھا،،، کس وجہ سے ہوتی رہی تھی۔ دو میننگ،،، اور یہ بیہوشی کیوں طاری ہو رہی ہے تم پر۔۔۔۔

مگر وہ سن کہاں رہی تھی بیہوش سی گاڑی میں بیٹھی تھی نڈھال سی۔۔۔

تم خیال نہیں رکھتی ناکھاتی بھی نہیں کچھ جی یہ حال ہے تمہارا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہو اسپتال پہنچے سعیر فور سے اپنی سیٹ سے اترتا اور اسکی طرف آیا آکر اسے بازووں می۔ اٹھائے فور اندر بڑھا تھا۔۔۔

زرشش آنکھیں کھولو یار۔۔۔۔!!!

وہ اسے لیے ایمر جنسی کی طرف بڑا۔۔

ڈاکٹر۔۔۔!!!

ڈاکٹر۔۔۔!!!

وہ مکمل دھاڑا۔۔۔

ڈاکٹر اسکی دھاڑ سن کر فوراً سے پہلے باہر آئی تھی۔۔۔۔

کیا کوامسٹر آپ اس طرح ہو اسپتال میں کیوں چلا رہے ہیں وہ بھی ایمر جنسی میں۔۔۔

میری بیوی کو۔ دیکھو اسے کیا ہوا ٹریٹمنٹ دو اسے،، اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے،،، دیکھو اسے فوراً جاؤ۔۔۔

آپ ریلیکس ہو جائیں کچھ۔ نہیں ہو گا انکا پی پی کو ہو گیا ہو گا ریلیکس ڈاکٹر اسے تسلی دیتی اندر لے کر گئی۔۔۔

سعیر تب سے باہر ٹہل رہا تھا پریشانی میں زرش تو زندگی تھی اسکی،،، اسکو کچھ ہو جانے کے تصور سے بھی وہ کانپ اٹھ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر چیک اپ کر کے باہر آئی تھی۔۔۔،،، سعیر تڑپ کر اسکی جانب لپکا۔۔۔

کیا ہو امیری مسز کو وو،،،، وہ ٹھیک تو ہیں،،،،، اسے کچھ ہو تو نہیں۔۔۔۔۔؟؟؟

ریلیکس مسٹر سعیر،،،، وہ بالکل ٹھیک ہیں،، اکثر ایسی کنڈیشن میں ایسا ہو جاتا ہے گھبرانے کی بات نہیں ہے،،،، یہ تو بالکل نارمل ہے،،،، آپ انکا خیال رکھیں انکی ڈائٹیٹ پر اپر رکھیں۔۔۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر میں سمجھا نہیں کیسی حالت،،،، کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔۔۔

مسٹر سعیر گڈ نیوز ہے آپکی مسز ایکسپیکٹ کر رہی ہیں،،،،

U r going to b dad ....!!!

واٹ آر یو سر لیس۔۔۔۔۔؟؟؟

ڈاکٹر میں ڈیڈ،،،،، مطلب سچ۔۔۔۔۔!!!

سعیر کو سمجھنا آئے وہ کیا کرے،،،، خوشی کی انتہا تھی اتنی ٹینشن کے بعد اس قدر اچھی اور پیاری خبر ملی تھی یہ سن کر جو احساس روح میں اجاگر ہوا تھا وہ بے حد خوبصورت اور حسین تھا کہ وہ اپنی کیفیت بیان نہیں کر پارہا تھا

---

باپ بننے کا احساس ہی اتنا خوبصورت ہے تو اولاد کرنی پیاری چیز ہوگی۔۔۔

فنائی عالی ربکما تکذبان۔۔۔!!!

"اور تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے سعیر شاہ"

وہ زیر لب بربرایا تھا۔۔۔

زری میری جان وہ بھاگا خوشی کی کیفیت میں اندر بھاگا تھا جہاں وہ نیم جان سی ہو سہیل کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی

---

وہ بت حد دکتے چہرے سے اسکے پاس آیا اور پیار سے آکر اسکے سر میں۔ ہاتھ پھیرا زرش نے اسے آنکھیں

کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!



اس نیم جان سی نے اسے پکارا۔۔۔

یس مائی سول میٹ۔۔۔!!!

سعیر نے جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے زرش نے سکون سے اس پر حدت لمس کو محسوس کیا۔۔۔

کیا ہوا سعیر ہم۔ یہاں کیوں آئے ہیں،،، مجھے مشا کے پاس جانا ہے شی نیڈ زمی ناااااا آپ مجھے یہاں کیوں لے آئے ہیں۔۔۔

کیونکہ سعیر کی زندگی آپ کی طبیعت اچانک سے بگڑ گئی تھی اب کی بار وہ دانت پیس کر اسکے خوبصورت توبہ شکن حسن جس پر الگ ہی نکھار آیا تھا اپنی گہری نگاہ سے دیکھتا بولا۔۔۔

رکھتی ہوں سعیر اور کیسے رکھوں۔۔۔۔

کھانا نہیں کھاتی تم سعیر کی جان۔۔۔!!!

وہ بھی غصے میں۔ بولا مگر لہجے میں پیار ہی پیار تھا۔۔۔

ڈانٹ کیوں رہے ہیں کھاتی ہوں میری کیا غلطی بیمار ہو گئی تو۔۔۔۔

مجھے تمہاری فکر ہے میری جان، ڈاکٹر نے بولا تم بہت ویک ہو فوڈ پوائزنگ ہو گئی کے تمہیں وہ جان کر جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ وہ کچھ الگ طریقے سے اسے بتانا چاہتا تھا کچھ سپیشل کر کے اس لیے اب جھوٹ بول رہا تھا

---

تو فوڈ پوائزنگ زیادہ کھانے سے ہوتی ہے جناب۔۔۔۔!!!

وہ کھ مار انداز میں بولی سعیر کو اس پر اور اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

میری معصوم سی جان،،،، میری زندگی یہ کس نے کہا آپ سے کہ زیادہ کھانے سے خود پوائزنگ ہوتی ہے،،،، یہ

جو آپ گندی چیزیں کھاتی ہیں اس سے ہوتی ہے فوڈ پوائزنگ۔۔۔۔

ڈاکٹر نے مجھے کہہ دیا ہے کہ اگر آپ کی مسز آپ خیال نہیں رکھیں گی اور اسی طرح چلتا رہا تو انہیں ایڈمٹ کرنا پڑے گا تمہیں اور تو اور انہیں تمھی۔ ڈرپش اور انجیکشن لگانا ہو گا۔۔۔۔

کیا انجیکشن ڈرپرز۔۔۔۔!!!!

وہ انکے نام۔ پر ہی اچھل پڑی تھی ننن،،، نہیں نہیں سعیر میں کھاؤں گی اپنا خیال بھی رکھوں گی آئی پر اس

---

نو آج سے میں خود اپنی معصوم سی پیاری سی بیوی کو خیال رکھوں گا جو جیسے میں کہوں گا وہی کرنا ہو گا بو منظور رہے ورنہ ڈاکٹر ہی بتائے گی اپنے سٹائل سے تمہیں۔۔۔

نن،،، نہیں مجھے منظور ہے۔۔۔

تو ٹھیک ہے میری جان،،، آج سے بیڈ سے نیچے قدم نہیں اتاریں گی،،، فروٹس کھائیں گی، سلیتھی کھانا کھائیں گی بولو منظور ہے۔۔۔

کیا سعیر فوڈ پوائزننگ ہوئی ہے ناکہ کچھ اور آپ نے تو مریضہ بنا دیا مجھے۔۔۔

نہیں میری جان مریضہ نہیں بنایا یہ تمہارے لیے ہی بیسٹ ہے دیکھو تمہارا ہی بھلا ہے اس میں۔۔۔

اچھانا اب یہاں سے گھر چلیں مجھے نہیں رہنا مشاک کے گھر لے جائیں سعیر وہ لاڈ سے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتی بولی  
سعیر نے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا۔۔۔

سعیر کی جان،، تمھاری طبیعت خراب ہے نا آج ریسٹ کرو میں تمھیں۔ کل لے جاؤں گا کچھ دیر مشاک کے پاس  
آئی پر اس کی کیا پتہ وہ تمھارے گھر جائے خالہ اور عالی اسے گھر لے آئیں۔۔۔

گھر اتنی جلدی سعیر۔۔۔؟؟؟

جی میری جان وہ کس کے پاس رہے گی وہاں اسکے لیے تو اب عالی ہے نا وہ اسکے چہرے سے آوارہ لٹ کوکان کے  
پچھے سکیر تا بول وہ مسکرائی۔۔۔

یو نو واٹ۔۔۔؟؟؟

یس واٹ میری جان۔۔۔!!!

یو آر دابیسٹ پارٹ آف مائی لائف آئی لو یو وہ معصوم سے انداز میں اپنی محبت کا اعتراف کرتی سعیر کے عنابی  
لبوں پر مسکراہٹ کی وجہ بن گی۔۔۔

سعیر نے اسے بغور دیکھا اور اسکے ماتھے پر پیار محبت سے لب رکھے۔۔۔

یو آر سچ آگریٹ بلیسنگ فار می آئی لو یو۔ مور میری جان سعیر نے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

چلیں ناب سعیر۔۔۔۔

ہاں ہاں چلو میری جان۔۔۔!!!

وہ اسے گود میں اٹھائے خود میں چھپاتا باہر بڑھا تھا۔۔۔۔

آمنہ،،، زرش وغیرہ سب مشاکے پاس تھے ایسے میں ابہا جو قریشی فیملی کی بہو تھی،،، چھوٹی بہو ہونے کی حیثیت  
اور مشا سے کچھ دوستانہ تعلق کی وجہ سے وہ وہی مشاکے پاس تھی سارہ بیگم بھی آئی تھی۔ آہستہ آہستہ کر کے

سب اپنے گھر کو جا رہے تھے سارہ بیگم کی طبیعت کچھ خراب تھی جس کی وجہ سے وہ گھر چلی گئی تھیں،،، ایہا کا کہنا تھا کہ وہ کچھ دیر تک احان کے ساتھ گھر جائے گی،، سارہ بیگم راضی ہو گئیں اور گھر چلی گئیں ویسے بھی احان تھا تو پھر کیسی فکر۔۔۔

اب احان ایہا۔ کو لے کر گھر کی طرف نکلا تھا،، وہ لوگ کامران صاحب کے گھر سے نکل کر شاہ پبلس جا رہے تھے احان اور ایہا کے درمیان چھوٹی موٹی باتیں ہو رہی تھی،، اس طرح نا ایہا کوئی شرارت کر رہی تھی نا احان کیونکہ موقع ہی ایسا تھا۔۔۔

شاہ پبلس کار اسٹہ قریشی ہاؤس کے راستے سے ہی گزر کر آتا تھا احان کی کار کے پیچھے مسلسل پولیس کار آرہی تھی احان تو آگے بڑھ گیا مگر پولیس کار اس کالونی میں داخل ہوئی جہاں قریشی ہاؤس تھا احان چونکا اور گاڑی ریورس کی۔۔۔

آخر انکی کالونی میں۔ پولیس کیوں۔۔۔؟؟

کیا ہوا احان۔۔۔؟؟

واپس کیوں جا رہے ہیں گھر تو آگے ہے نا۔۔۔

ایک منٹ میری جان،،، یہ ہماری کالونی میں۔ پولیس کیوں جا رہی ہے مجھے دیکھنے دو۔۔۔

پولیس۔۔۔!!!  
اں یہاں گھبرائی۔۔۔

ایہا کالم۔ ڈوان میری جان،،، پولیس بری نہیں ہوتی اور ہم۔ نے کوئی غلط کام۔ تھوڑی کیا وہ۔ ہمیں کچھ نہیں کہے گی۔۔۔

احان نے گاڑی مڑی اور کالونی میں داخل ہوا جب سامنے دیکھ کر آنکھیں حیرت سے ابل کر باہر آئی تھیں،،، پولیس کی پوری ٹیم انکے ہی گھر کے باہر کھڑی دروازہ بجا رہی تھیں۔۔۔

احان۔۔۔!!!  
یہ تو ہمارا گھر ہے نا۔۔۔!!  
پولیس یہاں کیوں ہے۔۔۔???

ہاں ایہا مجھے خود نہیں پتہ تم یہی بیٹھو میں اتا ہوں اوکے بی بریو،، ڈرنا۔ مت وہ اسکا گال تھپتھپاتا مڑا۔۔۔

ننن،،، نہیں احان،،، واپس آئیں،، مت جائیں پلیز زرزوہ آپکو پکڑ کر لے گئے تو۔۔۔؟؟؟  
وہ روہانسی ہوتی بولی۔۔۔

ارے ایہا میری جان وہ کیوں لے کر جائیں گے مجھے جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے،، میں آرہا ہوں،،،، بی بریو  
۔۔۔۔

پر احان۔۔۔!!

ایہا،،، بی لانسک مائی وانف یار،، کمون کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

احان اسے چھوڑتا باہر نکلا اور پولیس والوں تک آیا،، پیچھے ایہا اللہ اللہ کا۔ ورد کرنے لگی سب ٹھیک ہو۔۔۔

Excuse me sr...!!

اپ لوگ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔۔؟؟



احان آکر پولیس والوں سے مخاطب ہوا جبکہ وہ پیچھے سے ہی شایان کو میسج کر چکا تھا کہ گھر کے باہر پولیس کھڑی ہے۔۔۔

یہ احان قریشی کا گھر ہے۔۔۔؟؟؟

احان چونکہ۔۔۔!!

جی احان قریشی کا ہی پر کیوں آپ لوگ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔؟؟

احان قریشی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے،،، قتل۔ کیا ہے انہوں نے۔۔۔

کیا بکواس ہے۔ یہ،،، آپکے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے قتل کیا ہے کونسا قتل میں تو خود کسی کی تدفین سے آرہا ہوں۔۔۔

اوو تو تم۔ ہو۔ احان قریشی پولیس والے نے ہاتھوں میں ڈنڈا گھماتے ہوئے بولا۔۔۔  
تو مار کر قتل۔ کر کے تدفین بھی کر دی۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ میں نے کسی کو نہیں مارا،،،، وہ میرے انکل تھے۔۔۔

صاحب زادے آپکے خلاف کمپلین۔ ہوئی ہے کہ آپ نے نمرہ حمدانی کی بیٹی علیشہہ حمدانی کا۔ قتل۔ کیا ہے، اور انکی باڈی کو جلانے کا کہا تھا مگر آپ کا بندہ وہ۔ کام۔ ناکر سکا تو انکی باڈی کو مردہ خانے میں رکھا گیا۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے ایسا کچھ نہیں ہے میں پاگل نہیں ہوں میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔۔۔

دیکھیے ہمارے ساتھ کمپر ومانز کریں اور تھانے چلیں وہاں جا کر اپنی صفائی دیے گا۔۔۔

پر میں کیوں جاؤں جب کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔؟؟

ہتھ کڑیاں لگاؤ اسے۔۔۔

پولیس والے نے کو نسطیل کو حکم۔ دیا۔۔۔

جبکہ احان کو ہتھ کڑیاں لگتے دیکھ کر ایہا کادل خوف سے کانپا تھا اور وہ فوراً باہر نکلی تھی۔۔۔۔

احان۔۔۔!!!!

یہ چھوڑو میرے احان کو کہاں لیے جا رہے ہو تم میرے احان کو۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

ایہا گوبیک،، جا کر بھائی کو۔ فون کر وہ تمہیں لے کر جائیں۔۔۔

لیکن آپ کہاں جا رہے ہیں،، چھوڑیں میرے احان کو کونسٹیبل کے ہاتھ پر زور سے تمہیں مارتی ایہا بولی۔۔۔

دیکھیے میم۔،، کول۔ ڈاؤں،، ہمیں ہمارا کام کرنے دیں،، ورنہ آپکو بھی اندر کر دیں گے۔۔۔

خبردار اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

ایہا۔ بھائی کو کال۔ کرو میں جلد تم سے آکر ملوں گا،، وہ اسے لے کر۔ جا رہے تھے جب وہاں پر شایان اور ایان وغیرہ پہنچے تھے۔۔۔

اسکییوزمی۔۔۔!!

شایان نے آکر پولیس والے کو پکارا جس نے پیچھے ہو کر اسے دیکھا۔۔۔

جی کیسے ہم آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟

جی جسے آپ بلاوجہ کے کر جا رہے ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں میں جان سکتا ہوں آپ کیوں لے کر جا رہے ہیں اسے،،، شایان نے دانت پیس کر پولیس والے کو گھورا کہ وہ بیچارہ بھی گلے کر رہ گیا۔۔۔

جی کیونکہ آپ کے بھائی کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے ان نے علیشہہ حمدانی پر تیزاب پھینک کر انکا قتل کیا ہے۔۔۔

ععع،،، علیشہہ۔۔۔!!!!!!

ایہا کی جان سی نکلی تھی وہ توجہ بھی اسکا احان سے پوچھتی تھی وہ بس ٹال دیتا تھا مگر اسکا احان ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

یہ بکواس ہے یار بھائی میں نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں جب مجھے تو پتہ بھی نہیں وہ آخری دفعہ ملنے کے بعد کہاں گئی تھی۔۔۔

ملنے کے بعد۔۔۔!!!

مطلب احان اس سے ملا بھی تھا ایہا پر آج نئے انکشافات کھل رہے تھے۔۔۔

کیا مطلب ملنے کے بعد تم کب ملے تھے اس سے احان،،،،، شایان نے حیرت سے اسے دیکھتے پوچھا تو احان نے ٹینشن میں اپنا ماتھا رب کیا۔۔۔

دیکھیے میری بات سنیں آپ لوگ یہاں سڑک پر کھڑے ہو کر کچھ بھی پوچھنے سے کیا ہو گا آپ لوگ ہمارے ساتھ تھانے چلیں۔۔۔

وہی جا کر مجرم سے بھی تمام پوچھ گوئی کی جائے گی۔۔۔

مگر کونسا جرم کون مجرم،،،، میں نے کوئی جرم نہیں کیا مجھ سے قسم لے لیں بھائی۔۔۔

یہ تو انوسٹیگیشن کے بعد ہی پتہ چلے گا اب مسٹر احان قریشی وہ اس شہزادے کو کھینچ کر وہاں سے لے کر گئے تھے جسے شاید ہی کبھی اس کے ماں باپ نے پھول سے بھی تکلیف دی ہو وہ تو شہزادہ تھا اپنے گھر کا ایک مغرور

شہزادہ جو سب پاسکتا تھا سب مگر کیسے بھول گیا انسان پیسے شہرت سے نہیں ملتے ناہی محبت اتنی آسان ہے،،  
محبت خراج مانگتی ہے، اور شاید آج اب وہ وقت تھا جب محبت نے احان قریشی سے خراج مانگنا تھا۔۔۔

وہ اسے لے کر تھانے پہنچے تھے انکے پیچھے شایان بھی گیا تھا ایان تو روتی ہوئی ایہا کو لے کر گھر گیا تھا جو ہچکیوں  
سمیت احان کے لیے رورہی تھی اور جو کچھ اس نے سنا اگر وہ سچ ہو تو اس معصوم کے دماغ میں ہمیشہ یہی ڈالا گیا  
تھا کہ پولیس بری نہیں ہے وہ جرم کرنے والوں کو پکڑ کر لے کر جاتی ہے تو کیا اسکا احان مجرم تھا اس نے واقع  
جرم کیا تھا مگر کیوں وہ ایسا کیوں کرے گا۔۔۔

لاسٹ ٹائم جب یونی میں کسی لڑکے نے ایہا کو کچھ کہا تھا تو وہ اگلے دن یونی نہیں آیا تھا احان نے اسے کتنا مارا تھا تو  
علیشہ وہ بھی تو انکے درمیان آرہی تھی اور مجھے تو دھمکی تو کیا احان نے اسے۔۔۔۔

نن،،، نہیں یہ کیا سوچ رہی ہو اا ایہا احان ایسا نہیں ہو سکتا ایہا نے زور زور سے نفی میں سر ہلانا شروع کیا جبکہ  
احان اسے دیکھ کر گھبرایا۔۔۔

بیہو۔۔۔!!!

بیو کیا ہوا۔۔۔???

آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟

بھائی احان احان ایسا نہیں ہو سکتے بھائی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،،،، احان ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔

ہم۔ جانتے ہیں میری جان وہ چاہ کر بھی عورت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا کچھ نا کچھ ہے،، کسی نے اسے پھنسا یا ہے تم۔ فکر نہیں کرو احان آج ہی گھر آ جائے گا۔۔

ایہا کو کچھ سمجھ نا آیا وہ چپ کر کے بیٹھ گئی کچھ کی دیر کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچے ایہا تو بھاگتی اپنے کمرے میں روتی چلی گئی تھی جبکہ ایان سارہ بیگم کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔

احان کو پولیس والے پکڑ کر تھانے لے گئے تھے،، انکے ہی پیچھے شایان بھی نکلا تھا عالیان مشا کے پاس تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت مشا کو اسکی بے حد ضرورت ہے جبھی وہ اسے چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا اور بہر حال شایان نے اسے کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔۔۔





ہو سکتا وہ کوئی سازش ہو میرے خلاف میں نے کہانا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا مجھے پتہ بھی نہیں وہ کہاں ہے،،، کیا کر رہی ہے،، مجھے اسکے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے بھائی یہ سراسر الزام ہے مجھ پر۔۔۔۔

احان کالم۔ ڈاون مائے برو،، میں دیکھتا ہوں۔۔۔

دیکھیے انسپیکٹر صاحب آپ ان ویکٹم کی مدد یا جو بھی انکے ساتھ ہیں انہیں بلائیں ہم دیکھیں تو آخر کون ہے جس نے یہ جھوٹا الزام میرے بھائی پر لگایا ہے۔۔۔

دیکھیے وہ اس وقت نہیں آسکتی کیونکہ ان پر قیامت آکر گزر چکی ہے صرف اور صرف آپکے بھائی کی وجہ سے یا تو آپ اچھا سا وکیل کریں تبھی بات بنے گی،،، گواہ اور ثبوت آپکے بھائی کے خلاف ہیں۔۔۔

اوووور نیلی داسو کا لڈ انسپیکٹر۔۔۔۔!!!

اب کی بار بغیر گھبرائے آنکھوں میں۔ آنکھیں ڈالے چہرے پر سخت تیور کشادہ ماتھے پر بلوں کی جال لیے،، اور وہ نام۔ جس نام۔ سے آنکھیں نفرت سے شدید لال ہوتی تھیں گال دکھ جاتے تھے اج بھی یہی ہوا تھا اسکی عزت پر آنچ آئی تھی عزت دار گھرانے کے باہر پولیس پہرہ لگائے کھڑی اسے ڈھونڈ رہی تھی،،، کاش وہ یہ

سب دیکھنے سے پہلے مر جاتا یا زمین میں دھنس جاتا اور تو اور ابہا اسکے سامنے وہ۔ سب بکو اس کتنا ڈر گی تھی جو بات اسے نہیں بتانا چاہتا تھا نا چاہتے ہوئے منہ سے نکلی کیا وہ معصوم اس پر یقین کرے گی۔۔۔۔

بتاؤ تمہاری طرح کہاں ہے تمہارے سو کالڈ ثبوت دیکھا کوئی کلپ دیکھی ہے،، یا تم نے اپنی دو گنا گار آنکھوں سے دیکھا بولو وہ دھاڑا تھا۔۔۔

واٹ نان سینس،، بی ان یور لمٹس مسٹر احان قریشی آپ اس وقت ایس پی کے سامنے کھڑے ہیں بھولیں مت قتل کیا ہے۔۔۔۔

اوووو جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔!!!!

کیا کیا ثبوت ہے کہ میں نے قتل کیا ہے بولیں۔۔۔۔!!!!

فار یور کائینڈ انفارمیشن اس ہو سپٹل کے ڈاکٹر نے اپنی آنکھوں سے اس ہو سپٹل میں دیکھا تھا لاسٹ ٹائم تم تھے اسکے ساتھ۔۔۔۔

کیا بکواس ہے،، بھائی یہ آج کی بات نہیں ہے ہر گز نہیں۔ بھائی،،،، مجھے علیشہ کی دیتھ کی خبر سمیج نے دی تھی میرے نکاح والے دن،، اس دن میں یہ سب کرتا پھیروں گا۔۔۔

آر یومیڈ تمہیں تب سے پتہ تھا اور تم نے بتایا نہیں یہ کیا بیوا قونی ہے احان۔۔۔

بھائی جب میرا اس سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں۔ ہے تو اس کے بارے میں۔ سوچ کر کسی کو بتا کر کیا کروں گا بتائیں مجھے۔۔۔

ہائے رے غلط نہیں۔۔۔

وہ کیا۔ جانتا تھا کہ کیا تعلق ہے اسکا اس سے خون کا رشتہ ہے،،،،، اکلوتی پھپھو کی اکلوتی اولاد ہے وہ جس کا سرمایہ اس سے چھین لیا گیا تھا کاش یہ اپنے اتنے ہی گیٹس اس وقت استعمال کرتا اور اسکا سہی سے پتہ لگواتے آج وہ انکے پاس ہوتی مگر یہ قسمت۔۔۔

احان۔۔۔۔۔!!!!

شایان دھاڑا تھا۔۔۔۔

دیکھیں ہمیں انہیں لاک اپ میں۔ بند کرنا پڑے گا آپ تب تک وکیل سے بات کریں۔۔۔

تو ٹھیک ہے،،، میں دی آئی جی ار حم ہاشمی سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔

وہ آج ابھی اس کیس کو ختم کرتے ہیں۔۔۔

اور رہی بات وکیل کی تو ماہ بیر اسم حفیظ وکالت میں مشہور نام سنا تو ہو گا واقف تو اچھے سے ہونگے ان دو ناموں سے آپ،،، آج ہی بات کرتا ہوں،،، اور تو اور کمیشنر صاحب پاشا ابراہیم سے بھی تاکہ اس طرح جھوٹے کیس اوپن کر کے ان پر ایف آئی آر کاٹنے والے سو کالڈ انسپیکٹر کو بھی توفائیر کروائیں شایان نے کہتے فوراً سے کمیشنر پاشا ابراہیم کو کال ملائی تھی۔۔۔۔ جن کے احد صاحب سے کافی بہترین تعلقات تھے،، کون نہیں جانتا تھا ان ایکسیکوٹو شہرز کو یہاں ملک کے سپر ایٹ ایکسیکوٹو شہرز،، اور انکی دہشت کے دور دور تک چرچے تھے،، ماہ بیر حفیظ جرم کی دنیا میں بھییرا برائی کا دو سیکنڈ میں خاتمہ کرنا اور ہر کیس کو جیتنا ایا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا،، دی آئی جی ار حم ہاشمی،،، دنیا نام سے ہی کانپ جاتی کرتی تھی اس کے سامنے آیس پی کیا شے تھا۔۔۔۔

ایس پی کارنگ دو منٹ کے لیے اڑا تھا اتنی بڑی شخصیت سے واقف کاری کیسے کر سکتا تھا پھر یہ مگر۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کچھ ہوتا ہی اسی وقت ایک ہنگامہ طوفان بد تمیزی برپا ہوا تھا، نمرہ اور عرشہ وہاں پر پہنچی تھیں

---

ارے انصاف چاہیے ہمیں یہی ہے وہ شخص جس نے میری بیٹی کو مات ڈالا ہاں یہی ہے وہ۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔!!!

شایان جیسے ہی پیچھے مڑا تھا سر پر ساتھ آسمان ٹوٹے تھے سامنے اس بے حس، بے حیا اور دھوکے باز لڑکی کو دیکھ کر،،، دو منٹ لگے تھے جسے دیکھ ہمیشہ سے ماتھے پر بلوں میں کمی آتی تھی آج کشادہ ماتھے پر بلوں کا جال بچھا تھا،،، آنکھوں میں۔ جیسے خون اتر تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔!!!!

عرشہ کا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا،،، اس نے تو سوچھا تھا وہ جاچکا ہو گا یہاں سے دور،،، کافی دور اس ملک کو چھوڑ کر مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت میں ابھی جس انسان کو جانور بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس سے ایک دفعہ تو سامنا کرنا پڑے گا مگر شایان کرے گا کیا۔۔۔۔۔

نمرہ کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا اسے دیکھ کر مگر نہیں اب یہاں ایک اور جھوٹا ڈرامہ کرنا تھا جبھی ایک اود جھماکا اسکے ذہن میں کو جس سے شایان کو دیکھ کر اسکے لبوں پر کمینہ مسکراہٹ رینگتی تھی۔۔۔

ارے جانوروں،،، کب تک کب تک برباد کرو گے ہمیں کب تک،،، پہلے میری بڑی بیٹی کو اپنایا اور کتوں کی طرح استعمال کر کے چھوڑ دیا اور میری چھوٹی بیٹی کو بھی استعمال کر اسے جھلسا دیا اب کیا چاہیے۔۔۔۔

بکو اس بند کریں اپنی یہ کیا بول رہی ہیں آپ کیا ثبوت ہے کہ میں نے اسے چھوڑا آپ کی بیٹی،،، یہ آپکی بیٹی تو نہیں یہ تو سلمی دورانی کی بیٹی ہے نا۔۔۔۔

ایسا کک،،، کچھ نہیں ہے،،، یہ فامیہ حمدانی ہے نمرہ حمدانی کی بیٹی اور تم نے اسے برباد کر دیا تم پورا خاندان ہی مجرم ہو اج سے کچھ سال پہلے تمہارے باپ نے بھی مجھے اسی طرح اپنا کر بلکل آخری موڑ پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اہاں۔۔۔!!!

کوئی۔ ثبوت اب کی بار شایان نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھور کر پوچھا تھا عرشہ اچانک گڑبڑائی تھی  
---

مما۔۔۔!!!

عرشہ نے فوراً سے نمرہ کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا تھا جس کا بھی کچھ بوکھلاہٹ سے برا حال تھا۔۔۔

اگر ایسا ہی ہے ڈیرو انفی آپ کے مطابق تو پھر یہ معاملہ تو آپس کا ہے نا انا اہم کیوں اپنی عزت خراب کریں آؤ  
مل کر یہ مسئلہ سولو کرتے ہیں۔۔۔

آپ سب یہ کیا کر رہے ہیں،،، ایک سے ایک نیا خاطر کھول رہے ہیں ہمیں پہلے ایک کیس تو سولو کرنے دیں  
۔۔ انسپیکٹر کی بس ہوئی کبھی اچانک اس عجیب سے کیس میں پڑ کر غلطی کرنے کا سب سے بڑا اندازہ ہو اور  
البتہ جس طرح وہ لوگ نڈرتھے،،، کہ واقع انکے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے سوائے ایک ڈاکٹر اور اس ڈیڈ  
باڈی کے نا کوئی فوٹیج نا کچھ تو کہاں کے مجرم کونسے مجرم،،، انسپیکٹر نے اپنا ماتھا رب کرنا شروع کیا۔۔۔

دیکھیے مس نمرہ حمدانی اصول تو ویسے آپ کو اس وقت گھر ہونا چاہیے تھا ہمیں ایک کیس سلجھانے دیں،،، انکے  
خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے،،، کسی بھی طاقتور ثبوت کے بغیر ہم کیسے ان پر کارروائی کریں۔۔۔

یہ کس نے کہا آپ سے،، آپکو بتایا گیا ہے کہ احان قریشی اس وقت میری بیٹی علیشہ کے ساتھ تھے تو تھے اس نے احان نے میری بیٹی کو اپنے جال میں پھنسا یا اس کا غلط استعمال کر کے اس پھینک دیا،، نہیں بلکہ دنیا سے پتہ ہی صاف کر دیا۔۔۔

اپنی بکو اس بند کروووو نمبرہ حمدانی نہیں تو علیشہ کا تو ہم نہیں جانتے تمہارا پتہ ضرور اس دنیا سے صاف کروا دوں گا میں میرے خاندان کی عزت پر مٹی اچھالنے پر۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

دیکھا اپنے کیسے دھمکی دے رہے ہیں یہ یہاں کھڑے ارے یہ سمجھتے ہیں کہ طاقتور ہے دولت مند ہیں تو معصوم کلیوں کو پاؤں تلے روندے چلے جائیں گے۔۔۔

دیکھیے آپ لوگ چپ کر جائیں بلکل چپ۔۔۔!!!



ہمیں احان قریشی کو لاک اپ میں بند کرنا. (cooperate with us) مسٹر شایان،،، پلیززز کو پریٹ و داس) ہو گا جب تک کوئی ثبوت یا اس کیس کا حل نہیں مل جاتا۔

پر۔۔۔!!!

احان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

ریلکس احان۔!!

میں یہی ہوں،،، تم جب بے گناہ ہو تو بلا وجہ تمہیں سزا کو نہیں سکتی،،، ہم۔ بی بی دیکھتے ہیں اس کیس اور اسکی ایف آئی آر میں کتنی اور کس قدر سچائی ہے۔۔۔

شایان نے فوراً سے پہلے ڈیڈلی پاشا سے رابطہ کیا تھا نمبر ڈائل کرتا وہ عرشہ کو تیز نظروں سے گھورتا باہر نکلا تھا

۔۔۔

ہیلو مسٹر پاشا۔۔۔

شایان قریشی سپینگ۔۔۔

سن آف احد قریشی۔۔۔

اوووو آئی سی۔۔۔!!

ہاؤمے آئی ہیلپ یومائے سن۔۔۔!!

پاشا ابراہیم کی مہربان سی آواز پر وہ پھیکا سا مسکرایا۔۔۔

سر ایک ایمر جینسی ہو گئی ہے آپکو آنا پڑے گا۔۔۔

کہاں کیا ہوا خیریت تو ہے پاشا فوراً سے الرٹ ہوا۔۔۔

سر نہیں سر میرے سب سے چھوٹے بھائی احان قریشی کو پولیس نے بلا وجہ اریسٹ کر لیا ہے جبکہ کوئی غلطی نہیں ہے،،، الزام یہ ہے کہ اس نے کسی لڑکی کو تیزاب پھینک کر قتل کیا ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

پر کون،، کون کرے گا یہ شایان بیٹا ایسے آپکی تو میرا نہیں خیال کسی سے دشمنی بھی ہے۔۔۔

سراپنے بالکل ٹھیک کہا ہے ہمارے کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے،،، پر لوگ بلا وجہ ہم۔۔۔ سے۔۔۔ دشمنی نکالتے ہیں  
آئی ڈونٹ ناؤ کیسے کیوں پر میرے بھائی کا کوئی تعلق نہیں ہے اس کیس سے وہ ایسا کرنا تو دور کرنے کا سوچ بھی  
نہیں سکتا آپ تو جانتے ہیں ہمیں۔۔۔

یس مائے سن،، میں تمہیں جانتا ہوں،،، کیا احان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کاروائی یا کوئی ثبوت اسکے خلاف

۔۔۔۔

سر کوئی ثبوت نہیں ہے بس ایک ویکٹم کی ماں،،، اور تو اور ایک سو کالڈ ڈاکٹر بول دہا ہے،،، پر سر یہ جو بھی ہے یہ  
سرا سر جھوٹ بول رہی ہے میں ہنڈرڈ پر سنڈ شیور ہوں کیونکہ یہ ہماری فیملی کی شروع دن سے بربادی چاہتی  
ہے۔۔۔۔

کون ہے وہ،،، پاشانے اپنی پوری ٹیم ماہیر اور آریان سمیت سب کو الٹ ہونے کا سنگنل دیا تھا۔۔۔

سر نمبرہ حمدانی،،، میری ماما کی میری پوری فیملی کی دشمن،،،، آپ پلیز زچھ کریں،،، ہماری عزت کا معاملہ ہے سر،،، اس کیس کو یا تو ختم کریں یا اس پر تفصیل سے کام کریں،،، تاکہ آگ یہ جھوٹا الزام ہے تو اس مجرم کو سزا ملی چاہیے وہ یہ حرکت کرنے کا سوچ بھی ناسکیں۔۔۔

تم فکر نہیں کرو شایان،،، تم۔ جانتے ہو،،، جرم کرنے والے کے خلاف ہماری عدالت میں صرف موت ہے موت،،، اور وہ بھی کتے کی،،، پاشا کی آواز فون میں گھونج کر باہر نکلی تھی پیچھے کھڑے انسپیکٹر جو سب چھوڑ کر باہر سیگریٹ نوشی کرنے آیا تھا،،، یہ بات سن کر ہی گھبرا ایا تھا کیونکہ شایان خود محبت کا مارا اپنے غم کو سیگریٹ کا دھواں پھونکتا کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس پر فون سپیکر پر لگا کر گاڑی کی چھت پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

پر۔ سر،،، مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کوئی پولیس والا اتنا غیر زمہ دار کیسے ہو سکتا وہ بغیر ایوڈینس کے کیسے کاروائی کر سکتا ہے۔۔۔

اگر ایسا کچھ نہیں ہو گا تو اس انسپیکٹر کی سسپینشن پکی ہے بر خور دار ہم آرہے ہیں س،،، میں ماہیر کو لے کر آرہا ہوں،،، اس کیس پر کام۔ ہو گا ہم ہو سپٹل وزٹ کریں گے۔۔۔

شیور سر تھینکیو سوچ۔۔۔۔

پاشا نے فون۔ کاٹا اور ماہ بیر اور احان کے ساتھ باہر نکلا تھا۔۔۔

پیچھے شایان نے گاڑی کے بونٹ پر زور دار مکہ مارا آج زخم دوبارہ تازہ ہوئے تھے،،، آج دوبارہ اسکے زخم پر اس لڑکی نے سامنے آکر نمک چھڑکا تھا وہ دور جانا چاہتا تھا اس سب سے بہت دور جہاں اس کا نام و نشان ناہو،،، دماغ شعلہ بھڑکا تا یہی کہتا تھا کہ مل۔ گئی ہے پکڑو اور برباد کر دو مگر دل کہتا تھا کیسے تم جسے اپنی ذات سے بھر کر چاہا اسے برباد کرو گے،،،، مگر اس نے کونسا بھرم رکھا بلکہ اتنی بڑی دشمن نکلی وہ تو جس نے سانپ بن کر ڈس لیا۔۔۔۔

وہ اس دل و دماغ کی جنگ سے تنگ آکر تھانے کے باہر کھڑا زور سے چلایا تھا،،، جبکہ اندر سے باہر آتی عرش یہ دیکھ کر جگہ سے اچھلی تھی،،،، وہ ٹھٹک کر رکی مگر نمبرہ کھینچتی اسے چپکے سے باہر لے کر نکلتی چلی گئی کیونکہ معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا،،، آج پھر قریشی فیملی اس سے آگے نکلی تھی شکست نے منہ پر تھپڑ مارا تھا اب کیا فائدہ تھا یہاں۔ رکنے کا،،،، یہاں سے نکلنا ہی بہتر تھا ان سے بدلہ اب دائمہ ہی لے گی انکی بیٹی کو برباد کر کے۔۔۔۔

ملک ولا سے سب لوگ اپنے گھرا چکے تھے،،،، سارہ بیگم کب سے گھرا چکی تھیں،، جبکہ قریشی ہاؤس کی دہلیز سے ایان اپنی روتی تڑپتی بہن کو لے کر واپس آیا تھا جسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی جو اس نے سنا تھا کیا وہ سچ تھا احان ملنے گیا تھا علیشہ کو،،،، اور وہ سب،،،، لیکن احان ایسا کیوں کرے گا وہ ملنے گیا تھا تو اسے بتایا کیوں نہیں وہ جانتی تھی احان کس قدر جزباتی ہے اسکے معاملے میں وہ جانتی تھی یونیورسٹی میں جب بھی کچھ ہوتا تھا کوئی اسے کچھ کہتا تھا تو احان اسکی جان کو اجاتا تھا مگر یہ تو لڑکی،، دماغ یہ سوچ سوچ کر خراب ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ سیدھا آکر اپنے کمرے میں آئی تھی اور اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی اور ٹیکے میں منہ دیے پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی۔۔۔۔

احان۔۔۔!!!

آپ نے مجھ سے باتیں چھپائی۔۔۔۔

اور یہ سب جو اس پولیس والے نے بکو اس کی،،،، پولیس تو غلط نہیں ہوتی نا وہ تو مجرم کو ہی پکڑتی ہے بغیر جرم والوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتی تو کیا اسکا احان واقع مجرم۔۔۔۔

نہیں دل اس بات کی گواہی بھی نہیں دے رہا تھا جبکہ دماغ یہی کہہ رہا تھا تمہارے اور احان کے راستے میں آنے والا کاٹنا احان چپکے سے خاموشی سے ختم کر دیتا ہے۔۔۔

اسے وہ ریو مر یاد آیا جب پوری یونی میں ایک ہی ریو مر تھا احان قریشی نے اس بندے کا قتل کر دیا جس نے ایہا کو چھیڑا تھا،، مگر اگلے دن وہ ریو مر جیسے زائقے کی طرح سب کی زبانوں سے غائب تھا۔۔۔

افف ایہاٹ سے اٹھی تھی اور بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر پانی پینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ناپانی تھا ناگلاس وہ جنجھلائی اور اٹھ کر نیچے کی جانب بڑھی۔۔۔

نیچھے سعیر زرش،، ایان اور عائرہ،، شاہ صاحب اور سارہ بیگم موجود تھے ایان نے سب کو بتایا کہ احان کو پولیس پکڑ کر لے گی ہے،، سب کے سروں پر شاہ پیلس کی چھت گری تھی۔۔۔

یہ کیا ہو اس ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے سارہ بیگم نے فوراً سے پہلے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں ماما ایسا کیسے ممکن ہے،، جبکہ احان نے کچھ کیا نہیں۔۔۔

لیکن کیوں کوئی وجہ تو بتاؤ شاہ صاحب آگے آئے۔۔۔

ڈیڈی اسکی خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے کہ اس نے لڑکی پر تیزاب پھینک کر قتل کرنے کی کوشش کی ہے

---

واٹ۔۔۔!!!

زرش کا توسن کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔۔

یہ کیسے پو سیبل۔ ہے بھائی احان ایسا نہیں کر سکتا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

ہمیں پتہ ہے گڑیا،، وہ سوچ بھی نہیں سکتا مگر پولیس والوں نے کہا۔ ہے ہم انکے ساتھ کو پریٹ کریں۔۔۔

زرش۔ میری جان سنبھالو خود کو کچھ نہیں۔ ہو گا احان کو،،، وہ بے قصور ہے پھر ڈر کیسا کوئی کیا بگاڑ لے گا اسکا

ریلکس اپنی طبیعت نہیں خراب کرو۔۔۔



جاؤ سعیر زرش کو لے کر کمرے میں جاؤ فوراً،،، سارہ بیگم نے سعیر کو وہاں سے جانے کا کہا،، وہ واقف تھیں اسکی کنڈیشن میں مگر شاید خوشیاں تو آتی آتی رستہ ہی بھول جاتی ہیں،،، جبھی کوئی ٹینشن ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

سعیر زرش کو لیے اوپر آیا تھا اس آرام سے گود میں اٹھائے اندر آیا آکر بیڈ پر اتارا۔۔

سعیر میں ٹھیک ہوں پلیز زرش ایسے نہیں کریں،، احان گھر تو آجائے گا۔۔۔

جی میری جان،، وہ اجائے گا وہ بے قصور ہے،،، میں خود لے کر آؤں گا اسے،، تم۔۔ ریلکسیس رہو،، اپنی طبیعت نے بگاڑو ورنہ یوناو تمہارے معاملے میں کوتاہی مجھے برداشت نہیں،، میں سزا دوں گا۔۔۔

سعیر تنگ نہیں کریں وہ ٹکیے پر ڈہہ گئی تھی۔۔۔

زرش ارا مہم سے۔۔۔!!!

سعیر بوکھلایا۔۔۔

سوری سعیر پلینز مگر میں ٹھیک ہوں۔۔۔

افن کیسے قابو کروں اسے میں،،،، بتانے والا ابھی میں ہوں نہیں۔۔۔

ایک ہی طریقہ ہے،،، سعیر نے اسے بری طرح گھورا تھا۔۔  
وہ بوکھلائی۔۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟؟

اگر اب کچھ الٹا سیدھا کیا میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

ارام۔ کرنا تو بس آرام۔۔۔

نہیں ناااا۔۔۔!!!

وہ باضد ہوئی۔۔

لگتا تم ایسے نہیں مانو گی وہ اس پر جھک کر اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں۔ لے گیا یہ سب اتنا چانک ہو اسے سمجھنے کے موقع نہیں ملا وہ بری طرح بوکھلائی اور اسکی گرفت میں مچلی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ۔ خود کو سیراب کر کے اسکے نیچلے لب پر پیار کرتا اٹھا اور اسکا لال ٹماٹر چہرہ دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟

سعیر بہت گندے ہیں آپ۔۔۔!!!

وہ۔ چلائی اور سانس ہموار کر لے لگی۔۔

پراوڈ ٹو بی میری جان۔۔۔

اب آرام۔ کروور نہ پھر سے یہی ہو گا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

وہ۔ کلس کر رہ گئی مگر مرتی کیا نا کرتی ناچار سائیڈ بدل کر کروٹ لیے لیٹی اور آنکھیں بند کیں،، سعیر نے پیار سے اسے اپنے حصار میں لے کر۔ لیٹا اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا،، کچھ ہی دیر میں سکون حاصل کرتی نیند کی وادیوں میں چلی گی،، اسکی گہری سانسوں کی آواز پر سعیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو واقع گہری نیند میں تھی،، سعیر نرمی سے اس سے الگ ہو کر اٹھا،،، اسکے ماتھے پر پیار بھرا بوسا دیا،،، اور ایک مسکراتی نظر اپنی زندگی پر ڈالتا وہ لیمپ آف کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔

سعیر باہر آیا تو اپنے کمرے سے نکلتی ایہا پر نظر پڑی جو رونے کی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ کیے بیٹھی تھی،، سعیر نے اسے دیکھ کر لمبی سانس خارج کی اور اسکے پیچھے آئے۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں پر نسز میڈم۔۔۔؟؟

ایہا بھائی کی آواز پر پیچھے مڑی اسے دیکھا جو بڑی غور سے اسے ہی دیکھ کر رہا تھا۔۔۔

کیوں روئی ہیں آپ۔۔۔؟؟

بھائی احان۔۔۔!!!

وہ کہہ کر دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔

سعیر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔

کیوں رو رہی ہو یار،،، کیا ہو گیا کچھ کیا نہیں اس نے پھر کیسے پکڑ سکتی اسے پولیس وہ واپس گھر جائے گا میں خود لے کر آؤں گا آئی پر امس۔۔۔

بھائی کیا ان نے سچ میں یہ کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟

ابہا سیر نے۔ اسے سر جھکا کر حیرت سے دیکھا اور کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا۔۔۔

پاگل ہوگی ہو بیہو۔۔۔؟؟

سوچ بھی کیسے سکتی ہو یہ سب تم۔۔۔

وہ۔ ایسا کر ہی نہیں سکتا تمہیں یقین نہیں ہے کیا اسپر بولو۔۔۔

بھائی یقین کی بات نہیں ہے ڈیڈی اور آپکے بعد اگر آنکھیں بند کر کے میں نے کسی پر یقین کیا ہے تو وہ احان ہے مگر بھائی۔۔۔

مگر کیا ابہا۔۔۔؟؟

کیا بات ہے شئیر کرو مجھ سے میں تو تمہارا بیسٹ فرینڈ رہا ہوں نا ابتاؤ کیا بات ہے۔۔۔

بھائی جہاں وہ یہ کرنے کا سوچ نہیں سکتے وہ میرے اور اپنے درمیان کسی کو برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔

کیا مطلب ایہا کھل کر بتاؤ کیا ہوا ہے،، یہ سب کیا بول رہی ہو۔۔۔

بھائی علیشہ احان کو پسند کرتی تھی،، مجھے نہیں پتہ وہ کون تھی مگر احان کو نہیں پسند تھی وہ معصوم ایک سے ایک بات شروع دن سے لے کر اینڈ تک اسکو بتاتی چلی گئی احان کا لڑکوں کی زبان کھینچ لینا۔۔۔

مطلب کہ احان۔۔۔!!!

نن،، نہیں جیسا احان تھا ویسا تو وہ خود بھی تھا ایک نظر زرش کو دیکھنے والی کی آنکھیں نکال دیتا تھا تو کچھ غلط نہیں تھا مگر یونہی لڑکی کا قتل۔۔۔

سعیر کا دل ہر گز نامانا ایسا ممکن ہی نہیں۔ تھانا ممکن تھا یہ۔۔۔

اچھا ریلکسیس رونا بند کرو۔۔۔

تم تو بہادر گڑیا ہونا میری،،، چپ ہو جاو۔۔۔

میں احان سے سچ پوچھو گا ااااا تم بے فکر رہو۔۔۔

احان پر یقین رکھنا ایسا ہے،،، ایک رشتے میں۔ یقین سب سے پہلے آتا ہے۔۔۔

مگر ایسا کچھ سن کب رہی تھی وہ سنے بغیر روتی ہوئی۔ کمرے میں بھاگی تھی پیچھے سے سیرنے۔ لب کچلا،،، کسی بھی تحقیق کے بغیر کچھ بھی کہنا ممکن تھا۔۔۔

پاشا ابراہیم۔ اور ماہ میر فور اشایان کی میل کی لوکیشن پر پہنچے تھے وہ تھانے پہنچ کر پوری سیکیورٹی کے ساتھ اندر آئے تھے جہاں وہ مجرموں کی طرح ایک الگ جگہ پر نشان بیٹھا تھا جبکہ شایان غصے سے پاگل ہوتا اسپیکٹر پر بھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ لوگ آگے پیچھے ہوئے کہ نمرہ اور عرشہ موقع پا کر وہاں سے نکل گئیں۔۔۔  
اب شایان انہیں کہاں ڈھونڈتا،،، وہ پولیس والے پر دھاڑ رہا تھا کہ آخر وہ گئیں تو گئیں کہاں۔۔۔  
بھاگ گئیں۔۔۔!!!



پولیس والا لاجواب تھا وہ تو خود نہیں جانتا تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے،، اب ویکٹم کے گھر والے غائب تھے وہ کیسے احان کو اندر کر دیتا۔۔۔

مسٹر شایان،،، ماہ بیر کی آواز تھانے میں گھونچی تو شایان فوراً مڑا۔۔۔  
جبکہ انسپیکٹر کا انہیں دیکھ کر کاٹو تو بدن میں۔ لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔۔

یہ مسٹر ماہمیر حفیظ۔۔۔۔

سر آپکا بہت شکریہ آپ آئے۔۔۔

شایان نے بہت احترام سے ان سے بات کی۔۔۔

ہمارا فرض تھا شایان۔

مگر آپ ان پر کیوں دھاڑ رہے ہیں خیریت۔۔۔

سر جس ویکٹم کی ماں اور بہن یہاں پولیس سٹیشن میں موجود تھیں وہ اب غائب ہیں،،،،، انہیں تو یہاں یہیں ہونا چاہیے تھا آپ نے کہا اور سچی ایف آئی آر کے مطابق لیکن وہ کہاں گئیں۔۔۔۔

تو صاف مطلب ہوا کہ وہ جھوٹی ایف آئی آر کٹوا کر پھنسا رہی ہیں،، اب کی بار پاشا براہیم نے اپنی دانست میں جواب دیا جبکہ انسپیکٹر کے گلے میں گھٹلی سی ابری تھی۔۔۔

ننن،، نہیں سر ہمیں تو ہو سپٹل بلایا گیا تھا کہ ہم آکر انو سٹیگیشن کریں اور تو اور اس وقت ایک ڈیڈ باڈی جھلسی ہوئی وہاں موجود تھی۔۔۔

دیکھیے انسپیکٹر راہیل جب بھی آپ کو کسی انو سٹیگیشن کے لیے بلایا جاتا ہے تو اس پر کام کریں اسکی تفسیش کریں پوری طرح کہ کیا سب ثبوت گواہ اسکے خلاف ہیں کہ نہیں،،، باڈی کا پوسٹ ماڈم کرتے آپ۔۔۔

سر اسکی اجازت ہمیں ویکٹم کے گھر والوں نے نہیں دی اور وہاں کے ڈاکٹرز بھی کہہ رہے تھے۔۔۔

اپنے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی۔۔۔

نن،،،۔ نہیں انسپیکٹر گھبرا یا۔۔۔

تو آپ بغیر کسی اور ثبوت کے کیسے اسے لے کر یہاں آسکتے ہیں۔۔۔

سر،،، ہم ابھی چیک کر لیتے ہیں۔۔۔

بلکل نہیں پہلے تو ویکٹم کے گھروالے ڈھونڈھیے آپ پھر آپ کچھ اور سٹیپ لیے گا اور اس قدر لاپرواہی برتنے پر سسپینڈ کیا جاتا ہے جس کا لیٹر آپ کو بہت جلد مل جائے گا آپ کے کمیشنر سے۔۔۔

پر سر۔۔؛!!!

نوار گیو مینٹس،، ہم اس کیس کو خود دیکھ لیں گے کہ احان قریشی کتنے قصور وار اور مجرم۔ ہیں کہ نہیں ماہ بیر نے اپنی فائل کھولی۔ اس کیس کو نوٹ کیا اگر یہ جھوٹا کیس بھی ہوتا تب بھی وہ اس عورت کو سزا دیتے۔۔۔

اور رہی بات انسپیکٹر کی تو اب یہاں اس تھانے میں اسکا کوئی کام نہیں۔۔۔

آپ لے کر جاسکتے ہیں شایان اپنے بھائی کو یہاں سے جب تک۔ ہمیں انکے خلاف کوئی ثبوت نہیں۔ ملتا ہم انہیں باعزت بڑی کرتے ہیں۔۔۔

تھیں کیو سر تھینکیو سوچ،،،، آپ کا احسان مندر ہوں گا میں۔۔۔

یہ ہمارا فرض تھا بر خور دار کوئی بات نہیں پاشا ابراہیم نے اسکا کندھا تھپتھپایا وہ اور مسکراتا باہر نکلا۔ تھا اسکے پیچھے ہی ماہیر جبکہ وہ دونوں بھائی بے انتہا غصے اور غم میں۔ تھانے سے تن فن کرتے نکلے تھے آج کوئی نا کوئی ہنگامہ۔ پکا تھا۔۔

ایان نے نیچے لاؤنج میں۔ بیٹھے ہی شایان کو فون کیا تھا تب شایان گھر ہی واپس جا رہا تھا شایان نے ایئر پوڈ کنیکٹ کر کے کان سے لگائے۔۔

ہیلو یس۔۔۔!!!

شایان کہاں ہو یار کیا بنا۔۔۔؟؟؟

ایان کی پریشان کن آواز فون کے اندر سے گھونجی۔۔۔

گھر جا رہا ہوں یار،، رہائی ہو گی ہے،، سر اسر پلان تھا ہمارے خلاف۔۔۔

واٹ کس کا اور کون کرے گا یونہی۔۔۔؟؟

لمبی بات ہے ایان مل کر کریں گے،، ابھی گھر جا رہا ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

بھائی مجھے گھر نہیں خالہ کے گھر جانا ایہا سے ملنا ہے مجھے،،،، مجھے دیکھنا ہے اس سے بات کرنی ہے وہ بہت گھبرائی

ہوئی ہو گی،،، مجھے اس سے بات کرنی ہے مجھے وہاں جانا پلیز زرز۔۔۔۔۔

پراخان ماما ڈیڈا نہیں کچھ نہیں پتہ انکا سوچو یار۔۔۔

کچھ نہیں بھائی،،،، انہیں سنبھال لیں گے مجھے ایہا سے بات کرنی ہے،، میں جانتا ہوں وہ کہیں نا کہیں اپنے پاگل  
دماغ سے کیا کیا باتیں سوچ رہی ہو گی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ریلیکس لے کر جاتا ہوں۔۔۔

تھینکس وہ خود بھی ایہا کے بارے میں۔ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ شاہ ولا پہنچے تھے  
شاہ ولا پہنچے کر احان فوراً سے اترتا آگے بڑھا مگر آگے لاونج میں خالہ اور شاہ صاحب کے بیٹھے دیکھ انکی۔ طرف  
چلا آیا۔۔۔

السلام علیکم خالہ۔۔۔

السلام علیکم انکل۔۔۔

وا علیکم السلام بر خور دار،،،، ہو آئے رہا جیل سے یہ کیا سننے کو۔ مل۔ رہا ہے ہمیں احان۔۔۔

انکل نہیں یہ سب جھوٹ تھا بکو اس تھی میرے خلاف سراسر بکو اس،،، علیشہ کی ماں نے مجھے جان کے پھنسا یا ہے،،، وہاں وہ موجود تھیں نمرہ حمدانی اور عرشہ،،، ان سب کی ملی بھگت تھی ہمیں برباد کرنا ہی انکا۔ کام۔ ہے پہلے شایان بھائی کو اپنے دھوکے کی بھینٹ چڑھایا اور اب مجھے۔۔۔

آپ پلیز زیر یقین کریں۔۔۔

تم ایہا سے کتنا پیار کرتے ہو احان۔۔۔؟؟

سعیر نے اسے دیکھتے ہوئے بے حد سرسلس سا پوچھا۔۔۔

اپنی جان اپنی ذات سے بھر کر چاہا ہے میں نے اسے بھائی،،،،، اپ جانتے ہیں میں کس قدر محبت کرتا ہوں اس سے میں اس قدر محبت کرتا ہوں اس سے کہ اگر اس دنیا میں اسکے علاوہ کسی کا بھی نام ایہا شاہ ہو تو میں اس لڑکی کو ہی یہاں سے بھیج دوں یا ایہا نامی نام۔ اس دنیا سے ختم کر دوں کہ اسکا نام صرف مجھ تک محدود رہے میری زبان تک محدود رہ جائے،،،،، اسکی ذات میری ذات تک محدود رہ جائے،،،،، اپنی ذات سے بھی بھر کر چاہا ہے اسے میں نے کہ میری ذات تک۔ فنا ہے اس پر۔۔۔

کیا کر سکتے ہو اسکے لیے احان قریشی۔۔۔

جان لے بھی سکتا ہوں،، جان دے بھی سکتا ہوں سعیر شاہ۔۔۔

اج۔ تک کتنی جانیں لی ہیں تم نے احان قریشی۔۔۔

اب کی بار احان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

کیا مطلب ہے اچکا۔۔۔؟؟؟

آج تک کتنی جانیں نکالی ہیں اسکے لیے سچ بتانا بلکل سچ۔۔۔

ہاں لی ہیں،،، اور آگے بھی لونگا،، میرے ہاتھ نہیں رکھیں گے،،، اگر وہ میری ایہا کا نام بھی لیں گے اپنی گندی  
زبان سے۔۔



یہ کیا بکواس ہے احان،،،، شایان نے اسے گھورا۔۔۔

بکواس نہیں ہے بھائی ہاں،، لی ہے میں نے جانیں،، کیونکہ انکی گندی نظریں میری ایہا پر پڑتی تھی،،، دو سے تین بندوں کو ختم کر۔ چکا ہوں،،، جس نے اس پر گندی نظر ڈالی مجھے یہ سب نہیں برداشت وہ میری ہے،، میری تھی اور میری ہی رہے گی کسی نے اس پر اپنی گھٹیا نظر بھی ڈی تو آنکھ اسکے چہرے سے علیحدہ کر کے پھینک دوں گا سانسیں چھین لوں گا اسکی۔۔۔

احان۔۔۔!!!

شاہ صاحب دھاڑے۔۔۔

انکل پلیزززز۔۔۔۔

مجھے میری ایہا پر کالی گھٹیا نظر برداشت نہیں آپ مجھے روک نہیں سکتے وہ میرے نام۔ کی طرح میری ہے۔۔۔

اس بات پر اوپر کھڑی ایہا کے سر پر چھت گری تھی مطلب احان نے قتل کیے ہیں،،،، مطلب وہ۔۔۔۔

وہ جو احان کہ آواز سن۔ کرباہر آئی تھی اسکی باتوں سے شدید تکلیف اور ڈری تھی اور روتی ہوئی ڈر کے مارے جا کر کمرے میں بند ہوئی تھی اور یہ۔ منظر سعیر سے چھپا ہوا نہیں۔۔۔

احان ابھی تم۔ جاو،،،، پھر ارام۔ سے بات ہو گئی۔۔۔

نہیں میں ابہا سے ملے۔ بغیر ہر گز نہیں جاؤں گا بلکل نہیں۔۔۔

مگر وہ ابھی تم سے نہی۔ ملنا چاہے گی۔۔۔

ایسا نا۔ ممکن ہے مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔

ٹھیک ہے احان میں پوچھتی ہوں اس سے۔۔۔

تم مل لینا سارہ بیگم اس کے کمرے کی۔ جانب بڑھی تھیں جبکہ احان نے روکا۔۔۔

رکیں خالہ۔۔۔

میں خود مل لوں گا اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا اسے۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔!؛

اگر۔ وہ نہیں چاہیے گی تو تم۔ نہیں ملو گے سعیر اسکے راستے میں آیا۔۔۔

بھائی میں کبھی آپ کے اور آپ کے معاملے میں۔ نہیں بولا لحاظ آپ بھی میری بیوی کو میرے طریقے سے  
ٹریٹ کرنے دیں پلیز زرز۔۔۔۔۔

سعیر کو۔ چپ لگی اور وہ لحاظ کرتا سائیڈ پر ہوا تھا شاید ایہا کی ناسن کروہ واپس اجائے گا مگر یہ محظا اسکی خام خیالی  
کے تھی۔۔۔

احان دو تین سڑھیاں پھلانگ کر فور اسے اوپر آیا تھا،، اسے امید تھی اسکی ایہا سمجھے گی اسے،، اسکی بات سننے  
گی۔۔۔

وہ جلدی سے ایہا کے کمرے کی طرف آیا،، اور آکر دروازہ ناک کیا۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

ایہا میری جان اوپن داڈور اپنے احان کی بات سنو۔۔۔

مجھے نہیں سنی آپکی کوئی بھی بات قاتل ہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔

ا،،، ایہا۔۔۔!!!

تم۔ پاگل۔ ہوگی ہو ایہا یہ۔ کیسی باتیں کر رہی ہو میری بات سنو تمہیں۔ اپنے احان پر یقین نہیں ہے کیا۔۔

نہیں آپ نے اپنے منہ سے بولا ہے خاک یقین کرو مجھے نہیں کھولنا آپ جھوٹے ہیں آپ باتیں بھی چھپاتے ہیں لڑکی سے ملنے گئے، مجھے بتایا بھی نہیں وہ بھی ہوٹل میں۔ آپ جانتے ہیں وہ کیسی لڑکی ہے اپ۔ پھر بھی گئے اور مجھے نہیں بتایا کہیں آپ کا سچ سامنے نا آئے،،، اور قتل بھی کیا۔۔

ایہا۔ شٹ آپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔۔

یہ۔ کیا بکو اس کیے جا رہی ہو،،، میں سن رہا ہوں،،، کچھ بول نہیں رہا اسکا مطلب یہ نہیں۔ کہ تم کچھ بھی بولی جاؤ

۔۔۔

بکو اس بند کر کے دروازہ کھولو اگر میں خود اندر آیا تو آج اچھا نہیں ہو گا ایہا۔۔۔

نہیں کھولوں گی مجھے شکل نہیں دیکھنی آپکی جائیں۔۔۔!!!

وہ۔ دھاڑی۔۔۔!!!

اب کی بار احان کا پارا ہوا کو چھو اتھا،،، غصے کی ہر حد پار ہوئی تھی جبھی ایک ہی جست میں دروازے کو ٹانگ مارتا دروازہ دھاڑ سے کھول کر اندر داخل ہوا تھا،،، وہ دھاڑ سن کر فوراً بیڈ سے اچھلی تھی،،، سفید کرتی کے نیچے چست سا پجامہ پہنے،،، سر پر حجاب سٹائل کا ڈوپٹہ لیے وہ کسی حور پری سے کم نہیں لگ رہی تھی،،، چاکلیٹوں سے لادے آ نکھیں رونے کی وجہ سے سرخ پڑ رہی تھیں احان نے غصیلی اور گہری۔ نگاہ سامنے کھڑی اپنی پری پر ڈالی جو ہر سراپے میں حسین لگتی تھی،،، عشق کا بولتا بھوت،،، غصے کی انتہا آج اسکا دماغ خراب ہوا تھا اسکی بکو اس سن کر

جہی لال وحشت بھری آنکھوں سے اسے بہت شدید گھورا تھا شاید ہی آج پہلے دفعہ وہ جو اسے اتنی پیار اور احترام کی نظر سے دیکھتا تھا آج غصے سے گھور رہا تھا جیسے اپنی آنکھوں کی تپش سے اسے پگھلا دے گا۔۔۔

ایہا نے روتے ہوئے اپنے لب تر کیے تھے۔۔۔

احان چلے جاؤ یہاں مجھے شکل نہیں دیکھنی،،،،، نا کوئی اور جھوٹی بات سننی ہے جاؤ وہ غرائی۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ وہ لمبے دہگ بڑھتا اسکے قریب آ کر اس کے بہت قریب جھک کر شدید قسم کا غرایا تھا کہ وہ اپنی۔ جگہ سے اچھل کر پیچھے جب بہت اچانک احان نے اسکی نازک کلائی اپنی گرفت میں لی تھی اور اسے سر تا پیر جھلسا دینے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا بکو اس کر رہیں تھیں ابھی ہاں بولو،،، شکل نہیں دیکھنی بات نہیں کرنی ہاں،،، وہ اسکی کر پر اپنا ہاتھ رکھتا اسے اپنے قریب کرتا بولا وہ بے حد گھبرائی تھی۔۔۔

کیوں نہیں کرنی مسز ایہا احان قریشی بھول رہیں ہیں آپ کہ آپ کون ہیں،،،،، آپ کا نام کیا ہے،،،،، آپکی پیچان کیا ہے وہ غرایا۔۔۔۔۔







بلکل بند مجھے تمہاری ایک بھی بکو اس کی آواز نا آئے ورنہ بولتی بند کروانا مجھے اچھے سے آتا ہے وہ معنی خیزی سا بولتا اسکے گلے سے اسکا حجاب اتار تا بیڈ پر پھینک چکا تھا جب کو وہ تھڑ تھڑ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔ آپ،،، پلیزز زچھوڑیں مجھے میں ماما۔ کو بلا لوں گی اس معصوم نے معصوم سے دلیل دی تھی مگر وہ پاگل ادھی۔ سر پھر ا ج۔ غصے میں پاگل ہوتا کچھ سن ہی نہیں رہا تھا جو کہتا تھا کہ وہ اپنی ایہا کو پھول سے بھی تکلیف نہیں۔ دے سکتا مگر آج خود ہی اسے شاید اپنے سے بہت دور کرنے جا رہا تھا۔۔۔

بلاؤ میری جان،،، جسکو چاہو بلاؤ،،،، مگر یہ میرا اور تمہارا پر سنل۔ میٹر ہے میں کسی کو بولنے کا حق نہیں دوں گا،،، چاہے وہ۔ تمہاری ماما۔ ہوں یا میری وہ اسکی گردن پر۔ لب رکھتا گویا مد ہوشی میں بولا۔۔۔

اا،،، احان،،، وہ کانپ اٹھی تھی،،،، اس قدر پر شدت لمس سے ہاتھوں سے جان۔ نکلتی محسوس ہوئی تھی۔ احان،،، پلیزز لیومی مت کریں،،، مجھے آپ نفرت کرنے،،، ابھی وہ۔ کچھ بولتی احان نے جھٹکے سے اسے خود کے طرف مڑا۔۔۔

کیا بکو اس کی ہے ان۔ لبوں سے میری جان نے ابھی۔۔۔

کیا بولا دوبارہ فرمائیے ارشاد ایہا احان قریشی،،، کیا کرنے پر مجبور کر رہا ہوں میں اپنی زندگی کو وہ اسکے نچلے لب کو آنکھوٹے سے سہلاتا بولا۔۔۔۔

نن،،، نفرت،،، وہ گویا آنکھیں میچے اس سے ڈر کر گھرائی ہوئی بولی۔۔۔

احان نے اسے شدید گھورا اور اسے مزید قریب کیا احان کی جھلسی ہوئی گرم سانسوں اسکے چہرے پر پڑی تھیں آنکھوں کے تپش سے ایہا کا چہرہ جھلس رہا تھا۔۔۔

وہ تو تب ہوگی میری جان جب تمہارے دل سے میں نکل پاؤں گا،، تم مجھ سے کچھ بھی کر سکتی ہو نفرت نہیں ایہا احان،،، کیونکہ تمہاری رگوں میں خون بن کر ڈوروں گا اس قدر کے تم میری قربت میرے لیے تل۔ تل تڑپوگی میں تھوڑا سا بھی دور جاؤں گا تمہاری اپنی سانس اٹکے گی میں تمہیں اپنا۔ عادی بنا چکا ہوں اور اب جو کرنے والا ہوں اس سے تم خود کو مجھ سے عشق کرنے سے روک نہیں پاؤ گی وہ کہتا جھٹکے سے مگر بے حد نرمی سے اسکی نرم ماہٹ کا خیال کرتے اسکے لبوں پر جھکا تھا نچلے لب کو عقیدت سے چومتا نہیں اپنی شدت بھری گرفت میں لیا،، ایہا اسکی قید میں چل کر رہ گئی،، اسکے لمس میں شدت تھی،، محبت تھی،، دیوانگی تھی،،،، پاگل پن تھا،، ایک جنون تھا شاید جس سے وہ ناواقف تھی ایک ٹرپ تھی ایک پیاس تھی جس بجھے نہیں بجھ رہی تھی،،،، اں ایہا کو لگا تھا اسکا سانس بند ہو جائے گا کبھی اسکے شرٹ پر جھٹکا دیا مگر وہ۔ ہنوز خود کو اچھی طرح سیراب کر

کے پیچھے ہٹا تھا، اور اسکا لال غصے اور شرم سے بھرا چہرہ دیکھ کر اتنے غصے میں بھی عنابی لبوں پر مسکان پھیلی تھی

--

کیا ہو امیری جان،،، بس ہو گی اگر تمہیں پورا دن میرا یہی جنون غصہ خود پر برداشت کرنا پڑے تو کیا کرو گی ایہا کو تم مجھے اتنی سے دیر شدید قسم کا دلا چکی ہو کہ وہ میں چاہ کر بھی کم نہیں کر سکتا صرف تمہاری اس بکو اس کی وجہ سے ---

جانتی ہو تم کیا ہو میرے لیے ایہا احان،،، تم میری وہ انت الحیات ہو جس کے بغیر میری روح خالی ہے،،، تم میری سانس ہو تمہارے بغیر یہ احان کچھ نہیں کہ تم میری وہ طاقت ہو جس کی وجہ سے میں۔ دنیا کے ہر ڈر کا سامنا بہادری سے کرتا ہوں اور وہ ڈر ہو جس کی وجہ سے میں دنیا کے تمام۔ وحشیوں سے ڈرتا ہوں کہ انکی گھٹیا نظر تم پر نا پڑ جائے،،، تم میرا واحد وہ ڈر ہو جسے کھونے سے میں تھڑ تھڑ کانپ اٹھتا ہوں اور تم نے کیا بولا تھا ایہا ہونہ ---

کہ میں قاتل ہوں میں نے قتل کیے ہیں،،، میں لڑکی سے ملنے گیا تمہیں نہیں بتایا کہ مجھے ڈر تھا میرا سچا ناسا منے سجائے وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر اپنی انگلیوں کے پوروں سے چہرے پر شرارتیں کرتیں زلفوں کو بے حد نرمی سے پیچھے کرتا بولا اور چہرے کے ایک ایک دلکش نقوش کو انگلیوں کے پوروں سے محسوس کرنے کے بعد

اپنے تشنہ لبوں سے ایک ایک خوبصورت حسین نقوش کی خوبصورتی کے سراہا وہ سانس روکے اپنی ہر صلاحیت کو مفلوج ہوتا دیکھ کر اسکی باہوں میں قید سی کھڑی تھی کہ اگر احان کے بازوؤں کا سہارا نہیں ہوتا تو ناجانے وہ کب سے گر کر زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

ہاں میری جان،، قتل تو میں نے کیے ہیں،،، جانتی ہو کیوں،،، کیونکہ وہ حیوان وہ درندے احان قریشی کی واحد ملکیت اسکے اثاثے اسکی کل۔ کائنات پر اپنی گھٹیا غلیظ نظر رکھے بیٹھے ہوئے تھے یہ سب جانتے ہوئے کہ جو احان کا ہوتا ہے وہ صرف احان کو ہوتا ہے اسے پکارنے بلانے،،، اسے چھونے اسے پیار کرنے۔ اسے سننے کا حق صرف اور صرف احان کا ہے پھر بھی وہ جنگلی کتے تم پر اپنی گھٹیا نظر رکھے ہوئے تھے اور تمہارے بارے میں اہنی زبان میں بھونک کر غلیظ الفاظ بکتے ہوئے مجھے زہر لگ رہے تھے اور میری ان آنکھوں ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے جبھی انکا اس دنیا میں کوئی کام نہیں تھا،،،، کیونکہ تمہیں پتہ ہے نامیری محبت میری نظروں کی حد تک سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتی ہے اور یہی چیز میں تم سے چاہتا ہوں،،، تم میری فرمانبرداری کرو گی میں جانتا ہوں مگر باہر والوں کا پھر بھی قطع یہ حق نہیں دیتا کہ وہ سب کریں،،، اور میری محبت پر ایک بھی نظر ڈالیں،،،، اس لیے ان کا جینا نہیں بنتا تھا،،، اور رہی بات میری جان،،، تمہارے اس پاگل سر پھرے شوہر کے لڑکی سے ملنے جانا تو یہ تو یہ سن لو کہ میں اپنے شوق سے اسے ملنے گیا تھا میں اسے اسکی اوقات یاد دلانے گیا تھا جو کچھ وہ کرنا چاہتی تھی میری اس ہاتھ ایک تھپڑ نے اسے زمین بوس کر کے میرے قدموں میں گر کے اس بیغیرت لڑکی کی اوقات یاد کروادی تھی کیا تمہیں اپنے احان اسکی زبان پر رتی بھر بھروسہ نہیں ہے ایہا احان کہ تم

اسکے کردار کو مشکوک نگاہ سے دیکھو اب کی بار وہ اسکے چہرے کی طواف کرتا سکی سراجی دار گردن پر نظریں جمائے بولا تھا۔

وہ۔ یہ سب سن کر تڑپ سی گئی تھی بھروسہ تو تھا،، مان تھا،، جو جو وہ۔ بک رہا تھا وہ ایک ایک لفظ کتنا سچا ہے گواہ لب و لہجہ باخود تھا وہ سسک پڑی مگر وہ اسکے سامنے کو نظر انداز کر کے اب کی بار خود سے لگائے اسکی گردن پر جھکا تھا اور بہت پیار سے اپنی پیار کی چھاپ چھوڑنا شروع کی تھی یہاں تک کہ سامنے والی پری پیکر کو خود اپنا آپ بے دم۔ ہوتا محسوس ہوا تھا جی۔ اسکی شرٹ کندھوں سے مٹھی میں جکڑ کر گہرے سانس بھرے تھے۔۔۔

!!!،،، احان نوڈونٹ دوڈیٹ۔۔۔!!!

مگر وہ۔ سن ہی کہاں رہا تھا مدہوش ہوتا اسکی گردن میں منہ دیے پیار بھری مہر۔ لگاتا اس میں گم۔ ہوتا جا رہا تھا مگر ابہا اس کہ قربت میں کانپ اٹھی تھی۔۔۔

،،، احان وہ ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکا دیتی مڑی تھی جب اچانک اسکے پیٹ کے گرد ہاتھ لپیٹ کر دوبارہ احان نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

یاد رکھنا ایہا احان قریشی،، جب جب تم مجھ سے دور ہو کر میری جان نکالو گی میں تم سے اسکا بدلہ سود سمیت واپس کروں گا،، اور اگر تمہیں مجھ سے الگ ہونا ہے نا تو خلعہ مت مانگنا تمہیں اجازت ہے کہ اپنے ان حسین ہاتھوں سے میری جان لے لینا میں اف تیک بھی نہیں کروں گا میرے عشق کی توہین ہوگی خوشی خوشی اپنی سانس تمہارے حوالے کر جاؤں گا،، وہ اپنی انگلی کی پوروں کے اسکے بازو پر پھیرتا گویا مدہوش سا ہوتا کندھے سے بازو سے ہاتھ تک کا سفر طہہ کرتا اسکے نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں۔ لے کر اپنے لبوں سے لگاتا قرب اور محبت سے بھر پور لہجے میں بولا تھا ایہا سنی کھڑی تھی مگر اسکے الفاظ تھے کہ خنجر جو سیدھا دل پروار کر رہے تھے جو اسکے آنکھوں سے اشک بہا رہے تھے احان نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف موڑا اور اسکی آنکھوں میں۔ دیکھا۔۔

ان ہیروں کو بے مول مت کرو میری جان،،، انہیں بہانے کی اجازت نہیں۔ دی میں نے تمہیں نا ہی ان حسین آنکھوں پر ظلم۔ کرنے کی۔۔۔

اپنے احان پر یقین رکھنا اور یاد رکھنا میں تب تمہارے سامنے آؤں گا،، تب تمہارے پاس آؤں گا جب احان کی ایہا اس پر پکا اور مضبوط یقین کرتی اسے خود پکارے گی اس سے پہلے تم میری شکل نہیں۔ دیکھے گی وہ کہ کر رکا نہیں بلکہ نکلتا چلا گیا پیچھے وہ بت بنی وہی کھڑی رہی،، جو کچھ ہوا بہت اچانک تھا،، وہ اس جگہ کو تکتی رہ گئی جہاں وہ ابھی اسکے اتنے قریب اسکی شہہ رگ سے زیادہ قریب ہوتا محسوس ہو رہا تھا اور اب اپنے لفظوں کا وار اسکی جان پر کرتا ایک دم یونہی دور گیا تھا کہ ایہا کو لگا کہ اسکی جان بھی اپنے قدموں کے ساتھ نکال کر لے گیا ہے جیسی وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بیڈ پر ڈہے گی تھی۔۔۔۔

اُداس راتوں کا کوئی لمحہ جب تم پے چھائے تو مجھے بتانا  
 وہ میرے جیسی وفا کے قسمیں کوئی اور کھائے تو مجھے بتانا  
 مکافات عمل بھی تو اٹل ہے جاناں یہ تو بالکل طے شدہ ہے  
 یہ میرا وقت جب کل تم پے آئے جو۔ ٹھہر جائے تو مجھے بتانا  
 وہ لفظ سارے وہ تیغ لہجہ ہو بہو سب یاد ہیں مجھ کو  
 کوئی تیرا لہجہ تم پر کبھی جو واپس لٹائے تو مجھے بتانا  
 شوق سے میں توجی رہا ہوں یہ ہجر جو عابد تیری عطا ہے  
 اگر تم سے ہجر کا کوئی لمحہ جب گزرنا پائے تو مجھے بتانا

شایان احان کو شاہ ولا چھوڑ کر خود وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا کیونکہ آج زخموں پر نمک جو چھڑکا گیا تھا جسکی شکل نا  
 دیکھنے کا ارادہ کیا تھا آج اسکی منہوس شکل سامنے آگئی تھی جسم اور دل کے گہرے زخم چیرتے چلے گئے تھے  
 دل کرتا تھا کہ اسے دیکھا ہے اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچے اور اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لیجائے اپنی  
 دسترس میں۔ قید کر لے نامرنے دے نا جینے دے محبت بھی نا کرے اپنی نفرت میں اسے تل۔ تل تڑپائے،،  
 اور دماغ وہ تو الگ ہی صدائیں بلند کرتا تھا وہ کہتا تھا ماں کی بات مان شایان مل گئی ہے پکڑ لے کر اسے برباد  
 کر دے طاقت بھی رکھتا اور کر سکتا ہے مگر اپنی محبت کا کون برا سوچ سکتا ہے دل تو کیا تھا اس کی ماں کی نکاح والی

بات کا اقرار کر کے لے جائے اور اسکی زبان کی مطابق وہ سب کر دیکھائے جو بکواس جو غلاظت وہ منہ سے بک رہی تھی مگر وہ شایان قریشی تھا شایان قریشی جسے اپنی عزت اپنے بھرم کا خیال تھا ایک طرف سے تو دل کر رہا تھا شوٹ کر دے اسے وہاں رہتا یا وہ سامنے رہتی تو شاید آج غصے سے پاگل ہوتا کچھ کر بیٹھے یا پھر تنی ہوئی رگیں پھٹ جاتیں یا پھر کچھ بھی وہ تو اچھا ہوا وہ خود وہاں سے نکل گئی تھی لیکن اب یہ تو طہہ تھا شایان کو اسکی شکل نہیں دیکھنی تھی بھاڑ میں جائے مگر اسکی وجہ سے اگر اسکی فیملی کوئی تکلیف پہنچی یا کسی قسم کا نقصان اٹھانا پڑا وہ اسے جان سے مار دے گا ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا وارن کرنا ضروری تھا مگر ابھی ابھی تو وہ اسکا نام بھی برداشت نہیں۔ کر پار ہا تھا۔۔۔

جسبھی گاڑی 200 کی سپیڈ سے لاہور کی وایران سڑکوں پر چل رہی تھی یہ راستہ بحر یہ کوجاتا تھا رات کے 12 بجے کا وقت تھا سڑکیں سنسان ہی تھیں چند ہی گاڑیاں تھی جس سے بال بال یہ ٹکراتا بچا مگر شاید اسکی یہی کوشش تھی کہ یہ جان ہی دے دے ایک مرتبہ بھی ناسوچا کہ گھر میں ماں ہے جو انتظار کر رہی ہے لیکن شاید نہیں یقینا ماں کی دعاؤں سے ہی وہ بال بال بچا تھا و دفعہ شدید ایکسیڈنٹ سے۔۔۔۔

گاڑی جھٹکے سے ایک بریک لگانے کے بعد گولف کنٹری کلب کے باہر رکی تھی آج کئی عرصے بعد وہ کلب آیا تھا اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ وہ کب پہلی دفعہ کلب گیا تھا اور غلطی سے آمنہ بیگم نے کلب میں اسکی پک دیکھ لی تھی جس سے وہ اس سے خاصا ناراض ہوئی تھی لندن میں۔ ہی فرینڈ گروپ کے ساتھ ہی گیا ہو گا اس کے بعد ماں سے کیے گئے وعدے کے مطابق وہ کبھی کلب نا آیا مگر آج سارے وعدے توڑ دیے تھے اور جسبھی شاید سیگریٹ نوشی شروع کر دی تھی کیونکہ اس ٹوٹے ہوئے انسان کے مطابق وعدوں کی اب کوئی اہمیت نہیں تھی اس۔



سے بھی تو کسی نے وعدے کیے تھے نا اور کیسے توڑ دیے تھے سب جھوٹا ہوتا ہے اب وہ سارے وعدے بھلائے کلب کے باہر آکر رکا تھا یہ لاہور کا۔ موسٹ فینس کلب ہے جہانائٹ پارٹیز، کنسرٹس اور بھی کافی کچھ ہوتا ہے وہ ایک جھٹکے سے گاڑی سے نکلا تھا ایک نظر اس کلب پر ڈال کر وہ زخمی اور طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔

دیکھ لو۔ عرشہ دورانی اور سوری فامیہ "فامیہ" حمدانی تمھاری محبت دیوانگی نے مجھے آج اپنی ماں سے کیا گیا وعدہ توڑنے پر مجبور کر دیا اور دیکھو "دیکھو" اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ آج میں نشہ کر کے اس کلب میں جا رہا ہوں اپنے آپ کو سکون دو۔۔۔

کاش کاش،،،،، کاش وہ جان پاتا کہ سکون ان میں نہیں شایان قریشی سکون ان سب چیزوں میں نہیں ہے سکون تو رب کی بارگاہ میں ہے رب کی آغوش میں نماز پڑھ قرآن پڑھ اور دیکھ رب تیرے سارے غم کیسے دھوتا ہے تیری وقتی آزمائش کیسے ختم کرتا ہے مگر شاید وہ پاگل آدمی کچھ سمجھنے کی صلاحیت سے ہی مفلوج ہو گیا تھا آج۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا جہاں کوئی ہنگامہ برپا تھا موسیقی اور ڈانس اپنے عروج پر تھا لوگ اپنے اندر حرام مشروب انڈیلنے ہوئے جانے کس گناہ میں مصروف تھے شایان کو یہ سب دیکھ کر گھن آئی یہاں کوئی کسی کی باہوں میں گر رہی تھی تو کوئی کسی کی۔۔۔

وہ گویا طنزیہ مسکرایا۔۔۔!!

آہہ۔۔۔!!!

چیپ ڈرٹی گرلز، طوائفیں۔۔۔!!

کم۔ از کم۔ لندن میں ایسا تو کچھ نہیں تھا نا وہ جب ہوش نہیں نہیں ہوتے تو کسی ان نان کو قریب نہیں آنے دیتے  
پر یہاں نشے میں۔ دھت کوئی کسی کی بازو میں جھول رہی ہے تو کوئی کسی کی۔۔  
لعنت ہے۔۔۔!!!

وہ آکر ایک ٹیبل پر پاؤں رکھے بیٹھا تھا، سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا وہ اپنے اندر کا غبار جیسے بادل بنتے اڑتے  
سگریٹ کے دھوئیں سے نکال کر باہر پھینک رہا تھا، آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔ اس منظر سے اسے شدید  
کوفت ہو رہی تھی مگر ڈھیٹ بنا وہی بیٹھا رہا۔۔۔

ایک لڑکی اسکے پاس آئی اور آکر ڈانس کی آفر کی جس کو اس نے ایک زبردست گھوری سے نوازہ مگر انکار نہیں کیا وہی اٹھ کر فوراً ہاتھ تھا سے مزید اور زور سے گھماتا سامنے کسی لڑکے پر پھینکا تھا کس کی باہوں میں۔ وہ کچھ دیر پہلے تھے اور پھر سے سامنے چیئر پر یونہی براجمان ہوا تھا جیسا کچھ ہو ہی نہیں۔۔

جبکہ وہ لڑکی چیختی چلاتی رہ گئی مگر اس ڈھیٹ پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔

دائمہ حمدانی رات پاکستان پہنچ چکی تھی مگر رات کو فصیح کے اثر پر اسکے فارم ہاؤس چلی گئی تھی دونوں وہاں ایک جشن کی رات گزار رہی تھی اور صبح واپس آئی تھی وہ،،، سیدھا حمدانی ہاؤس آئی تھی وہاں جیسی ہی اپنے گھر میں۔ آئی تو گھر میں ایسے جیسے البول رہے تھے دائمہ کو حیرانی ہوئی جبھی وہ چلتی پکن میں آئی،، پکن میں آکر سامنے سٹینڈ سے گلاس اٹھا کر ڈسپینسر میں سے پانی بھر کر پینے لگی،، پانی پیتے ہوئے اس پاس اپنی خاطر نظریں گھومائیں مگر ناماں نظر آئی نا بہن اسے بہت حیرانی ہوئی۔۔

وہ چل کر باہر آئی اور جگٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتی وہ بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترنے لگی جہاں کو اٹرتے تھے جہاں ان کے گھر کے نوکر رہتے تھے۔۔

بھاری بوٹوں کی دھمک کو اٹرز میں گھونچی تو تمام نوکر فوراً سے الٹے ہوئے تھے یہ سٹائل ان قدموں کی آواز یہ وفادار نوکر بھیڑ میں بھی پہچان لیتے تھے جبھی سب اپنے اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئے تھے۔۔۔  
دائمہ سیڑھیاں اترتی بیسمنٹ میں آئی وہ سب نوکر کمرے سے باہر آئے تھے۔۔۔  
ہیلو میم۔۔۔!!!

ہیلو۔۔۔!!  
دائمہ ایک نظر بیسمنٹ میں دوراتی بولی۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔؟؟  
ایک ملازم۔ نے۔ شاید سوال پوچھ کر کوتاہی کی تھی جبھی دائمہ نے بری طرح اسے گھورا تھا۔۔۔  
ہاں تو تمہیں مسئلہ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔۔۔

سس،، سوری میم۔۔۔

بائی داوے مام کہاں ہے اور فامی وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟

میم وہ تو یہاں سے چلی گئیں ہیں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟؟

کہاں کدھر گئیں ہیں بتائے بغیر اچانک۔۔۔۔

میم وہ بحریہ کے پار ٹمنٹ میں جا چکی ہیں آپ وہاں جا کر دیکھ لیں۔۔۔

اہہ۔۔۔۔!!!

ٹھنڈی ہنکار بھری گئی۔۔۔

مطلب کبوتر نے بلی سے ڈر کر آنکھیں میچ لیں۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔!!!

کمون ماں،،،۔۔۔ میری ماں ہو کر آپ کس سے ڈر گئیں،،، اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اس ماں ایسے ہی اپنا اتنا عالیشان گھر چھوڑ کر اتنے آرام۔ عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر کہیں اور نہیں جا سکتیں دائمہ نے کچھ سوچ کر سمجھ داری میں سر ہلایا۔۔۔

ہمم۔۔۔!!!

ویل اوکے۔۔۔

اور تم لوگوں کا بھی کوئی بندوبست کرتی ہوں۔۔۔

جب تک مام یا میں گھر نہیں آجاتے تم لوگ اپنے اپنے گھر جاو۔۔۔

یہاں کوئی نہیں رکے گا،، میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی دائمہ نے چٹکی بجا کر انہیں باہر کی طرف اشارہ کر کے راستہ دیکھایا۔۔۔

پر میم۔۔۔!!

کسی مظلوم نے شاید بولنے کی کوشش ہی کی تھی جب دائمہ نے اسے شدید قسم کی گھوری سے نوازہ تھا۔۔۔

آئی سیڈ آؤٹ فرام ہیئر۔۔۔!!!

وہ دھاڑی تھی ساری ملازم سانس تک روک گئے تھے۔۔۔

نومورار گیو مینٹس۔۔۔!!!!

جسٹ آؤٹ۔۔۔!!!

دفعہ ہو جاو جہاں مرضی،،، گھر جاؤ یا جہنم میں۔۔۔

آئی ڈیمن کئیر۔۔۔!!!



دائمہ کے چہرے پر ایک چمک تھی،،، کیسے کچھ پالنے کی کشش اور ایک غرور وہ سمجھی تھی کہ وہ یہاں تک اچھی ہے آگے اب چٹکیوں کا کام ہے۔۔۔

مگر۔۔!!

وہ نہیں جانتی تھی اس سے زیادہ اللہ طاقتور ہے اس کی من مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اور غرور کرنے والا کیسے منہ کے بل گرتا ہے شاید وہ بھول گئی تھی یا پھر جانتی نہیں تھی اب اسے وقت ہی مزہ چکھاتا۔۔۔

فصیح اور فصیح کی ماں دونوں اپنے چھوٹے سے گھر میں بیٹھے تھے،، کسی گہری سوچ میں،، جبکہ فصیح تو مزے سے مونگ پھلی کھانے میں مصروف تھا ایک ہاتھ میں سیگریٹ پکڑے سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔ اپنی ماں کو گہری سوچ میں۔ دیکھ وہ تجسس کے ہاتھوں ماں کو پکار بیٹھا۔۔۔

کیا ہو گیا امی،،، کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟



ابے ہڈ حرام نالائق مجھے سوچنے دے تجھے تو کھانے کو۔ مل رہا کبھی وہ تیرا دوست تیرا پیٹ بھرتا تو کبھی کوئی مجھے سوچنے دے میرا کیا بنے گا۔۔۔

کیا ہو گیا روز کھاتی ہونا، آگے بھی کھاتی رہو گی۔۔۔

ابے بد بخت آدمی۔۔۔۔

تیرے ماموں تھے تو کچھ نا کچھ ہمارا بھی کر دیتے تھے مجھ غریب پر کرم تھا میں انکے رحم و کرم پر تھی اب تجھ ہڈ حرام سے میں کیا امید لگاؤں بھوکے مریں گے۔۔

ایک تو اگر آج مشا اپنے ہاتھ میں ہوتی تو کہیں نا کہیں آج وہ گھر ہمارے پاس آتا ہوتا بزنس مشاکے ہاتھ میں ہوتا تو عیش کرتے عیش اس بڑے بنگلے میں انکے بزنس کے پیسے۔۔۔

لیکن ہمارے ایسے بخت کہاں۔۔۔

فصیح نے ماں کو دیکھا اور کمینی مسکراہٹ مسکرایا۔۔۔

کیا ہو گیا میری ماں۔۔۔!!!

کیوں پریشان ہوتی ہے میری جان۔۔۔

میں ہونا تجھے عیش ہی کرواؤں گا۔۔۔

کیسے بد بخت کیسے۔۔۔؟؟؟

مشا بھی نکل گئی ہاتھ سے تیری اس قدر کمینہ حرکتوں سے وہ بھی چھوڑ گئی تھے،، اب کیا رہ گیا،،، خالی ہاتھ رہ گئے ہیں ہم۔۔۔۔

کمون امی وہ آویں چھوڑ کر نہیں گئی اسے اس عالیان قریشی لے کر اڑ گیا لیکن مشا آج بھی میری ہے کیا ہوا اگر نکاح ہو گیا تو ماں میں کچھ ایسا کروں گا کہ "سانپ بھی مر جائے تو لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔۔۔"

ایسا کیا کرے گارے تو۔۔۔؟؟؟

دیکھ ماں اب مشا کی تو تو پھپھو ہے ہمارا خون کا رشتہ کے اس سے تو وہ ہمیں چاہ کر بھی نہیں۔ چھوڑ سکتی مانتی ہے نا

فصیح نے سگریٹ کا دھواں فضا میں اڑایا۔۔۔

"ہاں...!!"

کہہ تو "سہی رہا ہے۔۔۔"

لیکن کرے گا کیا۔۔۔؟؟

ارے ماں بس تو دیکھتی جا،، پہلی سی محبت ہمیشہ پہلی ہوتی ہے اور مشامیری پہلی محبت ہے گستاخیاں ہوئی ہیں مگر محبت تھوڑی ناختم ہو جاتی ہے جتنا میں نے مشا کو چاہا ہے اس سے بھر کر کوئی نہیں چاہ سکتا اسے۔۔۔ اور رہی بات گھر کی اور بزنس کی تو۔۔۔!!

ماں تو ٹینشن نالے یہ تو عدالتی نظام اور کاروائی ہے۔۔۔

کیسا نظام اور کاروائی۔۔۔؟؟

فصیح نے سیکریٹ پلیٹ میں بجھایا تھا۔۔۔

دیکھ ماں،، "عدالت کا حکم ہے کہ اگر کوئی شخص مر جاتا ہے اور اگر مرنے سے پہلے وہ یہ سٹام پیپر کسی اولاد کے نام ناکردے تو وہ گھر پیسا اور بزنس سب کا سب اس مرحوم شخص کے بھائی بہن کو ملتا ہے"۔۔۔ اور تم تو ماموں کی اکلوتی بہن ہو مجھے نہیں لگتا کہ ماموں کے پاس اتنا دماغ تھا کہ وہ یہ سب پہلے مشا کے نام کردے یا پھر کر دیا ہو

،، اتنی مہلت بھی تو نا تھی ان کے پاس کہ وہ اپنی اکلوتی بیٹی کے نام یہ سب کر دیں ویسے بھی مشا اس سب کا کیا کرے گی اچھا ہے نابزنس مین سنبھالوں گا اور باقی گھر میں تو اور مشار ہیو۔۔۔  
کیسا۔۔۔!!!

بہت اچھا "بہت اچھا"۔۔۔!! مگر فصیح۔۔۔  
تو سوچ وہ قریشی کیا نام تھا اسکا علی قریشی۔۔۔!!

عالیان ماں "عالیان قریشی"۔۔۔!!!

"ہاں" وہی عالیان۔۔۔!!  
وہ کیوں چھوڑے گا بھلا مشا کو وہ تو نہیں چھوڑے گا۔۔۔

وہ تو مجھ پر چھوڑ دے ماں،،، اسکو تو اسے چھوڑنا ہو گا اور مشامیری ہو گی چاہے مجھے اسکے لیے اسے بیوہ کیوں نا کرنا پڑے۔۔۔

کک،، کیا بیوہ۔۔۔!!

ماں تو بس آم کھا گھٹلیاں ناگن۔۔۔!!!

فصیح کی ماں نے جھر جھری لی مگر اپنے بیٹے کے اوپر سب چھوڑ کر وہ بھی مونگ پھلی کھانے لگی تھی۔۔

ایان صبح صبح جاکنگ سے آکر فریش ہوا تھا اسے آفس جانا تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا جب اسکی پیاری سی بیوی اسکے کہے ناشتہ لیے آئے۔۔

ایان۔۔۔!!

جی ایان کی جان۔۔۔!!!

وہ مسکرا کر اسے شیشے سے دیکھتے بولا جو ٹیبل پر جھکی ناشتہ سیٹ ک رہی تھی ایان اسکے پیچھے دبے قدموں آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا وہ یکدم سیدھی ہوئی تھی۔۔

ناشتہ کریں۔۔

وہ خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی بولی۔۔

کر لیتے ہیں جان من۔۔۔

پہلے کچھ میٹھا ہو جائے ڈیری ملک جیسا۔۔!!

جی بلکل ایان۔۔!!

اور میٹھالائی ہوں میں جو س آپ لیجیے۔۔

میں نے بولا ہے ڈیری ملک جیسا۔۔!!

جی تو میں چاکلیٹ شیک لادیتی ہوں۔۔!!

پر آئی وانٹ ٹو ڈرنک سٹرابری۔۔۔

ایان نے کہتے ساتھ لب دبایا تھا۔۔

عائزہ نے اسکے لو فرانہ باتوں پر اسے گھورا تھا، "مگر" وہ ڈھیٹ بنا مسکراتا رہا۔۔

ایان نے اس کا رخ ہوتا اپنی جانب مڑا تھا عاتزہ نے اسے دیکھا۔۔

اے،،، یان نہیں۔۔۔!!

کیوں نہیں مجھے پینا ہے۔۔

وہ آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت سے بولا جیسے بچہ آئس کریم مانگ رہا ہو۔۔۔

یہ لیں عاتزہ نے جھک کر اسے جو س کا گلاس پکڑ کر اسکے لبوں سے لگایا۔۔

ایان نے دو سپ پیا اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر رکھا۔۔

اب تم بھی پیو۔۔۔!!!

تمہیں میں پلاؤں۔۔۔!!!

ہاں دیں میں پیوں۔۔۔!!!

نہیں میں پلاتا ہوں۔۔۔

میرے ہاتھ ہیں ایان،، میں پی سکتی ہوں۔۔۔!!

میں تمہیں اپنے انداز میں لاؤں گا میری جان اسکا ٹیسٹ دو بالا ہو جائے گا۔۔

ایان شاہ۔۔۔!!!

عائزہ نے کلس کر کہا۔۔

جی مسز ایان شاہ۔۔۔!!!

اپکو پتہ ہے نا میں پائسن اپیل جو س نہیں پیتی مجھے دیکھتے ہوئے بھی ووٹ اتی ہے۔۔

ہائے رے میری قسمت۔۔۔



کب کہو۔ گی عائزہ کے مجھے بے بی کی وجہ سے دو مٹز آرہی ہیں وہ معنی خیزی سے بولتا اپنی شرارتی مسکراہٹ چھپا گیا جبکہ عائزہ بری طرح بوکھلا گئی تھی اور اسے آنکھیں پھیلانے دیکھے گی جبکہ وہ لب دبا کر اسکے معصوم چہرے کو نہارنے میں مصروف تھا،،، ایان نے آگے ہو کر پیار سے اپنی ٹھنڈی پھونک اسکے چہرے پر ماری عائزہ نے نرمی سے پلکیں جھپکیں تھیں۔۔۔

عائزہ نے روہانسی ہوتے اسے دیکھا تھا ایان آپ کس قدر گندے اور چپ ہیں اللہ۔۔۔!!!  
عائزہ نے دہائی دی تھی ایان قبہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔

"اچھا" اچھا۔۔۔!!!

سوری مائے لو اب نہیں ائم سوری ایان نے پیار سے اسکے ماتھے پر پیار بھری مہر ثبت کی تھی عائزہ نے اسکے دل پر مقام پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے اسے محسوس کیا وہی ایان نے اسکے حسین چہرے پر اپنی پیار کی مہریں لگانا شروع کی تھی خود کو سیراب کر کے وہ پیچھے ہوا تو اسکا معصوم شرمایا لجھایا چہرہ دیکھ کر گہرا مسکرایا جبکہ عائزہ نے اسے پتچ مارا تھا وہ پھر ہنس دیا جلدی سے اسے چھوڑ کر ایک بریڈ سو جو س کا گلاس اٹھایا تھا کھڑے کھڑے جو س پی کر عائزہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا اتنی جلدی کیوں ہے سکون سے ناشتہ کریں۔۔۔

دیر ہوگی جان۔۔۔!!!

عائزہ نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا،، ایان اسکی جانب مڑا اور اسے تھام کر خود سے لگایا اور اسے پیارا کیا۔۔  
میں چلتا ہوں میری جان،، اپنا خیال رکھنا۔۔

ایان آج مجھے ماما کے گھر جانا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان،، میں جلدی آؤں گا ہم چلیں تم تیار رہنا۔۔

اوکے۔۔۔!!!

اوکے اللہ حافظ،، ایان اسے پیارا کرتا باہر نکلا تھا۔۔۔

عائزہ ناشتہ کے کر نیچھے جارہی تھی جب اچانک اس کا فون رینگ ہوا عائزہ اپنے فون کی طرف بڑھی تھی فون پر ان نان نمبر دیکھ رک پہلی بار میں اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی مگر بار بار چنگاڑتے فون نے اٹھانے پر مجبور کر دیا، عائزہ نے فون اٹھایا مگر بولی نہیں جب فون میں سے دوسری طرف سے کانوں میں۔ آواز گھونچی۔۔۔

ہیلو عائزہ شاہ ہئیر۔۔۔!!!

عائزہ کو حیرانی ہوئی کیونکہ آواز مردانہ تھی اور کس کی تھی یہ بھی نہیں پتہ۔۔۔

آپ کون۔۔۔!!!

یہ عائزہ کا نمبر ہے نا۔۔۔

مقابل نے پھر سے پوچھا تو ناچار عائزہ کو بولنے پڑا۔۔

جی ہاں عائزہ آیان شاہ پر آپ کون ہیں اور مجھے کیسے جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟

عائزہ میں،،، "میں" مصطفیٰ بات کر رہا ہوں۔۔۔!!

یہ نام سننے کی دیر تھی کہ جیسے عائزہ کو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا۔۔

تت،،،، تم۔۔۔۔!!! تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے تمھیں میرا نمبر کانے دیا ہے بولو عائزہ غم و غصے میں پاگل ہوتی لڑکھرائی تھی۔۔

عائزہ،،،، عائزہ پلیز زریلیکس پلیز ٹینشن مت لو میں نے تمھیں کسی غلط مقصد جا پریشان کرنے کو فون نہیں کیا عائزہ میری ایک بار بات سن لو مجھے تم سے بیت زیادہ ضروری بات کرنی ہے عائزہ۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی مصطفیٰ اور مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سننی تم نے اگر اب مجھے کال کرنے کی غلطی بھی کہ تو میں اپنے شوہر کو بتانے میں وقت نہیں لگاؤں گی سمجھے تم۔۔

عائزہ،،،، "عائزہ" محض ایک دفعہ میری بات سن کو آئندہ میں کبھی تمھیں فون نہیں کروں گا کبھی تمھیں تنگ نہیں کروں گا پلیز زریلاست ٹائم عائزہ۔۔۔

بکواس کرو کیا کہنا ہے "کہو"...

عائزہ تم لاسٹ ٹائم صرف مجھ سے مل لو مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے تمہیں کچھ بتانا ہے عائزہ پلیز چدا کا واسطہ آخری مرتبہ پلیز میں اس کے بعد تمہیں ناشکل دیکھاؤں گا ناکال۔ کروں گا۔۔۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے مصطفیٰ کہ تم مجھے جو بھی کہو گے میں مان جاؤں گی تمہاری سن کر آ جاؤں گی تم سے ملنے نیور ،، "ہرگز نہیں" بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔

عائزہ پلیز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ یار میں کچھ جھوٹ یا غلط نہیں کہہ رہا فار داویری لاسٹ ٹائم عائزہ پلیز ز تم دیکھنا میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا مگر تمہارا مجھ سے ملنا ضروری ہے۔۔۔

Go to hell...!!!

I damn care ...!!!

عائزہ نے کچھ ناسنا کچھ نادیکھا کہہ کر کھٹاک سے فون رکھا تھا جبکہ مصطفیٰ نے بند فون کو افسوس سے دیکھا تھا۔۔

ڈیمٹ۔۔۔!!!

پچھتاؤ گی عائرہ بہت زیادہ پچھتاؤ گی تم کاش تم سمجھ جاؤ محض ایک دفعہ مجھ سے ملنے اجاؤ تمہیں آنے والے  
طوفان کے بارے میں آگاہ کر سکوں عائرہ۔۔۔!!!

اہہ۔۔۔!!!

وہاں عائرہ پر جیسے قیامت آئی تھی آخر یہ کہا۔ سے آگیا،، عرشہ تم آستین کا سانپ تھی لیکن تم چلی گی تو اس  
بد بخت کو بھی لے جاتی۔۔۔

اگر میں اس سے نامی اور اس نے مجھے بلیک میل کرنا سٹارٹ کر دیا تو۔۔۔

اور اگر مل۔ لیا اس کے بعد بھی تنگ کرتا رہا۔

خدا نخواستہ یہ ایان کو مل۔ گیا انہیں کچھ نہیں "نہیں" اس سے آگے وہ سوچ بھی ناپائی کہ روح تک کانپ گی

۔۔۔

اللہ میں کیا کروں۔۔۔

میں اک دفعہ مل آؤں اور ایان کو نابتاؤں اور کیوں ناساتھ کسی کو کے جاؤں مگر کسے۔۔۔

"سعیر" ہو نہہ نہیں اسکو تو بھائی کے بغیر نیند نہیں آتی کیسے چھپائے گا "نہیں" یہ تو ہے بھی جزباتی آدمی اسکو تو رہنے ہی دوں،، "شایان" افس۔۔!! نابابانا اسکو تو ایان نے بغیر کھانا ہضم ناہو "اللہ"۔۔!! میری مدد کر۔۔!!

عالی۔۔!!

عالیان۔۔!!

یہ بندہ ہو سکتا میری مدد کرے ہاں۔۔!! اسکو کہتی ہوں یہ میرے ساتھ چکے گا بعد میں کہہ دوں گی خالہ کے گھر گئی تھی ہاں یہ سہی ہے اور عالی ساتھ ہو گا وہ کوئی بلیک میلنگ نہیں کر سکے گا کیونکہ عالیان میرے ساتھ ہو گا۔۔۔

"ہاں" یہ بہتر ہے عائرہ نے فوراً سے پہلے عالیان کو کال ملائی تھی جو شاہد مصروف ہونے کی وجہ سے چھوتی بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

ہیلو یس عالیان قریشی سپیکنگ۔۔!!

عالی۔۔!!

عالیان نے تجسس سے فون کان کو ہٹا کر دیکھا عازہ بھابی کا نمبر دیکھ کر فوراً سیدھا ہوا۔

جی بھابی "السلام علیکم" کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

میں ٹھیک ہوں عالیان تم کیسے ہو۔۔۔؟؟

میں فٹ حسینا آپ بتائیں۔۔۔

چپ اوئے چھچھوڑے انسان بات سنو میری۔۔

جی جی حکم کریں بھابی۔۔۔!!

عالی گھر آؤ تمہارے ساتھ مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔

لیکن کہاں بھابی۔۔۔؟؟؟



ابھی ایان بھائی کہاں ہے،، میرا مطلب میرے ساتھ خیریت۔۔۔

عالیان مجھے کسی سے ملنے جانا ہے۔۔۔!!

ہاں بھابی۔۔۔!!

عالیان شدید چونکا تھا۔۔۔

کس سے بھابی۔۔۔!!

عالی وہ میرا ایک کلاس فیلو ہے عازرہ نے اپنے ڈرسمیٹ ساری بات عالی کو بتادی جسے سن کر و سکتے میں آیا تھا۔۔۔

بھابی کیا بیوا تو فاناہ حرکت کے یہ آپکی ہاں۔۔۔!!!

کک،، کیا مطلب عالی پلیز زیہ بات ایان تک نا پہنچے پلیز عالی،، میں بہت ڈرتی ہوں لیکن میری مدد کرو۔۔۔

پہلے تو یہ بھیک مانگنا بند کریں یا رچپ تو کریں۔۔۔

"یہی تھی ان سب کی دوستی ان میں ہر کسی پر انکا یقین ہی کافی تھا بلکل ایسے جیسے تیسرے گھر میں رہتی عائرہ کو آنکھیں بند کر کے عالیاں پر تھا کہ وہ جانتی تھی وہ اس کی بات کسی سے نہیں کرے گا وہ غلط نہیں کر سکتا،،، یہی تھی انکی دوستی کہ وہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے،، ایک دوسرے پر پکا یقین انہیں آپس میں مضبوط گھٹ جوڑ بنائے ہوئے تھا وہ الگ نہیں ہو سکتے اگر ان میں سے کوئی ایک بھی الگ ہوتا تو وہ بکھر جاتے دور ہو جائیں گے ٹوٹ جائیں گے بلکل اپنے ماں باپ کی دوستی کی طرح یہ لوگ بھی اپنی مثال آپ تھے"

عالی پلیر زرز۔۔!!!

عائرہ نے التجا یہ سا کہا۔۔

بھابی آپ اتنی بیوقوف تو نہیں ہے جتنی بن رہی ہیں،،، آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کیا کر رہی ہیں وہ بیخیرت آدمی آپ کو بلارہا ہے تو آپ کارہی ہیں کیسی پاگلوں والی حرکت ہے یہ بھابی وہ کچھ نہیں کر سکتا کسی کو مارنا آسان کام نہیں ہے بھابی،،، وہ ایان بھائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا پیاری بھابی ہمارے پاس گارڈز ہیں ایان بھائی آفس سے گھر آتے ہیں گارڈز ساتھ ہوتے ہیں سیکورٹی کے لیے تو بھائی کے پاس پستول بھی ہوتی ہے بھابی کسی کے باپ کا ڈر نہیں ہمیں اور ویسے بھی آپ کی دعا بھائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی البتہ آپکی یہ بیوقوفانہ حرکت آپکے رشتے کو نقصان ضرور پہنچائے گی آپ جو بھائی سے کچھ نہیں چھپاتی۔ یہ چھپا کر سکوں میں رہے گی اور اگر اس نے بھائی کو خود بتا دیا کہ آپ اس سے ملنے گئی تھی پھر کیا کریں گے بھائی ناراض ہونگے بھائی یقین

کریں گے آپ پر بولیں بھابی،،، اس کے بعد ایک ملاقات کے بعد کیا پتہ وہ دوبارہ بلیک میل کر کے بلائے تو کیا کریں گے،،، آپ نہیں جائیں گی،،، اور رہی بات آپ کے ڈر کی تو میں آج آفس کی سیکورٹی بڑھا دوں گا،،، اور میری پیاری حسین بھابی آپ ایسے ٹینس اچھی نہیں لگتی چل رہیں،،، آیت الکرسی پڑھ دین بھائی پر بھائی کو کچھ نہیں ہو گا انشاء اللہ۔۔۔

عائزہ نے حیرت سے سب سنا اس کا کہا گیا ایک ایک الفاظ حقیقت پر مبنی تھا یہی تو ہوتا تھا۔۔۔  
بہت شکریہ عالی تھینکیو۔۔۔!!!  
میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

ڈیٹس لائنک مائے بھابی۔۔۔

چلیں تین میچیکل ورڈ بولیں۔۔۔!!

تین کیوں دیور جی 6 بولتی ہوں۔۔۔

ہائے اللہ ارشاد حسین لڑکی۔۔۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے ٹھہر کی انسان۔۔۔!!!  
عائزہ نے کہہ کر مشکل سے ہنسی ضبط کی تھی جبکہ سامنے والے کامنہ غبارے کی طرح پھولا تھا۔۔۔

حد ہوتی ہے بھی ہو نہ عزت ہی نہیں۔۔۔!!!

اچھا اب ڈرامے نا کرو پیارے دیور فون رکھو کام ہے مجھے۔۔۔

اوکے بھابی اور میری بات یاد رکھیے گا یہ دھمکیاں دینے کی ہوتی ہے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اگر کوئی کچھ کہتا ہے تو  
آپکا بھائی حاضر ہے مجھے بتائیے گا۔۔۔

اوکے ضرور۔۔۔!!

ابھی رکھتی ہوں۔۔۔!!

اوکے اللہ حافظ عالی نے فون کاٹا تھا جبکہ عائزہ کو اب سکون تھا، اور ویسے بھی ابھی تو اس نے کوئی دھمکی نہیں  
دی تھی وہ خوا مخواہ ڈر رہی تھی۔۔۔

اب وہ سکون میں بیٹھی تھی کیونکہ اس کو اگر کال آتی بھی تو بھی وہ عالیان کو بتا دیتی مگر اتنے سبق کے بعد بھی وہ کیا بڑی غلطی کرنے والی تھی یہ اسے بھی معلوم نہ تھا۔

ایہا اپنے کمرے میں تھی اس رات کیا ہوا کیسے ہوا اسے کچھ معلوم تو نہ تھا مگر جو بھی تھا ایک الگ ایک اچھوتا احساس تھا وہ شخص اسکی قربت نے اسے سرشار کیا تھا وہ اسے اپنی شہہ رگ سے زیادہ قریب محسوس ہوا تھا لیکن اسکا سخت رویہ وہ لہجہ وہ کتنا الگ تھا یہ تو اسکا احان نا تھا "ہاں" اسکے لمس میں ایک الگ سی جنونیت تھی ہاں سختی تھی "مگر" اسنے بھی تو اسکی روح کو تکلیف پہنچائی قاتل کہہ کر جھوٹا کہہ کر جبکہ وہ خود سے زیادہ بھروسہ اپنی ایہا پر کرتا تھا،،، وہ بھی تو کر سکتی تھی وہ خود بھی جانتی تھی کہ ایہا اس کے لیے کیا ہے وہ اپنی ایہا کا نام کسی کے منہ سے برداشت نہیں کر سکتا تھا کسی کی گندی نظر نہیں برداشت کر سکتا تھا پھر بھی۔۔۔

ایہا نے قرب سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

"احان"

قرب کی انتہا اور تکلیف سے آنسوؤں سے احان کو پکارا تھا مگر وہ نہ تھا۔۔۔

احان آپ تو بہت پیار کرتے ہیں نا اپنی ابہا سے،،، میں تو آپکی انوسینٹ سوول ہوں،، احان آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے میں نے بیوا قونی میں وہ سب بول دیا مگر احان آپ تو میری بڑی سے بڑی غلطی معاف کرتے ہیں نا میرے آگے ان گندے الفاظوں کی کیا اوقات احان پلیز میرے پاس واپس آجائیں مجھے معاف کر دیں،، معاف کر دیں اپنی جان کو احان،، میں کبھی آپ سے ایسی کوئی بات نہیں کہوں گی احان معاف کر دیں نا اپنی بیہو کو پلیز زوہ دیوانی اپنے فون پکڑے اسکی پک زوم کر کے دیکھ کر دیوانہ وار یونہی بول رہی تھی جیسے وہ سامنے ہو۔۔۔

احان آپ جانتے ہیں جتنی محبت میں نے آپ سے کی ہے کسی نے نہیں کی،،، میری محبت بہت پاکیزہ اور سچی ہے اور صرف آپ تک محدود ہے "کیا کہا تھا آپ نے احان" کہ ابہا احان قریشی۔۔ "میری ان آنکھوں میں بینائی کیوں ہیں اگر میں نے آپکو نہیں دیکھنا،،، ہاں احان سہی بولا تھا آپ نے میں نے آپکو نہیں دیکھا میری آنکھیں ترس رہی ہیں اور لگتا ہے انقریب انکی بینائی کھو بیٹھوں گی احان،،، اور کیا کہا تھا میرے کان صرف آپکو سننے تک محدود ہوں،،، ہاں احان یہ ترس رہے ہیں،،، انہیں کوئی آواز نہیں بھا رہی احان،،، کیونکہ ایک آپکو سننا چاہتے ہیں،،، میرے لب بھی صرف آپکو پکار رہے ہیں احان قریشی دیکھیں نا اااا،،، صرف آپکو کیونکہ یہ ابہا آپکی ہو کر رہ گئی ہے احان صرف آپکی اسے کوئی نہیں چاہیے اسے صرف اسکا احان چاہیے " واپس آجائیں میرے پاس صبح آپ آئیں گے نا میں انتظار کروں گی احان،،، میں تو جان ہوں آپکی آپکی انت الحیات میرے

بغیر کیسے جی رہے ہیں آپ،،،، پلیز احان میں انتظار کروں گی وہ دیوانی کہتے کہتے تکیے پر ڈھ گئی تھی اور خود سے اور اپنے احان کی تصویر سے باتیں کرتی کب نین کی وادی میں جا پہنچی پتہ ناچلا۔۔

احان فارم ہاؤس میں بیٹھا اپنے کمرے میں گپ اندھیرا کیے راکنگ چئیر پر جھول رہا تھا رگیں تنی ہوئی تھیں،، ایہا کے الفاظ کانوں میں گونجتے تو جسم میں جیسے آگ سی لگ جاتی دل چکنا چور ہوتا تھا مگر وہ تو جیسے پتھر کا بنا تھا بغیر تاثر کے لال آنکھیں لیے وہاں غصے میں بیٹھا جھول رہا تھا اور آج پہلی بار اپنے لبوں کو اس چیز سے چھوا تھا جس سے زندگی میں نفرت تھی ہاں "سیگریٹ" احان نے اپنے لبوں کو سیگریٹ لگایا تھا۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں فضا میں بادل بن کر منہ سے اڑایا تھا۔۔

کچھ بھی کرتیں،،،، کچھ بھی کرتیں ایہا قریشی مگر میری زات کی نفی نا کرتیں کچھ بھی کرتیں میرے جزبات کو جھوٹا نا قرار دیتی،،،، کچھ بھی کرتیں مگر خود سے دور ہونے کا نا کہتی کچھ بھی کرتی ایہا مگر یہ نا کہتی مجھے آپ پر یقین نہیں ہے وہ شاید اب دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتی کہ تمہارے احان کی ہر آتی جاتی سانس کی وجہ ہو کیوں کیا تم نے یونہی ایہا کیوں۔۔۔

"اور جو تم نے کیا احان قریشی اپنی ایہا کے ساتھ وہ"۔۔

سامنے آئینے پر اسکا عکس بولا تھا۔۔

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟؟؟

تم نے تکلیف دی،، اس پر دھاڑے تمہاری زبان کیوں نا کھیچ گی اس پر دھاڑتے ہوئے احان قریشی،، تمہیں پتہ جو تم نے کیا اس کے لیے وہ مینٹلی تیار نا تھی پھر بھی احان کیوں تمہیں۔ شرم نا آئی۔۔

احان نے خود کا عکس دیکھا۔۔

نن،، نہیں احان نے فوراً سیگریٹ مسلہ میں نے تکلیف نہیں دی اسے میں نہیں دے سکتا اسے تکلیف،،، میں پاگل ہو گیا تھا غصے میں پاگل وہ زور سے دھاڑا تھا۔۔

اب بھکتو احان قریشی تم اپنی ایہا کو تکلیف دے آئے ہو وہ تمہارے پاس کبھی نہیں آئے گی کبھی نہیں اس کا عکس اسکا ضمیر بولا تھا۔۔

بکو اس نہیں کرو۔۔!!!



وہ پاس پڑا اس اٹھا کر شیشے پر مار کر دھاڑا تھا۔۔۔

باقی کا ٹکڑا جو ہاتھ میں رہ گیا تھا احان نے ضبط کی انتہا سے مٹھی بند کی تھی وہ ٹکڑا احان کے ہاتھ کے گوشت میں دھنسا تھا جبکہ خون کا فوارہ ابلا تھا جس نے زمین کو گندا کیا تھا اور اسکی شرٹ کو احان نے تکلیف سے آنکھیں زور سے بند کی تھیں مگر اندر اٹھتے طوفان اور لگی آگ کے آگے یہ سب کچھ نا تھا۔۔۔

ایہا۔۔۔!!!

وہ دیوانہ وار دھاڑا تھا۔۔

نن، نہیں ہر گز نہیں ایہا میری ہے اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہے جو اسے مجھ سے دور کر دے وہ میری ہے میں اسے اپنی دسترس میں کے آؤں گا چاہے اسے قید کیوں نا کرنا پڑے اسے دور نہیں جانے دوں گا۔۔

عزل سے محبت کی دشمن ہے دنیا۔۔

جبھی دو دلوں کو ملنے نادے گی

ادھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا

ادھر زندگی کا جنازہ اٹھے گا

اُدھر انکے ماتھے پہ بندھیاجے گی

احان اٹھ کر کھڑکی میں آیا تھا جب اچانک باہر سے کوئی یہ اشعار گنگناتا آگے بڑھ رہا تھا احان کو لگا جیسے وہ اس پر آواز کسی کی ہے جیہی پاگل دیوانہ دوبارہ کھڑکی میں کھڑا دھاڑا۔۔

ہیے بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔۔!!!!

بلکل بند،،، تم یہ بکو اس کہیں اور جا کر کرووووو میری ہے کوئی نہیں چھینے گا میرے لیے وہ اپنے ماتھے پر بندھیاجائے بی نکل جاؤ ورنہ شوٹ کر دوگا۔۔

اس شخص نے اوپر دیکھا کہ وہ۔ خون خوار نظروں سے اسے گھورے رہا تھا۔۔

دفعہ ہو جاو ورنہ قتل کر دوں گا تمہارا قاتل ہوں میں۔۔۔!!!

پاگل ہو گئے ہو کیا بھی پکڑو اسے وہ باہر کھڑے گا رڈ پر وہ شخص چلایا، سمیج نے اوپر اپنے پاگل سر کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔۔

اُمّ سوری بھائی صاحب آپ جائیں پلیزز۔۔!!

سنجھالو اسے۔۔۔!!!!!!  
وہ شخص کہتا آگے بڑھا۔۔

جبکہ سمیع فوراً سے اوپر آیا تھا۔۔!!

سر،،، سر وہ دروازہ کھولتا اندر آیا اور اپنے سر کو دیکھا جو درگون بنی حالت بنائے کھڑکی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا  
،،، ہاتھ سے بہتا خون،،، سرخی سے بھری آنکھیں،،، گیلے گال،،، وحشت ہی وحشت۔۔

سر یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے اچکا ہاتھ۔۔!!  
سمیع نے آگے بھر کر اسے تھامنا چاہا مگر وہ اسے جھٹک گیا۔۔

چلے جاؤ یہاں سے سمیع۔۔!!

جاو۔۔۔!!!!

مجھے نہیں چاہیے کوئی مجھ وہ چاہیے صرف وہ۔۔۔

سر وہ آجائیں گی پلیز ز آپ بینڈج کر لیں۔۔۔

نہیں سمیج مجھے وہ چاہیے مجھے عشق ہے اس سے سمیج عشق۔۔۔!!!  
میں اپنے عشق کو تو نہیں تکلیف دے سکتا وہ صرف میری ہے سمیج صرف میری۔۔۔

جی سر،، جی وہ اپکی ہی ہیں اٹھیں۔۔۔!!!

آئی لو یو ایہا۔۔۔!!!!!!

وہ پاگل دیوانہ اونچا چلایا تھا۔!!

جبکہ سمیج نے اسکی حالت دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اسے کے کر آگے بڑھا تھا۔۔۔

روگ لالیا اپنی دل نو سونے۔۔۔

بن بن ڈیگن موتی اتھر و سونے۔۔۔

روگ لالیا ای دل نو سوئے۔۔

بن بن ڈیگن موتی اتھر و سوئے۔۔۔

یاد تیری وچ پاگل ہویا۔۔

دل کملہ اے رویا۔۔

لکھاں سوچاں دل دے اندر دے اندر۔۔۔

دور میں تیرے کیوں ہویا۔۔۔

لکھاں سوچاں دل دے اندر۔۔۔

دور میں تیرے کیوں ہویا۔۔

یاد تیری وچ پاگل ہویا۔۔

دل کملہ اے رویا۔۔

سوئے۔۔۔۔۔!!!

رات کا۔ وقت تھا کلب میں موسیقی بے حیائی اور ڈانس اپنے عروج پر تھا جب یہ گانا انتہائی زور و شور سے وہاں  
گایا جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ گانے والا ایک ایک لفظ اپنے دل و غم میں ڈوب کر گارہا ہے،،، ایسے میں دائمہ  
حمدانی اور فامیہ حمدانی اپنی ماں نمرہ حمدانی کے ساتھ اس کلب میں داخل ہوئی تھیں،،، وہاں داخل ہوتے فامیہ

کی نظر سامنے ایک ایسے شخص پر پڑی جو ہاتھ میں مائیک پکڑے بے انتہا قرب اور پاگل کلمہ ہو ایہ گانے کے بول "بول" رہا تھا فامیہ کا جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا کیا تھی اس شخص کی حالت وہ شخص جو اپنی مثال آپ تھا اپنی عالی شان پر سنیلٹی منہ بولتا ثبوت تھا آج وہی بنداء، بکھرے بال، بھڑی بیئر ڈ، اور بکھرے حلیے میں شدید پاگل لگ رہا تھا اور جس طرح وہ گانا گارہا تھا اسے سائیکو ہی لگا۔

کوے دل بار بار۔۔۔

تو میرا پیار یا۔۔۔

سجمن دلدار۔۔۔

تو سن اک وار۔۔۔

زندگی دے پل اوو ہون تو موردے۔۔۔

ٹٹھیا کی تے رندھوا۔۔۔

ہن تو توڑ دے۔۔۔

روگ لالیا ای ہون دل نو سونے۔۔۔

بن بن ڈیکین موتی اتھر و سونے۔۔۔۔



دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں  
 پل گیاں او سجناں تینو پیار دیاں ملاقاتاں۔۔۔  
 کہوے دل بار بار۔۔  
 تو میرا پیار پیار۔۔۔  
 سجن دلدار۔۔  
 تو سن ایک بار۔۔

وہ سیگریٹ اور غم کے نشے میں جھولتا اس کلب میں سب لوگوں کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا مگر یہاں پر واہ کسے  
 تھی کسے،، کسی کو بھی نہیں وہ پاگل ہو چکا تھا،، "ہاں" وہ پاگل ہو چکا تھا یا شاید غم و غصے کی انتہا میں وہ پی بیٹھا تھا  
 کچھ غلطی بیٹھا تھا،، ہاں وہ غصے میں اندھا حرام مشروب پی بیٹھا تھا،، غلطی سے کولڈ ڈرنک پینے کے بجائے کالی  
 شراب پی گیا تھا وہ،،،،،  
 کیونکہ،،،،،  
 "کیونکہ"۔۔۔



وہاں کسی مرد کے منہ سے اس نے فامیہ حمدانی کا نام سنا تھا جی ہاں اور وہ۔ مرد کوئی اور نہیں مصطفیٰ تھا مصطفیٰ، دیکھنے میں بالکل کوئی بزنس مین ایک ہائی کلاس ٹاپ بندہ مگر وہ کلب میں کسی بندے کے ساتھ بیٹھا اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا مگر وہ کون تھا یہ شایان نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ فامیہ کے بارے بہت سی انقواسے دے رہا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کی ہائی۔ کلاس ہیکر ہے،، نمرہ حمدانی کی بیٹی جس کا۔ مقصد صرف قریشی فیملی کو برباد کرنا تھا شایان قریشی سے کوئی محبت نہیں تھی بس اسے انکی ایک کوئی ایک اولاد پکڑنی تھی جسے وہ برباد کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ یہ سب ایک گھٹ جوڑ ہے ان میں سے ایک ٹوٹے گا ایک بکھرے گا تو سب برباد ہو جائے گے انکا گھٹ جوڑ تباہ ہو جائے گا۔۔

اور یہی ہوا تھا وہ برباد ہو گئے اور کوئی نہیں شایان مکمل تباہی ہوا تھا وہ سنبھل گیا اپنی بد نصیبی کے شعائیں اپنے کسی بہن بھائی پر پڑھنے نہیں دی تھیں مگر کہیں نا کہیں احان پر اسکا اثر پڑ گیا تھا یہ سب باتیں سننے کے شایان شدید غصے میں آیا تھا بلکہ اس جدائی اور دھوکے کے نظر اسکی خوبصورت کالی سیاہ آنکھوں سے کچھ اتاوا لہ انسو گال پر سر کا تھا،، ہم خود کو کتنا بھی سمجھالیں مصروف کر لیں ایک لمحہ ایسا بھی آتا ہے کہ دل پھٹنے کو آرہا ہوتا ہے۔۔ تکلیف کی شدت بے قابو ہو کر برداشت سے باہر ہو رہی ہوتی ہے۔۔ تب ہم اپنی بے بس اور نمناک آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔۔ لاچار آنکھوں سے آنسوؤں کی چند بوندیں گرتی ہیں وہی اسکے ساتھ ہوا تھا مگر یہ غصے شراب جیسی حرام چیز کا لڈ ڈرنک سمجھ کر اپنے اندر انڈیل گیا تھا جس سے سر بری طرح گھوما تھا اور وہ اپنے ہوش گنوا بیٹھا تھا جی اٹھ کر پاگلوں کی طرح مانگ پکڑے گا نا شروع کیا تھا۔۔۔

فامیہ حمدانی اسے دیکھے گی جب اچانک شایان کی نظر اس پر گئی جہاں وہ بغیر پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرایا تھا اور پھر ایک شعر اپنے منہ سے ادا کیا تھا۔۔

زندگی دے پل او ہون تو موردے۔۔

ٹٹھیا کی تے رند ہوا۔۔

ہون تو توڑ دے۔۔

روگ لالیا ای دل نو سونے۔۔

بن بن ڈیکین موتی اتھر و سونے۔۔۔

دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں۔۔۔

پل گیا اور سجننا تینو پیار دیاں ملاقاتاں۔۔

دل وی نا لھگن ڈھنگن مینو کالیاں کالیاں راتاں

پل گیاں او سجننا تینو پیار دیاں ملاقاتاں۔۔۔

کہوے دل بار بار۔۔

تو میرا پیار پیار۔۔۔

سجن دلدار۔۔

تو سن ایک بار۔۔

یہ گانے کے بول تھے یا سچائی جو فامیہ کو کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلتے ہوئے لگے تھے۔۔۔

"وہ شام کا وقت تھا جب فامیہ (عرشیہ) آفس میں کام کیا کرتی تھی اور ہمیشہ آف کے بعد شایان اسے اچھا سا ڈنر کرواتا اسکے من پسند ریستورنٹ میں اور پھر وہ اپنی لانگ ڈرائیو کے بعد اسے گھر چھوڑ کر آتا تھا کئی دفعہ وہ اور شایان اکثر لانگ ٹائم ایک ساتھ گزارتے تھے"

"مگر"۔۔

وہ سوچ رہی تھی یہ سب جب دائمہ نے اسے ہلایا،،، فامی چلو یار۔۔۔!!

"ہاں" ہاں چلو۔۔۔!!!

وہ ہوش میں آئی جب وہ آخری اشعار گنگنارہا تھا۔۔۔

رات ساری تینو ہون یاد کیوں کراں۔۔۔

اکھیاں دے اتھرو ہون برباد کیوں کراں

روگ لالیا ایک دل نوں سوئے۔۔۔

بن بن ڈیگین موتی اتھرو سوئے۔۔۔

سوئے۔۔!!!

وہ گاتا اچانک جھومتا ہوا مائیک دور پھینکتا نیچے اتر اتھاد حکم پیل کرتا وہ آگے بھرا کہاں فامیہ دائمہ اور نمرہ کے ساتھ آگے بھر رہی تھی اچانک سے پہلے شایان وہاں پہنچا اور فامیہ کو بازو سے کھینچ کر اپنے روبرو کیا۔۔  
فامیہ اچانک افتاد پر بوکھلائی تھی۔۔

اے چھوڑو میری بیٹی کو کیا بکواس ہے یہ،،، نمرہ فوراً غرائی تھی جبکہ اسکی غراہٹ پر شایان نے اسکو خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔

اے منہ بند ورنہ اسکا منہ بند کروانے میں سیکنڈ نہیں لگاؤں گا وہ نشے میں پاگل ہوتا اچانک اسے بالوں سے پکڑ کر غرایا۔۔

"سی" فامیہ اچانک سسکی تھی۔۔۔  
شایان چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

وہ۔ اسکے بات پر گویا طنزیہ قہقہہ لگا اٹھا تھا،،، "تکلیف" بکواس نہیں کرو فامیہ حمدانی،،، تم جانتی نہیں،،،،، آخری بار وہ اسکے بالوں پر گرفت سخت کرتا بولا جبکہ دائمہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

آخری بار کہہ رہا ہوں تمہیں میرے گھر والوں سے اپنا گندہ سایہ دور رکھنا تم مجھے برباد کر چکی ہو،،، کافی ہے مگر میرے گھر والوں کو تکلیف دینے کی تم نے یا تمہارے گھر والوں تمہاری ماں نے خاص کر کوشش کی تو۔ میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔

وہ اسے ایک جھٹکے سے دھکا دیتا اسکی ماں کے بازووں میں گر گیا تھا جبکہ ایک خونخوار نظر اس پورے خاندان پر ڈالی جو انہیں برباد کر دینا چاہتا تھا وہاں سے نکلنے لگا جب اچانک فامیہ چلائی۔۔

بد تمیز آدمی "خود کو" دیکھا ہے تم نے کس قدر غلیظ ہو حرام پی کر کیا کرتے پھر رہے ہو دیکھا ہے تم نے۔۔۔ وہ اسکی بکواس پر اچانک پیچھے پلٹا تھا اور دوبارہ اسے گھورا سر جھٹکے سے بالوں سے پکڑ کر قریب کھینچا تھا۔۔

مانا کہ بہت برا ہوں اتنا برا کہ میں خود بھی بیان نہیں کر سکتا مگر فامیہ حمدانی وہ اس پر اپنی پکڑ سخت کرتا چلا یا جب کہ دائمہ اب آگے بڑھی تھی جب شایان نے اپنے ہاتھ سے اسے دور رہنے کا اشارہ کیا اور غرایا۔۔

"آگے مت آنا ورنہ اسے جان سے مار دوں گا آج میں جبکہ فامیہ اسکی پاگل جنونی وحشی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی۔۔"

جب،، چھوڑو مجھے۔۔!!

اے چھوڑو اسے۔۔!!!  
دائمہ اونچا غرائی تھی۔۔

بکواس بند۔۔!!!!

وہ اونچا چلا یا کلب کے لوگ یہ تماشا ملاحظہ فرماتے تماشائی کی طرح ارد گرد کھڑے تھے۔۔

ہاں کہاں تھا میں فامیہ ڈار لنگ۔۔!!!

ہاں۔۔!!!

مانا کہ بہت برا ہوں،،، کہ میں خود بھی بیان نہیں کر سکتا مگر تم جیسا گھٹیا اور زلیل انسان بلکل نہیں ہوں،،، تم بے حس اور غلیظ روح ہو جو لوگوں کے جذبات اور دل سے کھیل جاتی ہو،،، میں تمہیں پکارنا تو دور دیکھنے تک کی غلطی دوبارہ نہیں کرنا چاہتا وہ اسے زمین پر پٹختا فوراً وہاں سے نکل گیا تھا، جبکہ نمرہ اور دائمہ اسکی جانب بھریں

---

اٹھو فامی میری جان دائمہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا جبکہ نمرہ نے خونخوار اور فامیہ نے نم۔ آنکھوں سے اس آدمی کو۔ جاتا دیکھا جو کبھی اتنا پولاٹ اور نرم تھا اور آج اسے وہ بلکل وحشی و حشی

-----

ہم نے باندھا ہے تیرے

عشق میں احرام جنون۔۔۔

ہم۔ بھی دیکھیں گے تماشا تیرے لیلانی کا۔۔

ہونگے روح پوش

روح پوش

روح پوش روح پوش۔۔

ہونگے روح نادل توڑ تمنائی کا ۱۱۱۱

ہونگے روح پوش۔۔۔!!!

عائلہ راحیلہ کہ مدد سے آسلام آباد اچکی تھی وہ ان بھیڑیوں اور ان شاطر عورتوں کی آنکھ سے او جھل ہو چکی تھی اب وہ ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہ رہی تھی جو محض اسکی دوست راحیلہ کا ہی تھا دو کمرے اور کچن کا اپارٹمنٹ اسکے کہے کافی تھا کم از کم زرڈھکنے کو جگہ تو تھی اور محفوظ بھی اب وہ صوفے پر بیٹھی اپنی بہن کے نیچے ہاتھ رکھے کسی گہری سوچ میں تھی،،، سوچ کیا اسکی سوچ کا ہر مرکز ایک ہی انسان سے سرور ہو کر اسی پر ختم ہوتا تھا بلکہ اب تو اسے زندگی کی سچائی معلوم ہونے پر اپنے آپ کے بارے میں سوچتی اور جو ماضی میں سدیس اسکے ساتھ کر چکا تھا گھر والوں کو پتہ چلے گا کیا ہو گا،،، کیا ہو گا عائلہ نے اپنی پہچان بدل لی تھی اسکا اصل نام۔ علیشہ ہی تھا جو نمبرہ کی طرف سے ملا تھا اپنی اصل پہچان جب پتہ چکی تو پاؤں تلے زمین کھسکی اس شام ہو اسپتال میں جب نمبرہ نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی تو قسمت کا کھیل تھا کہ وہ بچ گئی تھی ہاں اس نرس نے اسے بچا لیا تھا کیونکہ علیشہ کی سانس کہیں نا کہیں چک رہی تھی وہ اسے مردخانے لے جانے کے بجائے باہر کے کر آئی تھی اور ایمبولینس کے ذریعے کسی دوسرے ہو اسپتال شفٹ کیا تھا ڈاکٹر ہو اسپتال جہی اسے وینٹیلیٹر پر میں شفٹ کیا گیا جس سے اسکی لاتعداد کثیر اور پرفیکٹ میڈیشن کے باعث اسے اللہ نے (MICU) گایا گیا) دوسری زندگی بخشی تھی کافی چوٹیں آئی تھیں اسے جس کو راحیلہ نے دن رات اسکا خیال رکھ رہا اسے چکنے



پھرنے اور زندگی جینے کے قابل بنایا ویسے بھی کہتے ہیں " جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے " یہی رب کو منظور تھا  
 جبھی علیشہ آج زندہ تھی اور راحیلہ کے ساتھ مل کر نرسینگ کا کورس کر رہی تھی کچھ جا ب سے بھی پیسے  
 آجاتے تھے ان لائن جب اب بھی وہ کر رہی تھی،،، اب بھی وہ اپنے اصل ماں باپ اور گھر والوں اور احان کے  
 بارے میں سوچ رہی تھی جب اچانک دماغ نے جھماکا کیا تھا۔۔۔

اونو۔۔!!

میں وہاں سے آتو گی مگر اس رات نمرہ حمدانی اور وہ فامیہ تھی ہاں وہ فامیہ ہی ہو گی اس نے بتایا تھا کہ اس نے  
 میری بہن یعنی اپنی بیٹی کسی کو آڈاپٹ کی ہے تو وہ ہو سہیل کیا کر رہی تھیں وہ بھی مردہ خانے کیوں۔۔۔!!!

کہیں۔۔۔۔

وہ بہت کچھ سمجھ بیٹھی تھی آخر اتنا عرصہ اس مکار اور شاطر عورت کے ساتھ رہی تھی وہ سمجھ گئی کہیں ایک اور  
 بہانا اس فیملی سے بدلہ لینے کا کیسی گھٹیا عورت تھی وہ کہ اس کے اپنے ذاتی خاندان اس کے خون کے خلاف ہی اسے  
 استعمال کیا،،، لیکن اب کیا کرے وہ۔۔۔

راحیلہ۔۔۔!!!

ہاں راحیلہ میری مدد کر سکتی ہے۔۔۔!!

اس نے جھٹ سے پہلے اپنا چھوٹا سا موبائل فون پکڑا جو آتے وقت اسے راحیلہ نے ہی پکڑا یا تھا کہ وہ کسی بھی وقت اس سے رابطہ کر سکے۔۔۔

اس نے جھٹ سے موبائل فون میں سیور راحیلہ کا نمبر نکالا اور اسے سبز رنگ کے بٹن فون والے بٹن کو کلک کر اوکے کیا اور کان کا لگایا تھا۔۔۔  
کچھ دیر بعد تیسری بیل پر فون ریسپو ہوا تھا۔۔۔

ہیلو کسی ہو عائلہ۔۔۔!!!

دوسری جانب سے پر جوش آواز آئی تھی جس نے عائلہ کو مسکرا نے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟

ہیں بالکل ٹھیک،،، تم بتاؤ خیریت سے فون کیا تم نے مجھے۔۔۔؟؟

ہاں وہ مجھے تم سے کچھ کام ہے راحیلہ۔۔۔!!



میں گواہی دوں گی میں سامنے آؤں گی سارا سچ اسے بتاؤں گی راحیلہ۔۔۔

مگر تم نے ہی تو کہا تھا خاصہ امیر باپ کا بیٹا ہے،،، کہا اب تک سلاخوں کے پیچھے ہو گا عائلہ ملک چکا ہو گا۔۔۔

شٹ اپ راحیلہ۔۔۔!!!

وہ امیر باپ کا بیٹا ضرور ہے مگر بگڑی ہوئی اولاد نہیں،،، مجھے بس واپس آنا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم آؤ واپس آ کر کال کر دینا لینے آ جاؤں گی میں تمہیں۔۔۔

او کے فائن۔۔۔!!!

میں نکلتی ہوں۔۔۔

لیکن عائلہ۔۔۔!!!

کیا علیشہ نے فون کان سے لگائے پیکنگ کرنا سٹارٹ کی۔۔۔

اور اگر وہ جیل میں ناہو عائلہ تو۔۔۔!!

تو کیا ہوا،،، میں پھر بھی یہ کیس فائل کروں گی اپنی ماں کے پاس واپس جاؤں گی راحیلہ۔۔۔

اور ثبوت وہ کہاں سے آئیں گے۔۔۔

اب کی بار علیشہ ٹھنڈی پڑی تھی۔۔۔

اللہ کوئی ناکوئی وسیلہ بنا دے گا تم نے سنا نہیں ہے کیا سچ کبھی نہیں چھپتا،،، حق اوو سچ عیاں ہو کر رہتا ہے اور جب جھوٹا الزام اس نے احان پر۔ لگایا ہے میں زندہ ہوں یہ کسی کو معلوم نہیں ہے،، ہاں میرا ایکسٹرنٹ ہوا تھا جس نے مجھے ایک ٹانگ سے معذور کر دیا ہے مگر میری شکل تو وہی ہے نا۔۔۔

سچ بتاؤں گی،، اپنے منہ سے اس نمرہ کو اسکی سزا بھی ملے گی اور اس ڈاکٹر جس نے اس کے ساتھ مل کر احان پر الزام لگایا وہ بھی ان سلاخوں کے پیچھے جائے گا تم دیکھنا۔۔۔

او کے تم آؤ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔

بائے،، علیشہ نے فون رکھا تھا اور جھٹ سے پیننگ کر کے سوٹ کیس اٹھاتی باہر بڑھی تھی۔۔۔

وقت کا کام تھا گزر جانا،،، وہ آتا ہے گزر جاتا ہے ناکسی کے لیے رکتا ہے نار کے گا،،، کی دن اور گزرے تھے معمول پر زندگی اچھی تھی ایسے میں زرش ڈھلتے دن کے ساتھ مزید سے مزید تر نکھرے جا رہی تھی،، کچھ تھا ساتھ رہنے والے شخص کے عشق کا رنگ جو سر چڑھ کر بولتا تھا تو کچھ ماں بننے کا الو جی روپ جو مزید نکھار رہا تھا صرف یہی نہیں وہ وقت کے ساتھ خوب ضدی بھی ہو گی تھی مگر سعیر اسکا بے حد خیال رکھتا اسکی ہر خواہش پوری کرتا وہ جو اپنے علاوہ کسی کی سنتا تک نہیں ہے،،، کسی کہ ضد اسکی ضد کے آگے ارے نہیں آتی آج اسکی بیوی اسی تنگی کا ناچ نچا رہی تھی اور وہ دیوانہ بس اسکے اشاروں پر چلے جاتا۔۔۔

آج بھی اب اس وقت وہ بے ڈھنگے طریقے سے آدھی اسکے اوپر آدھی بیڈ پر سو رہی تھی ٹانگیں اسکے اوپر تھیں جبکہ سر بیڈ کی سائیڈ پر سعیر کی دن ڈھلے آنکھ کھولی لاسٹ سمیسٹر کے لاسٹ دن چل رہے تھے ان کے ایکزیمز کے بعد ان کی پڑھائی مکمل تھی آج چھوٹی تھی کیونکہ دو دن بعد انکے پیپر تھے جس میں یہ بری طرح مصروف ہونے والے تھے جبھی سعیر نے سوچا کہ وہ آج کچھ الگ طریقے کا پلین کر کے اپنی جان کو انکی زندگی سب سے بڑی نوید سنائے گا۔۔۔

وہ جیسے اٹھا اپنے اوپر بوجھ محسوس کر کے کہ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی گہرا مسکرایا تھا کیونکہ اب وہ جان چکا تھا کہ اسکی چھوٹی سی جان بے ڈھنگے طریقے سے سوئے بغیر نہیں رہ سکتی عیر نے سراٹھا کر اسے دیکھا تو ماتھا پیٹا۔۔۔

یا اللہ روز نیا سٹائل اففف بچہ ہو گیا تو کیسے سوئے گی یہ لڑکی۔۔۔۔  
 زرش تمہیں بدلنا ہو گا میری جان۔۔!!

وہ اسکی ٹانگوں کو پکڑتا احتیاط سے اپنے پر سے ہٹاتا اٹھا اور اسے کمر سے تھام کر بہت احتیاط سے سیدھا کر کے لٹایا  
 --

اففف۔۔!!!

بچی ہے پوری۔۔!!!

بچہ کیا پالے گی۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا اور خود فریش ہونے چلا۔ گیا،،، کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر باہر آیا بلیک شرٹ کے نیچے جینز کی  
 پینٹ پہنے وہ سادہ سے حلیے میں بھی انتہا کا ڈیشنگ لگا تھا کچھ ہی دیر میں وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنے بال  
 سنوار کے مکمل طریقے سے تیار تھا اپنے اوپر مخصوص کلوں چھڑکتا وہ اپنے کف لنکس بند کرتا اپنی پیاری سی  
 بیوی تک اسکو جگانے ہی آیا تھا کہ وہ کسمسا کی ہلی تھی،، اور اسکے ہلنے کی وجہ کوئی اور نہیں بلکہ وہ مخصوص کلوں کی  
 خوشبو تھی جس کو وہ سوئے ہوئے تو کیا ہزار خوشبوؤں میں بھی پہچان لے کیونکہ روم روم روح میں بسی تھی یہ

خوشبو وہ اسکی اس حرکت پر گہرہ مسکرایا تھا جبکہ زرش نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر اپنے پہلو میں دیکھا وہ  
غائب تھا وہ فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

اچانک اسے پکار بیٹھی جب کہ سعیر کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا وہ فوراً اسکے پیچھے بیٹھا اور اسے اپنے حصار  
میں لے کر اسکے کندھے پر چہرہ ٹکایا،،، زرش کی جان میں جان آئی۔۔۔

گڈ مارنگ میری جان۔۔۔!!!

سعیر نے اپنا ٹھنڈا گال اسکے گال سے مس کیا وہ بلبلا اٹھی۔۔

سعیر شاہ۔۔۔!!!

وہ پھڑ پھڑاتی چلائی تھی۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔!!!

یس مائی مسز۔۔۔!!!

دور ہوں،،، کتنے ٹھنڈے ہو رہے ہیں آپ۔۔۔!!!





سعیر نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا جب کہ وہ بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

یو چیپسٹر۔۔۔۔!!!

گندے انسان۔۔۔!!!

وہ کشن اٹھاتی اسکو مارتی بولی جبکہ سعیر کا زور دار تہقہہ گونجاتھا۔۔۔

وہ پیر پختی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

اوومائے لو۔۔۔!!!

مائی لائف اب جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں تمہارا ہی رہوں گا،،، اب کچھ نہیں ہو سکتا اور کہاں جائیں گی بچ کر

مسز سعیر شاہ اوو سو ری مسز چیپسٹر۔۔۔!!

میری مورنگ کس باقی ہے جو میرے بیٹھے ناشتے کا حصہ ہے وہ باہر سے اونچا چلایا جبکہ وہ واش روم میں اچھلی تھی

اور اسے دو لفظ بولتی فریش ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ مسکراتا اپنے لپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا تھا ان سب چکروں میں اسے پریزنٹیشن بنانا بھول۔ گئی تھی جو

گئی رات تک جاگ کر بنائی تھی اور اب اسے فائنل ٹچ دینا تھا یہی نہیں وہ ساتھ ساتھ زرش کا کام بھی سنبھال رہا

تھا کیونکہ اسے پتہ تھا وہ کس حالت میں ہے دیر تک جاگ نہیں سکتی نا ہی اتنا کام کر سکتی ہے۔۔۔

وہ کچھ کہی دیر میں فریش ہو کر واپس آئی پیلے رنگ کی ٹیل گون شرٹ پہنے نیچے سعیر کی جینز پہنے جسے ٹخنوں سے کافی حد تک فولڈ کر رکھا تھا وہ کھلی کھلی باہر آئی تھی اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رگڑتی کپکپاتی وہ بھاگ کر سعیر کے پاس آئی تھی۔۔۔

سس،،، سعیر اسٹو کو لڈ۔۔۔۔۔!!!  
وہ کپکپاتی اس سے چپکتی بولی وہ ہنسا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے دور بھاگی تھی اب خود چپک رہی ہو مسز وہ اسے خود میں چھپاتا بولا۔۔۔

اے سعیر اسٹو کالڈ۔۔۔۔۔!!!  
سعیر اسٹو کالڈ۔۔۔۔۔!!!

نومائے لوٹو ہاٹ۔۔۔۔۔!!!  
وہ لب دبا کر اسکے ٹھنڈے مہک دار گیلے بالوں میں منہ دیا بولا وہ خود میں سمٹی۔۔۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

وہ شرم سے لال ہوتی آہستگی سے گویا سرگوشی میں بولی۔۔۔

یس سعیر کی جان۔۔۔

وہ بھی سرگوشی میں بولا اور اسے اپنے مزید قریب تر کر گیا۔۔۔

لیومی سعیر۔۔۔!!!

چھوڑ دیا تو ٹھنڈ لگے گی سعیر کی جان۔۔۔!!!

وہ اسکا چہرہ اپنے سینے سے باہر نکالتا بولا۔۔۔

پھر کیا کرو گی مائے لو۔۔۔!!!

سعیر پلیر زرز۔۔۔۔۔!!!

وہ مسکرایا گویا مدہوش سا ہوا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اسکے خوبصورت چہرے پر پیار بھری مہر ثبت کرنا شروع ہوا تھا، وہ خود کو سیراب کر کے پیچھے ہٹا جب زرنے اسے خونخوار نظروں سے گھورا کیونکہ وہ اپنا پسندیدہ کارنامہ انجام دے چکا تھا

واٹ سپنڈمائے لوو۔۔۔!!!

یہ،، یہ کیا آپکے ہاتھوں کو چین نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟

وہ اسکے سینے پہ پنج مارتی غرائی تھی جبکہ سعیر آنکھیں بند کر کے ڈھٹائی سے مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔

پیچھے ہوں دنیا جہاں کے گندے انسان ہیں آپ وہ روہانسی ہوتی اسکے سینے پر مکے برساتی بولی وہ ہنس دیا۔۔۔

اوکے میری جان وہ پیار سے اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا اور شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکے زپ بند کر کے اٹھ گیا۔۔۔

تم نیچے او میں ویٹ کر رہا ہوں،، ناشتہ کر کے یونی چلتے ہیں واپسی پر میرے پاس آپکے لیے ایک بہت بڑا سر پرانز ہے آئی ہو پ یولانک اٹ۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

سر پرانز وہ ایکساٹڈ ہوئی،، کیسا سر پرانز سعیر۔۔۔!!!

وہ اسکی ایکسٹرنٹ پر مسکرایا۔۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ وائچ مائے لو۔۔۔

ابھی بتائیں نا۔۔۔

نومیری جان واپسی پر بتاؤں گا ابھی کیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔

زرش نے منہ پھلایا مگر نادار وہ مسکرا کر اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا ناچار زرش کو بھی صبر کا گھونٹ پینا پڑا۔۔۔۔

آج یونیورسٹی میں کوئی غیر معمولی ہلچل س تھی بس سی ایس ایس کے ڈیپارٹمنٹ کے کسی اور سیکشن میں آج کوئی نئی لڑکی آئی تھی جو لندن سے آئی تھی دیکھنے میں سب سے الگ،،، رعب دبدبے اونچے خاندان کی بگڑی نواب زادی آج یونی آئی تھیں کسی لڑکے نے چھیڑنے کی ہمت کر لی تھی مگر خوب چھیتر کھائے پوری یونیورسٹی

میں ٹاپ ٹرینڈ نیوز بن کر رہ گئی تھی اور وہ لڑکا دیکھتے ہی دیکھتے صبح فرسٹ ٹائم یونیورسٹی سے غائب تھا، وہ لڑکی ٹاپ کلاس لمبر گینی سے اتر کر ہاتھ میں کچی کابیگ لیے سٹائل سے اندر آئی تھی ہر ایک نگاہ اسکی جانب ضرور اٹھ رہی تھی مگر، مگر صبح کے واقع کے بعد لڑکا تو کیا کسی لڑکے نے بھی اسے پکارنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

اسی یونیورسٹی میں دوسری جانب کچھ ایسے لوگ بھی تھے کہ جتنے مرضی ٹاپ کلاس لوگ یونی میں چاہے وہ ٹاپ ٹرینڈ بن کر نیوز کی ہیڈ لائنز کیوں بن جائیں انہیں کسی سے کوئی فرق نہیں اپنے کام سے کام رکھنے والے دو شہزادے اور انکی شہزادیاں بیٹھی تھی اور ہر کسی کی مرکز نگاہ وہ لوگ ان نظروں سے لاپرواہ مسکراتے ببل گم چباتے ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے، ایک بیچ پر زرش اور مشا جبکہ دوسرے بیچ پر سعیر اور عالیان بیٹھے تھے۔۔۔

عالی نے سعیر کی جانب دیکھا۔۔۔

اوائے یوناؤ واٹ۔۔۔؟؟؟

ہمم۔۔۔!!!

سعیر اپنے نائس دیکھتا بولا۔۔۔

سنا ہے بی ایس سی کے فور تھ سٹینڈرڈ کے سیکشن میں کوئی لڑکی ہے۔۔۔

تو تو نے کیا کرنا تیرا کیا کام اس سے۔۔۔؟؟

سعیر نے اسے گھورا۔۔۔

پاگل آدمی سن تولے۔۔۔!!

ہاں سنا۔۔۔!!

یار مجھے لگتا میں نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا لندن میں کہیں۔۔۔

واٹ لیکن کہاں۔۔۔؟؟

سعیر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

شاید یونیورسٹی میں۔۔۔



دیکھا ہو گا شاید مانگیگر لیشن کروائی جو چھوڑ تجھ کیا۔۔۔؟؟

ہاں یہ بھی ہے چھوڑ۔۔۔

اچھا میں نے تمہیں ایک کام کہا تھا وہ ہو مجھے مشا کو سر پر اتڑ دینا ہے۔۔۔

ہاں ہو گیا ہے سعیر نے اپنے بیگ سے وہ فائل نکالی اور عالی کہ جانب بڑھائی۔۔۔  
عالیان گہرا مسکرایا اس فائل پر ایک ریبن بندھا ہوا تھا۔۔۔

تھینکیو سوچ یار تو نے میری بہت بڑی پرابلم سولو کر دی ہے۔۔۔

کوئی نہیں یار بھائی ہے تو آکینٹین چلیں۔۔۔

ہر گز نہیں پہلے میری بات سن۔۔۔!!

عالی نے اسے رکا۔۔۔

ہاں،، ہاں بول۔۔۔

سن رہا ہوں۔۔۔

یار مجھے تجھ سے ایک ضرورت بات کرنی ہے،،،، پر میک شیور تو یہ بات ایان بھائی سے تو قطعاً نہیں کرے گا اور  
عائزہ بھابھی سے بھی ابھی نہیں۔۔۔

سعیر نے اسکی جانب دیکھا اب وہ سر لیس ہوا۔۔

کیا ہوا خیریت یار۔۔۔!!!

نہیں سن کل مجھے عائزہ بھابی کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ پوری بات عائزہ کی سعیر کو بتاتا چلا گیا تھا۔۔

سعیر سن کر سکتے میں آیا۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

یہ کیا کہہ رہا ہے ہوش میں ہے۔۔۔

اللہ کی قسم یار۔۔۔

بس میک شیور کے عائرہ بھا بھی کسی سے بھی ملنے مت جائیں جو بھی ہو جائے وہ انسان جیسے بھی دھمکی دے۔۔۔

ہاں،، ہاں میں کوشش کروں گا۔۔۔

ہماری عورتیں تو ویسے ہی کم عقل اور نا۔ سمجھ ہے میں زرش کو بھی منع کر دوں گا۔۔۔

ہاں شیور۔۔۔!!!

چل اب۔۔۔!!

وہ لوگ فوراً سے اٹھ کر کینٹین چلے گئے۔

عائزہ فارگاڈسک (خدا کے واسطے) میری بات سنو سمجھو مجھے تم سے بے حد ضروری بات کرنی ہے یہ بات جاننا تمہارے لیے ضروری ہے میں جاتا ہوں تم ایان شاہ کی بیوی ہو اور اگر میں غلط نہیں ہوں تو ایان شاہ سعیر کا بھائی ہے پلیز ز تمہارا ایک دفعہ میری بات سننا کافی ضروری ہے۔۔۔

عائزہ اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب فون رینگ ہوا عائزہ نے فون اٹھا کر پرائیوٹ نمبر سے مسیج پڑھا تو دل بند ہونے کو۔ اگیا۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ مصطفیٰ کے اور اسے ڈیٹیلز کیسے معلوم۔۔۔ لیکن ایسی کیا بات ہے۔۔۔

بولو کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟

ریپلائے کیا گیا۔۔۔

عائزہ،،، تم میرے پر یقین کرو میں تمہارا پیچھا نہیں کر پانا ہی مجھے تم سے کچھ چاہیے،،، بس چند باتیں کرنی ہے

۔۔۔

کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو۔۔۔؟؟؟

تم سمجھ کیوں نہیں رہے میں نہیں مل۔ سکتی،،، یہ نا۔ ممکن ہے تم یہی بو کو جو بولنا ہے۔۔۔

کچھ باتیں۔ فون پر نہیں ہو سکتیں عائزہ تم چاہے اپنے شوہر کے ساتھ آ جاؤ پلیزز۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے مصطفیٰ میرا شوہر تمہارا نام سننا پسند نہیں کرتے اور تم۔۔۔

عائزہ،،، عائزہ تمہیں عرشہ یاد ہے۔۔۔  
مصطفیٰ محض یہی بولا عائزہ فوراً ڈھلی پڑی تھی۔۔۔

ع،،، عرشہ۔۔۔!!!

ہاں عرشہ۔۔۔!!!  
عائزہ کو اچھو لگا تھا۔۔۔

تم،،، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔

اسی لیے تو کارہا ہوں عائرہ پلیرز ایک دفعہ محض آخری دفعہ مل لو میں تمہاری زندگی سے بہت دور چلا جاؤں گا

---

او کے فائن۔۔۔!!

بتاؤ کہاں ملنا ہے۔۔۔۔

میں لو کیشن فار وڈ کر دوں گا آجانا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

عائرہ نے ڈرتے ہوئے فون بند کیا دل تھا کہ باہر آنے کو تیار تھا اگر ایان کو پتہ لگ گیا۔۔۔

ہر گز نہیں میں زرش کو ساتھ لے جاؤں گی ہاں،،، زرش میرا ساتھ دے گی۔۔۔

وہ بہت بڑی غلطی کرنے جا رہی تھی یا سہی قدم اٹھا رہی تھی ایک دفعہ بات سن لینے میں بہتری تھی یا بدتری ی

وقت بتاتا۔۔۔

وقت گزرتا جاتا ہے کس ہے لیے نہیں رکتا نار کے گا کا مران صاحب کو گزرے ہوئے 1 مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا مشا کو بھلا پھسلا کر عالیان اپنے گھر لے آیا تھا، وہ ابھی گئی تھی، وہ اسکے ساتھ خوش تھی عالیان اسکی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا، اس کی ہر چیز کا خیال رکھتا، اسے کسی قسم کی تکلیف نا ہو خیال رکھتا تھا اور وہ تو ویسے ہی اسکے محبت کے رنگ میں رنگ چکی تھی شدید محبت کرنے لگی تھی وہ اس سے لیکن یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی عالیان نے اسے کہا ڈگری کمپلیٹ کرے مگر اس نے کہ دیا کہ اسے کچھ ریسٹ چاہیے پھر سوچے گی عالیان پھر بھی فورس نہیں کیا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی اور اپنے ڈیڈ کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی،،، انسان دنیا میں آتا ہے مگر وہ اللہ کی امانت ہوتا ہے،،، ایک نا ایک دن اس نے واپس اللہ کی طرف لوٹنا ہوتا ہے،،، یہ اٹل حقیقت ہے اسے کوئی نہیں ٹال سکتا مشایہ بات سمجھ گی تھی اور جلد ہی سنبھل گئی تھی اپنی باقی کی زندگی وہ اپنے بابا کے خواب کے مطابق حسین بنانا چاہتی تھی اسکے بابا اسے ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتے تھے اور وہ عالیان کے ساتھ خوش رہنا بھی چاہتی تھی۔

ابھی وہ سوچ میں گم تھی کہ عالی نے آکر اسے پیچھے سے حصار میں لیا۔۔۔

ہیلو جانِ جاں۔۔۔

کیسی ہے میری جان۔۔۔!!

عالی نے گے ہو کر اسکے گال سے اپنا گال مس کیا۔۔۔

مشا گہری مسکرائی۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں وہ اسکی طرف مڑتی بولی۔۔۔

بلکل ٹھیک اپنی جان کو دیکھنے کے بعد۔۔۔

عالیان نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔۔۔

اچھا آئی ہیو آسر پر انزفار یو مشو۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!

سر پر انز کیسا سر پر انز عالی۔۔۔!!!



مشاجیران اور ایکساٹڈ ہوئی۔۔۔

لیکن اس سر پر انز کے بعد مجھے بھی میرا گفٹ چاہیے وہ اسکے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتا بول رہا تھا وہ سمٹی۔۔

کک،، کیسا گفٹ عالی۔۔۔؟؟

وہ میں خود لوں گا وہ اسکے کان میں گویا سرگوشی کرتا بولا وہ جھینپ گئی عالیان نے اسکی کان کی لو کو اپنے لبوں میں لیا۔۔۔

ع،،،،، عالی۔۔۔!!!

جی جانِ عالی۔۔۔!!

ہٹیں نا۔۔۔!!!

عالیان مسکرایا اور پیچھے ہوا۔۔

اچھا ادھر آؤ عالیان اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر کے کر آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔  
 اور خود اپنے بیگ سے ایک فائل لے کر آیا اور اسکے سامنے رکھی۔۔۔

یہ،،، یہ کیا ہے عالیان۔۔۔!!!

تمہارا گفٹ میری جان۔۔۔!!!

مشانے وہ فائل پکڑی۔۔۔!!!

اور اسکے اوپر سے ربین اتارا۔۔۔

وہ پیپر کھولے تو وہ دھنگ رہ گئی۔۔۔

عجع،،، عالیان۔۔۔!!!!

وہ۔۔۔ چلا اٹھی۔۔۔

کیا ہوا میری جان۔۔۔

یہی،، یہ گھر میرے نام کک،، کیسے اور کیوں۔۔۔؟؟

میری جان تمہارے باپ کی آخری نشانی تمہارے نام میں چاہتا ہوں یہ گھر تمہارے بابا کی آخری نشانی  
تمہارے پاس بلکل محفوظ رہے۔۔۔

پر عالی میں اسکا کیا کروں گی۔۔۔

میری جان،،، یہ۔ تمہارے پاس محفوظ رہے گا،،، چاہے یوز میں ہو یا نا ہو۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔

دیکھو مشا تم بہت معصوم ہو مجھے پتہ ہے تمہیں اسکی ضرورت نہیں تھی اور نا ہی مجھے ہے،،، میرے پاس گھر ہے  
،، پیسہ ہے مجھے اللہ کا دیا سب ہے مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے نا مجھے انکی ضرورت ہے کہ صرف تمہارا ہے اور تم  
اپنے پاس رکھو،،، میں نہیں چاہتا کل کو یہ کسی غلط ہاتھ میں جائے اور وہ اسے بیچ کھائیں۔۔۔

کک،، کیا مطلب۔۔!!

یہ تو بابا کا ہے نا،، یہ کیوں کسی کے پاس جائے گا وہ معصومیت اور نا سمجھی سے بولی جبکہ عالیان مسکرایا تھا۔۔۔

میری جان،،، جب کوئی شخص اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے تو اسکی باقی کے کوئی بھی چیز یعنی سونا اور جائیداد یا کچھ بھی ہو وہ قانونی طور پر اس کے بہن بھائی جس جاتا ہے اور یہ عدالتی نظام ہی ہے اور تم جانتی ہو کہ تمہارے بابا کی صرف ایک بہن ہے یعنی تمہاری پھوپھی جو کہ تم جانتی ہو لالچ سے بھرپور اور انکا وہ لالچی بیٹا میں نہیں چاہتا کہ یہ سب انکے ہاتھ میں جائے اور تمہارے باپ کے آخری نشانی بھی چلی جائے اب یہ تمہارا ہے،،،، اود کامران انکل سے میں نے بہت پہلے اس بات کا ذکر کیا تھا ان نے مجھے سوچنا چاہا تھا یہ گھر مگر یہ گھر تمہارا ہے اس پر حق بھی تمہارا ہے یہ تمہارا ہو اعلیٰ نے اسکے ہاتھ میں فائل پکڑائی۔۔۔

اب تک اس کا۔ جو مرضی کرو اس پر کوئی اکیڈمی کھولو اور کچھ بھی کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔۔۔

مشا گہرا مسکرائی۔۔۔

تھینکیو عالیان۔۔۔!!!

وہ اسکے سینے سے لپٹی تھی پہلے بار محض پہلی بار آج وہ خود اسکے قریب آئی تھی۔

وہ کرنٹ کھا کر رہ گیا تھا،،، وہ اسکے وجود کی خوشبو سے مدہوش ہوا تھا وہ سٹل ہوا تھا اسکی کمر کے گرد بازو جھائل

کیے تھے اور خود میں زور سے بھینچا۔۔۔

آئی لو یو مشامیری جان۔۔۔!!!  
وہ اسکے سر پر بوسا دیتا بولا۔۔

آئی لو یو ٹو عالی۔۔۔!!!  
عالی گہرا مسکرایا۔۔

اچھا اب میں تمہیں اتنا اچھا گفٹ دیا اب تم بھی تو دو مجھے گفٹ۔۔۔!!!  
وہ کھینچ کر جھوم کر بولا تھا مگر اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔

کک،، کیسا گفٹ۔۔؟؟

سپیشل گفٹ۔۔۔!!!

کیسا گفٹ عالیان۔۔۔!!  
مشا کنفیوز ہوئی۔۔

بتاؤں۔۔۔؟؟

عالی نے کمر پر گر پ دے کر اسکے چہرے کے قریب آکر پوچھا وہ بو کھلائی تھی۔۔۔

کک،،، کیا۔۔۔؟؟

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے۔۔۔

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے۔۔۔

بے حد اور بے حساب آیا ہے۔۔۔!!!

عالیان نے اسکے کان کے قریب لب کر کے جان لیو اسرگوشی کی وہ بری طرح بو کھلائی۔۔۔

کک،،، کیا کہہ رہے ہیں آپ پاگل ہو گئے ہیں عالیان۔۔۔

ہٹیں پیچھے۔۔۔!!!

کیوں میری جان،،، وہ اسکے کان کے قریب ہی جھکا بولا تھا۔۔۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں نااااا،،، مجھے نہیں ہٹنا مجھے دور نہیں اور قریب آنا ہے۔۔۔

وہ کہتا اسکے کان کی کو کولبوں میں دبا گیا۔۔۔

مشا جھینپ سی گئی۔۔۔

عع،، عالی پلیرزنا۔۔۔!!!  
وہ گھبرائی ہوئی اٹکتی بولی تھی۔۔۔

کیا پلیرزنا۔۔۔!!!

مجھے تمہارے قریب آنا ہے،، تمہاری دھڑکنوں کو سننا ہے تمہیں محسوس کرنا ہے۔۔

وہ گھبرائی،، جب عالی اسکے چہرے پر پیار کی مہریں ثبت کرنے لگا تھا،، آخر میں ہونٹوں کو چھو کر اس نے اسکی جان نکالی جب کہ وہ خود کو سیراب کر رہا تھا کچھ دیر بعد وہ پیچھے ہوا اسے دیکھا۔۔

وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ ہونے لگی۔۔ اسنے سوچ کر حلق تر کیا۔۔ وہ آنکھیں جھپک کر رہ گئی جب اسنے اسکو کمر پر گرپ دے کر قریب سے قریب تر کیا کہ عالیان کی جھلسی ہوئی سانسیں اسکے چہرے پر پڑھ رہی تھیں

---

دونوں کی آنکھیں ٹکرائیں۔۔ اسکی آنکھوں میں بڑھتی خماری دیکھ کر وہ سٹپٹا کر نظریں جھکا گئیں۔۔ مگر اسی پل پھر اسے پھیلی ہوئی آنکھیں اٹھائیں جب وہ آہستہ سے آنکھیں اٹھائیں تو عالیان اس پر جھکا

"تم جانتی ہو کہ میں نے تمھیں پانے کی کتنی چاہ کی ہے،، جب پتہ چلا کہ تم فصیح اس بیغیرت کی منگیتر ہو میری راتیں وحشت زدہ ہونے لگی تھیں تمھیں پانے کی خواہش میں میں جھلس کر رہ گیا تھا اور اب تم جب پوری میری دسترس میں ہو میری ہو کر تو میں مکمل طور پر تمھیں اپنا بنانا چاہتا ہوں تمھیں اپنی محبت کی بارش میں بھگونانا چاہتا ہوں وہ بھاری لہجے میں کہتا اسکی کانپتی انگلیوں سے اپنی انگلیاں الجھانے لگا۔۔

اسنے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"اپنے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کیا ہے عالیان،، میرا دل صرف اپکا ہو کر رہ گیا ہے میں آپ سے عشق کی حد تک محبت کرنے لگی ہوں۔۔۔" وہ حیا بھری نگاہوں سے اسکے چوڑے سینے کو دیکھتی بولی جس پر سکس بیکس تھے جو اسے اسکے دل سے بغاوت کرنے پر مجبور کر رہے تھے وہ بے ساختہ ہو کر اسکے سینے کو اپنی انگلیوں



کے پوروں سے محسوس کرنے لگی جس پر عالی کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی اور اسے خود میں چھپایا،، مشا کے ہونٹ اسکے چھوڑے سینے سے ٹکرائے عالی کہ دھڑکن تیز ترین ہوئی تھیں۔۔

۔۔ عالی نے اسکی شفاف گردن سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اور اسکی گردن پر اپنا بھیگالمس چھوڑنے لگا تھا مشا اس میں چھپی گہری گہری سانسیں بھر رہی تھی جب اچانک اس سے دور ہوئی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں عشق کا ٹھٹھاے مارتا سمندر موجود تھا مشا اسکی آنکھوں میں کہی کھوسی گئی تھی جب عالی نے آج پھر اپنا پسندیدہ عمل دہرایا اسکے ہاتھ اپنی شیوپر رکھ کر رگڑا جبکہ مشا نے بے خودی کے عالم میں اوپر ہو کر اپنا گال اسکے شیو سے بھرے گال پر رگڑنا شروع کیا تھا عالی کو یہ میٹھا احساس بہت خوبصورت لگتا تھا عالی اس پر اپنی گرفت سخت کر گیا

--

مشا کا دل اسے باز رکھ رہا تھا۔۔ مگر جذبات نے ادھم مچایا ہوا تھا لیکن وہ دل کی سنتی اس سے دور ہوئی اور اپنی نظریں جھکا۔ گئی وہ اسکے معصوم چہرے کو دیکھنے لگا جہاں حیا کے تمام رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔

وہ چاہ کر بھی اس سے دور نا ہو سکی عالی ان نے انگلیوں کے پوروں پر اسکے رخسار کا سہلانا شروع کیا۔۔ وہ مسکرا کر چہرہ موڑ گئی۔۔

"یہ سب منظور ہے"

"یہ سب وہ شرمناک سوال دھرا گئی دل دھک دھک کرتا باہر آنے کو تیار تھا۔۔

No counter question please...!!

Just answer or practical...!!!

وہ شرارت سے کہتا آنکھ ونک کر گیا وہ شدید قسم کا بوکھلا گئے۔۔ جب عالی نے اسے دوبارہ کمر سے اپنے قریب کیا اور اسکے چہرے پر نئے سرے سے جھکا رفتہ بہ رفتہ اسکی فرار کی راہیں تنگ ہوتی جا رہی تھیں، اور مشاکی دھڑکنیں بڑھتی ہی جا رہی تھیں کہ اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

"ابھی سے بس ہوگی میری جان میرا۔ جنون میرا عشق سہنے پر جائے پوری رات کہاں جاؤ گی۔۔" وہ مدہوش ہوتا گویا سراٹھا کر بولا اور اسے دیکھا۔۔

"عالیان نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ اسکے تیور دیکھ کر ایک دم سے رونے لگی۔۔

کس سے میری جان۔۔؟؟

مجھ سے۔۔؟؟

نہیں۔۔!!

پھر۔۔؟؟

عالیان نہیں مجھے اس سب سے ڈر لگ رہا ہے پلیزز۔۔!!

"جان جاں!" اسنے محبت بھری سرگوشی کی۔۔ وہ بھیگی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔ "کیا ہوا؟" وہ محبت سے پوچھنے لگا۔۔

اپ پلینز چھوڑ دیں مجھے۔۔۔!!! وہ رو دینے کو ہوئی تھی عالیان نے مسکراتے اسے خود میں بھی بیچا۔۔  
 عالی اسکی کمر میں بازو حائل کر اسکے قریب کھینچ لیا۔۔ اس نے گھبرا کر چہرہ ہاتھوں میں چھپایا۔۔  
 عالیان نے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا اسکے گردن پر اپنے مونچھوں کے عنابی لب رگڑے وہ زور سے کھکھلائی تھیں۔۔

گد گدی ہوتی ہے عالی۔۔۔!!

محسوس کرو میری جان،، بہت حسین ہے یہ۔۔۔!!! مشا اسکی سرگوشی پر آنکھیں می۔ کر رہ گئی اور اسکا لمس محسوس کرنے لگی۔۔

مشا کو اسے تب سے محبت تھی جب اسنے پہلی دفعہ اسے فصی سے بچایا اور اس پر پورے حق سے کہا تھا کہ وہ اسکی ہے وہ اس پر ہر حق رکھتا ہے اور یہ حق وہ با وضو ہو کر باقاعدہ کامران صاحب سے لے گا۔۔  
 اسکے لمس لمس میں چاہت تھی۔۔ شدت تھی۔۔ محبت تھی۔۔۔۔

میری محبت کو امر کر دیا تم نے مشا محسوس کرو مجھ کو۔۔ رات کے اندھیرے میں جگنوؤں کا رقص ہوا تھا دو پیار کرنے والوں کا ملن ہوا تھا

ادائیں حشر جگائیں، وہ اتنا دلکش ہے

خیال حرف نہ پائیں، وہ اتنا دلکش ہے

بہشتی غنچوں سے گوندا گیا صراحی بدن  
گلاب خوشبو چرائیں، وہ اتنا دلکش ہے

بنا کے خوش ہو اتنا کہ آپ لیتا ہے  
خدا خود اپنی بلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

قدم ارم میں دھرے، خوش قدم تو حور و غلام  
چراغ گھی کے جلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

دہکتا جسم ہے آتش پرستی کی دعوت  
بدن سے شمع جلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

کڑکتی بجلیاں جب جسم بن کے رقص کریں  
تو مور سر کو ہلائیں، وہ اتنا دلکش ہے

حسین پریاں چلیں ساتھ کر کے "سترہ" سنگھار  
اسے نظر سے بچائیں، وہ اتناد لکش ہے

وہ پنکھڑی پہ اگر چلتے چلتے تھک جائے  
تو پریاں پیر دبائیں، وہ اتناد لکش ہے

اداس غنچوں نے جاں کی امان پا کے کہا  
یہ لب سے تتلی اڑائیں، وہ اتناد لکش ہے

کمر کو کس کے دوپٹے سے جب چڑھائے پینگ  
دلوں میں زلزلے آئیں، وہ اتناد لکش ہے

وہ آبشار میں بند قبا کو کھولے اگر  
تو جھرنے پیاس بجھائیں، وہ اتناد لکش ہے

وہ چومے خشک لبوں سے جو شبنم گل کو  
تو پھول پیاس بجھائیں، وہ اتنا دلکش ہے  
عشق میں فنا

از قلم: نینا شاہ۔۔۔!!!

Episode 41

Don't copy paste with out my permission\_\_\_\_\_

اس ناول کے تمام جملہ حقوق نینا شاہ ناولز کے پاس محفوظ ہیں کاپی کرنے یا پی ڈی ایف بنانے والے کے خلاف  
سخت کارروائی کی جائے گی۔۔۔۔۔

ہم ترے عشق پہ مغرور نہ ہو جائیں کہیں  
اس قدر پاس نہ آدور نہ ہو جائیں کہیں

ہمیں آئینہ بنالے کہ یہ ساحر آنکھیں

اپنے ہی سحر سے مسحور نہ ہو جائیں کہیں

سینہ تابوت نہ بن جائے کسی بلبلی کا  
خوشبوئیں باغ کی کافور نہ ہو جائیں کہیں

مت ہنسا اس قدر اے نوبتِ حالات ہمیں  
جو فقط زخم ہیں ناسور نہ ہو جائیں کہیں

دھڑکنیں کیا ہیں بس اک راکھ میں لرزش سی ہے  
پھر وہی جلوے سر طور نہ ہو جائیں کہیں

جگنوؤں کو تو بٹھا لیتی ہے آنکھوں پہ ہوا  
دیے ڈرتے ہیں کہ بے نور نہ ہو جائیں کہیں

ذرے ذرے میں تو وہ خود ہے مکیں ورنہ ہم  
چھپ نہ جائیں کہیں مفرورنہ ہو جائیں کہیں

آزمائش میں نہ ڈال اپنے لبوں کو مت بول  
فرقتیں بھی ہمیں منظور نہ ہو جائیں کہیں

ہم تو عاشق ہیں ہمارا تو چلو کام سہی  
سجدے اس شہر کا دستور نہ ہو جائیں کہیں

آپ کے عشق میں ہم ہو تو گئے آپ ہی آپ  
آپ کے نام سے مشہور نہ ہو جائیں کہیں

عشق کو حضرتِ راحیل سمجھتے تو ہیں جبر  
قبلہ و کعبہ بھی مجبور نہ ہو جائیں کہیں

صبح صبح عالی کی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں اپنی پیاری سے بیوی کو سوتا پایا،،، کل رات کا۔ منظر آنکھوں کے سامنے  
لہرایا تو وہ گہرا مسکرایا تھا جیسی سر جھکا کر پیاری سے بیوی کو دیکھا اسکے صبح چہرے پر آتی بالوں کی آوارہ لٹ کو  
کان کے پیچھے سکیر اور ماتھے پر پیار سے لب رکھے۔۔۔



اج اس نے مشاکو۔ پالیا وہ مکمل طور پر اسکی تھی اسکی دسترس میں صرف اسکی ہو کر۔۔۔

I got u I got everything...!!!

عالی نے مشاکے کان میں سرگوشی کی اور کان کی لولبوں سے کاٹا۔۔۔

یہ مشو۔۔۔!!!

گیٹ اپ۔۔!!

ہری آپ۔۔۔!!!

ممنم۔۔۔!!!

اچھانا سونے دیں۔۔۔



نہیں میں بھول گیا ہوں،،، مجھے بتاؤ رات کیا ہوا تھا کیا کیا میں نے کچھ کیا کیا تمہارے ساتھ۔۔۔

عالیان۔۔۔!!!

وہ شدید اونچا چلائی تھی جبکہ وہ ہنس دیا اور اسے اپنے حصار میں لے کر اسے اپنے سینے پر گرایا۔۔۔

میری جان۔۔۔!!!

میری مشا۔۔۔!!!

حکم کرو میری زندگی۔۔۔

مشانے بوجھل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو بلاکا۔ ہینڈ سم تھا اسکا محرم وہ گندا سا کیوٹ سا فیس بنائے اسکے سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔

سونے دیں،،، پیار سے معصومیت سے التجا کی گئی،،، جب کہ وہ مسکرایا۔۔۔

سوئی تو ہو۔ میری جان،،، اور کتنا سو گئی وہ اسکے لمبے گھنے سلکی بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتا بولا،،، اور اسکے بالوں میں۔ اپنا چہرہ چھپایا عالیان نے اسکے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتاری،،، اور اسکی گردن پر لب رکھے وہ اسے رات والے موڈ میں آتے دیکھ بوکھلائی تھی۔۔۔

کلک،، کیا ہے۔۔۔؟؟؟

پپ،،، پیار ہے وہ بھی اسکی طرح اٹک کر بولا تھا۔۔۔

عالی۔۔۔!!!

جان عالی۔۔۔

عالیان چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟؟

وہ اسکے گال پر لب رکھتا بولا عالیان نے اپنے لب اسکے گال پر رگڑے وہ جھنپی تھیں۔۔

عالی لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔؟؟

کہاں سے میری جان۔۔!!!

ععا، عالیان،،، پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔!!!

عالیان نے اس کے پیارے سے خوبصورت چہرے کا طواف کیا اور ایک ایک نقش کو لبوں سے چھوتا اس پر سے ہٹا،، وہ بدک کر بیڈ سے اتری۔۔

لو میری جان،،، چھوڑ دیا تمہیں معاف کیا۔۔۔!!!

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

رات کو بے شرمی کا دوبارہ مظاہرہ کر کے ایک اور سین تمہاری خدمت میں پیش کروں گا۔۔۔

مشاکو کہیں چھپنے کی جگہ نامی جی پی ٹیچ کر وہاں سے جانے لگی جب عالیان نے ہانک لگائی۔۔

ویسے ڈارلنگ تم میری شرٹ میں اور زیادہ خوبصورت لگتی ہو

اپنی زبان کو لگام دے کر اس بے باک منہ کو بند رکھیں وہ اونچا چلاتی واش روم میں بند ہوئی تھی جب وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ سفید شلوار قمیض پہنے اوپر لال ڈوپٹہ لیے واپس آئی جبکہ عالیان دوسرے روم کے واش روم میں فریش ہوتا سفید شلوار قمیض میں واپس آیا۔۔

عالی اسے دیکھ کر مسکرایا،، سفیر شلوار قمیض میں کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی وہ،، عالیان نے مسکرا کر اسکے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور اسے باہوں کے حصار میں کیا۔۔

مشانے اسے دیکھا۔۔!!

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں عالی۔۔۔!!

یہی کہ میری زندگی کتنی خوبصورت ہے نا۔۔۔!!!  
وہ مسکرا کر بولا جبکہ وہ گہرا مسکرائی۔۔

مکھن لگانا کوئی آپ سے سیکھے۔۔۔!!!  
عالی نے جان کر اسکے گرد اپنی گرفت سخت کی۔۔

تمہیں لگتا ہے میں مکھن لگاتا ہوں۔۔۔  
وہ اسے گھورتا پوچھنے لگا۔۔

تو اور کیا کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟  
مشانے دانتوں تلے لب دبایا۔۔  
وہ رات کو بتایا تھا نا اج رات بھی آنا میں بتاؤں گا۔۔

میں آپکے پاس نہیں آؤں گی ماما پاس سو جاؤں گی۔۔

میں اٹھلاؤں گا میری جان۔۔۔!!!

اچھا بس چلیں نیچے چلتے ہیں سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔

شیور چلو میری جان۔۔۔!!

وہ اسکا ڈوپٹہ اٹھا کر اسکے سامنے آیا اور اسکے سر پر اڑایا۔۔

مشا مسکرائی اور اسکے ہاتھ میں ہاتھ تھما کر نیچے کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ اسے لیے نیچے آیا، جہاں سب ناشتے کے ٹیبل پر انہیں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

وہ لوگ چلتے نیچے آئے جہاں سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے، سوائے احان کے۔۔۔

السلام علیکم ماما

السلام علیکم ڈیڈ۔۔!!

واعلیکم السلام۔۔!!



آؤ بیٹھو امنہ نے انہیں بیٹھنے کا کہا اور مسکرا کر مشا کو دیکھا اور اسے پیار کیا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی میری بیٹی۔۔۔!!

تھینکیو ماما۔۔۔!!!

احان کدھر ہے،،، وہ سو کر نہیں اٹھا ابھی تک۔۔۔!!!

احد صاحب نے عالیان اور شایان کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں ڈیڈ وہ کہاں ہے کل سے نہیں دیکھا اسے میں نے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!!

وہ کہاں گیا۔۔۔؟؟

نہیں معلوم۔۔۔!!

اففف۔۔۔!!!

آمنہ یہ کیا بچے ہیں تمہیں ہوش ہے کہ نہیں انکی۔۔۔

ریلیکس احد وہ کہاں جاسکتا ہے،،، یونیورسٹی گیا ہو گا اا افاٹنلز چل رہے ہیں ریلیکس۔۔۔

جی ڈیڈ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔

ہممم،، اور تم شایان کیا بنا تمہارے کام کا،،، کب تک یونہی سوگ منانے کا پروگرام ہے بس کرو بیٹا زندگی اونچ  
تیج کا نام ہے،،، ایک نہیں بہت دھوکے ملتے ہیں بیٹا،،، آگے بڑھو۔۔۔

جی ڈیڈ،، میں ٹھیک ہوں،، میں کل پیرس جا رہا ہوں کچھ بزنس ڈیلز ہیں اور کچھ دیر خود کو تھوڑا دور رکھنا چاہتا  
ہوں،،، جلد کام کی طرف آؤں گا۔۔۔

پر کیوں اتنی دور کیوں شایان،،، آمنہ بیگم روہانسی ہوئیں۔۔۔

جانے دو آمنہ،، میں ہوں نا،،، اور ویسے بھی سپیس دو بچوں کو،، کچھ بیٹر ہو گا جلدی آئے گا۔۔۔

انشا اللہ امام جلدی آؤں گا میری جان 15 سے 20 دن کے اندر اس سے زیادہ ٹائم نہیں لگاؤں گا۔

آر یو شیور شایان۔۔۔!!!

جی پیاری ماما ڈونٹ وری وہ پھسکی مسکراہٹ مسکرایا جبکہ آمنہ نے دکھ سے اپنے سب سے لاڈلے بیٹے کو دیکھ کر  
ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں رابع تمہاری شادی کر دوں کب تک تمہیں گھر میں یونہی رکھوں عمر ہو رہی ہے تمہاری  
ناشتہ کے ٹیبل پر بیٹھی کنول کے شوشے نے رابع کو گڑ بڑانے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

کیوں ماما اتنا جلدی کیا ہے بوجھ لگنے لگی ہوں کیا وہ بریڈ پر جیم لگاتے بولی۔۔۔

ہٹ پگھلی،،، تم تو میری جان ہو میری کل کائنات،،، میرا بچہ کیوں لگو گی تم مجھے بوجھ۔۔۔

تو شادی کی جلدی کیا ہے کر لیں گے تھوڑا عرصہ جا ب تو کرنے دیں۔۔۔

کتنی جا ب کرو گی راج میری جان،، اب تو تمہارا ایم بی بی ایس بھی ہو گیا،، ڈاکٹر کی ڈگری ہے اور تو اور ڈاکٹر بھی ہو،، اور جس گھر کا میں سوچتی ہوں وہاں تمہیں آگے جا ب کرنے سے کوئی نہیں رکے گا خود تمہارا شوہر بھی نہیں۔۔۔

اہاں۔۔!!!

لڑکا بھی دیکھ لیا اور مجھے بتایا بھی نہیں ماما۔۔

ابھی تو بس دیکھا ہے کونسی بات چلائی ہے میری جان دلی خواہش ہے اس گھر میں تمہارا رشتہ کو تم صد خوش باش رہو گی۔۔۔

اور کون ہے وہ۔۔۔؟؟؟

شایان،، شایان قریشی۔۔!!!

راج ٹوسٹ کھاتی اچانک سے بو کھلائی تھی۔۔

نن،، نہیں ماما پلیز میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا کبھی بھی آپ پلیز اس بات کو ذہن سے نکال دیں۔۔۔

ایسے کیسے نکال دوں چپ کر کے بیٹھواتنا اچھا پڑھا لکھا لڑکا ہے باہر کی انٹرنیشنل ڈگری ہے،،، کتنا اچھا گھر ہے  
کیا برائی ہے۔۔۔

ماما پلیز مجھے لگتا وہ کسی اور سے پیار کرتے ہیں میرا انکا میچ نہیں وہ عجیب سے طبیعت کے لوگ ہیں۔۔۔

شٹ اپ راج۔۔۔!!!

کنول نے آج پہلی مرتبہ راج کو ڈانٹا وہ سر جھکا گئی۔۔۔

اتنی اچھی فیملی ہے میں آمنہ کو بچپن سے جانتی ہوں،،، بکو اس بندر کھو میں آمنہ سے بات کروں گی بہت اچھی  
فیملی ہے وہ۔۔۔

ماما اسکی لائف میں کوئی اوجیر ہے وہ ہاسپٹل میں کسی کو ڈھونڈنے آتا ہے وہ روانہ آتے ہیں وہاں اس لڑکی کی ماں سے ملنے وہ ساری بات کنول کے بتاتی چلی گئی کنول حیران رہ گئی۔۔

ایسے ہوتا تو آمنہ ضرور بتاتی مجھے راجع،، اور اگر وہ کسی عورت سے ملنے سے تو وہ لڑکی کہاں ہے،، تم نے ہی تو کہا کہ شاید وہ دھوکا کر گئی ہے۔۔۔

ہاں،، تو ماما میں کیوں ایسی لڑکے سے شادی کروں جس کی لائف میں الریڈی کوئی ہو،، یا وہ کسی کے عشق میں مکمل گرفتار۔۔۔

شٹ اپ راجع۔۔۔!!!

کسی دھوکے باز کے عشق میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا،، اور جب ایک پیاری تم جیسی محرم لائف میں اجائے تو انسان پیچھلے سارے غم بھول جاتا ہے میری جان،، اگر کسی ٹوٹے ہوئے دل کا مرحم پٹی تم کرو گی تو وہ ضرور تمہاری طرف راغب ہو گا نکاح میں تو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب رنجشیں مٹا دیتا ہے محبت میں گرفتار کر لیتا ہے میری بات مانو اور ایک دفعہ میرے فیصلے کا مان رکھ کو پلینرز۔۔۔

راجع نے ماں کو دیکھا ماں کی آنکھوں میں باتوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔

ٹھیک ہے ماما جیسا آپ چاہیں آپ بات کر کے دیکھ لیں۔۔

سچ،، میری پیاری بیٹی مجھے یقین تھا تم میری بات نہیں ٹالو گی،، آئی لو یو۔۔

آئی کو یو مور ماما، آپکی خوشی بہت عزیز ہے مجھے۔۔۔

میرا بچہ،، کنول نے اسے خود سے لگایا اور امنہ سے بات کرنے کی ٹھانی وہ آج ہی آمنہ سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔

آج ایک مہینہ ہو چلا تھا یونیورسٹی کے امتحان بھی ختم ہو چکے تھے سعیر بہت پہلے ہی زرش کو انکی زندگی میں آنے والی حسین خوشی کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر پھر سوچھا وقت دیکھ کر امتحانات کے بعد سب بتائے گا،، اور سب گھر والوں کے ساتھ مل کر یہ خوشی بانٹے گیں،، آفیشلی اناؤنس بھی تب ہی کرے گا۔۔۔

آج شام کا وقت جب سعیر گھر آفیس سے گھر لوٹا تھا سعیر نے ایان کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا اب اسے بھائی کے ساتھ مل کر کام سنبھالنا تھا جیسی آج آفس گیا تھا اب شام ہونے کو تھی جب زرش کمرے میں بیٹھی تھی مہینے سے طبیعت شدید بو جھل لگتی تھی وو مٹز کا ہونا، سر چکرانا، پیٹ میں کمر میں درد، مگر سعیر اسے نوڈ پوائزنگ کا کہہ کر ٹال دیتا تھا آج تو حد ہی ہو گئی صبح سویرے اٹھتے ہی زرش نے اسے کہا کہ میرے پیٹ کے پہلو میں شدید درد اٹھ رہا ہے تو کہنے لگا جان کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے یہ ناشتہ کرو اس میڈیسن لو، زرش نے لاکھ پوچھا یہ کس چیز کی میڈیسن ہیں کیوں لے رہی ہے، تو زد کرنے پر ایک عجیب بیماری کا انکشاف کروا گیا اسے جو بیچاری زر کو چھوی تک نہیں تھی، اس کے پوچھنے پر کہنے لگا، زرش میری جان، تمہیں کڈنی پر اہلم ہے اور کچھ نہیں زرش کا یہ سن کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا، وہ رونے لگی جب سعیر سہی معنی میں بو کھلایا۔۔۔

زرش میری جان رو نہیں ہم تمہارا علاج کروا رہے ہیں، یہ ابھی سٹارٹ ان میڈیسن سے وو مٹز آنے سے ٹھیک ہو جائے گا، بس کچھ مہینے تم ٹھیک ہو جاو گی آئی سویر تم بالکل ٹھیک ہو جاو گی۔۔۔

میں ٹھیک ہو جاو گی ناسعیر۔۔۔!!!



اللہ کی قسم زر، تمھاری قسم تم ٹھیک ہو جاو گی،،، ٹینشن نالو اپنی پاگلوں والی اور بچگانہ حرکت پر اسے شدید ہنسی بھی آئی مگر مشکل سے کنٹرول کیا جبھی زر نے اچانک نیا شو شا چھوڑ دیا۔۔

مجھے لیڈی ڈاکٹر کے جانا ہے سعیر۔۔۔

ہاں،،، ہاں کلک،،، کیوں اب کی بار وہ اچھا خاصہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔

وہ میں نے چیک اپ کروا ہے،،، بس ہر ایک بات بتانا ضروری نہیں مجھے جانا ہے۔۔۔

ارے لیکن کیوں جانا مجھے بتانا کیوں ضروری نہیں ہے تم بتاؤ تو میں لے جاؤں گا لیکن تمہیں۔۔۔ ہو کیا ہے۔۔۔ وہ۔ اسکا چہرہ تھا متا پیار سے پوچھنے لگا۔۔

زرش نے اسکو معصوم سی شکل بنائے دیکھا اب وہ اسے کیا بتاتی وہ ایک مہینے سے خود میں کیا چینجنگز دیکھ رہی ہے،،، الگ الگ بدلاؤ۔۔

کیا بتاؤ میری جان،،، کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ نا۔۔۔

کک،، کیا بتاؤں میں،،، بس کچھ پر اہلم ہے ایک منتھ سے زیادہ ہو گیا،، مجھے جانا ہے،، وہ بو کھلائی سے بولی سعیر کوفٹ سے اسکی بات کی گہرائی سمجھ میں آئی تھی جیہی اپنی ہنسی کنٹرول کرتا زور سے دانتوں تلے لب دبا گیا۔۔

نتت،،، تو کیا ہوا ہو جاتا ہے،،، اٹس اوکے۔۔۔

سعیر۔۔۔۔!!!!

وہ بو کھلا کر چلائی تھی۔۔۔

پچھے ہوں آپ اپائنٹمنٹ لیس جلدی۔۔

اوکے میری جان۔۔۔!!!

خاموش بلکل اب،، تم فکرنا کرو میں آتے ہوئے پتہ کروں گا اپائنٹمنٹ ملا تو میں ضرور کے آؤں گا اوکے تب تک اپنا خیال رکھنا وہ اسکا ماتھا چومتا باہر چلا گیا لیکن زرش کو اب بھی ہلکا ہلکا درد تھا شاید اچھلتی کودتی رہتی تھی جیہی درد نکل آیا تھا، اب بھی وہ اس سب سوچوں میں گم تھی جب وہ افلاطون کمرے میں آیا۔۔۔

اسے کھویا پا کر وہ لب دبا کر اگے آیا اور ہاتھوں کے پیچھے چھپائے بیگز کولا کر ٹیبل پر رکھا اور اسکے پیچھے جا کر اسکے وجود کو بازوؤں کے گھیرے میں لیا وہ ایک دم ڈر کر اچھلی۔۔۔

ریلیکس،،، میرے علاؤہ کسی کو حق نہیں ہے میری جان تمہیں ہاتھ لگانے کا اور اس کمرے میں کسی کو آنے کا حق بھی نہیں ہے،،، میں ہوں تمہارا شوہر۔۔۔۔

آگے آپ،،، وہ مسکرا کر بولی سعیر نے اسکے گال سے۔ گال مس کیا تھا۔۔۔

بلکل تمہارے وجود کی مہک مجھے بلائے اور میں آؤں نا اا پوسیبیل۔۔۔!!!  
وہ مدہوش ہوتا گویا اسکی پیچھلے گلے پر لب رکھتے بولا وہ بوکھلائی تھی۔۔۔

سسسعیر۔۔۔!!!

جی میری جان۔۔۔!!!

آپ نے اپائنٹمنٹ لیا۔۔

تم سے ملنے کو مجھے اپائنٹمنٹ لینا پڑے گا کیا اب۔۔۔؟؟؟  
تمہیں چھونے تمہیں پکارنے کا حق ہے مجھے میں کیوں اپائنٹمنٹ لوں۔۔

اففف یہ بندہ۔۔۔!!!  
زرش نے سرپیٹا وہ مسکرایا۔۔۔

میرا ڈاکٹر کا اپائنٹمنٹ۔۔۔!!!  
وہ چلائی جبکہ سعیر نے گنداسا منہ بنایا،،، کس منحوس کا نام لیا ہے میری جان،۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔!!!

نہیں۔۔۔!!!  
ڈاکٹر نہیں ملی۔۔۔!!

سفید جھوٹ بولا گیا۔۔۔

جھوٹے۔۔!!!

اچھا چھوڑو نا پہلے ادھر آؤ میری بات سنو۔۔!!!

سنائیں۔۔!!!

ادھر آئیں سعیر نے اسے سیدھا کر کے بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھا اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور پیار سے محبت کی مہر ماتھے پر ثبت کی۔۔  
وہ بھی مسکرائی تھی۔۔

اچھا بتائیں نا کیا سنانا ہے مجھے آپ نے۔۔؟؟؟

تمہارے لیے میرے پاس سر پر انز ہے میری جان ایسا سر پر انز کہ شاید تمہارے دیے ہوئے سر پر انز کے آگے وہ بہت چھوٹا ہو،،، اسکی ویلیو بھی نا ہو مگر میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تمہارے ساتھ اس طرح کھل کر پیار سے منانا چاہتا ہوں ان پلوں کو محسوس کرنا چاہتا ہوں اس خوشی کو دوبالا کرنا چاہتا ہوں،، ویسے تو اس

خوشی کو آج ایک مہینہ ہو چلا ایک اس خوشی کو اکیلے محسوس کرنے کا وہ مزہ نہیں جو اکٹھے اور میں ویسے تو بہت دھوم دھام سے کرنا چاہتا تھا مگر گھر کے حالات اور باقی سب مصروفیات کے مد نظر رکھتے ہوئے اسی طرح چھوٹی سی خوشی سہی۔۔۔

زرش نے نا۔۔۔ سمجھی سے اسے دیکھا،،، کونسی خوشی کیسی خوشی کیا پہلیاں بجھائے جا رہے ہیں کھل کر بولیں ناسعیر۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔

اچھا یہاں بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔

وہ اٹھ کر اس چھوٹے سے ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں وہ اتنے زیادہ شاپنگ بیگز رکھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ پورا ٹیبل اٹھا کر اس تک آیا زرش اب بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔!?!

اشششش خاموش۔۔۔!!!

بتا رہا ہوں،،، سعیر بلکل اسکے سامنے آ کر بیٹھا اور ان بیگنز سے وہ سب چیزیں نکالنے لگا،، ایک بیگ میں ایک بڑا سا ڈبہ نکال کر سامنے رکھا جا میں کیک تھا،، اور پھر چاروں طرف کینڈل لائٹس جلائیں،، زرش نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی آج تو کوئی اوینٹ نہیں تھا نا کوئی اینورسری پھر کیا سو جھی تھی اسے سعیر نے اسے آنکھیں بند کرنے کا کہا،، اپنی آنکھیں بند کرو میری جان۔۔۔!!!

لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

کرونا۔۔۔!!!

اوکے فائن،، زرش نے آنکھیں بند کیں سعیر گہرا مسکرایا اور اسکا گال چومتا وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔ تمام رومز لائٹس آف کیں اور کمرے میں ہر جگہ ڈریسنگ ٹیبل سائڈ ٹیبل اور بیڈ کے ارد گرد کینڈل لائٹس جلا دیں،، کمرے میں خود ہی کافی زیادہ پھول کی پیتیاں گرائی تھیں۔۔۔

میں آنکھیں کھول لوں سعیر۔۔۔؟؟

معصومیت سے سوال پوچھا گیا۔۔۔

نوا بھی نہیں جب میں کہوں تب۔۔۔!!!

سعیر نے وہ ٹیبل پھولوں کے پتیوں کے اوپر لا کر درمیان میں رکھا اور اس کیک کو ڈبے سے باہر نکالا تھا،،، ساتھ ہی اسکے ایک پیار سا ٹیڈی بئیر رکھا گیا تھا،،، اور اسکے ساتھ بے بسی کی پیاری سے فریم کردہ تصویریں اور بلونز جو نیچے زمین پر پڑے تھے۔۔۔

سعیر سب سیٹ کرتا اسکے پاس آیا اور اسے پیار سے حصار میں لیا اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے اتاریں اور اسے کھڑا کرنے میں مدد دی۔۔

یہی،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

اشششش،،، جسٹ سٹینڈ آپ،،، اور میرے ساتھ آؤ۔۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے۔۔۔

چپ تو کرو،،، ادھر ہی ہو اور میں ہوں نا تمہارے ساتھ سو کیپ کوائٹ۔۔۔!!





پر خیز کر رہی تھی۔،، زرش نے حیرت سے منہ کھولے زمین اور کمرے کو دیکھا اور پھر سامنے پڑے اس کیک کو  
،،، جس پر چاکلیٹ کیک پر پیار اساکریم سے لکھا گیا تھا۔۔۔

“Hey my mom let’s welcome your little champ or princess in your world”.

زرش نے غور سے کیک کو دیکھا اور اس پر لکھا وہ جملہ اور فوراً سے سعیر کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

مممم،،، مام۔۔۔!!!

یہ کیا۔۔۔؟؟؟

مطلب یہ سب مزاق ہے نا۔۔۔

زرش کو سب خواب سا لگا تھا اور آنکھیں فوراً سے پہلے پانی سے لبالب بھری تھیں جبکہ سامنے والے نے بھیگی  
پلکوں سمیت مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

نہیں میری جان،،،، اٹس ٹرو،،، ہنڈرڈ پر سنٹ ٹرو،،، یہ سچ ہے ہماری اتنی خوبصورت زندگی کی اور حسین بنانے  
کے لیے ہماری چھوٹی سی دنیا میں یہ چیمپ یا میری پیاری سی پرنسز آرہی ہے۔۔۔

زرش نے اسے دیکھا اور بے ساختہ اس میں چھپی تھی۔۔۔

Saerrrrrrr....!!!!!!

It's tooooooo much precious and world best surprise for me how  
could u say that it have no valuw ...!!!

(سعیر یہ میری زندگی کا سب سے خاص بہت قیمتی تحفہ ہے آپ کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی ویلیو نہیں ہے)۔۔۔  
میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ ایک مہینے سے زیادہ،،، تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں میری جان،،، میں تمہیں بہت حسین انداز میں بتانا چاہتا تھا،،، اور وقت کی زیادتی اور حالات کے باعث  
نہیں۔ بتا سکا،،، اور تم خوش ہو۔۔۔

خوش میں بہت خوش ہوں سعیر،،، ایم ریلی ویری پیپی۔۔۔!!!

ہمارا بے بی آئے گا سعیر ہم دونوں کا بے بی۔۔۔

جی میری جان ہمارا بے بی ہم دونوں کا بے بی۔۔۔!!!

وہ اسے گلے سے لگائے جذب کے عالم میں بولا جب کہ ایک اتا ولا خوشی کا آنسو زرش کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔۔۔

سعیر نے اسے بہت آرام سے خود سے الگ کیا اور اسکے آنکھوں کو صاف کیے،، نومور ٹیر ز میری جان۔۔۔!!!  
کم۔ لیٹس کٹ دا ایک۔۔۔!!

زرش نے ہاں میں مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

دونوں نے مل کر کیک کاٹا سعیر نے پیار محبت سے خود اسے کھلایا جبکہ زرش نے اسے،، ایک دوسرے بیگز میں کچھ بے بی کے کپڑے اور پمپز تھے۔۔۔

زرش نے اس بیگ کو تھاما۔۔۔!!!

اس میں کیا ہے سعیر۔۔۔!!!

اس میں ہمارے آنے والے بے بی کے لیے کچھ چیزیں ہیں۔۔۔!!

زرش نے کھولا تو پاگل دیوانہ اپنے ہونے والے بچے کے لیے اتنے ڈھیر سارے کچھ بے بی گرل اور کچھ بے بی بوائز کے کپڑے لے آیا تھا، اور کچھ کھلونے جبکہ زرش نے سر پیٹا۔۔

یہ کیا کیا سعیرا بھی تو اتنے مہینے پڑے آپ پہلے ہی اٹھالائے یہ سب۔۔۔

کیا ہوا میری جان تمہیں پسند نہیں آیا کیا۔۔۔؟؟؟

نہیں پسند کی بات نہیں ہے یہ بہت پیارے ہیں سب مگر آپ کو کیا پتہ بیٹا ہے یا بیٹی۔۔۔؟؟

تو میں دونوں طرح کے لایا ہوں نا اا۔۔۔!!!

جو بھی ہو جائے۔۔۔

کچھ نہیں ہو سکتا آپکا۔۔۔!!

وہ نفی میں سر ہلاتی مسکرائی جبکہ وہ گہرا مسکرایا،، تمہارے آگے مجھے دکھتا کیا ہے میری جان،، وہ اسے مضبوط  
حصار میں لیتا بولا،، اور ساتھ والی کینڈل بجھائی۔۔۔

کلک،، یا چاہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

تمہیں ہی چاہ سکتا ہوں،، ایک تمہارے ہی چاہ ہے میری جان،، اور کیا چاہ سکتا ہوں میں وہ اسکے بالوں میں منہ  
دیے بولا جبکہ وہ بوکھلائی۔۔۔

دد،، دور ہوں۔۔۔!!!

اب تو میری جان کسی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے نا،، سعیر نے جان کر اسے چھیڑا وہ بڑی طرح گھبرائی  
۔۔۔

یوشٹ اپ پلیر زرز۔۔۔!!!

وہ۔ دانت پیس کر بولی اور خود کو چھڑوانے لگی وہ گرفت ٹائٹ کرے اسے باہوں میں بھر گیا،، اور اسے بیڈ پر لایا  
۔۔۔

نومیری جان آج گریزنا ممکن ہے مجھے نہیں ہونا پیچھے۔۔!!

اب یہ جو گفٹ اپنے مجھے ایک ماہ پہلے دیا تھا اس کا خرارج تو وصول کریں وہ اسکے پیٹ کو سہلانا بولا وہ خود میں سمٹی  
،، سعیر محبت سے اس پر جھکا،، اور اس کو اپنی محبت کی بارش میں بھیگوانے لگا تھا زرش نے لاکھ مزاحمت کی مگر وہ  
شخص اپنی منمائی پر اتر آیا تھا پھر ناچار زرش کو اپنا آپ اسکے حوالے کرنے پڑا۔۔

ایک مہینہ،، ایک مہینہ،، بہت ہی مشکل اور ڈر ڈر کر گزارا تھا عازنہ نے،، اسکی جان پر بنی رہتی تھی وہ مصطفیٰ  
جان کو آگیا تھا اسے کالز کرتا بلاتا رہتا،، جانے کیا چاہتا تھا وہ زرش کو لے جانا چاہتی تھی مگر کچھ بھی نہیں کر پا  
رہی تھی آج تو کم از کم اسے مصطفیٰ سے اسے ملنے جانا تھا ورنہ مصطفیٰ نے کہہ دیا تھا کہ وہ خود اسکے گھر آئے گا اس  
سے بات کرنے سب کے سامنے وہ یہ رزک نہیں لے سکتی تھی ہر گز نہیں،، اس سے پہلے وہ گھر آجائے اسے  
یہاں سے نکلنا تھا،، جی صبح صبح اٹھ کر۔ ایان کو آفس بھیجا جی فور اسے تیار ہوئی اور زرش کے پاس آئی تھی

---

زر،، کمرے کے باہر کھڑی ہو کر عائزہ نے دروازہ ناک کر کے اسے بلایا، زرش جو کہ ابھی کچھ دیر پہلے سعیر کے جانے کے بعد سوئی تھی سکی دروازہ بچنے پر آنکھ کھولی وہ اٹھ کر دروازے تک آئی اور عائزہ کو دیکھا۔

بھابی آپ،، باہر کیوں کھڑی ہیں اندر آجائیں۔۔!!

عائزہ نے اندر دیکھا اسے سعیر نظر نا آیا اسے شکر کیا۔۔۔

کیا ہو ابھابی یو وانٹ اپنی تھینگ۔۔۔؟؟؟

کسے ڈھونڈ رہی ہیں۔۔؟؟

ننن،، نہیں نہیں زر میری بات سنو تمہیں میری ایک مدد کرنی ہے زر میرے ساتھ کہیں چلنا ہے۔۔۔

ہائے اللہ مگر کہاں بھابی کہاں جانا ہے سعیر کو پتہ چل گیا میں گھر سے باہر نکلی وہ تو بہت غصہ ہونگے۔۔۔



نہیں زر پلینز تم منع مت کرنا،، مجھے تم سے انکار کہ امید نہیں میرا باہر جانا بہت ضروری ہے اور میری اس وقت تم ہی مدد کر سکتی ہو ہم دونوں ساتھ جائیں گے تو یقیناً کوئی کچھ نہیں کیے گا وہ۔ خود بیچاری اتنے دن کی تھکی ہاری آج رو دی،، زرش اسے دیکھ کر شدید بوکھلائی۔۔۔

بب، بھابی،، روئیں نہیں پلینز چپ ہو جائیں کیا بات ہے آپ پریشان ہے بھابی مجھے بتائیں میں اپنی کیا مدد کروں۔۔۔؟؟

زر عائرہ نے اسکے ہاتھ تھامے اور ہلک تر کیا زرنے ہاں میں سر ہلایا جیسے کہ رہی ہوں کہیں بھابی،، "بولیں زر کی جان" زرن رہی ہے،، اندر آئیں وہ پیار محبت سے اسے تھام کر اندر لے کر آئی۔۔۔

چلیں چپ ہوں،، عائرہ کو پانی دیا اور اسکی کمر سہلائی پانی پی کر عائرہ نے اسے دیکھا زرنے گلاس تھام کر سائیڈ پر رکھا۔۔۔

چلیں بتائیں کیا ہوا آپکو کوئی بات پریشان کر رہی ہے،، میں آپکی بہن ہوں نا مجھے بتائیں۔۔۔

زر کے پیار سے پوچھنے پر وہ پھر سے اس سے لپیٹ کر رودی،، وہ تھک چکی تھی،، وہ اتنے دن سے پریشان تھی  
 ،، بہت براحشر تھا دل کرتا تھا کہ وہ روئے،، اپنی بے بسی پر حالانکہ وہ غلط تھی وہ تو بے بس نہیں تھی اسے پھنسا یا  
 گیا تھا اور اسے یہی لگتا تھا شاید عرشہ یعنی فامیہ ہی اسے بلاتی ہے،، وہ کچھ کرنا چاہ رہی ہے جیھی وہ اکیلے جانے  
 کی غلطی ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی،، زر بری طرح ڈری تھی آخر وہ اس طرح کیوں رو رہی ہے،، زر کی خود  
 رونے والی حالت ہو گئی تھی۔۔۔

ادھر دیکھیں زرنے اسے خود سے الگ کیا اور اسے پیار سے سہلایا،، پہلے تو چپ کریں رونا بند کریں اور میری  
 بات مانیں مجھے اپنے اندر کا سب بتائیں مجھ پر ٹرسٹ کر کے۔۔۔

زر وہ عر،، عرشہ۔۔۔

عرشہ "بھابی" کس کا نام لے لیا ہے،، اب کیا ہوا، کچھ ہوا ہے ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔۔

زر وہ میری کلاس فیلو تھی اور اسکے ساتھ جب میں میٹرک میں تھی میرا ایک کلاس فیلو مجھے پسند کرتا تھا اس نے  
 مجھے پرپوز کیا مگر میرے دل میں بچپن سے اب تک صرف ایان کی محبت کا بیج تھا جو میں نے بویا تھا اور اب وہ  
 بیج اگ کر تناور درخت بن چکا ہے میں پاگلوں کی طرح ایان سے محبت کرتی ہوں زر،، دیوانوں کی طرح مجھے

عشق ہے ان سے، میں ان سے دور ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی میری محبت کی عمر بہت طویل ہے زر مگر وہ مصطفیٰ وہ میری زندگی سے بہت پہلے جاچکا تھا بلکہ وہ تھا ہی کہاں میں نے کبھی اسے شامل نہیں کیا وہ میرے پیچھے تھا یہاں تک اس نے میرے گھر رشتہ بھیجا تھا مگر میں نے انکار کر دیا پر زر یہ بات ایان کو نہیں معلوم۔ تھی اور انہیں ایک دن معلوم ہو گئی میں نے خود بتائی تھی مگر ساری بات یہاں تک کہ وہ میرے گھر آیا تھا یہ بات ایان کو جانے کہاں سے معلوم ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے تھے میں تو انکی ناراضگی بھی نہیں برداشت کر سکتی زر تم جانتی ہو مجھے انکی ناراضگی سے بہت ڈر لگتا ہے میری جان لے لیتی ہے وہ وہ روتی ہوئی ہچکیوں کے درمیان اسے ساری بات بتاتی چلی گئی زر کو شدید بے تحاشہ اس پر ترس آیا بے ساختہ اسے نے عازرہ کو گلے لگایا، اور سہلایا۔۔۔

آپ، فکر مت کریں، میں چلوں گی آپ کے ساتھ ابھی،، ابھی تو ان دونوں کو آفس میں آنے سے ٹائم ہے نا ہم ایک آخری دفعہ اس کمینے کی بات سن کر آجائیں گے اگر وہاں عرشہ ہوئی اسے بھی سنا کر آئیں گے میرا یقین کریں،، کسی کو نہیں پتہ چلے گا، کوئی پوچھے گا تو کہہ دیں گے کہ،، کہ میں بھابی کے ساتھ ڈاکٹر تک گئی تھی،، آپ مصطفیٰ کو سٹی ہاسپٹل کے قریب جو کیفے ہے وہاں بلائیں میں بس دو منٹ میں فریش ہو کر آئی او کے بھابی

او کے زر تھینکیو میری جان تھینکیو سوچ مجھے یقین تھا تم مجھے سمجھو گی آئی لو یو میں اسے چباتی ہوں۔۔۔

شیور بھابی وہ اسکا گال تھپتھاتی وہاں سے گئی تھی عازرہ نے لمبی سانس خارج کی یہ نہیں تھا کہ اب اسکا ڈر ختم ہو گیا تھا بلکل نہیں وہ زر کے ساتھ گھر سے جاتو رہی تھی لیکن باہر کسی نے دیکھ لیا تو وہ جھڑ جھڑی لے اٹھی،،، مطلب اگر باہر سعیر نے دیکھ لیا میں اپنے ساتھ زر کو اس بیچاری کا کیا تصور،،، ننن،،، نہیں میں اول فول کیوں سوچ رہی ہوں جو ہو گا اچھا ہی ہو گا انشاء اللہ،،، ایک دفعہ مل کر آکر قصہ تمام کرتی ہوں،،، اگر کچھ زیادہ بکو اس کرے گا تو عالیان،،، عالیان کو بلا لوں گی یہ کہہ کر کہ میرا بھائی ہے پھر وہ دیکھ لے گا وہ یہ سوچ کر وہاں سے اٹھی اور تیار ہونے بھاگی اب یہ تیاری وہاں جانے کی تھی یا شامت بلاوانے کی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

مہینہ،،، یہ تھا تو ایک مہینہ مگر شاید کسی کے لیے ایک سال کے برابر ہو گیا تھا ہر گھنٹہ،،، دو گھنٹے کے برابر لگتا تھا ہر منٹ گھنٹے کے مطابق لگتے تھے مہینہ جیسے صدیوں لمبہ ہو گیا تھا اس شخص کا ہوتا بھی کیوں نہیں اس نے نا اپنی ایہا کو دیکھا تھا نا ہی اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی صرف اس زد پر تھا کہ جب تک ایہا خود اس سے کوئی ٹیکٹ یا بات کرنے کی کوشش نہیں کرے گی وہ اس سے مخاطب نہیں ہو گا کبھی نہیں ایگزیمینز چل رہے تھے مگر احان نے جیسے تیسے کوئی جوڑ توڑ کر کے وہ ایگزیمینز آن لائن دینے کا۔ کہا،،، عالیان اسکی باتوں سے واقف تھا باپ کے سامنے جھوٹ بول دیا تھا مگر باقی ساری بات معلوم تھی وہ کہاں ہوتا ہے کہاں رہتا ہے،،، اسکے ان لائن ایگزیمینز کا بندوبست عالی اور سعیر نے مل کر کیا تھا سعیر اسکے لیے اور اپنی بہن کے لیے خاصہ پریشان تھا مگر واقع

بہتر تو یہی تھا کہ ان دونوں کو سپیس دینی چاہیے وہ بڑی ہو گئی ہے،،، شوہر ہے اسکا جیسے بہتر لگے وہ اپنے طریقے سے ہینڈل کریں اور کرنا بھی یہی چاہیے،،" چاہے ایک لڑکی آپکی بیٹی ہو یا بہن ہو جب وہ اپنے گھر کی ہو جائے یا پھر شوہر والی تو اسے سپیس دیں اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان کے مسئلے اسے خود ہینڈل کرنے دیں،، انہیں سپیس دیں،، یہ نہیں کہ آپ خود ٹانگ اڑا کر ان کے مسئلے سلجھانے لگے یقین جانیں اس سے ہمیشہ مسئلے بھریں گے ناکہ کم ہونگے بہتر یہی ہے آپ انہیں الگ چھوڑ دیں وہ اپنے طریقے سے مسئلہ سلجھالیں"۔۔۔۔

آج شاید آخری پیپر تھا جب وہ باہر آئی تھی آج بھی وہ ظالم کہیں نہیں دیکھا کیا اس نے پیپر نہیں دیے،، نو ایسپو سیبل ہو نہیں سکتا احان پیپر نادے،، تو وہ کہاں ہوتا ہے آتا بھی ہے کہ نہیں،، یا اتا بھی ہے تو اسے ملے بغیر شکل دیکھائے بغیر غائب ہو جاتا ہے،،، کچھ تو معلوم پڑے جبھی آج وہ افغان کے پاس آئی تھی جو احان کا دوست تھا۔۔

امم،، افغان بھائی انگلیاں چٹھا کر اسے آرام سے جھجکتے مخاطب کیا۔۔۔

افغان نے اسے دیکھا۔۔

جی بھابی کیا ہوا کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

جی میں ٹھیک ہوں،،، بھائی احان کا کچھ پتہ ان نے پیپر نہیں دیے کیا وہ دیکھتے نہیں۔۔۔

نہیں بھابی وہ ان لائن پیپر دے رہا ہے یونی نہیں آتا شاید کچھ پر اہلم۔ کی وجہ سے کیا آپکی بات نہیں ہوئی اس سے۔۔۔؟؟

نن،،، نہیں وہ میرا فون خراب ہے میری بات نہیں ہو پائی اوکے تھینکیو میں خود پوچھ لوں گی،،، ایہا نے بہانا گھڑا اور وہاں سے نکلی۔۔۔

مطلب کہ اتنا ظالم ہے وہ کہ اسکے قریب بھی نہیں بھٹکتا،،، ایہا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں پر فوراً سے در ایور کے ساتھ وہاں سے گھر کو نکلی تھی۔۔۔

وہاں جو کہ دور ہو کر بھی پل پل کہ خبر اس دشمن جان کی رکھتا تھا جب آتی ہے کب جاتی ہے کیا کرتی ہے،،،، کس کے ساتھ آتی جاتی ہے،،، اکثر تو ایک جھلک دیکھنے کے لیے یونیورسٹی بھی آیا کرتا تھا مگر آج آج پتہ نہیں کیوں،،، حالانکہ کلاس کے بیک دور سے آکر فیزکل پیپر بھی دیا تھا ایہا نے احان کو نہیں دیکھا احان نے ضرور نظر بھر کر اسے دیکھا پیپر تو ایک بہانہ تھا اصل تو اسے دیکھنے آیا تھا وہ جی بھرتے نہیں بھر رہا تھا آنکھوں کہ پیاس نہیں بجھ رہی تھی،،، جیسے وہ پیپر دیکھ کر اٹھی احان لین گرا کر نیچے جھک گیا وہ پیپر دے کر کلاس میں رکی نہیں

بلکہ چلی گئی اسی کے پیچھے بیک ڈور سے وہ بھی نکلا افغان سے ملا اور اسے یہی کہا کہ کسی کو بھی نابتائے وہ آیا ہے،، کسی مطلب کسی بھی نہیں،،، وہ کچھ کچھ افغان کو بتا چکا تھا۔۔۔

آج ایک الگ سی بے چینی اسے کھا رہی تھی جیسے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی اسکے پیچھے احان بھی نکلا تھا، اسے گھر تک بھی پہنچا دیا تھا مگر پتہ نہیں کیوں دل می۔ عجیب سے خدشے آرہے تھے لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

احان نے اپنے لب کچلے،، مگر اللہ کا نام کے کروہاں سے گھر کے لیے روانہ ہوا آج اباجی کے سامنے بھی حاضری لگوانی تھی ایک نیا امتحان،، مضحکہ خیز۔۔۔!!!

احان والا پولیس کیس پہلے تو بند ہو گیا تھا مگر نمبرہ نمبرہ کہاں چین سے بیٹھنے والی تھی جی وہ کیس اوپن کروایا اب پولیس انکو بھی اگنور نہیں کر سکتی تھی کیس تو ماہیر کے ہاتھ میں تھا مگر اب جب وہ محترمہ کہہ رہی تھی کہ احان ہی قاتل ہے تشویش کرنا ضروری ہو گئی تھی،،، نمبرہ بہت چالاک نکلی تھی اس نے آواری ریسٹورنٹ کی تمام تر سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تھی احان کی بد قسمتی تھی کہ اس میں سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دیکھا جب احان اپنے نکاح سے پہلے اس سے ملنے گیا تھا اور اس کمرے میں موجود تھا،،، نمبرہ نے اس بات کو ہنگامہ بنایا کہ اسی

دن اسکی بیٹی کاریپ ہی ہوا تھا، اور بد قسمتی سے ایسا ہی تھا کہ علیشہ نے ایک دن پہلے ہی سدیس کے ساتھ رات گزار لی تھی، علیشہ کی رپورٹ سے بھی کچھ ایسے انکشاف سامنے آئے تھے،،، اب وہ تھانے پہنچی تھی جہاں احان ماہر خان اور ارشن موجود تھے،،، تمام صورتحال کو مدد نظر رکھا اس دن احان کا کمرے میں آجانے اور بہت دیر بعد اس کمرے سے نکلا تھا اسکے پیچھے وہ ٹوٹی بکھری حالت میں۔ علیشہ بھی نکلی تھی مگر اصلیت یہ تھی وہ احان کے لفظوں پر ٹوٹی تھی کیونکہ احان نے اسے بے حیا بے شرم کہہ کر اسے ہوش دلایا تھا،،، وہ اسکی نفرت سے ٹوٹی تھی وہ ایکسیکوشنر وہ کسی بھی طرح کسی بھی چیز کو اگنور نہیں کر سکتے تھے جیہی ارشن احان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

احان ہم انکی بات ٹال نہیں آتے میں جانتا ہوں احان قریشی اچھے خاندان کا مگر سی سی ٹی وی میں دیکھو احان اس سے ملنے گیا اور پھر علیشہ کا جھکے کندھوں سے باہر آنا۔۔۔

بکو اس بند کو ارشن ماہیر دھاڑا۔۔۔

میں چاہ کر بھی اس فیملی کے بیٹے پر شک نہیں میں جانتا ہوں وہ ایسا نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا مگر۔۔۔

ڈیڈ ہم اس سب کو اگنور نہیں کر سکتے۔۔۔



یہ ٹھیک کہہ رہا ہے چاچو،،، احان نے حامی بھری تمام تر ثبوت کے نا آنے تک ہمارے ساتھ احان اور اسکی فیملی کو کسی بھی طرح کمپور و مائز کرنا ہو گا،،، ہمیں اسے تحویل میں لینا ہو گا۔۔

جب تک پوری تسلی نہیں ہو جاتی ہم اسے یونہی بھی نہیں چھوڑ سکتے ڈیڈا اگر ایک بھی ثبوت احان قریشی کے بے گناہ ہونے کا مل۔ جاتا ہے آئی سویر یقین مانیں کہ ہم اسے چھوڑ دیں گے تب تک کے لیے پلیزز۔۔۔

ماہ بیر نے ہاں میں سر ہلایا،،، چلو ٹھیک ہے میں قریشی صاحب سے بات کر کے دیکھتا ہوں۔

شیور ڈیڈو وہ لوگ اپنی گاڑی لے کر قریشی ہاؤس نکلے تھے،،، اب احان کو انکے ساتھ ہر حال میں آنا ہی تھا۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر میں قریشی ہاؤس پہنچے احان جو کچھ ہی دیر پہلے اپنے گھر آیا تھا اور کمرے میں فریش ہونے گیا تھا، اس سب سے بے خبر کے نیچے کونسی قیامت اسکا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

اس وقت وہ صاحب قریشی ہاؤس کے ڈرامینگ روم میں بیٹھے تھے ماہ بیر راسم حفیظ نے احد صاحب کو شروع سے لے کر اینڈ تک تمام تر تفصیلات بتائیں تھیں،،، اور یہ بھی کہ آپ کے بڑے سپوٹر اس سب واقع سے باخبر ہے احد صاحب نے بے یقینی سے یہ سنا نمبرہ کا نام سن کر وہ جان گئے یہ کوئی چال ہے کیونکہ آپ بے بیٹے اور پرورش

پرانگی۔ پورا پورا بھروسہ تھا مگر غصہ تو اس بات کا تھا اگر شایان جانتا تھا تو اس بات سے باپ کو کیقموں بے خبر رکھا جب ہی انہوں نے ایل سی ڈی پر شایان کو کال کی شایان نے انگی۔ جو اُن کیا۔۔۔

السلامُ علیکم۔۔!!

کیسے ہیں آپ۔۔؟؟

شایان نے سب کو سلام کیا سب نے سلام کا با آدب جواب دیا اور احد صاحب نے بولنا شروع کیا شروع سے کے کر اینڈ تک سختی سے احد صاحب نے شایان سے پوچھا کیا یہ بات سچ ہے جس پر احان نے سر جھکائے سر ثبات میں ہلانے پر اتفاق کیا تھا احد صاحب نے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔

لیکن میں مان نہیں سکتا مسٹر ماہ بیر میرا بیٹا ایسا نہیں ہے مجھے یقین ہے اس پر میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا وہ مر جائے گا لیکن اپنے باپ کی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گا میں جانتا ہوں اسے۔۔۔

ہم جانتے ہیں احد صاحب،،، آپکو بھی آپکی اولاد کو بھی کپڑا مانز کریں،،، جیسے ہی آپکے بیٹے کے حق میں کوئی ثبوت آیا ہم چھوڑ دیں گے بلاوجہ سزا سے نہیں ہو سکتی آئی سوئیر آپ احان کو بلا دیں۔۔۔

مگر لوگ کیا کہیں گے طرح طرح کی باتیں ہو گی احد صاحب نے سر تھامہ۔۔

بے فکر ہو جائیں انکل ہم ہے نا ایسے ہونے کی نوبت نہیں آئے گی،، محض دودن،، اگر دودن میں کوئی ثبوت نا ملا اسکے خلاف یہ گھر ہو گا۔۔

احد صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

باہر احان جو کہ فریش ہو کر نیچے آیا تھا، آکر ڈانگ پر بیٹھتے ہی ماں سے باپ کا پوچھا تو ماں نے کہہ دیا کچھ لوگ آئیں ہیں تمہارے ڈیڈ سے ملنے ابھی آجائیں گے احان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ہاں ماما کے جوانی کے کرش آئے ہیں ابا سے ملنے ایکسیکو شٹر۔۔

عالیان نے شو شتا چھوڑا مشا ہنسی وہی احان بھی اج ہنس دیا آمنہ نے دونوں کو گھورا،، "بکو اس بند کرو دونوں اپنی" وہ غصے میں گویا ہوئی بولیں۔۔

اوو سوری سوٹ ہارٹ۔۔!!

عالیان نے ماں کا گال چوما۔۔

نا کریں بھائی ماما آپ کو ماریں گی اب وہ ڈیڈ کے سوا کسی کا نام۔ کی۔ سنتی۔۔۔  
 نا کر احان ماما بعد میں ڈیڈ نے پہلے میرا قتل کر دینا وہ لوگ زور سے ہنسنے آمنہ نے انہیں لگائی۔۔۔  
 اتنے میں احد صاحب باہر آئے اور احان کو گھورا۔۔۔

کیا ہو احد آپ غصے میں۔ کیوں ہیں۔۔۔؟؟

کیا ہو اڈیڈ میں نے کیا کیا ہے اس وقت۔۔۔؟؟

چلو میرے ساتھ احان۔۔۔!!

احد صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے لے گئے۔۔۔

احد، احد کہاں لیے جارہے ہیں اسے بتائیں تو کچھ،،، آمنہ انہیں آواز دیتی رہ گئی۔ جبکہ احد اسے پکڑے باہر  
 لے گئے وہ سب بلاتے رہ گئے جبکہ عالیان انکے پیچھے بھاگا۔۔۔

عالیان باہر آیا تو وہ لوگ احان کو کہے چکے گئے تھے جبکہ احد صاحب انکے پیچھے نکلے تھے۔۔۔

ڈیڈ میں بھی آ رہا ہوں۔۔۔

وہ کچھ بھی بتائے آنے بغیر احد صاحب کے ساتھ ہی نکلا تھا۔۔

احد صاحب فوراً سے احان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئے تھے پیچھے آمنہ چیختی رہ گئیں کہ وہ احان کو کہاں لے کر جا رہے ہیں کچھ تو بتائیں مگر وہ شاید گنگے بہرے بنے وہاں سے کچھ کہے بغیر نکل گئے تھے۔۔۔ وہی انکے پیچھے بھاگا عالیان بھی نکلا تھا باہر آ کر دیکھا تو آسمان سر پر گرا تھا احان کو پولیس گاڑی میں بیٹھا کر لے کر جایا جا رہا تھا۔۔

ڈڈ، ید۔۔۔!!!

واٹس رانگ یار۔۔۔؟؟

یہ لوگ احان کو کیوں لے کر جا رہے ہیں عالیان نے احد صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھے پوچھ جو غصے کی انتہا سے اسے جاتے دیکھ رہے تھے جبکہ احان انہی۔ بلا تارہ گیا تھا کہ وہ بے گناہ ہے ان۔ نے کچھ نہیں کیا، احد صاحب نے کسی کی نہیں سنی بلکہ وہاں سے مڑ کر غصے میں ہی اندر کی طرف بڑھے عالیان انکی پشت اور احان کی دور جاتی گاڑی دیکھتا رہ گیا۔ عالیان ابا کو چھوڑتا وہی اس کے پیچھے ہی گاڑی لیے نکلا تھا۔۔۔ احد صاحب اپنی کچھ ضروری چیزیں اور کچھ پیسے لینے اندر آئے جب آمنہ انکے راستے میں حائل ہوئیں۔۔۔

آپکو سنائی نہیں دے رہا احد قریشی آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں میں کہاں لے کر گئے ہیں وہ میرے بچے کو  
میرے احان کو مجھے بتائیں۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!!

پولیس پکڑ کر لے گئی ہے تمہارے بیٹے کو مسز قریشی پولیس۔۔۔!!!

تھانے چلا گیا تمہارے گھر کا بچہ،،، اور تمہارا شوہر اسے چھوڑوانے اسکے کیس کے سماعتیں کرنے اس کے کیس  
پر بات کرنے تھانے کوٹ کچھریوں کے چکر کاٹے گا سنا تم نے وہ اونچا دھاڑے اس قدر اونچا کہ پورے قریشی  
پیس کی درود یوار ہل گئی جبکہ باہر کچھ نیوز اینکر جن کے گھر قریشی پیس کے قریب ہی تھی گئی رات باہر پولیس  
کی گاڑیاں آنے پر چکنا ہوئے اور احان قریشی کو گھر لے جاتے دیکھ لیا اب نیوز چینل کی اگلی زینت احان قریشی  
کے جیل جانے کی ہی ہونی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ احد اس نے ایسا کیا کیا جو وہ جیل چلا گیا آخر کیوں میرے بچے کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔۔

قتل۔۔۔!!!

قتل مسز احد لڑکی کے قتل کے الزام میں تمہارا بیٹا جیل کے چکر کاٹے گا لڑکی کا قتل۔۔۔

واٹ دا ہیل مسٹر احد۔۔۔

ایسا کیسے ممکن ہے کہ احان لڑکی کا قتل میرے ماننے میں یہ بات نہیں آرہی آحان ایسا نہیں کر سکتا امپو سیبل

۔۔۔

احان نے علیشہ یعنی نمرہ کی بیٹی کا قتل کیا ہے آمنہ۔۔۔!!

وہ دھاڑے۔۔۔

واہہہہہہ۔۔۔۔۔!!!

آمنہ نے زور سے انکے آگے پیچھے گھومتی تالیاں بجائیں۔۔۔

واہہہ مسٹر قریشی واہہہہہہہ۔۔۔

بہت خوب۔۔۔!!!

جس انسان کو اپنے بچے پر ہی یقین نہیں وہ آگے کیا بڑھے گا،،،، علیشہ وہ نمرہ حمدانی کی بیٹی ہاں۔۔۔!!!

پولیس والوں نے کہا اور اپنے مان لیا یہ وہی نمرہ حمدانی ہے مسٹر قریشی جس نے آپکی اولاد کا قتل کیا تھا وہ اولاد

جسے اپنے ابھی محسوس نہیں کیا تھا جو اس دنیا میں نہیں آیا وہ نمرہ حمدانی جس نے سب برباد کر دیا،،، آج آپکے

بیٹے کو برباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اسکی بیٹی کو ٹھینگا دیکھا کر اس نے اپنی محبت کو پاک طریقے سے اپنایا اور

اسکی سوکالڈ ہٹی کو چھوڑ دیا اور کچھ ناملا احد تو اسنے ہمارے بیٹے پر الزام لگا دیا اور اپنے اتنی آسانی سے اسے جیل بھیج دیا۔۔۔

How could u ahad Qureshi

کیسے کر سکتے ہیں آپ یہ سب،،، کیوں بھیجا یہ جانتے ہوئے کہ وہ عورت کتنی شاطر ہے سب جانتے پڑکھتے اپنے اپنی تربیت پر شک کر لیا اسے جیل چکی پسینے بھیج دیا۔۔۔

کیوں احد کیوں۔۔۔۔۔!!!

آمنہ چلا گئی آج وہ پہلے بار چلائیں تھی، احد صاحب نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔  
بس کرو آمنہ کیوں پیچھلے زخم اکھیڑ رہی ہو۔۔۔

زخم۔۔۔۔۔!!!!

احد ابھی بھی میں ہی زخم یا ابھی بھی میں ہی غلط کیوں وہ انکا کوٹ دونوں ہاتھوں میں پکڑے زور سے انہیں جھنجھوڑتیں چلا اٹھیں۔۔۔

ابھی بھی میں ہی غلط سب بھول گئے ہیں آپ ہاں۔۔۔!!!!

بتائیں۔۔۔!!!



آپکے معصوم بچے کا قتل ---!!!

آپکی تباہی ---

آپ پر الزام ---

اور اب آپکے گھر کو تباہی آپکے بچوں کو تباہی کرنے کی فی سازش احد قریشی پہلے آپکا شایان اس ناگن کی زہر کی بھینٹ چڑھ گیا،، اور اب میرا احان،، میر دونوں بچوں کو وہ عورت برباد کر دے گی،، وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جائے گی وہ آخر انکے سینے سے سر ٹکاتی رو دیں ---

وہ یہ سب سن کر واقعہ میں آئے تھے آمنہ کا بولا گیا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی تھا بلکہ سچ کوئی جھوٹ کی گنجائش نہیں۔ تھی وہ عورت کس حد تک گر سکتی تھی کچھ بھی سوچا جاسکتا تھا باہر والوں کو تو نہیں مگر انہیں پورا یقین تھا انکا بچہ کچھ نہیں کر سکتا کچھ بھی نہیں ---

احد صاحب نے آمنہ کہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر انہیں سہلایا ---

رونا بند کر وہ واپس آجائے گا،، میں لے کر آؤں گا واپس اسے میرا وعدہ ہے تم سے ---

کب،، کس وقت،، کب واپس آئے گا احد بتائیں نا وہ گویا روتی ہوئیں ترچہرے سے آنسوؤں سے بھرے گالوں سے انہیں سراٹھا کر دیکھتی ہوئی آنکھوں میں امید لیے پوچھنے لگی،،، احد صاحب نے کھر دری انگلیوں کے پوروں سے نرم گالوں کے قیمتی آنسو صاف کیے اور سر سینے سے ٹکایا ---

بہت جلد مائے لوزون،، بہت جلد۔۔۔۔

وہ بے گناہ ہے نا تو زیادہ دیر نہیں میں نکال۔ کر لاؤں گا اپنی آمنہ کے جان کہ ٹکڑے کو جیل سے کیسے تکلیف میں مبتلا ہونے دے سکتا ہوں میں واپس لے کر آؤں گا۔۔

پر تب تک کے لیے نومور ٹیرز۔۔۔

”No more tears” ..

او کے،، آمنہ کے ماتھے پر بوسا دیا اور انہیں صوفی پر بٹھایا،، پانی کا۔ گلاس لبوں سے لگاتے انہیں پانی پلایا،، اور کمر سہلاتے ریلکیس کرنے لگے۔۔

رونا نہیں جانتی ہونا آئی ہیٹ ٹیرز۔۔۔۔

تو اب مت رونا،، یوناؤاٹس ہر ٹرمی،، وہ انکی آنکھوں پر لب رکھتے پیار سے بولے،، آمنہ کی پلکوں میں عرصے بعد یہ لمس پاتے ہوئے لرزش پیدا ہوئی تھی جو احد صاحب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

آپکو شرم آتی ہے،، میرا بچہ واپس لا کر دیں۔۔۔۔!!!

وہ آخر کچھ ناملا تو ہمیشہ کی طرح شرم کے مارے چلا اٹھیں۔۔۔

اففف۔۔۔!!!

اچھا بھی چلاؤ مت،، جارہا ہوں لے کر آتا ہوں تمہارا بے بی واپس۔۔

لے کر آئیں گے نا۔۔۔۔؟؟

آمنہ نے امید سے پوچھا وہ پھر واپس مڑے اور دوزانو کے بل سامنے بیٹھے۔۔۔

Do u trust me...???

ان نے امید سے پوچھا۔۔

آمنہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔۔

Yeah I do ofcourse na more then my self ..!!!

ڈیٹس لائٹ مائے آمنہ۔۔۔!!!

بلکل۔۔ لے کر آؤں گا آج نہیں تو صبح وہ۔ تمہارے پاس ہو گا میری جان۔۔۔!!

اوکے۔۔۔!!

ابھی مجھے جانے دو۔

آمنہ نے ہاں میں سر ہلایا احدانکے سر پر بوسا دیتے وہاں سے نکلے تھے جبکہ عالی کب کا نکل چکا۔ تھا۔۔۔

اگلا دن ڈھلا سورج نے مکھڑا دکھایا سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہوئے ایسے کی۔ شاہ ولا کے لاونج میں بھی سورج کی کرنیں پڑیں تھیں،، عائرہ لوگوں نے کل مصطفیٰ سے ملنے جانا تھا مگر ایان اور سعیر کے جلدی آنے کی وجہ سے وہ رہ گیا،، کیونکہ آفس میں کام کم۔ ہونے کی وجہ سے وہ گھر جلدی آگئے تو آج تو انہیں ہر حال میں مصطفیٰ سے ملنے جانا تھا ایان اور سعیر جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئے آج کوئی ضروری میٹنگ تھی سلطانز کے ساتھ جہی انہیں فوراً نکلنا تھا وہ یہ پروجیکٹ چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے،، زرش نے سعیر سے پر میشن لی تھی کہ وہ بھی کچھ عرصہ وہاں کام کرنا۔ چاہتی ہے،، کیا وہ کر سکتی ہے،، سعیر کی طرف سے تو کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی وہ جو چاہتی کرتی کیونکہ پڑھیں لکھی بریلینٹ سٹوڈنٹ تھی آخر،، مگر شاہ صاحب سے اجازت درکار کرنا بے حد ضروری تھا۔۔

وہ لوگ ناشتے کے ٹیبل پر آئے تھے سب مل کر بیٹھے تھے ایسے میں ایان نے ہی بات شروع کی۔۔

ہاں بیہو۔۔۔!!!

کیسی جارہی ہے تمہاری پڑھائی،، پیپرز کب ہیں تمہارے اور یہ اجکل تمہارا موڈ کیوں اتنا آف رہنے لگا ہے بولتی ولتی نہیں ہو۔۔ ایان ناشتہ کرتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا

ن ن،، نہیں بھائی موڈ تو بلکل ٹھیک ہے اور پڑھائی ایک دم ٹھیک جا رہی ہے اور ویسے بھی ابھی تو چھٹیاں کیونکہ ایگز مزا بھی ہوئے ہیں وہ خود کو کمپوز کرتی بولی اب کیا بتاتی کہ وہ معصوم کسی درد سے گزر رہی ہے کہ احان اس ظالم انسان نے خود کو اسکی ایہا سے کتنا دور کر لیا ایک دم سے اس قدر قریب آ کر اپنے لمس سے روشناس کروا کر اسے ایسے دور گیا کہ اب جان بھی اور زات بھی دونوں ادھوری لگتی ہیں۔۔۔

بہت اچھی بات اور احان اسکا کیا،، کوئی خبر نہیں زرش تمہارے گھر والوں کی نا کوئی آتا نا کوئی پتہ یہاں تک کہ اپنی خالہ بھی پرانی ہو گئی ہیں پتہ نہیں کونسی دنیا میں رہتی ہیں۔۔۔

نہیں بھائی میری ماما سے بات ہوتی ہے،، وہ بس گھر میں ہی بزی ہوتی ہیں اور احان اسکا تو ایہا ہی بتا سکتی ہے زرش نے نار مل سے انداز میں کہا تو ایان نے ہاں میں سر ہلایا تھا بے شک شاہ صاحب کے بعد ایان ہی تھا جس کی موجودگی میں سب کو سانپ سو نگھتا تھا یا پھر اس طرح خاموشی چائی ہوتی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔!!

ایہا بتاؤ کہاں ہوتا احان۔۔۔!!!

ابہانے تھوک نگلاناوالہ حلق میں پھنس گیا تھا ایان کو دیکھا تو وہ اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا ابہانے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کیا اور حلق تر کرتی بولی۔۔۔

بب، بھائی وہ یونی آتے ہیں سب سپرز میں ساتھ ہی۔ تھے، کبھی کبھی انکے ساتھ گھر بھی آجاتی ہوں،، مگر بلانے پر بھی اندر نہیں آتے۔۔۔

ارے کیوں۔۔۔؟؟

چلو اگلی بار۔ سہی جب بھی آئے اندر ضرور بلانا اس گھر کے تو ایسے جیسے پتہ کٹ گیا ہوا ہم سے۔۔۔

سہی کہ رہے ہو ایان،،،، نا مجھے احد کی خبر ہے نا کسی اور کی،،، آج ہی کال کر خیریت معلوم کرتا ہوں۔۔۔

شیور ڈیڈی۔۔۔!!!

اہمممممم۔۔۔!!!

سعیر نے گلہ کھگاڑا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

جی آپ اپنی کہیے،، شاہ صاحب نے بولنے کا اشارہ کیا وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ کچھ بولنا چاہتا ہے۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔!!!

سعیر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ساتھ ملا یا (O) وہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے سر جھکائے بہت معصومیت سے کہا گیا مگر "استغفرُ اللہ" سعیر شاہ اور معصومیت کا کوئی نعم و بدل نہیں کیونکہ سعیر کو معصوم کہنا معصومیت کی بہت بڑی توہین کی جائے گی۔۔۔

سعیر انسان بن کر ٹھیک سے بات کرو کیا کہنا ہے۔۔۔

شاہ صاحب نے سخت لہجے سے بولا تو وہ ایک دم سیدھا ہوا۔۔۔

ڈیڈی وہ زر چاہتی ہے کہ اس کے پاس انٹر نیشنل ڈگری بھی موجود ہے تو وہ اپنی پڑھائی ایسے ضائع نہیں کرنا چاہتی وہ چاہتی ہے کہ وہ جاب کرے اسے آپکی اجازت چاہیے۔۔۔

شاہ صاحب کے ناشتہ کرتے ہاتھ رکے اور ان نے سر اٹھا کر ان دونوں کی جانب دیکھا اور پھر ناشتے کی پلیٹ پر جھکے۔۔۔

کیا ضرورت ہے جاب کی گھر کے تمام مرد جاب کر تو رہے ہیں۔۔۔؟؟

نہیں۔ ڈیڈی وہ تو بس۔۔۔!!!

میں نے زرش سے پوچھا ہے تم چپ کرو سیر بولوزرش ضرورت ہے آپکو یا پھر کچھ اور۔۔

زرش نے سر اٹھایا زبان تو جیسے تالو سے چپکی ہوئی تھی۔۔

ننن،، نہیں شاہ بابا۔۔۔!!!

آج پہلی بار زرش نے شاہ صاحب کو اس طرح مخاطب کیا شاہ صاحب دھیماسے مسکرائے۔۔

وہ تو میں بس اپنی پڑھائی سے فائدہ،، للل،، لیکن کوئی بات نہیں ضض،، ضروری نہیں ہے بابا۔۔!!

میں نے ایسا کب کہا۔ ویسے تو ہمارے خاندان میں نوکریاں کرنے کا رواج نہیں ہے نا ہی آج تک کسی لڑکی نے  
جاب کی ہے مگر۔۔۔

یہ اپنا آفس ہے اس میں تمہارا اپنا شوہر اور بھائی ہیں تم کر سکتی ہو۔ شاہ صاحب نے انہیں آرام سے اجازت  
دی انکے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔۔۔



تھیں کیو بابا۔۔۔!!!

میں منڈے (پیر) سے سٹارٹ لوں گی۔۔۔

او کے میری جان ابھی اتنے دن آپ ریسٹ کریں بے باک قسم کے انسان کو گھر والوں کے سامنے بھی سکون نہیں جیہی آرام سے گال چومتا کہہ گیا زرش بری طرح گڑبڑائی جبکہ وہ لب دبا کر سر جھکا گیا۔۔۔

او کے زر تو آج ہم ڈاکٹر کے چلتے ہیں نا اور وہی پھر اسکے بعد ہم آگے تمہارے گھر یا میرے مانگے کا چکر لگا آئیں گے عائشہ نے باہر نکلنے کے لیے بات بنائی۔۔۔ زرش نے اسے دیکھا تو اس نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا زرش نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

جج،، جی بھابی چلیں گے ضرور۔۔۔

ڈاکٹر کے پر کیوں۔۔۔؟؟؟

سعیر کو فکر پڑی۔۔۔

کیا ہوا زر تم ٹھیک ہونا۔۔۔؟؟؟

ہاں،، ہاں وہ ٹھیک کے سعیر مجھے،، مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا کے وہ ممانے اپائنٹمنٹ لے رکھا جبھی اور کچھ نہیں

---

لیکن کیوں عائرہ تم کیوں جاؤگی۔۔۔؟؟؟  
ایان نے تجسس اور فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

وہ ایان،،، ممانا چاہتی ایک دفعہ چیک اپ کروالوں وہ تسلی کرنا چاہتی ہیں بس اس لیے اب لوگ فکر نہیں کریں  
میں اور زر کچھ ہی دیر میں واپس آجائیں گے۔۔۔

تو ٹھیک ہے عائرہ تم لوگ گارڈز ساتھ لے جانا اور ڈرائیور بھی۔۔۔

ارے اسکی کیا ضرورت ہے ایان،،، ہم سیو ہیں۔ الحمد للہ،،، اللہ ہے ہمارے ساتھ اور ہم دونوں کو ہی  
ڈرائیونگ آتی ہے تو ڈونٹ وری ہم چلے جائیں گے۔۔۔

آر یو شیور عائرہ۔۔۔؟؟

جی جی ائم۔۔۔!!!

ریلیکس عائرہ نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کر کے بات کی ورنہ کب کا ہی پھٹ کر رو پڑتی،، ایان نے حامی بھری عائرہ نے کچھ تو سکون کا سانس لیا،، کچھ ہی۔ دیر میں وہ دونوں اپنی اپنی بیویوں کو اللہ حافظ کہتے آفس کے لیے نکلے تھے۔۔۔

وہ دونوں آفس نکلے تو زرا اپنے کمرے کو نکلی تھی عائرہ ایان کو سی آف کر کے اسکے کمرے کی جانب بھری۔۔۔

زر۔۔۔۔!!!

وہ فوراً سے چیختی اسکے کمرے میں۔ آئی۔۔۔

اللہ۔۔۔!!!

بھابی ڈراما۔۔۔!!!

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

تم تیار ہو ہم فوراً سے نکلتے ہیں اور جلد ہی اس مصیبت سے جان چھڑوا کر آجائیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے بھابی میں تیار تو ہوں ہی بس فریش ہو جائیں پھر چلتے ہیں۔۔

او کے عازرہ بھاگی اپنے روم میں گئی تھی جبکہ زرش کی جا۔ منہ جو۔ اے جا رہی تھی عازرہ تو عازرہ مگر قسمت نے زر کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے کا سوچا تھا اسکے خدشات کسی پر ظاہر نہیں تھے۔۔

تھانے پہنچنے کے بعد احد صاحب اور عالیان کتنی دیر وہاں بیٹھے رہے احان کو تحویل میں لے رکھا تھا مگر اسے لو کر میں بند نہیں کیا تھا۔۔

مجھے بتاؤ احان آپ کب اور کیوں علیشہ سے ملنے گئے تھے کیا ضرورت پڑی کہ آپ کے کہنے کے مطابق آپ اپنے نکاح سے آخری دفعہ اس سے ملنے گئے تھے۔۔

سر،، سر،، سر مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ میری زندگی کی اتنی بڑی غلطی ثابت ہو جائے گی،، سر مجھے بلیک میل کیا جا رہا تھا کہ ایک دفعہ مجھ سے ملو ورنہ وہ میرے گھر آجائے گی میرے نکاح کے دوران سر میں ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا میں بس اسکی بات سننے اسکے بتائے ہوئے ہوٹل گیا تھا،، میری بہن ہے سر،، مجھے اپنے گھر کی عزتوں کا خیال ہے کہ۔ اس سب کے باوجود بھی کسی ایسی لڑکی کی بھی عزت پامال کرنے اور وہ باتیں یہاں بیان نہیں کروں گا

جو اس وقت ہوئیں جو بھی ہے وہ ایک عزت ہے کسی گھر کی بے شک وہ کسی گندے گھرانے کی کیوں نا ہو مگر ہے  
تونا۔۔۔۔

اسکی بات ہر ماہ بیر اور ماہرنے اسکی جانب دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

وہاں پر کتنی دیر کے آپ بر خور دار اور کیا بات ہوئی جو وہاں سے وہ اس قدر بھیانک انداز سے وہاں سے نکلی اور  
پھر وہاں سے کیا ہم چاہ کر بھی اس کیس کا نچوڑ نہیں نکال پارہے ماہ بیر نے اپنی کنپٹیوں کا سہلایا۔۔۔

دیکھیے سر،، آپ کیا بول رہے ہیں آپ سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دیکھیں کہ نظر آرہا ہے میں کمرے سے  
نکل کر پہلے نکل چکا ہوں وہ بعد میں نکلی ہے مین گیٹ کی فوٹیج دیکھیں میں پہلے اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا اور وہ  
بعد میں آئی ہے،،، آپ یقین کیوں نہیں کر رہے اور رہی بات ہسپتال کی تو سر ہسپتال میں ایسے تیز اب لے جا  
کر اینٹری کرنا اور مارنا کہاں کی عقل مندی ہے سر کوئی بڑے سے بڑے دہشت گرد یا غنڈہ بھی ہو گا وہ بھی  
ہسپتال میں یہ کام انجام دے نہیں سکتا آپ جانتے ہیں وہاں کہ سیکورٹی سسٹمز اور پھر وہاں کیسے جلا سکتے ہیں  
دھماکا نا ہو جائے۔۔

احان کی بات پر ارشن احان ٹھٹکے،،، بلکل صحیح،،، یہ بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے تو اگر ایسا ہے تو اس ڈاکٹر نے جھوٹ  
کیوں بولا،،، اور وہ باڈی گئی کہاں۔۔

سر جس دن یہ واقع پیش آیا اس شام میں اپنے نکاح میں تھا سر میر یقین کریں۔۔۔

مسٹر احان ہمیں یقین ہے،، آپ بے فکر رہیں تھوڑا سا کوپریٹ کریں کیونکہ اگر ہم نے پھر کیس بند کر دیا تو وہ عورتیں ہماری ٹیم اور ہماری پوزیشن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔۔۔

میرا خیال ہے ڈیڈ ہمیں کوپریٹ کر چاہیے ایک دو دن احان کو دل پر پتھر رکھ کر یہی چھوڑ دینا چاہیے اگر تو نمرہ حمدانی کا کام۔ ہماری عزت خراب کرنا تو دو دن قریشی فیملی کا بیٹا یہاں رہتا ہے تو وہ سکون میں رہے گی ورنہ کچھ اور ضرور کرے گی اور اگر یہ بات سچ ہوئی تو ہم اس بات پر غور کر کے ہتھیار بنا سکتے ہیں کہ نمرہ حمدانی نے قتل کا بدلہ قتل کیوں نہیں لیا کوئی اپیل کیوں نہیں کی۔۔۔ صرف جیک بھیجے تک بات کیوں محدود رہنے دی عالیاں اپنی دانست میں بولا۔۔۔

اور تمہیں لگتا احان کہ وہ اتنی معصوم اور کم۔ دماغی کا شکار ہے کہ وہ یونہی کرے گی وہ کورٹ تک بات لے کر جائے گی۔۔۔  
احد نے اسے گھورا۔۔۔

تو ہم کوئی مجرم نہیں ناہی ہم غلط ہیں ہمارے پاس ہوتی ٹیم ہے سچ چھا کر رہتا ہے ڈیڈ اور کسی بھی طاقت ور ثبوت کے بغیر جج صاحبان کوئی فیصلہ نہیں کے گیس ہمارے پاس تو وکیل بھی اپنے ہے کیون ارشن صاحب۔۔

Any time my friend...!!!

ارشن نے بے حد محبت سے اسے جواب دیا وہ مسکرایا۔۔۔  
آپ لوگ ٹینشن مت لیں میں اپنے بھائی کو اے سی والاروم۔ دوں گا، اور دو دن میں۔ خوب عیاشی کرواؤں گا احان ماہر خان نے ماحول کو ٹھیک کرے کے لیے مزاق میں بات اڑائی۔۔۔

باز آؤ احان ماہر نے اسے جھڑکا۔۔

سوری چھوٹے پایا۔۔

مجھے یقین ہے اپنے احان پر بھی اور آپ سب بھی مگر میڈیا۔۔

ڈیڈ جب انسان سچا ہوتا ہے ناتوہر ایک کا سامنا ڈٹ کر بہادری سے کر سکتا کیونکہ وہ جانتا بھی جتنی مرضی رسوائی سہی اینڈ پریسج سامنے آہی جانا ہے۔۔۔

لیکن عالیان کبھی کبھی بہت دیر ہو جاتی ہے بات قبر تک بھی پہنچ جاتی ہے اور تمہیں پتہ ہے نا کہ جب کوئی مر جائے تو غلط ہو کر بھی ہمارے معاشرے میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔

کمون ڈیڈ اچھا سوچیں ایسا کیوں سوچ رہے ہیں آپکے بیٹے ہیں نا آپکے ساتھ پانی تربیت اور اللہ پر یقین رکھیں بلین گھر چلتے ہیں۔۔۔

عالیان نے شفقت بھرے انداز سے اپنے باپ کو اٹھایا آروہاں سے لے کر نکلا۔۔۔  
گھر پہنچنے کی ہی دیر تھی کہ احد صاحب اور عالی کے سامنے بلکل کی نیوز چینلز کی اینکر اور کیمر امین موجود تھے جو بیچ بیچ کر بول رہے تھے۔۔۔

احد صاحب ہمیں۔ بتائیں۔ ایسا کیا کر دیا ہے آپکے بیٹے نے کہ آپ لوگوں کو تھانے جانا پڑا جہاں ہیں احان قریشی آخر ہوا کیا ہے سننے میں آیا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے بھی آپکا بیٹا جیل گیا تھا مگر کیوں۔۔۔



احد صاحب نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا وہ فوراً آگے بڑھ گئے مگر عالیان نیوز اینکر انکے سامنے آیا اور جواب دیا۔۔

دیکھیے کسی غلط فہمی کی بنا پر ہی میرے بھائی کو اریسٹ کر لیا گیا ہے وہ بے قصور ہے،،، جلد کل تک ہی شاید واپس آجائے گا،،، اگر ہم چاہتے تو پیسوں کا دھونس جما کر وہاں سے احان کو باعزت واپس کے آتے کیس کلوز کروا لیتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا ہمیں جھوٹی گواہی بھی دلو سکتے ہیں ہم عزت دار لوگ ہیں اور سچے،،، سچ کا سامنا کرتے ہیں سچ بہت جلد سامنے آئے گا اور احان کی بے گناہی بھی تب تک لیے ہمیں بخشیں اور ہمارا پیچھا چھوڑ دیں عالیان غصے سے جواب دیتے مڑا اور گھر کے اندر داخل ہوتے درازی دھاڑ سے مارتا وہ اندر چلا گیا پیچھے میڈیا والوں نے مریج مصالحہ لگا کر ہمیشہ کی طرح بات کو بڑھاؤ دے کر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔۔۔

جی ناظرین آپکو بتاتے چلیں کہ احد قریشی کے سب سے چھوٹے بیٹے احان قریشی کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے،،، ہماری ٹیم کے پوچھنے پر انکے بڑے بیٹے نے بتایا ہے کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر کے کر گئی ہے پولیس لیکن وہ غلط فہمی غلط فہمی ہے کہ سچ یہ وقت بتائے گا،،، لڑکی کے قتل کے الزام میں۔ گرفتار احان قریشی کیا واقعہ گنہگار ہے کہ مظلوم یہ آنے والا وقت بتائے گا،،، احان قریشی نے کیوں کس طرح اسے مارا یہ ابھی تک پتہ نہیں چلا اور یہ بھی نہیں کہ واقعہ احان قریشی مظلوم ہیں یہ تو گواہی اور ثبوت ہی بتائیں گے۔۔۔

حمدانی ہاؤس میں نیوز چینل پر زور زور سے گلا پھاڑتا اینکرسٹہ سرخی پر چلتی خبر پڑھ رہا تھا۔۔

اور ساتھ ہی ساتھ آپکو بتاتے چلیں کہ عالیان قریشی احان قریشی کے بڑے بھائی کا کہنا وہ اپنے پیسے کا دھونس جما کر انہیں ریہا کروا سکتے تھے مگر ان نے نہیں کروایا۔۔

سامنے ڈانگ ٹیبل پر بیٹھی نمبرہ کے چہرے پر ایک کمینی مسکراہٹ رینگئی، اوع دائمہ نے ماں کو دیکھ کر آنکھ و نک کی۔۔

اوو تو قریشی خاندان یعنی گریٹ احد اور مسز احد قریشی کی عزت تار تار ہو رہی ہے،، پورے شہر میں چھوٹے بیٹے کے جیل جانے کی خبر بدبو کی طرح پھیل گئی ہے وہ زور سے ہنسی۔۔۔  
دوسرا نشانہ بھی ٹھیک لگ گیا۔۔

بلکہ ایک بیٹے کے بعد اب دوسرے بیٹے کی تباہی واللہ۔۔۔!!!  
مزہ آگیا مام۔۔۔

یہ تو ہے میری جان،، اگر فامی ناہوتی تو آج یہ سب ممکن ناہوتا ہے نا فامیہ۔۔

فامیہ نے دھیسی مسکان کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا نمرہ نے اسے خود سے لگایا۔۔۔  
خیر تم بتاؤ دائمہ کیا پلین ہے کب تک کر رہی ہو اپنا کام سٹارٹ۔۔۔

آج سے مام۔۔۔!!!  
کیسے فامیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

دائمہ کمینی ہنسی ہنسی۔۔۔

کمون میری جان تمھاری ہی بہن ہوں تمھارے والا نسخہ ہی اپناؤں گی آفس جا رہی ہوں انٹرویو دینے آج اے  
ایس گروپ آف انڈسٹری نے نیو انٹرویو کے لیے لوگ بلائیں ہیں میں بھی ان میں شامل ہوں پوری کوشش  
کروں گی کہ مل جائے مجھے جا۔۔۔

لیکن دائمہ تمھیں کبھی بھی نہیں رکھیں گے وہ انہیں معلوم پڑ گیا کہ تم میری بہن ہو وہ تمھی۔ دھکے دے کر  
آفس سے باہر نکالیں گے۔۔۔

او کمون فامیہ میری جان اتنی پاگل نہیں ہوں میں میں نے اپنا نام سب چینیج کر رکھا ہے ائی ڈی کارڈ ہی میں نے نیو  
آئی ڈی سنٹی سے بنوایا ہے،، دائی خانزادہ۔۔۔۔۔

واٹ وہ سب تو ٹھیک ہے مگر تمھاری سی وی اور وہ سب وہ کیسے جھٹلاؤ گی۔۔۔

میری معصوم بھولی سی بہن میں نے یونیورسٹی میں خانزادہ کے نام سے ہی۔ ایڈمیشن لیا تھا۔۔

ہاں۔۔۔!!!

فامیہ اور نمرہ پر حیرت کے پہاڑ ٹوتے۔۔۔

جی ہاں کیونکہ میں فیوچر کا پہلے ہی سوچھ لیتی ہوں آپ لوگوں کی طرح نہیں ہوں وہ مغرور سی بولی تو نمرہ عش  
عش کراٹھی۔۔۔

یہ میری بیٹی لیکن دائمہ کیا رہ گیا سب برباد ہو تو گیا اب چھوڑ اس کے دونوں بیٹے اتنے برباد ہو چکے ہیں چھوڑ  
تھوڑا ریلیکس دے دے۔۔۔



نمرہ سیٹ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

داگریٹ دائمہ واہہ۔۔۔۔۔!!!

بہت اچھا آئیڈیا ہے یہ محبت بھی مل۔ جائے گی اور سکون الگ۔۔۔

کیا ایسا ہو سکتا وہ مجھے واپس مل سکتا۔۔۔

میری جان پہلی محبت بھلائے نہیں بھولتی جا کر کے شایان کو حاصل وہ کھینچا چلا آئے گا اور کر دے قریشی خاندان کو برباد کیونکہ ان میں سے کوئی ایک ٹوٹے گا تو سب بکھر جائیں گے۔۔۔  
وہ خطرناک عزائم بناتی شیاطین شیطانی مسکراہٹ مسکرا دیں۔۔۔

وہ لوگ جلدی سے تیار ہو کر ہو اسپتال اور اپنے مانگے کا بہانہ کر کے وہاں سے نکلیں تھیں،، جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر وہ سٹی ہاسپتال کے قریبی کیفے میں ہی مصطفیٰ سے ملنے آئی تھیں،، مصطفیٰ عازرہ کی میل کردہ لوکیشن پر فوراً پہنچی تھا،، سامنے ہی اسے آج بھی وہ حسین خوبصورتی کی ملکہ بیٹھی دیکھائی دی تھی مصطفیٰ کے دل میں درد سا اٹھا تھا کیونکہ وہ کسی اور کی امانت تھی اب وہ اسے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اوپر سے پچھلے کی عرصے کی ناراضگی سے اسکی نفرت۔۔۔

"کینے گزر گئے سال تاویں۔۔۔"

ادھورے نے سارے سوال تاویں۔۔۔

پتہ ہے کینار زامنند ہو۔۔

مجھے تم ابھی بھی پسند ہو۔۔۔۔"

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آیا اور آکر انکے سامنے بیٹھا عائرہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو بہت احترام سے

نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیسی ہو عائرہ۔۔۔!؟

مصطفیٰ نے اسے پوچھا تو عائرہ نے اسے دیکھا۔۔۔

بہت خوش اور سکون میں تھی مگر تم جب سے واپس آئے ہو سب برباد ہو گیا۔۔۔

مصطفیٰ نے زور سے آنکھیں بند کیں اسکے جواب پر۔۔۔

اُمّ سوری عائرہ پر میرے لیے ضروری تھا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔

بولو میں سن رہی ہوں۔۔۔۔

دیکھو عازرہ میں تمہارا زیادہ ٹائم نہیں ہوں گا میں جانتا ہوں تم کسی اور کی امانت ہو تمھی۔ گھر جانا ہے تمہارا شوہر یہ سب انور ڈ نہیں کر سکتا مگر مجھے تمہیں بہت ضروری باتیں۔ بتانی ہے میرا رب گواہ ہے کہ میرا بولا گیا ایک ایک لفظ سچ پر مبنی ہو گا کچھ جھوٹ نہیں ہو گا۔۔۔

اے، ایسا کیا ہے مصطفیٰ جو تم اس طرح کی باتیں کر رہے ہو جانتے ہو میرا وقت قیمتی ہے تو پھر کیوں ضائع کر رہے ہو جلدی بکو پہلیاں مت بھو جاو۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں نے تمہیں کہیں دیکھا زرتو تب سے اسے ملاحظہ فرما رہی تھی آخر بول اٹھی،، جبکہ مصطفیٰ مسکرایا۔۔۔

بلکل لنڈن یونیورسٹی میں اکٹھے پڑھا کرتے تھے میں وہی کلاس میں ہوتا تھا۔۔۔۔

اووووو۔۔۔!!!

مگر بھابی۔۔۔





زرش کچھ نہیں ہو رہا اگر انکی نظر پڑے تو میں یونہی بیہو کروں گا کہ تم لوگوں کو میں نے کسی مقصد کے تحت بلوایا ہے،، مصطفیٰ ہوشیاری سے بولا۔۔۔

کک، کیا بکواس ہے یہ مصطفیٰ تم کیا بک رہے ہو۔۔۔؟؟؟  
عائزہ چلا اٹھی مصطفیٰ نے بے ساختہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھایا جو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔  
کمون عائزہ میں انکے گینگ میں شامل ہوں کیونکہ مجھے انکے گھٹیا عزائم معلوم کرنے ہے،، جب زرا غوا ہوئی تھی تو میں نے ہی عالیان کو انکی بتائی ہوئی لوکیشن سینڈ کی تھی کمون۔۔۔

عائزہ نے اسے دیکھا۔۔۔

تت، تم انکے ساتھ۔۔۔

انکا ہی دشمن بن کر،،، آستین کا سانپ بن کر کیا جو یہ کرتے ہیں۔۔۔

یہ سن کر عائزہ کو سکون ہوا کیونکہ اسکا لب و لہجہ اسکا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

میری بات دیہان سے سنو،،، اسکا عزائم تم لوگوں کو برباد کرنا ہے،،، یہ سن کر عائزہ اور زرش کے پاؤں سے زمین کھسکی،،، خاص کر زرش کو،،، وہ انہیں پیچھلے تمام راز بتا رہا تھا جب رضا کی ان پر حیرت انگیز طور پر نگاہ اٹھی۔۔۔

اوائے یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟

کون۔۔۔؟؟؟  
فصی نے ہو چھا۔۔۔

یہ،،، یہ مصطفیٰ اپنے گینگ کا بندہ۔۔۔

مصطفیٰ کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ دیکھ چکے ہیں جبھی تھوڑا سا مڑا اور انہیں آنکھ و نک کا اشارہ کیا اور جان کر وکٹری کی،،، وہ سمجھ گئے کہ کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔

لیکن۔ ایک تیر سے دو نشانے لینا انکی ہمیشہ سے ہی عادت رہی جبھی وہ رضانے فون اٹھایا اور بہت کلوز کر تصویر لی جس میں عائزہ کا ہاتھ اب تک مصطفیٰ کی گرفت میں تھا نا مصطفیٰ کو اس بات کا علم۔ تھانا عائزہ رضانے ایک پوری پک بھی لی لیکن ہالف جس میں کم۔ از کم اسکا چہرہ نہیں دیکھ رہا تھا رضا ایک بہت بڑا ایڈیٹر بھی تھا اسی ٹائم بہت

مہارت سے زرش کے چہرے کے ساتھ وہ پوری پک ایڈیٹ کر دی دو سے تین پکزیو نہی بنا کر اس نے کسی پرائیوٹ نمبر سے سعیر کو بھیجیں جو کچھ ہی دیر بعد سین ہو گئیں۔۔۔  
سعیر کی یہ دیکھ کر جیسے جسم سے کسی نے روح کھینچی تھی دل زور سے دھک دھک کیا تھا۔۔۔

زرش۔۔۔۔!!

سعیر کا پارا آسمان کو چھوا تھا۔۔۔

جیسی اسی ریسٹورنٹ کے باہر کھڑے جھٹکے سے اس انسان کو فون لگایا جو رضانے فور اٹھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!!

یس ہاؤمے آئی ہیلپ یو۔۔۔!?!

یہ کیا ہو اس ہے کون ہو تم آخر کیا چاہتے ہو اور یہ کیا بیہودگی ہے سعیر دھاڑا تھا۔۔۔

بیہودگی نہیں ہے میری جان،، سچ کے تمہارا خیر خواہ ہوں تمہاری بیوی کا سچ تمہیں بتاؤ اور نہ تمہارے نظروں کے پیچھے وہ کیا کرتی ہے تمہیں نہیں پتہ،،، یہ لوگ سٹی ہو اسپتال کے سامنے ہی انڈور کینے میں بیٹھیں ہیں اپنی بڑی بھابی کے ساتھ اب تم وہاں آکر ابھی دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو،،، سعیر نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا

وہ جھٹکے سے اندر آیا سامنے ہی وہ دونوں مصطفیٰ کے سامنے بیٹھی تھیں اور اس بار زرش ہی اس سے بات کر رہی تھی اور اسکا ہاتھ بائے چانس ٹیبل کے اوپر اور مصطفیٰ کے بائیں ہاتھ میں تھا سعیر نے نا آؤدیکھانا تاؤ جھبی ریسٹورنٹ میں۔ دھاڑا۔۔۔

سعیر اور ایان اپنے آفس سے نئے اینٹرویو لینے کے بعد وہاں آئے تھے ان نے کسی بہت بڑی کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ کرنا تھا جس کی کچھ امپورٹنٹ چیزیں ڈسکس کرنے اور کچھ ریفریشمنٹ کے لیے انڈور کیفے میں آئے تھے۔۔۔

آج کل وہ دونوں ہی تھے شایان ملک سے باہر تھا کچھ کام اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی لیے جبکہ عالیان انج۔ بغیر بتائے چھٹی پر تھا اللہ جانے کیوں۔۔۔

زرش سعیر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

دھاڑا اس قدر بلند تھی کہ زرش کو اپنے کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے جب کہ وہ جگہ سے اٹھ گئی تھی اور عین وقت پر ہی وہہ رضا اسکے سامنے آکر بیٹھا تھا۔۔۔

سعیر لمبے لمبے دھگ بھرتا اس تک آیا اور جھٹکے سے اسکا بازو دبوچ کر اسے بالکل سامنے کیا اور ایک زوردار تھپڑ زرش کے منہ کی زینت بنا جس سے وہ کانپ اٹھی۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!!!!

عائزہ اونچا چلائی تھی جبکہ وہ اس سے زیادہ اونچا۔۔۔

چپ آواز نا آئے مجھے کسی کی،،، زرش اپنی جگہ پر بلکل ساخت ہوئی تھی جب کہ حیرت اور بے یقینی سے سامنے کھڑے اپنے عشق کو۔ دیکھا جس نے آج اس پر ہاتھ اٹھا ڈالا تھا زرش کی آنکھوں سے قیمتی موتی ٹوٹ کر نرم گالوں پر گرے تھے وہ گھر تھرکانپتی ہچکیوں سمیت روئی تھی جبکہ وہ سامنے کھڑا شخص اسے غصے سے گھور رہا تھا جس کا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ دنیا تباہی کر دے۔۔۔

یہ سب تماشا دیکھ کر ایان آگے آیا جو خود بھی بے یقینی سعیر کو دیکھ رہا ہے اچانک اس تک آیا۔۔۔  
سعیر یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔!!!!

بھائی چپ بلکل چپ یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے مجھے کوئی بولتا ہوئی نہیں چاہیے۔۔۔  
وہ دھاڑا جبکہ زرش جو کچھ بھی نہیں بول رہی تھی وہ نہیں بتا پارہی تھی وہ تو عائزہ کے ساتھ یہاں آئی تھی اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔

مگر تم غلط ہو وہ میرے ساتھ یہاں آئی تھی پیچھے سے عائزہ کی آواز پر سعیر نے اسے دیکھا جبکہ ایان نے بے یقینی سے عائزہ جو دیکھا وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!!!

ایان بس اتنا بول پایا جب کہ سعیر پھر دھاڑا۔۔۔

واٹ دا ہیل اسے بچانے کے لیے آپ مجھ سے جھوٹ کیوں بولا رہی ہیں منہ بند اور تم۔۔۔۔!!!!  
تم جھوٹ بول کر آنکھوں میں میری دھول جھونک کر یہاں کیا کرنے آئی ہو،،،، زرش محض روتی ہوئی نامیں سر ہلا پائی جبکہ سعیر نے غصے سے اسکا بازو دبوچا جب رضانے اسکے بازو پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔

اے ہاتھ چھوڑ تو نے تھپڑ مارا۔۔۔۔!!!

وہ خبیث آدمی خباثت سے بولا۔۔۔

چھوڑ،،،،،، چھوڑ مجھے۔۔۔۔!!!!

وہ روتی ہوئی اونچا چلائی اور اس سے اپنا آپ چھڑوانے لگی جب سعیر ایک ہی جھٹکے میں اسکے جانب بھرا۔۔۔





سعیر غصے سے پیچھے ہوا اپنا آپ ایان سے چھڑایا اور زرش کی جانب بھرا جو ڈری سہمی عائرہ سے لگی کھڑی تھی

---

سعیر نے اسے گھورا عائرہ اسکے آگے آئی---

سعیر ڈونٹ یو ڈیر ٹوچ ہر---!!!

بھابی یہ میرا اور اسکا معاملہ ہے پیچھے ہو جائیں---!!!

وہ دھاڑا جبکہ زرش اور اس میں چھپی تھی عائرہ کی گرفت سخت ہوئی تھی---

بکو اس بند کرو سعیر شاہ،، میں لے کر آئی ہوں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اسے میں کے کرائی تھی میں مصطفیٰ سے ملنے آئی تھی---

وہ بول رہی تھی مگر وہ پاگل سر پھرا آدمی سن کہاں رہا جبکہ ایان کو یہ سن کر جھٹکا سا لگا تھا،، فصی رضا کو لے کر نکل جا چکا تھا

جبکہ دائمہ بھی انکے پیچھے ہی لپکی تھی---

ایان نے پیچھے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھا جواب آگے آیا تھا---

میری بات سنو سعیر---!!!

یہ میں نے---

وہ کچھ نابول سکتا جب جھٹکے سے سعیر نے زرش کو۔ کھینچا اور اپنے روبرو کیا۔۔۔۔

بکواس بند۔۔۔۔۔!!!!

بلکل۔ بند۔۔۔۔۔!!!!

کچھ نہیں سننا مجھے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

اور تم، تم۔ چلو یہاں سے ابھی میرے ساتھ تمہارا دماغ میں ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔۔۔!!!

سعیر چھوڑیں، مجھے۔ ہلیز زلیومی۔۔۔۔!!!

سعیر۔ میں نے کچھ نہیں کیا مجھ سے قسم لے لیں۔۔۔۔

وہ روتی چلاتی اسکے پیچھے گھسٹتی چکی آرہی تھی جو بے رحمی سے اسکی حالت کا خیال کیے اسے بری طرح گھسیٹ رہا

تھا، مگر سن۔ کچھ نہیں رہا تھا،،، تنی رگیں،،، غصے سے لال چہرہ،،، لال آنکھیں سعیر نے لا کر بے دردی سے

اسے گاڑی میں پٹا وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔

اور جھٹکے اسے آکر خود ڈرائیونگ سیٹ ہر بیٹھا،،، زرش نے پہلی بار بہت پہلی بار اسکا یہ۔ روپ دیکھا تھا ورنہ آج

سے پہلے اسکا یہ۔ روپ تو اسکے دشمنوں اور جن سے وہ۔ نفرت کرتا تھا انکے لیے تھا زرش بری طرح رو رہی تھی

۔۔۔

سس،،، سعیر۔۔۔۔۔!!!!

میں۔۔۔!!! وہ ہیکچکیوں میں اس قدر بری طرح رو رہی تھی کہ بات تک نہیں کہ جا رہی تھی۔۔۔  
خاموش۔۔۔!!!

وہ ڈرائیونگ کرتا دھاڑا۔۔۔

آواز نا آئے تمھاری۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا کچھ بھی نہیں بکواس بند کرو اور آرام سے بیٹھی رہو ورنہ تمھارے منہ سے نکلنے والے لفظ  
تمھاری تباہی کی طرف راغب نا ہو جائے۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!

وہ تڑپی تھی شدید تڑپی تھی،،، سعیر مجھے،،، آااا،،، آپ کی قسم میں نے کچھ نہیں،،، کیا،،، میں  
کک،، کیوں کک،، کسے سے ملنے جاؤں گی۔۔۔

وہ ہیکچکیوں سمیت صرف اتنا بول پائی تھر تھر کانپتی ہوئی کچھ بول بھی نہیں پارہی تھی جب سعینے زوردار قسم کا  
اسے گھورا۔۔۔

بکواس بند کر کو اپنی زرش شاہ۔۔۔!!!

مجھے کچھ ہیں سننا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تمھیں اس سے بات کرتے اور میرے پاس پورے ثبوت ہے  
تم سچ نہیں جھٹلا سکتی ہو وہ زوردار گھر کے پورچ پر بیک لگا تا دھاڑا زرش ڈر کر اچھلی اور اپنے کانوں پر ہاتھ

رکھے زور دار جھٹکا لگنے سے پیٹ پر جھٹکا لگا جس سے اسے ہلکی ہلکی ٹھیس اٹھنا شروع ہوئی تھی مگر وہ ظالم۔ کچھ  
 بھی سنتا، خیال کرتا، دیکھتا ڈرائیونگ سیٹ سے اتر ادھاڑ سے دروازہ بند کر کے اسکی جانب آیا۔ اور اسکا دروازہ  
 کھولتا سے بے دردی سے باہر نکالا اور اسے گھسیٹتا اوپر لے جانے لگا۔۔۔

Saeerrrrr....!!!!

Doo,,,don't do that ..... iiiiii.....itsss hurting sss,,, saeerrrrr....!!!

وہ درد سے بلبلا کر چلائی مگر آج شاید اسے بالکل ہوش نہیں تھا چلنے کی رفتار درد سے کم تھی جیسی وہ جھٹکے سے رکا  
 اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اوپر کی جانب بھر گیا۔۔۔

سس، سعیر، میرے پر بھروسہ نہیں ہے کیا آپکو یہ،، ہے آپکا یقین آپکی محبت،، پلیزز،، میری بات سنیں

سعیر اسے اوپر لے کر آکر بیڈ پر زور سے پٹخا اور اسکے سر پر کھڑے اسے گھورا۔۔۔

بھروسہ۔۔۔۔!!!!

کیسا بھروسہ زرش سعیر شاہ۔۔۔۔۔

جو تم نے ایک پل میں خاک میں ملا دیا تم نے ہمت کیسے کی مجھ سے جھوٹ بولنے کے زرش،،، اور میرے پوچھے  
بغیر اس بیغرت کمینے آدمی سے ملنے جا۔ے کی وہ۔ دھاڑ زرش ساخت ہوئی۔۔۔

اللہ کی قسم،،، جس کی قسم چاہیے لے لیں سعیر میں نہیں مجھے میرے ہونے والے بچے۔۔۔۔  
وہ کچھ نابول پائی جب وہ دھاڑا۔۔۔۔

بسبس۔۔۔۔۔!!!!

بکو اس بند۔۔۔۔۔

میرے بچے کو بیچ میں نے لانا اور نہ بھول جاؤں گا تم میرا عشق میری محبت ہو۔۔۔۔۔!!!!  
وہ بری طرح سہمی سے درد سے نڈھال ہوئے جارہی تھی جبکہ وہ ظالم اس پر چلائے جارہا تھا۔۔۔۔

میں سچ۔۔۔۔۔!!!

کیسا سچ ہاں۔۔۔۔۔!!!

کس طرح کا سچ زرش شاہ۔۔۔۔۔!!!!!!

سعیر نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا اور اسکے سامنے کیا یہ کیا بکو اس ہے کہہ دو یہ تم نہیں ہو تمہارا ہاتھ نہیں  
ہے تمہارے سامنے لڑکا نہیں اور تم بات نہیں کر رہی۔۔۔۔

وہ ویڈیو اس قدر مہارت سے ایڈیٹ کی گئی تھی کہ سچ جھوٹ کی۔ فرق بالکل واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔  
 زرش کا تو دیکھ کر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو رہا تھا۔۔۔  
 سسس،،، سعیر۔۔۔۔۔

یہ جھوٹ ہے اس نے سعیر کا ہاتھ جھٹکا سعیر نے زور سے آنکھیں بند کیں اور سر ہاتھوں میں گرایا۔۔۔

کیا زرش شاہ۔۔۔!!!

کیا جسے سچ مانو اور کسے جھوٹ تمہیں پتہ کیا۔۔۔؟؟؟  
 مجھے تو تمہاری اس زبان پر بھی آنکھیں بند کر کے یقین آجاتا ہے میں کیا کروں آنکھوں دیکھے اور ان تصاویر کو  
 جھٹلاؤ کہ تمہاری زبان پر یقین کروں کاش۔۔۔!!!  
 کاش میں کر جاؤں پتہ نہیں کیوں دل کہہ رہا کر جاو،،، مگر میں کیسے اتنا بیخیر ت بن کر جھٹکا دوں کیسے  
 ۔۔۔۔؟؟؟؟

سعیر وہ اسکے سامنے آئی اور اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بولی سعیر نے غصے لال  
 انگارہ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔  
 سعیر آپ کو تو آنکھیں بند کر کے یقین ہے نا مجھ پر،،، یاد ہے جب آپ سے میرا نکاح ہوا تھا وہ رات،،، کھلے  
 آسمان کے نیچے میں نے اعتراف کیا تھا کہ۔۔۔

"سعیر شاہ آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں،، آج سے پہلے نامیری زندگی میں آپ کے علاوہ کوئی تھانا ہوگا،، میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ سے اتنی ہی محبت کروں جتنی آپ کرتے ہیں اور میرا رب گواہ ہے،، رنج سے بڑھ کر کوئی میری پاکیزگی کا اور سچائی کا گواہ نہیں ہو سکتا کہ مجھے آپ سے بے حد محبت ہو چکی ہے آپ کے علاوہ میں کسی سے بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی سعیر۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر کہتی آخر میں رودی۔۔

سعیر کا دل ڈوبا تھا مگر غصے میں ہمیشہ وہ جنونی آدمی اندھا گنگا بہرا ہو جاتا تھا۔ آج بھی شاید یہی ہوا تھا اور کس قدر سنگین غلطی کر بیٹھا تھا اپنی ہی محبت پر ہاتھ اٹھا بیٹھا تھا، سعیر نے اسے خود سے دور کیا اور بیڈ پر چھوڑا زرش نے درد اور تکلیف سے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

اور وہ ظالم آدمی اسے اسی حال میں بغیر خیال کیے چھوڑتا وہی کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا وہ اس بے رخی پر مزید رودی۔۔۔۔۔

ادھر ایان نے جب مصطفیٰ کو دیکھا اسکا بھی پارا آسمانوں کو چھو گیا تھا بس پھر نا آؤدیکھانا تاؤ کچھ بھی کہے سنے بغیر غصے سے شدید پاگل ہوتا وہاں سے عائرہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر کھینچتا لے گیا جبکہ مصطفیٰ کی یہ دیکھ رک جان نکلی تھی وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔

اے، ایان شاہ۔۔۔!!!

ایان۔۔۔!!!

میری بات سنو اسکی کوئی غلطی کوئی قصور نہیں ہے اسکا۔۔، میں نے بلایا تھا اسے، مجھے اس سے ضروری بات کرنی تھی وہ اسکے پیچھے بھاگتا چلایا ایک بھائی کا غصہ تو وہ دیکھ چکا تھا اور دوسرے سے بھی وہ وہی امید رکھتا تھا کیونکہ شاہوں کا غصہ جب آسمانوں کو چھوتا ہے تو کوئی بھی انکے قہر سے کسی کو نہیں بچا سکتا۔۔

ایان نے جھٹکے سے عائرہ کو گاڑی میں پٹھا اور ایک خونخوار نظر پیچھے مڑ کر مصطفیٰ پر ڈالی۔

کیا تکلیف ہے، جان نہیں پیاری کیا۔۔۔!!!

وہ دھاڑا۔۔۔۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے ورنہ جان سے مار دوں گا اسے بھی اور تمہیں بھی۔۔۔

ایان۔۔۔!!!!

مصطفیٰ تڑپ گیا۔۔۔

دیکھو ایان اس نے کچھ نہیں کیا کریا یقین کرو میں نے بلایا اسے کسی ضروری کام سے قسم لے لو۔۔



تجھے تو میں بعد میں دیکھو گا، تیرا نام و نشان نامٹایا اس دنیا سے تو میرا نام ایان شاہ نہیں۔۔۔۔!!!  
 وہ جھٹکے سے اسے دھکا دیتا خود ڈار یونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور ایک نظر اپنے ساتھ والی سیٹ پر اس ڈری سہمی  
 معصوم گڑیا پر ڈالی جو آنکھوں میں درد حیرانی اور سہمی ہوئی اسے ہی دیکھ رہی تھی ایان نے خونخوار گھوری سے  
 اسے نوازہ اگر وہ سچ بول کر ملنے آجاتی تو وہ کبھی بھی اس کو کچھ ناکھتا مگر اب کیا قہر ڈھائے گا یہ معلوم ناکھتا۔۔  
 عائرہ نے کچھ کہنے کے لیے ابھی لب واکیے ہی تھے کہ احان نے گھور کر اسکے قریب جا کر اپنے ہونٹوں پر  
 شہادت کی انگلی رکھی اور اسے چپ رہنے کا کہا عائرہ نے فوراً سے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھی اور سہمی ہوئے  
 اسے دیکھا۔۔۔

بکو اس ناکر نامیرے ساتھ کسی بھی قسم کی جو کر چکی ہو بہت ہے دماغ گھمانے کے لیے مزید ناگھمانا کہ تمہارا ہی  
 نقصان ہو جائے منہ بند رکھنا اب اپنا۔۔۔۔

پر ایان میری بات تو سنو۔۔۔۔

مجھے جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے سے سخت نفرت ہے عائرہ شاہ۔۔۔۔

منہ بند۔۔۔۔۔

اور دھوکا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔!!!!

ایان نے اسٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارا عائرہ جگہ سے اچھی اور بس محض نفی میں سر ہلا سکی تھی۔۔۔۔۔  
تمھاری وجہ سے اس معصوم زر کو تھپڑ پڑ گیا۔۔۔۔۔

کیا کیا تم نے عائرہ۔۔۔۔۔؟؟

مجھے تم سے امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

سب ختم کر کے رکھ دیا تم۔ نے سب ختم وہ زور سے دھاڑا عائرہ سر جھکا گئی اور لگاتار ہچکیوں سے روتی رہی۔۔۔۔۔  
ایان تیز سپیڈریش ڈرائیو کرتا گھر پہنچا تھا گاڑی دو تین جھٹکے کھا کر پورچ میں رکی۔۔۔۔۔  
ایان اپنے سیٹ سے اتر اور عائرہ کی سیٹ سے آکر اسے باہر نکالا۔۔۔۔۔  
اسے اسی طرح اپنے ساتھ کھینچتا وہ کمرے میں لے کر آیا اور  
آکر جھٹکے سے بیڈ پر پٹخا۔۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔۔۔!!!

دروازہ بند کرتا وہ پیچھے مڑتے ہی دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

کیا بکو اس ہے یہ عائرہ ایان شاہ۔۔۔۔۔!!!

بکواس کرو۔۔!!

وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا عائرہ بے ساختہ پیچھے جو کھسکی تھی۔۔

اا،، ایان۔۔!!

میری بات سنیں۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا وہ روزانہ مجھے،،، فف،، فون کر کے،، بب،، بلاتا تھا،،، مم،، میں ڈرتی تھی کہ وہ کہیں  
،، مم،، جھے آپ سے دد،، وورنا کر دے۔۔

شٹ اپ۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ۔۔!!!

عائرہ۔۔!!!

تم مجھ سے ایک دفعہ بکواس تو کرتی کی کیوں نہیں آخر کیوں۔۔!!

وہ بال پکڑتا دھاڑا۔۔!!!

جب کہ عائرہ مزید سہمی۔۔

تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔

اہہہ۔۔!!!!!!

وہ اسے چھوڑتا مڑا،،، اور بے حد غم و غصے میں شدید ادھر سے ادھر کمرے میں چکر کاٹنے لگا،،، دماغ پوری طرح گھوم چکا تھا آخر عائرہ اس سے ملنے کی ہی کیوں،،، اسے نہیں برداشت اپنی چیزوں میں شراکت وہ تو اسکی جان تھی اسکی زندگی اسکی روح وہ اس کمینے سے ملنے کیوں گئی جھوٹ بول کر اوپر سے آخر کیوں۔۔۔!!!

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ عائرہ پر شدید قسم کا۔ دھاڑا تھا یہاں تک کہ ہاتھ اٹھتے ہوئے بھی رک گیا تھا۔۔

عائرہ۔۔۔!!!

وہ غصے سے پاگل ہوتا غرایا۔۔۔!!!

عائرہ بیڈ پر بیٹھے ایک دم سے سمٹی تھی۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

وہ روتے ہوئے پکار بیٹھی۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!!

جسٹ شٹ اپ عائرہ ایان شاہ۔۔۔!!

وہ غصے سے پاگل ہوتا مڑا اور اسے جبرے سے دبوچ کر۔ غرایا عائرہ درد سے سسک کر رہ گئی تھی۔۔۔

"سی" --!!

منہ سے سسکی برآمد ہوئی جس کو ایان نے پاگل ہوتے اپنے لبوں سے چنا تھا،، لمس میں اس قدر سختی تھی کہ وہ اسکی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی،، مچل کر رہ گئی۔۔

ایان اپنی کھردری انگلیاں اسکی کمر میں دھنستا سے مزید قریب کر گیا پوری طرح اس معصوم کا سانس الجھا کر اس پر غصے میں ہی ترس کھاتے پیچھے ہوا اور اسے دیکھا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی عائرہ ایان شاہ میری اجازت کے بغیر اس گھر کی دہلیز کو پار کرنے کی،، آج تک تم نے میرا پیار دیکھا،، میری نرمی دیکھی آج تم میرا وہ روپ دیکھو گی جو شاید میں تمھیں کبھی نادیکھانا چاہتا ہوں۔۔ وہ اپنے بازو فولڈ کرتا اسے تکیے پر دھکا دیتا اس پر جھکا۔۔

ا،، ایان۔۔!!!

ایان میری بات سنیں۔۔۔

ایک دفعہ سن لیں کہ میں نے کیوں کیسے اور کس وجہ سے جھوٹ بولا اور کیوں گئی۔۔

آئی سیڈشٹ اپ۔۔!!!

وہ اسکے قریب زور دار غرایا عازرہ نے اپنا چہرہ ٹٹکرتے پیچھے کیا تھا اور آنکھیں زور سے بند کیں،،، ایان نے اسکے نرم ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسنائی اور تکیے سے لگایا وہی شدید جنون اور غصے میں وہ اس پر مکمل حاوی ہوا تھا،،، گردن پر جان لیوا،، اور شدت بھرا لمس عازرہ کو سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

مت کریں۔۔۔!!!

خدا کا واسطہ محبت کو مت۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ایان نے یکدم اس پر جھک کر اسکی بولتی بند کروائی تھی،،، کافی دیر بعد وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشا پیچھے ہٹا اور غصے سے اسکا ڈراسہا آنسوؤں سے بھرا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

وہ پھر پکار بیٹھی۔۔۔

وہ سن کہاں رہا تھا جہی اسکے گالوں پر جھک کر وہ قیمتی آنسو اپنے لبوں سے چنے،،، ایان اسکی گردن پر جھکا اور جا بجا شدت،، اور غصے بھرا لمس اسپر چھوڑنے لگا وہ مچلتی آنسو بہاتی رہ گئی۔۔۔

ایان۔۔۔!!!

میں نے غلطی کی ہے مگر آپ تو محبت کو مت روندھیں۔۔۔

آپ کی لیے یہ قیمتی محبت ہے نا۔۔۔

کونسی محبت کی بات کرتی ہو تم عائرہ شاہ۔۔۔!!!

ہاں۔۔۔!!!

محبت میں سب سے پہلا رشتہ اعتبار کا ہوتا ہے بھروسے کا ہوتا ہے اور تم نے آج وہ اپنے ہاتھوں سے ختم کیا ہے کم از کم تمہیں اپنے معاملے میں مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھے۔۔۔ وہ کہتا دانت پیس کر دوبارہ اس پر جھکا تھا، عائرہ صرف روتی رہ گئی ڈھلتی رات کے ساتھ ایان کی بھرتی شدتیں اور بے باکیاں بھرتی رہیں، وہ اپنا تمام غصہ اس چھوٹی سی جان پر نکالتا اپنی وحشت کو کم کرتا رہا اور عائرہ آنسو بہاتی رہ گئی۔۔۔۔

تجھے بن جانے،،،، بن پہچانے میں نے ردے سے لگایا،  
پر میرے پیار کے بدلے میں تو نے مجھ کو یہ دن دکھلایا،  
جیسے برہا کی رت میں نے کاٹی تڑپ کے آہیں بھر بھر کے  
جلے من تیرا بھی کسی کے ملن کو،،، انامیکا تو بھی تڑپے





زندگی کے ہر مور پر اونچی چیز پسند کرنے والا،،، ہر چیز کو پڑھ کر لینے والا آج اس نے کیسے کسی گندے نالے کی مکھی کو خود پر بیٹھنے دیا تھا،، کیسے اس کو اپنی حسین پر سکوں زندگی سے کھینے دیا تھا ااااا۔۔۔

کیا نہیں کیا اسکے لیے اس نے،،، گھر لے کر دیا،، اس کا بائیاں ہاتھ بنا اس کو کتنی محبت دی،،، اسے کتنا مان دیا عزت دی مگر اس نے کیا کیا اتنی بڑی طرح ڈس لیا کہ اب اسکا زہر اندر سے اسے ختم کر۔ رہا تھا۔۔۔

لوگ سہی کہتے ہیں سانپ کے زہر سے خطرناک تو محبت کا زہر ہے جو انسان کو بالکل خاموشی سی اندر سے ختم کر دیتا ہے،، اتنا گہرا کے انسان مر کر رہ جاتا ہے۔۔۔۔

وہ بے حد غم و غصے میں اپنے کمرے میں بالکل اندھیرا کر کر بیٹھا تھا وہ جسے اندھیرا پسند نا تھا،، جسے ہر سوراہی پسند تھی آج وہ اندھیرے میں بیٹھ کر سکون حاصل کر رہا تھا کیونکہ ایسا ہی اندھیرا اسکے دل میں چاہ گیا تھا وہ ٹوٹا تھا بکھرا تھا گرچہ کا تھا ایسا گر تھا کہ اب اٹھنا ناممکن لگ رہا تھا،، محبت جس پر اندھا اعتبار کیا تھا ٹوٹ گیا تھا،، محبت اسکے لیے گا کہ بنی تھی ایسی گندی گالی کہ دوبارہ اپنی زندگی میں محبت نامی لفظ شامل کرنے کی قسم کھائی تھی اور لڑکی اس لفظ سے بھی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ۔ کمرے میں ایک ٹیبل پر دونوں کہنیاں رکھے مدہم۔ لیپ کی روشنی میں ایک گلاس میں سٹرنگ رکھے اور ساتھ ہی سگریٹ سے بڑھی ایش ٹرے پڑی تھی جو اسکی پوری سگریٹ کی ڈبی پی جانے کی چغلی کھا رہی تھی کال انگارہ آنکھیں،، جو رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔،، بھیگی پلکیں،،، دل پھٹ رہا تھا،،، غصے سے لال ہوتا چہرہ دل تو کر رہا تھا سب تہس نہس کر دے اپنی ذات کو ختم کر دے خود کو دور تو وہ پہلے کی کر چکا۔ تھا وہ سب چھوڑ کر پیرس چلا آیا تھا،، سب کچھ چھوڑ کر صرف سنبھلنا چاہتا تھا وہاں نہیں جانا چاہتا تھا جہاں اس کا نام۔ و نشان بھی ہو،،، وہ اس تصویروں کو۔ ٹیبل۔ پر رکھے انہیں گھور رہا تھا،،، جو اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کر کے گئی تھی،،، وہ اسے اپنے۔ ہاتھوں سے ختم کرنا۔ چاہتا تھا مگر افسوس وہ یہ نہیں کر۔ سکتا تھا وہ اتنا بڑی ویلن تھی،،، اتنی بڑی ناگن کے جس کا زہر اتنا شدید تھا کہ وہ تو مر رہا تھا مگر صد اشکر کہ اسکی بہن بھائی یا کسی اور تک یہ زہر ناگیا،، وقت سے پہلے ہی اس نے اپنی اصلی شکل دیکھا دی تھی مگر آج وہ اپنی زبان سے پہلی دفعہ کسی کو بد عادی نے چلا تھا اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ اسکی اپنی محبت تھی جس سے آج وہ بے انتہا نفرت کرتا تھا۔۔۔

میں تمہیں بد عادی تھا ہو عرشہ عرف فامیہ حمدانی،، میں تمہیں بد عادی تھا ہوں کہ تمہیں بھی کسی سے محبت ہو شدید ہو مگر میری طرح تم بھی تڑپو وور ہو و مگر وہ محض تمہارے لیے ایک دھوکا فریب ثابت ہو تم تل تل مرو مگر تمہیں وہ نصیب نا جسکی تم طلب گار ہو وہ بھیگی پلکوں اور نم لہجے میں غرایا تھا اور گلے میں سٹرنگ انڈیلی تھی،،، اور جھٹکے سے گلاس پر دباؤ دے کر گلاس توڑا تھا اور اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف

کی تھی تو ارادہ کیا تھا کہ دوبارہ اس لڑکی کی تلاش نہیں کرے گا اور ناسکی وجہ سے کسی کو ازیت دے گا خود تو وہ ازیت کے انتہا میں تھا مگر پتھر دل بننے کی قسم کھالی تھی۔۔

کون ہے جس نے یہ حال کیا تیرا۔۔

کون ہے جسے اتنی آسانی سے میسر رہا تو۔۔۔

علیشہ لاہور واپس اچکی تھی آج دوسرا دن ہوا تھا اسے واپس آئے اور آتے ہی ٹی وی پر چلتی نیوز نے اس کے سر پر آسمان گرایا تھا اب بھی وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔

احان بے گناہ ہے وہ زندہ وہ اسکا گنہگار نہیں ہے وہ اسکے حق میں گواہی دینا چاہتی تھی مگر کیسے کیا کرے،، یہ اپنی دوست راحیلہ کے ریفرنس سے یہاں کسی گھر میں رہ رہی تھی مگر اب جو بات اسے پتہ چلی تھی اس حالات میں اسکا چھپ کر چپ بیٹھے رہنا ناممکن تھا۔۔

اس نے تہیہ کیا کہ وہ تھانے جائے گی اور اپنے زندگی ہونے کا ثبوت دے گی احان کو رہا کروالے گی انشاء اللہ۔۔۔

لیکن اگر اس طرح کرنے پر وہ پھر نمبرہ کے ہاتھ چڑھ گی تو، تو کیا ہوگا۔۔

کیا مجھے صبر کا گھونٹ پینا چاہیے وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔

نن،،، نہیں۔۔۔!!

احان بے گناہ ہے۔۔۔

اور ظاہرہ بغیر کسی گواہ ثبوت کے اسے سزا تھوڑی ہوگی عدالت تک تو بات جائے گی میں گواہ بن کر جاؤں گی

۔۔۔

مجھے صبر کرنا ہو گا احان کے لیے اور اپنے لیے اس بار میں چپ نہیں رہوگی ایک ایک بات میں بتاؤں گی کہ میرا قتل کرنا چاہا تھا نمبرہ حمدانی سے سب بتاؤں گی بس اب یہ ظالم عورت دیکھتی جائے اسکا ٹائم ختم۔۔۔

دی اینڈ۔۔۔!!!

رات کا پہرہ ہو رہا تھا زرش جسے سعیر بیڈ پر پھینک کر اسی بری حالت میں باہر بڑھ گیا تھا اور مڑ کر نادیکھا وہ کس حال میں ہے وہ ٹھیک بھی ہے زندہ بھی ہے کہ نہیں زرش درد سے وہاں دہری ہوتی کراہتی رہی مگر اس ظالم نے نا آنا تھا وہ نا آیا البتہ اپنے ہونے والے بچے کا خیال کرتے ہوئے وہ خود اٹھی اور اٹھ کر باہر جانا چاہا مگر دو قدم بھی ناچلا گیا کیا کرے کہاں جائے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا کہ باہر آواز جانے سے قاصر تھی مگر ایسے درد میں وہ کیسے بیٹھ سکتی تھی جی "ہمت مرداں مدد خدا" کے تحت اٹھی اور دیوار کا سہارا لیتی ہوئی قدم قدم باہر آئی، جیسے باہر نکلی تو اوپر والے پورشن میں ایسے جیسے الو بول رہے تھے سناٹا چھایا ہوا تھا ہو کا عالم تھا زرش نے درد اور سناٹے سے ڈر کر جھر جھری سی۔۔۔



خالہ وہ نہیں،،، ننن،،، نہیں ہیں کلک،،، کمرے میں وہ چچ،،، چھوڑ کر چچ،،، چلے گئے،،، مم،،، میں بلاتی رہ گئی  
 ،،،،، ان نے مڑ کر نادیکھا وہ،،،،، چلے گئے خالہ،،، نننن،،، نہیں آئے وہ۔۔۔!! ور روتی بلکتی  
 درد سے دھری ہوتی اپنی تکلیف بیان کرنے سے نارک پائی۔۔۔

چلا۔ گیا کہاں چلا گیا میری جان اچھا اٹھو میرا بچہ کمرے تک چلو وہ اسے سہارا دیے سیدھا کھڑا کرنے کی تگ و دو  
 میں آگے لیے بھری مگر وہ پھر دو قدم کے فاصلے پر ڈگمگا گئی۔۔۔

نن،،، نہیں خالہ بہت پین ہے نہیں بلا جا رہا وہ روتے ہوئی گویا ہوئی ساری بیگم نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔

ارے میری جان تم سے تو واقعی نہیں چلا جا رہا یہ سعیر کہاں گیا تمہیں چھوڑ کر اسے کوئی احساس بھی ہے کہ  
 نہیں وہ جیسے تیسے اسے کیے کمرے میں داخل ہوئیں زرش نے مشکل سے بیڈ تک کا فاصلہ طہہ کیا اور بیڈ پر ڈہہ گئی  
 سارہ بیگم نے ڈرے اور پریشانی سے اسکی یہ حالت دیکھی وہ خود بھی گھبرائی تھیں آخر اتنا پین کیوں وہ فوراً باہر  
 نکلی شاہ صاحب کو آواز دینے پیچھے زرش اونچے سانس لیتی بیڈ پر سیدھا لیٹی تھی۔۔۔

شش،،، شاہ۔۔۔!!!!!! ششش،،، شاہ صاحب کدھر ہیں آپ وہ،،، وہ شاہ صاحب وہ کمرے میں ہانپتی آئیں  
 تھی شاہ صاحب نے انہیں دیکھا۔۔۔

اللہ خیر کیا ہے،، کیوں شور مچا رہی ہو کیوں چلا رہی ہیں آپ کیا ہو گیا۔۔۔؟؟؟ ایسے ہانپ کیوں رہی ہیں  
 ---؟؟؟

شاہ صاحب وہ زر،، زرش کی طبیعت بہت خراب اس سے بات تک نہیں ہو رہی سیر یہ لڑکا پتہ نہیں کہا چلا گیا نا  
 ایان دیکھ رہا نا کوئی اور گھر پر ایسے جیسے الو بول رہے ہیں آپ کچھ کریں ڈرائیور سے کہیں ہاسپٹل لے  
 چلے۔۔۔

کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہی ہیں سارہ بیگم ڈرائیور لے کر جائے گا اس کو اس حالت میں ہم گاڑی نکالتے ہیں  
 آپ لے کر آئیے انہیں۔۔۔

شیور۔۔۔!!! وہ بھاگی اندر گئیں اور زرش کے پاس آئیں جہاں اب ایہا موجود تھی جو یہ سب شور سن کر بھاگی  
 باہر آئی تھی۔۔۔

بھابی۔۔۔!!!! بھابی ہوش کریں کیا ہوا ہے آپ کو ایہا زرش کا نخ ٹھنڈا پڑتا ہا تھا ملتی بولی۔۔۔

ایہا۔۔۔!! کیا ہوا بیٹا بھابی سارہ بیگم اسکی بات سن کر آگے آئیں اور سامنے دیکھ کر جیسے جسم سے جان نکلی تھی  
 زرش ٹھنڈی یکھ پڑتی سفید رنگی کرتی پر لگا خون دیکھ کر جیسے سانس اکھڑنے لگی تھی۔۔۔۔  
 زرش۔۔۔۔!!!!!!

شاہ صاحب جلدی کریں بچی کی طبیعت بگڑ رہی ہے وہ دھاڑیں شاہ صاحب کے ہاتھ پاؤں پھولے وہ خود کسی بھی  
 چیز کو دیکھے سنے بغیر اوپر آئے اور آکر زرش کو گود میں لیا اور نیچے کی جانب بھاگے دو سے تین سڑھیان پھلانگ  
 کر اترتے وہ تیار کردہ گاڑی میں اس کو بیٹھاتے وہاں سے نکلے تھے انکے ساتھ ہی سارہ بیگم ایہا کو فھر پر ہی چھوڑا  
 تھا سعیر آئے تو اسے انفارم کر دے مگر وہ اتا تب نا۔۔۔۔

زر۔۔۔!! سارہ بیگم اسکی ہتھیلیوں کو رگرتی بولیں مگر وہ درد کے مارے بیہوش ہو چکی تھی،، زرش میرا بچہ،،  
 ہوش کرو بیٹا وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھے بولیں جب اچانک بہت اچانک انکی نظر گلابی کاٹن کینڈی کی طرح پھولے  
 گال پر پڑے تھپڑ کے نشان پر پڑیں ساری بیگم کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔۔۔

یہ،، یہ نشان،، یہ کس چیز کا نشان ہے یہ تو کسی تھپڑ،، سعیر،، سارہ بیگم نے نامیں سر ہلایا نہیں نہیں،،، میں  
 خود سے کوئی اندازہ نہیں۔ لگا سکتی ہر گز نہیں ہو سکتا جو میں سمجھ رہی۔ وہ غلط ہو مگر یہ نشان۔۔۔۔!!  
 کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچے وہ لوگ زرش کو لے کر فوراً سے پہلے اندر کی جانب  
 بڑھے۔۔۔



ایمر جنسی وارڈ میں باہر سارہ بیگن ادھر سے ادھر چکر کاٹی ہوئی بے حد بے چین تھیں جبکہ شاہ صاحب اس پاگل انسان کا نمبر ڈائل ہر۔ ڈائل کر۔ رہے تھے جو مسلسل سوئچ آف جا رہا تھا۔۔۔  
جسہی کچھ دیر میں ڈاکٹر باہر آئی سارہ بیگم لپک کر۔ انکی۔ جانب بڑھیں۔۔۔

کک،، کیا ہوا۔ ڈاکٹر سب ٹھیک ہے زرش ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔!!!

دیکھیے آپکی بہو کی کنڈیشن بہت نازک ہے وہ بے حد کمزور ہیں آپ کو پتہ ہے انہیں کیئر کی ضرورت ہے ان تو حد ہوگی کتنی گہری چوٹ لگی ہے انہیں یہ آپ وقت پر لے آئیں ورنہ بہت۔ برانقصان ہو سکتا تھا مسز شاہ،، اور یہی نہیں آپکی بہو کے منہ پر پانچ انگلیوں کے نشان واضح ہو رہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی بہو پر کوئی تشدد یا ظلم ہوا ہے کہیں آپ لوگ اور آپکا بیٹا مسٹر قریشی کی بیٹی۔۔۔

شٹ اپ وہ ابھی مکمل بول نہیں پائیں جب سارہ بیگم دھاریں ڈاکٹر نے پہلو بدلہ۔۔۔

دھاڑنے سے سچ نہیں بدلتا مسز شاہ،، سچ یہی ہے کہ آپکی بہو پر تشدد ہوا ہے صاف ظاہر ہو رہا ہے انکی زہنی اور جسمانی حالت سے ویسے تو یہ پولیس کیس ہے مگر آپکے گھر کا معاملہ ہے آپ سلجھائیں۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں۔ ہے ڈاکٹر ہم اپنے گھر کا معاملہ خود سلجھا سکتے ہیں شاہ صاحب کی آواز پر ڈاکٹر نے دیکھا وہ میڈیسن کی لسٹ اور ہدایت دیتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

سارہ بیگم نے شاہ صاحب کو دیکھا شاہ صاحب نے انہیں گھورا آپکا سپوٹر فون آف کر کے کہاں گیا ہے اور ڈاکٹر کی باتوں نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے۔۔۔

ایسے مت بولیں شاہ صاحب ضرور غلط فہمی ہوئی ہے سعیر ایسا نہیں کر سکتا مجھے میری پرورش پر یقین ہے،،، میں زر سے پوچھتی ہوں آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔

جائیے اور پوچھیے۔۔۔ شاہ صاحب رخ موڑ کر کھڑے ہوئے تھے غصے سے مٹھیاں بھیج کر۔۔۔

سارہ بیگم چلتی اندر آئیں اور زر کے سر پر ہاتھ پھیرا جو سسک رہی تھی۔۔۔

زر بیٹا۔۔۔ سارہ بیگم نے پیار سے پکارا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

سارہ خالہ وہ دیکھتے سسک دی۔۔۔

کیا ہوا۔ میرے بچے کو کیوں ایسے رو رہا ہے اب بھی پین ہے بیٹا۔۔۔

ن،، نہیں خالہ مجھے گھر جانا۔ ہے اپنے گھر ماما کے گھر پلیز مجھے گھر واپس نہیں جانا۔۔۔

لل، لیکن کیوں بیٹا ہوا کیا ہے تمہیں کسی نے کچھ کہا سعیر نے کچھ کہا مجھے بتاؤ۔۔۔

نن،، نہیں بس گھر،، وہ سسک سسک کے رو دی سارہ نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

سعیر نے مارا ہے تمہیں ڈر اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں پوچھ گئی زرش اور سسک دی۔۔۔

ہاتھ اٹھایا ہے غلط فہمی کی بنا۔ پر میں عائرہ بھابی کے ساتھ باہر گئی تھی وہاں۔ وہ کسی سے ملنے گئی تھی میں تو کسی کو۔ جانتی نہیں تھی بھابی لے کر گئی۔ تھی مگر۔۔۔۔۔ وہ سسک سسک کر روتی ہوئی ساری بات بیان کر گئیں جسے سنتے سارہ بیگم کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور کانوں سے دھونیں نکلے سعیر پر شدید روی آیا اگر وہ سامنے ہوتا تو شاید اسکا منہ سلامت ناپتتا مگر بد قسمتی سے وہ منہ چھپائے یہ کانٹ کر کے بیٹھا تھا۔۔۔

میری جان میرا بچہ مجھے معاف،، معاف کر دو میری جان،، تمہارے ساتھ میرے پاس الفاظ نہیں میرا بچہ۔۔۔

پپ، پلیز خالہ آپ شرمندہ نہیں کریں اپکا کیا قصور پلیز زرا آپ ایک احسان کر دیں مجھے میرے گھر چھوڑ دیں  
پلیز زرا خالہ۔۔۔

خالہ کی جان،، خالہ اپکو۔ اپکے گھر چھوڑے گی آو میرے ساتھ اور سعیر اسکو تو میں چھوڑوں گی نہیں وہ کہتی باہر  
نکلے اور شاہ صاحب کو ڈسچارج پیپر بنوانے کا کہا جبکہ خود کو غصے سے نار مل کرتی وہاں چکر لگانے لگیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ قریشی ہاؤس پہنچے تھے زرش کو وہاں دیکھ کر جہاں سب خوش ہوئے وہی اسکی حالت اور  
ساس سسر کو دیکھ کر حیران زرش توجہ سے آئی تھی وہ ماں کے پہلو سے نکلی نہیں تھی جبکہ سارہ بیگم اور شاہ  
صاحب چپ چاپ بیٹھے تھے شاہ صاحب کو سب بات وہ دوران راستہ بتا چکی تھیں۔۔۔

سارہ بیگم نے آمنہ اور سب کو زرش کی حالت کا بتایا اور سب واقع تو عالیان ہتھے سے اکھڑا۔۔۔

اسکی ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی خالہ آپکے بھروسے چھوڑا تھا اسے اور اپنے۔۔۔

عالیان۔۔۔!!!! ماں نے اسے گھور کر چپ رہنے کا کہا۔۔۔

مگر مہمما سکی ہمت کیسے ہوئی کیسے اٹھایا اس نے زر پر ہاتھ۔۔۔

ہماری بہن لاوارث نہیں۔ ہے خالہ کہ آپکا بیٹا اسے پر ہاتھ اٹھائے لیا اس پر ظلم کرے ہوتا کون ہے وہ اب  
احان دھاڑا۔۔۔

ہمیں معاف کر دو بچو مجھے خود نہیں پتہ یہ سب کیسے ہو گیا اگر مجھے پتہ ہوتا تو کبھی نا۔ ہوتا۔۔۔

زرش اب واپس نہیں آئے گی شاہ،، احد نے بے حد سخت لہجے میں کہا تو شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔۔

میں تمہیں فورس نہیں کروں گا احد تمہاری بیٹی ہے سعیر کو جب تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا تم نے  
بھیجنا اسے اسکی یہی سزا ہے باقی اللہ نگہبان وہ خود بھی کہہ کر ر کے نہیں بلکہ وہاں سے نکلتے چلے گئے سارہ بیگم نے  
ایک بار پھر معافی مانگتی باہر بڑھیں کیونکہ نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا انکو سعیر نے،، پیچھے زرش پھوٹ  
پھوٹ کر روتی ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی جب آمنہ چلائیں۔۔۔

زرش۔۔۔!!!

زر میرا بچہ۔۔۔!!!

اٹھو بچے آنکھیں کھولو جان۔۔۔۔۔!!!!

احد۔۔۔۔۔عالی۔۔۔۔۔!!!!

مما میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں،، عالیان بھاگا گیا تھا ڈاکٹر کو کال کرنے جبکہ احد اسے اٹھا کر اوپر کہ جانب بڑھے تھے

---

صبح ایان کی آنکھ کھلی تو جسم جسے ٹوٹ سار ہا تھا وہ بیڈ پر سیدھا لیٹا ایک جان لیوا انگریزی لینے کے بعد اٹھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ادھر ادھر دیکھا خلاف توقع عازرہ آج بیڈ پر نہیں تھی ایان نے ان جانے میں ادھر ادھر دیکھا۔۔

عازرہ۔۔۔۔۔!!!!

ایان نے اسے آواز دی مگر نادر کوئی آواز۔ نا آئی ایک منٹ محض ایک منٹ میں ایان کورات کا سارا واقع یاد آیا تھا،،، ریسٹورنٹ سے لے کر گھر آنے تک جہاں کچھ غصہ عازرہ اور مصطفیٰ پر بھی آیا وہی کچھ غصہ خود پر اور اپنی کی جانے والی گھٹیا ترین حرکت پر بھی آیا وہ غصے کا اتنا تیز تو نا تھا نا ہی وہ اتنا پاگل تھا کل کیا ہوا تھا،، سعیر،، سعیر نے بھی تو زور،، وہ بے وجہ اس سب میں گھسیٹی گئی تھی ایان نے زور سے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔۔۔

عائزہ باہر آؤ کہ دھر ہو یا مجھے بات کری تمہیں آواز نہیں آرہی کیا باہر آؤ اب کہ باروہ چبا کر اور تھوڑا سختی سے بولا مگر نادر کوئی آواز کوئی نا آیا۔۔۔

ایان کو بے چینی سی ہوئی وہی چھٹی حس بہت کچھ ہونے کا احساس دلارہی تھی رات جو کچھ ہو چکا تھا صبح سب ٹھیک ہوا میو سیبل وہ گھبراہٹ کے مارے اٹھا اور 4 قدم کا۔ واش روم کا فاصلہ وہ دو قدم میں طہہ کرتا واش روم تک آیا وہی ہر دو سیکنڈ کے دوبارہ عائزہ کے نام کی صدا لگاتا دروازہ ناک کر گیا مگر وہ دروازہ جیسے کھلتا چلا گیا،، ایان حیرت سے کنگ آگے قدم بڑھاتا گیا مگر اندر کوئی نا تھا۔۔۔

ع،، عائزہ۔۔۔!!! کدھر نیچے،، نیچے ہوگی کل کے بعد بلا نہیں رہی،، ہم سہی۔۔۔!!! مطلب غلطیاں بھی خود کی اور ایٹیوڈ بھی ہمیں ہی یہ نہیں ہو ایک دفعہ آکر بات کلیر کریں۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا" سر سیلی نہیں کیا واقع ایان شاہ تم کہہ رہے ہو یہ اچھا تو کل کونسا طریقہ تھا جو تم نے ازما یہ تم نے سنی،، تم نے کلر یفیکشن کا موقع دیا بات سنی،، اسکو کہنے دیا واللہ آج یہ بات کہتے بہت عجیب اور سنگی آدمی لگ رہے ہو۔۔۔

وہ جلدی سے خود اپنی واڈروب سے کپڑے نکلاتا جو ڈریس ہاتھ میں کھا اسے کے کر۔ واش روم چلا۔ گیا 10 منٹ کے بعد وہ جیسے باہر آیا بغیر بال بنائے ٹاول پیگ کرتا بالوں میں۔ ہاتھ پھیرتا انہیں ٹھیک کرتا نیچے بڑھا تھا

---

عائزہ۔۔۔۔۔!!!

جلد جلد سڑھیاں اترتے کچن کی طرف۔ نظر اٹھاتے اسے دیکھنے کی تو دو میں اترتا آخری آری میں منہ مے بل گرا جب سارہ بیگم نے تھا۔۔۔

آیان۔۔۔۔۔!!!

یہ کیا ہے چوٹ تو نہیں لگی کس جلدی میں ہو کیا ہو عائزہ کو ڈھونڈھ رہے ہو بیٹا وہ تو نہیں ہے یہاں۔۔۔۔۔!!! وہ اسے تھا متی اٹھاتی بولیں ایان۔ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

نن،، نہیں ہے مطلب نہیں نہیں آپکو غلط فہمی ہوئی ہے ماما وہ یہی ہوگی کیونکہ وہ کمرے میں نہیں ہے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔!!! ایان پاگل ہو گئے ہو کمرے میں نہیں ہے تو کہاں جائے گی وہ یہاں نہیں ہے میں جب سے اٹھی بلکہ سوئی کہاں ہو ہا سپٹل سے ابھی آئی ہوں۔۔۔

ہا سپٹل ل خیریت۔۔۔۔۔!!! ایان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔



ہاں وہ زرش کی طبیعت خراب تھی سعیر کہاں ہے، کہاں سے یہ بے شرم انسان اسکو آج بخشوں گی نہیں یہ ہے میری تربیت اسکی ہمت کیسے ہوئی زر کو ہاتھ لگانے کی اسے تھپڑ مارنے کی وہ دھاریں ایان جگہ پر ساکت ہوا تھا سارہ بیگم کا منہ غصے سے لال ہوا تھا آج پہلی بار انہیں غصے میں دیکھا تھا۔۔۔

"اگر انہیں پتہ لگ گیا کہ عائرہ کے ساتھ رات غصے وحشت میں پاگل ہوتے میں کیا کر۔ چکا ہوں تو یہ تو مجھے گھر سے نکال دیں گی مگر عائرہ ہے کہاں۔۔۔۔۔ وہ اپنی سوچوں میں گویا ہوا جب سارہ بیگم نے اسے ہلایا" تم کدھر کھو گئے ہو تمہیں پتہ تھا نا۔ اس نے زرش کو تھپڑ لگایا تم نے بتایا کیوں نہیں بکو۔۔۔۔۔!!!!

نن،،،،، نہیں مجھے،،،،، مم،،،،، مجھے نہیں ن،،،،، ماما عائرہ کہاں ہے،، عائرہ۔۔۔۔۔!!!! وہ بات بدلتا دھاڑا جبکہ سارہ بیگم کو۔ اس سے بھی کچھ بہت برا ہونے کی بو آئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے ایان۔۔۔؟؟؟ عائرہ کہاں ہے وہ پورے گھر میں نہیں ہے اور تم اتنا گھبرائے ہوئے کیوں ہو کیا کیا ہے اب تم نے۔۔۔

ایان نے ماں کو دیکھتے نامیں سر ہلایا جب ایک ملازمہ باہر سے آئی ایان اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

سس،، سنو شائلہ تم نے عائرہ کو دیکھا ہے کہیں۔۔۔؟؟؟

عائزہ بھابی نہیں بھائی میں نے توہاں صبح نماز کے بعد نیچے آئی تھی اسکے بعد نہیں دیکھا میں پودوں کو پانی دے رہی تھی باہر تو نہیں ہے۔۔۔

کہاں گئی۔۔۔۔۔؟؟؟؟ ایان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا جبکہ سارہ بیگم نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔

کہاں ہے عائزہ کیوں منہ پر۔ بارہ بجے ہیں کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔!!!! وہ دھاڑیں ایان نے ڈرے ہوئے ماں کو دیکھا۔۔۔

وہ رات مجھے غصہ۔۔۔۔۔!!!! چٹاخ۔۔۔۔۔!!!!

وہ پورا بولنا پایا جب سارہ بیگم کا ہاتھ اسکے گال کہ زینت بنا جو اسکے بن کہے پوری بات سمجھ گئیں تھیں چھوٹے تو چھوٹے یہاں تو بڑے میاں بھی سبحان اللہ کہاوت الٹی پڑھ گئی۔۔۔

چھوٹا تو سر پھرا تھا ہی یہاں بڑے نے بھی گل۔ کھلایا۔۔۔

ایان نے حیرت اور صدمے سے مان کو دیکھا۔۔۔

مم۔۔۔!!!

بکواس بند وہ اسکے بولنے سے پہلے غصے سے گویا ہوئیں وہ سر جھکا گیا۔۔۔

سعیر تو سعیر تم نے بھی،، ایسا کیا کیا جو وہ گھر سے غائب ہو گئے کونسی وحشت کی بھینٹ چڑھایا ہے تم نے اس معصوم کو ایان شاہ جو گھر سے غائب ہے،، ایان نے ماں کی دھاڑ سے ڈرتے نامیں سر ہلایا۔۔۔

نن،، نہیں ماما۔ اسکی۔ غلطی اس نے۔ مجھ سے چھوٹ بولا وہ میرے منع کرنے کے باوجود اس سے ملنے لگی۔۔۔

بکو اس بند کرو ایان شاہ اپنی وہ بول ہی رہا تھا جب پیچھے سے نازک مگر پتھر یلی اور غصیلی آواز کانوں میں گھونجی ایان نے مڑ کر دیکھا تو کاٹو تو بدن میں لہو نہی۔ والا حساب ہو اچند منٹ لگے تھے سب سمجھتے ہوئے۔۔۔

پپ،،، پھپھو۔۔۔!!! ایان حیرت سے گنگ گویا ہوا جبکہ سارہ بیگم اسے دھکیلتی آگے آئی۔۔۔

رر،،، رمشا۔۔۔!!! رمشا آپ یہاں اندر آئیے۔۔۔!!!

رہنے دیں آپ سارہ بیگم نہیں آئیں گے ہم اندر ناہمیں اندر آنے لائق چھوڑا ہے آپ کے اس سپوٹر میں،،، میری بیٹی میرے پاس واپس اچکی ہے وجہ اسپ اپنے اس ہونیہار بیٹے سے پوچھیے گا جس نے میری پھول جیسی بیٹی کو روند کر رکھ دیا۔۔۔

رمشا یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ مطلب ایان کیا کیا ہے تم نے یا اللہ یہ بچے منہ دیکھانے کے قابل نہیں  
چھوڑا ان لوگوں نے مجھے تو اہہہ۔۔۔۔۔!!!!

آپ کی بیٹی نے میری بیٹی کی سنے بغیر اپنے غصے اور وحشت میں آکر میری بیٹی کا سوری ٹو سے سارہ بیگم مگر ریپ  
کیا ہے۔۔۔۔۔

رمشا تلخ کر بولی جبکہ سارہ بیگم جگہ پر ساخت ہوئیں چلائیں تھیں۔۔۔

رمشا۔۔۔۔۔!!!! وہ چلا اٹھیں۔۔۔

چلائیے مت سارہ بیگم میری بیٹی صبح کے پانچ بجے ادھری بکھری حالت میں میری دہلیز پر پڑی تھی جسے دیکھ کر  
میرے پاؤں سے زمین کھسکی تھی اگر آپکی بیٹی قریشی ہاؤس سے اس طرح صبح کے پانچ بجے ڈار نیور کے ساتھ  
آئی۔۔۔

رمشا۔۔۔۔۔!!!!!! سارہ بیگم قرب اور بے عزت ہو تیں چلا دیں۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑے انکے سامنے کھڑی ہوئیں پلینرز زرا ایسے مت بولیں ایسی باتیں نہیں کریں رمشا مجھے بتائیں اس  
نے کیا کیا ہے میں اسے گھر سے نکال دوں گی۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں کھوں گی سارہ بیگم میری بیٹی ادھری ہوئی ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑی ہے میڈم جن کے ساتھ وحشی سلوک آپکے بیٹے نے کیا ہے اور اب آپ بھول جائیے گا میری بیٹی کو کیونکہ ہوش میں آتے اسنے روتے بلکتے سب بتا دیا ہے سمجھیں آپ۔۔۔۔

یہ سب سن کر پیچھے کھڑے شاہ صاحب جو ابھی کمرے سے آئے تھے ہائی بلڈ پریشر سے زمین بوس ہوئے تھے پیچھے ہوئے دھماکے پر سارہ بیگم مڑی تو ایک دل دوز چینیخ پورے شاہ ولاین گھونجی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔!!!!!!

وہ انکی جانب لپکی جو زمین پر بیہوش تھے۔۔۔۔

شاہ صاحب،،، سارہ بیگم لپک کر انکی جانب بڑھیں،،، شاہ صاحب شاہ،،، کیا ہوا آپکو آنکھیں کھولیں وہ ازکاسر اپنے گود میں رکھے تھپتھپاتے ہوئے بولیں ایان کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے وہ بھاگا انکی جانب آیا اور انکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ڈڈ۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔!!!! وہ ہاتھ فضا میں بلند ہی رہ گیا جب سارہ بیگم نے دور سے جھٹکا۔۔۔۔

دور کرو اپنا گھٹیا ہاتھ میرے شوہر سے دفعہ ہو جاو یہاں سے شکل اپنی غائب کر وہ دھاڑیں،،، شاہ،،، شاہ اٹھیں،،، شاہ صاحب ہوش میں آئیں۔۔۔۔

مماپلیزز ڈیڈی کی حالت دیکھیں مجھے انہیں۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ہمدردی اپنے تک رکھو نہیں چاہیے مجھے۔ میں خود دیکھ لوں گی اپنے شوہر کو تم اپنا سایہ بھی دور رکھو۔۔۔

ایہا۔۔۔۔۔!!!!!! سارہ بیگم چلائیں ایہا جو اتنا شور شرابا دیکھ کر نیچے آئی تھی سامنے دیکھ کر پاؤں سے زمین کھسکی۔۔۔

ڈیڈی۔۔۔۔۔!!!!!! وہ ہلک کے بل چلائی اور فوراً انکی جانب لپکی۔۔۔

یا اللہ۔۔۔!!!!!! ممماااا۔۔۔!!! ک،،، لکھیا یہ کیا ہوا، ڈیڈی۔۔۔!!! وہ دوزانو کے بل بیٹھ کر۔ گھبرائے ہوئے تھڑتھڑکانتی گویا ہوئی سارہ بیگم نے دیکھا اتنے میں۔ شمالہ پانی لے کر آئی۔۔۔  
اں یہا نے اس سے پانی تھام کر انکے چہرے پر ڈالا جبکہ سارہ انکے ہاتھ رگڑیں جا رہی تھی مگر وہ ہوش میں نا آئے۔۔۔

مما،،، کیا ہوا ہے ڈیڈی ہوش،،، ممما کچھ کریں۔۔۔

مماپلیزز مجھے ڈیڈی جو ہا اسپٹل لے جانے دیں،،، ایان تڑپ کر آگے بڑھا مگر سارہ نے اسے گھورا۔۔۔

بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔۔!!! ایہہ جاؤ، جاؤ جا کر ڈاکٹر کو فون کرو انکی۔ فور ابلاو۔۔۔!!

جی ماما میں کرتی،، وہ بھاگی گئی اور فون تھام کر فون کرنے لگی جبکہ ایان سب لاچار سادیکھے جا رہا تھا ایہہ فون کر کے جلدی سے اپنے ڈیڈی کی جانب لپکی اور سارہ بیگم نے ساتھ انہیں سہارا دے کر اندر کمرے تک لے کر گئیں

---

ایان نے سامنے پڑے ٹیبل پر زور سے ٹانگ ماری اور اسے گرایا۔۔۔

واٹ دا ہیل کیوں،، کیوں کیا تم نے یہ سب وہاں،، عائرہ،، "عائرہ" کا خیال آتے وہ جی جان سے لرزا جو ہاسپٹل میں تھی مگر۔۔۔

ایک طرف باپ ایک طرف محبوب۔ سی بیوی۔۔۔

آہ۔۔۔!!! جاؤں تو جاؤں کہاں،، ماما بے حد ناراض،، اور باپ کا ہوش میں آتے ہی مجھ پر

۔۔۔ آہ۔۔۔!!! ایان شاہ تم نے تم نے بھی اپنے ماں باپ کا سر جھکا دیا کیا سوچ رہے ہونگے،، وہ سر جھکا تا باہر

چلا گیا۔۔۔

سعیر شاہ کافی دیر بعد رات کا گیا صبح گھر کو نکلا تھارات ساری فارم ہاوس میں غصے میں۔ کاٹی تھی جو نہیں چاہا تھا آج وہ ہو گیا تھا اس نے ہمیشہ سے زرش کو لاڈ پیار میں رکھا تھا آگے بھی ایسے ہی رکھنے کا۔ ارادہ رکھتا تھا مگر،،، مگر ہمیشہ کی طرح غصے نے سب خاک میں ملا دیا سب ختم کر دیا،، وہ کیسے اس حالت میں اس پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے کیسے تکلیف دے سکتا ہے وہ سارا راستہ گاڑی میں یہی سوچتا گھر آیا تھا گھر کے سامنے بریک لگنے پر وہ ہوش میں آیا تھا تو سب سے پہلے اوپر کی جانب دیکھا جہاں لائٹس بند تھیں سعیر کو حیرت ہوئی اسکے کمرے کی لائٹ زرش کے آنے کے بعد کبھی آف نہیں ہوئی وہ لمبا سانس فضا کے سپرد کرتا اترا اور اندر کی جانب بڑھا جب سامنے ایہا روتی ہوئی باہر آئی۔۔۔

"یا اللہ میرے ڈیڈی کو ٹھیک کر دے،، انہیں صحت دے،، انہیں ٹھیک کر دے میرے اللہ"

سعیر اسے روتا دیکھ گھبرا یا فوراً اسکی جانب بڑھا..

ایہا۔۔۔!!! وہ تیز تیز قدم لیتا اسکی جانب آیا ایہا نے رک کر اسے دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔!!!

کیا ہوا۔ ایہا کلک،، کیوں رور ہی ہو،، اور ڈیڈی،، ڈیڈی کو کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔۔۔



کچھ ٹھیک نہیں ہے سعیر بھائی آپکو پتہ آپ دونوں بھائیوں کی ایک غلطی نے میرے ڈیڈی کو بیڈ کا کر دیا ڈاکٹر آئی تھی وہ بیہوش،،، ہائی بلڈ پریشر سے بیہوش ہو گئے تھے کتنا پی پی شوٹ کر گیا ہے بابا جان کا آپکو پتہ ڈاکٹر نے کہاں ان سے انکی ماسٹروین یعنی دماغ کی نالی بھی پھٹ سکتی ہے۔۔۔۔۔  
ایہا۔۔۔۔۔!!!! سعیر تڑپ کر چلا اٹھا۔۔۔

اور کیا پہلے آپ نے جو زرش بھابی کے ساتھ کیا آپکی تربیت یہ ہے کہ آپ عورت پر ہاتھ اٹھائیں اپنے ایک مرتبہ اپنی ماں کی تربیت کا ناسوچا۔۔۔۔۔  
اں ایہا تم۔ کہا بولے جارہی ہو چپ کرو بکو اس بند کرو تمہیں کس نے کہا ہے میں نے نہیں مارا اسے تھپڑ۔۔۔۔۔

جھوٹ محض جھوٹ ہمیں سب بتا چکی ہیں رات زر بھابی وہ تکلیف میں آپکے بچے کے ساتھ اوپر روتی بلکتی رہیں اور آپ پتھر دل بد تمیز بنے انہیں۔ چھوڑ کر چکے گئے وہ پیچھے مرتی۔۔۔۔۔  
ایہا۔۔۔۔۔!!! اب کی بار سعیر زور سے دھاڑا ایہا سہمی۔۔۔۔۔

بکو اس بند کرو اپنی ایہا کیا بولے جارہی ہو میں کچھ نہیں بول رہا تو تم بکو اس۔۔۔۔۔  
بکو اس وہ بات پوری نا ہونے دی جب دھاڑی،،، بکو اس،،، کیا بکو اس اب کیا ہو ا دھاڑیے مت ایک بھائی نے بھابی کو پاگل اور جانور کی طرح روند کر پوری رات نیند کے مزے اڑاتے رہے اور ایک بیوی کو مار کر اسے تکلیف میں چھوڑ کر رات گھر سے باہر گزار آئے یہ تو تربیت نہیں ہے ہماری سعیر شاہ۔۔۔۔۔



بھائی۔۔۔!!!

کون بھائی،،، سعیر شاہ،،، پکارو مجھے،،، زر کا سعیر،،، زر کا سعیر بسس اور کوئی نہیں ہو وہ تو محض زر کی نفرت کا سن کر ہی پاگل ہو دینے کو تھا اس سے دوری نے جیسے دماغ ماؤف کیا تھا پاگل ہوتا پتہ نہیں کیا سے کیا بولے گا

کہاں ہے میری زر بتاؤ مجھے،،، بتاؤ ایہ شاہ کہاں ہے زر ش وہ دھاڑا ایہا جگہ سے اچھلی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں وہ دھاڑی،، اندر باپ بیمار بہوش پڑا ہے آپکو اپنی اپنی پڑی ہے،، چلی گئی ہے زر آپ کی وجہ سے میرا ڈیڈی کی حالت خراب ہو گئی ہے اسکے دھاڑنے کی دیر تھی وہ ہوش میں آیا اور آنکھیں زور سے بند کی تھی اور اسے چھوڑ کر آگے بڑھا جہاں شاہ صاحب اور سارہ بیگم موجود تھیں۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتا کمرے میں آیا اور دروازہ کھولتا لال آنکھوں سے باپ کو دیکھتا آگے بڑھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔!!! وہ پکارتا آگے ہی بڑھا جب سارہ بیگم نے اسے گھورا۔۔۔

دور وہی رک دو اپنے قدم آگے مت بڑھانا،،، کوئی ڈیڈی ماما نہیں پیچھے۔۔۔

پر ماما۔۔۔!!!

شٹ اپ۔۔۔!!! وہی رک جاؤ کچھ نہیں سننا جہاں پوری رات گزار کر آئے ہو وہی دفعہ ہو جاؤ واپس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

مما پلیز میں فارم ہاوس تھا میری بات تو سنیں۔۔۔!!!

نہیں سننا سعیر شاہ تم نے ایک معصوم کی سنی،، اسکی سنی،، اپنی کہے اور مار دھاڑ کر کے چلے گئے نہایت گندی اولاد اللہ اس سے اچھا مجھے بیٹوں سے محروم رکھ دیتا کیسی گھٹیا اولاد دی ہے جو آج میرے شوہر کی جان کو اگی وہ غصے سے پاگل ہوتی دھاڑی سعیر نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

مما ٹرپ کر پکارا گیا۔۔۔!!!!

بکو اس بند کرو۔۔۔!!!!

میری بات سنیں پلیز ز ایک دفعہ کہنے کا موقع دیں۔۔۔

بلکل، بلکل اسی طرح سعیر شاہ وہ بچی بھی تڑپ رہی تھی کہ سعیر ایک دفعہ کہنے کا۔ موقع دو سب بتایا اس نے مجھے دفعہ ہو جاؤ تم کیسے ایک تصویر پر یقین کر گئے یہ ہے تمہاری محبت تو تف ہے تمہاری محبت پر،، کیونکہ مسٹر سعیر شاہ ہر رشتے میں سب سے پہلی بنیاد بھروسہ ہوتا ہے اور اس بھروسے کہ بنیاد پر ہی رشتے قائم ہوتے ہیں تمہیں اپنی زرش اپنی بیوی پر بھروسہ نہیں تھا ایک میاں بیوی کے رشتے میں بھروسہ نہیں ایک تصویر کو دیکھتے سب کے سامنے تم نے اس بچی کو رسوا کر دیا اسے تھپڑ مار کر۔۔۔

شرم ہے تم میں،،، تمہارا دماغ خراب ہے، ایسی تصویروں ہمارے ٹائم پر بھی ایڈیٹ ہو جاتی تھی اور تم،، تف، مجھے،، میں سارہ بیگم کو کوئی الفاظ سمجھ نہیں آرہے تھے جس سے وہ اپنے دونوں سپوٹز کو بولتی۔۔۔

سعیر دفعہ ہو جاؤ وہ دھاڑیں سعیر کے قدم لرز کر پیچھے ہوئے تھے،، اور ہاں بھول جاؤ اپنی زر،، بھول جاؤ اولاد جو کر چکے ہو بھول جانا اب۔۔۔

ننن،، نہیں پلیز زر، زر نے پلیز زمر۔ جاؤں گا نہیں جی سکتا۔۔۔

بکواس بند کرو یہ میلو ڈرامہ بھی نہیں اثر ہو گا مجھ پر دفعہ ہو جاؤ۔۔۔

نہیں ہے ڈرامہ یار وہ محض تڑپ کر چلایا تھا،، دل چیر کر دیکھا تو اب،، دو دن میں لاش نامی تو بات کرنا سارہ شاہ مجھے میری زر لا۔ کر دیں،، مجھے زر چاہیے وہ چھوٹے بچوں کی طرح گویا ہوا،، ندامت نے مار ڈالا کسی کر گیا

---

بکواس نہیں کرو میں کہہ رہی ہوں دفعہ ہو جاویں یہاں۔ سے ورنہ ہاتھ اٹھ جائے گا نہیں آئے گی وہ واپس ہر گز نہیں نکلویں یہاں سے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی چلائیں سعیر نے لال آنکھوں سے ماں کو دیکھا۔۔

نن،، نہیں جاؤں گا،، نہیں جاؤں گا زر چاہیے۔۔۔!!!

واپس جاؤ نہیں ہے زر۔۔۔!!!

ہے زر چاہیے۔۔۔!!!!!!!

وہ۔ اور اونچا دھاڑا سارہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

سعیر۔۔۔!!!

ز-----!!!!!! وہ پھر دھاڑا۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو تمہارے ڈیڈی سورہے ہیں نہیں کرو انکی طبیعت کا احساس کرو ہاتھ جوڑتی ہوں میں مت لو  
امتحان میرا۔۔۔

وہ مسکرایا،،، آپ کیوں تڑپ رہی ہیں اپنے شاہ کے لیے،، محبوب بات نہیں کر رہا جاگ نہیں رہا تڑپ ہو رہی  
ہے نا،، تڑپ رہی ہیں نا اٹھیں اور پکاریں آپکو۔۔۔  
مجھے دیکھیں میں بھی تڑپ رہا ہوں غلطی ہوئی ہے معافی مانگنی ہے اسے دیکھنا ہے آنکھیں۔۔۔ جل رہی ہیں ٹھنڈک  
پہنچانی ہے زردیں میری مجھے واپس زردیں اور زمین پر بیٹھتا چھوٹے بچے کی طرح پاؤں مار کر زور سے دھاڑا  
سارہ بیگم نے سہم کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

سس،، سعیر۔۔۔!!!

نہیں ہے سعیر زچا ہے۔۔۔!!!

نہیں ہے یہاں سعیر وہ،، وہ نہیں چاہتی تمہاری شکل دیکھنا۔۔۔

جان ہے وہ میری میں اسکی روح کا حصہ ہوں اپنی روح کے حصے جو کیسے الگ کر سکتی ہے سانس کیسے آرہی ہے  
اسے پاگل ہے وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔

سارہ شاہ میں آپکو دو دن دیتا ہوں صرف دو دن یعنی 48 گھنٹے مجھے میری زر میرے سامنے چاہیے ورنہ آپکے بیٹے  
کے لاش آپکو ملے گی اور پھر جنازہ اٹھے گا۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!!!! وہ تڑپ کر چلائیں۔۔۔۔۔

نہیں کے سعیر مر گیا اس دن زندہ ہو جائے گا جس دن آپ زر کا کر۔ دیں گی ورنہ بھول جائیے گا سعیر وہ کہتا اٹھا  
اور دھاڑ سے دروازہ مارتا باہر نکل گیا سارہ بیگم نے اپنا سر تھاما۔۔۔۔!!!

خدا یا وہ پریشان ہوتی آخر رو دین ایہا نے آکر فور امان کو تھاما۔۔۔۔!!!  
میں کیا کروں انکا، یہ اہہہہ۔۔۔۔!!!!

ممار یلکیس چپ ہو جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا امید ہے انہی۔ جلد۔ احساس ہو گا۔۔۔۔



پتہ نہیں کب وہ ابھی سب چھوڑ کر شاہ صاحب کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔۔

زرش بیٹا یہ کھالو تھوڑا سا کھالو میری جان یہ ایسے بھوکے رہنا تمہاری صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے بیٹا کھالو  
میری جان۔۔۔۔

نو مجھے نہیں کھانا ماما میرا بلکل دل نہیں ہے مجھے نہیں کھانا وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو پیچھے دھکیلتی بولی آمنہ کا دل  
ڈوبا کبھی وہ ایسی نہیں تھی جو اب ہو چکی تھی کیا یہ انکی غلطی تھی سعیر کے ساتھ اسے شادی کی بندھن میں۔  
باندھنا وہ تو خوش قسمتی سمجھتی تھی مگر بیٹی کے گال پر پڑے نشان انہیں گہری سوچ میں۔ ڈال گیا۔۔۔۔

زر میرا بچہ میں جانتی ہوں تم بہت اداس ہو،، بہت تکلیف میں ہو شوہر کی طرف سے یہ برتاؤ تمہیں اندر تک توڑ  
گیا ہے مگر میری جان تمہارے ساتھ یہ ننھی جان بھی تو ہے پلیرز کھالو۔۔۔۔

زرش نے نم آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا اور سسک دی۔۔۔۔

مما۔۔۔۔!!!

مما کی جان،،، مما کا بچہ آمنہ نے اسے خود سے لگایا،،، چپ میری گڑیا پلیز ز ایسے نہیں رو مما سے اپنی بیٹی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی میری جان۔۔۔۔

مما آئی ہیٹ ہم،،، آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ٹالک ہم ہی از ناٹ گڈ۔۔۔

میرا جان میرا بچہ چپ بیٹے آمنہ نے اسکے رخساروں سے اسکے آنسو صاف کیے نومائے بے بی،،، اسکے بارے میں نہیں سوچو اپنا خیال رکھو میری جان تمہاری مما ہے نا ہم وہاں جائیں گے نہیں،،، جیسا میری بیٹی چاہے گی ویسا ہو گا اوکے مائے گرل۔۔۔۔

مما آئی ہیٹ ہم،،، وہ اچھا نہیں ہے،،، اس نے مجھے،،، مما مجھے،،، مما وہ کہتا تھا میں اسکی زر ہوں اسکی جان ہوں،،، وہ کبھی مجھ پر دھاڑتا نہیں تھا اس نے مجھے مارا مما ہاؤڈیر ہم۔۔۔

میرا بچہ آمنہ نے اسے خود میں بھینچا وہ اسکے علاوہ نا چاہتے ہوئی کوئی اور بات نہیں کر رہی تھی کیسی۔ ازیت تھی

---

زرچپ میری جان چھوڑو اسکا ذکر اپنی ماما کے لیے اپنی مسز قریشی کے لیے تھوڑا سا کھانا کھا لو میری جان پلیز  
 آمنہ نے اسکے منہ کے آگے کھانے کا نوالہ کیا جسے وہ چپ چاپ نگل گئی آمنہ نے جیسے تیسے اسے کھانا کھلایا اور  
 اسے میڈیسن دی۔۔۔

میرا بچہ آرام کر گا اب۔۔۔؟؟؟  
 زرنے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

میرا بچہ اوکے آمنہ نے اسے لٹایا اور اس پر کمفرٹر درست کیا اور اسکے ماتھے پر پیار کرتی لائٹ آف کرتی کمر  
 سے نکل گئی پیچھے وتکیے میں منہ دیے رو دی۔۔۔

سعیر۔۔۔!!!!

اس ظالم۔ کو پکار بیٹھی آمنہ جو دروازے میں کھڑی تھی اسکی ازیت پر آنکھیں میچیں اور وہاں سے چلی۔ گئی  
 ۔۔۔

آئی ہیٹ یو سعیر شاہ۔۔۔!!!! یو ڈونٹ ڈیز رومی۔۔۔ وہ بلک۔ بلک کر روتی وہی کب نیند میں چلی گئی اسے  
 خبر نا ہوئی۔۔۔

اک پل نہیں گزارا۔۔۔  
 کوئی حل دے سہارا۔۔۔  
 مجھے تیرے بن جینا پے گیا۔۔۔  
 جینا۔ پے۔ گیا۔۔۔

میرے نینو میں ادا سی۔  
 لے لے۔ دل کی تلاشی۔۔۔  
 دل دنیا تے کلا۔ رہ۔ گیا۔۔۔  
 کلا رہ۔ گیا۔۔۔  
 دل دنیا تے کلا رہ گیا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے میری جان کی اب۔۔۔؟؟ عائرہ جو بالوں میں مہربان لمس محسوس ہوا تو تکلیف اور رونے س  
 سو جھی آنکھیں کھول کر ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ اپنے بو جھل دل سے اسکی گود میں۔ چہرہ چھپا گئی  
 اور کی آنسو رمشا گود میں ٹوٹ کر جذب ہوئے تھے۔۔۔

میرا بہادر بچہ میری جان کا ٹوٹا،، کہیں درہے میرے بیٹے کو عائرہ نے اسکے پیٹ کے پاس پہلو پر ہاتھ رکھے پوچھا  
وہ زور زور سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

عائرہ رات فجر کے بعد گھر سے نکلی تھی پوری رات اس پر ظلم ڈھانے والا اس کا عشق تھا اسکی محبت،، بچپن کی  
محبت،، اس کا ہمسفر،، اس کا محرم،، شوہر سب کچھ جس کے عشق میں فنا ہو جانے کی طاقت یہ لڑکی اپنے دل میں  
اپنے ہر جذبے میں مگر یہ کیا کیا اس نے وہ ایسا تو نہیں تھا، کیا وہ ایسا ہو چکا تھا، "ہاں" وہ اتنا عرصہ اس سے دور  
رہا تھا وہ کیا جانتی تھی کیا پتہ وہ ایسا ہو چکا یو مگر اس سے پہلے ہر عمل سے محبت ہی محبت ثابت ہوتی تھی ایسا کبھی  
نہیں محسوس ہوا۔۔۔

مان ٹوٹا تھا یقین ٹوٹا تھا،، محبت نے روندھ دیا تھا،، محبت کا عشق کا مان ٹوٹا تھا ہاں آج ایان کی عائرہ،، ایان کے  
عشق کا مان ٹوٹا تھا، رات گئے وہ تھکی ہاری روتی بلکتی جب ایان نے اسے آزادی بخشی تو وہ پاگل ہو تا غصے سے  
خود کب سو گیا پتہ ناگا مگر رات بھر اس معصوم وجود کی سسکیاں اپنے عروج پر تھیں جی وہ ہار کر ہمت کرتی  
اٹھی اور اپنا بکھر اہلیہ سمیٹ کر فوراً باہر نکلی اپنے اوپر بڑی سے چادر لپیٹ کر وہ نیچے اتری اور کواٹر میں جا  
کر۔ ڈرائیور کو کہا وہ اس کے گھر چھوڑ آئے ڈرائیور فوراً اسے گھر چھوڑ آیا وہ روتی بلکتی اپنے گھر کی دہلیز پر پہنچی  
اور دروازہ بجانے لگی۔۔۔۔

مماااااا۔۔۔۔۔!!!! وہ چلاتی زور سے دروازہ بجاتی چلی گئی۔۔۔

رمشا کو نماز پڑھتے ابھی کمرے میں جا رہی تھی اس قدر آفت پر اچانک بوکھلائی اور عائزہ کی آواز پر بھاگی نیچے گئی اور فوراً سے دروازہ کھولا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔!!! وہ اسے دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔!!! وہ اسکے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔

عسع،، عائزہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹے کس کے ساتھ آئی ہو اور ایان کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟ رمشا نے ڈرے ہوئے پوچھا وہ اماں کو گھورے گئی۔۔۔

نام۔ مت لیں اس انسان کا میرے سامنے نفرت ہو رہی ہے اس سے مجھے صرف نفرت،، گھن آرہی ہے،، خود سے خود کے وجودے مجھے صرف گھن،، وہ اپنے آپ کو نوچتی بولنے لگی۔۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔!!!!!! رمشا چلا اٹھیں۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو عائزہ بچے ہو کیا ہے مجھے بتاؤ میری بات سنو،، وہ اسے تھامتی اندر لے کر آئی عائزہ روتی بلکتی اندر آئی رمشا نے اسکو دیکھا جو بکھری حالت اور ایان کی صفائی کے نشانوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

کلک کلک،،، کیا ہوا ہے،،، ایان نے کیا کیا ہے بتاؤ وہ ڈرے ہوئے اسکا چہرہ تھا متی بولیں۔۔۔۔

اس لیے حس بد تمیز انسان نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ روتے بلکتے،،، ہچکیوں سمیت ایک ایک بات اپنی ماں کو بتاتے ہوئے اچانک اپنے ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

حال۔۔۔!!!

رمشانے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا کیا سوچ رہی ہو عائرہ۔۔۔۔!! اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو ہاتھ میں لیے وہ نم۔ انکھوں سے بولی عائرہ نے اسے دیکھا۔۔۔۔

نفرت ہو رہی ہے ماما خود سے وجود سے اپنے آپ۔۔۔۔

اششش۔۔۔۔۔!!!! گناہ خود سے نفرت کرنا گناہ ہے میری جان اپنے وجود سے نفرت کرنا بے حد گناہ ہے نہیں کرو ایسے کچھ نہیں سوچھو اپنی طبیعت دیکھو میری جان۔۔۔۔

ماما مجھے اسے اپنے سامنے بھی نہیں دیکھنا مجھے اس سے بہت نفرت ماما اسکی محبت یہ تھی یہ ایک دفعہ مجھے میری صفائی میں کچھ بولنے تو دیتا ماما مصطفیٰ غلط نہیں ہے،، میں نے آپکو بتایا وہ مجھے کچھ بتانا چاہتا تھا زار کو مگر ایان اور ان

کی وجہ بلکہ میری وجہ سے زرش کے ساتھ جو ہوا میں خود کو کیسے معاف کروں اس کا سامنا کیسے کرو گی مہم مجھے بہت شرمندگی۔۔۔۔

میری جان یہ سب قسمت کا کھیل خود کو نہیں کو سو،، ایان کو نہیں دیکھنا مت دیکھو میں فورس نہیں کروں گی میرا بچہ مگر فل حال خیال رکھو اپنا اور زرش کی فکر مت کرو ہم اسے ملنے چلیں گے میں لے کر جاؤں گی اور ایان بھول جائے تمہیں میں تمہیں وہاں نہیں بھیجوں گی۔۔۔

مہم۔۔۔۔!!!! وہ سسک پڑی رمشانے نم آنکھوں سے اسے سہلایا۔۔۔۔

ایان جو اسے ایک جھلک دیکھنے رمشا کی کار کے پیچھے ہی چلا آیا تھا اب اسکی باتیں سن کر دل بو جھل ہوا تھا، جسم سے جان نکلی تھی اسکی بچپن کی چاہت کیسے اس سے نفرت کا۔ اظہار کر رہی تھی وہ کیسے سامنا کرتا جہی وہ ٹوٹتا ہوا بکھر اواپس لٹے قدم باہر نکلا تھا۔۔۔۔

نہیں کرنا۔ دل نے دوبارہ بھروسہ یار تیرا۔۔۔۔

بھروسہ یار تیرا۔۔۔۔!!!!

نہیں سمجھا تو میرے دل کو۔۔۔۔



نہیں پیار سمجھ تجھے آیا۔۔۔  
 تھا جتنا چاہا تجھے کو۔۔۔  
 اتنا ہی تو نے رلایا۔۔  
 ہم نے تو۔ کی تھی دل سے وفا۔۔۔  
 پر تو نے کیسے سلا ہے دیا۔۔۔  
 نہیں کرنا دل نے دوبارہ۔ بھروسہ یار تیرا۔۔۔  
 بھروسہ پیار تیرا۔۔۔  
 اووووو۔۔۔  
 نہیں کرنا۔ دل نے دوبارہ بھروسہ یار تیرا۔۔۔

وہ اپنے فارم ہاؤس کے کمرے میں ٹوٹا بیٹھا تھا بیڈ سے ٹیک لگائے سب ختم ہو گیا تھا جھوٹ غلط فہمی سب ڈبو کے  
 لے گی ایک دفعہ اسکی۔ سن تو لیتا اور سب کے سامنے یونہی اسے تھپڑا۔۔۔۔۔!!! وہ اپنے سر کے بالوں کو  
 نوچتا نیچے زمین پر لیٹتا چلا گیا۔۔۔۔۔



یہی اشک نے مجھ سے کہا ہے۔۔  
 کچھ مجھ میں تو ایسے بسا ہے۔۔  
 کوئی مجھ میں نا۔ میری جگہ ہے۔۔  
 کچھ دیکھوں تو تو دیکھتا ہے۔۔  
 کرہ آنکھوں میں تیری نگاہ ہے۔۔  
 تجھ سے بچھڑ کہ باخدا میں یہاں۔۔  
 جی ناسکوں گا اک لمحہ۔۔۔  
 آرام آتا ہے دیدار سے تیرے۔۔  
 مٹ جاتے ہیں سارے غم۔۔۔  
 ہے یہ دعا کے تجھے دیکھتے دیکھتے ہی نکل جائے دم۔۔۔  
 شکر انہ چاہے میں جتنا بھی کر لوں۔۔  
 کہ پھر بھی رہے گا وہ کم۔۔۔  
 تیرا تصور مجھے دے کہ مولانے۔۔  
 مجھ پر کیا ہے کرم۔۔۔  
 نکل جائے دم۔۔۔۔!!  
 دم۔۔۔!!!

دم۔۔۔!!!

ایان واپس گھر آیا تھا سارہ بیگم کے پاس جانا چاہا جہاں اب بھی شاہ صاحب دو اوں کے زیر اثر آرام کر رہے تھے بی پی بہت نارمل تھا مگر دو اور انجیکشن کے زیر اثر وہ گہری نیند میں تھے اور سارہ انکے پاس اس نے اندر آنا چاہا مگر سارہ بیگم کی دھاڑ اور گھوری نے قدم پیچھے کی جانب اٹھانے پر۔ مجبور کر دیا وہ تھکا ہوا واپس اپنے کمرے میں آیا

---

عائزہ وہ تڑپ کر بولا آنکھوں سے اتا لے آنسو گال پر بکھرے کل رات کا سارہ منظر فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے آیا تو وہ تڑپ گیا سر اٹھا کر بولا سامنے ہی وہ بکھری حالت میں روتی بلکتی اور اس کی حالت پر ہنستی نظر آئی وہ تڑپ کر اسکی جانب۔ ہاتھ جوڑتا بڑھا۔۔۔

مم،،، معاف کر دو میری جان ایان کی جان۔۔۔۔!!! وہ قدم قدم اسکی جان روتا ہوا بڑھا جب اچانک اسکا چہرہ غائب ہوا وہ زوردار دھاڑا۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!! عائزہ معاف کر دو جو مرضی سزا دو بس واپس آ جاؤ نے کہو کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو  
واپس آ جاؤ۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔۔۔!!!!!!

میں ہوں ہی نہیں اس قابل کے اس گھر کا بیٹا بنو، میں عائزہ کے قابل نہیں تھا کیوں آخر کیوں کیا اس کے ساتھ  
میں نے ایسا میری ذات ہی نا۔ قابل برداشت ہے مجھے جینے کا۔ حق نہیں بلکل نہیں ناراض ہے نا مجھ سے وہ دیکھنا  
نہیں چاہتی نفرت ہے میرے سے اسے، میری وجہ سے اپنے وجود سے، توجہ میرا وجود نہیں رہے گا تو نار ہے  
گی نفرت ہے، نہیں رہیں گی نفرتیں ناراضگیاں سب ختم ہو جائیں گی جب میں ختم ہو جاؤں گا تو نفرتیں بھی مٹ  
جائیں گی ناراضگیاں بھی ہاں وہ اٹھ کر سامنے ڈرامیں پڑا چاقو پکڑتا اسے اپنی۔ کلانی پر دباؤ بڑھاتا بولا جس سے  
کچھ خون کی بوندیں فرش کی زینت بنیں وہیں ابہا کی دل دوز چینیخیں شاہ پیلس کی درو دیوار ہلا گئیں۔۔۔

اے دل تشنگی۔۔۔

تیری یہ بے بسی۔۔۔

لائی کس موڑ پر

مجھ کو۔ یہ دل لگی۔۔۔

چوٹ ایسی لگی۔۔۔

بڑھ گئی بے خودی۔۔۔  
 تیری یہ بے حسی۔۔۔  
 مجھ پر ہنسنے لگی۔۔۔  
 وہ قرار دے وہ قرار دے۔۔  
 میری زندگی سنوار دے۔۔۔  
 رات ڈھلتی نہیں۔۔  
 جان نکلتی نہیں۔  
 اک خاش دل میں ہے۔  
 وہ سنبھلتی نہیں۔۔  
 دل کی دشمن بنی۔۔۔  
 تیری ناراضگی۔۔۔  
 بات اتنی بڑھی۔  
 بن گئے اجنبی۔۔۔

شام کا وقت تھا شاہ والا میں ہو کا عالم تھا ہر سوسناٹا چھایا ہوا تھا۔ سارہ بیگم کے دونوں سپوت سرے سے غائب  
 تھے شاید نہیں یقیناً وہ اپنی غلطیوں اور قسمت پر ماتم منار ہے ہونگے ایسے میں سارہ بیگم شاہ صاحب کے تکیے کے

پاس بیٹھی تھیں جن کی طبیعت اب سنبھل گئی تھی اور وہ ہوش میں تھے مگر ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کوشش کی جائے انکا بلڈ پریشر کسی بھی طرح بڑھنے نادیا جائے جو انکی مائنڈ وین اور طبیعت کے لیے بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ سارہ بیگم کے دماغ میں تو رہ کر یہ بات گھومے جا رہی تھی اور وہ جی جان سے کانپ رہی تھیں اور تھا ہی کون ان کے علاوہ اور بچوں کے علاوہ انکا پوری دنیا ان ہی میں بستی تھی۔ رمشا بھائی کی طبیعت دریافت کرنے ضرور آئیں تھیں مگر نازیادہ دیر رکیں ناکسی سے زیادہ بات چیت کی اور وہاں سے چلی گئیں۔

سارہ بیگم یہ سب سوچوں میں گم تھیں جب اچانک ایہا کے چلانے کی آواز آئی سارہ بیگم جھٹ سے ہوش میں آئیں وہی شاہ صاحب بری طرح ڈسٹرب ہوئے۔ سارہ بیگم نے انکا بازو تھپتھپایا اور باہر بھاگی۔۔۔

وہیں اوپر ایان جو اپنے آپ سے غم اور شرمندگی کی حالت میں خود سے ہم کلام تھا اور عائرہ کی ناراضگی، نفرت برداشت ناہوئی کہ اپنے ہاتھ پر کانچ کے ٹکرے سے کلائی پر عائرہ کا نام درج کیا تھا جس سے خون نبض سے نکلتا بل بل زمین پر بہا تھا۔ الیہا جو اسے ہی دیکھنے اوپر آئی تھی یہ دیکھ کر اسکی باتیں سن کر جسم سن ہوا تھا کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا اور حلق کے بل چلائی جبکہ ایان نے اسے بامشکل آنکھیں کھول کر دیکھا وہ لپک کر اسکی جانب آئی۔

"آآآ۔۔۔ آآیان بھائی۔۔۔!! بی۔۔۔ یہ کیا کیا آپ نے۔" وہ جو زمین پر ڈھا تھا ایہا نے اسے فوراً اٹھا اور اسکے پاس بیٹھی۔

"کک، کچھ نہیں ہوا مجھے بیہوشی ورنہ۔۔۔۔!!" وہ بامشکل بول پایا جبکہ ایہا کی آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسو اسکے چہرے کی زینت بنے ایان کا چہرہ تر کرنے میں مصروف تھے جب سارہ بیگم بھاگتی اوپر آئیں۔

"کک۔۔ کیا ہوا ابیہ۔۔۔۔!!" الفاظ سارے منہ میں جڑ ہوئے تھے۔۔ سانس تھمی تھی سامنے کا منظر دل دہلا دینے کے لیے کافی تھی جبھی وہ ایک ہی جست میں آگے بھری اور ایان کے پاس آئیں۔۔

"آآ۔۔۔۔ آیان۔۔۔۔!!!" وہ اسکا چہرہ تھپتپاتی چلائی تھیں جبکہ وہ بیہوش ہوا تھا۔

"بی۔۔ یہ کیا کیا اس نے ایہا یہ آیان۔۔۔۔!!" انہیں سمجھنا آیا وہ کیا بولیں وہ اسکا گال تھپتپاتی خود بھی رو دیں۔

"یہ۔۔ یہ کیا کیا تم نے آیان پاگل پن کی کوئی انتہا ہوتی ہے مگر۔۔ آیان ہوش کرو۔" وہ آیان کو جھنجھوڑتی ہوئیں بولیں مگر نادار۔۔۔

"مما پلیرز۔۔۔ کچھ کریں بھائی کو ہاسپٹل لے کر جائیں ان کا خون بہہ رہا ہے۔" ایہا روتی ہوئی چلائی سارہ بیگم نے اپنا دوپٹہ پھاڑا تھا اور ایان کی کلائی پر ایسے زور سے باندھا کہ خون کی رفتار تھم جائے۔۔ وہ وہی رک جائے۔



"سعیر کو فون کرو کہاں ہے وہ اور تم گھر رہو اپنے ڈیڈی کے پاس" وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی بولی مگر ان سے آیان کو ناکھڑانا کیا جاسکا اس سے پہلے دیر ہوتی سارہ بیگم نے ملازم کو آواز دے کر اسے گاڑی میں لے جانے کا کہا ایہا نے سعیر کو کال ملائی جو اللہ اللہ کر کے جا کر پانچویں بیل پر رسیو ہوئی۔

"کہو۔۔۔!!! کیوں کال کی ہے یہ جاننے کو کہ زندہ جی رہا ہوں یا مر گیا ہوں تو سنو۔۔۔ سانس لے رہا ہوں مگر زیادہ نہیں۔۔"

"بھائی پلیز ز۔۔۔" وہ پورا بھی نابول پایا جب ایہا روتی ہوئی چلائی اپنے بھائیوں کی یہ حالت دیکھ کر اسکے سینے پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔

"کیوں رو رہی ہو بیہو۔۔۔؟" وہ سامنے کسی غیر مری نقطے کو گھورتا بولا۔

"بب۔۔۔ بھائی گھر آجائیں پلیز بھائی وہ آ۔۔۔ آیان۔۔۔ بب۔۔۔ بھائی۔۔۔" وہ ہچکیوں کے مارے کچھ بولنے سے بھی قاصر تھی جبکہ دوسری طرف سعیر کو کافی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"ک۔۔۔ کیا ہوا آیان بھائی کو وہ ٹھیک تو ہیں۔۔۔ کیا ہوا ہے ایہا" وہ زمین سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بھائی آیان بھائی نے اپنی کلائی۔۔۔ کلائی کاٹ لی ہے ہے" وہ بلک بلک کر روتی بولی سعیر کی سانس تھمی تھی، پاؤں سے زمین کھسکی تھی۔۔۔

"ا۔۔۔ ایہارو نہیں سنبھالو میں آرہا ہوں۔۔۔ ابھی آیا میں" وہ کال کاٹے بغیر وہاں سے چابیاں اٹھاتا بکھری حالت میں باہر کو گر تا پڑتا بھاگا جبکہ ایہاماں کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ایہا تم گھر رہو اپنے بابا کے پاس ضرورت ہے انہیں۔۔۔ انکو مت بتانا بس کہہ دینا کہ میں عازرہ کو دیکھنے گئی ہوں۔۔۔ پلیز زور اور شک مت ہونے دینا انکی طبیعت بگڑے گی۔"

"مما میں کیسے ایان بھائی۔۔۔"

"ک۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا میری جان میرا بچہ ممما ہے نا اور س سے بھی کر اللہ ہے اللہ ہے تو پھر کیسی فکر۔۔۔ اللہ سنبھال لے گا تم دعا کرو میں آتی ہوں۔۔۔ ڈیڈی کو دیکھ لینا اور سنبھال لینا اپنا خیال رکھنا" وہ اسکا ماتھا چومتی وہاں سے بھاگی تھی ایہا پیچھے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگی۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد سعیر گھر پہنچا اور ادھر ادھر دیکھا تو سامنے لاونج میں ایہا جھولے پر بیٹھی دیکھی وہ بھاگا اسکی طرف۔

"ایہا۔۔ ایہا کہاں ہے بھائی۔۔ تت۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور بھائی وہ کہاں ہے؟"

"بھائی۔۔ بھائی ماما آیاں بھائی کو لے کر سٹی ہسپتال گئی ہیں آپ وہاں چلے جائیں میں ڈیڈی کے پاس گھر ہوں۔"

"او کے تم ڈیڈی کا خیال رکھو میں جاتا ہوں۔" وہ اسکا گال تھپتھپاتا باہر بھاگا جبکہ شاہ صاحب کی آواز پر ایہا اندر بھاگی۔۔

"ڈیڈی۔۔" وہ خود کو سنبھالتی اندر آئی شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔

"ڈیڈی کیسے ہیں آپ۔۔ آپکی طبیعت کیسی ہے اب۔۔؟؟؟ پین تو نہیں ہو رہا۔۔" وہ انکے پاس بیٹھتی بولی وہ مسکرائے۔

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں ماما کدھر ہیں ابہا اور باقی سب۔۔۔؟؟" شاہ صاحب کے سوال پر وہ گھگھیاسی گئی۔

"مما۔۔۔مم۔۔۔ماتو وہ آیان بھائی کو۔۔۔ نہیں آیان۔۔۔ آیان بھائی کے ساتھ۔۔۔" وہ سر کھجاتی بولی یہ بھی بھول گیا تھا کیا کہنا تھا۔

"کیا ہوا ہے ابہا کہاں گئی ہے آیان کے ساتھ وہ۔۔۔؟؟"

"ہاں ہاں۔۔۔!!! بھائی کے ساتھ بھابی کو دیکھنے۔۔۔ ہاں" وہ ہلکا مسکراتی بولی شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔

"کیا بات ہے۔۔۔ پریشان کیوں ہو۔۔۔؟؟؟"

"نہیں تو ڈیڈی ایسا نہیں ہے میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ بس ایسے ہی تھوڑا سرد رہے ہیں نے کافی پی ہے ٹھیک ہو جائے گا ابھی"

شاہ صاحب نے سمجھ کر ہاں میں سر ہلایا۔

"آپکو کچھ چاہیے ڈیڈی۔۔۔؟؟" ایہا نے جھک کر انکے کندھے پر سر رکھا وہ ہلکا سا مسکرائے۔

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں۔۔۔!!!" وہ ایہا کے سر پر بوسا دیتے بولے وہ مسکرائی۔ "اچھا ٹھیک ہے پھر میں آتی ہوں ماما بھی آنے والی ہوگی" وہ کہتی باہر بھاگی تھی اور سیدھا کچن کی سلیب پر پڑے فون کو دیکھا جہاں ماما کے نام سے دس مس کالز اسے آنکھیں دیکھا رہی تھیں۔

"اووہ نو۔۔۔!!!!" اس نے فوراً سارہ بیگم کو کال کی جو چوتھی بیل پر رسیو ہوئی۔

"کلک۔۔ کیا ہوا ماما سب ٹھیک تو ہے میں ڈیڈی کے پاس تھی وہ پوچھ رہے تھے۔"

"کوئی بات نہیں بھائی ٹھیک ہے زیادہ گہرے کٹ نہیں تھے" سارہ بیگم نے سکون کی خبر سنائی ایہا کی سانس میں سانس آئی۔

"اللہ تیرا شکر۔۔۔ کب تک آئیں گے آپ لوگ۔۔۔؟؟؟"

"تم ڈیڈی کو سنبھالو میں کچھ دیر میں آرہی ہوں بھائی کو لے کر۔"

"اوکے ماما۔!!" اس بیہانے کال کاٹی اور دوبارہ شاہ صاحب کے پاس گئی۔



ہسپتال کے سرد سے کمرے میں وہ چھت کو گھورنے میں مصروف تھا جب اچانک آہٹ پر سوچوں کے محور سے باہر آیا سامنے سعیر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور ایک طرف مسکرایا۔

"کیا ہوا بھائی صاحب جو ایسی بزدلوں والی حرکت کرنی پڑ گئی تھی۔۔!!" وہ طنزیہ گویا ہوا آیان کا دل کیا زخمی ہاتھ سے اس پاگل آدمی کا منہ نوچ لے۔

"کیا منہ نوچنا ہے۔۔؟" وہ کونسا کم تھا فوراً اسکے پاس پہنچ کر اسکے ارادے چڑا کر اسکے منہ پر مارے۔

"بکومت زیادہ۔۔ مجھے کچھ نہیں سننا کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔ شیروں کو کچھ نہیں ہوتا۔"

"ہاہاہاہاہاہا" زوردار قہقہہ لگا تا وہ پاگل ہی لگا آیاں نے اسے گندی شکل بنا کر دیکھا۔

"کیا ہے زرش اپنے ساتھ تمہارا دماغ بھی ساتھ لے گئی ہے کیا۔۔۔؟؟؟" آیاں نے جلتے پر تیل چھڑکا سعیر کی ہنسی کو بریک لگی اور سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"میرا تو پتہ نہیں بڑے بھائی۔۔۔۔!!! ہاں البتہ مجھے یہ ضرور لگ رہا ہے کہ عائرہ بھا بھی اپنے ساتھ آپکی تمام تر حساسیت ساتھ لے گئی ہیں جو سوچھے سمجھے بغیر ایسی بزدلوں والی حرکت کر دی۔"

"اور کیا کرتائیں۔۔۔۔ہاں۔۔۔!!! تم سے سہا جا رہا ہے۔۔۔ زرش سے دور رہ لو گے؟؟ میں بھی دیکھوں گا سعیر شاہ کب تک تم اس طرح رہتے ہو ماں کو تو دو دن کا ٹائم دے دیا مگر میں بھی دیکھتا ہوں کیسے دو دن پورے کرتے ہو تم جیسے دیوانے تو آدھا دن یا گھنٹہ بھی ناکال پائیں اپنے محبوب کے بغیر میں نے تو اسکے منہ سے اپنے لیے نفرت کے بول سنے ہے۔۔۔ وہ لب۔۔۔ وہ لب سعیر شاہ۔۔۔ جو صرف آیاں آیاں۔۔۔ آیاں کی محبت عشق کی باتیں کرتے تھے۔۔۔ آج وہ لب آیاں شاہ کی نفرت کی باتیں کرتے ہوئے بند کیوں نہیں ہوئے۔۔۔ کیسے کہہ سکتی ہے وہ۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھ سے نفرت کرتی ہے میں کیسے میں مر جاؤں گا۔۔۔ نہیں جی سکتا کیوں بچا یا تم لوگوں نے مجھے"

"ہاہا" وہ تکلیف سے طنزیہ ایک طرف ہنسا آیان نے اسے دیکھا "نہیں بھائی کوئی نہیں مرتا یقین کریں کوئی نہیں مرتا کبخت موت بھی نصیب نہیں ہوتی یار وہ بھی منہ موڑ لیتی ہے رب۔۔ شاید رب بھی نہیں سنتا۔"

"بیوی اللہ کی طرف سے ایک بے حد انمول تحفہ ہوتی ہے سعیر شاہ جو اللہ تمہیں اسے اپنی امانت کے طور پر نوازتا ہے اسکی رکھوالی، عزت کا ذمہ دار تمہیں بناتا ہے اسکا محافظ تمہیں بناتا ہے یعنی شوہر کو اسکی خوشی، غمی سب تم سے جڑ جاتی ہے اور جو رب اپنے بندے کی امانت میں خیانت برادشت نہیں کرتا تو وہ اپنی امانت میں خیانت کو کیسے بخش دے گا جب تک اسکی بندی تمہیں معاف نہیں کرے گی جس پر تم نے تشدد۔۔۔۔۔"

سارہ بیگم جو اندر آتی انکی بات سن کر بولی آخری بار مکمل نہیں کر سکی جب وہ دھاڑا۔۔

"تشدد نہیں کیا۔۔۔ نہیں کیا تشدد" ماں "بہک گیا تھا۔۔۔ پاگل ہو گیا تھا دماغ چل گیا تھا میں کہہ رہا ہوں نا مناؤں گا آپ آپ سے لے کر تو آئیں یار۔۔ اور کیا کہا آپ نے۔۔۔"

خدا معاف نہیں کرتا۔۔ نہیں ماں نہیں۔۔ غلط ہیں آپ۔۔۔

خدا معاف کرتا۔۔ خدا کو منانا بہت آسان ہے کہتے ہیں وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا اپنے گنہگار بندے سے بھی ایک آنسو ماں۔۔ ایک آنسو پر وہ جب اتنے گناہ مٹا دیتا ہے تو کیا آپکو لگتا وہ نہیں معاف کرے گا نہیں ماں۔۔ رب نو منانا سوکھا ہے۔۔ رب کے بندوں کو منانا نہیں۔۔ بہت مشکل ہے ماں اور محبت۔۔۔ محبت کو منانا کتنا مشکل ہے آپ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔۔۔"



"بگو اس بند کرو اپنی۔۔" سارہ بیگم آنکھیں بند کر کے دھاڑیں جو وقت خود پر آیا تھا وہ کم از کم اولاد پر نہیں آنے دے سکتی تھی مگر اپنی ہی کرم نوازی اس اولاد کی۔۔۔

ایہہ عشق نہیں ڈردا موت کو لوں

پاویں سولی چڑنا پے جاوے

نچ نچ کے یار منالئے

پاویں کنجری بننا پے جاوے

چنی شرم حیا دی لالے تُو

نچ نچ کے یار منالے تُو

جے تو رب نوں مناؤنا پہلے یار نوں منا

رب من جاندا یار نوں مناؤنا اوکھا اے

بن کنجری تے بلھے وانگوں کنگھر و توپا

رب من جاندا یار نوں مناؤنا اوکھا اے

(شیخ محمد صادق)

"چلو اٹھو یہاں سے بھائی کو لے کر گھر جانا ہے" وہ آیان کا پیلا رنگ دیکھتی اپنے دل پر جبت کیے بولیں اور رخ موڑ گئیں دو اتا ولے آنسو آنکھوں سے پھسل کر گال پر گرے تھے جنہیں تیزی سے صاف کرتیں وہ باہر بھاگ گئیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

وہ بیڈ پر کافی دیر سے آنکھیں کھولے نیم دراز چھت کو گھور رہی تھی دل کسی سوچین میں نہیں تھا کبھی دل گھبراتا تو کبھی پسینے میں یونہی وجود بھیگتا جیسے نہالیا ہو۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی اور تیز تیز کمرے میں چکر کاٹنے لگتی نا چاہتے ہوئے اس بد تمیز، ظالم، ستمگر کا چہرہ آنکھوں کے آگے آجاتا کبھی غمزہ آنسوؤں سے تر تو کبھی وحشت میں ڈوبی وہ کالی لال آنکھیں تو کبھی تکلیف سے مسکراتا وہ چاہ کر بھی جان نہیں چھوڑ رہا تھا وہ جان چھڑواری ہی تھی مگر سوچوں کا محور اس سے شروع ہو کر اس پر ختم ہوتا دل کہتا تھا کچھ تو ہے جو چین نہیں کیا وہ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟



"کیوں۔۔ تمہارا سکون تو میں ہونا میرے ہونے سے سکون ہے میرے ہونے سے سانس آتا دیکھو سانس بھی ٹھیک ہو گیا اور سارے خیالات بھک سے اڑ بھی گئے" وہ بول رہا تھا جبکہ وہ جو زمین پر بیٹھی پیچھے کھسکی تھی ایک ایک بات پر خود کو دیکھا تو اسکا کہا ایک ایک جملہ سچ ہونے لگا تھوڑی دیر پہلے والی گھبراہٹ اڑن چھو تھی اور وہ اب کسی سوچ میں نہیں تھی جیسا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور طنزیہ مسکرائی۔

"ہاں" ایان شاہ "ہاں۔۔۔!!! جانتے ہو کیوں۔۔۔" کیونکہ "تمہیں دیکھ کر صرف تکلیف یاد رہ گئی ہے اور صرف تکلیف جو مجھے رونے اور سسکنے پر مجبور کر گئی ہے" وہ بولتی جا رہی تھی آنکھیں بند کیے وہ کیا کیا کہے جا رہی تھی "تم نے مجھے نوح دیا۔۔ ہاں تم نے محبت پاؤں تلے روند دی۔۔ تم وحشی بن گئے تم اس قابل۔۔۔" وہ آنکھیں کھول کر بولنے ہی لگی جب اس پاس دیکھا وہ غائب تھا۔

"آیان۔۔۔!!!" ناچاہتے ہوئے وہ پکار بیٹھی اس پاس دیکھا وہ تو تھا نہیں عائرہ نے آنکھوں کی سینس چھوڑ کر ناک کی حس سے کام لیا اپنی ناک کی حس استعمال کرتے کھڑی ہو کر جا کر وہ پردہ سونگھا جہاں وہ کھڑا تھا مگر نادر وہاں سے کوئی خوشبو نا آئی۔

"کیوں۔۔ میں کیوں پکار رہی ہوں اسے۔۔ مجھے نفرت ہے اس سے صرف نفرت اور کچھ نہیں چلے جاؤ۔۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر اونچا چلائی جب رمشا کمرے میں آئی۔

"عائزہ۔۔۔۔۔!!! " اسے زمین پر بیٹھا دیکھ کر سسک کر کلیجہ منہ کو آیا جی بھی بھاگی اسکے پاس آئی۔

"کیا ہو عائزہ۔۔ کیا ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟"

"مما وہ آیا وہ آیا تھا۔۔۔ وہ آیا تھا وہ چلا گیا۔۔۔ سکون نہیں ہے۔۔ سکون کی راہ۔۔ سکون کی سانس۔۔ سکون چاہیے اماں۔۔ سکون۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔

"سکون تو مجھ میں ہے۔۔ اپنا سکون مجھ میں ڈھونڈو۔۔" وہ الفاظ جب کانوں میں پڑے تو وہ ساکت ہوئی۔

"سنجھا لو بیٹے سنجھا لو۔۔ سکون چاہیے۔۔ اللہ سے کلام کرو میری جان۔۔ سکون پاؤ گی۔۔"

"مما ایک بات بتائیں۔۔" وہ روتی ہوئی لال چہرے سے اسے دیکھتی بولی رمشانے اسے سہلایا۔

"جی میری جان پوچھو۔۔۔!!!"

"مما سکون کیا ہے؟؟ کہاں ملتا ہے؟؟ مجھے بتائیں۔۔ جہاں دل ہر احساس دماغ ہر خیال سے پاک ہو کہاں ہوتا ہے ایسے سکون۔۔۔؟؟؟"

"نماز" میں میری جان۔۔۔۔!!!

صرف "اللہ کے پاس" اللہ سے کلام کر کے نماز قرآن میں سکون ہے۔۔ تمہیں سکون چاہیے عائرہ تو اٹھو۔۔ اٹھ کر با وضو ہو اور اللہ کے سامنے سجدہ کرو اسے پکارو اس سے ہم کلام ہو اسے اپنی تمام تر تکلیف بتادو تم دیکھنا تمہیں سکون نصیب ہو گا اور تم بے شک اپنے دل کو ہلکا محسوس کرو گی۔"

عائرہ نے ماں کو دیکھا "اور اگر کسی کا سکون کوئی انسان ہو وہ نا دیکھے تب تک ایسے بھی کچھ نا ہو اور واقعی اگر اسکے پاس اسے دیکھ کر سکون ملے تو پھر کیا کرے انسان۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں میرا بچہ۔۔۔!!! ایسا نہیں ہوتا جانتے ہو اللہ ہم سے بات کرتا ہے ہماری ہر بات کا جواب دیتا ہے جانتی ہو کیسے۔۔۔؟؟؟"

"کیسے۔۔۔؟؟؟" سوال کچھ ماں جواب کچھ دے رہی وہ کنفیوز ہوئی۔۔

"وہ ایسے کہ تم اپنی تمام تر کیفیت اپنے رب کو بیان کرو اور حاجات کے نفل پڑھ کر سو جاؤ خواب میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا جواب دیں گے۔۔۔ تم نے جو پوچھنا دعا میں پوچھو اللہ تمہیں جواب دے گا اور کوئی شک نہیں شوہر سے سکون ہے۔۔۔ شوہر تو دنیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔۔۔

"خدا کے بعد اگر کسی کو سجدہ کرنے کا حکم اگر ہوتا تو میں شوہر کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا"

مگر یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔۔۔ اللہ تمہیں راستہ دکھاتا چلا جائے گا پھر کوئی نہیں روک پائے گا اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو وہ دیکھ لے گا اوکے۔۔۔"

"جی ماما۔۔۔!!! وہ سمجھ کر اٹھی اور وضو کرنے واش روم چلی گئی۔ رمشا جانتی تھی یہاں کوئی نہیں آیا اسکا وہم ہے وہ آیان کی حالت سے بھی واقف تھی شاہ ولا جو گئی تھی مگر بیٹی کو نہیں بتانا چاہتی تھی رمشانے بھی اپنی بیٹی کا معاملہ اللہ پر چھوڑا تھا اب اللہ نے ہی فیصلہ

دو دن ہو چکے تھے اسے گھر آئے نادن سکون آتا نارات نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہوتی رات کو سونے لیٹتی تو کسی سو کسی کروٹ چین نہیں آتا ایسے ظالمانہ عادت ہوئی تھی اسکے بازوؤں میں سونے کی کہ اب نیند نہیں آتی تھی جب تک ماں کی آغوش بھی نہیں ملتی مگر اکثر وہ بھی ناکام ہوتی تھی تو ساری رات جاگ کر گزر جاتی تھی۔

آج بھی کھانا کھانے کے بعد زرش سعیر شاہ اپنے کمرے میں آئیں تھیں کل پوری رات نیند نہیں آئی اور پورا دن بو جھل اور خراب گزر اسر بھاری طبیعت بو جھل وہ جلد ہی کمرے میں آگئی اسکے پیچھے اسکی ماں بھی آئی۔

"سونا ہے۔۔۔؟؟؟" پیار سے اسکے بال ماتھے سے ہٹا کر پوچھا وہ لب باہر نکال کر پاؤٹ سا بنا گئی۔

"سونا بھی ہے مگر نیند نہیں آئے گی۔۔۔!!!" وہ بیزاری سے بولی تو آمنہ مسکرائی۔

"ڈونٹ وری۔۔۔!!! کہانی سناؤں۔۔۔؟؟ بچپن کا کوئی قصہ یا پھر کچھ بھی خود با خود سو جاو گئی۔"

"ہاں۔۔۔!!! سچی۔۔۔!!! ٹھیک ہے میں اپنا ٹیڈی لے کر آتی ہوں اور میرے لیا نو پانڈے کو بھی بلائیں بچپن کی طرح دونوں اکٹھے سنیں گے۔"

"اسے دفعہ کرو تم ٹک کے سنو ورنہ میں جاؤں۔۔۔!!" آمنہ سے اسے گھورا۔

"کک۔۔۔ کیا ہے آپ بھی نامائیں گھوریں ایسے کونسا مانتی۔۔۔!!" وہ منہ پھلائے بولی آمنہ نے منہ کھولے دیکھا اسے۔



"فٹے منہ۔۔۔!!!" وہ وہاں سے کھڑی ہوئیں اور آگے بڑھیں۔

"اماں کیا۔۔۔!!!!!" وہ رونی آواز میں بولتی ہاتھ تھام کر بولی آمنہ نے دیکھا۔

"تم لوگ اس قابل ہی نہیں تم لوگوں کے لاڈ اٹھاؤں گندی اولاد وہ اسکو بلاؤں گی تو تم لوگوں کی ورلڈ وار شروع ہوگی وہ کہے گا زرباندی جگہ دو تو تم کہو گی تم بندر موٹے گینڈے جگہ لے لے ساری اور بس پھر تم لوگوں کی یہ القابات کی ورلڈ وار شروع ہو جانی میری کہانی وہی رہ جانی۔" وہ تھوڑا غصے میں بولیں تو زرش کھکھلا دی آج کافی دنوں بعد وہ اونچا کھکھلائی تھی کہ سامنے والی کے رگ و جان میں سکون سا اترتا تھا جیہی وہ مسکرائیں اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

"اچھانا چھوڑیں اسے رہنے دیں مجھے سنائیں ٹیڈی بیسز بھی دیں مجھے میرا۔"

"اوکے ڈن" آمنہ اسکا ٹیڈی بیسراٹھا کر لائی اور اسکے بازوؤں میں تھمایا خود اسکے پاس بیٹھی اور سر اپنی گود میں رکھا اور لمبے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی جبکہ وہ سکون سے آنکھیں موند گئی۔

"پتہ ہے زرما۔۔!!" (وہ جو اسکو پیار سے زرش سے کبھی زرجان یا زرما کر کے پکارتی تھی آج بھی ویسے پیار سے پکارا) تو وہ مسکرائی۔۔۔

"جی جان۔۔!! کیا۔۔؟؟؟"

'ایک چھوٹا سا شہزادہ ہوتا تھا اور ایک چھوٹی سے شہزادی کہنے کو تو وہ چھوٹے سے بچے تھے مگر تھے اپنے آپ میں رہنے والے اور بے حد پیارے۔ وہ چھوٹا سا 54 سال کا شہزادہ اپنی شہزادی کا بچپن سے دیوانہ تھا مطلب کہ اسکی طرف نا کسی کو دیکھنے دیتا کوئی بلاتا بھی تو وہ اسکو بات نا کرنے دیتے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا وہ شہزادہ شاہ تھا اور اسے اپنی شہزادی کے منہ سے شاہ سننا بہت پسند تھا وہ اکثر اسے کہا کرتا تھا کہ تم مجھے شاہ پکارا کرو تمہارا شاہ۔۔!!!!" آمنہ کہہ کر کیں اور سر جھکا کر اسے دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات اب بہت الگ تھے جیسے وہ کچھ گہری سوچ میں جا رہی ہے جیسے وہ کچھ سوچنا چاہ رہی ہے۔۔۔

"شاہ۔۔۔!!!!" شاہ کہا کرو مجھے نو بے بی ڈول میں تم کا شاہ ہوں تم مجھے شاہ پتارا (پکارا) کرو مدھے (مجھے) تم شلف (صرف) شاہ رہو (کہو) گی۔۔ شعیل (سعیر) کی پہچان الہ (الگ) ہے میں تیشی (کسی) سے بات نہیں کرتا (کرتا) مدر تم میلی (میری) ڈول ہو تم تے (کے) لیے میں شاہ ہوں اوتے (اوکے) سویٹ جیلی "

"آہاں میں تم تو شاہ تہوں دی تق ٹھیت (ٹھیک) ہے تم مدھ تو کاٹن ٹیندی (کاٹن کینڈی) یا جیلی نہیں تہو دے" وہ پیار سے کیوٹ سا فیس بنا کر بولی وہ مسکرایا۔

"میں یں جیلی نہیں مگر کینڈی ضرور تیوں داتیوننتے (کیونکہ) تم میری سوٹ سے کاٹن کینڈی ہو" وہ اسکا گال کھینچتا بولا وہ کھکھلا دی۔

"شعیل۔۔۔۔۔!!!!!! نہیں شاہ۔۔ شاہ شاہ" وہ روتی ہوئی دور سے بھاگتی اسکے پاس آئی تھی سعیر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پریشانی سے اسے دیکھا۔

"واٹ ہسینڈ۔۔۔؟؟؟ کیا ہوا ہے تیوں (کیوں) رور ہی ہو۔۔۔؟"

"ہی ہٹش (ہٹز) می۔۔۔۔۔!!!"

"کک۔۔ کون..؟؟" وہ غصے سے لال ہوا تھا اور اسکے اشارے کے سمت دیکھا جہاں کچھ لڑکے اسے تنگ کر کے اب ہنس رہے تھے۔

"ڈونٹ ترائی باربی ڈول میں ابھی سے بتاتا ہوں کینڈی کیپ کو ائٹ۔۔!!" وہ اسے خود سے لگاتا اسکے گال صاف کرتا بولا زرش نے اسے دیکھا۔  
 "انتو (انکو) مالو (مارو) شاہ ان نے مجھے مارا۔"

"ہاتھ توڑ دوں گا" وہ ان دونوں کو گھورتا بولا جیسے آنکھوں سے سالم نکلے گا۔

"داؤ (جاؤ)" وہ وہی کھڑی ہو کر اسے بھیجنے لگی وہ اسکا گال چومتا آگے گیا اور ایک ایک زوردار تھپڑ ان دونوں کے منہ کی زینت بنا وہیں زر کھکھلائی۔

"ہے۔۔۔ ہے۔۔۔ مز اااا آیا۔۔۔۔ اب آئندہ مارنا میرا شاہ تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔"

اس لڑکے نے سعیر کو حیرت اور غصے سے دیکھا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔!!!" وہ پورا بھی نابول سکا جب سعیر دھاڑا۔

"تمھاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔!!!! تم نے میری زر کو مارااااا ہاتھ نا توڑ دوں میں تمھارے۔۔۔۔۔!!!!" وہ  
اسکا ہاتھ مڑور تا بولا جب سارہ بیگم بھاگی آئیں۔

"سس۔۔ سعیر۔۔ سعیر نومائے پر نسسس ليو ہم۔۔"

"نومام۔۔۔ نووو۔۔۔!!!! ہی ہٹزرش۔۔۔!!!! آئی ول کل ہم۔۔۔۔۔"  
(I will kill him)"

"نو بیٹے۔۔ نوووو میں اسکی ماما کو شکایت لگاؤں گی بٹ نو میری جان۔۔۔!!!!"

"ماما اسکی ہمت کیسی ہوئی زر کو ہاتھ لگانے کی"

"میرا بیٹا میری جان اسکی ماما کو میں بتاتے ہیں نو آپ تو اس جیسے نہیں ہونا او ااپس آ جاؤ زر اور اپ اندر جا کر کھیلو  
پیارا بیٹا ہے نامیرا"

"ایک شرط پر جاؤں گا میں۔۔۔!!!! وہ بھی بچپن سے اپنی آکڑ کا پورا تھا جبھی اڑ گیا۔"

"منظور ہے میرے باپ بول۔۔۔!!!" سارہ بیگم نے تنگ آکر کہا وہ لب دبا گیا۔

"اسکی ماما کو سنا کر آئیے گا کہ اپنے بے بی کو سیکھائیں بزدلوں کی طرح لڑکیوں کو تنگ نہیں کرتے بلکہ انکی ریسپیکٹ کرتے ہیں"

"اچھا جی میرے آقا میں کہہ آؤں گی اب آپ زر کو لے کر اندر جاؤ"

"اوکے۔۔۔!!!" وہ زر کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔

حال۔۔۔!!!

آمنہ جو اسے کب سے کوئی واقعہ سنارہی تھی وہ اور ہی خیالوں میں گم تھی فوراً آنکھیں کھول کر ماں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" پیار سے پوچھا اس نے بو جھل پلکیں اٹھائیں۔

"وہ کہاں گئے ماما کدھر چلے گئے کیسے بچھڑ گئے کہ کچھ یادنا رہا اور پھر وہ شہزادی تو اپنے دوست اپنے بیسٹ فرینڈ کے بغیر زندگی تصور نہیں کرتی تھی کیسے جی لیا۔۔۔؟؟"

"کیونکہ ایک دن اس شہزادی نے اس شہزادے کو ملنا تھا ان کا ملن قسمت میں تھا اس لیے اس نے جی لیا اور اسکے شہزادے نے بھی۔۔"

"مگر وہ الگ ہوئے کیوں کیا انکی قسمت میں یونہی ملنا بچھڑنا لکھا ہے۔۔؟" وہ کرب سے بولی ماں کا دل ڈوبا۔۔

"پپ۔۔ پاگل ہوگی ہوزرش کیا بولے جارہی ہو ایسا نہیں ہے کئی سال پہلے تو انکی زندگیوں میں ایک بڑا طوفان آگیا تھا۔ تمہیں پتہ زر ہم سب مل کر اسلام آباد رہا کرتے تھے اور سب مل جل کر ہنسی خوشی رہا کرتے تھے مگر تم جانتی ہو وہ نمبرہ اس نے سب برباد کر دیا۔ زر پہلے اس نے مجھے، تمہیں میرے بچوں کو جان سے مارنے کی دھمکی دی مگر کسی نے اثرنا لیا پھر ایک دن ایسا طوفان آیا کہ لائے کی بیٹی کو احد قریشی کی بیٹی سمجھ کر اغوا کر لیا گیا ہاں۔۔!! تم جانتی ہو تمہاری پھپھو کی بیٹی اغوا ہوئی تھی مگر مجھے نہیں پتہ وہ زندہ ہے یا مردہ وہ قریشیوں کا خون اب تک سنبھال کر رکھنے سے تو رہی بس اسی طوفان نے ہمیں بہت دور جانے کا فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہم سب وہاں سے چلے گئے لندن پھر سب بدل گیا۔۔ وقت، حالات۔۔ تمہاری خالہ سے میرا رابطہ سب کٹ گیا۔۔ سب ختم مگر پھر جب آہستہ زندگی واپس رخ موڑنے لگی جب لگا کہ اب کوئی خوف نہیں ہو گا مگر





"ہاہاہا۔۔۔ بچپن کی طرح آج بھی آپکا سعیر ہی ٹھیک ہوگا آج بھی اسکی ہی سائیڈ لیس گی لاڈلہ جو ہے  
اپکا۔۔۔!!!!" وہ طنزیہ بولی آمنہ نے اسے دیکھا۔

"اولاد کی جگہ کوئی اور لے سکتا۔۔۔؟؟؟"

"اور کون نہیں جانتا کہ مسز قریشی نے اولاد سے کئی زیادہ پیار دیا ہے شاہ ہاؤس کے بچوں کو۔۔۔"

"بس کرو سو جاؤ۔۔۔!!!! اول فول مت بکو۔۔۔!!!!"

"سچائی سے منہ نہیں پھیریں ماں۔۔۔ مجھے یہ بات ہمیشہ جیلس کرواتی ہے اور کرواتی رہے گی کہ آپ میرے سے  
زیادہ اس بندر کو پیار کرتی ہیں اور مجھے برداشت نہیں کہ میری ماں مجھ سے بڑھ کر کسی اور سے۔۔۔۔۔"

"زرش۔۔۔۔۔!!!!!!" آمنہ نے اسے ٹوکا "کسی نہیں ہے وہ شوہر ہے تمہارا اور تمیز سے بات کرو۔۔۔  
سو جاؤ!!" وہ اسے خود کے حصار میں لیتی اسے پرسکون کرنے لگی وہ بہت گہری سوچوں میں گم کب نیند کی وادی  
میں گئی پتہ نالگا۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹے ہی ہوئے تھے اسے سوئے ہوئے وہ گہری نیند میں تھی اس بات کی تسلی کر کے جب اسکی ماں نے دیکھا وہ سو گئی ہے تو وہ اٹھ کر اس پر کمفر ٹرٹھیک کرتی وہاں سے چلی گئیں۔ ابھی چند گھنٹے گزرے تھے جب وہ بری طرح ڈسٹرب ہوئی تھی وہ گہری نیند میں تھی جب کھڑکی سے کود کر سیاہ ہیولا سا اندر آیا اور اسکے قریب آیا اپنی ہڈی کی کیپ اتار تا وہ اسکے پاس بیٹھا جہاں وہ دنیا جہاں کی معصومیت سمیٹے سو رہی تھی وہ قریب ہی اسکے پاس بیٹھا اور بہت احتیاط سے اسکارخ اپنی طرف موڑا اور اسے دیکھا جو ٹیڈی کو ہگ کیے مزے سے سو رہی تھی سعیر نے ٹیڈی کو گھورا۔

"تم تو دور ہو" فوراً کہتے احتیاط سے اسکے بازوؤں سے ٹیڈی نکالتا دور پھینکا وہ ڈسٹرب ہوئی جب بہت آرام سے اسکے بازو پر سعیر نے تھکی دی وہ سیدھی ہو کر سو گئی۔

سعیر نے جی بھر کر اس کے چہرے کا طواف کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھ میں لیا۔

"بہت ظالم ہو تم زرش ہمیشہ کی طرح اگر میں کہوں بچپن کی طرح تو" ہاں " میرا سعیر شاہ کا امتحان لینا کوئی تم سے سیکھے۔" وہ اسے دیکھتا اس پر جھکا اور پیاسے تپتے صحرا کی مانند اسکے چہرے پر جھکا "کتنا تڑپا یا ان دو دن میں تم نے مجھے تمہیں معلوم ہے جب واپس آؤ گی اور میری اس تڑپ اور وحشتوں کا حساب دو گی میری جان۔۔!!"

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا بولا زرش کسمائی سعیر نے اسے دیکھا۔

"میرا مقصد تمہیں ڈرانا نہیں ہے۔۔" وہ اسکے پہلو میں رکھے ہاتھ سے اسے سہلاتا بولا وہ پرسکون ہوئی "بس تمہارا دیدار کرنا اور تمہیں محسوس کرنا ہے زر۔۔۔" وہ اب اسکی گردن میں منہ دیے جھکا جب وہ کچھ سمجھ کر پسینے میں نہائی اور بری طرح گھبرائی سعیر نے اسے دیکھا جو پسینے میں نہا چکی تھی اور ہلکا ہل رہی تھی وہ فوراً سے اٹھا اور اس سے دور ہوا وہ گہرے سانس بھرتی فوراً اٹھی تو ماتھے، گردن، لب ہر جگہ ایک جانا پہچانا لمس محسوس کر کے جی جان سے کانپی اور ادھر ادھر دیکھا۔

جانی پہچانی خوشبو خود سے محسوس ہوئی تو بیڈ سے اتری۔

"سعیر۔۔۔۔!!!!!!" وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی تو اسکے منہ سے نام سن کر وہ پرسکون ہوا مگر پردے کے پیچھے سے ناکلا۔۔

وہ تھوڑا آگے آئی وہ ڈر چکی تھی وہ آیا تھا یعنی وہ آتا ہے وہ جان نہیں چھوڑ رہا تھا اس نے گھبرائے ہوئے ادھر ادھر دیکھا جب وہ جن پردے کے پیچھے سے نکل کر اسکے بالکل پیچھے کھڑا ہوا۔۔

"جاؤ۔۔۔!!! نہیں تنگ کرو جاؤ۔۔" وہ ہلکی ہلکی آواز میں بولتی ادھر ادھر دیکھتی پیچھے مڑی جب وہ پھر اسکے بالکل بیک پر آیا۔۔ زرش سانس رک گئی وہ پھر مڑی تو اسکے ساتھ مڑ گیا۔۔

"سعیر شاہ جاؤؤؤؤؤ۔۔۔۔۔!!!! پلیززز چلے جائیں پلیززز۔۔ سعیر نہیں کریں۔۔" وہ معصوم گویا بے حد معصومیت سی بولی سعیر کو اس معصوم سی جان پر پیار آیا جیسی وہ قریب جھکا اور اسکے کان میں بولا۔۔۔

"Alert ...!!!!

Warning ...!!!

Don't say it in this way honey otherwise it will be difficult for me to go  
and once again I will fall in love"

"مگر اس وقت آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔ چلتا ہوں دوبارہ آؤں گا۔" وہ اسکے گال پر لب رکھتا گال کو زور سے چومتا وہاں سے پیچھلی کھڑکی سے کود کر غائب ہوا تھا زرش پیچھے سن سی کھڑکی ایک جگہ پر ساکت ہوئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے گھر کی بیسمنٹ میں بڑے سے صوفے ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے لال شرٹ میں اور جینز کی پینٹ میں ملبوس وڈکا کا گلاس لبوں سے لگائے بیٹھی تھی۔ جیت کا جشن منایا جا رہا تھا آج دائمہ حمدانی بے حد خوش تھی بے حد اور تو اور ایک تیر سے دونشانے جو لیے تھے جیسی وڈکا پیتے ہوئے گلاس ٹیبل پر رکھے وہ زور سے ہنسی تھی۔۔۔



"ڈونٹ وری ڈارلنگ۔۔ اب نہیں اسے آفس آنے دو خود میں ایسا الجھاؤں گی کہ اس کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں ملے گا بس تم اپنے کام پر پورے اترنا اور زرش کو موقع دیکھتے ہی غائب کر لینا اور ایسی جگہ کہ جہاں سعیر شاہ جاننے ناپائے وہ ہے کہاں۔۔۔"

"فکرنا کرو جانم یہ میرا کام ہے اور جگہ اسکا انتظام ہو چکا ہے بس موقع پر چھکا ہی مارنا باقی ہے اور وہ جلد ہی ماروں گا۔"

"باقی سب تو ٹھیک ہے پر سالہا اپن کو ایک بات سمجھ نائی" فصیح منہ میں پان رکھتا بولا سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"وہ کیا۔۔۔؟؟؟" دائمہ نے سگریٹ کا کش لگاتے اسے دیکھا۔

"یہی کہ یہ سالہا حرام خور فصیح وہاں کیا کر رہا تھا وہ بھی ان دو کے ساتھ آخر کیوں۔۔۔؟؟؟"

"پوائنٹ ٹو بی نوٹڈ۔۔۔!!!!" دائمہ نے سگریٹ ایش ٹرے میں بھجایا آخر کیوں اور ہمارے آنے پر اس کے تاثرات نوٹ کیے تھے تیز نظر نے فوراً شکار کیا جیسی ہو بولی

"ہمممممم۔۔۔!!!!" رضا گہری سوچ میں ڈوبا "لیکن تو نے وہ نہیں دیکھا دانی کی کہ جب آیان شاہ عائرہ کو لے کر جا رہا تھا تو کیسے کس طرح وہ آگے آیا تھا اور آیان شاہ نے اسے دھکا دیا تھا۔۔۔"

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر دال میں کچھ کالا لگتا ہے مجھے" فصیح گہری سوچ سوچتا بولا۔

"پتہ لگو او اسکا آخر یہ کر کیا رہا ہے اور اس بات کی خبر کسی کو ہونے نادی جائے کوئی ایک بندہ ہر وقت اسکی تاک میں لگاؤ جہاں شک پڑے فصیح نمک حرامی پر اتر اسکا نام و نشان مٹا دینا۔۔۔"

"شیور۔۔۔!!!!" وہ کہہ کر اٹھا "اور اس کے بعد مجھے میری پرانی معشوقہ واپس چاہیے" وہ خباث سے بول کر آنکھ ونک کر گیا۔

"کیوں نہیں انتظام ہو جائے گا تمہیں محنت نہیں کرنی پڑے گی جس دن زرش کو اٹھایا جائے اس دن تمہارا گفٹ تمہارے پاس پہنچا دوں گا۔۔۔"

"ہرے۔۔۔۔۔!!!!!!" پورا بیسمنٹ ایک دفعہ دوبارہ قہقہوں اور نعروں سے گونجا تھا۔



ایک گہری سوچ نے آج عرصے بعد ایک ایسی عورت کو آن گھیرا تھا جو کبھی بھی سوچ کو اپنے سمت آنے نہیں دیتی تھی یوں کہنا بہتر ہو گا کہ وہ ہمیشہ سے سوچے سمجھے بغیر جو دل نے چاہا وہ کر دیا بس ایسے کام لیتی مگر آج ایک ایسی سوچ اسکے دماغ میں آئی تھی کہ وہ سوچ کر کانپ رہی تھی۔ کیسے کس طرح وہ تو اسے اپنے ہاتھوں سے مار آئی تھی مردہ خانے میں مردہ موجود تھا اسکا مگر۔۔ ہاں مگر لاش کا اچانک گم ہو جانا اور نہیں ملنا اور آج مال سے واپسی پر جسے دیکھا وہ کون تھا مگر اس رکشے کا پیچھا کرنے پر رکشہ غائب ہو جانا۔۔۔

"ہائے اللہ۔۔ مطلب روح اسکی روح میرا پیچھا کر رہی ہے آپہہ۔۔ نہیں نہیں اگر ایسا ہے تو میں۔۔ میرے سے انتقام لینے آئی ہے نا۔۔ سایہ آگیا۔۔"

"ہاں یہ قریشی ہے ہی ناگن۔۔ اب اچھا دھاری ناگن بن کر بدلہ لینے آئے ہے ورنہ رکشے کا غائب ہونا اور یونہی وہاں سے مردہ وجود گم ہونا۔۔"

"اللہ بچا کے۔۔" وہ تکیے کو باہوں میں زور سے قید کرے بولی فامیہ نے اسے دیکھا۔



"مام۔۔۔!!!"

وہ چلتی اسکے قریب آئی اور حیرت سے ماں کو دیکھا "ارے کیا ہو گیا۔۔ اس طرح کیوں بیٹھی ہیں سب ٹھیک ہے..؟؟" وہ اسکے قریب بیٹھتی بولی نمرہ نے اسے دیکھا۔

"فامی ہائے فامی۔۔ فامی بھاگ چلیں دفعہ کر بدلہ دائمہ دیکھ لے گی ہم چلتے یہاں سے وہ آگئی فامیہ وہ آگئی۔۔"

"ارے کون ماں۔۔۔ کون آگیا یا رر۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟" وہ نمرہ کے لبوں سے پانی کا گلاس لگاتی بولی نمرہ نے ڈر ڈر کے پانی پیا۔

"فامیہ وہ.. وہ علیشہ میں نے مارا تھا آج میں نے اسے دیکھا ضرور سایہ اسکا سایہ میرا پیچھا کر رہا ہے فامیہ.. " وہ ڈر کر بولی "آہہہ۔۔۔!!!!"

"مما۔۔۔!!! ریلیکس ریلیکس یا کوئی نہیں ہو گا آپکا وہم ہو گا ایسا کچھ نہیں ہے سچ میں کوئی نہیں ہے آپ۔۔ آپ ریلیکس ہو جائیں۔ " وہ اسے خود سے لگاتی بولی نمرہ نے ڈر ڈر کے ادھر ادھر دیکھا۔

"کوئی نہیں ہے آپکی بیٹی ہے نا آپکے پاس کچھ نہیں ریلیکس۔۔!!" وہ اسے خود میں چھپا گئی نمرہ ڈر کے آنکھیں  
موند گئی مگر یہ ڈر اب اسکے دل میں صدار ہنے والا جو شاید اسے پاگل کرنے والا تھا اور بہت کچھ بہا کے لے جانے  
والا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆

وہ کمرے میں بیٹھی ایک پرسکون ماحول میں بیٹھی مزے سے کسی کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھی جب ایک  
دم دل گھبرا یا وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور وامٹ کرنے کے لیے واشروم بھاگی صبح سے یہی فعل دہرائے جا رہی تھی  
مگر خیال کسے تھا۔ وامٹ کر کے جیسے باہر آئی تو سر گھوما وہ فوراً بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"آہہہہ۔۔۔!! یہ کیا ہو رہا ہے مجھے صبح سے چکر کیوں آرہے ہیں۔۔۔" مشابری طرح گڑبڑائی جب اپنے اندر  
آنے والی کمی کو محسوس کیا دل بلیوں کی طرح اچھلا تھا جیھی گرے آنکھیں پھاڑ کر خود کو دیکھا اور سب سے پہلے  
اپنے پیٹ کو۔

"بے بی۔۔۔۔۔!!!!!!" وہ جھوم کر بولتی بلکل بچی لگی۔

"اللہ بے بی۔۔۔!!" دوبارہ بولتی وہ مایوس ہوئی۔

"مگر بے بی۔۔۔!!! میں تو خود بے بی ہوں۔۔۔!!!"

"اللہ بے بی۔۔۔!!! یعنی امم کا بے بی اپن کا بے بی عالی اور میرا بے بی۔۔۔ اومائے گاڈ۔۔۔!!"

"نامیری آنکھیں کونسی ٹیسٹ کرتی ہیں بھلا میں بھی نا۔۔۔ ہو سکتا فوڈ پوائزنگ ہو گی لیکن نہیں ماں ہونے کا یہ بننے کا ایک اچھوتا احساس غلط نہیں ہو سکتا میرے اندر آنے والی تبدیلی کوئی عام نہیں بہت خاص ہے۔۔۔" وہ بول کر گہرا مسکرائی اور زور سے خود کے گرد حصار بنایا جیسے اپنے بچے کو ہگ کیا ہو۔۔۔

آج بابا ہوتے کتنا خوش ہوتے۔۔۔ "ناچاہتے ہوئے اسکی آنکھیں بھیگی وہ خود سے بات کرنے کی اس خوشی کو محسوس کرنے میں مصروف تھی جب اچانک فون رینگ ہوا مشانے یس کر کے بنا دیکھے کان سے لگایا۔

"ہیلو یس مشا عالیان سپیکنگ۔۔۔!!!"

"آہہ۔۔۔!! آئی نا سوئٹ ہارٹ" ایک خباث بھری آواز مشا کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا وہ جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔



"آہاں بے بی کو غصہ آرہا ہے ارے بھی کہو تو پروف دیکھا دوں میں تم کو۔۔۔!!"

"ککک،، کیا پروف۔۔۔؟؟؟" مشاڈ گم گائی۔۔ ہاں مشاعالیان ڈگم گائی وہی فصیح مسکرایا۔

"وہی کہ تمہارا شوہر میرے سامنے بیٹھا ہوا اس بات سے بے خبر کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا ہے اور یہ آج پہلی بار نہیں ہے اکثر ہوتا ہے تم رکومیں تمہیں ویڈیو کال پر دیکھتا ہوں اوکے بے بی یا کچھ ویڈیو بھیجتا ہوں۔۔" فصیح نے کہہ کر فون بند کیا مشا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی اور زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

وہی دوسری طرف دائمہ اپنی اصلی حالت سے بلکل الگ آنکھوں میں گرے لینز ڈالے شارٹ وگ لگائے اور وہی اپنی حالت بلکل چینج کیے عالیان کے سامنے بیٹھی اسے کچھ پکس دیکھا رہی تھی کہنے کو وہ بہت پرانی پکچر تھیں مگر انہیں بہت مہارت سے ایڈیٹ کیا گیا تھا اور تو اور بیک گراؤنڈ بلکل چینج جیسے کوئی ریسٹورنٹ ہو یا کوئی کمرہ دائمہ کا یہ سلسلہ کب سے سٹارٹ تھا فصیح کی مدد وہ اس لیے کر رہی تھی۔ فصیح بہت آسانی سے وہاں سے زر کو غائب کروا سکتا کیونکہ کوئی اور تو نہیں فصیح اپنی ماں کے ساتھ اس قریشی ہاؤس میں جاسکتا ہے جبھی دائمہ ان نان نمبر سے اسے ڈیفرنٹ پکس بھیجتی اور اسے گھٹیا باتیں کرتی مشا کے خلاف مگر عالیان خاطر میں نالاتا مگر آج اس

نے اسے یہ کہہ کر بلایا وہ اس سے ملنا چاہتی ہے اسے خود دیکھنا ہو گا اس سے مل لے پھر بے شک بلاک کر دے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

عالیان نے وہ تصویریں دیکھی مگر اس کا دل نہیں مانا مشا کے دل میں آنکھوں میں جتنی نفرت اس انسان کے لیے دیکھی ہے وہ کسی کے لیے نہیں وہ عالیان کو بتائے بغیر ایسا نہیں کر سکتی اور بے وفائی ہر گز نہیں وہ فوراً کوئی ریکیٹ نہیں کرے گا وہ دیکھے گا سنے گا ہو سکتا مشا کسی دباؤ میں ہو وہ وہ پکس لے کر غصے پر قابو پاتا وہاں سے نکلا تھا۔ پیچھے دائمہ نے مکرہ ہنسی ہنستے فصیح کو دیکھا جو پیچھے بیٹھا خباثت سے لب دباتا اسے تھمب اپ کا نشان دکھا گیا جیسے کہنا چاہتا ہو کام ہو گیا۔۔۔

وہیں مشا غصے اور پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب مسیج رینگ ہو امشانے فوراً فون کھولا تو سامنے آنکھوں پر یقین نا آیا۔۔۔

"نہیں یہ گھٹیا آدمی ہو سکتا کوئی بات ہو یا کوئی آفس کی بندی ہو عالیان عشق کرتے ہیں مجھ سے میں ان پر شک ہر گز نہیں مگر موہ۔۔" یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی جب اچانک سر گھوما اور آنکھوں کے آگے دنیا گھوم کر اندھیرا چھایا تھا۔



وہ اپنے کمرے میں مایوس سی بیٹھی تھی احان کا کوئی اتا پتہ نہ تھا گھر کی ٹینشن اور پھر یہ سب وہ بھولی ایک مرتبہ بھی نہ تھی اسے مگر وہ کہاں تھا کدھر تھا بلکل غائب کیوں آخر کیوں اسے کیا پتہ وہ کس مشکل میں ہے کہاں ہے وہ تو بے خبر تھی لیکن کچھ سوچتے ہوئے ایہا نے فون اٹھایا اسکی آواز سننے کا دل بے حد چاہا جب یاد نے بے حد ستایا سانس الجھتا محسوس ہوا تو اسے کال ملا بیٹھی مگر یہ کیا آگے سے فون بند۔۔۔

ایہا نے کان سے ہٹا کر فون دیکھا بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا احان کا فون بند نہیں ہوتا جلدی واٹس ایپ پر گئی تو لاسٹ سین کچھ ہفتے پہلے کا تھا اب سہی معنے میں ایہا کے ہاتھ پیر پھولے جبھی عالیان کو کال ملائی جو دوسری بیل پر رسیو ہوئی۔۔۔

"ہیلو۔۔!! لیس ایہا واٹس ہینڈ۔۔؟؟؟"

"ع،،، عالی بھائی کہاں ہیں یار اور وہ احان کہاں ہے۔۔ وہ فون بند ہے انکا۔۔"

احان کے نام پر عالیان کا رنگ اڑا۔ اسکا فون پولیس کے پاس کہنے کو وہ گھر تھا مگر روز تھانے کے چکر کاٹنا اور سب انویسٹیگیشن میں اسکا فون استعمال کرنا اور گھر سے باہر نکلنا بلکل منع تھا۔

"اے بیہواہ احان کا فون ٹوٹ گیا تھا اس لیے آف ہے میں تمہاری گھر جا کر اس سے بات کرواؤں گا اوکے بیٹا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہیں نا وہ ٹھیک ہے نا آپ جھوٹ تو نہیں بول رہے۔۔۔؟؟" ابہانے بھی گھبرا کر پوچھا۔

"ارے ہاں بیٹا میں کہہ رہا ہوں نا گھر جا کر کروا تا ہوں میں بات۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔" ابہانے کہہ کر کال کاٹی ابھی فون بیڈ پر رکھنے لگی تھی کب اچانک فون رینگ ہوا جس پر خالہ کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا ابہانے جھٹ سے فون اٹھایا۔۔

"ہیلو خالہ جان کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"

دوسری طرف فون کرنے والے کے کانوں میں آواز رس گھولنے کے مانند گونجی وہ آنکھیں موند کر صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

"خالہ۔۔۔!!!"



وہ دوبارہ بولی مگر جواب نادار۔۔

"خالہ۔۔۔۔!!!! ٹھیک ہیں آپ بولیں نا۔۔"

"آہاں خالہ کے علاوہ بھی کسی کو یاد کرتے ہیں جانِ احان۔۔!!" وہ کرب سے آنکھیں بند کیے سرور میں ڈوبا بولا  
تو ایہا اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی دھڑکن تھمی تھی اور دل بند ہوا تھا۔۔

"سانس لو ایہا۔۔۔!!!" وہ فون پر بھی اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کرتا اسکی سانس روکنے پر ٹوک گیا ایہا کے  
ہاتھ پاؤں کپکپائے۔۔

"بیٹھ جاؤ میری جان گر جاؤ گی۔۔" وہ اسے حیران پر حیران کرتا وہ گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"احان۔۔۔!!!" حیرت اور افسوس سے اسکا نام بلا یا سامنے والے کو نبھایا جیھی ماتھے پر بل آئے۔

"اے۔۔۔!!!! ناٹ لائٹ شوہر ہوں پیار سے پکارو۔"

"دماغ خراب ہو گیا آپکا کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

"ہا ہا مجھے پکارو ایہا ورنہ میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا اور واپس نہیں جانے دوں گا" سامنے والا شاید پاگل ہوا تھا کبھی کچھ بھی بولے جا رہا تھا۔

"احان۔۔۔!!!" وہ صدمے اور کچھ غصے سے رونی آواز میں بولی تو وہ گہری سانس خارج کر گیا۔

"پیارے سے پکارو میری جان پیارے۔۔۔"

"احان۔۔۔!!!" وہ محض نرمی سے پکار پائی۔

"اور پیارے سے میری جان۔۔۔!!"

"احان۔۔۔!!!" وہ بھگتے لہجے میں بولی وہ سراٹھا گیا۔

"کیسی ہو جانِ احان۔۔۔؟؟"

"احان کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟" سوال کا جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا گیا۔۔

"یاد میں تڑپ تڑپ کر آدھا پاگل ہو گیا ہوں اور مرنے والا ہوں۔۔"

"احان۔۔۔!!!!" وہ چلا اٹھی۔

"احان آپ کہاں ہے آپکا فون بند ہے آپ کیوں بے خبر ہیں مجھ سے آپکو یاد نہیں آتی اپنی ایہا کی۔۔ کیوں  
احان کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ بلک بلک کر رودی احان نے آنکھیں میچیں۔

"رومت میری جان تمہارے یہ آنسو میرے دل پر آگ کی مانند گر رہے ہیں۔۔"

"احان آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ آئی ہیٹ یو۔۔!!!"

"میں جانتا ہوں میری جان بہت براہوں مگر تمہارا ہوں اور ایسا نہیں ہے کہ میں تم سے بے خبر ہوں میں نا آج، ناکل، ناپہلے کبھی تم سے بے خبر تھا۔ کبھی نہیں تمہارا احان تمہارے کسی حال سے بے خبر نہیں میری جان سنو۔۔ ایہا اپنے احان پر مکمل پختہ یقین رکھنا تمہیں ہے نامیرے پر یقین بولو ایہا۔۔؟؟"

"ہہ۔۔۔ ہے احان خود سے زیادہ ہے۔۔۔"

"بس یہ یقین پختہ رکھنا اور دعا کرنا تم بہت معصوم ہو جانتا ہوں بہت اچھی اور نیک اللہ تمہاری دعا سنے گا اور ہاں دعا کرنا تمہارا احان مشکل سے نکل کر فوراً تمہیں اپنے پاس لے آئے۔"

"کک۔۔۔ کیوں کیا ہوا ہے آپکو احان۔۔۔؟؟"

"ابھی کچھ نہیں بتا سکتا میری جان اپنے احان کے لیے مسلسل دعا گورہنا اور۔۔۔" وہ کچھ بولنا سکا جب دو اتا لے آنسو اسکے گالوں پر گرے "رکھتا ہوں جان اپنا خیال رکھنا۔۔۔!!" وہ خود پر قابو پاتا کال کاٹ گیا آمنہ جو اسے دیکھ رہی تھی وہی کھڑے بچوں کی حالت دیکھ کر دل خون کے آنسو رو یا احان نے قمیض کی آستین سے اپنے آنسو صاف کیے اور ماں کو فون تھمایا۔  
آمنہ نے فون والا ہاتھ سمیت اسے کھینچ کے خود میں چھپایا۔۔۔"

شام کا وقت تھا قریشی ہاؤس میں جیسے ہو کا عالم تھا اس قدر سناٹا کہ باہر سے آنے والے کو یہی لگے کہ گھر میں جیسے کوئی آدم زاد ہے ہی نہیں آج عرصے دراز کے بعد احان قریشی نے اپنی ایہا سے بات کی تھی جس کی آواز سننے کو کان ترس گئے تھے آج وہ کان کچھ سکون میں تھے مگر یہ دوری، یہ مشکلات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں جب ختم ہو گا اس کا امتحان اور کب جائے گا وہ اپنی ایہا کو لینے کچھ پتہ نہ تھا وہ ڈرائنگ روم میں اپنی ماں کی آغوش میں چھپا بیٹھا تھا جب عالیان بھاگتا اندر آیا۔۔۔

"اے، احان۔۔۔!!!!"

وہ چلاتا ہوا اندر آیا آمنہ نے اسے گھورا۔۔۔

"اے ششش۔۔۔!!! سو رہا ہے آہستہ کیا ہوا ہے" وہ اسے سہلاتی ہوئی پوچھ بیٹھیں عالیان نے لب تر کرتے ہوئے ماں کو دیکھا۔۔۔

"مما وہ ایہا اسکی کال آئی تھی مجھے احان کا نمبر بند اور اتنے عرصے سے غائب رہنے کی وجہ پوچھ رہی تھی بہت پریشان تھی ممما میں نے اسے ٹال دیا مگر۔۔۔۔" وہ کہہ کر رکا آمنہ نے اسے دیکھا۔۔۔

"مگر،،، مگر کیا عالی کہیں ایہا کو شک۔۔"

"نہیں،،، نہیں ماماہر گز نہیں یار ایسامت سوچیں بس آپ جیسے تیسے ایہا کی بات کروادیں احان سے تاکہ وہ کہیں نا کہیں سکون میں اجائے۔۔۔"

وہ تو میں نے ابھی کروائی ہے کب ختم ہو گا یہ سب عالی میں بہت پریشان ہوں آخر کب تک ہم آنکھ مچولی کا کھیل کھیل کر اسے دھوکے میں رکھیں گے۔۔۔

"کمون ماماہم کوئی کھیل نہیں کھیل رہے کھیل تو وہ نمرہ کھیل رہی ہے ایک دفعہ میرے ہاتھ لگ جائے قصہ ختم کر دوں گا اسکا میں۔۔۔ عالیان نے سامنے ٹیبل پر پڑے گلاس پر دباؤ بڑھاتے بولا جبکہ گلاس میں کئی دراڑیں آن پڑی تھیں۔۔۔"

عالی۔۔۔!!! آمنہ نے فوراً اسکے ہاتھ سے گلاس لیا اور اسے گھورا۔۔۔

انسان بنو جانور نہیں،،، پاگل آدمی۔۔۔!!!

آپکا بچہ ہوں انسان ہی ہوں۔۔۔!!! وہ مزے سے آنکھ ونک کرتا بولا آمنہ نے اسے گھورا۔۔۔

کینے بچے۔۔۔!!! تم رکو کدھر ہے میرا جو تا وہ ادھر ادھر دیکھتی بولیں وہ کھکھلایا۔۔۔

اماں ڈرائنگ روم کے باہر وہ کہتا بھاگا آمنہ نے دور تک جاتی گھورا اسے۔۔۔

کھوتا۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑائیں۔۔۔!!! جبکہ وہ اور اونچا ہنسا اور وہاں سے اوپر کو چل دیا جبکہ اوپر بڑھتے قدم اسکی کھکھلاہٹ کو مدھم کرتے گئے۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو خلاف توقع آج اس کا ویکلم ناہو انا ہی مشا کہی نظر آئی عالیان نے آس پاس نظر دھرائی مگر وہ نادیکھی آخر گئی تو گئی کہاں اس نے دل میں سوچا،، نا وہ نیچے نظر آئی نا ہی اوپر ہے پھر کہاں گی وہ  
 ---??

عالیان نے اندر آکر اپنا بیگ بیڈ پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ کر کچھ دیر سکون کا سانس کھینچا جبکہ دماغ اور دل کی جنگ میں اب بھی وہ مصروف تھا دل کہتا تھا مشاد ہو کا نہیں دے گی اگر اسے بلیک میل بھی کیا جا رہا ہے تو وہ کہی نا کہی عالی کو اشارہ دے دیتی مگر دماغ کہتا تھا وہ تصاویر وہ سب عالیان نے سب سوچوں کو فل وقت کے لیے جھٹکا کچھ

ٹائم وہ بے حد ریلکسیس رہنا چاہتا تھا اپنی محبت کے سنگ بعد میں وہ اس بات کو اس سے ڈسکس ضرور کرے گا آخر معاجرہ کیا ہے عالیان نے سر جھٹک کر سائیڈ پر چہرہ مڑا جبکہ مشاب تک کمرے میں نا آئی تھی عالیان نے پاس پڑا ڈوپٹہ اٹھایا اور اسے ہاتھ میں لپیٹ کر مٹھی بند کی۔۔

"کہاں چلی گئی مشو۔۔۔؟؟ بتائے بغیر اور ڈوپٹہ شاید واش روم میں ہوگی عالیان سوچتے ہوئے اٹھا اور واش روم کی جانب بڑھا جب اچانک دوسری سائیڈ بیڈ کے نیچے زمین پر نظر پڑی تو اوسان خطا ہوئے تگے مشابہ ہوش وہاں دنیا سے بے خبر گری ہوئی تھی عالیان کا کلیجہ منہ کو آیا وہ فوراً اسکی جانب لپکا وہ جا کر اسکے پاس دوزانو کے بل نیچے بیٹھا اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔

م،،، مشا۔۔۔!!! مشامیری جان اوپن یور آئیز کیا ہو عالیان نے پسینے میں شرابور اسکا گال تھپتھپایا مگر نادار وہ ویسے ہی رہی۔۔

مشاء میری جان اٹھو کیا ہو گیا ہے تمہیں عالیان نے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

کیا ہو گیا ہے عالیان اتنا شور کیوں مچا رہے ہو،،، مشاء کیا ہو ہے مشاء کو۔ زرش جو شور سن کر آئی تھی مگر مشاء کو زمین پر بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو گئی



زری زری دیکھو نہ یہ آنکھیں نہیں کھول رہی اسے بولونا کہ آنکھیں کھولے یہ تو تمہاری باتیں مانتی ہے نا عالیان نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

تم پاگل نا بنو عالیان اس کو جلدی سے اٹھاؤ اوپر لیٹاؤ۔ میں ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں۔ زرش نے مشاء کے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جواب تک جگمگا رہا تھا

ہاں میں اٹھاتا ہوں مشاء مشاء اوپن یور آئیز پلیز ایسے تنگ مت کرو مجھے عالیان نے اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا،، جبکہ زرنے جیسے ہی نیچے ھٹک کر فون اٹھایا اس پر کچھ پکچر زدیکھ کر ساخت ہوئی تھی اور بے یقینی نے عالیان کو دیکھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے عالیان۔۔۔ زرش نے شاک نظروں سے عالیان کی طرف دیکھتے ہوئے موبائل کو دیکھا جس میں اس کی تصویریں ایک لڑکی کے ساتھ جگمگا رہی تھیں وہ دونوں بہت قریب بیٹھے تھے۔۔۔

زرگاٹ ڈیمٹ کال دا ڈاکٹر وہ زر کو دیکھے بغیر اونچا دھاڑا زربری طرح ڈری تھی اور فوراً ڈاکٹر کو کال کی تھی۔۔

ہیلو ڈاکٹر اس ایمر جنسی پلینز جلدی آئیے میں ایڈریس آپ کو سینڈ کرتی ہوں زرش نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی اور مشاء کی طرف آئی۔

عالیان ہٹو یہاں سے خبردار تم اس کے قریب بھی آئے تو زرش نے اسے مشاء سے دور دھکیلتے ہوئے کہا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئی بیوی ہے وہ میری.... عالیان نے غصے سے کہا

اور تمہاری یہ بیوی تمہاری ہی وجہ سے اس حالت میں آئی ہے... زرش نے چیختے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ عالیان نے حیرت سے کہا

صاحب جی وہ ڈاکٹر صاحبہ آئی ہیں۔۔ اس سے پہلے زرش کچھ بولتی ملازمہ نے آکر کہا

جی آپ انہیں اندر بھیج دیں اور خبردار تم اس کے قریب بھی آئے تو زرش نے ملازمہ کو بھیج کر عالیان کو گھورتے ہوئے کہا

السلام وعلیکم! آپ دونوں باہر جائیے مجھے ان کا چیک اپ کرنے دیں ڈاکٹر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

پر ڈاکٹر۔۔ پرور کچھ نہیں باہر چلو عالیان زرش نے اس کو بازو سے پکڑا اور باہر لے گئی عالی نے زر کو گھورا مگر زر نے مقابلے میں اسے الٹا گھورا۔۔

آنکھیں نیچے کرو اپنی ورنہ یہی آنکھیں نکال لوں گی میں تمہاری میں۔۔۔!! زر غرائی عالی نے اب حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

پاگل واگل تو نہیں ہو گئیں تم کیا بولے جا رہی ہو۔۔۔؟؟؟ عالیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس سے استفسار کیا تو وہ طنزیہ۔ ہنسی مگر نہیں فوراً چھٹی حس کام کی اور یہ سب غلط ہونے کا احساس دلایا۔۔

تم ٹھنڈر کھو تم سے میں ں بعد میں بات کرتی ہوں بہت ضروری جو میں نے دیکھا ہے اور سمجھا ہے مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے عالی مشا کو دیکھ کر اسکے ہوش میں آتے ہی میرے کمرے میں او۔۔۔!!!

ٹھیک ہے۔۔۔!!! وہ دونوں ڈاکٹر کے باہر آنے کے انتظار میں باہر ٹہلنے لگے کب کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر باہر آئی اور عالیان کو دیکھا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ ڈاکٹر سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟؟ عالیان نے پسینے میں شرابو رما تھے پر بل لیے اپنی کنپٹی سہلاتے  
 بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔۔

ڈونٹ وری مسٹر عالیان یہ سب علامات پر یگنسی کی ہیں مگر میں آپ کو۔ کچھ ٹیسٹ دیتی ہوں آپ وہ ٹیسٹ  
 کروائیں تاکہ پر یگنسی کنفرم ہو تو میں آگے آپکو بتاؤں گی وہ پرو فیشنل انداز میں بولتی چلی گئی جبکہ ہر ایک لفظ  
 عالیان قریشی کے کان میں رس گھولتا تھا چہرے پر پریشانی کے بجائے مسرت چھائی تھی۔۔۔

کلک، کنسیونگ۔۔۔؟؟؟ یہ سچ کہہ رہی ہیں آپ کیا میں ڈیڈ میرا مطلب مشا ایکسپیکٹ کر رہی ہے  
 ۔۔۔؟؟؟

جی مسٹر قریشی میرے مطابق تو ایسا ہی ہے مگر باقی کی کنفرمیشن آپ ٹیسٹ کروا کر لے لیں اور میں کچھ ملٹی  
 وٹامنز لکھ رہی ہوں وہ انہیں دیتے رہیے گا۔۔۔

شش، شیور ڈاکٹر میں۔۔۔۔۔ عالیان کو جیسے بات کرنا آئی جیسے بات کرنا وہ بھول گیا ہو سب خواب سا لگا تھا  
 اسے۔۔۔

شیور ڈاکٹر آئیے میں آپکو باہر تک چھوڑ دیتی ہوں زرش نے عالیان کا کندھا سہلاتے پیار سے اور مسکرا کر کہاں  
ڈاکٹر سر خم کرتی آگے چل دی۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے جاتے ہیں جھومتا کمرے میں آیا اور اسے دیکھا جو۔ ڈنیا سے بے خبر سو رہی تھی چہرے پر دنیا جہاں  
کی معصومیت سمٹے پیٹ پر ہاتھ رکھے کیوٹ سا فیس بنائے عالیان اسے دیکھ کر گہرا مسکرایا شرارتی ڈمپل گال پر  
ابھر کر مدھوم ہوا جسکی وہ چھوٹی سی لڑکی دیوانی تھی عالیان نے بہت نرمی اور محبت سے اسکے ماتھے پر اپنے پیار  
کی مہر ثبت کی اور اسے دیکھا۔۔۔

تم جاتی ہو سحر دلنشین تم میرے لیے اب اور بھی خاص ہو گی ہو تم بولتی ہو نا وقت کے ساتھ انسان بدل جاتا ہے  
اور پھر وہ خاص سے عام ہو جاتا ہے اونہوں۔۔۔!!! نا کبھی نہیں تم میرے لیے وہ قیمتی ہیرا ہو جو وقت کے ساتھ  
رہتے رہتے میرے لیے مزید خاص اور اہم ہوتی جا رہی ہو تمہارا ساتھ میرے لیے اس قدر ضروری ہو گیا کہ  
شاید میں تمہارے بغیر تمہارے بنا کچھ ہوں تم جیسی کارٹون کے بغیر میری لائف ایک دم بور ہے میری مشو  
ڈارلنگ وہ اسکی ناک سے اپنی ناک ملاتے خوبصورت اور شرارتی انداز میں بولا وہ کسمسا گی۔۔۔  
اور اب،، اب تمہاری میرے لائف میں جگہ مزید خاص اور اہم ہوتی ہے جانِ عالی کیونکہ تم مجھے خدا کی سب  
سے بڑی اور خوبصورت نعمت سے نوازنے لگی ہو میری خواہش ہو یہ سچ ہو کیونکہ اگر یہ سچ ہو نا مشاتو میں پھر

اپنے آپ کو دنیا کا سب سے قیمتی اور خوش قسمت انسان تسلیم کروں گا تمہیں اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھوں گا  
آئی کو یو سوچ میری جان تھینکیو سوچ۔۔

“ You’ve completed me darling” ...

اور آج پھر سے ایک دفعہ میں اپنے رب کے حضور یہ کہتا ہوں۔۔۔

قَابِيْ آلاءِ رَبِّكُمَا تَمَّزْبُنْ

(الرحمن)

ترجمہ:

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔۔۔

وہ۔ مسکرا۔ کر۔ اپنے۔ رب۔ کا۔ شکر ادا کرتا وہاں سے اٹھا اور خود فریش ہونے چلا گیا کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو  
کر باہر آیا تو مشا بھی تک سو رہی تھی وہ اسے ایک نظر دیکھتا باہر نکلا اور سیدھا زر کے کمرے کی طرف بڑھ  
گیا۔۔۔

زر و اش روم سے وہ کر جیسے ہی باہر آئی تو سامنے عالیان بیٹھا اسکے فون میں اپنی سیلفی لینے میں مصروف تھا۔۔۔

اوائے شاہ رخ خان کی اولاد زرنے اس سے فون کھینچا اور سائٹڈ پر رکھا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔؟؟ برداشت نہیں ہوئی تمہیں خوبصورتی میری۔۔۔

چل بے چل گندے نالے کے کیڑے آیا بڑا پاکستان کا نواد خان خوبصورتی کی توہین کر دی خوبصورت لفظ  
صرف مجھ جیسیوں کے لیے بنا ہے توہین نا کر۔۔۔۔۔

استغفرُ اللہ۔۔۔!!! آئی بڑی سونیا جہاں بسسس کر دے،،، شکل تو بہکارن سے بھی گئی گزری ہے آئی بڑی  
خوبصورتی کو اپنے ساتھ جڑنے والی۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔!!!!!! وہ چلا اٹھی جبکہ وہ دانت دیکھا گیا۔۔۔

میں جو تا،،، ممماااا۔۔۔!!!!

مما۔ زری مجھے مار رہی ہے۔۔!! وہ زر کو مارتا خود چلا اٹھا زرنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

استغفرُ اللہ گینڈا، بیٹا۔ مجھے تمہاری ایسی بات پتہ ہے ناب نہیں بتاؤں گی سیدھا ڈیڈ کو بتاؤں گی۔۔۔

بات سے عالیان کو یاد آیا وہ تو زور سے بات کرنے آیا تھا عالی نے اسے گھور ابات کرنے کے لیے بلایا تھا نابول کیا کہنا۔۔۔

کیوں بتاؤں میں۔۔۔! وہ بھی اسے باقاعدہ گھورتے بولی۔۔۔

بتاؤ ناز جان کیا بتانا تھا تم نے کہا تھا نا کہ مشاکی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے کیسے کس طرح زر۔۔۔؟؟؟

زرش نے اسے دیکھتے لمبی سانس خارج کی اور اسے دیکھا، "دیکھو عالی مجھے تم پر آنکھیں بند کر کے یقین ہے ایک دفعہ مجھے دیکھ کر کچھ ہو ضرور تھا مگر میرے غور کرنے کے بعد مجھے کچھ سمجھ میں آیا اور مجھے لگا شاید یہ غلط ہو اور کوئی سازش اور ہو سکتا ایسا ہی ہو کیونکہ مشا کے لیے تمہاری محبت میں نے دیکھی ہے، بے لوس، غلط غرض مگر عالیان کوئی ہے جو تک لوگوں کے درمیان آنا چاہ رہا اور غلط فہمی ڈال رہا ہے، دیکھو عالی تالی ایک ہاتھ سے کبھی نہیں بچتی تم سمجھ رہے ہونا مجھے عالیان اپنے رشتے میں کبھی بھی غلط فہمی یا کسی تیسرے اور تیسرے کی



بات کو بڑھا و امت دینا بس جو مشا کہے اس پر یقین رکھنا کیونکہ مشابہت معصوم ہے مگر عالیان میں تم سے بھی یہی کہوں گی کہ مشا کو کبھی دھوکا مت دینا۔۔۔"

"کیا کیے جا رہی ہو زرسہی سے بتاؤ ہوا کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تم بولو تو ایسا کیا دیکھ لیا تم نے جو یہ سب بول رہی ہو وہ گھبرا یا ضرور تھا کیونکہ ٹریپ تو اسے بھی کیا جا رہا تھا مگر زریہ سب کیسے جانتی ہے۔۔۔؟؟"

زرنے اپنے تکیے کے نیچے سے فون نکالا۔، ان لاک کر کے اسے وہ پکچر دیکھائی جسے دیکھ کر عالیان حیرت سے ایک جگہ ساخت ہوا تھا فوراً زرش کے ہاتھ سے فون کھینچا اور اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

"بی،،، یہ کیا بکواس ہے یہ کہاں سے آئی اور یہ سب جھوٹ ہے یہ سراسر جھوٹ کیا بد تمیزی ہے یہ میں،، میں ملا ضرور تھا اس لڑکی سے پر یہ تصاویر یہ جعلی ہیں زرش میں نہیں جانتا اس سب کو مطلب مشا۔۔۔"

"ہاں عالیان مشا شاید نہیں یقیناً یہ دیکھ چکی ہے اور اسے دیکھ کر۔ ہی اسکا بی پی بڑھا ہے مگر عالیان تمہیں کچھ بھی کرنے سے پہلے مشا کو یقین دلانا ہے کہ یہ تصاویر جعلی ہے تم خود بات کرو اس سے۔۔۔"

ایک منٹ محض ایک منٹ لگا تھا کیا اس کو الف سے لے کرے تک تمام بات سمجھنے میں مطلب غلط فہمی کا۔ بڑا درخت انکے بیج کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور بیج دونوں طرف بویا جا رہا ہے عالیان کے تیور محض ایک منٹ میں نرم سے سخت ہوئے تھے رگیں تن گئیں تھیں آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھیں۔۔

"کک، کیا ہوا ہے تمہیں عالی۔۔۔؟؟ زرنے گھبرا کر اس سے پوچھا اس نے الٹا زرنے کو ہی گھورا۔۔"

تمہیں معلوم ہے زر یہی، یہی غلط فہمی میرے درمیان اسی لڑکی نے پیدا کی ہے کہ مشا فصیح سے ملنے جاتی ہے اور انکی بہت قریب تر تصاویر مجھے دیکھائیں ہیں جس پر مجھے یقین تو نہیں کے کیونکہ جب تک میں مشا کے منہ سے نہیں سنو گا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ ہے کون اور کیوں کر رہا ہے از کی بات سن کر۔ زرنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

پاگل آدمی کوئی کیوں کرے گا ایک ہی ہے جو کرے گا فصیح وہی کر رہا ہے یہ سب صرف اور صرف مشا کو۔ حاصل کرنے کے لیے مگر عالیان تم اپنے قدموں پر ڈٹے رہنا اور مشا کا ہاتھ تھامے رکھنا تمہاری ایک غلطی عالی ایک غلطی اور اپنے قدموں سے زرا سا ڈگمگانا مشا کو۔ تم سے بہت دور کر دے گا بلکل سعیر کی طرح وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولتی آخر سچائی بوک ہی گئی عالیان نے اسے دیکھا اور اسے حصار میں لیا۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا میری چھپکلی اب ایسا گندامنہ نا۔ بناو قسمے بھکارن لگتی ہو وہ اسکا موڈ ٹھیک کرنے کو بولا تو زور اس کے بال کھینچ گئی۔۔۔

گینڈا کہی کا۔۔۔!!! وہ بول کر پیچھے ہٹی عالیان کھکھلا دیا اسکے ساتھ وہ بھی کھکھلا دی۔۔۔

سعیر کتنی بار زرش سے ملنے قریشی ہاؤس گیا تھا اس سے بات کرنے منانے واپس لانے مگر وہ ایک ناسنتی یہاں تک کہ کمرے سے باہر نکلتی کچھ نہیں سننا چاہتی تھی اب بس ہو گئی تھی وہ تھک گیا تھا جیسے تیسے اس ملنا تھا واپس لانا تھا مگر کیسے اس لیے جو سوچا تھا وہ بھی کرنا پایا ہمت ہی نہیں ہوئی تھی مگر آج کرنا تھا آج سعیر شاہ مر رہا تھا بس ہو رہی تھی اسکی اس نے کتنی بڑی غلطی کی تھی اسے اب اندازہ ہوا تھا جب سچ پتہ لگا تھا کسی نے الزام لگایا تھا وہ پکچر ایڈیٹ تھی آج کل تو سرعام ایسی چیزیں ہو جایا کرتی تھیں وہ کیسے بہک گیا تھا زرش پر یقین کیوں نہیں کر پایا وہ آخر وہ اسکی روح کا حصہ تھا اسے اتنے قریب سے جانتا تھا اس پر آنکھیں بند کر کے یقین تھا تو یہ کیوں کیا، ہاتھ کیوں نہیں کانپ گئے،،، اس نے ہاتھ کیوں نا پکڑا،،، کیوں اسے تھپڑ نا لگا دیا کیوں اسکی آنکھیں نا کھولی۔۔۔

غلط۔۔۔!!

سعیر شاہ۔۔۔!!!

تم نے اسے موقع دیا وہ بولے، تم نے اسکی سنی، نہیں۔۔۔!!! بلکل نہیں تم نے آج بھی ہمیشہ کی طرح اپنی کہی اپنا بولا، اپنی ذات کو رکھا اپنی عزت دیکھی، اس معصوم کی ناسنی، آج بھی وہ کہیں نہیں تھی، تم ہی تم تھے، تمہاری میں، تمہاری عزت تمہارا سب وہ کہاں تھی، محبت میں تو دو لوگ ہوتے ہیں، دو وجود، دو روحیں، دو لوگوں کی باتیں مگر یہاں ایسا تھا نہیں ہر گز نہیں۔۔۔

اب تو وہ کرچکا تھا، اب تو ہمیشہ کی طرح وہ جنونی خبطی، سنی پاگل آدمی اپنے جنون غصے پاگل پن میں آکر کیا کر بیٹھا ہے کیا اسے بھروسہ نہیں تھا وہ تو کہتا تھا اسے زرش شاہ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے تو کہاں گیا وہ بھروسہ، کہاں گیا وہ پیار، وہ محبت وہ عشق مر گیا تھا کیا وہ سب۔۔

نہیں۔۔۔!!!

وہ کمرے میں بند بیڈ سے ٹیک لگائے اونچا دھاڑا، درگروں بنی حالت، بکھر اعلیہ، زخمی ہوا ہاتھ جو خود شیشے پر مکار کر زخمی کیا گیا تھا وہ کہتا تھا ہاں زرش شاہ اسکی سانس ہے، زردگی ہے روح ہے، مگر آج جب خود اپنے ہاتھوں سے اسے مار کر پھینکا تو مرنا واجب تھا پل پل تڑپ تڑپ کر مرنا ضروری تھا۔۔

وہ نافون اٹھاتی تھی، نابات کرنا چاہتی تھی نا اسے دیکھنا چاہتی تھی کیوں اسے تو سننا اچھا لگتا تھا، دیکھے بغیر دن نہیں شروع ہوتا تھا اب کیوں۔۔۔

اےہہہہ۔۔۔!!!

وہ ہلک کے بل چلایا۔۔۔

زرش تمہیں واپس آنا ہوگا، واپس آؤ زر،، کہا تھا نادور نہیں ہونا ورنہ تمہاری سانسیں چھیننے کا مجرم میں ہی ہونگا  
تو کیوں جان پیاری نہیں ہے کیا زرش شاہ۔۔۔۔۔!!!

تم ایسے نہیں مانو گی نا ااا میں آ رہا ہوں،، آ رہا ہوں میں انتظار کرو میرا تمہیں میں آ کر بتاتا ہوں دور کیسے ہوا جاتا  
ہے وہ پاگل آدمی جنون میں آتا دوبارہ اٹھا اور سائڈ دراز سے فوراً گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور اسکے گھر کی طرف  
بڑھا وہ دو تین سڑھیاں جلد بازی میں اتر تلال آنکھیں اور بکھر اعلیہ لیے باہر نکلا سارہ بیگم کی آنکھوں سے چھپا  
نا تھا۔۔۔

سعیر شاہ۔۔۔۔۔!!! سارہ بیگم اسکے پیچھے لپکی مگر وہ لمبے دھگ بھرتا پورچ میں چلا گیا۔۔۔

اٹی سیڈ سٹاپ سعیر کہاں جا رہے رکو۔۔۔

کیا ہے ماما۔۔۔۔۔!!! کیوں پکار رہی ہیں نہیں رکوں گا اپنے کہنے پر بھی نہیں رکوں گا کیوں رکنا چاہتی ہے،، کیا

اب کیا میرا جنازہ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ ساری بیگم کا ہاتھ اٹھتارکا،، کوئی فضول بکو اس منہ سے مت نکالنا سعیر منہ پر  
تھپڑ جھڑ دوں گی وہ نم آنکھیں لیے ڈوبتے دل سے بولی اولاد نے غلطی تو کی تھی مگر اولاد کی یہ حالت دیکھ کر سینے  
پر سانپ لوٹنے لگے تھے۔۔۔

مما پلیزز اپ تو سمجھیں آپ تو ہمیشہ سے میرے بہت قریب ہیں پلیزز سمجھیں مجھے دیکھیں میری حالت  
دیکھیں جانے دیں مام آپکو خدا کا واسطہ آپکو ڈیڈی کی قسم مجھے مت رکیں بہت بڑی سزا ہے نہیں کاٹے جا رہی۔

--

یہ کرنے سے پہلے سوچنا تھا سعیر تم نے اور ایان نے کوئی قصر نہیں چھوڑی میری عزت خاک میں ملا دی۔۔۔

نہیں ماما خدا کی قسم سب ٹھیک ناکیا دھکے دے کر گھر سے نکال دیے گا ابھی جانے دیں اپنے سعیر کو زندہ دیکھنا  
چاہتی ہیں جانے دیں وہ التجا یہ سا بولا سارہ بیگم کو فوراً رحم آیا نہیں دیکھ سکتی تھی وہ اسکی یہ حالت جبھی فوراً سے  
خود میں بھینچا۔۔۔

جاؤ لے آؤ اپنی زر کو واپس جاؤ دی اجازت منالا واسے واپس۔۔۔

تھینکیو ماما سعیر کی گرفت بھری تھی تھینکیو سوچ میں اسے ابھی لے کر آتا منا کر دیکھنا ابھی ہمارے گھر کہ رونق واپس اجائے گی سارہ بیگم نے اس کملے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا اور ماتھے پر پیار کیا۔۔۔  
انشا اللہ جاؤ۔۔۔

وہ فوراً وہاں سے بھاگا اور گاڑی میں بیٹھا،، گاڑی میں بیٹھ کر فضا کے سپرد لمبا سانس کیا اور آگے بڑھا کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ قریشی ہاؤس کی بیک سائڈ پر رکا سر اٹھا کر شیشے کے پارزر کا کمرہ دیکھا جہاں مدہم سے ایک لائٹ جل رہی تھی وہ لمبا سانس لیتا آنکھیں بند کر کے کھولتا گاڑی سے باہر نکلا اور آگے بڑھا اور پائپ کی مدد سے اسکی بالکونی میں آیا تھا۔۔۔

پیلی لائٹ کی مدہم روشنی میں وہ جہازی سائز بیڈ پر اپنے پنک کمر کے ٹیڈی کو ہگ کیے ہمیشہ کی طرح اپنے بیڈ کے سب سے اوپر والے حصے میں بال بکھیر کر بیٹھے تھے،، بے حد سوگوار سی آنکھوں کے گرد ہلکے،، مر جھائی ہوئی رنگت گال جو ہر وقت کاٹن کینڈی کی طرح سافٹ سے رہتے تھے اور سب کی طرح لال آج زردے رنگ کی طرح پیلی رنگت پر چکی تھی وہ کسی گہری سوچ میں گم وہاں بیٹھی تھی سعیر،، سعیر اور سعیر،، سوچ سعیر پر شروع ہو کر وہی پر ختم ہو جایا کرتی تھی اب بھی سوچ کا محور وہ ظالم سفاک شخص تھا جو کسی چیز میں دل نہیں لگنے دیتا مگر وہ رویہ وہ کس کا تھا کیا وہ اسکا سعیر تھا ہر گز نہیں وہ تو بہت سافٹ اور بہت سویٹ تھا اس کے لیے یہ کون تھا کس کی زبان بولی اس نے وہ آیا کرتا تھا روز آتا تھا اسکے سونے کے بعد بھی آتا تھا وہ اس بات سے بے خبر نا تھی مگر پیچھلے تین سے وہ نہیں آیا تھا کیا اسکے سوتے بھی وہ اسے دیکھنے نہیں آیا ہر گز نہیں وہ لمس وہ خوشبو ارد

گرد تھی ہی نہیں زرنے وہم سمجھ کر دوبارہ اپنے دوپٹے کو ناک کے پاس کر کے خوشبو محسوس کرنا چاہی مگر نہیں ناباز و ناہاتھ کہی بھی کوئی خوشبو اور وہ لمس تھا ہی نہیں ہاں وہ بے چین ہوئی تھی زرش شاہ بے چین ہوئی تھی مگر زد کی پکی تھی جو مانتی نہیں تھی جبکہ باہر کھڑے شخص نے اسکی حرکتیں ملاحظہ فرما کر لب دبایا اور اچانک سے حملہ آور ہوا۔

وہ انہیں گہری سوچوں میں گم تھی کہ سعیر کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا وہ اس آفت اور آواز پر اپنی ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور ڈر کر کھڑکی کی جانب دیکھا دیکھ کر جیسے جان منہ میں آئی تھی۔۔۔

تنت،،، تم تم یہاں کیوں آئے ہو کیا لینے آئے ہو کس کہ اجازت۔۔۔

ہاں۔۔۔!! نو بے بی گستاخی معاف نہیں شوہر ہوں عزت سے بات کرو آپ کہہ کر پکارو۔۔۔

تم اور عزت واوو سعیر شاہ،،، واوو کیوں آئے ہو کیا لینے آئے ہو دفعہ۔۔۔ وہ اچانک سے پینک ہوتی پاگل پن میں جانے کیا کیا بکو اس کرے لگی جیھی سعیر نے فوراً سے پ کر عیا

زرش۔۔۔!!! وہ بات مکمل ہونے سے پہلے دھاڑا اور ایک ہی جست میں اوپر اسکے پاس پہنچا۔۔۔





شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ میں کسی کی جان نہیں ہوں نابننا چاہتی ہوں نا مجھے کسی کی کوئی بات سننی ہے تم یہاں سے جاتے ہو یا چینج کر اپنے بھائیوں کو بلاؤں وہ تمہیں یہاں سے نکالیں وہ پاگل تھا تو وہ کونسا کم تھی سر پھری کوئین رہی تھی کہاں سن رہی تھی کچھ جبکہ اس کی فالٹو بکو اس سن کر جو کے سچ تھی مگر اس خبطی آدمی کو اور جنون اور غصہ دلائی جی بھی وہ جارحانہ طریقے سے دوبارہ اسکے قریب ہو اور اسے بازو سے پکڑ کر روبرو کیا۔ اور اپنی آنکھیں اسکی کانچ سی بھری آنکھوں میں جھانکا وہ اسکی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر اپنی جگہ ساخت ہوئی جسم تو کب سے اسے قریب پا کر سامنے پا کر تھڑ تھڑ کانپے جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہاں کیا۔۔۔!!! اب بولو کرو بکو اس باہر نکلوانا ہے چلاؤ چینخو زرش شاہ چینخو میں بھی دیکھتا ہوں کیسے چینختی ہیں آپ زرش شاہ چلاؤ وہ بھی دھاڑ اڑنے آنکھیں میچیں تمہیں اس پاگل نے جنون میں پاگل ہوتے اسکی لال دکھتی بند آنکھوں پر اپنے تشنہ دہکتے لب رکھے اور روح سے کانپی تھی،، اور اپنی انگھوٹے کے پور سے تھپڑ پڑے گال کو سہلایا،، وہ بری طرح مزاحمت کرنے لگے جب کہ سعیر کی گرفت میں شدت آئی وہ پاگل اسکے چہرے پر اپنی شدت بھری مہر ثبت کرنے میں مصروف تھا جب وہ برے طریقے سے زرش مزاحمت کرتی اسکی گرفت سے نکلی اور بہت اچانک بہت اچانک،، محض دو سیکنڈ میں زرش کا ہاتھ اٹھ کر سعیر کے گال کہ زینت بنا تھا سعیر کا چہرہ ڈھلا کا تھا جبکہ آنکھوں میں حیرانی واضح ہوئی تھی سعیر نے لب بھینچے اور آنکھوں میں غصہ حیرانی کیے

اسے دیکھا جبکہ زرش کا ہاتھ اسی جگہ ساخت ہوا تھا اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں اور حیرانی سے اسے دیکھا یہ کیا ہوا تھا دونوں کو سمجھ نہیں آیا،، زرش تو ساخت ہوئی تھی مگر پھر پاگل ہوتی چلائی۔۔۔

سعیر شاہ تم نے مجبور کیا ہے مجھے ہمیشہ سے تم اپنی کہہ جاتے ہو،، تم مجبور کرتے ہو،، تم نے ہمیشہ اپنی کہی اپنی سنی اب بس۔۔۔۔!!!!

بس سعیر بس نہیں ہے مجھے برداشت تم کیسے ابہ۔۔۔۔!!!! وہ بال پکڑ کر چلاتی پاگل ہوئی تھی جبکہ سامنے والا اب تک ساخت تھا۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو سعیر شاہ مرد ہو طاقت ور ہو کچھ بھی کرو گے میں عورت ہوں کمزور ہوں بزدل ہوں ہاں۔۔۔۔!!!! خبر دار میرے بارے میں ایسا سوچھا کیونکہ اگر تمہارے اس دماغ میں یہ سب ہے تو سنو مسٹر سعیر شاہ ہمارے گھر کی لڑکیاں کمزور نہیں ہیں وہ مرد کی پوچھل بن کر نہیں چلتی اپنی پاؤں پر کھڑا ہونا جانتی ہے،، وہ جانتی ہیں دنیا کا۔ سامنا کیسے کرنا تمہارے جیسے مردوں سے روز میٹنگز کرنا غمنا آتا ہے ہمیں سعیر شاہ۔۔۔۔!!!!

تم نے تھپڑ مارا کہ میں ڈر جاؤں گی تمہارے قدموں میں بیٹھ جاؤں گی تم ناراض ہو گے ہر گز نہیں میں تو اب تمہاری شکل نا دیکھوں ہمارے گھر میں عورت کو یہاں سر پر بٹھایا جاتا ہے یہ ہاتھ پھول جیسے نرم ہوتے ہیں انکے لیے ناکہ انکی جگہ یہاں قدموں میں ہوتی ہے مجھ جیسی عورت ہی تم جیسے ہزار مرد پیدا کرتی ہے اور تم اسی عورت کو کمزور سمجھ رہے ہو،، مجھ جیسی ہزار عورتیں تم جیسے مردوں کے لیے مر جاتی ہے وفادار ہوتی ہیں وفا کرتے کرتے ختم ہو جاتی ہے اور تم کسی کی کہی بات اسکے بھیجی چھوٹی تصویروں پر یقین کر کے سچ مان بیٹھتے ہو ہاں۔۔۔۔!!!!

بھاڑ۔۔۔۔۔

بس،،، بس۔۔۔۔۔!!!!

اور کچھ نہیں وہ اسکا جبر ادب بوجے بولا بکواس نہیں میں نے نا ایسا کہانا کبھی ایسا سوچا نا تمہیں قدموں میں بیٹھنے کا کہا ہے سمجھیں اپنے سے باتوں مت۔ بناؤ ورنہ جان لے لوں گا،،، تمہیں نہیں جانا مت جاؤ میری شکل دیکھنے کو نہیں ملے گی تمہیں تل تل تڑپنا اب مجھے دیکھنے کو مجھے پکارنے کو مرتی رہنا مگر اب یہ سعیر شاہ نہیں آئے گا سمجھیں وہ اسے منہ سے پکڑے قریب کیے بے حد اونچا غرایا وہ اپنی جگہ پر اچھلی تھی جبکہ وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا لٹے پیر واپس نکلا تھا مگر کھڑکی سے نہیں بلکہ دروازے سے جو ڈر گیا وہ مر گیا،، اور وہ سعیر شاہ ہی کیا جو ڈر جائے جبکہ وہ اسے اور اپنے کہے الفاظوں پر اسی طرح ساخت سی ایک جگہ بیٹھی تھی نہیں دیکھے گی شکل اب یہ سعیر شاہ تمہارے سامنے کبھی نہیں آئے گا کانوں میں وہی الفاظ گھونجے تو وہ نفی میں سر ہلا کر۔ رہ۔ گی اور تکیے میں منہ دے گی جبکہ وہ دھڑکے سے غصے میں پاگل ہوتا باہر دروازے سے جاتا اپنی خالہ کی نظروں سے نا چھپا۔۔۔۔۔

سعیر۔۔۔۔۔!!!! آمنہ اسکے پیچھے بھاگیں جبکہ وہ نارکا۔۔۔۔۔

سعیر ویٹ۔۔۔۔۔!!!! سعیر۔۔۔۔۔!!!!!! وہ پیچھے نا کر بازو پکڑتی بولیں سعیر نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔۔۔۔۔

مت پکاریں مجھے نہیں ہے کوئی سعیر مر گیا آپکے لیے بھی اور آپکی لاڈلی کے لیے بھی اب مت رکنا مجھے خالہ

---

بکواس نہیں کرو تھپڑ لگاؤں گی تمہیں،،، کیوں آئے تھے اور یہ غصہ کس بات کا اب بھی غصہ سعیر شاہ کیوں جبکہ جو کر چکے اسکے بعد یہ غصہ یہ اکڑ میری بیٹی کو دیکھانی چاہیے۔۔۔

برابر کر چکی ہے یہ تھپڑ، ہاتھ اٹھایا آپکی بیٹی نے اپنے شوہر پر مسز قریشی۔۔۔!!! اب بھی آپ مجھے ہی بولیں میں نے غلطی کی میں جانتا ہوں مگر مجھے کچھ نہیں سننا کہنا ہے آج سے آپ کو میں شکل نہیں دیکھاؤں گا اور ایک بات اور آزادی،، آزادی آپکی بیٹی کو کبھی نہیں ملے گی نا مجھ سے،، نامیرے نام سے کیونکہ میں سعیر شاہ ہوں جو آسانی سے نہیں چھوڑتا،، دل کرنے پر قید بھی کر لیتا ہوں سو بھی الرٹ ڈیر خالہ وہ آمنہ کے قریب ہو کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا بولا وہ اپنی جگہ سے اچھلی جبکہ وہ جارحانہ طریقے سے خالہ کا گال چومتا ایک آنکھ ونک کرتا وکڑی کا نشان بنائے وہاں سے نکلا اور آمنہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔

اسکے جاتے ہی وہ بے حد غصے میں اوپر زر کے کمرے میں آئین کہاں وہ تھوڑی دیر پہلے ہونے والے واقع کی وجہ سے ہچکیوں سمیت روئے جا رہی تھی مگر اچانک دروازے کھولنے پر فوراً دیکھا اس امید سے کہ شاہد وہ واپس آیا ہو مگر سامنے کوئی اور ہستی دیکھ زرد دوبارہ بری طرح روئی تھی جبکہ انہ نے اسے گھورا۔۔۔

کیوں بہار ہیں یہ آنسو کس خوشی میں۔۔۔؟؟" اب پچھاتی کیا ہوزرش شاہ جب چڑیاں چک۔ گنج۔ کھیت " وہ۔ ایک ہی جست میں اسکے پا۔ سپینچی اور اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا وہ حیرت سے ماں کو دیکھے گی۔۔

مم،،، مم۔۔۔!!!

شٹ اپ۔۔۔!!! جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!! کیا کیا ہے تم نے شرم نا آئی زرش سعیر شاہ شوہر پر ہاتھ اٹھاتے دماغ خراب ہے تمہارا وہ بے حد زور سے چلائیں کہ وہ کانپ گئی۔۔

مم،،، ماسوری،،، مم،،، مجلے نہیں پتہ لگا۔ لیکن مم اس نے بھی تو مارا تھا میں نے تو اسے یہاں بند کمرے میں لگایا اور مجھے سمجھنائی ہو کیا اس نے سب کے سامنے اپنی عزت پر ہاتھ اٹھایا یہی دھاڑا آپکی اس پر۔ کیوں نانکلی ماما جو آپ مجھ پر۔ دلاڑ رہی ہیں انج۔ بنی مسز قریشی انج۔ں بھی اپکا۔ عی لاڈلا ہے اپنی بیٹی کی یہ حالت اس کی وجہ سے ہوئی انج۔ بھی آپ اسکی حمایت میں مجھے بول رہی ہیں مام۔۔۔۔

بس کر دوزر،، بس کر دو۔ میں مانتی ہوں اس۔ ے غلط کیا تھوڑا نہیں بہت غلط کیا مگر پاگل لڑکی شوہر پر ہاتھ اٹھانا غلط ہے زرش،، گناہ ہے،، شوہر مجازی خدا ہے زرش تمہیں معلوم ہے نازر شوہر کا رتبہ کیا ہے تم نے ہاتھ زرت تم پاگل ہو گئیں۔۔۔

یہ اولاد ساری اولاد ہی پاگل ہے روتی بلکتی رہو اب کہہ کر گیا نہیں آئے گا اب انتظار کرو جب اسکا دماغ گھومے اور کب واپس آئے کیونکہ آنا پر بات آگئی اور وہ شہزادہ اب آسانی سے پاؤں نہیں مڑے گا جاؤ دعا مانگو کہ جلد جنون میں آئے اور آکر تمہیں لے جائے جاؤ وہ کہہ کر۔ رکی نہیں بلکہ وہاں سے چلیں گئیں جبکہ وہ انہیں جاتا حیرت سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

وہ دونوں اپنی ہنسی مزاق میں لاؤنچ میں ہی بیٹھے تھے جب اچانک سے ٹی وی پر چلتی خبر نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا ایان نے ٹی وی کی جانب دیکھا جیسے جیسے خبر چلتی گئی ایان پر حیرت در حیرت کے پہاڑ ٹوتے رہے۔۔۔

"جی ناظرین اپکو بتاتے چلیں کہ آئی ایس آئی ایجنٹ کے بہت خفیہ اور بہترین ایجنٹ جو آج تک کی گولڈ میڈلز جیت چکے ہیں اور کامیابی کے کئی جھنڈے گھاڑ چکے ہیں وہ آج خالق حقیقی سے جا ملے پتہ نہیں چل رہا کہ یہ ایک حادثہ ہے یا سوچھی سمجھیں سازش ہے یا کیا انکے سیکرٹری کے مطابق بتایا جا رہا ہے کہ یہ شاید اپنے کسی مشن پر جا

رہے تھے یا پھر کچھ ثبوت تھے انکے ہاتھ میں جنھیں غارت کرنے کے لیے سوچھی سمجھی سازش ہے مصطفیٰ احمد اپنی کار میں میں اپنے گھر کی راہ لیے ہوئے تھے جب اچانک سے دوسری گاڑی اکڑان کی گاڑی سے ٹکرائی اور یہ گاڑی سمیت دوسری سڑک پر جا گرے بہت تفسیش ناک صورتحال بتائی جا رہی ہے ابھی ہمیں آگاہ کریں گے جیونیوز کے نمائندے عمران اشرف۔۔۔"

جی عمران بتائیے کیا صورتحال ہے لاش گاڑی سے باہر نکالی گئی ہے کہ نہیں اور کیا لگتا ہے۔۔۔؟؟ ٹی وی اینکر نے کیمرامین سے سوال پوچھا۔۔۔

جیسا کہ آپ سب دیکھ رہے ہیں کہ یہاں کس قدر بھیر جمع ہو گئی ہے یہ احمد مصطفیٰ کے گھر کے قریب ہی واقع پیش آیا ہے اور لاش لاش کو نکال لیا گیا ہے وہ دم۔ توڑ چکے ہیں مگر پھر بھی لوگ انہیں ایسبوالینس میں لے کر ہسپتال گئے ہیں شہر کے بڑے "سی ایم ہسپتال" میں انہوں داخل کیا گیا ہے مزید تفصیلات وہی جا کر معلوم ہوگی۔۔۔

بہت شکر یہ عمران،، جیسا کہ آپ سب کو بتایا گیا ہے کہ آئی ایس آئی کے بڑے اور خفیہ ایجنٹ کے ساتھ ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے ہمارے اطلاعات کے مطابق وہ دم ٹوڑ گئے ہیں مگر مزید تفصیلات کے لیے آپ ہمارے ساتھ جڑے رہیں۔۔۔



یہ خبر سن کر ایان کا تو مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا تھا سعیر نے مڑ کر بھائی کو دیکھا جو اب تک ایک ٹک ٹی وی پر چلتی نیوز کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

بب، بھائی یہ وہی ہے نا مصطفیٰ وہ جو اس دن ریستورنٹ میں زر اور بھابی کے ساتھ مگر میں نے اسے،،، بھائی یہ تو میرے ساتھ یونیورسٹی میں بھی ہوا کرتا تھا یہ کیا کھچڑی ہے یار۔۔۔

تت، تم نے سنا نہیں سعیر ان نے کہا۔ ہے خفیہ ایجنٹ اور یہ لوگ اپنے پلان پورا کرنے کے لیے کبھی سٹوڈنٹس بن جاتے ہیں اور کبھی یونیورسٹی کا ٹیچر کونسی بڑی بات ہے مگر وہ اس دن عازرہ سے ملنے یہ کیا بکواس ہے ایان جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب بھائی کیا بولے جا رہے ہیں آپ،، آپ نے کہیں اس کی وجہ تو بھابی کے ساتھ۔۔۔۔ وہ بولتا ہوا رکا

---

چپ ہو جاو سعیر،، چپ کر جاو کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے دماغ گھوم رہا ہے میرا۔۔۔

بھائی اگر بھابی سے اس کا تعلق بھابی کو اس نے بلایا تو ضروری ہے کہ وہ کچھ بتانے آیا ہو گا ورنہ وہ بھابی کمون بھائی کیا کیا آپ نے یار اور شٹ۔۔۔۔

نہیں یار عائرہ کا کیا تعلق اسکے ایجنٹ ہونے سے وہ تو عائرہ کو پسند کرتا تھا اور وہ سب۔۔۔۔ ایان الف سے لے کر یہ تک تمام بات اسے بتاتا گیا جسے سن کر سعیر نے حیرت سے بھائی کو دیکھا۔۔۔

کیا بکو اس ہے یہ یار ایسا میرے ماننے میں نہیں آتا اسے اتنے سالوں بعد بھابی کی یاد کیسے آگئی اور اگر آگئی تو آپ نے پوچھا نہیں آخر کہ وہ بھابی سے بات کیا کر کہ گیا۔۔۔

یہی تو اسکی سنی کب میں نے مگر سعیر تم ایک بات نوٹ کرو۔۔۔

کیا بھائی۔۔۔؟؟؟ سعیر نے برواچکائے اور اسے دیکھا۔۔۔

کچھ دن پہلے تک ایسا کچھ نہیں تھا اور دیکھو تم سوچھو اس دن عائرہ لے کر گئی نازرش کو اور پھر وہاں رضا کا آجانا، رضا کا تمہیں وہ پکچر بھیجنا اور پھر وہ سب تماشا ایان نے بول کر سعیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ مصطفیٰ رضا کے ساتھ ملا ہوا تھا اور وہ سب اسکی پکی پکائی کھیر تھی۔۔

بلکل۔۔۔!!! بلکل سعیر سو چھونا ایک دم سب الٹا ہو گیا اور پھر اچانک آج اسکی موت۔۔۔

بھائی کمونٹی وی والوں نے کہا وہ کوئی چال ہو سکتی ہے تو، عین ممکن ہے کہ یہ ان میں رہ کر۔۔۔ اس نے بات اُدھوری چھوڑی ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

یہ تو عائرہ بتا سکتی ہے اس دن اس نے کیا کہا تھا اس کو مگر کیسے عائرہ تو مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی بتائے گی خاک زری،،، تبت،، تم زرش سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کرو سعیر پلیزز کیا پتہ وہ کچھ بتادے اگر عائرہ سے پوچھنے کہ کوشش کی ممکن ہے کہ اسکی طبیعت بگڑ جائے۔۔۔

سوری بھائی میں اس سے کوئی بات نہیں کروں گا نا اسے کوئی کال کرو گا جس نے بات کرنی ہے خود کرے امم سوری۔۔۔ سعیر نے ڈوٹوک جواب دیا ایان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ہہ،، ہاں پاگل ہو گئے ہو بھائی جان۔۔۔!!!

یہی سمجھ لیں آپ میں نہیں کروں گا۔۔۔ سعیر نے رخ مڑا۔۔

اچھا کو ہم ایہا سے کہتے ہیں ایہا کرے گی کال زرش کو کیسا۔۔۔ ایان نے برواچکائے تو سعیر نے لب دبایا۔۔

تو یہی کال عائرہ بھابی کو بھی ہو سکتی ہے زر کو ہی کیوں۔۔۔؟؟؟ اس نے بھی برواچکایا ایان نے اسے گھورا۔۔

میں ماما کو بتاتا ہوں تو سیگریٹ پی رہا ہے۔۔۔ وہ کہہ کر۔۔۔ سچ میں آگے بڑھا سعیر نے اسے رکا۔۔۔

مم، منع تھوڑی کیا بس پوچھا تھا میں ملاؤں زر کو کال بھائی وہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولا ایان نے زور سے لب دبایا۔۔۔

گڈ۔۔۔!! ایہا۔۔۔!!! ایان نے ایہا کو آواز دی جو اپنے کمرے میں بیٹھ نماز پڑھ کر تسبیح کر رہی تھی بھائی کی

اوز سن کر نیچے آئی جہاں وہ دونوں اپنی ہی دھن میں تھے۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟ وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتی آنکھیں چھوٹے کیے بولی۔۔۔

ادھر آؤ ان دونوں نے اسے اپنے پاس اپنے درمیان بیٹھایا اور تمام بات اسے بتاتے چلے گئے کہ کیسے وہ زر سے سب پوچھے گی بات ختم ہونے پر اس نے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

پلیززز ایہا پلیززز نا اپنے بھائی کی مدد کر دے نا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر جب کروں گی تب بتا دوں گی ابھی تو نہیں کر رہی پہلے مجھے کھانا کھلا کر لائیں۔۔۔

چل بھو کی چل سعیر نے اسے باہر کاراستہ دیکھا یا وہ خوشی خوشی اٹھ کھڑی ہوئی اور اسکے ساتھ باہر چل دی۔۔۔

وہ لوگ آج پھر نیچے دائمہ کے گھر بیسمنٹ میں موجود تھے مگر شاید وہ گھر نہیں بلکہ جرائم خانہ تھا جو غلط کرائمز کر کے وہاں جشن منایا کرتے تھے اب بھی وہ لوگ اونچا قہقہہ لگاتے وہاں پارٹی کر رہے تھے۔۔۔

آؤٹ کلاس رضاماننا پڑے گا کہ راستے کا کاٹنا اتنی آسانی سے ہٹانا کوئی تم سے سیکھے ام ایپریس۔۔۔

سار اسال ہم سے ایپریس ہو کر گزارا کرو گی یا خود بھی کچھ کرو گی فصیح جلا ہوا بھڑکا تو وہ مسکرائی۔۔۔

فکر کیوں کرتے ہو سویت ہارٹ اگلی باری میری ہی ہے اور تمہیں تمہاری مشابہ بھی مل جائے گی تھوڑا سکون کرو  
ویسے بھی ابھی ابھی مر ڈر کر کے آئے ہو سکون کا سانس لو۔۔۔

بھاڑ میں گیا سکون پتہ نہیں قریشی ہاؤس میں کیا ہو رہا ہو گا کیا نہیں مجھے تو سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

ریلکس یار تیری بھی وہی ہے میری بھی اب ہم مل کر انہیں تباہ کریں گے تباہ کوئی نہیں بچے گا کوئی نہیں۔۔۔

ویسے یہ کتا مصطفیٰ کیسا آستین کا سانپ نکالنا مطلب کیسے۔۔۔؟؟؟ ان بلیو پیل۔۔۔!!!

مجھے پہلے دن سے ہی شک تھا اس پر دائمہ پہلے دن کہ وہ کچھ تو کھچڑی پکار رہا تھے یاد ہے رضا جب مشا اور زر کو  
کیڈنیپ کیا تھا میں نے اس دن بھی وہ سالہا سیر شاہ اپنے چچے کے ساتھ وہاں آگیا تھا یہ بھی اسی کا کیا دھڑ اسب  
کچھ۔۔۔

بھاڑ میں جانے دے،، جہنم میں جائے دے اب تو ہٹا دینا اسے راستے سے ٹاٹا،، فینش ختم "ہاہاہاہاہا" وہ تینوں  
قبقہ لگا کر ہنسے اور سیگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے بادل میں اڑائے۔۔۔

اگلا سٹیپ کیا ہے فصیح۔۔۔؟؟ دائمہ نے مصطفیٰ پر کر اس کا نشان بناتے پوچھا تو فصیح نے اسے دیکھا۔۔۔

کچھ زیادہ نہیں تمہیں عالیان کو بلانا ہے مجھے مشا کو جیسے تیسے اور پھر آگے کا کام میرا ہے مشا کو تو میں لے جاؤں گا وہاں سے تمہیں عالیان کو جیسے بھی کر کے اسکے خلاف کرنا ہے اور اسے وہی لے کر آنا ہے جہاں میں نے کہا تھا

شیو۔۔۔۔!!! ابھی وہ کچھ اور بولتی جب اسکا فون رینگ ہوا۔۔۔

ہیلو ایس فامیہ واٹ ہیپینڈ مائے ڈار لنگ سسٹر۔۔۔!!!

دو، دائمہ ماما، ماما کو فٹس پڑ رہے ہیں مجھے نہیں پتہ انہیں سلیپ پر اٹلانز ہو گیا ہے مجھے نہیں پتہ وہ کیا بول رہی ہیں پلیز ز جلدی آ جاؤ پلیز ز دائمہ۔۔۔

“What the hell are you saying famiaa....!!”

آ رہی ہوں میں ابھی آ رہی ہوں مام کا خیال رکھو میں ابھی آ رہی ہوں اوپر وہ کہہ کر۔ رکی نہیں بلکہ اوپر کو بھاگی  
جبکہ پیچھے فصیح اور رضانے کندھے اچکائے۔۔۔

وہ فوراً بھاگتی اوپر آئی اور اپنی مخصوص جاکٹ نکال کر باہر پھینکی اور اندر کی جانب بھاگی سامنے ہی نمرہ پسینے میں  
بھگی نیم پاگل ہونے کو تھی۔۔۔

ماں۔۔۔۔۔!!! وہ چلا کر فامیہ کو پیچھے کرتی نمرہ کے سامنے آئی۔۔۔

واٹ سپنڈ دائمہ کی جان گیٹ اپ کچھ نہیں ہے میری جان اٹھیں ہوش میں آئیں دیکھیں کوئی نہیں سامنے  
ہوش میں آئیں ماما کیا ہوا انہیں ڈیمٹ دائمہ فامیہ پر دھاڑی وہ ڈری۔۔۔

مما ماما کو اچانک سے علیشہ نظر آنے لگتی ہے دائمی مجھے سمجھ نہیں آ رہا اب سو رہی تھی شاید کوئی خواب دیکھا  
فس پڑ رہے ہیں۔۔۔

ایمبولینس کو کال کرو پاگل عورت جاؤ۔۔۔!!! وہ دھاڑی۔۔۔



نچ، جاتی ہوں۔۔۔!!! وہ بھاگ کر ایسبولینس کو کال کرنے لگی جبکہ دائمہ اس پر جھکی۔۔۔

کچھ نہیں ہے، دیکھو کچھ بھی نہیں ہے، ماں جتنی تکلیف ہو رہی ہے نانتھیں ماں میں وعدہ کرتی ہوں تم سے اتنی، اس سے ڈبل تکلیف دوں گی اس مسٹر قریشی کی بیٹی زرش شاہ کو وہ یونہی پل پل ٹرپے گی جیسے کئی سال پہلے میری ماں تڑپی تھی اس احد قریشی کے لیے بلکل ویسے میں تڑپاؤں گی ختم کر دوں گی ان قریشیز کا نام و نشان ختم۔۔۔ وہ سفاکیت سے بولی پر نمبرہ کی حالت بگڑی سے بگڑی جا رہی تھی وہ رات میں اکثر اپنے سامنے علیشہ کو دیکھتی تھی کبھی اسے مارتے تو کبھی اسے ڈراتی تھی پاگل ہو جانے کو تھی وہ کچھ ہی دیر میں ایسبولینس آئی تو وہ دونوں اپنی ماں کو لے کر بھاگی۔۔۔

عازرہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی طبیعت اب کچھ بہتر تھی بلکہ بلکل ٹھیک تھی ایان کی بے حد یاد آتی تھی مگر دل پر جیسے پتھر رکھ لیا تھا وہ جو اسکے بغیر رہ نہیں سکتی تھی آج اتنے دن سے وہ آتا تو اس سے چھپ جاتی آج تو وہ بھی نہیں آیا باہر سے کوئی آواز نا آئی وہ بری طرح اس میں الجھی تھی وہ ٹھیک تو تھا آیا کیوں نہیں دل نے پوچھا وہ گڑبڑائی کہ اتنے میں رمشا اندر آئی اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ایان آئے ہیں اچانک پوچھ بیٹھی رمشا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

کیا مطلب عائرہ۔۔۔؟ رمشانے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

نن،، نہیں وہ آپ بھاگی آئی مجھے لگا وہ آئے ہیں اس لیے وہ نم آنکھوں سے بولی رمشانے اسے دیکھا۔۔

یہ دل۔ میرا بیچارہ۔۔۔

نا کوئی سہارا۔۔

نا ہوتا ہے یہ بھارا۔۔۔

ہے خود سے یہ ہارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔۔

دل کہ راہ پر تھے چلے۔۔

جانے پھر کیوں کانٹے ملے۔۔

جو بھی اپنے تھے ملے۔۔

وہ بھی سب پرائے تھے۔۔۔

شکوہ کریں نا گلہ۔۔

تقدیر سے جو ملا۔۔

دیے بجھ گئے سب چاہتوں سے جو جلائے تھے۔۔

جدائی میں کریں گے وفا۔۔

یہ دل تم سے ناہو گا خفا۔۔

یہ دل تم سے ناہو گا خفا۔۔

ناپو چھو میرے آنسو کیوں گرے۔۔

خوشی کے ہیں یا غم کے ہیں گرے۔۔

بتائیں کیسے حال دل تجھے۔۔۔

تو خوش رہے جہاں بھی تو رہے۔۔۔

نہیں وہ تو نہیں آیا تم ملنا چاہتی ہو اس سے اس کا آنسو صاف کرتی وہ بولی تو عائرہ نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

نن،، نہیں میں ٹھیک ہوں مجھے نہیں ملنا آپ کو کچھ کہنا تھا کیا۔۔۔؟؟؟

ہاں زر کے گھر چلیں آج اس سے ملنا ہے نا تمہیں۔۔۔؟؟؟ رمشانے اسے پیار سے پوچھا وہ خوش ہی ہو گئی

۔۔۔

زرش۔۔۔!! ہاں شیور چلیں میں تیار ہوں چلتے ہیں نا۔۔۔

اوکے چلو تیار ہو جاو چلتے ہیں رمشانے اسکے ماتھے پر بوسا دیا اور باہر چلی گئی عائرہ نے لمبی سانس کھینچی پھر کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔

ٹھیک ہیں کیا۔۔۔؟؟؟ اپنے ہی دل نے سوال کیا تو وہ غصے سے سر جھٹک گئی۔۔۔

بھاڑ میں جائے تمہیں کیا دماغ نے کہا عائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کہیں کچھ ہوا۔۔۔؟؟؟ دل نے صدا دی وہ چلائی،،، "چھوڑ دو میرا پیچھے مجھے اذن رہائی دے دو اپنی محبت اپنے خیالات سے چھوڑ دو۔۔۔" وہ چلا رہی تھی مگر اسے کیا پتہ تھا کہ عشق اتنی آسانی سے کہاں چھوڑتا وہ تو زہر سے بھی بدتر ہوتا جس اندر ہی اندر کسی کو ختم کر جاتا پر کانوں کان کسی کو خبر نہیں ہوتی کہ سامنے والے کو ہوا کیا ہے عائرہ ان سب خیالات کو جھٹکتے بہت بری کیفیت میں آگے بڑھی اور جلدی سے فریش ہونے چلائی گئی۔۔۔

مصطفیٰ کی تمام آخری رسومات ادا کی گئی وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا اس حادثے میں آیان کو جانے کیوں رہ رہ کر یہ بات کھائے جا رہی تھی کہ آخر اسکی موت ہوئی کیسے وہ اور سعیر تو اسکی آخری رسومات میں بھی اسکے ساتھ تھے اب بھی وہ قبرستان سے واپس گھر کو آئے تھے جب سعیر نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا سوچ رہے ہیں یار اپنے مجھے بھی پڑھنے ڈال دیا۔۔۔؟؟؟ سعیر اکتایا ہوا سے بولا آیان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا بھی مجھے سمجھ نہیں آرہی اچانک سے کایاپلٹ گئی سعیر مجھے عائرہ سے ملنا ہے جیسے تیسے مجھے اس سے بات کرنی ہے پوچھنا ہے کہ آخر کیا بولا تھا پھر اگر میں غلط ہوا تو میں سزا لینے کو تیار ہوں۔۔۔

دماغ چل گیا آپ تو ایسے بیہوش کر رہے ہیں کہ آپ نے مارا ہے مصطفیٰ کو۔، سزا کاٹنے کو تیار ہوں سعیر نے گھور کر نکل اتاری تو آیان نے اسے گھورا۔۔

ابے پاگل ہے آہستہ بول ابانے سن لیا تو یہ تیرا جو وہم ہے نا سے سچ ہی کر دیں گے پر سعیر سوچھ یار یہ اس واقع کے بعد تجھے یاد ہے احان پر اس لڑکی کا الزام کہیں اس کا الزام مجھ۔۔۔

بب،،، بھائی پاگل ہیں کیا۔۔۔؟؟؟۔۔۔ اچھا اچھا سوچیں کیسے آئے گا الزام ساری فوٹیج سامنے ہے بھائی ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے گاڑی بھائی ہماری پاس مجھے پورے نمبر کا تو نہیں پتہ مگر شروع کے کوئی نمبر 45 تھے اور ہماری کسی گاڑی کا کوئی نمبر 45 سے شروع نہیں ہوتا چل رہیں پتہ تو لگوانا ہو گا آخر اچانک اسکی موت کیسے ہو گئی۔۔۔

سہی کہہ رہا ہے آپوسٹ مارٹم شروع کرتے ہیں ایان نے آنکھ ونک کر کے کہا تو سعیر نے ہنسی رکتے لب دبایا۔۔۔

لاش دفنا آئے ہیں اب کونسا پوسٹ مارٹم سکون سے بیٹھیں۔۔۔!!! سعیر نے نفی میں سر ہلاتے کہا تو اسے دیکھا۔۔۔

پہلے نہیں یاد آیا تجھے۔۔۔؟؟ ایان نے گھورا۔۔۔

آئیڈیا آپکا ہے آپکو انا چاہیے تھا کیوں نہیں آیا اس دماغ میں۔۔۔!! سعیر نے بھی اپنا حساب چکنا کیا اسکے سر پر لگا کر بولا وہ ہنس دیے وہ وہی بیٹھے یونہی چھوٹی موٹی باتوں میں مگن تھے جب گارڈ انڈر آیا ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ خیریت ایان نے اسے حیرت میں مبتلا دیکھ استفسار کیا تو گارڈ نے اسے دیکھا۔۔۔

سر وہ میم،، عائرہ میم چھوٹی میم کے گھر گئی ہیں،، شایان سر کے گھر میں نے دیکھا۔۔۔

واٹ۔۔۔؟؟ ایان جگہ سے کھڑا ہوا وہاں ایان نے سعیر کو دیکھا جو ایان کو ہی مزے سے تاڑ رہا تھا۔۔۔

کیا اوئے۔۔۔؟؟ کیا چل رہا ہے اب انکے بیچ۔۔۔؟؟ ایان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس سے استفسار کیا وہ  
کندھے آچکا گیا۔۔۔

مجھے کیا پتہ ہو۔۔۔ مجھ سے یونہی پوچھ رہے جیسے میں انکے گینگ میں شامل سعیر نے آنکھیں گھمائی وہی ایان نے  
بھی آنکھیں پھیری۔۔۔

چل چلیں خالہ کے گھر ہم بھی تو دیکھیں آخر کیا کھڑی پک رہی ہے۔۔۔

میں نہیں جا رہا نا جاؤں گا میں بتا رہا ہوں اکیلے جائیں آپ۔۔۔ سعیر نے صاف صاف انکار کیا ایان اسکے پاس بیٹھا

--

کیا کر کے آیا ہے وہاں جو یہ بی بی ہویر ہے تمہارا کیوں نہیں جانا چل چلیں اور سن آج تیرا بھائی اپنی بیوی گھر لے کر ہی آئے گا تو سمجھ میری بارات کے ساتھ چل رہا ہے میرا باراتی اور بھائی بن کر آجا۔۔

سعیر نے حیرت سے لب دبائے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو پگلا گئے ہیں کیا آپ...

ہاں نا چل چلیں ایان نے اپنا فون دیکھا اور پاکٹ سے پرفیوم نکال کر خود پر چھڑکا سعیر تو حیرت ڈر حیرت سے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں بھائی سچ میں بارات نہیں ہے آپکی جو اتنا بن ٹہن رہے ہیں چلنا ہیں چلیں ورنہ میں جا رہا اپنے کمرے میں سعیر نے اس سے پرفیوم لے کر خود پر چھڑکا ایان نے اسے گھورا۔۔

جو بھی ہے بیوی میں اپنی لینے جا رہا تو کیوں بن رہا دے ادھر۔۔۔ ایان نے اس سے پرفیوم کھینچا سعیر نے آئی برو آچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ بیوی لینے جا رہے اور میں کسی کو ڈیمو دینے تو چلیں وہ اسے لیے آگے بڑھا جب ایان رکا۔۔



رک رک براتیوں میں صرف مرد ہی اچھے نہیں لگتے عورت بھی تو ہونی چاہیے ورنہ میری ساس اور رشتے دار  
کیا سوچیں گے۔۔۔

ایہا۔۔۔۔۔!!! وہ دونوں مل کر ہنستے ہوئے بلائے تو اں یہا بوتل میں سے جن کی طرح وہاں حاضر ہوئی۔۔۔

Me is already --- (تیار)

وہ آدھی انگلش اور ادھر ادھر دو مکس کرتی بولی دونوں بھائیوں نے لب دبا یا۔۔۔

بڑی تیز ہے یہ بلبستوری آویں نہیں کہتا اسے میں پھپھے کٹنی۔۔۔ سعیر نے اسے چڑھایا وہ ہتھے سے اکھڑ گئی اور اس  
پر جھپٹی۔۔۔

یو کا کروچ،،، برطانیہ کے پرکٹے کبوتر آئی ول کل یو ایہا نے اسکے بال کھینچے ایان نے ماتھا پیٹا۔۔۔

یہ جنگلی جانور تم لوگ لڑو میں جا رہا اکیلا۔۔۔

نن، ن، ہیں آرہے ہیں وہ لوگ اسکے پیچھے بھاگے وہی سعیر کو سب بھولا اور سب بھول کر پھر قدم وہی اسی گھر کی جانب خود باخود اٹھے تھے۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد قریشی ہاؤس پہنچے جہاں پہلے سے ہی عائرہ اور رمشا موجود تھے وہ تینوں بہن بھائی آگے بڑھے اور گھر کے اندر گئے ملازمہ نے دروازہ کھولا جیسے ہی وہ تینوں نے دہلیز پار کی وہاں بیٹھے دو نفوس چونک کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئیں۔۔۔

زرنے بے یقینی سے سعیر کو دیکھا جو باقاعدہ اسے ہی گھور رہا تھا زرش نے فوراً سے پلے اپنی نگاہیں جھکائیں تھیں اسکی لال آنکھوں میں دیکھنا کہاں آسان تھا یا اسکے بس کا۔ کہاں تھا جبکہ عائرہ سب چھوڑ کر ماں کی آغوش میں چھپی تھی جبکہ ایان نے یہ ڈر دیکھ کر لرب کاٹا۔۔۔

اب کہاں جاؤ گی بیچ کر عائرہ ایان شاہ۔۔۔!! ایان نے اسے ڈرتے ہوئے دیکھ کر بولا تو وہ مزید سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔

کیوں آئے ہو ایان اور یہ،،،، یہ کیا طریقہ پاگل ہو ڈر رہی ہے وہ۔۔۔؟؟؟ رمشا اپنی بیٹی کو خود سے لگاتے بولی  
ایان نے آنکھیں میچیں۔۔۔

اس کا یہی ڈر ختم کرنے آیا ہوں میں پلیز زپھو پھو مجھے اس سے بات کرنے کا موقع دیں اور آج،، آج میں یہاں  
سے بات کرے بغیر نہیں جانے دوں گا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے نہیں معلوم اگر نہیں تو اسے میرے ساتھ  
جانے دیں ورنہ میں زبردستی کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔۔

آتا کیا ہے تمہیں اور یہی کر سکتے ہو تم دونوں بھائی تم دونوں صرف زبردستی کر سکتے ہو اپنی ہی ذات کی سنی  
جاتے ہو اپنی کہے جاتے ہو کسی کی ذات کوئی معنی نہیں رکھتی تم دونوں کو لیے سعیر نے یہ الفاظ دوبارہ سن کر  
سامنے کھڑے زرش کو گھورازرنے لب کاٹا۔۔۔

سہی کہہ رہیں بھابی آپ انہیں واقع کچھ نہیں نظر آتا اور جب سچ کانوں میں پڑتا تو پھر آگ لگتی ہے اپنی آنا پر  
بات آجاتی ہے نادوسروں کی توسیلف ریسپیکٹ بھی انکے لیے معنی نہیں رکھتی۔۔۔

بکو اس۔ نہیں سعیر اب کی بار دھاڑا تو وہ جگہ سے اچھلی۔۔۔

بھائی آپ لیں بھابی کو اور چلیں یہاں سے۔۔۔۔۔ سیر نے زر کو دیکھتے بولا وہ رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی ممانہیں پلینز۔۔۔!! عائرہ ماں کی آغوش میں بری طرح چھپی لیکن ایان نے جھجک کر اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

ا،، ایان چلے جاؤنا دیکھو وہ ڈر رہی ہے رحم کھاؤ۔۔۔!! رمشانے التجائیہ سا کہا تو ایان نے پھوپھو کو دیکھا۔۔۔

یہی ترس آپ آج مجھ پر کھالیں پھپھو جان پلینز اگر آج اپنے ترس نا کھایا تو یقین جانیں میں،،، میں مر جاؤں گا پھپھو پلینز ز آپ سے وعدہ کرتا ہوں وہ انکے سامنے دوزانو کے بل بیٹھا اور اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں پھپھو میں عائرہ کو منالوں گا اسکا خود سے زیادہ خیال رکھوں گا اب اس پر ایک انچ نہیں آنے دوں گا اپنی غلطی کا ازالہ کروں گا قسم سے پھپھو عائرہ کی قسم مجھے عائرہ کو واپس لے جانے دیں میں سب سلجھا دوں گا پلینز۔۔۔

ننن،، نہیں ہر گز نہیں ممانہ کوئی نہیں میں نہیں جاؤں گی جو مرضی کرو مجھے ایک بات نہیں سننی جاؤ عائرہ دھاڑی تو ایان نے اسے دیکھا۔۔۔

ایسے کیسے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسے کلانی سے پکڑ کر سامنے کیا۔۔، تمہارے تو اچھے اچھے بھی سنیں گے عازرہ جان تم چلو میرے ساتھ بہت ہو گی نہیں، نہیں۔۔۔

ایان نہیں کرو وہ نہیں جا رہی مت زبردستی کرو چھوڑ دو۔۔۔ رمشا آگے بڑھی مگر ایان نے ہاتھ اٹھا کر رک دیا۔۔

آج نہیں پھپھو آج نہیں جو بھی ہو جائے آج نہیں آپ بیچ میں نا آئیں یہ میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہے ہم مل کر سلجھائیں گے ہے نا ڈار لنگ چلو چلتے ہیں ایان نے اسے ایک ہی جست میں گود میں لیا اور لے کر باہر نکلا جبکہ وہ مچلتی رہ گئی ایان نے اسے گرد گرپ بڑھائی اور اسے لے کر چلا گیا پیچھے سعیر نے خالہ کو دیکھا جو لب دبائے سب دیکھ رہی تھی اسے دیکھنے پر آمنہ گڑ بڑائی اور اسے دیکھ کر برو اچکائے۔۔۔

کیوں آئے ہو کہا تھا نہیں آؤں گا تو اب کیوں آئے، آمنہ نے گھور کر دیکھا مگر ہنسی ضبط کرتے چہرہ اسرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ۔ مسکرایا اور چلتا قریب آیا ڈیمودینے آیا تھا خالہ جانم آج بھائی کی بارات لینے آیا تھا اوپس میرا مطلب بھائی کی بیگم لینے آیا تھا کل کو بھابی آئیں گے اپنے دیور کی بارات لے کر وہ آئیں گی، ناہو گا بینڈ باجا، ناہی باراتی کیونکہ ان کی خوشیوں کی ہی ہوگی سوبات تو وہ آئیں گی ویٹ فارٹ ڈیر لوزون۔۔۔ وہ زرش کو نظروں کے حصار میں لیتا بولا آمنہ سر جھکا گئیں جبکہ وہ ایہا کو لے کر باہر چلا گیا پر ایہا کہ نظر کسی کی متلاشی رہ گئیں وہ دل پر پتھر رکھ کر باہر چل دی مگر مگر ایک باہر قریشی ولا کے اندر اوپر ضرور جھانکا کہ وہ آئے گا مگر وہ نا آیا۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر آئی تو سامنے سے ہی احان شاید کہیں سے آ رہا تھا ایہا کے قدم وہی منجمد ہوئے تھے جبکہ احان جو اپنی آستین فولڈ کرتا آ رہا تھا اچانک نظر پڑنے پر حیرت سے اسے دیکھا اور وہی رکا۔۔۔

ا،، ایہا۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑایا ایاں یہا نے اسکی حالت دیکھی، بڑھی بےیر ڈ،،، لال سرخ آنکھیں،، آنکھوں کے گرد ہلکے جیسے وہ برسوں کا تھکا ہارا مسافر ہو احان کی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑی تھی آنکھوں سے لالی فوراً جیسے غائب ہوئی تھی اعصاب جیسے فوراً ڈھیلے پڑے تھے دل کیا تھا کہ اسے سما لے خود میں سما لے اور کبھی دور نا ہونے دے اپنی تشنگی کی پیاس بجھائے،، اسے قید کر لے کہ وہ کہیں نا جا پائے وہ ہل نا پائے وہ صرف اسکی ہو کر وہی رہ۔ جائے مگر نہیں وہ تو بہت معصوم تھی بہت حساس وہ یہ سب کہاں سہہ پاتی شاید وہ اپنی بات اپنے دل کی بیقراری بھی اسے نہیں بتا سکتا تھا شاید اس معصوم کو سمجھ نا آتا احان نے ایک ایک قدم اسکی جانب بڑھایا ایہا کی

دل کی دھڑکن ہر بھرتے قدم کے ساتھ جیسے سپیڈ پکڑتی رہی وہ آکر عین اسکے بلکل سامنے کھڑا ہوا اور ہاتھ پڑھا کر اسکا گال کو چھوا ایہا جھینپی تھی اور درد سے اسے دیکھا۔۔

ا،،، احان ا،،، اپ۔۔۔؟؟ وہ کچھ بول بھی ناپارہی تھی جیہی ایک اتا ولا آنسو اسکی آنکھوں سے گر کر گالوں کی زینت بنا جسے احان نے تڑپ کر فوراً انگوٹھے کے پوروں سے صاف کیا۔۔۔

ششش۔۔۔!!! نوڈونٹ کرائی میری جان،، تم آئی میرے لیے بہت تھا،، میں جیسے،، مجھ،، مجھے بات نہیں کرنے آرہی ایہا جیسے تم نے مجھ میں ہمت ڈال دی اور اب آکر کہاں جاتی ہو کچھ دیر تو بیٹھو میرے ساتھ ایہا کچھ میری سنو،، کچھ اپنی کہو کچھ لمحے مجھے اپنی دید کے کچھ لمحے میسر کرو کچھ لمحوں سے خود فائدہ اٹھاؤ،، احان نے اسکا مخملی ہاتھ پکڑا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر قریب تر کیا وہ سانس رک گئی۔۔۔

سانس لو ایہا قریشی۔۔۔!!! وہ اسکے قریب تر ہوتے بولا وہ مزید جھینپ گئی۔۔۔

سانس لو ورنہ سزا ملے گی وہ اسکی کمر پر گر پ دیتا بولا اں یہاں فوراً سانس لی۔۔۔

گڈ گرل اسکے نرم ملائم گال کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلاتے اسکے سحر میں ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

کچھ کہو ان لبوں سے کچھ تو بولو مجھے تو پکارو طلب رہتی ہے ایہا احان تمہارے منہ سے اپنا نام سننے کی طلب رہتی ہے ان کانوں کو کے کب بولو گی تم،، طلب رہتی ہے ان آنکھوں۔ کو کہ کب دید کرنے کو ملے اور شاید آج خدا کو میری کوئی نیکی پسند آگئی جو میری ہر خواہش پوری کر کے مجھے میری دنیا سے ملو ادیا اب جب تک میرا نام نہیں لوگی میں چھوڑوں گا نہیں۔۔

ا، احان۔۔۔۔!!! وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی احان نے آنکھیں میچ کر سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

کہیے جان احان۔۔۔!!! وہ اسکے کان کے قریب گھمبیر سرگوشی میں بولا وہ سمٹی۔۔۔

احان ب، بھائی باہر انتظار کر رہے ہونگے،، جج،، جانے دیں مجھے وہ ا،، اجائیں گے پلیز زوہ خود میں سمٹی بولی احان مسکرایا۔۔۔

تو کہہ دو نا ان سے تم نہیں جانا چاہتی تم کچھ وقت اپنی محبت کی سنگت میں گزارنا ہے وہ اسکی کان کی لو پر لب رکھتا بولا ایہا کا سانس اٹکا۔۔



نن،، نہیں احان۔۔۔!! جج،، جانے دیں مجھے میں پپ،، پھر اا،، اوں گی،، اا،، اج۔ نہیں۔۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولتی اپنی بات پوری کر گئی وہ اپنی منمنیاں کرتا پیچھے ہٹا اور اسے دیکھا جو لال چہرے اٹکے سانس سے اسے دیکھ رہی تھی احان نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے لگایا اور اسکی کمر سہلائی جب باہر سے ہارن کی آواز پر ایہا اچھل کر دور ہوئی کاش وہ کہہ پاتی نہیں احان قریشی میرے بس کی بات نہیں ہے تمہاری باتوں کی تاب لانا اور تمہاری اس شدت کو جھیلنا مگر وہ تو بولنے سے ہی انکاری تھی احان نے اسے لال آنکھوں سے دیکھا جو اس سے دور ہوتے ہی ہوئیں تھیں ایہا نے گلہ ترکیا اس نے پھر اسے قریب کھینچا۔۔۔

یونہی دور مت ہوا کرو خون جلتا ہے میرا وہ اسے گھورتا بولا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

مجھے جانے دیں احان۔ بھائی انتظار کر رہے ہیں وہ دوبارہ سنائی دیے جانے والے ہارن سے ڈرتی بولی۔۔۔

جاؤ مگر جاتے جاتے مجھے کوئی ایسی وجہ تو دے دو میری جان کہ مجھے سکون رہے اور مجھے احساس دلائے کہ ہاں میرے محبوب کی کوئی ایک نشانی تو میرے پاس ہے وہ اسکے نچلے لب کو اپنے انگوٹھے سے نرمی سے سہلاتے بولا ایہا کے گال دہک گئے۔۔۔

ن،، نہیں میں اجازت نہیں دیتی آپکو وہ اس سے دور ہونے کی تھادو کرنے لگی مگر وہ اسے مزید قریب کر گیا

---

تمہاری یہ دور جانے کی تگ دو مجھے جنون دلارہی ہے ایہاٹک کر کھڑی رہو اور کیون اجازت نہیں دیتیں تم وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔

مجھے جانے دیں احان مجھے واپس جانا ہے بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ وہ مزاحمت کرتے بولی احان نے اسے گھور اور جارحانہ طریقے سے اسکا چہرہ ہاتھوں کی پیالہ میں لیتا اس پر جھکتا وہ اسکی سانسوں پر قابض ہوا تھا قطرہ قطرہ اپنی سانس اس میں انڈیلتا محبت کا جام پیتا وہ خود کو سیراب کرنے کی کوشش میں تھا مگر دل تھا کہ بھرتا نہیں تھا مگر ایہا بھرتی مزاحمت اور اکھڑتی سانس پر ترس کھاتا وہ اچانک پیچھے ہوا ایہا نے حیرت سے اسے دیکھا اور اپنے دائیں بائیں صد شکر کہ کوئی نہیں تھا احان نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسے خود کی گرفت سے آزاد کیا اور دو قدم دور ہو کر کھڑا ہوا ایہا نے لال آنکھوں اور لال دہکتے گالوں سے اسے دیکھا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

گولٹ ہو رہا ہے نا۔۔۔؟؟ وہ آئی برو آچکا کر بولا ایہا نے گہرے سانس کیے اور وہاں سے بھاگی تھی پیچھے وہ لمبا سانس خارج کر کے رہ گیا اور اندر بھر گیا۔۔۔

وہ بھاگتی باہر آئی تو سعیر نے گند شکل بنائے اسے دیکھا۔۔

"اتنی دیر بیہود ہوتی ہے کب سے انتظار۔۔۔۔۔ اس کی زبان کو ایہا کا چہرہ دیکھ کر بریک لگی سعیر نے دونوں لب آپس میں ملائے جب ایہا نے اسے دیکھا۔۔"

"کیا ہے بھئی۔۔۔؟؟ ایہا چلائی وہ ہنس دیا۔۔"

"کوئی مل۔ گیا تھا یا کسی نے رک لیا تھا۔۔" سعیر نے شرارت سے کہاں ایہا نے گندی سی شکل بنا کر دیکھا سے۔۔۔

جی بلکل خالہ نے رکا تھا کہہ رہی تھیں کہ اپنے باپ کو بتانا جا کر کہ میرے گھر آ کر انکے دونوں سپوٹر دہشت گردی کر کے گئے ہیں۔ وہ جل بھن کر بولی تو وہ ہنس دیا۔۔

خالہ نے رکا تھا یا خالہ کے بیٹے نے اور کہیں خالہ کا بیٹا تو دہشت گردی کرنے کی تیاری میں۔۔۔

سعیر بھائی۔۔۔۔۔!!!! وہ اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے چلا اٹھا یا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

مائی انوسینٹ سسٹر۔۔۔!!! وہ آنکھ و نک کیے بولا تو ایہا نے اسے گھورا۔۔۔

یوشٹ اپ۔۔۔!!! ایہا نے اسے چٹکی کاٹی تو وہ لب دبا گیا۔۔۔

او کے سسٹر۔۔۔!!

وہ اپنی الگ گاڑی میں عائرہ کو لے کر پتہ نہیں کہاں جا رہا تھا جبکہ عائرہ وہی روتی بلکتی چلتی گاڑی سے اترنے کو تیار تھی۔۔۔

چھوڑیں مجھے نہیں جانا میں نے اپنے ساتھ نہیں جانا کہا نااااا کیوں زبردستی کر رہے۔

خاموش۔۔۔۔۔!!! ایان یک دم دھاڑا کہ وہ اپنی جگہ پر ساخت ہوئی ایان نے اسے شدید گھورا اور اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسکے سامنے جھکا،، "خاموش" بلکل خاموش آواز نا آئے تمہاری مجھے جب تک میں حکم نا دوں تمہیں کہ عائرہ ایان شاہ تمہاری زبان سے کوئی لفظ ادا کرو۔ تم سمجھی۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا اب آج بھی تمہیں صرف میری سنی ہے مجھے جاننا ہے کہ کیوں کیا کتنی محبت کرتا ہوں کتنا چاہتا ہوں  
دل چیرنا پڑا وہ بھی چیر کر دوں گا مگر ابھی زبان کو لگام لگاؤ نہیں لگاؤ گی تو میں خود یہ کام کروں گا آواز بند  
کرنا۔ اچھے سے آتا ہے مجھے سمجھی تم اس لیے خود لگاؤ لگام یہی بہتر ہے اب چپ آواز نہیں۔۔۔

عائزہ نے اسے سہم۔ کر دیکھا اور تھوڑا سا کھسک کر دور ہوئی فوراً سر ہاں میں ہلایا اور اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا ایان  
نے اسے دیکھ کر لب دبایا اور اسے دیکھا۔۔۔

ویری گڈ گرل یان نے اسکا گال تھتھپایا اور اسکے گال پر پیار کیا وہ چہرہ موڑ گئی۔۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد فارم ہاؤس پہنچے جو شہر سے کچھ ہی دور تھا ایان اپنی سیٹ سے اتر کر اسکی  
جانب آیا عائزہ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے یہ کہاں لایا تھا وہ نہیں جانتی تھی ایان نے آکر  
دروازہ کھولا اور اسکے سامنے جھکا۔۔۔

آپ اتریں گی مسز یان میں آپکو خود اتاروں اپنی باہوں میں لے کر اگر آپ مجھے یہ دوسرا اعزاز بخشیں گی تو مجھے  
بہت خوشی ہوگی آپکا مجازی خدا آپ سے بہت خوش ہو گا اور میں خوش ہوں گا تو خدا بھی بہت خوش ہو گا ہے نا تو  
ایئے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! وہ بھی چلائی ایان نے لب دبائے دیکھا سے وہ جھٹکے سے اتر کر نیچے آئی اور زور سے  
دروازہ بند کیا ایان نے آنکھیں میچ کر لب دبایا۔۔۔

اندر چلیے بیگم۔۔۔!!! ایان نے بے حد پیار سے کہا عاتزہ نے گھورا سے۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی مر جاؤں گی نہیں جاؤں گی اور کوئی ضرورت نہیں مجھے ہاتھ لگانے کی مجھے چھونے کی زبردستی  
برداشت نہیں کرو گی میں۔۔۔۔۔

آویں آپکو ہاتھ کیا منہ بھی لگانے کا پر منٹ لائیننس ہے میرے پاس میری جان وہ جھٹکے سے اسے خود میں اٹھاتا  
بولا اور پھڑ پھڑا کر رہ گئی ایان اسے خود میں اٹھائے اندر لایا اور لا کر بیڈ پر چھوڑا وہ غصے میں اٹھ کھڑی ہوئی اور  
کسی کا لحاظ کیے بغیر رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ لگایا ایان اپنی جگہ ساخت ہوا تھا بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

عع، عاتزہ۔۔۔!!! وہ زیر لب بڑبڑایا عاتزہ نے اسے گریبان سے پکڑا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! ڈونٹ ٹرائی تو کال می۔۔۔ اپنی اس زبان سے نہیں پکارنا مجھے ایان شاہ،، کس،، کس حق سے لائے ہو مجھے یہاں اگر یہ میرا ہاتھ اس دن اس رات تمہارے منہ کی زینت بنانا تو شاید تمہارے درندے بننے کی نوبت نہیں آتی ت،، تم کس حق سے لائے ہو مجھے یہاں ایان،، تمہیں شرم حیا نا آئی اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے روندتے ہوئے اور کیا،، ہاں کیا عائرہ نے اسے دھکا دیا پیچھے کو وہ اچانک لڑکھڑایا عائرہ نے اسکی جانب قدم بڑھائے تم کیا سمجھتے ہو آج بھی وہی ڈری سہمی عائرہ کھڑی ہے نہیں،، ہرگز نہیں ایان شاہ میں وہ ڈری سہمی عائرہ تمہارے کمرے میں اس رات ہی مار آئی تھی اس کمرے اس شاہ ولا کی دہلیز پار کرتے ہوئے ہی چھوڑ آئی تھی بلکہ قتل کر آئی تھی آج جو تمہارے سامنے ہے وہ ہے بہادر نڈر عائرہ علی،، عائرہ ایان شاہ نہیں کیوں،، عائرہ نے اسکا گریبان پکڑا اور اسے قریب کیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھورا

ایان شاہ دا گریٹ ایان شاہ۔۔۔!!! ہا ہا ہا ہا ہا ہا اصل میں کیا ہے کوئی مجھ سے پوچھے ایک ہا ہا ہا آدمی ایک آیا انسان جو اپنی بیوی پر شک کرتا ہے اور اسکی بات ناسنتے ہوئے اپنی محبت کو اپنے پاؤں تلے۔۔۔

عائرہ۔۔۔۔۔!!!!!! وہ حیرانی سے چلایا تھا جبکہ عائرہ نے اسے گھورا۔۔۔

کیا ہاں کیا۔۔۔؟؟؟ آج بھی مارو گے زبردستی کرو گے کرو یہی آتا ہے نا ااااا تم نے سنی میری۔ اپنی کہہ کر اپنی کرتے چلے گئے نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ ایان شاہ نہیں۔ رہنا نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے تمہارے نام

سے بھی ایان کیونکہ تم دونوں بھائیوں کی ذات میں سب سے پہلے ہے تم دونوں کی محبت میں صرف تم دونوں ہو ایان آپ جانتے ہیں اس سب کے بات آپ کی محبت میرا دم گھوٹ رہی ہے،،،، آپکا، آپکا خیال سکون نہیں لینے دیتا جہاں تمہارا خیال میرے لیے سکون کا باعث تھا وہ خوشبو میرے لیے سانس لینے کا باعث تھا اب دم گھوٹ رہی ہے میرا ایان۔۔۔۔۔!!!!!! وہ اپنے بال نوچتی نیچے گری تھی کس قدر تکلیف میں تھی کیسے وہ یہ لفظ بول رہی تھی یہ وہی جانتی تھی اور کوئی نہیں۔ ایان نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔

نن،،،، نہیں عازہ۔۔۔!! نہیں میری جان ایان نے اسکے ہاتھ تھامے اور اسے اپنے روبرو کیا نہیں میری جان اپنے آپ کو تکلیف مت دو تمہیں میری قسم میری نہیں مجھ سے نفرت ہے تو،، تو تمہیں میری سے کی گئی محبت کی قسم عازہ تم نے جو سزا دینی ہے دو تم مارو ایک اور تھپڑ لگا دو عازہ مگر یونہی مت کہو یہ بات مجھے،، مجھے اندر تک چیر گئی ہے عازہ مجھے ایسا لگ رہا تم اور بولو گی میرا دل بند ہو جائے گا عازہ میری جان پلیز زرزرز مجھے معاف کر دو اپنے ایان کو ایک موقع دو میری جان معاف کر دو مجھے وہ اسکے ہاتھوں پر سر رکھتا بولا عازہ نے ماتھے پر بل لیے روتے اسے دیکھا۔۔۔

ایک بہترین ساتھی ایک شوہر ایک ہمسفر کا مطلب بیوی کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بیٹھانا نہیں ہوتا میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا پیار کا بھروسے کا یقین کا ہوتا ہے ایان۔۔۔۔۔!!!!!! وہ بول کر سسک گئی ایان نے اسے دیکھا،، ایان میں نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں مانگا بچپن سے اب تک آپ کو ٹوٹ کر چاہا ایان آپ مجھ سے دور گئے



آپ لندن چلے گئے میں یہ بھی تو کہہ سکتی تھی ایان آپ وہاں کسی کے ساتھ افیر میں تھے یا کچھ بھی کچھ بھی سوچ سکتی تھی کبھی بھی شک کر سکتی تھی کیا میں نے کیا ایان۔۔۔۔؟؟؟ کیا کبھی ایسا بولا ہمیشہ اپنی دعاؤں میں آپکو مانگا جتنی محبت آپ سے کی ہے شاید ہی اپنی ذات سے کی ہو میں نے،، میں کسی کا خیال کا کر۔ کبھی اپنی محبت میں خیانت نہیں کی ایان۔۔۔۔!!! آپ ایک دفعہ،، ایک دفعہ ایان مجھے بولنے کا موقع تو دیتے یار۔۔۔!!! میں خود آپکو بتاتی ایان کہ میں گئی تھی وہاں وہاں جا کر کیا ہوا شاہد سب بتاتی مگر نہیں اپنے بتا دیا آپکو تو مجھ پر یقین ہی نہیں ہے نا آج نا۔ کل نا پہلے کبھی۔۔۔

نہیں عائرہ۔ مجھے تم پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے میری جان مجھے بولنے کا۔ موقع دو۔۔۔

ہاں ہاں ایان شاہ یہی اسی طرح تڑپ رہی تھی ایان ایک موقع دیں مجھے بولنے کا موقع دیں کہنے دیں اپنے دیا،، اپنے دیا کیا۔۔۔۔!؟؟ تو سنیں،، میں نہیں۔ دوں گی جب تک میرا دل نہیں کہے گا نا میں سنوں گی نا پکاروں گی نا،، نا دیکھوں گی آپ مجھے یہاں لے آئے ہیں مگر،،، مگر ایان شاہ میں یہاں رہ کر بھی یہاں نہیں ہونگی صرف تمہارے لیے تمہاری سزا یہی رہے گی تمہاری محبت تمہارے پاس ہو کر بھی پاس نہیں ہے۔۔۔

ایان نے حیرت سے لال بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا جو کسی صورت کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی ایان نے کوشش کی مگر۔۔۔

جاؤ،، کہا نا جاؤ نہیں سننا چلے جاؤ اکیلا چھوڑ دو مجھے جاؤ وہ اور اونچا چلائی ایان کے دو اتا لے آنسو اسکی حالت پر  
گال پر گرے وہ فوراً لڑکھڑاتا وہاں سے اٹھا اور اٹے قدم باہر کو بڑھا۔۔

ہے ٹوتے دل کی یہ صدا۔۔

محبت کو ہی کویں سزا۔۔

محبت کو ہی کویں سزا۔۔۔

ناپو چھو میرے آنسو کیوں گرے۔۔

خوشی کے ہیں یا غم کے ہیں گرے۔۔

بتائیں کیسے حال دل تجھے۔۔۔

تو خوش رہے جہاں بھی تو رہے۔۔۔

یہ دل میں بیچارہ۔۔

نا کوئی سہارا۔۔

ہاں ہوتا ہے یہ بھارا۔۔

ہے خود سے یہ ہارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔

کیسے کریں گزارا۔۔۔

شاہ صاحب اپنے کام سے فیکٹری سے گھر ہی آرہے تھے جب کچھ لوگ انہیں باہر کالونی میں ہی ملے شاہ صاحب مسکرا کر اور اپنایت سے انہیں ملے جب اچانک سے سامنے والے ڈاکٹر اٹھورا ان سے مخاطب ہوئے۔۔۔

ویسے شاہ۔ صاحب آپکی بیٹی کہ شادی وہ مسٹر قریشی کے سب سے چھوٹے بیٹے سے ہوئی ہے نا احان قریشی۔۔۔

جی جی بلکل ان سے ہی ہوئی ہے وہ میرے داماد ہیں شاہ صاحب نے مسکرا کر کہا تو ڈاکٹر اٹھورا اور ڈاکٹر دورانی نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا کوئی بات ہے کسی ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب نے آرام سے استفسار کیا تو ڈاکٹر نے انہیں دیکھا۔۔۔

نن،، نہیں وہ بات کچھ یونہی ہے کہ شاہ صاحب ویسے اللہ جھوٹ نابلو ائے اور چھوٹا منہ بڑی بات مگر شاہ صاحب آپکے داماد کو اکثر تھانوں کو چکر کاٹتے دیکھا اور ایک دو دفعہ تو سننے میں آیا کہ بھی وہ پولیس قریشی ولا میں اکر۔ اسے ہتھکڑیاں لگا کر لے کر۔ گئی ہے ڈاکٹر نے تیلی لگائی تو شاہ صاحب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

نن، نہیں ڈاکٹر صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ وہ ایک دفعہ ہوا تھا اسکے بعد نہیں وہ بھی غلط فہمی تھی اگر دوبارہ ایسا ہوتا تو میرا چھوٹا بیٹا مجھے ضرور بتاتا یا کوئی اور۔۔۔

ارے شاہ صاحب بہت بھولے ہیں آپ۔۔۔!! شاید اپنے نیوز نہیں سنی ٹی وی چینلز پر بھی چلی تھی یہ خبر اور تو اور نیوز پیپر پر بھی چھاپی گئی تھی۔۔۔

شاہ۔ صاحب نے زبردستی مسکراتے انہیں دیکھا جبکہ چہرہ غصے کے مارے لال ہوا تھا۔۔۔

کوئی غلط فہمی ہوگی ضرور ڈاکٹر صاحب ورنہ ہمیں ناپتہ چلے ایسے کیسے خیر میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے وہ ان سے مل کر فوراً آگے بڑھے جب کہ ڈاکٹر دورانی آپس میں بات کرتے آگے بڑھے۔۔۔

لو کیسا زمانہ آگیا بھی اپنے سمدیوں کو نہیں بتائے بیٹے کے کرتوت۔۔ ڈاکٹر راٹھور بولے تو ڈاکٹر دورانی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

ارے ڈرتے ہونگے ناکہیں شاہ صاحب اپنی بیٹی کا رشتہ ناتوڑ دیں اس لیے ایسے بد تمیز لڑکے جو لڑکیوں کو استعمال کر کے مار دے ایسوں کو کون اپنی بیٹی دیتا۔۔

توبہ توبہ بھلائی کا۔ زمانہ نہیں رہا وہ دونوں اپنے آپ میں بولتی چلے گئے شاہ صاحب نے مٹھیاں بھینچی اب گھر جا کر کیا طوفان آنا تھا کسی کو معلوم۔۔ نا تھا۔۔

عالیان مشانے سر پہنے بیٹھا اسے سوپ پلا رہا تھا جو وہ گندے گندے فیس بنائے پیے جا رہی تھی جب کہ بات بہت کم کر رہی تھی آج ہمیشہ سے تیز چلنے والی تیز گام بلکل چپ تھی جو عالیان اچھے سے محسوس کر رہا تھا مگر ابھی چپ تھا وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا مگر شاید وہ بولتی عالیان نے اسکو سوپ پلا کر۔ برتن سائیڈ پر کہے وہ ٹیسٹ کروا چکا تھا اور ٹیسٹ پوزیٹو آیا تھا وہ بے حد خوش تھا بے حد دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اس بچے کو ابھی دنیا میں لے آئے۔۔۔

کیا بات ہے خوش نہیں ہو کیا عالیان نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی بسیر ڈپر اپنی عادت کے مطابق پھیرا تو مشانے اسے دیکھا۔۔

نہیں میں کیوں خوش نہیں ہو نگی عالیان بھلا یہ بھی کوئی ناخوش ہونے والی بات ہے کون پاگل اپنی اولاد کی خبر سن کر خوش نہیں ہو گا۔۔۔ مشانے بات کا پہلو بدلہ۔۔۔

تو شو بھی تو کرو اتے ہیں مشا عالیان کیا بات ہے چپ چپ کیوں ہو مشا۔۔۔؟؟؟

کچھ نہیں عالیان طبیعت خراب ہے نا اس لیے بس اور کچھ نہیں مشانے پہلو بدلہ۔۔۔

مشا میں سب جانتا ہوں تم چپ کیوں ہوں تمہارا یہ بی ہیویر کیوں ہے مگر مشا میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں آخر بولو تو اس طرح چپ رہنے سے غلط فہمیاں بڑھتی ہیں عالیان نے مشا کے ہاتھ پر بڑھاو بڑھایا مشانے اسے دیکھا۔۔۔

اگر جانتے ہیں تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں عالی آپ خود بتائیں کیا تھا وہ سب۔۔۔؟؟

دیکھو مشا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے بھی بلکل اسی طرح تمہاری پکس فصیح کے ساتھ دیکھیں ہیں تو،، بلکہ اس سے بھی زیادہ اہہہہ۔۔۔!!! عالیان نے بول کر دوسری جانب دیکھا تو مشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

عو،، عالی آپ کیا کہہ رہے ہیں میں،، میں قسم کھاتی ہوں عالیان کہ میں اس سے ملی تک نہیں اور وہ آپ کو بلیک میل کر رہا آپ کی قسم۔۔۔

جاننا ہوں میری جان۔۔۔!!! خود سے زیادہ یقین ہے مجھے تم پر مگر یہی یقین مشا عالیان کہ یہی یقین تم مجھ پر رکھو اب جو تم نے پوچھا ہے مشا اسکا میں جواب نہیں دوں گا تمہیں اس لیے بہتر ہے خود اسکا جواب کو۔۔۔

بلیک میلنگ نا تو ہو سکتا ہے کوئی تمہیں مجھ سے بھی بدگمان کر رہا ہے اور وہ کوئی کوئی اور نہیں تمہاری پھپھو کا بیٹا ہے فصیح اس لیے بہتر ہے اس سے بات کرنے سے گریز کرو اور نمبر بلاک کرو سمجھی۔۔۔

نح،، جی عالیان ائم سوری عالی۔۔۔!!!

ہم بہتر۔۔۔!!! عالیان اپنے بازو فولڈ کر تا وہاں سے اٹھا مشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

عالی۔۔۔!!! مشانے اسے پکارا۔۔

کہو عالیان نے اسے بغیر کہے بولا۔۔

اٹم سوری آئی ٹرسٹ یو عالیان میں بس،، اٹم سوری۔۔۔

اٹس اوکے اور اپنا دماغ میری طرف سے پاک کر لو ورنہ اچھے سے جانتی ہو مجھے سمجھیں میاں بیوی کے رشتے میں یہ سب زیب نہیں دیتا بھروسہ لاؤ اپنے میرے درمیاں شک نہیں۔ وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ وہاں سے چلا گیا۔۔

سس،، سوری عالیان مشانے پیچھے سے بولا مگر وہ آگے بڑھ گیا مشانے ہاتھ بیڈ پر مارا۔۔

شٹ۔۔۔!!! کیسے کر لیا میں نے شک فصیح اہہہہہ۔۔۔!!!!!!

دیہان رکھنا آئیندہ اسی بیوقوفی پر کچھ بڑا نقصان اٹھاؤ گی سمجھی وہ ڈریسنگ میں بولا مشانے سر پیٹا۔۔



عالیان مشا سے بلکل بھی بات نہیں کر رہا تھا وہ سو بار سوری کر چکی تھی مگر وہ اکڑو شہزادہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھا اب بھی دونوں ٹانگیں ٹیبل پر۔ رکھے لیپ ٹاپ گو د میں رکھے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ بڑے مصروف انداز میں اپنا کام کر رہا تھا جبکہ مشا سے ہی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

عالیان۔۔۔۔!!! مشا نے عاجز آ کر اسے آواز دی کب سے بلا رہی تھی وہ سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کہو بھی مشا عالیان کے آگے بھی کچھ آتا ہے کہ نہیں بولو سن رہا ہوں بہر تو نہیں ہو گیا میں عالیان نے ماتھے پر بل لے کر اسے دیکھا مشا نے حیرانی سے اسے دیکھا اور فوراً اٹھ کر اسکے پاس آئی اسکے پاس بیٹھ کر اسکے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔

عالی میں کہہ تو رہیں ہوں ام سو سوری نا مجھ سے غلطی ہوئی مجھے،،، مجھے اچھا نہیں لگتا عالی،،، مم،،، مجھے نہیں۔ برادشت کہ ک،، کلکونی آپ کو اپنی زبان سے پکارے بھی اور کوئی آپکو دیکھے بھی ب،، بہت غصہ اتا ہے اور دل کرتا اسکو جان سے مار دوں وہ بے حد کیوٹ سا فیس بنا کر ناک چڑھا کر چھوٹے سے ماتھے پر بل بچھائے بولی عالیان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا اور اس ننھی سے جان پر ٹوٹ کر پیار آیا مگر وہی آکر کاپکا۔۔

ہاں۔۔۔!!! تو آپکو یقین ہونا چاہیے تاکہ آپکا شوہر کسی لڑکی کو گھاس نہیں ڈالتا پھر بھی یہ سب خدشات اسکے ماتھے کے بل۔ فوراً غائب ہوئے تھے جبکہ رگوجان میں سکون سے اتر اٹھا۔۔۔

نن،، نہیں نا عالی وہ اسکے کندھے پر اپنی چن ٹکا کر بولی عالیان نے چورنگاہ سے اسے دیکھا دل تو کیا کہ اس چھوٹی سی لڑکی کو وہ اپنے سینے میں بھینچ لے جو اپنے پیاری پیاری حرکتوں سے اسکی زندگی میں بے حد رونق لائی تھی عالیان نے برواچکایا "واٹ"۔۔۔؟؟

عالی مجھے نا آپ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کہ نا میرے عالی صرف میرے ہیں ہاں یہ جو گندی گندی دو نمبر لڑکیاں ہوتی ہیں نا یہ میرے عالیان پر نظر رکھتی ہیں اب گندی نالی کی مکھیاں صاف اور خوبصورتی پر ہی بیٹھتی ہیں نا تو میرے عالیان تو لاکھوں میں ایک ہیں سب سے زیادہ ہینڈ سم اور سب سے پیار لڑکیاں تو دل ہاریں گی نا اسکے شوشوں پر وہ زور سے لب دبا گیا جب کہ وہ پاؤٹ بنائے اسے دیکھے گی۔۔۔

معاف کر دیں نا اپنی مشوڈار لنگ کو عالیان ورنہ میں،، میں اور میرا بے بی چلے جائیں گے آپ سے کبھی بات نہیں کریں گے وہ ہاتھ باندھ کر بولی عالیان جگہ سے اچھلا۔۔۔

ہیے ڈونٹ یو ڈئیر۔۔۔!!! کوئی نہیں جانا کہیں میں جان لے لوں گا مشنا تمھاری آئندہ ایسے الفاظ بھی بولے تو وہ لپٹا پ سائیڈ پر رکھتا اسے بازوؤں سے پکڑے اپنی جانب کر کے بولا مشنا نے لب دبا یا۔۔۔

کا ہوا بے بی کو۔۔۔؟؟ مشا معصومیت سے لب دبائے بولی عالیان نے اسے گھورامشانے لب باہر نکالے اسے دیکھا۔۔

ہممم تو ابھی کون کیا کہہ رہا تھا کہ انہیں برداشت نہیں ہے لڑکیوں کا انکے شوہر کو گھورنا ان سے بات کرنا عالیان نے دوبارہ سننے کے لیے وہ لفظ دہرائے مشانے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

ہاں نہیں برداشت نہیں برداشت مجھے کیونکہ جیسے عالیان قریشی کہتا ہے کہ جو اسکا کہ وہ۔ اسکا ہے اور ایک دفعہ دل جس پر آجائے وہ وہ حاصل کر کے رہتے ہیں ایسے ہی جو مشاکا ہے وہ صرف مشاکا ہے کیونکہ مشا بھی عالیان کی ہے اور عالیان صرف مشاکا کے وہ جلدی جلدی میں بہت کچھ بولتی چلی گئی جس کا۔ شاید اسے اندازہ نہیں ہوا جب کہ عالیان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اور وہ اس کے قریب ہوا "اور"۔۔۔؟؟ عالیان اسے دیکھتا بولا۔۔

اور یہ کہ اب آپ مان جائیں پلیز ز میں بتا چکی ہو بس میں پوز یسیسو ہوگی تو اور مجھے برا لگا تھا اور نہ مجھے آنکھیں بند کر کے یقین ہے آپ پر۔۔۔!!

ہمممم۔۔۔!! مان تو میں جاؤں پر ایسے کون مناتا ہے مسز قریشی وہ مشا کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیے بولا مشا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تو اور کیسے مناتے ہیں کب سے سوری سوری کر رہی ہوں مانتے نہیں آپ تو وہ اپنے ہاتھ کی پشت اسکے پیرڈ بھرے گال پر پھرتی بولی عالیان نے سکون سے آنکھیں موندیں اور ایک سکون بھر اسانس فضا میں چھوڑا ایک سکون کی لہر جسم میں دھوری تھی۔۔۔

سوری کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے نامشا ڈار لنگ عالیان نے اسکی کمر کے گرد گرپ دیتے بولا وہ اسکے مزید قریب ہوئی سانس فوراً تھل پتھل ہوئی تھی۔۔۔

نچ،، جیسے کہ وہ گردن ٹیڑھی کر کے بولی تو وہ مسکرایا۔۔۔

لومی بے بی لائک آئی ڈو۔۔۔!! وہ آنکھ ونک کر کے اسکے قریب ہوتا بولا مشا بوکھلائی۔۔۔

نن،،، نن،، نہیں یہ نہیں کوئی نہیں کچھ اور وہ اسکا چہرہ اپنے دائیں ہاتھ سے دوسری جانب موڑتی بولی جو اسے نشیلے انداز میں دیکھے جا رہا تھا مگر وہ اسکے نگاہوں کی تاب نہیں لاپارہی تھی وہ مسکرایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی

گردن کے گرد گھماتا بولا اور اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب تر کیے اسکی آنکھوں میں دیکھا مشاکے گال محض اتنے میں ہی دہک کر لال ہوئے تھے پلکوں نے رخساروں پر بے حد خوبصورت طریقے سے رقص کیا تھا وہ مہبوت سا ہو کر اسکی پلکوں کو اپنے تشنہ لبوں سے متعبر کر گیا مشانے لمبی سانس خارج کی جبکہ عالیان نے بے خودی کے عالم میں۔ اسے صوفی کی پشت سے لگایا اور خود اسپر جھکا مشاکا لرزنا وہ صاف محسوس کر رہا تھا۔

ع،، عالیان کیا کر رہے ہیں ک، کوئی اجائے گا پلیز زوہ روہانسی ہوتی بولی جب کہ دل دہک دہک کر تاپا گل ہونے کو تھا دل مٹھی میں ڈھرک رہا تھا گال شرم سے تپ کر لال ہو رہے تھے جبکہ سانس اتھل پتھل ہوتی اسکا ہلک خشک کر رہی تھی۔

وہ اسکی بات صاف نظر انداز کرتا اسکے چہرے کی جانب جھکا اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی مشانے اپنی آنکھیں سختی سے میچیں تھیں جبکہ وہ اپنی پیاری اور معصومانہ حرکتوں سے اسے پاگل کر بیٹھی تھی تو وہ کیسے پیچھے ہٹتا عالیان کے لب رفتار فنا اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چوم رہے تھے جب کہ وہ اتھل پتھل سانس سے صرف اسکو محسوس کر سکتی تھی اگر بیٹھی نا ہوتی تو کب سے گر جاتی آج بھی مشاکے بس میں نہیں تھا عالیان قریشی جیسے طوفان کو جھیلنا اسکے لمس سے جیسے ہی گال دہکے تھے وہاں ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ابھر آئیں عالیان کے لب جیسے ہی اسکی گردن پر گستاخیاں سرانجام دینا شروع ہوئیں مشاکو دل بند ہوتا محسوس ہوا جیسی فوراً ہمت کر کے اٹھی اور اسکا حصار توڑتی آگے بڑھنے لگی جب عالیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور

اسکے پیٹ کے گرد ایک ہاتھ گھمایا اور ایک ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹا اور اسکی کان کے قریب جھکا تمہارا دور جانا مجھے تمہارے قریب آنے کا جنون دلاتا ہے تمہاری یہ شرم مجھے تمہیں مزید شرم آنے پر مجبور کرتی جان من وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسکی کان کی لو کو دانتوں میں۔ دبا گیا اس سے پہلے وہ سسکتی وہ جھٹکے سے اسکارخ موڑتا اسکی سانسوں پر قابض ہو گیا جبکہ یہ لمس اور قربت ہمیشہ کی طرح جان لیوا تھی وہ اپنی منمنائی کرتا پیچھے ہٹا تو وہ گہرے گہرے سانس بھرتی اسکے بازوؤں میں۔ جھولی تھی جبکہ عالیان نے دانتوں پر دانت جما کر سختی سے آنکھیں میچیں جانتا تھا کہ وہ نہیں برداشت کر پاتی اسکی شدت اسکی منمنائیاں جبھی اسے بازوؤں میں اٹھایا اور اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھا اور اسکے دلکش سراپے سے فوراً نظریں چڑاتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

علیشبہ اپنی دوست کے پارٹمنٹ میں ایک کمرے میں بیٹھی تھی ہاتھ میں فون پکڑے ویڈیو دیکھے جارہی جو راحیلہ نرس نے بھیجی تھی جو کہ کسی اور کی نہیں نمبرہ کی تھی ہاں نمبرہ کی آج ہاسپٹل میں نمبرہ کے پاس وہی نرس تھی جس نے علیشبہ کو پناہ دی تھی اسے بچایا تھا آج اس کے پاس یہی تھی دل تو کر رہا تھا اسے بھی اسی طرح جان سے مار دے مگر نہیں وہ انسانیت سے واقف تھی مگر یہ حالت بہت سکون دے تھے جبھی جب وہ نیم پاگل ہوتی چلائے جارہی تھی اسکی ویڈیو بنا کر اس نے علیشبہ کو بھیجی تھی جسے دیکھ کر علیشبہ کے ماتھے پر جہاں بل آئے وہی ایک بہت زبردست سے تقریب بھی زہن میں آئی تھی اب کیا کرنے والی تھی وہ وہی جانتی تھی مگر اس وقت احان کو بچانا تھا جو غلط الزام اور جھوٹا الزام اس پر تھا وہ ہٹانا تھا احان سے بدنامی کا داغ اتارنا تھا ہاں اس نے شاید

نہیں یقیناً اس سے محبت کی تھی بہت محبت کی تھی اتنی کے شاید احان قریشی نے ایہا قریشی سے کی ہو مگر ان کی جوڑی آسمان پر بنی تھی اور محبت عشق جہاں ع کے بعد غ آتا وہاں یہ تو عین ممکن ہوتا ہے کہ عشق کے بعد غم تو ہے ہی ہے ایک انسان کو محبت مل جانا ایک بہت بڑی نعمت ہے مگر ہم وہی انسان ہے جو چیز یا اپنا من پسند انسان مل جانے پر بے قدری پر اتر جاتے ہیں اور وہ قدر و قیمت نہیں رہتی یہ سچ ہے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے مگر۔ جانتے ہو محبت کیا ہے محبت تو قربانی کا نام ہے جس نے اپنی محبت کی قربانی دی اس سے پوچھو محبت کیا ہے؟؟؟ اپنی ہی محبت کو کسی اور کی جھولی میں ڈال دینا اسے کسی اور کو چاہتے دیکھنا پہلے پہل اسے لگتا تھا شاید۔ وہ صرف ایک اٹریکشن سی ہے جو احان نے پہلی بار اسکی بہت بری طرح حاصل کی ہے مگر نہیں جب سے قربانی دی جب اسے خود ایہا کو سونپا جب خود اس سے دور ہونے کا فیصلہ کیا اس کی نفرت قبول کی اسکی نفرت سکون دینے لگی تب پتہ چلا کہ وہ جو صرف لڑکوں کے ساتھ کھیلتی تھی یا ان کے دلوں کو پاؤں تلے دے دیتی تھی آج اسکا اپنا دل احان قریشی کے قدموں میں جا گرا مگر وہ ہے ہی کسی اور کا تو پتہ چلا آخر اسے محبت ہے لیکن وہ شاید ایہا جیسی ہی لڑکی ڈیزرو کرتا ہے کیونکہ قرآن خود کہتا ہے۔۔

"جیسا مرد ویسی ہی عورت" "جو مرد جیسا ہو گا اسے ویسے ہی عورت ملے گی اسکے ہم سفر کے طور پر" اور وہ شاید اسے ڈیزرو نہیں کرتی کیونکہ وہ،، "وہ" تو گندی تھی وہ تو کسی غیر محرم کے ساتھ یہ سوچھ آتے ہیں جہاں کئی اتا لے آتا اسکو آنکھوں سے گر کر گالوں کی زینت بنے وہی اس نے اپنے بال نوچے۔۔۔





نہیں،، ہرگز نہیں وہ تو میری شکل نہیں دیکھتا وہ اگر ایہا شاہ کے ساتھ خوش ہے تو کیوں میں کیوں سوچوں اسکے بارے میں کہتے ہیں جن کا۔ کوئی نہیں ہوتا انکا خدا ہوتا ہے میرے تو اپنے ہوتے ہوئے بھی اپنے نہیں ہیں کیونکہ انہیں تو پتہ نہیں ہے اور آج جو انکے ساتھ ہو رہا ہے وہ صرف میری وجہ سے اور کیا اس سب کے بعد وہ مجھے قبول کریں گے کیا میری ماں مجھے اپنے سینے میں بھینچ کر بولے گی کہ

"کہاں رہ گئی تھی تو میں نے اتنا انتظار کیا، کیا احان معاف کر پائے گا اسکے گھر والے"۔۔۔؟؟

چاہے جو بھی ہو آج میں اپنے آپ اور اپنے رب سے اور احان سے وعدہ ضرور کرتی ہوں چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اس گھر میں چلی بھی جاؤں میں احان کو کبھی نہیں دیکھوں۔ گی کبھی نہیں نام بھی نہیں لوں گی اپنی محبت کو کبھی نقصان نہیں۔ پہنچاؤں گی ناکسی اور سے شادی کروں گی صرف احان سے محبت کروں گی اور اس سے محبت کرتے کرتے مر جاؤں گی اپنی محبت میں خیانت نہیں کروں گی، قربانی دی ہے،، خیانت نہیں کروں گی اپنے حصے کی محبت کرتی رہوں گی اسکی خوشیوں کی دعا مانگوں گی اور اسے ہمیشہ خوش رہنے دوں گی بہت دور چلی جاؤں گی اور اسکے عشق میں فنا ہو جاؤں گی دنیا واقع مجھ پر عشق کرے میری محبت کی مثال دے ایسی مثال قائم کروں گی فنا ہو جاؤں گی میں فنا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی ماں کے پاس ہسپتال کے سرد سے کمرے میں بیٹھی تھیں دائمہ کو رہ کر اپنی ماں کی حالت دیکھ کر غصہ آئے جارہا تھا اب تو وہ کافی سٹیبل تھی مگر اچانک سے یونہی نیم پاگلوں والی حالت ہو جانا اسے بہت فکر تھی

اگر اگلی کورٹ کی ہیرنگ میں یہی حالت رہی اور ماں نے سچ بول دیا تو کیا ہو گا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا جبھی وہ غصے میں آکر وہاں سے اٹھی اور باہر بڑھی جب فامیہ نے اسے دیکھا۔۔

دائمہ کہاں جا رہی۔۔۔؟؟؟

اس، اس، اس علیشہبہ کا پتہ لگوانے کہ زندہ ہے یا مردہ آخر پتہ تو چلے معاجرہ کیا ہے جو ماما کو ہر جگہ سوتے جاگتے وہ نظر آتی ہے۔۔۔؟؟

دائمہ نے سامنے میز پر پڑیں تمام چیزیں ہاتھ مار کر زمین بوس کی فامیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ہوش میں آؤ اور کیسے پتہ کرو گی تم علیشہبہ کا عین ممکن ہے یہ ماں کا۔ وہم ہو وہ تو۔ مرچکی ہے۔۔۔ فامیہ نے نیچے سے چیزیں اٹھاتے میز پر رکھے کہا دائمہ نے اپنی کن پٹیاں سہلائی۔۔

یہی تو کنفرم کرنا ہے کہ وہ بچ مرچکی ہے یا زندہ ہماری پیٹھ پیچھے چھڑا گھونپ رہی ہے کچھ تو گڑ بڑ ہے اور یقین کرو فامیہ اگر یہ عورت زندہ ہوئی تو اپنے انہیں ہاتھوں سے اسکا گلہ دبا کر ایسے کتے کی موت ماروں گی کہ اسکی سات نسلیں یاد رکھیں گی اور پھر اس کی لاش ایک پلیزنٹ سرپرائز کے طور پر اسکی ڈی این اے رپورٹ کے ساتھ مین قریشیوں کے گھر بھیجوں گی کہ وہ اپنی جگہ سے کانپ کر ہل جائیں گے۔۔





اے، ائی ایم۔ سوری اٹھو کھڑی ہو میری جان۔۔۔!! دائمہ نے اسے سہارا دینا چاہا مگر نادار وہ اسے جھٹک گئی۔۔

دیکھو فامیہ یونہی مت کرو تمہیں پتہ غصے میں میرا دماغ گھومتا اور تمہاری باتیں مجھے اور طیش دلا گئیں۔۔۔ وہ اسے دوبارہ ہاتھ آگے بڑھا کر سہارا دیتی بولی مگر وہ دور ہو گئی۔۔

بھاڑ میں گیا تمہارا غصہ طیش سب ماما میں بتا رہی ہوں یہ اپنے مقصد کے لیے ہماری جان بھی لے لے گی اسے کچھ۔ نہیں ہو گا وہ جسے اپنے اس حد تک پہنچایا نہیں احساس کرے گی اسکی بات سن کر دائمہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

میں کہہ رہی نا غلطی ہوگی معاف کر دو آئیندہ نہیں ہو گا سوری میری جان ائم سوری۔۔۔

دور ہٹو وہ اسے جھٹکتی ماں کے پاس آئی نمرہ نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

آپکی طبیعت کیسی ہے ماما آپ پلینرز کوئی بات کوئی بھی کسی بھی قسم کا وہم اپنے اوپر حاوی مت کیا کریں۔۔

ماما میری جان میں آپکے وہم کو آپ سے دور کر دوں گی آپکی دائمی ہے نا میں آج ہی پتہ لگواتی ہوں دائمہ نے ماں کا۔ چہرہ ہاتھوں میں لیا۔۔۔

ہاں وہی دائمہ جو اپنی بہن کو۔ جان سے مار رہی تھی ہاں نمرہ چلائی تو دائمہ نے آنکھیں میچیں۔

نہیں میری جان نہیں تم دونوں میں جان بستی ہے میری میں کیسے ممانسکی باتیں بہت عجیب پتہ نہیں کس کی زبان بول رہی تھی یہ۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے دائمہ تم لوگ ایسے لڑوگے تو پھر دشمنوں سے خاک لڑوگے مضبوط بنو اور مل کر کام کرو ورنہ بکھر گئے تو کچھ نہیں۔ ہو گا سمجھے۔۔۔

سس، سسوری میری جان سوری ناں فامی آئی لو یو اس نے دونوں کو گلے لگایا جبکہ آنکھوں میں خون اترتا تھا کہ وہ۔ اب اور برداشت نہیں کر سکتی جلد کچھ ناکچھ کرنا ہو گا۔۔۔

شاہ صاحب وہ سب باتیں سن کر گھر کی راہ لے کر گھر آئے رہ رہ کر ڈاکٹر دورانی اور ڈاکٹر اٹھور کے الفاظ انکے کانوں میں گونج رہے تھے انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ قریشی ہاؤس جا کر ابھی سب دھرم بھرم کر دیں وہ فوراً گاڑی سے اترے اور ہاتھ ہلا کر کلائی پر بندھی واچ کو درست کیا جبکہ چشمہ اتار کر پاکٹ میں رکھ کر کوٹ

درست کرتے وہ آگے بڑھے اور ماتھے پر بل لیے گھر کی چوکھٹ پار کی ایک طائرانہ نگاہ نے سارے گھر کا جائزہ لیا جہاں کوئی بھی نہیں تھا ہاتھ پیچھے باندھے اور آکر لاؤنچ میں کھڑے ہوئے اور نگاہ کا مرکز اوپر دو کمرے بنے جو اس وقت بند تھے شاہ صاحب نے لمبی سانس کھینچ کر اپنے آپ کو ریلیکس کیا اور تھوڑا اونچا مخاطب ہوئے۔۔

سارہ۔۔۔۔۔!!!!

سارہ۔۔۔۔۔!!!!!! وہ اونچا چلائے سارہ بیگم کمرے میں بیٹھی اپنی جگہ سے اچھلیں۔۔

اللہ اللہ خیر یا اللہ کیا ہو گیا اب ہم سے کیا ہو گیا وہ فوراً بیڈ سے اٹھ کر اپنے چپل پہنے بغیر باہر بھاگی آئیں شاہ صاحب نے انہیں گھور ڈارہ بیگم کے قدم کمرے کی دہلیز پر ہی رکے تھے شاہ صاحب نے مڑ کر انہیں گھورا۔۔

سارہ بیگم یہاں آئیے شاہ صاحب دانت پیس کر بولے سارہ بیگم ڈرتی آگے آئیں اور آکر انکے سامنے کھڑے ہوئی۔۔

کک،، کیا ہوا شاہ صاحب سب خیریت تو ہے۔۔۔؟؟؟ یونہی اچانک غصے میں کیوں آگئے ہیں پہلے تو پلیز زریکس رہیں غصہ مت ہوں۔۔۔

چپ ہو جائیے۔۔۔۔۔!!! وہ یک دم۔ دھاڑے سارہ بیگم جگہ سے اچھلیں اور زبان کو تالا لگا تھا۔۔۔

ششش،، شمانکہ پانی لاؤ سارہ بیگم نے ڈر کر ملازمہ سے کہا تو وہ فوراً پانی کے آئی شاہ صاحب گلاس تھام کر زور سے ٹیبل پر رکھا اور سارہ بیگم کو گھورا۔۔۔

ایہا کدھر ہے وہ دانتوں پر دانت جمائے بے حد غصے سے بولے سارہ بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

کک،، کیوں شاہ صاحب خیریت ایہا سے کچھ ہوا کوئی غلطی ہو گئی ہے اس سے سارہ بیگم نے ڈر کر پوچھا شاہ صاحب نے انہیں دیکھا۔۔۔

میں جو پوچھ رہا جواب دیں ایہا کہاں ہے۔۔۔؟؟ ایہا وہ یک دم اتنا تیز دھاڑے کے باہر سے آتے ایہا اور سعیر دروازے کی دہلیز پر اچھلے تھے ایہا نے اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھا اور حیرت سے ڈیڈی کو دیکھا جبکہ سعیر نے اس اپنے حصار میں لیا۔۔۔

انہیں کیا ہو گیا کیوں چلا رہے ہیں اب سعیر نے اسے خود سے لگایا خود سے ہی استفسار کیا جب ایہا نے اسے دیکھا

--



بھائی۔۔۔!!! ڈیڈی غصے میں۔۔۔!!! وہ کانپتی کچھ بول ناپائی جب سعیر اسکے ساتھ لٹے پیر واپس بھاگا اور پیچھلی سائیڈ سے گھر میں آئے، پیچھلی سائیڈ کی سیڑھیوں میں اسے گود میں اٹھائے وہ دو دو سڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر پہنچا اور ایہا کو وہی سے نیچے جانے کا اشارہ کیا۔۔

جاؤ ایہا اور کہنا آنکھ لگ گئی تھی یہ مت کہنا بھائی کے ساتھ خالہ کے گھر گئے تھے جانے کیوں پر سعیر نے چھپانے میں ہی بہتری جانی اور بھائی کا پوچھیں تو، تو کہہ دینا ہسپتال گئے ہیں پٹی کروانے اوکے۔۔

ا، اوکے بھائی وہ فور اپنا حجاب کھولتی گلے میں ڈوپٹہ ڈالتی بالوں کو بکھرا کر نیچے کی جانب بڑھی اور فور اپنے شاہ صاحب کے سامنے آئی۔۔

کہاں تھی تم۔۔۔؟؟ ایہا کے آتے ہی شاہ صاحب نے پہلا سوال یہ کیا تو وہ گھگھیا گئی۔۔

ڈڈ، ڈیڈی وہ میں، آنکھ لگ گئی تھی میری میں سو رہی تھی وہ نظریں چرا کر بولی تو شاہ صاحب نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔۔

ہممم۔۔۔!!! بہتر یہ بتاؤ احان کہاں ہوتا بات ہوتی تمھاری اس سے یہ بولنے کی دیر تھی کہ اوپر کھڑا سعیر اپنی جگہ سے اچھلا اور فوراً یلنگ سے جھک کر نیچے دیکھا۔۔۔

ڈیڈی گھر ہی ہوتے ہونگے مجھے نہیں معلوم میرے سے بات نہیں ہوتی وہ نگاہیں جھکائے بولی شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

ایہا سچ بولے جو پوچھا جا رہا ہے بیٹا شاہ صاحب تھوڑا سختی سے مگر آرام سے بولے تو ایہا نے ڈیڈی کو دیکھا۔۔۔

ڈیڈی میں سچ کہہ رہی ہوں پکا والا وعدہ مجھے نہیں معلوم میری بہت کم بات ہوتی ہے ان سے۔۔۔

اور وجہ کیا فون نہیں کرتا یا اٹھاتا نہیں ہے۔۔۔؟؟؟ شاہ صاحب صوفے پر براجمان ہوئے سعیر نے اوپر کھڑے لب کاٹا اور فوراً وہاں سے نیچے آیا جب شاہ صاحب نے اسے گھورا۔۔۔

آئیے بر خوردار آئیے تشریف لائیے آپ کا ہی انتظار تھا شاہ صاحب گھوری سے نوازتے سعیر کو دیکھا وہ ایہا کے پہلو میں کھڑا ہوا۔۔۔

جی ڈیٹی خیریت آپ نے یاد کیا وہ شرارتی انداز میں خود کو کمپوز کرتا بولا شاہ صاحب نے اسے مزید گھورا وہ سرس ہو۔۔

کک،، کیا ہو گیا میں نے کیا کر دیا اب وہ کندھے اچکا کر دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کو اشارہ کرتا بولا سارہ بیگم نے کندھے اچکائے۔۔

کیا ہوا ہے شاہ صاحب بتائیں گے آپ کیوں بچوں کی عدالت لگائے بیٹھے ہیں آپ۔۔۔؟؟ سارہ بیگم اب کی بار سامنے آئیں تو شاہ صاحب نے انہیں گھورا۔۔

آپ چپ رہیں۔۔۔!! مجھے ان سے بات کرنے دیں مہربانی کریں مجھ پر خاموش کھڑی رہیں۔۔۔ شاہ صاحب نے یہ بول کر۔ سعیر کی جانب دیکھا اور ایک نظر اوپر ایان کے بند کمرے کو۔۔ ایان کدھر ہے سعیر۔۔۔؟؟؟

ب،، بھائی تو باہر گئے ہیں ڈیٹی میں نے ہی بھیجا ہے وہ گھر بیٹھ کر مر جھاگئے تھے اس لیے آجائیں گے۔۔

کب تک ٹائم دیکھو۔۔۔؟؟؟ شاہ صاحب نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے اسے بتایا سعیر نے حلق تر کیا اور اپنا سر کھجایا۔۔۔

بس آج یہ گھڑی صبح کے 4 تو بجائے گی جب وہ ٹپکیں گے یا پھر صبح کے گیارہ وہ منہ میں بڑبڑایا شاہ صاحب نے ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا۔۔۔

کیا بڑبڑائے جا رہے ہو سعیر اونچا بولتے زبان کو تکلیف ہو رہی۔۔۔

ہیں نہیں تو ڈیڈی آنے والے ہونگے آدھا گھنٹا تو ہوا ابھی وہ صفائی سے جھوٹ بول گیا سارہ بیگم جگہ سے اچھلیں خود دیکھا تھا ان نے تینوں کو باہر جاتے سعیر نے ماں کو دیکھ کر لب دبا کر آنکھ ونک کی تو وہ مزید گھور کر رہ گئیں جبکہ اس ڈھیٹ آدمی نے انہیں فلائنگ کس دی۔۔۔

خیر میں جو۔ پوچھنا چاہتا ہوں مجھے اسکا سچ اور ایک دم سہی جو اب چاہیے جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے سمجھے تم دونوں وہ انگلی اٹھا کر دونوں بہن بھائی کو وارن کرتے بولے ایہا نے نا سمجھی سے بھائی کو دیکھا جبکہ سعیر نے ایہا کو

--

سعیر احان کا کچھ اتا پتہ ہے کچھ پتہ ہے تمہارے سسرال اور تمہاری بہن کے سسرال قریشی ہاؤس میں کیا ہو رہا ہے ہماری پیٹھ پیچھے کیا کر رہے ہیں۔۔

کیا مطلب ہے ڈیڈی ادھر کیا ہونا ہے اور احان ظاہری سے بات ہے گھر میں ہوتا ہے اس نے کہاں جانا ڈیڈی وہ نگاہیں چراتا بولا شاہ صاحب نے غور سے اسے دیکھا۔۔

دیکھو سعیر تمہیں تمہاری بہن کی قسم سچ بتاؤ مجھے پتہ تمہیں سب سچ پتہ ہو گا اس لیے اپنی بہن کے ایک بہتر مستقبل کے لیے بولو احان کہاں ہوتا ہے۔۔۔؟؟؟

ڈیڈی جان وہ چلتا انکے قریب آیا اور صوفے سے نیچے فرش پر بیٹھا اور اپنے دونوں ہاتھ انکے گھنٹوں پر رکھے شاہ صاحب بہت غور سے اسے دیکھ رہے تھے جواب تھوڑا کنفیوز تھا۔۔

دیکھیے ڈیڈی میں نے جب بھی دیکھا وہ گھر ہی ہوتا ہے سچ میں ابیہا کی قسم وہ گھر میں ہوتا ہے آپ بے شک دیکھ آئیں وہ لب کاٹا بولا شاہ صاحب نے اسے رکھ کر ایک لگائی وہ جگہ سے اچھلا۔۔

ڈیڈی کیا ہو گیا ہے یار میں جھوٹ نہیں بول رہا یار۔۔ وہ کھڑا ہوتا بولا مگر شاہ۔ صاحب ہتھے سے اکھڑے۔۔

بکواس نہیں میرے سامنے سعیر شاہ تم سب جانتے ہو اور پھر بھی بہن کی جھوٹی قسم کھاتے تمہیں شرم حیا نا آئی

---

ارے ڈیڈی یار جھوٹ نہیں ہے میں کیوں کھاؤں گا بہن کی جھوٹی قسم وہ گھر میں ہوتا ہے ابھی ہم وہاں مجھے  
،، مجھے عالیان نے بلایا تھا میں لے کر گیا تھا ایہا کو تو وہ وہاں تھا نا ایہا تھا نا۔۔

جی ڈیڈی تھے وہ وہاں پر۔۔۔!! ایہا منہ میں منمانی تو شاہ صاحب نے زور دار مکا ٹیبل پر مارا ایہا اور سعیر جگہ  
سے اچھلی سارہ بیگم فوراً آگے آئیں۔۔۔

کیا ہو گیا آپکو کیوں غصہ ہو رہے ہیں شاہ صاحب کچھ تو بتائیں اچانک احان کا کیوں پوچھنے لگے ہیں آپ،،، اپ  
ہمیں بھی تو کچھ بتائیں۔۔

سننا ہے تو سنو،، سنو پھر سارہ بیگم کہ ہماری بیٹی کا شوہر اور ہمارا داماد کسی لڑکی کو استعمال کر کے اسکو بے دردی  
سے قتل کرنے کے الزام میں پولیس تھانے کے چکر کاٹ رہا ہے مجھے باہر ڈاکٹر دورانی اور ڈاکٹر اٹھور نے بتایا  
ہے۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟ ایہا کی آواز کھائی سے آئی تھی یہ بات تو ختم ہو چکی تھی یعنی پھر سے کاٹا کھل گیا۔۔

ہاں ایہا شاہ ہاں،،، تمہارے شوہر نے لڑکی کو۔ استعمال کر کے مار دیا۔۔

یہ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ ڈیڈی میں جانتا ہوں احان کو وہ ایسا کیوں کرے گا ڈیڈی اس پر جسٹ الزام ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا میں نہیں مانتا سعیر نے رخ مڑا شاہ صاحب نے اسے مزید گھورا۔۔

بکو اس نہیں کرو سعیر شاہ اپنے کانوں سے سن کر آ رہا ہوں دیکھا ہے احان کے خلاف ثبوت ہے وہ یہ ہے کہ آواری ہوٹل میں وہ اس سے بند کمرے میں مل کر رہا ہے۔۔

ڈیڈی۔۔۔!!! ایہا اچانک تڑپ کر چلائی تو شاہ صاحب نے اسے دیکھا۔۔

کیا ہو گیا ڈیڈی آپکو،، میرے ہی سامنے میرے ہی شوہر پر ایسا گھٹیا الزام لگاتے آپکو کچھ ہو نہیں رہا ج میں پوچھتی ہوں آپکو شرم نہیں رہی۔۔

ایہا۔۔۔!!! شاہ صاحب حیرت سے بولے وہی سارہ بیگم جگہ سے کھڑی ہوئیں۔۔

ایہا یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم اپنے بابا سے پاگل ہو۔۔۔۔

بات،، بات کرنے والی رہ کہاں گئی ہے مسز شاہ،، آپکے شوہر میرے شوہر پر اس طرح کا گھٹیا الزام لگائیں گے تو میں بتا رہی ہوں برداشت نہیں کروں گی اور بغیر رخصتی کے احان کے پاس چلی جاؤں گی وجہ یہ کہ مجھے اپنے احان پر انکی محبت پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ ہے ڈیڈی سمجھے آپ کچھ بھی کہنے سے پہلے سو بار سوچھ لیے گا۔

ایہا۔۔۔۔! سیر نے آگے بھر کر اسے فوراً اتھاما اور خود سے لگایا، ایہا ہار یلکیس ڈیڈی ہے نا ایسے نہیں کہتے

---

کیوں،،، آخر کیوں نہیں بھائی کیوں ریلکیس میں ہی کیوں یہ کسی کی بھی باتیں سن کر کچھ بھی بولیں گے میں برداشت نہیں کروں گی ڈیڈی اور آپ سب کو بتا دوں مجھے احان پر بھروسہ ہے آنکھیں بند کر کے جتنی محبت ان نے مجھ سے کی ہے شاید کی میں کر پاؤں،، شدت کی محبت پر میں شک کروں تو تف ہے مجھ جیسی بیوی پر جب تک میں اپنے کانوں سے اپنے احان کے منہ سے نہیں سنو گی کہ ان نے ایسا کچھ کیا تب تک یہ ایہا قریشی کسی کی بولی بات پر یقین نہیں کرے گی سمجھے آپ سب وہ انگلی اٹھا کر سب کو وارن کرتی بولی سارہ بیگم شاہ صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔





احان،، میری محبت،، میرے شوہر کو اس طرح کے الفاظوں کی زد میں لائیں پلیزز ڈیڈی وہ انکے قدموں میں سر رکھ گئی شاہ صاحب کا دل ڈوبا اور اسے دیکھے گئے فوراً دو قدم دور ہوئے۔۔۔

کھڑی ہو یہ کیا کر رہی ہو تم ایہا کھڑی ہو،، شاہ صاحب نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا وہ لڑکھڑا گئی جب سعیر نے اسے تھاما۔۔۔

ڈیڈی پلیزز بسسس کریں وہ نہیں برداشت کر پائے گی پلیزز ایہا کمرے میں جاؤ شاباش۔۔۔

ڈیڈی ایک بات یاد رکھیے گا دنیا کچھ بھی کہے چاہے دنیا کی نظر میں وہ مجرم کیوں نا ثابت ہو جائیں مگر میرے نظر میں وہ یہاں وہ اپنے ہاتھ بلند کرتی بولی یہاں انکا مقام رہے گا جب تک میں انکے منہ سے نہیں سنوگی اور اگر کوئی انہیں کچھ کہے گا ہزار ایسے دو ٹکے کے ڈاکٹریا کوئی بھی ہر ایک کی زبان گتھی سے کھینچ کر میں کتے بلیوں کو ڈال دوں گی برداشت نہیں کروں گی کیونکہ وہ محبت ہے میری عشق ہے اور میں اپنے بھائیوں کی ہی بہن ہوں،، ہاں میں ایہا شاہ ہوں،، سعیر شاہ اور ایان شاہ کی بہن،، احان قریشی کی اکلوتی محبت اور اسکا عشق اسکی بیوی اور وہ میرے شوہر بات ختم کوئی کہیں نہیں جائے گا وہ کہہ کر اوپر بڑھ گئی۔۔۔

تو ہی ہے،، تو ہی تو ہے۔۔۔

میرا جنون۔۔۔۔

تو ہی ہے تو ہی تو ہے۔۔۔

دل کا سکون۔۔۔

تو ہے جس کے بنا۔۔۔

میں جی ناسکوں۔۔۔

اس کے جاتے ہی شاہ صاحب نے زور سے ٹیبیل کو ٹھوکر ماری سعیر نے انہیں دیکھا۔۔

ڈیڈی یقین کریں یہ صرف ایک ریو مر ہے اور کچھ۔ نہیں آپ خود سوچیں احدا نکل کی پرورش یونہی ہو سکتی ہے کہ انکا بیٹا کسی لڑکی کو کیا ڈیڈی وہ ایسا نہیں ہے بچپن گزارا ہے ایک ساتھ کیسے۔۔۔

یہ تو اب قریشی ہاؤس چل کر ہی پتہ چلے گا چلو سعیر میرے ساتھ شاہ صاحب آگے بڑھے سعیر کی سانس اٹکی

۔۔۔

او نو اوحان تو سچ بول دے گاشٹ۔۔۔۔۔!!! ڈیڈی۔۔۔!!! ڈیڈی رکیں یار وہ شاہ صاحب کے پیچھے بھاگا اور

انکو تھاما۔۔

ڈیڈی کیوں،، میں بتا رہا ہوں۔۔۔

سعیر بکو اس نہیں مجھے جانا ہے تو جانا ہے اور دیکھ لینا تمہارے اس میں تھوڑا ہاتھ بھی ہوا کہ تم اس بارے میں جانتے ہو تو ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکلو اوں گا سمجھے شاہ صاحب نے اسے گھورا سعیر نے دانت کچکچائے اور فوراً شاہ صاحب کے پیچھے گیا مگر اس سے پہلے بھائی کو مسیج کرنا بھولا۔۔۔

"ڈیڈی کو پتہ لگ گیا احان کے معاملے کے بارے میں اب جا رہے قریشی ہاؤس جس کا ڈر تھا وہی ہو اب کیا قہر ڈھائیں گے نہیں معلوم"۔۔۔

ایان جو اپنی غصے و حسرت اور غم میں وہی فارم ہاؤس کے لاؤنج میں صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے ایک بازو اپنے آنکھوں پر رکھے بیٹھا تھا مسیج ٹون پر آنکھ کھولیں اور ہاتھ ہٹا کر دیکھا سکرین پر سعیر کا مسیج پر کروہ جگہ سے اچھلا۔۔۔

اوو تیری۔۔۔!!! گئی بھینس پانی میں ایان نے مسیج کیا تو سعیر نے آگے سے دانت نکالے۔۔۔

"سعیر نے میسج ٹائپ کر کے لب دبا یا۔۔" نوپ۔۔!!! گئی ابہا پانی میں

"شٹ اپ شرم کرو۔۔!!! کچھ کرو یہ ٹھیک نہیں ہے سعیر"۔۔

"کچھ نہیں ہو سکتا بھائی جان اب ڈیڈی کو سب پتہ چل گیا ہے پتہ نہیں کونسے ڈاکٹر نے آگ لگائی لیکن تیلی پرفیکٹ لگائی تھی اب بس ٹوسٹ کا انتظار کریں ویٹ فار ٹھریلڈ"۔۔

اللہ خیر مجھے انفارم کرتے رہنا۔۔!!!

شیور بھائی۔۔

وہ لوگ کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد قریشی ہاؤس پہنچے تو شاہ صاحب نے آؤدیکھانا تاؤ اور فور اندر کی جانب بڑھے ملازمہ نے آکر دروازہ کھولا تو وہ بے حد غصے میں اندر آئے تو سامنے بیٹھے احد صاحب فور اسے کھڑے ہوئے۔۔

شاہ۔۔۔!!! وہ مسکراتے انکے پاس آئے مگر شاہ صاحب نے ہاتھ کھڑا کر کے انہیں پاس آنے سے رکا ان نے حیرت سے شاہ صاحب کو دیکھا۔۔

کیا ہو گیا ہے شاہ صاحب آپ اس وقت یہاں اور غصے میں کیوں آمنہ نے انہیں دیکھ کر استفسار کیا۔۔

تم لوگوں کو کیا لگا تھا ہو نہی ہمارے ساتھ گیم کھیلتے رہو گے اور ہمیں پتہ نہیں لگے ہمیں تمہارے بیٹے کے کرتوت پتہ نہیں لگیں گے۔۔

کیا مطلب ہے یہ کیا بکواس ہے شاہ کیا بولے جارہے ہو کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟ احد صاحب نے اب کی بار انہیں گھورا تو وہ طنز یہ ہنسنے۔۔

سچ۔۔۔ اتنے بھولے کیسے ہو سکتے ہیں اتنا گندا گیم۔۔

شاہ صاحب آمنہ بیگم انہیں دیکھتی دھاڑیں،، فضول بات برداشت نہیں کروں گی میں جو بات ہے صاف صاف بولیں ورنہ آپ جاسکتے ہیں اگر آپ زلیل کرنے آئے ہیں۔۔۔



کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے میرا کوئی بھی نہیں غلطی ہوگی مجھ سے کہ میں اس سے ملنے گیا اس نے خود بلایا تھا کچھ نہیں کیا میں نے۔۔

تم کیوں صفائیاں دے رہے ہو احان انہیں یقین نہیں ہے کسی دوستی میں سب سے پہلا رشتہ یقین کا ہوتا ہے بلکہ ہر۔ رشتے میں لعنت ہے پھر ایسی دوستی پر جو اپنے دوست کی پرورش پر اسکے گھر میں کھڑا سوال اٹھا رہا ہے۔۔

مجھے کوئی صفائی چاہیے بھی نہیں یہ سب بہت ہو گیا پہلے بھی پورا دن تمہارا ابیٹا تھانے گزار کر آیا ہے اور اب اور نہیں بلکل نہیں ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری واہہ کیا کہنے چھپایا بھی تم لوگوں نے ہم سے چور کی داڑھی میں تنکا۔۔

بکو اس بند کرو شاہ اپنی میں کچھ نہیں سنوں گا۔۔

ہاں تو پھر ابھی اور اسی وقت ایہا کو طلاق دو احان قریشی آج ابھی اسی وقت۔۔۔!!!  
قریشی ہاؤس میں کھڑے شاہ صاحب شدید اونچا دھاڑے تھے کہ پورا قریشی پیلس ہلا تھا۔۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شاہ۔۔۔!!!



ایسا کیسے ہو سکتا ہے،،، تمھی۔ یقین نہیں ہے کیا میرے بیٹے پر مجھ پر احد صاحب بھی گویا غصے میں اسکے سامنے آئے۔۔۔

اووو کمون۔۔!!!

تمہارا بیٹا دوبار جیل سے ہو کر آچکا ہے،، اس بار تو حد ہی ہو گئی ہے،، مسٹر احد قریشی کہ احان صاحب نے اپنی حاضری کوٹ میں لگوانی ہے ہم ایسے خاندان سے رشتہ نہیں جوڑ سکتے جس پر اس طرح کی بھتان اور تہمتیں ہوں،، اور تو اور اس لڑکی سے ملنے کے لیے خود تمہارا بیٹا گیا تھا اس نے منہ سے بولا ہے کل کو میری بیٹی اس سب کا حصہ بنتی ہے یا اس پر کوئی۔ بات آتی ہے میں برداشت نہیں کروں گا،، اس لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس وقت اس رشتے سے میری بیٹی کو طلاق دے۔۔

انکل آپ کیا کہہ رہے ہیں میں ابیہا کو نہیں چھوڑ سکتا،،، میں مر جاؤں گا مگر آپ کی بیٹی کو طلاق نہیں دوں گا ہرگز نہیں آپ سے جو ہوتا ہے آپ کر لیں۔۔۔

چٹاخ۔۔!!!

ایک زوردار تھپڑ احان قریشی کے منہ کی زینت بنا تھا۔۔۔ بکو اس بند کرو اپنی احان قریشی۔۔۔

شاہ صاحب۔۔!!!

آمنہ پیگم تڑپ کر دھاڑی تھیں۔۔!!!

جبکہ شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں چپ رہنے کا کہا۔ تھا۔۔

نہیں رہوں گی میں چپ ہر گز نہیں ارے آپ نے تو دوستی کا بھرم بھی نارکھا، ناہی انسانیت کا 40 سال شاہ صاحب 40 سال یہ بونڈیہ دوستی اپنے سارا بھرم توڑ دیا ہے۔۔۔

آپ کیا کہتے ہیں احان خود آپکی بیٹی کو چھوڑے گا بہت برداشت کر لی تذلیل مگر یاد رکھنا مسٹر شاہ کہ تمہیں اگر زندگی پر کسی موڑ پر لگانا کہ میرا بیٹا بے گناہ ہے تو معافی مانگنے نا آنا کیونکہ ہم معاف نہیں کریں گے تمہیں۔۔۔

ماما۔۔۔!!!

احان تڑپا۔۔۔!!!

ہر گز نہیں یہ کرنے سے پہلے میں مرنا اپنی موت کو گلے لگانا بہتر سمجھو گا مگر اپنی ایہا کو نہیں چھوڑوں گا۔۔

میاں،، جب ہوٹل میں لڑکی سے ملنے گئے تھے تب سوچنا تھا پتہ تم پر کیسے کیسے الزام۔۔۔

بسسس۔۔!!!!!! اس سے پہلے وہ کچھ اور اول فول بولتے آمنہ بیگم دھاڑیں۔۔

بس۔۔!!!! اور کچھ نہیں میں اپنے بیٹے پر کوئی بات برداشت نہیں کروں گی، میری اولاد کیا ہے کیا نہیں یہ

میں جانتی ہوں آپ کو اپنی بیٹی الگ کرنی ہے نا ااا تو ٹھیک ہے مسٹر شاہ۔۔۔!!!!

آپ کل ہی خلعہ کے پیپر زبناوائیں مین سائن کرواؤں گی اپنے بیٹے سے۔۔

مما یہ کیا کہ رہی ہیں آپ۔۔؟؟؟ وہ تڑپ ہی تو گیا میں نہیں کر سکتا ایسا بلکل نہیں

شٹ اپ احان قریشی،، تمہیں اب بھی ایہا کی پرواہ ہے اور جو تمہاری پرورش اور تم پر الزام لگ رہا ہے وہ آمنہ قرب سے بولی تھیں شاہ صاحب نے برداشت کرتے پہلو بدلہ تھا آخر اتنے سالوں کی دوستی کا سوال تھا۔

اگر ایسا ہی ہے تو اپنے بیٹے سے کہہ دو شاہ۔۔!! کہ میری بیٹی زرش احد قریشی کو طلاق دے پہلے پھر میرا احان بھی تمہاری بیٹی اا ایہا کو طلاق دے دے گا۔

احد صاحب نے کوئی لگی لپٹی نارکھی صاف صاف بولے۔۔ شاہ صاحب نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا۔

ا،، انکل سعیر کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچی تھی۔۔

بس۔۔۔۔!!! جیسے کو تیسرا تمہارا بیٹا،، میری بیٹی کو طلاق دے دے گا تو ٹھیک ورنہ ابہا بھی ایسے ہی رہے گی وہ جو اس سے ناراض ہو کر گھر آئی تھی احد صاحب نے اسے خود کی طرف کھینچا جبکہ وہ دم خود سی وہاں کھڑی سب سن رہی تھی تمام۔ شور سنتے سب کے سب نیچے جمع ہوئے تھے وہ کٹی ڈال کہ طرح باہ کے سینے سے الگی بڑی مشکل سے خود کو سنبھالے سر بڑی طرح چکڑایا تھا

مگر بہت جلد آگے بڑھ کر اس پاگل سر پھرے انسان سعیر شاہ جس کا میٹر پوری طرح گھوما تھا اسے بازو سے دبوچ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔

ایک بات آپ سب سن لیں،، یہ سب آپ لوگوں کا مسئلہ میں اپنی زر کو نہیں چھوڑوں گا کیوں ڈیر ڈار لنگ وہ دانت پیس کر اسے گھورتا اپنے قریب کرتا بولا یہ۔ وٹے سٹے والی سکیم کہیں اور چلائیے گا یہاں نہیں چلنے والی

---

تیج،، چھورین مجھے سعیر۔۔۔۔

درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔

بہت ہو گیا زرش سعیر شاہ یہ روٹھنے منانے کا کھیل اب نہیں منہ بند رکھو اور چلو یہاں سے وہ دھاڑا۔۔

چھوڑو میری بیٹی کو۔۔!!

احد صاحب دھاڑے۔۔۔!!!

اگر کوئی بھی میرے اور اسکے قریب آیا،، میں جان لے لوں گا پہلے اسکی اور پھر اپنی وہ جھٹکے سے اپنی گن نکالتا جو ہر وقت اسکے پاس ہوتی تھی زرش کے سر پر رکھتا بولا۔۔

پاگل ہو گئے ہو سعیر شاہ۔۔۔!!! نیچے کرو اسے۔۔۔!!!

عالیان اور شاہ صاحب اونچا دھاڑے تھے۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔۔۔!!! کوئی قریب مت آنا۔۔

وہ دھمکی دیتا اس پر اور خود پر گن تانے اسے گھسیٹتا باہر لے گیا وہ چلاتی رہ گئی۔۔

بابا۔۔!!!

مما۔۔!!!

چھوڑو مجھے سعیر شاہ۔۔۔۔۔!!!!!!

مگر سعیر گنگا بہر بنے گا کر سے گاڑی میں ٹپخ چکا تھا اور خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگائی

۔۔۔  
اپکو سمجھ نہیں آرہی سعیر شاہ آئی ایس لیومی چھوڑیں مجھے مجھے۔ نہیں جانا اپنے ساتھ۔۔۔۔

اور تمہیں کب سمجھ آئے گی زرش سعیر شاہ کے میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا نا آج ناکل نا بے کبھی مجھے سانس نہیں آرہی کیا اب قبرستان پہنچانا چاہتی ہو۔۔

دماغ خراب ہو گیا آپکا پاگل ہیں آپ،، اور آپکے ساتھ رہ کر آپ مجھے بھی پاگل کر دیں گے چھوڑیں مجھے ورنہ میں چلتی گاڑی سے پھلانگ جاؤں گی۔۔

بکو اس مت کرنا میرے سامنے زور ورنہ مجھ سے برا بھی کوئی نہیں ہو گا اور بہت شوق ہے مرنے کا تو کہو اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں کہا تھا نا دور جاؤ گی تو تمہاری سانسیں چھیننے کا مجرم مجھے ہی پاؤ گی سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک بات وہ دھاڑا اور سہم کے گاڑی کے دروازے سے لگی۔۔

ہہ،،ہاں تو انتظار کس بات کا ہے لومیری جان اور بن جاؤ مجرم انتظار کس کا کرتے ہو بولو وہ بھی کم نا تھی۔۔

لوں گا ضرور بناؤں گا تمہاری جان پر بناؤں گا بھی اور جان بھی نکالوں گا مگر اپنے انداز سے مسز سعیر اس لیے اس وقت منہ بند کر کے بیٹھیں آپ کے لیے اچھا ہو گا ورنہ آپ کے منہ پر لگام لگاتے مجھے بہت اچھا لگے گا سمجھیں وہ گھور کر تھر تھر اہٹ سے بولا وہ وہی چپ ہو گئی۔۔

ڈیس لائک مائی گرل وہ اسکا گال تھتپا گیا جبکہ وہ پھوٹ کر رودی۔۔

اے رونامت فوراً آنسو صاف فوراً۔۔۔!!! وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا زرنے فوراً ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کے پوروں سے یہ آنسو صاف کیے جسے سعیر نے ہاتھ کھینچ کر شہادت کی انگلی کے پور پر لگا قیمتی آنسو اپنے لبوں سے چھوا زرنے اسے دیکھا وہ لمس سے کپکپا گئی۔۔

ان آنسوؤں کو بے مول نہیں کرنے کا زرنے کا جان یہ بہت قیمتی ہیں اور آپ بہت بہا چکی ہیں اب انہیں سکون دیجیے وہ اسکی آنکھوں پر اپنی انگلیوں کے پور رب کرتا بولا تو ایک کرنٹ اور سکون کی لہر زرنے کے جسم میں دوڑی تھی زرنے کی پلکوں نے رقص کیا جسے محسوس کر کے سعیر مسکرایا اور شہادت کی انگلی سے سامنے دیکھتا اسکی پلکوں کو چھو کر انکی نرماہٹ محسوس کر گیا وہ چہرہ موڑ گئی جبکہ وہ لب دبا گیا۔۔

سعیر کے جاتے ہی شاہ صاحب نے ان سب کو گھورا جبکہ احد صاحب تولال آنکھوں سے انہیں ہی گھور رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ بھی اب کیا کہتے ہو اپنے بارے میں کیا خیال ہے شاہ صاحب نے سب وہ چھوڑا اور فوراً وہاں سے باہر بڑھے جب احد صاحب کی آواز پر پلٹنا پڑا۔۔

خلا کے سپر تیار کروا شاہ نہیں تو طلاق کے کاغذات میں بھی بناواؤں گا مگر سائن میرا بیٹا جی کرے گا جب تمہارا بیٹا سعیر میری بیٹی کو گھر چھوڑ کر جائے گا جیسے لے کر گیا ہے بلکل اسی طرح۔۔

تم بھی جانتے ہو مسٹر احد قریشی کہ تمہاری بیٹی کو طلاق نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بچہ پال رہی ہے میرے خاندان کا وارث میرا خون میرے بیٹے کا بچہ تو یہ تو ناممکن ہے اس وقت تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں علیحدہ نہیں کر سکتی۔۔

تو پھر میری ایک بات تم بھی کان کھول کر سن لو مسٹر شاہ 9 مہینے کے بعد بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اگر سعیر اسے طلاق دے دیتا ہے تو ٹھیک ورنہ احان قریشی بھی ایہا شاہ او پس سوری ایہا احان قریشی کو طلاق نہیں دے گا۔۔

اور یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔!!! شاہ صاحب گھور کر بولے تو احد طنزیہ مسکرائے۔۔



سچائی سامنے آنے پر اپنی بیٹی کا گھرا اپنے ہاتھ سے تباہی کرنے پر اڑھیاں رگڑتے رہ جاؤ گئے اور شاید تمھاری لاڈلی بیٹی بھی تمھیں اس سب کے لیے کبھی معاف نہ کر پائے گی اور گلٹ تمھاری زندگی ختم کر دے گا احد کے الفاظ شاہ صاحب کے کانوں میں جیسے سیسہ انڈیل گئے وہ گہری سانس خارج کرتے وہاں سے باہر نکلے تھے جب احان ہتھے سے اکھڑا۔

ہر گز نہیں ڈیڈ یہ غلط فہمی ہے آپ غلط کہتے ہیں میری وجہ سے آپ کی موت گھسیٹیں یہ وٹاسٹا چھوڑ دیں اور ہے اگر آپ کا لگتا کی۔ ایہا کو طلاق دوں گا یہ شاہ صاحب سمیت آپ سب کی غلط فہمی ہے جسے میں کبھی پورا نہیں ہونے دوں گا اب آپ دیکھیں گے اور شاہز بھی آخر قریشیز ہیں کیا بہت بنتا ہے نا وہ سعیر شاہ ہمارے سامنے ہماری بہن کو لے گیا اب میں بھی دیکھوں گا کیسے دلواتے ہیں اپنی بہن کو خلا خدا کی قسم ایسے اپنے عشق کا قیدی بناؤں گا کہ وہ۔ یہاں سے کبھی جانے کا بھی سوچھے گی تو سانس اکھڑنے لگے گی اور قدم جیسے ہی دہلیز پار کرنے لگے گی تو زنجیر بنے گا میرا عشق ایہا قریشی کے پاؤں کی اسے میرے پاس رہنے ہے میرا ہو کر صرف مکمل میری ہو کر اس کا دماغ صرف مجھ۔ تک رہ جائے سوچنے کی صلاحیت صرف مجھ تک رہے،، باقی سب خاک ہو اس کے لیے صرف احان اور اس کا احان ہو گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

اُمّ کمینگ ایہا احان قریشی جسٹ ویٹ فارمی وہ فور آگے بڑھا جب عالیان نے اسے رکا۔

کدھر جا رہا ہے پاگل آدمی۔۔۔!!! عالیاں اسکے پیچھے بھاگا۔۔

جا رہا اسے لینے اور عین ممکن ہے کہ گھر واپس آؤں نہیں تو فارم ہاؤس کو دلہن کی طرح تیار کرواؤ میری دلہن جو آرہی ہے پتہ چلنا چاہیے احان قریشی اپنے بیوی اپنے دل کی۔ ملکہ کو لے کر آرہا ہے شہر شہر گلی گلی چمکنی چاہیے نا۔۔۔

تم سب پاگل ہو گئے ہو جو کرنا۔ کرو۔۔۔!!! انکی ماں انہیں گھورتی بولی تو احان۔ نے ماں کو۔ دیکھا۔۔

ہاں،، سہی کہا یہ سالہ۔ عشق نا پاگل کر کے ہی چھوڑتا پتہ اس جیل جانے میں اتنی تڑپ اور وحشت نہیں ہوتی جتنی یہ سوچ کر ہو رہی ہے کہ مجھ سے ایہادور ہو جائے گی مگر عشق کیا ہے نا ایسے کریں گے کہ دنیا یاد رکھے گی،، فنا ہو جائیں گے مر جائیں گے مگر اپنے محبوب کو نہیں چھوڑیں گے اسے علیحدہ نہیں کریں گے میریں گے فنا ہونگے تو محبوب کے در پر اسکے سامنے اب جا رہا ہوں رکنے کی کوشش مت کریے گا۔۔

ہاں اور اس پاگل شایان اپنے بڑے بھائی سے کہو کیوں پیرس گیا مرنے مرنے آکر عرشہ کے ڈرپر ٹیک لے ماتھا اور وہی اسی کی باہوں میں مرے کیوں بیٹھا ہے وہاں آئے بڑے دو نمبر عاشق پاگل عوام وہ بھی بولتی بالتی اوپر چلیں گئیں جبکہ عالیاں نے احان کو دیکھ کر لب دبا یا۔۔

دو نمبر اس نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھا جبکہ مقابل نے اسے گھورا۔۔۔

میرا تو پتہ نہیں اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔!! احان نے بھی حساب چلتا کیا تو وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

کمینے رک زرا بتاتا میں تجھے دو نمبر تو ہے تو ہی تو ہے دو نمبر عاشق،، تو ہی ہے جسکے لیے پاگل خانے بنے ہیں۔۔

عالی بھائی یو ہیو ٹوپے فاراٹ۔۔۔!! وہ چلایا تو عالیا نے اسے منہ چڑھایا۔۔

جا بے جاڑ جا ایتھوں۔۔۔!!! ویسے میں کہہ رہا ڈھول والا کے کر آؤں بینڈ باجے کے ساتھ ایہا کو لے کر آئیں گے زرا پتہ تو چلے قریشوں کی بہو آرہی ہے۔۔

می۔ تو کہتا ہوں آپ صرف بھابی کو لے آئیں کافی سنا ہے نا وہ گانا۔۔

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر لو۔ چلی میں۔۔۔!!!

نا۔ بینڈ باجانا ہی باراتی خوشیوں کی سوبات ہے۔۔

تو بس آپ بھابی کو لے آئیں باقی چھوڑیں۔۔۔!!!

اوکے تو چل میں آیا۔۔۔!!! وہ گنگناتا اندر بھاگا باہر کھڑے احان نے نفی میں سر ہلایا اور وہاں سے گاڑی میں بیٹھتا فوراً شاہ ہاؤس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

☆☆★☆☆

ایان ٹینشن میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے میں مصروف تھارات بیت چکی تھی مگر جس طرح اس نے بتائی تھی وہ وہی جانتا تھا سعیر صاحب کا فون نہیں لگ رہا تھا آؤٹ آف کورٹج جا رہا تھا۔۔۔

کہاں جا کر مر گیا ہے یہ کوئی پتہ نہیں زرش کو لے کر دفعتاً ہو گیا ہو مگر وہاں کیا ہو گا وہ اپنا فون اپنی ہتھیلی پر ناک کر تالب دبائے سامنے آسمان کو دیکھتا ایک ٹانگ پر ٹانگ جمائے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا اور آسمان کو تنکے لگا، پہلے شایان، پھر احان ایہا، پھر سعیر زر اور پھر ایان عائزہ ایک ایک کر کے سب بکھرتے چلے گئے کیا سہی کہتے ہیں عشق فنا کر۔ دیتا ہے اپنا خراج مانگتا ہے شاید ہاں فنا تو ہو رہے تھے کیا ہونا باقی تھا سب امتحان پر تھے عائزہ کی نفرت ازیت وہ سب محسوس کر سکتا تھا مگر دل کہہ رہا تھا بہت کچھ باقی ہے ابھی کچھ بہت برا ہونے والا تھا ایان گہری سانس خارج کر کے رہ گیا جیسی آنکھیں موندیں مگر آنکھوں کے پردے پر ٹوٹی بکھری ایہا کی حالت وہی بکھرے سعیر کا چہرہ الہر ایا تو وہ گھبرا کر آنکھیں کھول گیا اور وہی نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

کیوں ہو رہا ہے یہ سب کیوں آخر کیا ہے جو مجھے نہیں سمجھ آرہا کیوں مجھے اتنے دن سے یہ سب سوچین میرے زہن میں گھر کیے بیٹھی ہیں نہیں،، بلکل نہیں وسوسے تو شیطان کی دین ہے ایان نے نامیں سر ہلایا اور اٹھ کر ڈسپینسٹر سے پانی کا گلاس تھام کر پانی پیا مگر دل گھبرانے سے باز نہیں آرہا تھا ایان نے بری طرح پہلو بدلہ مگر نادار کسی سو سکون نہیں تھا وہ بے سکون تھا بری طرح بے سکونی انگ انگ پر چھائی تھی۔۔

ایہا تو ٹھیک ہے نایہ فون کیوں نہیں اٹھا رہا گدھا کہیں کا ایک کال تو کر دیتا بند اس نے پھر سے فون تھامے سعیر کا کال لگائی جواب جا کر کہیں لگ گیا وہ جو گاری کی ڈرائیونگ کی وجہ سے کئی ایسی جگہ جہاں سگنلز ڈراپ ہو جاتے ہیں جس وجہ سے فون آؤٹ آف کوریج تھا اب شاید سگنلز پورے آنے پر فون لگا جو تیسری بیل پر رسیو ہوا سعیر نے ایئر پور ڈکنیکٹ کر کے کال رسیو کی تو وہ پھٹ پڑا۔

کدھر تھا فون کیوں نہیں اٹھایا پاگل کر رکھا سب نے۔۔۔؟؟؟ ایان نے اسے جھڑکا تو سعیر نے گہری سانس خارج کی۔۔

کیا ہوا ہے ریلکسیس رہیں کیوں پھٹے جارہے ہیں جو ہونا تھا ہو گیا کہا تھا نا ڈیڈی غصے میں ہیں وہی ہوا جس کا ڈر تھا نا کچھ سنی نادیکھی بس اپنی کہے گئے اور کہہ دیا احان کو اں یہا کو طلاق دو۔۔۔

واٹ پپ،، پھر اسکا کیا کہنا ہے۔۔۔؟؟؟

کچھ نہیں الثالمبہ سارا میرے پر لاد دیا ان نے افسوس ہو رہا ہے بھائی اللہ کی قسم افسوس ہو رہا ہے آج مجھے اپنی فیملی پر اتنے پڑھے لکھے لوگ ہو کر یہ اتنی چھوٹی سوچھ رکھتے ہیں افسوس۔۔

تم پھلیاں نا بجھاؤ مجھے طریقے سے بتاؤ اور بکو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

ابا حضور نے ایہا کی طلاق کا مطالبہ کیا ہے احان سے اور ہمارے انکل محترم یعنی مائے بی لوڈ سسر جی اور میری بیگم کے ابا نے شرط رکھی ہے کہ وہ ایہا کو تب طلاق دلو انیں گے جب میں اپنی بیوی زرش سعیر شاہ کو چھوڑوں گا اتنی چھوٹی سوچھ وہ ساتھ بیٹی اپنی بیوی کو ایک نظر گھورتا بولا زرش نے پہلو بدلہ۔۔

یہ کیا بکو اس کے مطلب آج کے زمانے میں بھی وٹا سٹا سکیم کی اگر اس گھر میں بیٹی نابسی تو اپنی ہی بیٹی کو برباد کر دیا جائے عقل گھاس چڑھنے چلی گئی ہے کیا۔۔

میں کچھ نہیں جانتا بھائی میری ایک بات آپ مسٹر شاہ اور انکے دوست مسٹر قریشی کو اچھے سے باور کروادیا گا ایہا کا معاملہ وہ آرام سے خود سلجھائیں مجھ سے آج یا پھر نو مہینے بعد میری بیوی کو چھوڑنے کا نہ کہیے گا میں بتا رہا

ہوں میں خود مر کر بیوہ کر دوں گا مگر طلاق نہیں دوں گا وہ دو ٹوک لہجے میں بولا زرش کا دل ڈوبا تھا وہی ایان  
چینا۔۔

منہ بند رکھو زرا اپنا تم کو اس کم کیا کرو اور تمہیں کوئی نہیں کہہ رہا ایسا کرنے کو لیکن سعیر اگر ڈیڈی نے ایہا کی  
طلاق کروادی تو۔۔

پھر وہ عقل سے کام نہیں لے رہے دیکھیں بھائی پہلی بات تو یہ کہ میں یقین سے آنکھیں بند کر کے یہ کہہ سکتا  
ہوں کہ احان نے یہ نہیں کیا یہ صرف ایک سازش ہے جس میں وہ پھنس گیا مگر ہاں ایک کام جو اس نے کیا کہ وہ  
ملنے کیوں گیا یہ سمجھ تو مجھے بھی نہیں آرہی مگر بھائی اگر اس لڑکی کو مارنے میں ہاتھ ہے بھی نا تو میں یہی کہوں گا  
اس نے محبت کے لالچ اپنی ایہا کے لیے کیا کیونکہ وہ ایہا کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور پھر کہتے ہیں نا۔ عشق  
محبت جنگ میں سب جائز ہے تو اس میں نا جائز تو کچھ نہیں دیکھتا مجھے اپنی محرم کو بچانے کے لیے کوئی۔ ایسا قدم  
اٹھانا پڑ جائے تو کچھ نہیں ہو رہا۔۔

پاگل ہو تم کسی حد تک سب جائز ہے سعیر شاہ ہو نہ تیزاب پھینک پر کسی لڑکی کو برے طریقے سے قتل کر دینا  
خدا بھی معاف نہیں کرتا بیٹے قتل معاف نہیں ہے۔۔۔

سعیر نے گاڑی کے سیٹ سے ٹیک لگائے گہری سانس خارج کی اور ایک منٹ کے لیے اپنی بہن کے بارے میں سوچا اگر یہ سچ ہو تو وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی ختم ہو جائے گی اب اسے احان پر غصہ آیا تھا شدید غصہ مگر پھر سر جھٹکا۔۔

دیکھیں بھائی مجھے ایسا لگ رہا ہے میرے دماغ کی نسین پھٹ جائیں گی میں،،۔ میں پاگل ہو جاؤں گا مجھے کچھ لمحات سکون کے چاہیے میں سب سے دور رہنا چاہتا ہوں مجھے مت گھسیٹیں آپ سب اس سب میں اس میں میرا یازر کا کوئی قصور نہیں ہے ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ میں زر کو نہیں چھوڑوں گا چاہے ابہا کے حق میں جو مرضی فیصلہ ہو اول تو احان نے کچھ کیا ہی نہیں اگر میرا یہ وہم غلط ثابت ہوتا تو خدا کی قسم احان قریشی کو اپنے ہاتھوں سے ماروں گا خود وہ تھر تھرا اٹھازر نے حیرت سے اسے دیکھا ہاں بلکل کیونکہ وہ جو کہتا ہے وہ تو وہ کر کے رہتا ہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے مگر وہ طوفان وہ ایسا طوفان ہے جو اپنی تباہی مچا کر ہی دم لیتا زرش نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا تو سعیر نے اسے گھورا وہ فوراً رخ موڑ گئی۔۔۔

تمہارا اللہ ہی بھلا کرے گا پل میں تو لاپل میں ماشاں کھوپا گل آدمی اور دیہان نے دفعہ ہونا جہاں بھی جا رہے ہو ایان نے گہری سانس لیتے فون کاٹا تو وہ ہلکا مسکرا دیا۔۔



آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ احان نے قتل کیا ہے میں نہیں مانتی آپ سب کو غلط فہمی ہوئی ہے میرا بھائی یہ سب نہیں کر سکتا وہ فون ڈسکنیکٹ ہوتے فوراً بولی سعیر نے برو آچکائے اسے دیکھا اور جھٹکے سے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تو اسکے ماتھے پر بل آئے اور اپنے آپ کو چھڑوانے کی تگ دو کرنے لگی۔۔

مانتی تو آپ بہت کچھ نہیں ہیں میری جان جاں۔۔۔۔!! وہ اسکے بلوں سے بھرے ماتھے پر پیار کرتا بولا تو وہ بوکھلائی۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے اور ایک بات یاد رکھیں میں بتا رہی ہوں میرا بھائی بے تصور ہے اگر اسے آنچ بھی آئی سعیر شاہ تو اس دن تم سے سارے رشتے ناتے ختم میرے سمجھے۔۔

ہاں وہ اپنی آہنی گرفت اسکے بازو پر سخت کرتا اسے مزید قریب کرتا اپنے شکنجے میں قید کر گیا اب سعیر کا ایک ہاتھ سٹرینگ اور ایک ہاتھ مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد بندھا تھا زرش بری طرح مچلتی اسکی مگر اس ڈھیٹ پر کوئی اثر نہ ہوا جیہی فوراً جھٹکے سے بریک لگا کر سنسان راستے پر گاڑی رکی اور اسے گھور کر دیکھا۔۔

کیا بکواس کی ہے اپنے وہ اسکے لبوں کو انگھوٹے سے سہلا تا بولا زرش نے رخ مڑا کسے سعیر نے فوراً پکڑ کر اپنی جانب کیا۔۔

کیا بولا تمہاری اتنی ہمت زرش سعیر کہ تم مجھ سے سارے رشتے ناتے توڑو میں جان نازکال دو تمہاری وہ اسکے چہرے کے قریب ہوتا بے حد بری طرح چلایا وہ سہمی اور کئی۔ اتا ولے آنسو گال پر گرے تھے۔۔ مت بھولو زرش کہ تم سعیر شاہ کی ملکیت اسکی دل کی ملکہ اسکی بیوی اور اسکا اکلوتا عشق اسکے جنون عشق محبت کی اکلوتی وارث ہو تم میری جنون خیزیوں کی گواہ ہو کہ یہ دیوانہ تمہاری محبت میں کتنا پاگل ہے،، تم۔ جانتی ہو تم نے مجھ سے پل بھر کی دوری اختیار کی تو یہ سانسوں کی ڈور ٹوٹ جائے گی،، سعیر شاہ کا وقت اور زندگی تھم جائے گی پھر بھی یہ بکواس کر کے کیوں ازیت پر ازیت دیتی ہوں تم کیوں وہ لال سرخ آنکھیں لیے اسے جھنجھوڑ کر بولا تو اچانک سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ سعیر نے زور سے آنکھیں میچیں اور اسکے سر پر ہاتھ رکھے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

مت دیا کرو میرے غصے کو ہوا نہیں کیا کرو خود کے ساتھ یہ ظلم مجھے تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کرنا کوئی سکون نہیں دیتا نہیں کیا کرو۔ مجھے مجبور زربس کر جاو وہ اسے پیچھے کرتا اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں کیے بولا اور کچھ قیمتی موتی اپنے لبوں سے چن گیا وہ دور ہو کر بیٹھ گئی سعیر نے لب بھینچے اور آگے بڑھ گیا۔۔

وہ کب سے یہاں۔ وہاں ٹہلتا ہوا اپنی بے چینی کو کم کرنے کی کوشش میں تھا مگر بے چینی سوائے نیزی پر تھی ایان کو لگ رہا تھا سانس رکھ جائے گی زندگی تھم جائے گی زندگی ہی روٹھ چکی تھی اب بس سانس لے رہا تھا جب وہ نیچے زمین پر بیٹھا اور بڑی طرح سامنے پڑے بلچ کو بوتل کو گھورا دل کیا وہی اپنے اندر انڈیل لے عازرہ

جو اوپر ریلنگ پر کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی گئے رات اسکا اتا پتہ نہیں تھا کہاں ہے ہاتھ پر بندھی پٹی بہت کچھ ہونے کی گواہی دے رہی تھی جیبا باہر دیکھنے آئی تھی اسے دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ کسی بہت بڑی پریشانی میں ہے اس نے بات کرتے سنا تھا کہ شاہ صاحب ایہا کی طلاق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر کیوں وہ نہیں جانتی تھی ایک طرف سے ایہا کی بھی ٹیشن کھائے جا رہی تھی اور دوسری طرف وہ جو بے خبر نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

ایان نے وہاں۔۔۔ سے اٹھ کر گہری سانس بھری وہ اسے اٹھتا دیکھ فوراً پلٹ کے پیچھے چھپی ایان کو سایا سا محسوس ہوا تھا اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں گلابی سا آنچل پلر کے پیچھے دیکھا تو وہ ٹینشن بھول کر خوبصورت سا مسکرایا اور تھوڑا سا سائیڈ پرو کر پلٹ کے پیچھے دیکھنا چاہا۔۔۔

کوئی ہے کیا۔۔۔؟؟؟ جان کر پوچھا مگر وہ گھبرائی اور فوراً دوسری سائیڈ پر ہوئی ایان نے لب دبایا اور قدم قدم لیتا اوپر کی جا بڑھا جسے اسے بالکل شک ناہوا وہ اوپر آ رہا ہے۔۔۔

وہ قدم۔ قدم۔ بڑھاتا اوپر آیا تو وہ فوراً وہاں سے کھسکنے کے لیے کمرے میں جانے لگی تو ایان فوراً اسکے سامنے آ کر رکا اور اسکا راستہ رکا۔۔۔

برف۔۔۔!!! وہ اسے ایک جگہ منجمد کرنے کے لیے بولا عائرہ پھولتے سانس سے وہاں سے اچھل کر وہی  
جم۔ گئی۔۔۔

لک،، کیا بد تمیز ہے یہ یہ کیا طریقہ ہے، ٹیسس پیچھے میں آپ کے ساتھ برف پانی نہیں کھیل رہی یہاں۔ پر وہ  
اسے گھور کر پھولتے سانس سے بولی وہ مسکرائی۔۔

پھر کیا چھین چھپائی کھیل رہی ہو بیگم۔۔۔!!! وہ پیار سے آنکھیں ٹیٹپا کر بولا تو عائرہ نے گڑبڑا کر اسے گھورا۔

میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو دور ہٹیں اور راستہ چھوڑیں میرا پلیز زوہ سائیڈ سے نکلنے لگی جب  
ایان پھر اسکے سامنے آیا۔۔۔

مین نے تو۔ منہ۔ لگایا ہی نہیں معصومیت سوائے نیزے پر تھی مگر آنکھوں میں چمکتی شرارت چھپی نا تھی میں تو  
بس پوچھ رہا یونہی چھپ چھپ کر۔ لڑکاتا رہی ہیں آپ خیریت۔۔۔



رخساروں پر ہے اور بہت مشکل سے ہاتھ کی مٹھی بنا کر خود پر جبر کیے رکا ورنہ ہاتھ تو تھامنے چلا تھا مگر نہیں اتنی جلدی نہیں اگر آج معاف کر دیا تو کل وہ دوبارہ یہی غلطی دہرا جائے گا عازرہ نے آنکھیں میچیں۔۔۔

کوئی نہیں مرتا ایان شاہ، یقین کریں کوئی نہیں مرتا شایان بھائی نہیں مرے سعیر نہیں مرے مر از نہیں مری کوئی نہیں مرتا آپ کو بھی کچھ نہیں ہو گا کیونکہ نفرت ہے بد دعا نہیں دی میں نے اللہ آپ کی عمر دراز کرے وہ اسے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کرتی بولی اور آگے بڑھی جب وہ زخمی سا مسکراتا بولا۔۔۔

یہ کیسی محبت ہے تکلیف دینا۔ بھی نہیں چاہتی درد بھی نہیں دیکھ سکتی میرا اور مجھ سے دور ہو کر اپنے لفظوں سے روح بھی چھلنی کر دیتی ہو کیوں۔۔۔؟؟؟

اور یہ کیسی محبت تھی جس میں یقین نہیں تھا اعتبار نہیں تھا جس میں سامنے والی کی سنی نا جائے یہ کونسی محبت ہے وہ پیچھے مڑے بنا بولی ایان لاجواب ہوا تھا وہ لمحہ لمحہ اسے لاجواب کر رہی تھی دو سیکنڈ تک جواب نا آنے پر وہ بغیر پیچھے مڑی آگے بھر گئی ایان نے پلر پر پنچ مارا اور اونچا چلایا۔۔۔

احان اپنے گھر سے شاہ ہاؤس کے لیے بے حد غصے سے نکلا تھا ایہا کو طلاق دینے والا تو وہ ہر گز نہیں تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ شاہ صاحب کسی صورت ایہا کو اس کے ساتھ رخصت نہیں کریں گے اس لیے وہ اسے لینے آیا تھا۔ آ رہا ہوں میں ایہا شاہ تم کو تم ہی سے چرانے وہ بیک سائیڈ پر کھڑا اسکے کمرے کو دیکھنے لگا کوئی بھی راستہ نہیں تھا کہ وہ اوپر جاسکتا مگر بہت جلد اسے ایک پائپ نظر آیا جس کے سہارے وہ اوپر کمرے کی بالکونی تک جاسکتا تھا احان نے سیلوز فولڈ کی اور فوراً اسے اس پائپ کی مدد سے اوپر کی طرف جانے لگا بہت چپکے سے اوپر کی جانب بڑھتے وہ کمرے کی بالکونی تک آیا تھا مگر نادر بالکونی کا دروازہ بند تھا وہ اندر شاید سو رہی تھی جاگ رہی ہوتی تو دروازہ یقیناً کھولا ہوتا احان نے کھڑکی دیکھی جو آدھی کھولی تھی وہ اپنی کامیابی دیکھ کر گہرا مسکرایا شرارتی ڈمپل نے بائیاں گال پر اپنی رونمائی کروائی وہ فوراً کھڑکی پھلانگتا اندر کی جانب بڑھا جہاں وہ بے چین سے سو رہی تھی جو سوئے ہوئے ہی کروٹ پر کروٹ لے رہی تھی صاف نظر آ رہا تھا وہ بے چین ہے وہ ماتھے پر بلوں کا۔ جال۔ بچھائے فکری انداز میں اسے دیکھے گیا وہ قدم قدم لیتا اسکی جانب آیا جہاں وہ اپنی باہوں میں ٹیڈی بئیر لیے اور ایک تکیہ کمر کے نیچے رکھے سو رہی تھی احان اسکے پاس خالی جگہ پر آکر بیٹھا اور بہت آرام سے اسکے گھنے لمبے سلکی بالوں میں اپنی انگلیوں کے پوروں سے کنگی بنا کر پھیری وہ وہی فوراً ریلکسیس ہوئی تھی جب کہ اسے پاگل کو بھی اس میں مزہ آنے لگا جیسی دو سے تین بار یہی فعل دہراتے چلا گیا اور وہ سکون کی نیند میں سو گئی یہی وہ چاہتا تھا کہ وہ گہری نیند میں چلی جائے اور وہ جانتا تھا کہ اگر وہ سو جائے تو پاس جتنا مرضی شور مچا وہ نہیں اٹھے گی کچھ ہی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ اٹھا اور بہت خاموشی سے اسکے ڈریسنگ ٹیبل تک گیا جہاں کچھ نوٹس پیڈ اور پین پڑا تھا احان نے خاموشی پر اس نوٹ پیڈ پر ایک نوٹ لکھا اور شیشے پر چپکا دیا اور بہت خاموشی سے

اس تک آیا جو شاید اب گہری نیند میں تھی احان نے بہت دھیرے اور قیمتی متاع کی طرح اسے اپنے بازوؤں میں بھرا وہ کسمپائی مگر بہت دھیرے سے اسے بالکل چھوٹے بچوں کی طرح اپنے بازوؤں میں بھرے اسے سہلانے لگا وہ۔ جیسے ہی دوبارہ گہری نیند میں گئی وہ بہت آرام سے اسے لے کر نیچے کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑے عالیان کو اشارہ کیا وہ دروازے کی جانب سے بغیر قدموں کی چھاپ کے۔ اواز کیے بغیر نیچے اترتا چلا گیا اور دروازے سے باہر نکلا مگر سامنے کھڑا گاڑو لن کی طرح اسکے راستے میں آیا تو احان کا دل کیا اسے شوٹ کر دے جبھی ماتھے پر بلوں کا۔ جال۔ بچھائے وہ دھیمے سے آگے بڑھا اور قدم قدم لیتا ٹھیک اسکے پیچھے آیا وہ ابھی مڑتا ہی جب اچانک احان نے اسکی گردن پر مخصوص نبض دبائی وہ وہی ڈہہ گیا اور پیچھے عالیان کو وکٹری کا سگنل دیا تو وہ بھی مسکرایا اور اسکے ایہا کے کمرے کا دروازہ اسی طرح بند کر کے وہ کھڑکی پھلانگ گیا۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ اسے بہت آرام اور سکون سے اسے لیے اپنے فارم ہاؤس آیا تھا ہاں احان قریشی کا فارم ہاؤس دلہنوں کی طرح ہی سجایا گیا تھا تمام اطراف پھولوں کی خوشبو اور گولڈن لائٹس نے اسکا استقبال کیا تو اسکا شدت سے دل چاہا کہ اسکی محبوب بیوی اسکے ساتھ ان لمحوں کو انجوائے کر پائے مگر خود اسکی گردن سے نبض دبا کر اسے سلایا تھا اب وہ اپنے ٹائم پر ہی اٹھنے والی تھی وہ قدم قدم لیتا اپنے کمرے میں۔ آیا جہاں ہر طرف پھول وائٹ بیڈ شیٹ پر لال پھول اور کمر اکیڈل لائٹس سے سجایا گیا تھا اس کے بھائی اتنا سرس ہو جایا کرتے ہیں اس اب پتہ لگا تھا وہ قدم قدم لیتا بیڈ کی جا ب آیا اور ایہا کو بہت احتیاط سے بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھکا۔



“Welcome to my own world Meri jaaan” \_\_\_\_\_

وہ مسکراہٹ سے کہتا اسکے ماتھے پر لب رکھے پیچھے ہوا اور کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔  
 اب تمہیں یہی اسی کمرے میں مجھ تک محدود رہنا ہے ایہا احان قریشی جانتی ہو کیوں میں تمہیں اتنا ایڈکٹ کرنا  
 چاہتا ہوں کہ تمہیں ہر جگہ میں دیکھائی دوں تمہیں میری آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی نادے تمہاری رگوں  
 میں اپنے عشق کو خون بنا کر دوڑانا چاہتا ہوں کہ ایک پل کی دوری تمہیں اپنے پر بھاری لگنے لگے اب تمہیں  
 صرف دن رات میرے بارے میں سوچنا میرے ساتھ رہنا مجھے جھیلنا میری شدتوں کو جھیلنا ہے اور سمجھنا ہے  
 کہ یہ احان قریشی تم سے کتنا عشق کرتا ہے اسکا اندازہ تمہیں میرے لمس سے لگانا ہے وہ اسکے ہر ایک نقوش کو  
 پیاسے صحرا کی مانند لبوں سے چھوتا اسے بے تحاشا چومتے بولا وہ اسکے پر شدت لمس سے گھبرا کر کسمکسائی مگر وہ  
 اسکے ساتھ نیم دراز ہوتا اسے اپنے باہوں کے حصار میں کیے مزید خود میں قید کر گیا تمہارا یہ دور ہونا کسمسنا  
 غصہ دلاتا کب سمجھو گی یہ بات میری جان وہ اب کی بار اسکی گردن میں منہ دیے مدہوش سا بولا ایہا نے سوتے  
 ہوئے اسکے گرد اپنا بازو لپیٹا احان نے گہری سانس خارج کی اور وہ اس میں مگن اس سے باتیں کرتا کب سو گیا پتہ  
 ہی نا لگا۔۔۔

سعیر شاہ جیسے ہی زرش کو لیے فارم ہاؤس آیا تو وہ مزید ہتھے سے اکھڑ گئی گھر جانا، گھر جانا، گھر جانا ایک ہی رٹ بس منہ پر تھی مگر وہ ڈھیٹ بنا صوفے پر بیٹھے اسے سرے سے اسکی بات کو نظر انداز کیے لبوں سے سیکریٹ لگائے اپنے ہی کش لینے میں مصروف تھا آج یہ انکشاف زرش شاہ پر کھلا تھا کہ لو بھی پینا بھی شروع کر دی۔۔

چرسی،، نشی غنڈہ کہیں کا وہ اسے دل میں لقب سے نوازتی گئی سعیر نے گہرا کش لیتے اسے دیکھا اور اسکے چہرے کے پاس جا کر دھواں اڑایا۔۔

کچھ کہنا ہے جانم۔۔۔؟؟؟ وہ آئی برواچکا تا بولا زرش نے کھانستے ہوئے غصے سے اسے دیکھا۔۔

اوپس سوری میری جان۔۔۔!!! سعیر نے فوراً سامنے والی کھڑکی کھولی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اسکے ہاتھ میں تھمایا جسے وہ واپس رکھ گئی۔۔

کچھ بکواس کر رہی ہو میں مجھے جانا۔۔۔!!! وہ اب کی بار غصے میں بولی سعیر نے لب دبایا۔۔

کیا کہا سسرال جانا کا ہے کی جلدی ہے صبر کرو وہاں بھی میرے کمرے میں میرے پاس ہی رہنا یہی بتا لو کچھ لمحے میں تم اور حسین راتیں وہ بے حد ہٹ دھرمی اور بے شرمی سے بولا زرش کال ہوتی رخ موڑ گئی۔۔

بائے داوے۔۔۔!!! غصہ کس بات کا ہے میری پمپکن کو وہ بچپن کی طرح بے حد لاڈ اور پیار سے بولا زرش نے اسے دیکھا اس نے کش لیتے برواچکائے تو بے ساختہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے جو گال کی زینت بنتے گئے۔۔۔

واٹ سپنڈٹل کینڈی وائے آریو کرائنگ۔۔۔!!! وہ گہرے گہرے کش لیتا لال وحشت زدہ آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا تو وہ اچانک اٹھتی اسکے پاس آئی۔۔۔

سعیر وہی سیگریٹ ایش ٹرے میں بجھاتا اسکے سامنے آیا اور اسے ہاتھ پیچھے باندھتا دیکھنے لگا۔۔۔  
کچھ کہنا ہے۔۔۔؟؟؟ وہ اسے خاموش دیکھتا بولا تو وہ رخ موڑ گئی۔۔۔

دیکھیں سعیر میں آپ سے کہہ رہی ہوں مجھے نہیں رہنا یہاں نا مجھے آپ سے بات نہیں کرنے مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔۔

دیکھیے مسز سعیر میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ آپ گھر نہیں جائیں گی اور آپ کو یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ آپ کا گھر یہی ہے کیونکہ یہاں اپکا شوہر آپکے ہونے والے بچے کا باپ ہے اس لیے آپ نہیں جاسکتی آخر کیوں زر کیوں وہ اچانک اسے بازوؤں میں پکڑتا قریب کیے اسکی کمر اپنے سینے سے لگائے بولنے لگا۔۔۔

کیوں ہمیشہ بچپن سے اب تک خود کو مجھ سے دو کرتی ہوہاں غلطی ہوئی ہے مگر ایسی بھی کہا سزا جو تم میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی زرش تم جانتی ہو میں نے جان کر غصے میں نہیں کیا یہ سب تمہیں نہیں یقین تو سنو میری جان میں اس دن پہلے دن نہیں کافی دن سے ٹریپ ہو رہا تھا کوئی مجھے بار بار تمہارے خلاف بھڑکار رہا تھا کبھی تمہاری پکس سینڈ کر کے تو کبھی کچھ مگر میں جھٹلاتا رہا مجھے تمہاری قسم زریں نے تمہیں ایک دفعہ بھی محسوس نہیں کروایا زرش شاہ کیونکہ میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس دن تمہیں اپنی آنکھوں سے وہاں دیکھ کر میرے جسم میں سوئیاں چھنے لگیں ایسے لگا میری روح کھینچ لی بلکل اس طرح جب 25 سال پہلے تم مجھ سے دور ہوئی تھی زرہاں جب تمہیں خالہ اس نمبرہ کے شکنجے سے بچانے کے لیے یہاں سے لے گئی تھیں جب تم کئی سال پہلے مجھے چھوڑ گئی تھی کیونکہ تم اغوا ہو گئی تھی اور پھر ملنے پر تمہیں بہت دور لے گئے سب تمہیں نمبرہ نے اغوا کیا تھا تب جو میرا حال تھا میں جانتا ہوں زرش سعیر شاہ وہ اس کا رخ موڑتا اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا دیا۔۔

ماضی۔۔۔۔۔!!!!

کئے برس پہلے وہ لوگ اپنے بڑے سے گھر میں ہر وقت ہنستے کھیلتے رہتے تھے یا تو سعیر شاہ اپنی خالہ کے گھر ہوتا یا اس چھٹی سے بے بی کو اپنے گھر لے آتا تھا بچپن سے اب تک جس دن وہ پیدا ہوئی تھی اس دن وہ چھوٹی سے کاٹن کینڈی اسکی ڈول بن گئی تھی وہ ناسکا پیچھا چھوڑتا ناہی اسے اکیلا بچپن میں چھوٹی سی عمر میں وہ براؤن آنکھوں والی چاندی کی گڑیا کا دیوانہ تھا اکثر سارہ بیگم اسکے اس دیوانے پن سے ڈرا کرتی تھی اور شاید انکا ڈر جائز

تھا مگر قسمت کو جو منظور زرش نے اپنی لائف کے پانچ سال سعیر کے ساتھ سعیر کی دوستی کی سنگت میں بے حد خوبصورت اور حسین گزارے تھے پل پل اسکے ساتھ رہتا ہر حرکت اٹھ پٹانگ جیسی بھی ہوتی اسکا ساتھ دیتا جب کوئی اسے رلاتا سعیر شاہ اسے دگنار لاتا تھا حتیٰ کہ اسکے پاس عالیان کو انے کی بھی اجازت نہیں تھی خاص کرتب جب اسکا ٹائم صرف اسکے بیسٹ گرینڈ سعیر کا ہوتا تھا وہ ہر وقت اس سے کھیلتا اسکا سوچتا حتیٰ کہ جب وہ پاس ناہوتی تو ماں سے کہہ کر ویڈیو کال کرواتا اور پانی ڈھیر ساری باتیں شنیر کرتا تھا سچی دوستی تھی انکے درمیان ایک مضبوط بونڈ تھا جیسے جیسے وقت بیتا یہ بونڈ مضبوط ہوتا گیا مگر ایک ایسا طوفان آیا جو سب کی خوشیاں بہا کر لے گیا۔۔

لائبہ کی بیٹی کے اغوا ہونے کے بعد قریشی ہاؤس میں سب الٹ ہو چکے تھے بچہ چوری ہوا تھا سب جانتے تھے مگر لائبہ کو یہی بتایا گیا تھا بچہ مر گیا اس کے بعد جب آمنہ احان کی بار ایکسپیکٹ کر رہی تھی تو ہر وقت دل میں یہی ڈر رہتا کہیں بچہ گم ہو گیا چوری ہو گیا تو مگر نادار اس سے پہلے ہی کی طرح سے فون پر ملے جاے والی دھمکی سے وہ بری طرح ڈر گئیں کبھی اطلاع ملتی احد کا ایکسٹنٹ ہو گیا ہا کبھی شایان کو اٹھالیں گے آئے دن کوئی نا کوئی دھمکی کے گھر کا ماحول بگڑنے لگا تھا سب تہس نہس ہونے لگا تھا شاہد نمرہ احد اور آمنہ کو اتنا مینٹلی ٹارچر کرتے تھے کہ وہ دونوں ڈر ڈر کر جینے لگا ڈر اپنی زندگی اپنی جان کا نہیں تھا ڈر اپنے بچوں کی جان کا تھا دن جیسے تیسے ڈر کر گزر گئے آخر اس ڈر کا اک ہی علاج تھا شفٹ یا کسی ملک میں۔ یا پھر ایسے قصبے گاؤں جہاں کسی سے کسی رابطہ نا ہو یا اس نمرہ کی پہنچ نا ہو وہ تیاری کرنے لگے مگر یہ بات نمرہ تک پہنچ گئی اور جس دن بچے سکول گئے تو اسی دن اس نے سکول پر حملہ کروایا جہاں ایک بھگ دور سی مچ گئی اور وہ زرش احد قریشی کو اٹھا کر کے گئی یہ خبر سیلاب کے

پانی کی مانند پھیلی تھی جس نے بہت قہر دھسیا شہر شہر ڈھونڈا مگر وہ نامی ججھی کہیں سے کوئی شہادت ملی تو رات کے اندھیرے میں پولیس کے ساتھ وہ بکھری پڑی زرش کو وہاں سے لے آئے جہاں اس نے قید کر رکھا تھا شاید وہ اس بچی کو بیچنے والی تھی وہ محفوظ تھی اللہ نے اپنے معصوم فرشتے کو امان میں رکھا مگر ایک ہفتے کی دوری کے باعث وہ چھوٹی سے بچی سہم کر نیم پاگل ہونے کو تھی احد صاحب کو جیسے ہی اپنا گوشہ جگر ملا وہ اسے بہت احتیاط سے نم آنکھوں سے گھر لے آئے جس کی مرنے کی جھوٹی خبر ان تک پہنچادی تھی مگر ان نے ہارنامانی سب سے پہلے وہ فوراً اس بچی کو لیے وہاں سے کہیں ایسے جگہ چلے گئے جہاں بیگانے تو کیا اپنے بھی نامل پائیں وہاں جا کر اس کا اچھے سے ٹیسٹ اور ٹریٹمنٹ کروائے اور وہ چار دن بعد ہوش میں آئی تھی مگر پیچھے سعیر شاہ پر قہر ٹوٹا تھا بیسٹ فرینڈ دور ہو گئی وہ چلی گئی تھی کوئی رابطہ نہیں تھا وہ راتوں کو روتا جاگتا اسکی تصاویر سے باتیں کرتا مگر نادر وہ نہیں آئی تھی نائی دن بیت گئے،، دس مہینے، مہینے سے سال سب بدل گیا وہ چپ ہو گیا خاموش،، اکڑو ہو گیا ایسے اکڑو کے کسی سے بات تو کیا کسی کو دیکھنا پسندنا کرتا مگر وہی اسے اسکے بعد مشاکیسی اچھی دوست ملی جس نے زر کی کمی تو پوری ناکہ مگر اسے بیسٹ فرینڈ بن کر دیکھا یا مگر میٹرک کے بعد وہ وہاں سے لندن چلا گیا اور پیچھے سب کٹ گیا زندگی دوبارہ مڑ پر آگئی بچپن گزر گیا سب گزر گیا بھولتا رہا اپنے آپ کو مگن کرتا ہا زر دماغ سے نکل گئی مگر دل سے نہیں مگر جو بھی تھا اسے یقین تھا کہیں ملے گی اور جب ملی اور جب کسی لڑکی نے اسے اٹریکٹ کیا وہ کوئی اور نہیں تھی وہ بچپن سے اسکے دل کی ملکہ شاید جس محبت کو وہ سمجھنا پایا وہ مل گئی اور وہ جام گیا اپنے جذبات تو پل بھر کی دیری ناکہ اسے اپنا بنانے کے لیے ہمیشہ کے لیے۔۔۔

حال۔۔۔!!!

میں کچھ نہیں جانتی مگر ہاں آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا کہ میں ایسی نہیں ہوں میری بات سنی آپ نے بولیں  
سعیر وہ پھٹ پری سب یاد آنے پر وہ پھٹ پڑی۔۔

بس کر دو ما میری جان کتناڑ پاو گی اب پلیر زرز چھوڑ دو مجھ سے دور جانے کہ زد۔۔

ہر گز نہیں سعیر اگر آپ زد ی ہے مین آپ سے کی زیادہ مجھے نہیں رہنا آپ نے مارا وہ ٹھیک مگر آپ مجھے جس  
طرح گھر سے لے کر آئیں ہیں یہ غلط ہے اس لیے ہر گز نہیں۔۔۔

تو،، تو کیا کر تا منہ دکھتا رہتا وہاں تمہیں سزا دینی ہے نا تو ٹھیک ہے بتاؤ مین سزا کاٹ لوں گا مگر بتاؤ بدلے میں کب  
ملو گی مجھے میں اسی گھر میں رہتے سزا کاٹوں گا تمہارے کمرے میں نہیں آؤں گا تمہارے پاس نہیں اوں گا یہ  
سزا ڈے دو تم جب تک نہیں چاہو گی خود نہیں کہو گی میں مخاطب نہیں کروں گا مگر تمہارے بولنے پر سو دفعہ  
جی جان کہوں گا بولو۔۔

ہر گز نہیں مجھے یہ شرط نہیں منظور مجھے گھر جانا ہے وہ اکڑ کر کھڑی ہوئی تو سعیر نے گھورا۔۔

ویری فنی یہ گھاٹے کا سودا ہے زرش سعیر اور گھاٹے کا سودا سعیر شاہ کرتا نہیں کوئی اور ڈیل بتاؤ۔۔۔

می۔ یہاں آپ کے ساتھ بزنس نہیں کر رہی مجھے میری ماما کے پاس جانا ہے دل کیا توں چھ ہونے کے بعد معاف کر کے اجاؤں گی ورنہ نہیں۔۔۔

مجھے یہ ڈیل منظور نہیں زرش سعیر کچھ انوسٹمنٹ میں کرتا ہوں کچھ تم پھر سوچوں گا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔!!! آپ کو سمجھ نہیں آرہی زبردستی کرنے کا فائدہ نہیں ہے جس دن آپکو میرے پر یقین ہو گا تو میں آجاؤں گی جس دن آپ یقین دلائیں گے آپ کو ان تصاویر پر نہیں میری کہی بات پر یقین ہے جس دن آپ اپنے آپ کو چھوڑ کر میری سنیں گے جس دن آپ کے محبت بھی صرف آپ نہیں میں بھی ہوگی اپنی نہیں کہیں گی میری بھی سنیں گے پھر تب میں آپکے ساتھ خوشی خوشی گھر لوٹ جاؤں گی۔۔۔

اپنی کہہ لی اپنی کر لی چپ کر کہ یہی بیٹھو اور جو کرنا یہی کرو میں آخری بار کہہ رہا ہوں اور بہت آرام سے کہہ رہا ہوں زرش ورنہ۔ اگر اپنے انداز میں سمجھایا تو مجھے سے شکایت مت کرنا۔ وہ دانت پیس کر جنونی انداز میں بولا وہ گھبرا کر خود ہی ٹھندی ہو کر وہی بیٹھ گئی۔۔۔



ہزار بے مروت، بد لحاظ اور کھڑوس مرے ہونگے تب یہ آدمی اس دنیا میں آیا ہو گا پتہ نہیں خالہ نے اس سڑیل انسان کو ہی کیوں پیدا کر لیا اہہہہ۔۔۔۔!! وہ رخ مڑ کر بیٹھی وہ اتنے غصے میں بھی اسکی گوہر افشائیاں سن کر کب دبا گیا اور نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

قسط نمبر 49

پورا ایک دن بیت گیا۔ رات بیت گئی جیسے جیسے رات بتی یونہی فجر کے بعد سورج نے اپنی روشنی پھیلانا شروع کر دی تھی۔ وہ ساری رات گھوڑے بیچ کر سوتی رہی ناہوش آیا اور پتہ نہیں کیوں مگر ایک الگ سا احساس سکون تھا جہاں بھی وہ تھی رات بھر مگر رات بے حد سکون کی گزری تھی۔ جیسی دن دیہاڑے کوئی 11 بجے کے قریب پردے کے پیچھے سے آتی چھن سے سورج کی کرنیں اسکی آنکھوں میں پڑی تو نیند میں خلل سا آیا اور اسکی آنکھوں میں جنبش پیدا ہوئی۔ پکلوں نے نرمی سے رخساروں پر رقص جمایا۔ اس نے اپنا مخملی ہاتھ آنکھوں پر رکھے سورج کی چندھیادینے والی کرنوں کو آنکھوں میں پڑنے سے روکا مگر آنکھ کھلتے ہی جب خود کو کسی کے حصار میں قید پایا تو گھبرا کر اٹھی۔ جیسے ہی اٹھنا چاہا مگر اٹھانا گیا بلکہ مقابل اپنی گرفت سخت کر گیا۔ ایہا نے ڈر کے مارے پوری آنکھیں کھولیں اور اسکی گرفت سے نکلنا چاہا تو احان نے سر اٹھا کر موندی موندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ ایہا نے آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھا۔

"کیا ہے جان سو جاؤ۔" وہ دوبارہ اسکا سر اپنے سینے پر رکھے بولا تو وہ گڑبڑا کر اٹھی۔

"احان۔۔۔" وہ چلا کر بولی احان کی پوری آنکھیں کھلیں اور جھٹ سے اٹھ بیٹھا۔

"کہیے مسز احان۔" اسکے اطمینان میں رتی برابر فرق نا آیا جیسی اسکی کمر کے گرد بازو جمائل کیے بولا۔

"بی۔۔۔ یہ۔۔۔" وہ آس پاس پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ احان نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔  
 "یہ کہاں لائیں ہیں آپ مجھے اور آپ میرے پاس کیسے میں یہاں کیسے آئی؟" وہ رونے والی ہوئی تو احان نے  
 اسے گھورا جیسے کہہ رہا ہو و نامت بہت برا ہو گا۔ اسکا اشارہ اور گھوری سمجھتی وہ فوراً آنسو پیچھے دھکیلنے لگی۔ احان  
 نے لب دبایا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔

"میرے ساتھ نئی صبح مبارک میری محترمہ۔" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بولا۔ ابہان نے حیرت سے  
 اسے دیکھا۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ احان؟ آپ یہاں کیوں لائے ہیں مجھے اور کس سے پوچھ کر؟" اب کی بار وہ گویا  
 بے حد غصے میں بولی تو احان نے گہری سانس خارج کی۔

"میں لایا ہوں تمہیں رخصت کر کے پورے حق سے۔" وہ اطمینان سے کہتا اسکے سر پر بم پھوڑ گیا۔  
 "یہ کیا بکواس ہے ایسا کیسے ہو سکتا میرے ڈیڈی ممانکنا پریشان ہونگے آپ کس سے پوچھ کر مجھے یہاں اٹھا کر  
 لائے ہیں؟" وہ آنکھیں دکھاتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تو وہ اسکی کمر پر گر پ دیتا اسے قریب کر گیا۔  
 "مجھے تمہیں اپنے پاس لانے کے لیے کسی کی اجازت کیونکر پیش آنے لگی بھلا اور اجازت کیا تم تو بیوی ہو میری  
 شرعی بیوی اور تمہیں میرے پاس ہونے کا حق ہے اور اگر کوئی تمہیں مجھ سے دور کرے گا تو میں اسے  
 تمہارے اتنا ہی قریب ہو کر دکھاؤں گا چاہے وہ کوئی بھی ہو کوئی بھی سے مراد کوئی بھی اوکے ڈیر ڈار لنگ؟"  
 وہ اسکے نچلے لب کو آنکھوٹے سے سہلانا بولا۔ وہ اسکے ارادے بھانپ کر گھبرا گئی فوراً اسکا ہاتھ جھٹکا۔

"بیچھے رہیں مجھ سے آپکی ہمت کیسی ہوئی احان قریشی مجھے میرے ہی گھر سے میرے ماں باپ کی ناک کے نیچے سے اغواء کر کے لانے کی؟ وہ اونچا چلائی احان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آواز نیچھی رکھو ابہا قریشی تمہیں معلوم ہے تم کس کے سامنے بات کر رہی ہو؟" وہ بھی غرایا ابہانے اسے مزید گھورا۔

"ہاں وہی سو شوہروں کی طرح ٹپکل شوہر کے سامنے جو اپنے سامنے بیوی کو ڈرا دھمکا کر من من کرتا بولنے والی رکھنا چاہتے ہیں ہاں وہی شوہر ایم آئی رائٹ احان قریشی؟" وہ بولتی بھی تھی اسکا انداز تو تھا مگر اتنا گہرا اور اتنا بولتی ہے وہ آج دیکھ رہا تھا۔ احان نے آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھا۔

"سو معنوں کی بات کہوں یا ایک بات کے سو معنی نکال لیے آپ نے میری جان کیونکہ میں نے آپ کو بولنے سے روکا نہیں ہے آپ بھی جانتی ہیں اسلام میں شوہر کے ساتھ بے حد آرام اور پیار سے پیش آنے کا حکم ہے۔"

"ایکسیوزمی آپ اسلام کی بات مت کریں تبھی اچھا ہے احان قریشی کیونکہ آپ کو یہ نہیں معلوم اسلام میں یوں ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیوی کو اٹھالانے کا حکم نہیں ہے مجھے میرے گھر واپس چھوڑ کر آئیں مجھے میرے ماما ڈیڈی کے پاس اٹھیں۔۔۔" وہ چلائی احان نے اسے گھورا اور اسے کلانی سے کھینچ کر قریب کیا۔

"آخری بار تمہارے منہ سے یہ الفاظ نکلیں ہیں آئندہ ناکلیں سمجھی؟" وہ انگلی دیکھاتا اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

"میں تمہیں یہاں سے کسی صورت کہیں نہیں بھیجوں گا سوائے قریشی ہاؤس کے تمہاری راہ اگر اب یہاں سے کہیں جاتی ہے تو وہ ہے قریشی ہاؤس بس۔۔۔ بھول جاؤ شاہ ہاؤس، بھول جاؤ سب یاد رکھو تو بس یہ کہ تم، تمہارا شوہر اور ہماری محبت کوئی تیسرا نہیں سمجھی تم؟" وہ دانت پیس کر غرایا تو وہ سہمی۔

"بکو اس بند کریں اپنی۔ میری ذات میرے ماں باپ سے وابستہ ہے اور میری راہ اگر یہاں سے کہیں جاتی ہے تو وہ صرف شاہ ہاؤس ہے سمجھے؟"

"ایہا تمہیں سمجھ نہیں ارہاٹ میں کیا کہہ رہا ہوں کیا چاہتی ہو تمہیں زبردستی سمجھاؤں؟ دیکھو ایہا میں تم سے زبردستی یا غصے سے پیش آنا نہیں چاہتا اور مجھے مجبور مت کرنا کہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں۔ ابھی اٹھو اور جا کر فریش ہو وہ ڈریس رکھا ہے پہن کر باہر آؤ سمجھیں؟ اٹھو شاہباش ورنہ مجھے یہ کام خود کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔"

ایہا نے آنکھیں میچ کر رخ موڑا دل کیا یہاں سے بھاگ کر وہ اپنے گھر چلی جائے مگر یہ جتنا سوئیٹ اور پیارا شخص ہوا کرتا تھا جانے کیا ہو گیا کہ اچانک اتنا ہی ظالم اور سفاک بن گیا شاید وقت نے اسے ایسا بننے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ بغیر دیر کیے وہاں سے اٹھی اور واش روم بڑھ گئی پیچھے وہ گہری سانس خارج کر گیا۔

"میں یہ سب نہیں چاہتا تھا بلکل نہیں میں تمہیں بہت پیار سے، عزت سے رخصت کر کے تمام دنیا کے سامنے اپنے پاس لے کر آنا چاہتا تھا مگر حالات نے سب بگاڑ دیا۔ سب برداشت کیا مگر تمہاری دوری نہیں آتم سوری روح من۔" وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوتا آگے بڑھ گیا اور نیچے شیف کو ناشتہ بنانے کا بولا۔

کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر اس کے ہینگ کیے ڈریس میں واپس آئی تو وہ یونہی پرانے ڈریس میں جاتی مگر اسے پتہ تھا احان کا نا فرمانی کرنے پر غصہ ہوتا اپنی منمنائی پر آئے گا تو وہ خود ہی یہ فعل دہرا ڈالے گا۔ اس سے اچھا مرتی کیا نا کرتی وہ پہن کر ہی باہر آئی۔ سفید رنگ کا لمبا فراک پہنے جس کے گہیرے پر اور بازوؤں پر نفیس سا کام تھا، نیچے چوڑی دار لال جامہ وار کا بچامہ پہنے اور لال ہی دوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ بے حد غصے ناراضگی اور سو جھی آنکھوں سے باہر آئی جو واش روم میں اسکے رونے کی گواہی دے رہیں تھیں۔ احان نے شیشے میں سے اسے دیکھا جو اس سوگوار ماحول میں بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ وہیں کھڑی رہی اور اپنی انگلیاں چٹختی رہی احان اسکی طرف آیا جو سائیڈ ٹیبل کے پاس ہی کھڑی تھی وہ ٹرانس کی کیفیت میں قدم قدم لیتا اسکے پاس آیا اور عین بلکل اسکے سامنے آکر رکا۔ ایہا نے ڈر کے مارے آنکھیں یونہی میچیں تھیں جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر میچ جاتا ہے۔ احان نے اسے دیکھ کر لب دبا یا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا مگر نظریں اسکے شفاف سے چہرے پر ہی مرکوز تھیں جس پر لرزتی پلکوں کا رقص بہت خوبصورتی سے جاری تھی۔ ہونٹوں میں ہوتی کپکپاہٹ گلابی ہونٹوں کو مزید نکھار بخش رہی تھی، گال جو روئی کی مانند سفید اور نرم تھے تننے کی وجہ سے ان پر پھیلی لالی چہرے پر چار چاند لگا رہی تھی۔ احان نے پیچھے ہو کر اسکے چہرے پر ہولے سے ٹھندی پھونک ماری تو ایہا خود میں مزید جھینپ گئی۔ وہ آرام سے شرافت کا مظاہرہ کرتا پیچھے ہٹا اور رخ موڑ کر ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے ایہا نے گہرے گہرے سانس لیے اور خود کو سنبھالا وہ فوراً ڈریسنگ کے جانب بڑھی دل کر رہا تھا اسے قتل کر دے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی جی بالوں میں برش پھیر کر وہاں زور سے رکھا اور آکر اپنی جگہ پر بیٹھنے ہی لگی جب احان نے وہیں ڈوپٹے کا پلو کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔

"کہاں چلی جانِ جاں؟ یہ کیا ایک دن کی دلہن اور رخصتی کے اگلے دن اتنی روکھی سوکھی ناٹ فیئر ڈار لنگ۔"

"مجھ سے کوئی فضول بات کرنے اور فضول فرمائش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی دلہن نہیں میں زبردستی کی دلہن دلہن نہیں بلکہ قیدی ہوتی ہے جو تمہارے بتائے ہوئے حکم مانتی ہے مگر میں ایسی قیدی نہیں ہوں میں کوئی حکم نہیں مانوں گی۔"

"ایہا۔۔۔" وہ بھاری آواز میں زور دے کر بولا ایہا جو آگے بھی بولنے والی تھی یک دم زبان کو بریک لگی اور چپ ہوئی۔

"میں نے تمہیں کہا ہے نا ایہا کہ میرا امتحان مت لینا میں تمہیں ہنوز اسی طرح رکھنا چاہتا ہوں جیسے کچھ عرصہ پہلے تھا بے حد لاڈ اور پیار میں مگر میرے لاڈ پیار کا ناجائز فائدہ مت اٹھانا ایہا بہت برا پیش آؤں گا سمجھیں؟

اب بیٹھو یہاں اور اچھے سے تیار ہو ویسے تو تم یونہی بہت خوبصورت اور حسین ہوں ان نقلی جعلی رنگوں کی ضرورت نہیں مگر ایز آفار میلٹی تیار ہو اگر نہیں تو پھر میں خود یہ شرف بخشوں گا خود کیونکہ تمہارے ہونٹ گال پر قدرتی رنگ بکھیرنے کا فن آتا ہے مجھے سمجھیں؟ تیار ہو کر نیچے آؤ یہ حکم سمجھو یا کچھ بھی آئی ڈیمن کئیر مجھے تم پانچ منٹ میں محض پانچ منٹ فائیو منٹ شارپ ایہا قریشی نیچے چاہیے اور اگر چاہتی ہو کہ باہوں میں اٹھا کر لے جاؤں تو آواز نادینا میں خود دس منٹ سے ایک منٹ اوپر ہونے پر آجاؤں گا۔" وہ دانت پیس کر اسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ بے بسی پر چلا دی۔



شاہ ہاؤس میں ہو کا عالم تھا۔ صبح کے وقت سورج کی کرنیں لاؤنج میں جگمگا رہیں تھیں جبکہ سارہ بیگم اپنے کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں اور انکے پاس ہی شاہ صاحب اخبار پڑھ رہے تھے۔ جب اخبار پڑھ کر ٹیبل پر رکھی اور طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دہرائی جہاں سناٹا چھایا ہوا تھا شاہ صاحب نے لمبی سانس خارج کی کل والا غصہ ابھی کچھ بہتر تھا مگر بیٹی کے مستقبل کی فکر کھائے جا رہی تھی۔ شاہ صاحب نے عاجز آ کر سارہ بیگم کو مخاطب کی۔

"ایہا کہاں ہیں سارہ؟؟؟" وہ انہیں دیکھتے استفسار کر گئے۔ سارہ بیگم نے کپ میں چائے ڈالتے جواب دیا۔

"اپنے کمرے میں ہو گی سورہی ہو گی آج چھٹی ہے نا۔ آپ کہتے ہیں تو میں اٹھالاتی ہوں اسے۔"

"کتنا سوئے گی اٹھاؤ اسے اور باقی اپنے دونوں سپوت کہاں ہیں؟"

"انکا تو نہیں معلوم سعیر آپکے ساتھ گیا تب سے اب تک واپس نہیں آیا۔ ایان کا کچھ معلوم نہیں ہے جتنی دفع

پوچھا فون پر کہتا ہے آ جاؤں گا بتاتا نہیں کہاں ہوں۔"

"یہ کیا ہو کیا رہا ہے میرے گھر میں؟" وہ یک دم کھڑے ہوتے چلائے کہ سارہ بیگم سے ساس پین گر تاجچا۔

"بیٹے سرے سے غائب اور گھر کا ماحول خراب یہ کیا چل رہا ہے جاؤ شائلہ جا کر ایہا کو بلا کر لاؤ فوراً اسے کہو اٹھے

اور نیچے آئے۔"

"جج۔۔۔ جی بڑے صاحب جی۔" وہ فوراً اوپر کی جانب بڑھی جبکہ سارہ بیگم نے انہیں دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

شائلہ جیسے ہی اوپر گئی تو ایہا کو کمرے میں ناپا کر حیرت ہوئی ہولے سے جا کر واش روم کا دروازہ کھولا تو وہ وہاں

بھی موجود نہیں تھی۔

"ایہا بی بی۔" شائلہ نے آواز دی مگر ندراد کوئی جواب نہ آیا۔ اس نے تمام کمرے دیکھ لیے ایہا کہیں نظر نہ آئی مگر ایہا کے ڈریسنگ پر لگا ایک نوٹ دیکھا جسے شائلہ نے اتار اور نیچے لے گئی۔

"بی بی جی۔۔۔ بی بی جی۔" وہ ہانپتی نیچے آئی تو سارہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"کیا ہو گیا شائلہ کیوں ہانپ رہی ہو خیریت؟"

"بی بی جی وہ ایہا باجی اپنے کمرے میں نہیں ہیں۔"

"کیا مطلب کمرے میں نہیں ہیں واش روم میں ہو گی نا۔"

"نہیں بی بی جی وہ نہیں ہیں کہیں بھی سب جگہ دیکھ لیا ہے یہ ایک چٹ ملی ہے انکے کمرے سے۔" شائلہ نے چٹ انکی طرف بڑھائی تو شاہ صاحب جگہ سے اٹھے اور انکی جانب آئے فوراً سارہ بیگم سے پہلے چٹ تھامی اور فوراً اس پر لکھے الفاظ پڑھے جو انکے سر پر شاہ ولا کی چھت گرا گیا۔

"انکل خالہ آئی نا واٹس رانگ مگر خالہ میں بہت مجبور ہوں میں ایہا سے بہت پیار کرتا ہوں بہت کہ اس کا اندازہ میں خود بھی نہیں لگا سکتا۔ آپکی ایہا کو لے کر جا رہا ہوں طریقہ غلط ہے مگر یقین جانیں جب آپ کو پتہ لگے گا کہ میں بے قصور ہوں جس دن ایہا میرے ساتھ کمفر ٹیبل ہو جائے گی اس دن میں ایہا کو خود شاہ ولا چھوڑ کر جاؤں گا یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔"

آپکی ایہا کا احان

فی امان اللہ۔



شاہ صاحب جوں جوں وہ الفاظ پڑھتے گئے ویسے ویسے انکے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ ہونے لگے جیسی بہت جلدی ہی اس چٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہو میں اچھالے تھے۔

"کیا ہوا شاہ صاحب کیا ہے اس چٹ میں؟" سارہ بیگم ان ٹکڑوں کو اٹھاتی بولی شاہ صاحب جب اونچا دھاڑے۔

"احان قریشی۔۔۔" جب کہ نیچے بیٹھی سارہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"کیا ہوا شاہ صاحب خیریت؟" وہ انکا بازو تھامتی بولیں شاہ صاحب نے زوردار طریقے سے انکا ہاتھ جھٹکا۔

"دور۔۔۔ اسکی ہمت کیسی ہوئی میرے بیٹی کو میری ناک کے نیچے سے اٹھا کر لے جانے کی؟"

"کیا احان ایہا کو۔۔۔"

"جی ہاں سارہ بیگم آپکے داماد یعنی آپکی بیسٹ فرینڈ کا بیٹا آپکی ہی بیٹی کو آپکی ناک کے نیچے سے نکال کر لے گیا ہے۔" وہ اچانک بولے جبکہ سارہ بیگم تھرتھرا گئیں۔

"پر۔۔۔"

"پرور کچھ نہیں سارہ بیگم اب بسس اب اس احان کو کوئی نہیں بچا سکے گا میرے ہاتھ سے کوئی بھی نہیں۔" وہ ٹیبل کو زوردار ٹانگ مار کر گراتے وہاں سے باہر بڑھے اور ساتھ سیر شاہ کو فون ملا یا تھا۔



وہ رات اس کی ضد سے تنگ آ کر سٹڈی مین جا کر کاؤچ پر سو گیا تھا۔ کمرے میں جانے کا مطلب تھا زرش کی بے جا ضد سننا جو اس کی برداشت سے اب باہر تھا لیکن وہ اسے کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے وہ وہاں سے نکل آیا تھا اب وہیں پر آنکھوں پر بازو رکھے آرام سے سو رہا تھا جب پاس پڑا فون رنگ ہوا سیر نے کسمسا کر کروٹ

لی اور سائٹیڈ پر پڑا فون تھا مناجا ہا۔ فون تھامتے موندی موندی آنکھیں کھولتا اور کاؤچ پر ہی الٹا ہوا کہ فون پر ڈیڈی کالنگ جگمگاتا دیکھ پوری آنکھیں کھلیں تھیں۔ سعیر جگہ سے ہی اچھل کر کھڑا ہوا آنکھیں مل کر پھر سے دیکھا تو فون بند ہو گیا۔

"کو بھی ایک اور خط پہلی بار فون نا اٹھانے پر سنائیں گے۔ یا اللہ میری عزت تیرے ہاتھ۔" اب کی بار بغیر دیر کیے اس نے خود کال کی جو پہلی ہی بیل پر ریسو ہوئی سعیر کا کلیجہ منہ کو آیا۔

"السلام علیکم ڈیڈی۔" سوئی ہوئی آواز جیسے ہی شاہ صاحب کے کانوں میں پڑی تو انکا بوا کنگ پوائنٹ بڑھ گیا۔  
"وعلیکم السلام سورہے تھے شرم حیا ہے یہ ٹائم دیکھو اور اپنا کام کاج دھندا نہیں کرنا تم لوگوں نے جو دن ڈیہارے سورہے ہو ہاں؟؟؟"

"نہیں ڈیڈی وہ لیٹ سویا تھا اس لیے آپ بتائیں خیریت کیا ہوا؟؟؟"

"کہاں ہو تم اور آیان اور تمہارے ساتھ زریش ہے کدھر ہے اور کہاں ہو تم سب؟؟؟"

"ڈیڈی میں فارم ہاؤس ہوں بس کچھ دیر میں آتا ہوں آپ بتائیں خیریت؟"

"ایہا۔۔۔ سعیر ایہا کو وہ اٹھا کر لے گیا احان رات کو ہماری ناک کے نیچے سے نکال کر لے گیا وہ۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ڈیڈی یہ کیسے ہو سکتا مجھے اس سے اس قدر ہٹ دھرمی کی امید نہیں تھی۔" (سعیر

شاہ اور اسے ہی ہٹ دھرمی کی امید نہیں تھی مضحکہ خیز)

"کچھ کرو مجھے میری بیٹی واپس میر گھر چاہیے ہے سعیر پلیز کچھ کرو اسے ڈھونڈو مجھے لگتا وہ قریشی ہاؤس ہوگی

جلدی پہنچو میرے پاس۔"

"آپ فکر نہیں کریں ویسے مجھے نہیں لگتا وہ وہاں ہوگی کیونکہ احان اسے لے کر قریشی ہاؤس جائے گا کہ آپ اسے واپس لے آئیں ناٹ ایٹ آل۔" وہ یکطرفہ مسکراتا بولا شاہ صاحب نے سامنے پڑی چیز کو گھورا۔

"کہاں ہے وہ سعیر شاہ تمہیں پتہ لگوانا ہے جیسے تیسے تمہیں نکلوانا ہے اسے۔ اس نے اس کام میں کسی دوست بھائی کو تو ملوث کیا ہو گا نا تو عالیان قریشی اس سے اگلوانا ہے یہ تم جانتے ہو کیسے سنو سعیر شاہ۔" وہ غرارہ ہے تھے جبکہ سعیر انکے ارادے بھانپ کر گھبرا گیا تھا۔

"کیا ڈیڈی؟" وہ گھبرا بولا تو شاہ صاحب یکطرفہ مسکرائے۔

"اس کو اتنا مجبور کرنا سعیر کہ وہ تمہیں تنگ آکر غصے میں بتادے ایہا کہاں ہے کوئی لحاظ نار کھنا بھول جاؤ سعیر شاہ کوئی خالہ ہے تمہاری یا تمہاری کوئی دوستی ہے سمجھ رہے ہونا تم؟" وہ سفاکیت سے بولے سعیر کا دل ڈوبا۔

"سعیر مائے لو کم ہیر خالہ از کالنگ یو بے بی۔"

"نہیں ماما ہم تھیل (کھیل) رہیں ہیں نا تو ابھی نہیں آئے دا۔" وہ چھوٹا سا عالی جب اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تو آمنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بیٹا پہلے کھانا کھانا ہے نام بھاگ کر آ جاؤ دونوں۔"

"چل شعیل (سعیر) پہلے تھاتے (کھاتے) ہیں پھر کھیلیں گے پورا دن۔"

"میں بھی تھیلوں دی۔" وہ نسوانی آواز میں پیچھے گھاس پر بیٹھی بولی سعیر مسکرایا۔

"کیوں نہیں بے بی ڈووول ضرور تم بھی کھیلو گی۔"

"سعیر یار یہ چیٹنگ ہے تیری وجہ سے ماما کی ڈانٹ میں کھاؤں اور تو ہمیشہ انکا لاڈلہ بن جایا کر۔" عالیان نے اسے گھورا تو وہ ہنس دیا۔

"یہ تو میری نیچر کا حصہ میری جان تو کیا میرے لیے خالہ کی ڈانٹ نہیں برداشت کر سکتا کیا؟؟؟"

"ارے میری جان تیرے لیے تو عالیان قریشی کی زندگی قربان تو ڈانٹ کیا ہے میرے یار۔" وہ دونوں ہائے فانی کرتے بولے اور کھکھلا دیے۔

"سعیر شاہ تم سن رہے ہونا؟" شاہ صاحب جو تب سے اسے جانے کیا کیا بولے جا رہے تھے وہ ماضی میں کھویا ایک جگہ ساکت یہ سب سوچ رہا تھا۔ دوست کو تنگ کرنا لڑ کر مجبور کرنا خالہ تک بھول جانا یہ آسان تھا کیا مگر ایک طرف بہن بھی۔۔۔

"جج۔۔۔ جی دا۔" وہ بچپن میں ہی کہہ اور کھویا آج دا بول ہی گیا۔ شاہ صاحب نے غور سے فون کو دیکھا سمجھ گئے وہ بہت گہری سوچ میں ہے۔

"دیکھو سعیر اپنے جذبات اور دل سے کام لینے کا وقت نہیں ہے دماغ سے سوچو سعیر اپنی بہن کا سوچو، اسکا مستقبل سوچو سعیر اگر وہ اللہ نا کرے برباد ہو گئی تو اس کے لیے دماغ سے کام لو مگر دل سے نہیں۔"

"لیکن ڈیڈی میں آرام سے اگر بات کر سکتا ہوں تو یہ سب ضروری نہیں ہے۔" وہ ڈوبتے دل سے بولا شاہ صاحب نے لمبا سانس لیا۔

"تمہیں جو کہا وہ کرو ایہا کا سوچو کہاں ہے وہ مجھے وہ دن دیہاڑے گھر واپس چاہیے دس از اپ ٹویو سعیر شاہ ناؤ شٹ اپ اور جو کہا وہ کرو اپنے بھائی تمام سیکورٹی گارڈ پولیس سب المرٹ کر دو مجھے ایہا چاہیے۔"

"جی بہتر۔" وہ لمبی سانس خارج کر کہ رہ گیا اور کال کاٹ گیا اور وہاں سے باہر بڑھا جہاں دوسرے کمرے میں اس کی بیوی آرام فرما رہی تھی۔ وہ گہری سوچ میں آگے بڑھا اور اپنے کمرے میں آیا جہاں وہ آڑھی تر چھی لیتی ایک بازو بیڈ سے نیچے گر ایک بازو پر سر ٹکائے اوٹ پٹانگ سو رہی تھی۔ سعیر نے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اس کا بازو اوپر کیا اور اسے طریقے سے لٹایا اسکے پاس بیٹھ کر اسکے لمبے گھنے سلکی بالوں میں ہاتھ چلایا اور جھک کر عقیدت سے اسکے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی۔

"بہت ضدی ہو میری جان بہت زیادہ اپنے شوہر سے بھی زیادہ اور پھر جب مجھے غصہ دلاتی ہو تو میں ہی برا ظالم عورت۔" وہ بڑبڑاتا وہاں سے اٹھا اور ایک نظر اسکے وجود کو دیکھتا اس پر کمفرٹ درست کرتا باہر واش روم کی جانب بڑھا تھا۔ کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ باہر آیا کالے رنگ کی شرٹ میں ملبوس، آگے کے بٹن کھلے وہ اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا خود کو دیکھتے اپنے اوپر اپنا پسندیدہ ہاڈی سپرے چھڑکا اور اپنے بٹن بند کرنے لگا وہ جو اسکے لمس پر ہی اٹھ گئی تھی اس شاندار سے آدمی کو دیکھ کر ایک حسین صبح نے اسکے دن کا آغاز کیا۔ وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے میں مصروف تھی جو بڑی فرصت سے اب اپنے بٹن بند کر رہا تھا۔ اوپر کے دو بٹن کھلے چھوڑے، کالر درست کرتا، بازو فولڈ کیے بالوں میں برش پھیرتا جیسے ہی مڑا تو وہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ گئی جیسے دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا اور لب دبا گیا۔

"ایسے نا مجھے تم دیکھو

سینے سے لگالوں گا"

وہ اس پر چوٹ کرتا آگے بڑھا تو زرش گڑبڑا گئی اور فوراً اٹھ کر بولی۔

"یہ کیا بکواس ہے کب دیکھا ہے میں نے آپکو؟" (چور کی داڑھی میں تنکا)

"ارے آپ کب اٹھیں مسز سعیر گڈ مارنگ میری جان مے یو ہیو آگریٹ ڈے ڈیر ڈار لنگ۔" وہ بے حد معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا جبکہ آنکھوں میں چمکتی شرارت صاف واضح تھی۔ اپنی غلطی کا احساس ہونے پر زرنے خود پر ہی لعنت بھیجی اور اسے ہی گھورا۔

"I was just singing a song" کیا ہوا میں نے آپکو تو کچھ نہیں کہا میری جان آئی واز جسٹ سیننگ آسونگ)۔ آپ کیوں چلا رہی ہیں ہو نہی۔" وہ قدم قدم لیتا اسکے قریب آتا بولا۔ وہ گھبرائی اور فوراً اٹھ کر (song) آگے بڑھی جب اچانک بہت اچانک سعیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اسکی کمر اپنے سینے سے لگائی۔

"ارے بھول گئیں میری جان آپ نے مجھے وش کرنا ہوتا آسویت مارنگ تو آج ایسے کیوں؟"

"مجھے کوئی مارنگ وش نہیں کریں چھوڑیں میرا ہاتھ۔" وہ اس کی گرفت میں مچلتی بولی تو وہ گرفت مزید سخت کر گیا۔

"آہاں ویری بیڈ شوہر کا کہنا مانتے میری جان تم کہو سرتاج آپکا حکم سر آنکھوں پر۔ وش می آمارنگ 21 پلیزز۔"

وہ کوڈورڈ میں بولا پہلے تو زرش کو سمجھنا آئی بعد میں جب غور کیا تو وہ لال پڑی۔

"شٹ اپ۔" وہ یک دم ہمت کرتی رخ موڑتی چلائی۔ سعیر نے لب دبایا۔

"ارے برائی کیا ہے اس میں 21 تو کہا ہے کچھ اور تو نہیں بولا میں نے۔" وہ آنکھیں پٹیٹا کر بولا۔ زرش کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے اس وقت کو کو سا جب وہ اٹھ کر اسکے منہ لگی۔

"اگر آپ نہیں کریں گی تو کوئی بات نہیں میں آپ کو وش کر دیتا ہوں جان من کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری بیوی بہت شرمیلی ہے۔" وہ جھٹکے سے آگے ہوتا بولتا اسکے لب چوم گیا وہ اپنی جگہ سے اچھل گئی۔

"بہت ہی کوئی ڈھیٹ، ہٹ دھرم اور بد تمیز انسان ہو تم سعیر شاہ۔۔۔" وہ چلا اٹھی سعیر نے مشکل سے اپنی ہنسی رکی۔

"پروا ڈٹو بی میری جان۔" وہ مزے سے بولتا آنکھ ونک کرتا وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ اس پر دو لفظ بھیجتی واش روم بڑھ گئی۔

وہ نیچے آتا ملازمہ کو تمام تر ہدایت دے کر اسکے ناشتے کی ہدایت، میڈیسن کی ہدایت دے کر اور ان کا وقت بتا کر باہر چلا گیا تھا زرش کو بتائے بغیر۔ زرش جیسے ہی نیچے آئی وہ افلاطون کہیں نا تھا پتہ نہیں طوفان بنا کہاں تباہی مچانے گیا تھا وہ سوچتی رہ گئی مگر پھر ملازمہ سے ہی پوچھا۔

"تمہارے سر کدھر گئے ہیں زونی؟؟" وہ باہر ناشتہ کرتی ادھر ادھر دیکھتی بولی زونی نے اسے دیکھا۔

"میم وہ تو نہیں معلوم پر شاید آفس گئے ہیں کیونکہ وہ مجھے جسٹ آپکی میڈیسن کی ٹائمنگ اور ان کے متعلق بتا کر گئے ہیں ڈیٹس اٹ اور کچھ بھی نہیں۔"

"Any ways ok thanks."

زرش اسے جانا کا اشارہ کرتی ناشتہ کرنے لگی۔



وہ فارم ہاؤس سے سیدھا قریشی پیلس کے لیے نکلا تھا۔ اس دوران شاہ صاحب وقفے وقفے سے اسے بسسس اپنی بہن کے حوالے سے ہی فیڈ کیے جا رہے تھے۔ وہ فیڈ آپ ہو چکا تھا ہاں وہ تنگ آ گیا تھا خون نے شاید جوش مارا تھا جیسی ایک دفعہ پھر پاگل ہوتا پتہ نہیں کیا کرنے چلا تھا۔ وہ فوراً تیز ڈرائیو کرتا قریشی پیلس پہنچا اور جارحانہ انداز سے باہر نکلتا اندر کی جانب بڑھا۔ وہ فوراً اندر آیا اور آکر زوردار پکار پکاری۔

"احان قریشی۔۔۔ احان۔۔۔" دھاڑ اس قدر بلند تھی کہ کمروں میں بیٹھے لوگ فوراً باہر آئے۔ سب سے پہلے عالیان ہی اسکی آواز سن کر گھبراتا باہر آیا تھا اور اسکے سامنے کھڑا ہوا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ تم دن بادن یہ حرکتیں کر کے کیوں اپنے ٹرمز میرے ساتھ خراب کرنا چاہ رہے ہو سعیر شاہ؟" وہ بھی اسی کے انداز میں دھاڑا سعیر نے اسے گھورا۔

"کیو اس بند عالیان قریشی میں اپنے ٹرمز خراب کر رہا ہوں تو تم اور تمہارا بھائی کیا کر رہے ہو ہاں؟"

"کیا کیا ہے میرے بھائی نے ہا ہا ہا ہا ہا کے میرا بھائی اپنے بارے میں کیا خیال ہے داگریٹ مسٹر سعیر شاہ؟؟"

"میرا اور وہ میری بیوی کا معاملہ ہے ورنہ تمہارے ڈیڈ نے اپنے بیٹے کا سارا ملبہ اپنی بیٹی اور میرے پر ڈال دیا وہ میری بیوی ہے پورا حق اسکے پاس بچہ ہے میرا عزت کے ساتھ رخصت کیا ہے میں نے اسے تیرے بھائی نے کیا کیارات کے اندھیرے میں ناک کے نیچے سے میری بہن کو نکال کر لے گیا تجھے کیا لگا مجھے پتہ نہیں لگے گا بلا اپنے آوارہ بھ۔۔۔"

وہ آگے مکمل بولنا پیا جب عالیان شدید دھاڑا اور اسے گریبان سے دبوچا۔



"سعیر شاہ۔۔۔ بکو اس بند کرو اپنی آوارہ نہیں ہے وہ میرا بھائی کا کرادر صاف ہے اور اپنی بکو اس بند کرو یہاں نہیں ہے تمہاری کوئی بہن سمجھا تو۔"

سعیر نے اسے گھورا اور جھٹکا دے کر اپنا گریبان چھڑوایا اور اسے پیچھے دھکا دیا۔

"بہت آرام سے کہہ رہا تھے میں میری بہن میرے حوالے کرور نہ۔۔۔"

'ورنہ ورنہ کیا سعیر شاہ؟؟ مارے گا آما یہ بھی کر دے تیرے سے اسی غنڈہ گردی کی امید ہے مجھے مار آما قہر ڈھا پر جو سچ ہے وہ سچ ہے تیری بہن یہاں نہیں ہے۔"

"تو پھر کہاں ہے وہ بھون؟" وہ فوراً اس کے پاس لپکا اب کی بار اس پر جھک کر اسکا گریبان پکڑا۔

"نہیں جانتا ہوں میں نہیں جانتا اگر تو آج اسی وقت میری بہن واپس دے جاتا ہے تو میں تجھے تیری بہن لٹا دوں گا اگر اسکے شوہر نے چاہا تو۔۔۔"

"عالیان۔۔۔" اس کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا جب پیچھے سے آمنہ چیخی۔

"سعیر۔۔۔" وہ بھاگتی ان تک آئیں اور ان دونوں کو پیچھے کیا۔

"دماغ خراب ہو گیا تم دونوں کا یہ کیا بکو اس ہے؟؟ شرم، حیا، لحاظ سب ختم ہو گیا تم دونوں میں سے اپنی دوستی کا نہیں کم از کم اپنے ٹرمز کا ہی لحاظ کرو عالیان۔"

"اس کا دماغ خراب ہو گیا ماما گل ہو گیا ہے اسے کہہ دیں نہیں پتہ اسکی بہن کا ہمیں ناہمیں پتہ کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہاں گئی ہے؟"

"خالہ میں بہت آرام سے کہہ رہا ہوں اپنے بیٹے سے کہیں کہ مجھے میری بہن واپس لٹادے ورنہ اگر میں نے خود ڈھونڈ لیا تو۔۔۔"

"تو۔۔۔ تو کیا کرو گے تم سعیر شاہ کس کس کو مارو گے احان کو، ایہا کو، اپنی بیوی کو، اپنے ہونے والے بچے کو؟؟ ایک بات یاد رکھنا میرے بچے ایک ہیں یکتا ہیں تو ایک کو مارو گے تو تم سب سے ہاتھ دھو بیٹھو گے احان مرے گا تو ایہا خود باخود جیتے جی مر جائے گی، احان مرے گا تو تمہارا دوست تمہارے لیے مر جائے گا اور بیوی بچہ تو پھر بھول جانا سمجھے؟؟"

یہ واحد ہاں یہ واحد کمزوری تھی سعیر شاہ کی جس سے وہ کشور پڑ جاتا تھا۔ اس کا خاندان، عزت، ماں باپ، بہن بھائی، زرش اور دوست یہ وہ کمزوریاں تھی اس شخص کی جس سے کوئی بھی کھیل سکتا تھا مگر شاید اس نے کبھی ان لوگوں کو کمزوری بننے نہیں دیا ہمیشہ طاقت بنایا مگر آج کچھ الٹا ہو گیا تھا۔ ہمیں ہمیشہ ماں باپ کو اپنی طاقت بنانا چاہیے لیکن یہ فیکٹ ہے جہاں آپ کی فیملی آپ کی طاقت ہوتی ہے وہیں سب سے بڑی کمزوری بھی ان پر آنچ آپ کو برداشت نہیں ہوتی سعیر شاہ کو بھی یہ رشتے یونہی عزیز تھے۔ سعیر نے آنکھیں بند کر کے چہرہ موڑا جبکہ اسکی خالہ نے اسے گھورا۔

"دفعہ ہو جاو یہاں سے سعیر شاہ اس سے پہلے میں تم سے اس سے کچھ زیادہ برا کہہ دوں دفعہ ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے۔" آمنہ اسکی پشت کو گھورتی دھاڑیں تو وہ مٹھیاں بھینچ کر لب بھینچ کر رہ گیا۔

"دفعہ تو میں ہو جاؤں گا مسز قریشی آپ اپنے بیٹے سے کہیے گا شرافت سے رات ہونے سے پہلے مجھے میری بہن واپس چاہیے ہر حال میں ورنہ پھر آپ جو مرضی کریں فرق نہیں پڑتا۔"

"اور پھر اپنے انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے سعیر سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا۔۔"



شام کا وقت ہونے چلا تھا ہر طرف خاموشی تھی۔ ایہا نے نا آنا تھا وہ نا آئی ایسے میں سعیر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ ہر فارم ہاؤس سب چھان مارا وہ نہیں ملی سعیر نے اسٹیرنگ پر مکارا اور آگے بڑھا۔ ہر جگہ چھان لی مگر نہ اردوہ نہیں ملی اب وہ تھک کر گھر واپس آیا تو ایک خوبصورت اور تیز خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔ سعیر نے سمیل کیا تو وہ وہی مخصوص خوشبو تھی جو شادی سے پہلے وہ کافی استعمال تھا۔ اسے یاد آیا وہ دن یونیورسٹی کا حسین دن جب وہ اپنا بدلہ لینے سعیر کے قریب آئی تھی۔ اسی دن سعیر نے اس پر چھپکلی پھینکی تھی اور وہ بدلہ لینے اسکے پاس آئی اور اسکی شرٹ پر ٹیڈی بئیر اور جیان کارٹون لکھا تھا جیہی وہ اسکی خوشبو سے اڑیکٹ ہوئی تھی۔

"یہ بندہ پرفیوم کتنا مزے کا لگاتا ہے۔" وہی الفاظ کانوں میں گونجے تو غصہ جھاگ کی مانند بیٹھا اور لبوں پر مسکراہٹ آن دھری۔

زرش سامنے صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی تھی شاید اسکی آنکھ لگ چکی تھی جب وہ جن پٹکا اور اسکے سامنے گھٹنے کے بل ٹیبل پر جھکا۔ زرش نے بو کھلا کر آنکھیں کھولیں اور ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا۔

"دماغ خراب ہے کیا؟" وہ سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس بھرتی بولی وہ لب دبا کر مسکرایا۔

"دماغ ہے ہی کہاں؟" وہ اسکے پیٹ پر جھکتا لب رکھتا بولا وہ بو کھلا کر پیچھے ہٹی۔

"سمجھ نہیں آتی آپکو دور رہ کر بات کیا کریں مجھ سے یہ کیا بیہودہ حرکت ہے؟"

"آہاں۔۔۔ شوہر کا بیوی کے قریب آنا یہودہ حرکت ہوتی ہے اوپسس میں تو اسے رو مینس سمجھتا تھا جس کی وجہ سے۔۔۔" وہ اسکے بھرے پیٹ پر ہاتھ سے رب کرتا معنی خیزی سے بولتا رک کر بس اشارہ دے گیا۔ وہ گھور کر رہ گئی کان کی لوتک سرخ پڑی تھی۔

"شٹ اپ اپنی زبان کو لگام لگائیں۔" وہ گھور کر بولی اور وہ ڈھیٹ اور مسکرایا۔

"آپ لگا دیں جان۔" وہ۔ معنی خیزی سے بولتا اسکے قریب آیا وہ نجل ہو کر رہ گئی۔

"کیا ہو لگائیں اور یہ کیا میں نے تو آپکو چھوا بھی نہیں۔ میں نے تو اپنے بے بی کو پیار کیا ہے آپکو تھوڑی ہے نامائے بے بی؟" وہ دوبارہ اسکے پیٹ پر ہاتھ سے رب کرتا بولا زرنے اسے پیچھے کیا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے آپ کو یہ آپ کا نہیں میرا بے بی ہے بس آسندہ مت بھولے گا۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولی۔ سعیر نے آنکھیں بند کیں مگر وہ کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا اپنی ہی کرم نوازی تھی یہ سب۔۔۔

"یہی تو ہر دفعہ یہی کہتی ہو میرا ہے اور اپنا بے بی لے کر مجھے جیلس فیل کرواتی پھرتی ہو مجھے بھی بتاؤ یہ کہاں سے لائی ہو انسٹال کیا ہے یا آرڈر ایک دو میں بھی کر لوں گا نابلکہ اکٹھے دو کروں گا ایک پرنس اور ایک پرنسز بتاؤ کہاں سے لائی ہو جیسے جیون ساتھی ڈاٹ کوم سے لوگ شوہر لاتے ویسے ہی کوئی بچہ بائے ڈاٹ کوم بھی ایپ ہوگی نا وہاں سے دیکھتا ہوں کیونکہ اب میرے پاس وہ پرویکسبر تو نہیں کہ میں بھی انسٹال کر کے 9 مہینے انتظار کروں۔" وہ بے باکی سے اپنی بات بولتا اسے اچھلنے پر مجبور کر گیا اور وہ اونچا آج کافی دن بعد چلائی۔

"شٹ اپ سعیر شاہ آپ پاگل ہیں دماغ خراب ہو گیا کچھ بھی بول دیتے ہیں عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے کیا؟" وہ اونچا چلائی جبکہ وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا جبکہ وہ اسے غصے سے گھورتی رہ گئی۔ سعیر نے اسے دیکھا اور گہری سانس خارج کی۔

"زر میری جان کب تک رہو گی یونہی پلیزز مجھ سے بات کرو میری سنو تو۔۔۔"

"سعیر میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں مجھے بات نہیں کرنی کچھ نہیں سننا کیوں سمجھ نہیں آ رہا آپکو؟" وہ بار بار یہی بات لاگ لپٹی اب تنگ آ کر چبا چبا کر بولی تو وہ اسے دیکھے گئی۔

"زرش میں نے کہا مجھے کرنی ہے تو بس کرنی ہے بات مجھے اور مجھے نا نہیں سننی سمجھ نہیں آ رہا تمہیں؟" وہ بھی گویا اسکو چڑاتے ہوئے اسکے انداز میں دانت پیس کر بولا تو وہ رخ پھیر گئی۔

"آپ کہنے لائق ہیں کچھ کہنے کو بچا ہے؟؟"

"تم میں ہمت ہے سن سکتی ہو تو سن لو۔"

(سوال گندم جو اب چنا)

"ہنہ۔۔۔ بولے کیا کہنا آپکو؟"

"معافی چاہیے تم چاہیے ہو کتنا صبر کروں اور برداشت نہیں اور رہا سزا میں کمی واقع کرو۔"

"اس سب سے کیا ہو گا سعیر شاہ کیا آپکی غلطی ٹھیک ہو جائے گی، آپکے بولے الفاظ اور وہ تھپڑ اس سب کا کیا اور

اب جو آپ کر رہے ہیں کیا آپکو لگتا میں اس سے واقف نہیں ہوں سب پتہ آپ کو اگر میرا بھائی غلط لگتا تو لہذا

میرے سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"زرش۔۔۔" وہ ایک ہی جست میں اسکے پاس بیڈ پر آیا وہ بیڈ کروان سے لگی۔

"زرش پلینرز ز میری جان میری بات سنو میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا ایسے مت کرو میں مانتا ہوں میں نے ابھی بھی غلط کیا ہے مجھ سے غلطی ہوئی ہے میرا ہاتھ کیوں ناٹوٹ گیا مگر میں نے بہت لمبی سزا کاٹی ہے۔ زر تم نے مجھے تھپڑ بھی مارا میں کچھ نابولا مگر اب بسس اور نہیں اور اب جو کر رہا ہوں تو اپنے باپ کے لیے تمہیں نہیں معلوم تمہارے اور بھابی کے جانے کے بعد ڈیڈی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے انکی دماغ کی نس پھٹنے کا خطرہ بتایا تھا اگر ایہا گھر نا آئی تو بہت کچھ غلط ہو سکتا ہے مجھے یہی۔۔۔"

زرش نے اسکی سن کر آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اسے حیرت سے دیکھا جو آنکھوں میں مجبوری اور پیار لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"واہہ سعیر آپکو اپنے ڈیڈی اپنی محبت اپنا تھپڑ یاد تو میرا گھر کیوں نہیں شایان بھائی آ لریڈی ایک اتنے بڑے ٹراما سے گزر رہے ہیں، میری ماں یہ سب تماشا برداشت کر پائے گی جانتے ہیں کتنا پیار کرتی ہیں مگر آپ نے انکی محبت پاؤں تلے روند دی۔"

"زرش۔۔۔" وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ گیا زرش منہ موڑ گئی۔

"ننن۔۔۔ نہیں یہ بات بھی میرے دل کو خنجر کی طرح چیرتی ہے پلینرز نہیں میں انکی محبت کی بہت قدر کرتا ہوں بہت زیادہ ان سے کئی زیادہ محبت شاید میں ان سے کرتا ہوں مگر میں جانتا ہوں رویہ غلط تھا زر پر میرے پاس اور آپشن نہیں تھا میری جان مین خالہ کے پاس جاؤں گا انہیں مناؤں گا مگر مجھے طاقت دو تم کمزوری تمہاری یہ ناراضگی مجھے کمزور کر رہی ہے میری جان مجھے معاف کر دو اچھا تمہیں نہیں سننا نامت سنو مگر میرے

کچھ سوالوں کے جواب دو۔ "وہ اب اپنے انداز میں آچکا تھا۔ ویسے بھی کئی دن سے وہ فارم ہاؤس میں تھے اور وہ ڈھیٹ آدمی اسے اپنی بے باک حرکات سے بوکھلاہٹ کا شکار کر دیتا یا زچ کر دیتا اب بھی وہ کھسکتا اسکے قریب آیا اور بیڈ کروان سے لگے اسکے وجود کے بے حد قریب جھکا بیڈ کر اوٹن پر دائیں بائیں ہاتھ رکھے اسکے بے حد قریب جھکا زرش نے زور سے آنکھیں میچیں۔ خوشبو اپنے حواسوں پر آج بھی سوار ہوتی محسوس ہوئی تھی اور ماتھے پر پسینے کی ننھے قطرے نمودار ہوئے۔ سعیر نے اسے دیکھ کر لب دبایا جبکہ سائیڈ ٹیبل پر سے ٹیشو باکس سے ٹیشو اٹھا کر اسکے ماتھے پر رکھا زرش کو کرنٹ لگا۔ ایک ہاتھ یونہی بیڈ کر اوٹن سے ٹکائے وہ اسکی سانسوں کے جتنا قریب ہونے کو تھا مگر سانسوں پر قابض نہیں تھا۔ ہکا ہکا ہاتھ یکا یک ماتھے پر پسینے کے قطروں کو صاف کر رہا تھا جبھی سعیر نے ٹیشو ہوا میں اچھالا اور وہی ہاتھ اسکی گال پر رکھے اپنے انگوٹھے کے پور سے سہلانے لگا۔ وہ کندھے ملا کر سمٹی یہ کیا ہو رہا تھا؟ "سحر طاری" ایسے کیسے اس جادو کرنے پھر اپنے سحر میں کرنا شروع کر دیا تھا لیکن وہ ایسے نہیں کر سکتی تھی جبھی آنکھیں کھولیں مگر وہ بے باک انسان آنکھوں میں ڈھیر ساری مدہوشی اور خواہشیں لیے اپنے سحر انگیز شخصیت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ زیادہ دیر اسکی طرف دیکھنا پائی جبھی ہاتھ جھٹکنا چاہا مگر وہ گرفت بڑھا گیا۔

"بات نہیں کرنی میری جان کو مجھ سے ہمممم۔۔۔" وہ اپنا بائیاں ہاتھ اسکی کمر پر ٹکاتا اسے قریب تر کرتا بولا۔ وہ بوکھلا گئی جبھی مزاحمت کرنے لگی سعیر کے گرم جھلستی سانسوں اسکے چہرے کو جھلسا رہیں تھیں۔

"سچ۔۔۔ چھوڑیے مجھے۔" وہ گھٹی اور بوکھلائی ہوئی بولی اور وہ دونوں لب دبا گیا۔ اسکی حالت دیکھ کر شدید ہنسی آرہی تھی۔

"کلک۔۔۔ کیوں جی؟" وہ بھی اسکے انداز میں بولا وہ نخل ہوئی۔

"کیا چاہیے آپکو کیا چاہتے ہیں؟؟" وہ روہانسی ہوئی بولی البتہ وہ مسکرایا۔

"چاہ چاہتا ہوں اور جس کی چاہتا ہوں وہ الحمد للہ باہوں میں ہے۔" وہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے لب کو سہلاتا بولا وہ سرتاپیر سرخ ہوئی۔

"آپ کو اس وقت یہ سب چیزیں زیب نہیں دیتیں دور ہٹے مجھ سے۔" وہ پھر چلائی جب کے وہ مزید قریب ہو گیا اپنے بازو اس پر جھکائے خود اسکے قریب جھکا اور سافٹ سے گال پر اپنے لب رکھے۔

"جی قریب آگیا اور حکم کیجیے۔" لب گال پر رکھے وہ اسکے گال کو لبوں میں لیا بولا وہ سانس تک روک گئی۔

"آآ۔۔۔ آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا کر رہے ہیں میں کہہ رہی ہوں دور ہٹیں پیچھے ہوں ہم سے۔۔۔"

"جی پاگل تو ہو ہی گیا اور کروہ ہی رہا ہوں جس سے یہ پیس میرے تمہارے درمیان اوپس میرا مطلب ہمارے پیار کی نشانی بن کر آیا۔" بانیاں ہاتھ جو کمر پر ٹکا رکھا تھا اسکے انگوٹھے کے پورے کھسک کر پیٹ پر شرارت کی۔ وہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔

"اور رہی بات دور ہٹنے کی تو مجھے یہی سنائی دے رہا ہے کہ آپ کہہ رہی ہیں قریب آئیے اور میں آگیا ہوں۔ یاد رکھیے گاجب جب کہیں گیس دور جاؤ تو میں اور مزید قریب چلا آؤں گا جانتی ہیں کیونکہ آپ کا دور ہٹیں کہنا مجھے

مزید قریب آنے پر اکساتا ہے۔"

"سعیر شاہ۔۔۔ ہٹیں پیچھے۔"



"جی میری جان قریب ہی ہوں میں آپکے اوکے کیپ کوائٹ جسٹ گومی آنسر آف مائے کو بسچنز سو میں چھوڑ دوں گا۔"

"پپ۔۔۔ پوچھیے۔" وہ اسکے لمس سے گھبراتی ہوئی سمٹی بولی۔

"بس اپنے مجھے ہاں یا نا میں جواب دینا اوکے مائے لو؟" وہ اسکے دونوں گالوں کو لبوں سے چومتا بولا۔ وہ خود میں سمٹی سعیر نے معصوم شکل بنا کر اسے پیچھے ہو کر دیکھا۔ وہ محض اسے گھور گئی مگر وہ شریر سا مسکرا گیا اور جھٹکے سے اسکے بالائی لب کو چوم گیا۔ وہ بری طرح بوکھلا کر رہ گئی۔

"پوچھیے۔" وہ دانت پیس کر بولی تو وہ گہرا مسکرایا اور اسکے قریب ہو اوہ سانس روک گئی۔ سعیر نے اسکے گال سے گال ملا کر سہلایا۔ زرش نے سینے پر ہاتھ رکھے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ پاگل آدمی اسکے ہاتھ کمر کے گرد باندھ گیا اور خود گال سے گال ٹکا گیا۔

"ناراض ہو؟؟؟" بے حد پیار سے پوچھا گیا کہ سامنے والی دو سیکنڈ میں پگھلی۔

"ہو نہہہ۔۔۔" لیسٹوڈ میں بولا گیا وہ مسکرایا۔

"بے حد ہو؟؟؟" گال کو لبوں سے سہلاتا پوچھا گیا وہ جھینپی۔

"ہ۔۔۔ ہاں۔" سمٹ کر بولا گیا۔

"مانو گی؟؟؟" پیار سے امید سے پوچھا گیا اب کی بار دوسرے گال کی شامت آئی تھی۔

"نہیں۔" صاف انکار تھا۔

"منانا چاہوں تو؟" چیلنجنگ سا پوچھا گیا۔

"نہیں۔" بات کی پکی تھی لڑکی۔

"مناؤں گا۔" ڈٹ گیا تھا اور اب بائیں گال کو دانت سے کاٹا گیا وہ سسک گئی۔

"سی۔۔۔ اجا۔۔۔ زت نہیں۔" صاف انکار کیا گیا۔

"مانگی کس نے؟" وہ دانتوں کا دباؤ بڑھاتا اور اسکو مزید قریب کرتا بولا وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔

"مان جاؤ نا۔۔۔" اب کی بار کاٹے ہوئے گال کو لبوں سے سہلایا گیا کہ زرش کا بائیاں ہاتھ خود بخود کندھے پر گیا وہ مسکرایا۔

"کس قیمت پر؟" لڑکی بھی کم نہ تھی۔

"پیار کی قیمت نہیں ہوتی مسز شاہ۔" نچلے لب کو لبوں سے سہلایا بولا گیا وہ گویا روہانسی ہوئی۔

"بولو کوشش کرو؟؟؟" لب کو چومتے چہرے کا طواف کرتا پوچھا گیا تو وہ اسکی آنکھوں میں ڈوبی سعیر نے ابرو اچکائے۔

"نہیں۔" رخ موڑا گیا مگر وہ پاگل آدمی دو انگلیوں سے اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتا اس پر دوبارہ جھکا اور چن پر لب رکھے۔

"ہاں کب کہو گی؟ اچھا چلو ایک اور بار بتاؤ ہاں یا نا۔"

"دو گی جو اب نہیں کہا تو۔۔۔" بات ادھوری چھوڑی گئی۔

"ہاں۔"

"سعیر کی بیوی ہونا؟"

"ہاں۔" فوراً بولا گیا۔

"پیار کرتا ہے نا؟"

"ہاں۔" سحر میں جکڑا جا رہا تھا۔

"سعیر کی جان ہونا؟"

"ہاں۔" اعتراف کیا گیا وہ لب دبا گیا۔

"ناراض ہونا اپنے سعیر سے؟؟"

"ہاں۔" بھیگی آواز میں بولا گیا جبکہ وہ اسکی گردن ہر جھکا تھا۔

"منائے گا تو مانو گی نا؟"

"ہاں۔" تھوڑا لمبا کر کے بولا گیا جانے کب سے نانا ایویں کیے جا رہی تھی وہ اسکی چالاکی پر عیش عیش کراٹھا اور

شدید پیار آیا اور اسکی گردن پر لب رکھے وہ سمٹ گئی۔

"مناؤں؟"

"ہاں۔"

"اپنے انداز میں نا؟" لب رگڑتے ہوئے بولا تو وہ ہوش میں آئی۔

"نننن۔۔۔ نہیں۔" وہ ہوش میں آکر فوراً پیچھے ہوئی تو وہ زور سے لب دبا کر ہنسی روک گیا اور اسے خود میں بھینچ

گیا۔



پیرس:

وہ رات کے اندھیرے میں ایک بڑے سے کمرے میں لال رنگ کی مدہم روشنی میں ٹیبل پر کچھ تصاویر رکھے انہیں تکتا بھیگی پلکوں سے سیگریٹ پر سیگریٹ پیے جا رہا تھا۔ ایش ٹرے جانے کتنے سیگریٹ پینے کا ثبوت دے رہے تھی ساتھ پڑی سٹر جنگ جسے وہ وقفے وقفے سے خود میں انڈیل رہا تھا۔ اپنا غم غلط کر رہا تھا مگر شاید یہ غم ختم ہونے والا ہی نا تھا۔ وہ بھولے بھٹکے بھی اسے نہیں بھول پارہا تھا۔ رہ رہ کر یاد تڑپاتی اس کے ساتھ بیٹے لمحے یاد آتے وہ تکلیف سے مر جاتا تھا صرف زندہ لاش بن چکا تھا وہ۔ وہ اپنے ماضی میں کھویا ان تصاویر کو جانے کیا ان میں تلاش کر رہا تھا بھیگی پلکیں، کالی آنکھیں، زخمی ہاتھ، زخمی دل وہ ٹوٹ چکا تھا، مر چکا تھا محبت کا زہر اسے آہستہ آہستہ ختم کر رہا تھا مگر کبخت موت بھی نہیں آرہی تھی۔

کون خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جنہیں سچی محبت ملتی ہے بہت کم مگر عشق خراج مانگتا ہے۔ عشق ہو اور غم نا ملے ایسا کہیں نہیں لکھا۔ اس لڑکے کا دل کرتا تھا وہ اسے پکڑے، اس سے پوچھے آخر کیوں اس نے اس کے جذبات، دل کے ساتھ کھیلا؟ آخر کیوں دل کرتا تھا اسے قید کر لے، نامرنے دے، نا جینے دے، نا اپنائے، نا چھوڑے مگر وہ اس وقت یہ سب کرنے سے قاصر تھا۔ وہ کون ہے وہ جان گیا تھا اس کو قید کرنے کا مطلب گھر والوں کو نقصان پہنچانا ہے جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔

وہ اسکی غیر موجودگی کے اعتراف کے باوجود وہ اس سے محبت کے دھوکے میں مبتلا ہے۔ وہ کبھی کبھی دن میں اسکے خیالوں میں کھوئے اسکا نام گنگنا تا مسرتیں حاصل کرتا پھر تا ہے۔ کوئی کیا جانے محبت کا دھوکا کتنا دلکش، دلفریب ہوتا ہے انسان چاہ کر بھی اس سے نہیں نکل سکتا۔ وہ بیٹھا اپنے خیالوں میں گم تھا جب اچانک فون رنگ

ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر فون جو دیکھا تو دو سیکنڈ کے لیے ہی محض چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ فورالپک کر فون اٹھایا تو ہمیشہ کی طرح ڈانٹ اور فکر مند بھری آواز نے اس کی مسکان کو گہرا کیا۔

"کدھر ہو شایان نا آتنا پتہ کہاں بیٹھے ہو تمہیں اپنا آپ بھی یاد ہے کہ نہیں یا پھر بھول گئے ہو ماں باپ بہن بھائی بھی ہیں؟؟"

"ارے میری جان آپ کو بھول سکتا ہوں میں کیسے بھول سکتا ہوں میں آپ سب کو؟"

"کدھر ہو تم؟؟"

"آپ جانتی ہیں جان۔" وہ سامنے پڑی تصویر کو لائٹ سے جلاتا بولا۔

"کب آرہے ہو آخر کب تک شایان تم اپنے آپ سے بیگانہ یونہی اپنوں سے دور رہنا چاہتے ہو کیوں؟؟ واپس آ جاؤ شایان۔"

"کچھ وقت دیں ماں پلیزز۔"

"وقت ہی تو نہیں ہے میری جان یقین کرو واپس آؤ میں تمہاری بہت اچھی لڑکی سے شادی کروادوں۔"

"ماں۔۔۔" وہ بات مکمل ہونے سے پہلے دھاڑا۔ امنہ نے آنکھیں بند کیں۔

"پلیزز ماں کوئی اور بات شادی کی بات نہیں پلیزز میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتا ماں۔ میں اسے بھلا نہیں

پاتا ماں پہلی محبت عشق ہے وہ میرا میں پل پل مرتا ہوں پل پل جیتا ہوں اسکی محبت میں پلیزز ماں مجھے

سمجھیے۔۔۔"

"شایان میری جان چھوڑ دو اسکا خیال جینے نہیں دیتا تمہیں اسکا خیال فریبی تھی وہ۔"

"ماں پلیزز ابھی نہیں معذرت۔" وہ دو منٹ محض اور بات نا کر پایا جب فون کاٹا تھا۔ وہ زور دار دھاڑا اور سامنے پڑے شیشے کے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا اور چیخ چیخ کر اسے پکارا تھا کاش وہ سن پاتی اسے کاش وہ آجاتی اور یہ محض خواب ہوتا۔۔۔

ہے دل یہ میرا

مجھ سے ہر دم ہے پوچھتا

کیوں ہے مجھے تجھ سے اتنی وفا

کیوں تیری حسرت

ہے ہر خواہش سے بھر کر مجھے

کیوں نام تیرا ہی

لیتی زبان

★☆☆☆☆★

پیرس:

وہ ساری رات جاگتا تھا ناسوتا تھا۔ دنیا سو رہی ہوتی تھی مگر وہ جاگتا تھا پوری رات یہ سوچ کر اسے نیند نہیں آتی تھی کہ کوئی چین سے اسکا سکون چھین کر مزے کی نیند اڑا رہا ہے۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ اسے یونہی نہیں

چھوڑے گا۔ اگر چھوڑ دیا کل کو وہ کسی اور کے دل کے ساتھ کھیلے گی، کسی اور کو مہر اپنا کر استعمال کرے گی۔ کتنوں کو برباد کرے گی؟

مجھ کو تو برباد کیا ہے

اور کسے برباد کرو گے

رورو کے فریاد کرو گے

میری وفائیں یاد کرو گے

وہ یونہی ساری رات یہ سب سوچوں میں گم تھا اب جو نتیجہ نکالا تھا وہ یہی تھا کہ وہ عرشہ عرف فامیہ حمدانی کو اغواء کروائے گا، جی ہاں اسے اغواء کروائے گا۔ جو اسکے گینگ میں شامل ہے وہ سب سامنے آئیں گے دشمن کا کوئی ایک بندہ مرے گا وہ سب مرے گا وہ سب مرے گا اور پھر وہی لاش اسکی سر پر اترے گا طور پر نمرہ حمدانی کو بھیجے گا اور شاید وہ یہ جلد کرنے والا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ کیا قہر آئے گا۔

وہ واشروم سے فریش ہو کر باہر آیا ڈارک بلو کلر کی ہائی نیک کے نیچے وہ جینز کی پینٹ پہنے ہالف سلیف شرٹ میں ابھرتے مسلز اسکی باڈی کو چار چاند لگا رہے تھے۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار کر مٹرابیڈ سے مٹر کر کوٹ پکڑا اور وہاں سے نیچے آیا۔ سامنے ملازمہ نے ٹیبل پر جو س کا گلاس رکھا تو فوراً اپنے اندر انڈیلتا باہر بڑھ گیا۔ باہر پورچ میں کھڑی بلیک فور چیونر میں آکر بیٹھا، آنکھوں پر سن گلاسنز لگائے، کوٹ ساتھ والی سیٹ پر سلیقے سے رکھتا آگے بڑھا۔ کچھ دیر میں گاڑی پیرس کی شفاف سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ گاڑی کچھ دیر کی مسافت طے کرتی پیرس کے بڑے سے مال کے آگے رکی۔ وہ اتر کے نیچے آیا اور کوٹ پہن کر درست کرتا آگے بڑھا مال

میں وہ اپنی کچھ ضروری چیزیں لینے آیا تھا۔ وہ اندر کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب سامنے سے تیزی سے آتی ایک حسینہ سے زوردار ٹکرایا۔ رابع کے تمام بیگ زمین بوس ہوئے مگر خود کو بچانے کو شایان کے بازو کا سہارا لیا جو اسکی کمر کے گرد لپیٹا تھا رابع کو سہارا دینے کو۔ وہ ان بیلنس ہوتی منہ کے بل گرتی جھی شایان نے فوراً اسے سہارا دے کر گرنے سے بچایا۔ رابع نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں جبکہ گرنے کے ڈر سے بڑبڑائی۔

"اللہ جی گر گئی۔۔۔" وہ خوف کے مارے بولی جبکہ شایان جس کے ماتھے پر اسے دیکھ کر ہی بل آئے تھے اسکی بڑبڑاہٹ سن کر زور سے لب دبایا اور جان کر اسے نیچے کی جانب کیا وہ ڈر کر آنکھیں پٹ سے کھول گئی۔ سامنے ہی خود کو اس سڑیل، اکڑو، بد لحاظ، بد تمیز انسان کے سہارے پر پا کر رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے فوراً سیدھا ہونا چاہا مگر وہ پکڑ سخت کر گیا۔

"تم۔۔۔" وہ حیرت زدہ بولی تو مقابل کی گرفت اسکی کمر کے گرد ہلکی ہوئی اور ماتھے پر فوراً بل آئے جھی زہر خندہ لہجے میں گویا ہوا۔

"تم نے ہمیشہ کالی بلیوں کی طرح میرا راستہ کاٹنے کی قسم کھائی ہے کیا؟" وہ اسے گھورتا ہوا اسکے چہرے کے بلکل قریب ہوتا بولا تو رابع نے غصے سے گھورتے دیکھا فوراً اسکا حصار توڑتی پیچھے ہوئی۔

"پ کی ہمت کیسے ہوئی شایان قریشی مجھے یا میری ذات کو ایسے لفظ سے مخاطب کرنے کی ہاں؟ میں آپکی کوئی سرونٹ کو ارٹ میں رہنے والی کوئی نوکرانی یا آپکی کوئی امپلائے نہیں ہوں جسے آپ جو بھی کہیں گے میں برداشت کر لوں۔ ایک بات یاد رکھیے گا مسٹر سوکا لڈ شایان قریشی اپنی آکڑ، اپنا غصہ اور اپنی یہ امیری کا دھونس کسی اور پر جمانا آئندہ یوں مجھ سے ٹکرانے پر میرے سے ایک لفظ بھی مخاطب ہوئے تو میں بھول جاؤں گی کہ



آپ سے میرے کوئی پرسنل ٹرمز بھی ہیں سمجھے آپ؟؟؟" وہ انگلی اٹھا کر ایک دم شیرنی بنی غرائی تو شایان نے لمحے بھر کو دیکھا پھر ماتھے پر گہرے بل لیے اسکے قریب ہوا اور نرمی سے اسکی انگلی کو ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دبایا جس سے وہ سسک گئی اور وہ سکون سے مسکرایا جیسے اسکی تکلیف دیکھ کر گہرا سکون ملا ہو۔

"انور کہیں کے چھوڑو میرا ہاتھ۔" وہ اسے جھپکتی بولی شایان نے بازو پکڑ کر اسے قریب کیا۔

"مجھے شوق نہیں ہے تم سے مخاطب ہونے کا محترمہ چاہی کہیں کی اگر تم اپنے یہ گرین کلر کے ٹچ بٹنز کو کھول کر چلونا تو ایسے آتے جاتے کسی سے بھی ٹکراتی نا پھر ونا ہی تمہیں اپنے بارے اور اپنی اس ذات کے بارے میں کچھ سننے کو ملے گا۔ اب تم اپنے طوطے جیسے سبز رنگ بٹنوں کو بند کر کے چلو گی تو یہ سب ہو گا اور زہر لگتے ہیں مجھے وہ لوگ جو اس طرح انکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھوں کی طرح چل رہے ہوتے ہیں۔" وہ بھی زہر خندہ لہجے میں اسے گھورتا بولا تو رابع نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"چابی، بٹن، طوطا؟؟؟" وہ سوچھ کر ہی رہ گئی جبکہ وہ اسکے منہ کے آگے چٹکی بجاتا ایک مخصوص دھن گنگناتا آگے بڑھ گیا۔ رابع نے اسکو مڑ کر گھورا تو وہ آنکھ و نک کر گیا۔

"اتنی ہی زہر لگتی ہوں تو منہ کیوں لگتے ہو؟ زہر تو تم لگتے ہو اپنی زبان، منہ اور انگ انگ سے، دھیان سے کہیں کبھی اس زہر کی لپیٹ میں آکر لوگ مر ہی نا جائیں اور اگر ہم زہر لگتے ہیں تو الرٹ رہو کہیں ہمیں منہ لگاتے لگاتے اپنی جان سے ہاتھ نادھو بیٹھنا۔" وہ بھی اسے اچھی خاصی سناتی خراب موڈ سے آگے بڑھ گئی جبکہ شایان نے اسے غصے سے جاتے دیکھا جہاں آس پاس سب لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ شایان کا مارے غصے کی چہرہ ضبط کرتے ہوئے تھا جو لینے آیا تھا بلکہ الٹے قدم باہر بڑھ گیا۔

"پاگل عورت کہیں کی کیسے محلے کی عورتوں کی طرح لڑ کر گئی ہے نان سینس اڈیٹ۔" وہ خود بڑبڑاتا گاڑی میں بیٹھا اور باہر نکلتا چلا گیا۔

وہ کچھ ہی دن پہلے پیرس کسی کام سے آئی تھی کچھ کیسز دیکھنے اور ڈاکٹرز کی کانفرنس کال کے لیے۔ وہ بے حد خوش تھی جس کیس کے لیے پیرس کے ڈاکٹرز نے اسے بلایا تھا اس نے وہ حل کر دکھایا۔ اسکے ہاتھ میں شفا تھی، بے حد شفا۔ آج بھی وہ کسی کاہارٹ آپریشن کر کے آرہی تھی جو ایک دم ٹھیک ہوا تھا، آپریشن کامیاب ہوا تھا جیسی وہ اب واپسی سے پہلے اپنی ماں اور اپنے لیے کچھ چیزیں لینے آئی تھی مگر اس بد تمیز بندے سے ٹکرا کر اسکا موڈ بے حد خراب ہوا تھا اور اب وہ اسی خراب موڈ سے واپس جانے والی تھی اور دوسری طرف وہی اکڑو شہزادہ جو خود واپسی کے لیے کچھ چیزیں لینے آیا تھا مگر صبح اتنی عزت افزائی کے بعد کچھ بھی کیے بغیر سیدھا گھر کو نکلا تھا مگر ان کو کیا معلوم تھا ابھی قسمت میں ایک اور شدید قسم کی تکرار باقی ہے۔

★☆☆☆☆★

آیان اپنے فارم ہاؤس سے عائرہ کو سعیر کے فارم ہاؤس میں لے آیا تھا۔ اسے باہر آفس وغیرہ بھی جانا پڑ جاتا پیچھے وہ اکیلی رہتی جیسی جب معلوم ہوا کہ سعیر بھی فارم ہاؤس میں ہے تو وہ اسے لیے اسی کے فارم ہاؤس میں آ گیا اب وہ اور زرا کھٹے رہتیں۔ گھر وہ دونوں انہیں خود لے کر نہیں گئے چونکہ ایہا کی ٹینشن اور آئے دن روز کے جھگڑوں سے طبیعت پر اثر پڑ سکتا ہے تو وہ ان دونوں کو دور ہی رکھنا چاہتے تھے۔ زرش کو کچھ بھی معلوم نہ تھا کہ احان ایہا کو لے گیا یا گھر میں کیا۔ چل رہا اگر معلوم پڑ جاتا تو وہ نہایت ٹینشن لیتی جو اس وقت کم از کم اسکی صحت کے لیے اچھا نہیں تھا۔

نارا ضگی تو دونوں کی ہنوز قائم تھی ہاں پر اس طرف معصوم سا آیان تھا مگر اس طرف وہ طوفان ابن طوفان جن زاد سعیر شاہ جو بس جو ٹھان لے وہ کر کے ہی دم لیتا ہے۔ آئے دن اسے منانے کی تگ وہ دو میں لگا رہتا اور کافی حد تک کامیاب ہوا تھا۔ اسے زبردستی خود سے بات کرنے پر مجبور کرتا، اسے ہنسانے کی کوشش کرتا تو وہ سر پیٹ کر رہ جاتی تھی۔ اب ایک نیا خبط ڈھونڈا تھا رازنہ لاؤنج میں اونچی آواز میں سپیکر اور ایل سی ڈی پر گانا لگا کر اس کا جینا اور آرام محال کرتا وہ جیسے ہی باہر دیکھنے آتی تو وہ کوئی بھی بے باک سی لائن بول کر اسے چڑا جاتا جس سے وہ کلس جاتی۔ اب بھی باہر ہنگامہ آرائی سا ماحول تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے سعیر شاہ کی بارات جا رہی ہے جیھی وہ غصے سے لال ہوتی ڈوپٹہ شانوں پر پھیلائے ہلکا بھر اوجو دلیے باہر آئی اور ریلنگ پر ہاتھ رکھے جھک کر نیچے دیکھا جہاں وہ پارٹی سا ماحول بنائے ہیٹ سٹوری کا سونگ انجوائے کر رہا تھا۔ خود ہی جھوم رہا تھا پتہ تھا وہ آئے گی ضرور آئے گی اور ہوا بھی یہ۔ اتنی اونچی آواز پر وہ باہر آئی تو بند آنکھوں سے بھی اسکا آنچل محسوس کر کے وہ مسکرایا۔

"آئیے آپ کا انتظار تھا۔" وہ والیوم میوٹ کر تا بولا زرش نے اسے گھورا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے سعیر شاہ کہاں کا جاہل پن ہے یہ ہاں؟" وہ اوپر کھڑے غرائی سعیر نے اسے دانت دکھائے۔

"کون سا جاہل پن میری جان آپ اس سب کو جاہل پن کہتی ہیں جو میں کر رہا ہوں کیا وہ جاہل پن ہے؟؟"

معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر بولا تو زرش کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے۔

"جی کیا جو آپ بن رہے ہیں وہ معصوم ہے اور کیا آپ معصوم ہیں؟؟" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تو سعیر کو ہنسی آئی جی لب دانتوں تلے دبایا۔

"آپ کو شک ہے؟ جو میں ہوں آپ کو اس کے ہونے پر شک ہے؟" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔ زرش نے اپنا جو تانچے پھینکا جس کو بڑی مہارت سے اس نے کچھ کر کے دوسرے ہاتھ میں تھاما۔

"مجھے آپ کے پورے کے پورے انسان ہونے پر ہی شک ہے سعیر شاہ۔" وہ غصے سے دانت پیس کر بولی تو سعیر نے سر بلند کیے اسے دیکھ کر برواچکایا اور پھر کھڑے ہو کر شیشے کے سامنے جا کر اپنا جائزہ لیا۔ سب سے پہلے اپنے بالوں پر ہاتھ لگایا اور لیٹیٹیوڈ سے گردن ٹیڑھی کیے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور لبوں کا پاؤٹ بنایا پھر اپنے چہرے کو چھوا اور پھر تھوڑا پیچھے ہو کر خود کو دائیں بائیں گھوم کر دیکھا زرش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ کر کیا رہا تھا؟

"یار جان مجھے کیوں میں انسان ہی لگ رہا ہوں نابالوں میں سینگ ہے ناہی کہیں شکل میں کوئی کتے بلی والا فنجر پھر آپ کو کیوں شک ہے؟؟" ہٹ دھرمی کی انتہا سے وہ بولتا اس پر حیرت کے پہاڑ توڑ گیا جبکہ وہ سر پیٹ کر وہی بیٹھ گئی۔

"ہیے زرش سے اٹھو۔" وہ فوراً اسے نیچے بیٹھتا دیکھ کر بولا تو زرش نے اسے نظر موڑ کر دیکھا۔

"دماغ خراب ہو گیا آپ کا سائیکو لیجسٹ کی ضرورت ہے آپ کو۔" وہ وہاں سے کھڑی ہوتی بولی سعیر قدم قدم لیتا اوپر کی جانب بڑھا اور وہ اسے وہیں کھڑی اوپر آتے دیکھتی رہی۔

"اور ایسا کیوں؟" آدھی سیڑھیوں میں کھڑے اسے دیکھتے پوچھا تو زرش نے ساختہ پیچھے کو ہوئی۔

"آپ کو نہیں پتہ کیوں؟ کسی کی توجہ حاصل کرنے کے لیے آپ کتنے لوگوں کا سکون برباد کر رہے ہیں دماغ نہیں چلتا آپ کا عقل نہیں ہے آپ کو؟"

"عقل۔۔۔ ہم عقل تو واقعی نہیں ہے کیونکہ وہ سب تمہیں پیار کرنے میں استعمال ہو جاتی ہے اور پھر دماغ تو صرف تم تک محدود ہے اس پاس کی کوئی سوچ مجھے سوچنے نہیں دیتا۔" اسکے فوراً مڑنے پر وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر آتا آخری سیڑھی سے اس کا دوپٹے کا پلو تھامے پلر کے گرد باندھتا بولا۔ وہ یک دم بوکھلا کر گرتی جب اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اسے تھام کر اسکی ویسٹ کے گرد گھمایا اور اسے پلٹ سے لگایا۔

"چھوڑیں مجھے میں گر جاؤں گی یہ کیا طریقہ ہے؟؟" وہ غرائی جبکہ وہ مسکرایا۔

"تھامنے والے گرنے نہیں دیتے مسز شاہ۔" آخری سیڑھی سے اسکے قریب ہوتے اسکے کان میں سرگوشی کرتا بولا تو زگر گڑبڑا کر خود میں سمٹی۔

"یہ کیا طریقہ ہے آپ ہمیشہ اپنی نہیں کر سکتے چھوڑیں مجھے دور ہوں۔" وہ اس سے دور ہونے کی تگ و دو کرتی بولی سعیر نے ہلکی سے گرپ بڑھائی۔

"کیا ممکن ہے میرے سحر سے خود کو نکالنا، میری گرفت سے آزاد ہونا یا پھر میرے شکنجے سے نکلنا ہمممممم؟؟"

اسکے گال پر انگلیاں رب کرتے بولا تو اچانک سے وہ چہرے کا رخ موڑ گئی جبکہ سعیر کی انگلیاں شرارت کرتی اسکی گردن پر آئیں تھیں۔

"سعیر چھوڑیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔" گہرے گہرے سانس بھرتی وہ بولی تو اس نے فوراً اسے کے گرد سے ہاتھ ہٹایا اور ڈوپٹہ پلر سے آزاد کروایا جس سے آزاد ہوتے وہ گہرے گہرے سانس بھرتی وہیں بیٹھی تھی۔ وہ فوراً وہیں سے ریلنگ پھلانگتا اسکے قریب آیا۔

"واٹ ہسپنڈ ٹویو؟؟؟" اسکا جھکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بے حد پیار سے پوچھا جو پسینے میں تر ہو چکا تھا۔ سعیر نے بغور اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے اور فوراً اسے بازوؤں میں بھرتا کمرے کی جانب بڑھا اور لا کر اسے بیڈ پر اتار افوٹراسائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس تھام کر اسکے لبوں سے لگایا۔ زرنے گھونٹ گھونٹ اپنے گلے میں اتار سعیر نے اسکی کمر تھپتھائی۔

"آریو اوکے؟" اسکے قریب جھکے پیار سے بولا تو وہ سر ہلا گئی۔

"آتم سوری۔" نظریں چڑاتا وہ شرمندہ سا بولا زرنے سے دیکھ کر طنزیہ مسکرائی۔

"گڈ ویری گڈ اور کس لیے سعیر شاہ؟؟؟"

"میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا یا پھر تکلیف پہنچانا نہیں ہوتا۔ میں تمہیں بہت پیار اور لاڈ سے رکھنا چاہتا ہوں مگر

نہیں زرنے تم میرے سر چڑھے جارہی ہو۔"

"واؤ میں سر چڑھ رہی ہوں سعیر شاہ بہت اچھے پہلے پہل خود ہی تکلیف دینا، ہرٹ کرنا اور پھر خود ہی سوری کر

لینا اور خود کو خود ہی معاف کر لینا ویری گڈ۔"

"میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے زرش کہ تمہارا دور ہونا ہی میرے جسم میں سوئیاں چھوٹتا ہے۔ میری سانس بند ہونے لگتی ہے، جنون سرچڑھ کر بولتا ہے مگر نہیں تم نے اپنی کرنی ہوتی ہے اور پھر جب مجھے غصہ آتا ہے تو تمہیں برا لگتا ہے۔"

"واہہ کیا بات ہے آپکی مسٹر سعیر شاہ کب تک آپ اپنی ذات، اپنے غصے کے ہاتھوں مجھے تکلیف پہنچاتے رہیں گے؟ کل کو آپکی اولاد ہوگی وہ بھی آپکے غصے، جنون کی بھینٹ چڑھے گی جو مجھے قطعاً برداشت نہیں ہے سمجھ آپ۔"

"نن۔۔۔ نہیں زرا ایسا نہیں ہو گا میں اسے آنچ بھی نہیں آنے دوں گا کبھی بھی نہیں، ناہی تمہیں ناہی اپنے بچے کو۔ میں۔۔۔ میں خود کو بدل رہا ہوں نازر تمہارے لیے میری جان صرف تمہارے لیے، اپنے مستقبل کے لیے، اپنے ہونے والے بچے کے لیے۔ تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو اولاد تو بڑے بڑوں کو بھی بدل دیتی ہے میں کیا چیز ہوں۔"

"واہہ سعیر شاہ جنہیں محبت ہوتی ہے نابدلنے پر وہ بھی بدل جاتے ہیں، جن کا ارادہ ہو وہ کر کے دکھاتے ہیں اور اثرات نظر آتے ہیں مگر آپ کے بس کی بات نہیں ہے یہ کیونکہ سعیر میں نے آپ سے کہا تھا ناہر رشتے میں کمپر و ما نر ہوتا ہے، محبت ہوتی ہے۔ محبت میں دو شخصیات ہوتی ہیں سعیر شادی دو لوگوں کا بندھن ہیں اور اب ہم دو لوگ یا میاں بیوی نہیں فیملی بننے جا رہے ہیں۔ سعیر شاہ آپکی۔۔۔ آپکی ذمہ داریاں بڑھ رہیں ہیں سعیر آپ کو یہ سب چیزیں زیب نہیں دیتی، اپنے آپ کو کول مائنڈ کریں سعیر شاہ وقت بہت کٹھن ہوتا ہے، بہت

رنگ بدلتا ہے انسان تاحیات ایک سا نہیں رہتا اس لیے اپنے آپ کو ہر چیز کا عادی بنائیں، خود کے اندر سے غصے کو ختم کریں ختم نا سہی کم از کم اسے کم کریں۔"

"زر میں سب سہہ سکتا ہوں ایک ایک بات تمہاری کہی ہوئی ایک ایک لفظ بلکل سچ پر مبنی ہے میں تمہاری کسی بات کی نفی نہیں کرتا میری جان۔" وہ اسکا سو جھاہو اچہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا۔ زرنے لال آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"میں تمہاری خاطر ہر ایک چیز سے لڑنے کو تیار ہوں یہ غصہ کیا چیز ہے مگر زر۔۔۔" سعیر نے لمبی سانس خارج کی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں کئی امید لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی سعیر نے لب بھینچے۔

"سعیر۔۔۔" وہ تھک ہار کر اب اپنی ہی ناراضگی سے اسکے قریب ہوئی اور اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں کیا۔ سعیر نے لب بھینچے تکلیف سے اس لڑکی کو دیکھا اور فوراً اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں کی زینت بنائے اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں قید کیا۔

"کہو میری جان میرے انگ انگ کی سماعت احد ہے بولو۔" وہ بے حد پیار سے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ تھامے بولا کہ ایک اتا ولا آنسو زر کی آنکھوں سے گال پر گر کر بے مول ہو او ہی سعیر شاہ کو تڑپا گیا۔

"کتنی بار کہا ہے انہیں بے مول نہیں کیا کرو۔" اپنے انگوٹھے کے پور سے اسکے آنسو پونچھتا پیار سے بولا تو وہ بے ساختہ اسکے سینے سے آن لگی اور وہی سعیر شاہ کو اپنی جگہ ساکت کر گئی۔ ایک سیکنڈ کی دیری کیے بغیر اس نے زر کی کمر کے گرد بازو گھمائے اور اسے خود میں بھینچا۔



"آپ کو یقین ہے نا مجھ پر سعیر آپ کو پتہ ہے نا آپکی زر آپکے علاوہ کسی کی نہیں ہو سکتی کسی کا ہونا تو دور وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی آپکو یقین ہے نا اپنی زر پر؟" وہ روتی ہوئی اپنے عشق کی داستان رقم کرتے ہوئے اسے لاجواب کیے گئی۔ سعیر کی گرفت اسکے گرد سخت ہوتی چلی گئی۔

"مجھے آنکھیں بند کر کے اپنی جان، اپنے وجود کے حصے پر یقین ہے سعیر کی جان میں جانتا ہوں تمہاری زندگی میں آنے والا میں پہلا اور آخری مرد تھا ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ میں جانتا ہوں میری جان کہ تم میرے علاوہ کسی کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں یہ بھی جانتا ہوں مجھ سے کئی زیادہ وفا اور محبت تم کرتی ہو مجھ سے ایک ایک بات سے واقف ہوں میں میری جان۔"

"پھر بھی اس دن آپ کو کوئی خدشہ تھا یا کوئی شک جو آپ نے بھرے بازار میں مجھے رسوا کر کے تھپڑ لگا دیا۔" وہ ہیچکیاں سموئے لہجے میں گویا ہوئی سعیر شاہ کو اپنا آپ بے دم ہوتا محسوس ہوا جیسی نفی میں سر ہلانے لگا۔

"ہرگز نہیں میری جان بلکل نہیں شک کی گنجائش نا پہلے تھی نا اب ہے مگر تم جانتی ہو مجھے جھوٹ، فریب، دھوکا، مکاری اس سب سے اتنی نفرت ہے کہ ان کا نام سنتے ہی میرے زوایے بدلنے لگتے ہیں حلق تر کڑوا ہوتا ہے۔ میں سعیر شاہ دھوکا، جھوٹ، فریب سے پاکیزہ شخص اپنے آس پاس اس سب کو برداشت نہیں کر سکتا۔ غلط بات اور جھوٹ تو میں اپنی ماں کا بھی برداشت نہیں کرتا زور پھر اس دن تم نے مجھ سے جھوٹ کہا جھوٹ بول کر میری آنکھوں میں دھول جھونک کر باہر گئی یقین جانو اگر ایک مرتبہ سچ بول دیتی نا تو میں خود لے کر جاتا اگر تمام بات بتا دیتی مگر تم نے جھوٹ کا سہارا لیا جس کی بنا پر مجھے بھڑکا یا بھی گیا میرا شاید ہی رد عمل

اتنا شدید ہوتا مگر سچ جان کر تمہیں وہاں دیکھ کر دماغ گھوم گیا تھا میرا جس کے لیے میں آج بھی تمہارے آگے  
شرمندہ ہوں میری جان مجھے معاف کر دو معاف کر دو اپنے سعیر کو زر۔۔۔"

زرنے لال بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا اور فوراً اسکے ہاتھ تھامے اور نفی میں سر ہلایا۔

"ن۔۔۔ نہیں سعیر نہیں معافی نہیں چاہیے سعیر بھروسہ چاہیے آپکا اتنا کہ کوئی کچھ بھی کہے، کچھ بھی سچ بھی ہو  
مگر جب تک آپ میرے منہ سے ناسنیں آپ اس پر یقین ناکریں بلکل میری طرح بس اور کچھ نہیں چاہیے  
سعیر پلیز زر ز آپ وعدہ کریں مجھ سے ایک وعدہ آپ آئندہ کسی کی باتوں میں نہیں آئیں گے چاہے وہ کتنا ہی سچا  
کیوں نا ہو جب تک آپ میرے منہ سے سچ ناسن لیں آپ کسی پر یقین نہیں کریں گے اور میں زرش سعیر شاہ  
آپ سے وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی کسی بھی قسم کا جھوٹ نہیں بولوں گی چھوٹی سی چھوٹی بات آپ سے  
شئیر کروں گی آپ کو بتاؤں گی بڑی سے بڑی پر اہلم بھی آئی پر اہمس سعیر۔"

سعیر اسے دیکھ کر مسکرایا اور سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔

"آئم پراوڈ آف یو میری جان آئی لو یو سوچ اور ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ جیسے آپ نے کہا ویسے ہی یہ نا چیز  
کرے گا۔ آپکا حکم سر آنکھوں پر۔" وہ اسکے گھنے بالوں پر لب ٹکائے بولا تو وہ اپنے بازو اسکے گرد لپیٹ گئی۔



سعیر اور زر اپنے کمرے میں اپنے ہی تماشے میں مگن تھے جب نیچے سے بیل کی آواز پر زر کا چلتا ہاتھ رکا جس  
ہاتھ میں تکیا تھا اور وہ دونوں اس وقت لگاتار کشن فائٹنگ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ اسکی بات نہیں مان رہا تھا

اور زر کو ہر حال میں وہ ضد پوری کرنی تھی اور وہ کوئی اور نہیں باہر کے گندے موموز کھانے کی ضد تھی جو کم از کم وہ پوری نہیں کرنے والا تھا اس کی صحت کے لیے گندا اور خراب تھا۔

"یہ کون آیا اس ٹائم سعیر؟؟" وہ سامنے بالکونی میں جاتی بولی جبکہ سعیر بھی اس کے پیچھے لپکا۔

"ڈاکٹر۔۔۔" وہ وہی کھڑے بڑبڑائی سعیر نے اسے دیکھا۔

"کون آیا ہے زر؟" وہ پیچھے کھڑا ہی بولا زر نے اسے دیکھا۔

"آپ کو کوئی تکلیف آئی ہے کیا؟؟" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر بولی سعیر نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کونسی تکلیف؟؟" وہ حیرت سے گنگ بولا زر ش اونچا ہنسی جبکہ سعیر اسے گھورتا سا سٹیڈ پر کرتا آگے آیا جہاں اب ڈاکٹر کو آیان اندر لے کر آ رہا تھا۔

"ڈاکٹر یہ کیوں آئی ہے اور بھائی کے ساتھ؟؟" وہ خود سے ہی استفسار کرتے بولا زر نے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا سوٹ ہارٹ؟؟" وہ مزے سے بولی سعیر نے دوبارہ اسے گھورا۔

"جھے تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی ڈارلنگ البتہ آپ کو کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے جو چلتی زبان کو پیش آ رہا ہے بار بار۔"

"نونو ہنی ایسا تو کچھ نہیں ہے آپ کو کس نے کہہ دیا سوٹ ٹیڈی بیئر۔" وہ آنکھ ونک کرتی ہوئی اسے چڑاتی بولی وہ ہتھے سے اکھڑا۔

"کیا ہے زر کہاں سے لگتا ہوں تمہیں میں بھالو؟ خود تم جو بے بی ایلینٹ بنی پھر رہی ہو اسکے بارے میں کیا خیال ہے؟" وہ اسکے بھرے وجود پر چوٹ کرتا بولا وہ اپنی جگہ سے اچھلی۔

"سعیر شاہ۔۔۔" وہ چیخ کر اسکی جانب بڑھی جبکہ وہ جھٹکے سے اسے ڈاج دیتا باہر کی جانب لپک گیا آیان کے کمرے کی جانب۔ زرش نے اسکے پیچھے ہی رکھ کر تکیا پھینکا اور خود بھی اسکے پیچھے گئی۔

وہ دونوں ہی آپس میں ایک دوسرے کو نئے نئے القابات سے نوازتے نیچے آئے جہاں باہر آیان ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔ سعیر آکر اس سے ٹکرایا آیان دھکا کھا کر پیچھے کی جانب لپکا۔

"اندھا ہو گیا ہے کیا؟؟؟" آیان اپنا بازو مسلتا بولا جبکہ سعیر نے ماتھا سہلایا۔

"یہی سوال میں آپ سے کروں تو؟" وہ گھور کر بولا آیان نے اسے مزید گھورا۔

"کیا تکلیف ہے؟؟؟" آیان نے کمر پر ہاتھ رکھے پوچھا تو سعیر نے اسے دیکھ کر ابرو اچکائے۔

"ریٹلی؟ ڈاکٹر آپ بلا رہے ہیں تکلیف مجھے ہوگی خیریت اس ٹائم ڈاکٹر؟"

"ہاں وہ عائرہ اسکی طبیعت خراب ہوگئی ہے اچانک پتہ نہیں ابھی ڈاکٹر آتی ہے تو پتہ چلے گا۔"

"اچانک خیریت؟" زرنے پریشانی سے پوچھا تو آیان نے کندھے اچکائے مگر دل ہی دل میں وہ کسی اچھی اور بڑی خبر کی دعا گو تھا کہ قسمت اس پر بھی مہربان ہو جائے۔ کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر عائرہ کا چیک اپ کیے باہر آئی۔

آیان ان کی جانب لپکا۔ وہ جو بے حد خوشی کی خبر سننے کو منتظر تھا مگر اس بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

"کچھ خاص نہیں مسٹر آیان جسٹ آپ کی وائف کو فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے میک شیور آپ انکا خیال رکھیں اور آپ کل میرے کلینک وزٹ کریے گا مجھے تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔"

ڈاکٹر کے منہ سے وہی الفاظ سن کر اسکا دل ڈوبا عرصہ دراز ہو گیا تھا شادی کو ہر ایک کی گود بھر آئی تھی سعیر کے ہاں بھی اللہ کی رحمت تھی اور عالیان کے ہاں بھی مگر شاید اللہ اس سے ناراض تھا۔ صحیح کہتے ہیں اللہ حقوق اللہ معاف کرتا ہے حقوق العباد نہیں شاید عائرہ اس سے ناراض تھی جی جی خدا کی رحمت سے مایوس تھا مگر اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ آیان اس سب سوچوں میں گم تھا سعیر نے سراٹھا کر اسے دیکھا۔

"بھائی ڈاکٹر کچھ کہہ رہے ہیں آپ سے سن رہے ہیں آپ؟؟" وہ اسے ہلاتا بولا آیان ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

"جی سوری کچھ کہا آپ نے ڈاکٹر؟" آیان لب کاٹتا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔

"دیکھیے مسٹر آیان میں اچھے سے جانتی ہوں اس وقت آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ کل میرے کلینک آئے گا مسز عائرہ کو لے کر مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے۔"

"شیور ڈاکٹر آئی ول وزٹ ٹویو۔" وہ ہلکا مسکرا کر بولا۔ ڈاکٹر آگے بڑھ گئی جب سعیر اسکے سامنے آیا جو بہت اچھے سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ محسوس کر رہا تھا۔

"کیا ہوا بھائی آپ پریشان ہیں کوئی خاص بات؟"

"نہیں کچھ نہیں بس یونہی فکر نہیں کرو۔" وہ کہہ کر آگے بڑھا جب سعیر نے اسکا بازو تھاما۔

"آپ مجھ سے نہیں چھپا سکتے بھائی بتائیں کیا بات ہے؟؟" وہ اسے لیے سائیڈ پر ہوا جب زر اندر عائرہ کی جانب بڑھی۔

"کیا ہے سعیر کچھ بھی تو نہیں ہے کیوں پیچھے پڑ گیا نہیں ہے کچھ۔" وہ چڑچڑے انداز میں بولا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں مان ہی نہیں سکتا بولے کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا آپکو یا کوئی اور بات تنگ کر رہی آپکو؟" آیان نے اسے دیکھا جو اچھے سے اسے جانتا تھا اور اسے دیکھتے لب کاٹا سعیر نے اسے گھورا۔

"آپ زر تو ہیں نہیں یا سامنے آپ عائرہ بھابی یا میں آیان تو ہوں نہیں جو لب آزاد کروا کر کہوں یہ نہیں کرو جان۔"

"بکواس نا کر سعیر پاگل آدمی۔" وہ بھی ہلکا ہنس کر بولا تو سعیر مسکرایا۔

"کیوں اداس ہیں یا اس لیے کہ ابھی تک آپ کو اولاد کی نوید نہیں ہے؟ کم آن بھائی ہر ایک کے ہاں رحمت برکت کا ایک ٹائم فکس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں آپ مایوس کیوں ہو رہے ہیں جلد یا بدیر آپکو اللہ ضرور اس خوبصورت نعمت سے نوازے گا۔ میں جانتا ہوں یہ بہت خاص نعمت ہے لوگ اسکے لیے کئی منتیں مرادیں مانگتے ہیں دور دور تک کا سفر کرتے ہیں مگر بھائی آپکو یوں مایوس نہیں ہونا چاہیے آپ کو اللہ پر یقین ہے نا اللہ آپکو ضرور نوازے گا اور پھر جو میرا وہ آپکا ہی تو ہے ہمیشہ سے اس لیے میری اولاد پر سب سے پہلا حق اسکے بڑے پاپا کا ہو گا یعنی آپکا فکر نہیں کریں اور نا امید نہیں ہوں اللہ سے امید رکھیں وہ بہت رحیم اور کریم ہے جلد آپکی امید بھر آئے گی۔"

بات تھی یا سکون کا ایک جھونکا جو آیان کے دل کو پر امید اور پر سکون کر گیا جیسی وہ اسکے گلے لگ گیا۔

"بڑا ہو گیا شیر میرا چھوٹا سعیر آتم پر اوڈ آف یو انشاء اللہ اور ہاں تمھاری اولاد پر پہلا حق تو میرا ہی ہو گا آفر آل میں بڑا بھائی اور بڑا باہوں اسکا میرے پر جانا چاہیے۔"

"ہرگز نہیں لیٹ لطف لوگ آپ لوگ میرے پر جائے گا میرا بیٹا فاسٹ سروس بچہ۔" وہ آنکھ ونک کرتا بولا  
آیان نے اسے فٹے منہ کا اشارہ کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔



وہ کچھ ہی دیر میں اندر عازرہ کے پاس آیا جہاں اب زرا سے فریش جو س دے رہی تھی۔ آیان کو دیکھ کر وہ گلاس لے کر باہر بڑھ گئی۔ آیان آکر اسکے پاس بیٹھا اور اسکی میڈیسن نکالنے لگا۔

"کیسی طبیعت ہے عازرہ؟" آیان نے میڈسن اسکے ہاتھ میں تھماتے پوچھا۔ وہ محض سر ہلا کر بہتر میں جواب دے گئی آیان نے اسے دیکھا۔

"کب تک عازرہ کب تک یون چپ کا روزہ رکھے بیٹھی رہو گی؟ کب تک یوں زندگی بسر کرو گی کہ میری زندگی کا وقت ختم ہو جائے تب تک؟؟"

"آپ کیوں مجھے تکلیف دیتے ہیں کیونکر آخر کیوں ہر وقت اپنے لفظوں اور اپنے اعمال سے۔۔۔" عازرہ نے لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا آیان نے زور سے آنکھیں میچ کر چہرہ مڑا۔

"کتنی بار معافی مانگی ہے عازرہ میں نے تم سے اپنے ہر عمل کی اتنی بار معافی مانگنے سے خدا بھی معاف کر دیتا ہے مگر تم کیوں مجھ پر رحم نہیں کھا رہی۔ میرے آنسو میری تکلیف نہیں دکھ رہی تمھیں؟"

"خدا بہت مہربان ہوتا ہے آیان شاہ وہ تو ایک توبہ پر سارے گناہ دھو دیتا ہے پر بندہ بہت عجیب ہے مجھے چاہ کر آپکا وہ رویہ نہیں بھولتا آیان میں کیا کروں؟"

"میں کیا کروں کہ تمہارے دماغ سے وہ سب نکال کر باہر پھینک دوں آخر کتنا کروں عائرہ تم مجھے معاف کرو میں تمہارے خیالات سے بھی لڑ جاؤں میرے بس میں ہو تو مجھے ایک دفعہ میری پہلے والی عائرہ لٹا دو۔"

"نہیں آیان آپ یوں خود کو مجھ سے یوں معافی مانگ مانگ کر پلیرز مجھے شرمندہ مت کریں۔ کیوں جھکا رہے ہیں آپ خود کو؟ آپ جانتے ہیں آیان میں آپکو معاف کر چکی ہوں آج سے نہیں اس دن سے ہی جس دن آپکو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ جی ہاں آیان مگر آیان آپکو یہ احساس ہے کہ آپ نے کیا کیا؟ آپکو کیا سبق ملا اس ناراضگی، اس واقعے سے؟ سبق حاصل کریں انسان غلطیوں سے سیکھتا آپ خود سوچیں آیان ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ آپ مجھے اس قدر ریلکسیس یا کفرٹ دیں کہ میں بلا جھجک آپ سے کوئی بات کہہ سکوں آیان۔ اگر آپ پہلے دن جس دن میں نے آپکو اپنی زبان سے مصطفیٰ کے بارے میں بتایا تھا آپ نے اس دن ہی مجھ سے شدید ناراضگی کا اظہار کر کے مجھے ڈرا دیا کہ میں آپ سے کوئی بھی غیر ضروری بات نہیں کر سکتی۔ کیا ایک بیوی کو اپنے شوہر سے اتنا بھی کفرٹ نہیں ملنا چاہیے کہ وہ ہر ایک بات کہہ جائے؟ کیوں آیان آپ سوچیں آیان آج ہم میاں بیوی ہیں کل ہم فیملی بنیں گے ہماری بیٹی بیٹا ہونگے اور جوانی میں اکثر اوقات بچے یا بچیاں کوئی ایسی بات کر جاتے ہیں کہ ان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں تو کیا آپ اللہ نا کرے اگر کل آپکی بیٹی کسی سے محبت کر بیٹھتی ہے تو کیا آپ اسے یونہی سزا دیں گے؟ اسے مار پیٹ کر نیر ومانٹڈ بن کر گھر بٹھالیں گے؟ اس پر پابندی لگا دیں



گے؟ بتائیں آیان اسے اتنا ڈرا دیں گے کہ وہ اپنے باپ سے کوئی بات نا کر سکے؟" وہ بول کر لمحے بھر کو چپ ہوئی۔

آیان نے حیرت سے اسے دیکھا کچھ غلط تو نا تھا کل کو اگر بچی پیدا ہوتی ہے تو کیا وہ اس ڈر سے اسے قتل کر دے گا؟ کیا وہ اسکے نصیب، اسکی غلطی سے ڈر کر اسے گھر میں قید کر لے گا؟ نہیں وہ ایسا کیونکر کرے گا بیٹی تو اسکی محبوب اولاد ہوگی اسے جتنی خواہش وہ چاہتا ہے کہ اسکی پہلی اسکی کیا سعیر کے لیے پل پل وہ بیٹی کے خواہش کرتا ہے تو کیا وہ اچھا باپ بن پائے گا؟ اسکی باتیں سن کر اسکا جسم کانپ گیا۔ کیا وہ اپنی بیوی کو ڈرا دھمکا کر ساری زندگی رکھے گا؟ کبھی اسے اتنی چھوٹ نہیں دے گا وہ اس سے بات کر کے سچ بتا کر جائے ہمیشہ یو نہی کرے گا؟ نہیں۔۔۔

" اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں کو اتنی چھوٹ دیں اتنی سپیس دیں والدین کہ وہ کم از کم اپنی ہر بات آپ سے کھل کر کر سکے کم از کم ایک ماں اپنی بیٹی، ایک بیسٹ فرینڈ ایک ماں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا اور بیوی کا سچا اور پکا دوست اسکے شوہر سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی غیر یا باہر کے بندے کو آئیڈیل سمجھ کر ہر بات اس سے شنیر کرنے کے بجائے اپنی ماں سے کرے، ایک بیوی اپنے شوہر سے کرے کبھی انہیں جھوٹ بولنے کا موقع نا ملے کیونکہ وہ جانتی ہوں کہ کم از کم انکا باپ، انکا شوہر یا انکی ماں ان کو سننے کے لیے ہے، وہ اسکا حل نکالنے کو ہے۔ اتنا ڈرا یا جائے کہ وہ ڈر کر سہم کر غلط قدم اٹھائیں۔ میں نے، آپ نے معاشرے میں بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو اس ڈر اور ماحول کو دیکھ کر بیٹیوں، بیویوں پر پابندیاں لگا دیتے ہیں، انکا گھر سے نکلتا بند کر دیتے ہیں، تعلیم بند کر دیتے ہیں۔ میٹرک کر لیا گھر بیٹھ جاؤ ہانڈی چولہا سنبھالو یہی آگے کام آئے گا اور انہیں

بچیوں کو ان ماحول سے تنگ آکر، بیزار آکر میں نے اپنی آنکھوں سے غلط قدم اٹھاتے بھاگتے دیکھا ہے جی ہاں میں نے انہیں بچیوں کو راتوں کو بھی موبائل فون پر لوگوں سے باتیں کرتے سنا اور انہیں بیویوں کو راتوں کو یا شوہر کی غیر موجودگی میں بہت سے غلط کام کرتے دیکھا، جھوٹ بولتے دیکھا۔ خدارا بچیوں پر نظر رکھیں، اپنی بیوی کو محبت دیں انہیں اتنا کم فرٹ زون دیں کہ وہ آپ سے بات کر سکیں، آپ سے ایک ایک بات کہہ سکیں۔ اپنی بچیوں پر سختی کریں ان پر اصول لاگو کریں مگر حد میں رہ کر بے حد نہیں کہ وہ مجبور ہو جائیں۔ اتنی کھلی چھوٹ نادیں ناہی انہیں زیادہ قیدی بنائیں کہ وہ آپ کو ہی ڈانچ دے جائیں۔"

"ہرگز نہیں ایسا نہیں کر سکتا میں عائرہ بلکل نہیں میں۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں میری بیٹی ہو وہ مجھے اپنا دوست سمجھ کر ایک چھوٹی سی چھوٹی بات مجھ سے کرے، مجھ سے اپنی ہر بات سنیں کرے۔ میں باپ کم دوست زیادہ بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میں کتنا غلط کر رہا تھا تمہیں سب سے چھپا کر رکھنے کے لیے میں غلط طریقہ اپنا رہا تھا۔ بھول گیا تھا حیا شرم آنکھوں میں دل میں ہوتی ہے وفاتو انسان کے خون لہو میں ہوتی ہے۔ اپنا دامن پاک ہو تو کوئی آپ کو نہیں ورغلا سکتا، آپ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔ میری آنکھیں بند تھیں مگر نہیں عائرہ تمہاری ناراضگی جائز تھی آج مجھے تمہاری ناراضگی کے پیچھے چھپی وجہ اسکا اصل مقصد پتہ چلا مجھے معاف کر دو میری جان آتم ریلی سوری۔" وہ نم آنکھیں لیے بے حد پیار سے بولا عائرہ مسکرا دی۔

"نہیں ایان معافی نہیں مانگیں اور مجھے خوشی ہے کہ میری اس ناراضگی سے آپ کو سمجھ آیا، آپ نے کچھ سیکھا، آپ نے میری بات سمجھی آیان۔ مجھے امید ہے کم از کم آپ دوبارہ یہ بات نہیں کریں گے۔ غصہ حرام ہے آیان غصے میں کیا گیا فیصلہ صرف تباہی مچاتا ہے آیان۔ اپنی سوچ بدلیں ایک انسان سوچ بدلے گا وہ سو انسان کو

بدل پائے گا تبھی بدلے گا ہمارا یہ معاشرہ، تبھی بنے گا ایک کامیاب پاکستان ورنہ یہ قوم بہت پیچھے جا چکی ہے جسے واپس لانا مشکل نہیں ناممکن ہے جب تک انکی سوچ نہیں بدلے گی۔"

"آئم پراوڈ آف یو آئی ریلی لویو۔" آیان نے اسے زور سے خود میں بھینچا اور وہ اس میں سکون ڈھونڈتی ساری ناراضگی بھلا گئی۔

★☆☆☆☆★

☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا وقت تھا وہ پیرس کی شفاف سڑکوں پر چلتی ایک بی ایم ڈبلیو میں وہ اب تک برے موڈ میں مبتلا جانے کیا کیا سوچتی آگے بڑھ رہی تھی جب اس کا فون رینگ ہوا۔ دوسری بیل پر بری طرح موڈ آف کے ساتھ اس نے فون اٹھایا اور کانوں سے لگایا اور محض دو سیکنڈ میں اسکے پھولے گلابی چہرے کے بگڑے زاویے نرم پڑے اور موم کی پتیوں کی مانند لبوں پر بے حد میٹھی اور جان لیوا مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"کیسی ہے میری حسین بیٹی؟" کنول چودھری کی میٹھی آواز جب اسکے کانوں میں گونجی تو موڈ بے حد فریش ہوا تھا۔

"بالکل ٹھیک میری جان آپ کیسی ہے حسین بیٹی کی حسیں ماما؟؟؟" وہ جان لیوا انداز میں بولی تو کنول گہرا مسکرائیں۔

"بالکل ٹھیک سو کب آرہی ہیں اپ ڈاکٹر رابع چودھری؟؟؟"

"بس آپ سو جائیں صبح آنکھ کھولتے ہی آپکی بیٹی آپکے سامنے ہوگی میری جان۔"

"واقعی تم واپس آرہی ہوں رابع؟؟؟" کنول نے جوش سے پوچھا وہ کھکھلائی۔

"جی جانم آرہی ہوں واپس کچھ ہی دیر میں اور ایک بڑا سرپرائز لے کر آرہی ہوں سو ویٹ فاراٹ۔" وہ چہکتے ہوئی بولی کنول نے آئی برواچکائے اور گھر کے اندر داخل ہوتے سن گلاسز اتار کر بیگ جو ٹیبل پر موجود تھا اس میں رکھتے صوفے پر براجمان ہوئی۔

"سرپرائز؟؟؟"

"کیسا سرپرائز رابع؟؟؟ کیا سرپرائز ہے؟؟؟"

"ارے سر پر اترتا دیا تو پھر کیسا سر پر اتر ویٹ فاراٹ بہت بڑا آپکی لائف کا سب سے بڑا تحفہ میں نے بہت سال اس وقت کا انتظار کیا اب بس انتظار کریں میں آکر بتاؤں گی۔"

"ائف ایک تو یہ لڑکی اچھا ٹھیک ہے آئم وٹینگ فار یو اینڈ یور سر پر اتر انتظار رہے گا مجھے میری بیٹی کا۔"

"او کے مام لو یو اینر پورٹ آگیا میں رکھتی ہوں آپ اپنا خیال رکھنا ملتے ہیں۔"

"شیور بیٹا ٹیک کیئر آف یور سیلف لو یو ٹو۔" کنول نے کہہ کر فون کاٹا اور واپس پر لگی تصاویر کو دیکھ کر لمبا سانس کھینچا اور نفی میں سر ہلاتی وہ فون سائیڈ پر رکھ کر گہری سوچھ میں چلی گئی۔

وہ اپنی گاڑی سے اتر کر تمام سامان اپنے ساتھ لیتی آگے بڑھی جہاں ایک اور شخصیت اسکی منتظر تھی۔ وہ آج بہت عرصے بعد کامیاب ہوئی تھی جو وہ چاہتی تھی وہ کر دیکھا تھا اس نے اب اس شخص کو واپس اپنی ماں کے سامنے لا کر کھڑا کرنا اس کا چیلنج تھا اور آج اس نے پورا کیا جو کئی سال پہلے جس شخص کو وہ خود اپنی ماں سے جدا کر گئی تھی وہ کوئی اور نہیں اسکا باپ تھا جس کی اپنی غلطی اپنے گناہوں کی وجہ سے راجع اسکے شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اپنی ماں کی اذیت کو ختم کرنا چاہتی تھی مگر بیٹی تھی۔ کس بیٹی کو اچھا لگتا باپ کے بغیر دنیا میں جینا وہ تو کنول تھی جس نے ماں اور باپ دونوں کا پیار اسکو دیا اسے پڑھایا لکھایا اور اس مقام تک پہنچایا۔

وہ اپنی انہی سوچوں میں گم اندر کی جانب بڑھی جب وہ سامنے مسکراتے کھڑے زرباب چودھری اسکو آتے دیکھ رہے تھے انکو دیکھ کر رابع کے چہرے پر سایہ لہرایا مگر بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کیے وہ اپنے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لیے ان تک آئی اور انہیں انکی ٹکٹس اور پاسپورٹ تھمایا۔

"یہ لیجیے آپ کی فلائٹ گھنٹہ لیٹ ہے ایک ہی فلائٹ کی ٹکٹس نہیں لے سکی جگہ نہیں تھی میں ایک ہی سیٹ پر ایڈجسٹ کر لوں گی آپ دوسری فلائٹ پر آئیے گا ٹائمنگ اور سیٹ نمبر سب موجود ہے۔" وہ نگاہیں چراتی ہوئی ادھر ادھر دیکھتی بولی تو زرباب صاحب مسکرائے۔

"میری بیٹی ہوا تے سال دور ہو کر بھی تمہیں اچھے سے جانتا ہوں رابع پتہ ہے تم میرے ساتھ نہیں جاسکتی کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں ڈونٹ وری اور فکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں نے وعدہ کیا میں آؤں گا میں ضرور آؤں گا تم جاؤ تمہاری فلائٹ لیٹ ہو رہی ہے۔" وہ شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے بولے رابع نے زور سے آنکھیں میچیں آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی۔ لمبی گھنی پلکیں بھگیں وہ فوراً سے رخ موڑ کر سر ہلاتی آگے بڑھی جب پھر رکی اور پیچھے دیکھا۔

"فضول سوچوں کو جھٹک دیجیے غلط فہمی گھرا جاؤ دیتی ہے پلین کی سیٹس فل تھیں اسلیے یہ کرنا پڑا سوری اور اگر بہت عرصہ پہلے یہ ہاتھ میرے سر پر موجود ہوتا اس کا سایہ ہوتا تو آج آپ اور میں ان کی طرح جا رہے ہوتے نا

کہ یوں الگ الگ ایک دوسرے سے انجان بنے نہیں۔ " وہ انگلی کا اشارہ کرتی سامنے سے جاتے کسی باپ اور بیٹی کی جانب کرتی بولی جو اپنی بیٹی کو اپنے حصار میں لیے بے حد شفقت اور پیار سے آگے بڑھ رہے تھے۔ زرباب چودھری نے اس کے اشارے کی جانب نگاہ اٹھائی تو انکا دل ڈوبا تھا۔ انھوں نے اذیت سے اسے دیکھا جس نے جانے کتنی حسرتوں سے اپنی زندگی کاٹ ڈالی، ہر ایک باپ بیٹی کو دیکھ کر جانے کتنی آپس کے دل سے نکلتیں ہو گئی۔ زرباب کی آنکھوں سے کئی اتاوا لے آنسو گر کے ان کے چہرے کی زینت بنے جبکہ رابع خود پر جبر کیے وہاں سے بھاگ کر بورڈنگ میں چلی گئی۔

بورڈنگ چیکنگ کے دوران لگاتار وہ آنسو بہاتی آگے بڑھتی جا رہی تھی شاکنگ پنک کلر کی ٹیل گون شرٹ اور سفید کیپری میں موجود میں چھوٹی سے لڑکی اپنے اوپر ڈاکٹری کوٹ پہنے اور چہرے پر لگائے ماسک براؤن بال کھولے چھوڑے اپنی گہری جھیل سے سبز آنکھوں کی رونمائی کرواتی جو اس وقت رونے کی وجہ سے سرخ پڑ چکیں تھیں اور بے انتہا خوب صورت لگ رہیں تھیں کہ کوئی بھی انہیں دیکھ کر ڈوب سا جائے۔ وہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک ایک چٹانی جانے پہچانی خوشبو نما انسان کی کمر سے ٹکرائی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا جو کاؤنٹر پر اپنے ٹکٹس اور پاسپورٹ چیک کروا کر آگے بڑھنے لگا تھا ماسک سے چہرہ اچھپانے کی وجہ سے شایان کو وہ پوری نظر نا آئی مگر ہاں اسکی آنکھیں جو کم از کم اس جہاں کی نا تھی وہ دیکھ کر اچانک سے اسکے ماتھے پر بل آئے شایان نے نفی میں سر ہلاتے اسے دیکھا بلکہ گھورا تو آج وہ اس

سے نظریں ملائے بغیر کچھ بولتی اپنے انسو پونچھتی آگے بھاگ گئی۔ شایان کو کچھ غیر معمولی سا ضرور محسوس ہوا آنکھوں کے پردے پر وہ لال ہوتی سبز آنکھیں لہرائیں تو آنکھیں پھاڑے اسکی پشت کو دیکھا۔

"حیرت ہے آج کچھ بولی نہیں یہ رو رہی تھی؟" خود سے ہی مخاطب ہو کر استفسار کرتے بولا مگر فوراً سر جھٹک کر اپنی ٹون میں واپس آیا۔

"میری بلا سے روئے، ہنسے، قہقہے لگائے، سر کس لگائے تمہیں کیا شایان قریشی بھاڑ میں جائے محلے کی لڑاکا عورت اچھا ہے منہ نہیں لگی ورنہ یہاں بھی شروع ہو جاتی۔" وہ بھی بڑبڑاتا آگے بڑھا اور پلین کی جانب بڑھ گیا۔

راج کچھ ہی دیر میں آگے بڑھتی جہاز کے اندرونی حصے سے داخل ہوتی اپنی سیٹ ڈھونڈتی ہوئی اپنی مقرر کردہ سیٹ نمبر پر آکر کھڑی ہوئی۔ اس نے ایک ہی سیٹ بک کروائی تھی وہ وہاں آکر کھڑی ہوئی اور بہت احتیاط سے اپنا سامان اوپری حصے میں رکھ کر سکون سے اپنی جگہ پر بیٹھ کر آنکھیں موند گئی اور گہری سوچ میں چلی گئی جس سے اب شدید قسم کا سرد کھنے لگا تھا۔



رائج کنول چودھری کی اکلوتی اولاد تھی جو شادی کے کافی عرصہ بعد انکے ہاں ہوئی۔ کنول کی شادی کو کئی سال بیت گئے انکے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ زرباب چودھری ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ کنول اچھے اخلاق کے ہونے کے ساتھ بہترین شکل صورت اور بہترین کردار کی بھی مالکہ تھیں بلکہ ہیں۔ ان کی رائج میرج تھی مگر کنول کی محبت اور اپنایت نے انہیں اپنی طرف راغب کیا اور وہ ان سے محبت کرنے لگے۔ کچھ نکاح کی طاقت بھی تھی مگر کنول کی کچھ قسم کی کامپلیکشن کا شکار ہونے کی وجہ سے وہ اتنے عرصے بعد انہیں اولاد نہ دے پائی جس پر کنول کی ساس اور نند نے انہیں طعنے مارنا شروع کر دیے کہ وہ بانج ہیں انکے گھر تو جب سے وہ آئی ہیں ہمیشہ منحوسیت ہی ہوئی ہے جس سے وہ تنگ آچکیں تھیں۔ وہ تو اس حد تک چلی گئیں کہ اولاد سات آٹھ سال نہیں ہونے کے بعد انہوں نے زرباب چودھری کی دوسری شادی کا فیصلہ کیا مگر خدا کی کرنی یوں ہوئی کہ کنول کی گود بھر آئی اور وہ بات وہیں دفن ہو گئی۔ نو ماہ کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا مگر نو ماہ بھی کسی نے انہیں چین سے رہنے نہیں دیا نند آئے دن گھر کے چکر لگاتی اور زرباب کے سامنے بے حد میٹھی اور پیاری اور جبکہ اسکے جاتے ہی وہ کنول پر جو ظلم کے پہاڑ توڑتی تھی وہ وہی جانتی۔ پر یگننسی کے اتنے احتیاط کے دنوں میں بھی وہ ان سے گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان سے پورے گھر کا کھانا بھی بنواتی اور اوپر نیچے جھکنے کے کام بھی کرتی مگر آخر کنول دل برداشتہ ہو کر اپنے ہی گھر چلی گئیں جہاں انہیں سکون تو میسر تھا۔ کنول کے والد ایک بہت اچھے پو لیٹشن تھے جو کئی بار الیکشن جیت کر ممبر بنے تھے۔ وہ اپنی تمام تر مشکلات اپنے والد اور اپنے بھائی سے بیان کر کے کئی عرصہ وہاں رہنے لگی مگر بیٹی کے گھر کا معاملہ تھا اور اوپر سے ان کے دن بھی قریب تھے کب تک ایسے چلتا جیہی خالد کنول کے والد انہیں بہلا پھسلا کر گھر لے کر آئے اور زرباب اور انکے گھر والوں کو بھی وارن کیا

مگر کب تک آخر ایک دن کنول کے ہاں رابیع کی پیدائش ہوئی اور جیسے ہی پتہ چلا کہ اتنے عرصے بعد بھی اس نے ایک لڑکی کو جنم دیا ہے تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا۔ اس وقت بھرے ہسپتال میں جو ہنگامہ ہوا تھا وہی جانتی تھی بچی کو بری طرح دھتکار دیا گیا اسے تڑپنے کو رونے کو اسکے تمام اخراجات سے عاری ہو کر اس کا باپ اسے زمانے کے دھکے کھانے اسکی ماں سمیت ہسپتال میں چھوڑ کر اپنی گنہگار ماں اور بہن کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ تف ہے نا ایسے لوگوں پر جو بیٹی کے ہونے پر ایسے ماتم مناتے ہیں مگر لڑکی تو انمول تحفہ ہوتی ہیں رب کہتا ہے بیٹی تو جا میں تیرے مقدر سے تیرے باپ کے لیے رزق کے دروازے کھول دوں گا اور تیرے صدقے تیرے باپ کو نوازوں گا کتنی خوبصورت بات ہے نا مگر جاہل گوار بے شرم لوگ اسی بیٹی اسی بنت حوا کو مار دیتے ہیں اسے یتیم خانے چھوڑ آتے ہیں اسے زمانے کے دھکے کھانے چھوڑ آتے ہیں۔ سرکاری ہسپتال کے عجیب و غریب سے وارڈ میں جہاں حاملہ عورتوں کا مجمع لگا ہوا تھا اسکے گرم اور گندے سے وارڈ میں جب کنول کی آنکھ کھلی تو خود کو سرکاری ہسپتال جس کی آج تک ان نے شکل بھی نادیکھی اسکے وارڈ میں پایا تو اچانک اس گرم اور گھٹن زدہ ماحول میں عجیب سادل گھبرایا۔ وہ جیسے ہی اٹھنے لگیں تو درد کی وجہ سے وہیں ڈھ گئیں۔ کئی دیر انتظار کرنے کے بعد جب ان تک کوئی نا آیا تو بڑی مشکل سے خود کو اٹھاتی وہ جب ہلکا سا بیٹھی تو درد کی کئی لہریں جسم میں ٹوٹ کر بکھریں وہ کراہ اٹھیں مگر وہ سرکاری ہسپتال جہاں نرسیں مرممر کر مریض کی بات سنتی ہیں ہر ایک سرکاری ہسپتال یوں نہیں ہوتا مگر جہاں یہ چیز پائی جاتی ہے کسرت سے پائی جاتی ہے۔ کنول نے درد سے آنکھیں میچیں اس پاس کوئی جاننے والا نا تھا یہاں تک کہ اپنا شوہر بھی نہیں بڑی مشکل سے وہ اٹھ کر بیٹھیں اور نرس کو آواز دی جس نے آکر انکی بیٹی انہیں تھمائی اور پھر چل دی۔

"میری بات تو سنیں میرے شوہر کہاں ہیں اور میرے گھر والے؟"

"بی بی وہ تو چلے گئے اور پیسے بھی نہیں دے کر گئے کچھ جو دو ایساں تھیں وہ بھی نہیں لا کر دیں اور چلے گئے کچھ بھی کیے بغیر۔"

"کیا چلے گئے؟ نہیں ایسے کیسے چلے گئے پلیز ز آپ بلا دیں باہر ہی ہوں گے۔"

"بی بی میں نے کہا ہے نا وہ چلے گئے نہیں ہے تمہارا شوہر باہر اب اٹھو تم بھی جاؤ۔"

"پر میں کیسے اس حالت میں ایک۔۔۔ ایک فون کال تو کرنے دیں مجھے۔"

"بی بی یہ ہسپتال ہے کوئی پی سی او نہیں جاؤ کام کرو بیڈ فارغ کرو ہمیں مریض شفٹ کرنا ہے۔"

"پر میں کیسے پلیز ایک فون کال مجھے ایک فون کال کرنی ہے میرے شوہر آجائیں گے پلیز۔۔۔"

"بھئی فاترہ دو اسے۔۔۔" فون ایک نرس دوسری نرس کو بولی تو اس نے کنول کو فون تھمایا گویا پتھر مارا ہو کنول نے کپکپاتے ہاتھوں سے اڑے رنگ سے فون نمبر ڈائل کیا جو دوسری بیل پر رسیو ہوا۔

"ہیلو ایس زرباب چودھری ہئیر۔" وہ بے نیازی سے بولے تو کنول کا دل ڈوبا۔

"زرباب۔۔۔" ایک کمزور سی آواز انکے کانوں میں پڑی تو زرباب نے آنکھیں پھیریں۔

"کہو کیوں کیا ہے فون؟؟ کوئی خاص بات؟؟"

"خاص بات زرباب ہمارے ہاں اللہ کی رحمت نے جنم لیا ہے ہماری بیٹی زرباب آپ کہاں ہے آپ کب آرہے۔۔۔"

ابھی وہ کچھ بولتی جب کنول کی نند نے فون کھینچا اور زہر خندہ لہجے میں بولی۔

"اوو بی بی یہ نائک کسی اور کے سامنے کرنا لے آئے منحوس بیٹی اپنے جیسی اس دنیا میں۔ سب سے پہلے تمہارے شوہر کا ہی ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور تو اس منحوس کے آنے کی خبر سنارہی ہے خبر دار میرے بھائی کو فون کیا یہ منحوس تجھے ہی مبارک آئی بڑی مجھے لگا تھا بیٹا دے گی نسل بڑھائے گی مگر نہیں لے آئی لڑکی اپنے جیسی منحوس اس دنیا میں آئندہ فون نہیں کرنا سمجھی؟"

وہ بے حد نفرت سے بولیں کئی اتا لے آنسو کنول کی آنکھوں سے گر کر بچی کے چہرے کی زینت بنے۔

"آپا میری بات سنیں میں کہاں جاؤں گی محض ایک بار مجھے ان سے بات کرنے دیں پلیز زرباب۔۔۔"

"بکو اس بند کر اپنی مجھے بیٹا چاہیے تھا تو نے اسے لا کر بتا دیا یہ تو پیدا ہی منحوس ہوئی میری بانگ چوری ہو گئی اور ایکسیڈنٹ بھی ہو گیا جہاں مرضی جا تجھے آزادی مل جائے گی اس کو میرے گھر نالے کر آنا سمجھی تم۔" زرباب نے بری طرح جھڑکتے فون کا ٹاکہ کنول تڑپ کر رہ گئیں۔

"زرباب۔۔۔" کنول نے تڑپ کر پکارا مگر آگے سے جواب ناپا کروہ بلک بلک کر رو دیں اور ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا جو اپنی ماں کے رونے پر خود بھی رو رہی تھی۔ می کنول نے اسے بازوؤں میں لے کر اٹھایا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے۔

"تم تو رحمت ہو، اللہ کا حسین تحفہ، انمول ہیرا کیسے تم سے منہ موڑ سکتا ہے کوئی اتنی حسین ہو تم تو آج میرا رب مجھ سے بہت خوش ہے جو تمہیں میری جھولی میں ڈالا ہے۔ تم جان ہو میری بیٹی مبارک کنول چودھری۔" وہ اسکے ننھے سے ماتھے سے ماتھا ٹکاتی بول کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور وہاں سے اٹھ کر باہر چل دی۔

زمانے کی گندی نظر، ٹھو کریں نو مولود اولاد وہ کہیں کی نارہیں اگر صرف بچی ہوتی تو وہ سمجھوتا کر کے میکے بھی چلی جاتی مگر نہیں اب بچی تھی ذمہ داری تھی کنول کے پاس اسکے حصے میں میکے سے آنے والی کچھ رقم تھی جو اس نے زرباب اور گھر والوں سے چھپا کر رکھی تھی۔ وہ نکال کر کے اس نے کوئی اچھا سا اپارٹمنٹ لیا اور پھر اپنے سوا مہینہ وہیں نکالا بغیر ہمسفر اور کھانے پینے کے وہ تو انکے والد تھے جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھے مگر وہ انکا بھی کوئی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔ چھلہ نہاتے ہی وہ کسی اچھے جاگ کے سلسلے میں باہر جاتی۔

سجنا باجوں ہار گئی

جگ نال پے گیا بیڑ  
 میرا کی میں کملی ہو گئی  
 تیری ہو گئی وے  
 میرے دلدار صنم  
 کیا تو نے کیا ستم  
 تیرے پیار میں ہوئے رسوا  
 ملا مجھے ایسا دھوکا  
 دل چیر دیا  
 کیوں تیرا اعتبار کیا  
 وعدہ تیرا جھوٹا  
 تو نے مجھ کو ہے لوٹا  
 تیرے پیار میں کہی کی نار ہے  
 کیسے میں سناؤں عشق کی یہ کہانی  
 تیری میری ادھوری رہی  
 تیرے ہاتھوں میں اپنی جان دے گی  
 تیرا اعتبار کیا

تو نے ایسا کیوں کیا  
 میری جان اب میری نارہی  
 دھوکا تو نے ایسا دیا  
 دل چیڑ دیا  
 کیوں میں نے تجھے پیار کیا

حال:

وہ انہی سب سوچوں میں گم تھی جب اچانک ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں پڑی کہ رابع نے جھٹکے سے چہرہ موڑا اور آنکھوں سے پھسلتے آنسو صاف کیے اور اسے دیکھا جو بڑی فرصت سے وہاں کھڑے پتہ نہیں آسکی شان میں کون سے قصیدے پڑھ رہا تھا۔ اسکا چہرہ آنکھیں دیکھ کر شایان کی زبان کو بریک لگی اور غور سے اسے دیکھا جبکہ رابع سیٹ سے اچھلی۔

"تت۔۔۔ تم؟؟؟" زکام زدہ آواز، وحشت زدہ آنکھیں لیے وہ بولی شایان نے جھر جھری سی لی۔

"ہاں تو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟" وہ چاہ کر بھی تلخ نہیں بول پایا جیجی آرام سے ہی گویا ہو اور رابع نے اسے گھورا۔

"یہ جگہ میری ہے ڈانس تو کرنے سے رہی اپنی سیٹ سنبھالی ہے تم یہاں کس خوشی میں ٹپکے ہو؟؟" وہ گھور کر بولی شایان نے اسے اور گھورا۔

"ایکسیوزمی اپنی لڑاکا زبان کے جوہر اپنے پاس رکھو سیٹ نمبر 14 میری ہے تم یہاں مطلب مجھے تمہارے ساتھ سیٹ شنیر کرنی ہے نووے تم اس لائق نہیں کہ پیار سے بات کی جائے اور سیٹ شنیر کروں ناٹ ایٹ آل۔" وہ رخ موڑ کر کھڑا ہوا رابع کا دل ڈوبا وہیں اسے گھورا۔

"پیار سے بات کرنے کے قابل نہیں؟ یہ منحوس ایک نظر دیکھنے کے قابل نہیں اسے اپنے پاس رکھوں؟" رابع پھر سے کھوئی جب شایان مڑا۔

"اب بت بنے کیوں کھڑی ہو گئی؟" وہ دوبارہ بولا رابع نے ہانپتے اسے دیکھا وہ وہی بیٹھ گئی۔

"آپ یہاں بیٹھ جائیے آپ کو کوئی دشواری نہیں ہوگی میری طرف سے۔" رابع نے آرام سے کہا تو شایان نے اسے دیکھا۔



"یہاں؟؟؟" گویا حیرت سے وہ بولا تو رابع نے اسے دیکھا۔

"نہیں ہمسایوں کے ساتھ یہ کوئی سکول کالج کی سیٹ نہیں ہے مسٹر پلین ہے اتنی دشواری ہے تو اتر جاؤ ورنہ چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔" رابع نے بھی بھڑک کر کہا تو شایان نے دانت کچکچائے۔

"جتنی تمہاری زبان چلتی ہے اتنا آنکھیں چلاؤ تا کہ کسی سے ٹکراتی نا پھرو۔" شایان نے اس دن والی ٹکڑ پر چوٹ کرتے کہا تو رابع نے اسے انگلی چھوئی جس سے وہ اچھل گیا۔

"یے ایکسیوزمی۔۔۔" وہ جگہ سے اچھل کر بوکھلا کر بولا۔ رابع کو شدید ہنسی آئی اسکے بوکھلانے پر جبکہ وہ گھور کر رہ گیا۔

"یو پاگل لڑکی کیا تھایہ؟؟" وہ ہلکا غرا یا جب سامنے کھڑی ایئر ہو سٹس چلا کر بولی۔

"Sir you ticket please. What are you doing? Take your seat!!"

ایئر ہو سٹس کے بولنے پر وہ ہوش میں آیا جبکہ رابع نے ماسک اوپر کیا اپنی ہنسی روکنے کو شایان نے اسے ٹکٹ دکھایا ایئر ہو سٹس چیکنگ کر کے آگے بڑھ گئی۔ اب مرتے کیانا کرتے فلائٹ کا ٹائم بھی ہونے والا تھا وہ ٹیک آف کرنے والے تھے شایان کو ناچاہتے ہوئے بھی وہیں بیٹھنا پڑا مگر اس بار وہ اینڈ پر ہو کر بیٹھتا کہ وہ کوئی حرکت نہ کر دے جبکہ وہ اسکے گریز پر زور سے لب دبا گئی۔

"میرے ساتھ ہاتھ اور زبان کو لگام لگا کر بیٹھنا۔" فلائٹ ٹیک آف ہوتے ہی وہ بولا تو رابع نے ہاتھ فضا میں بلند کر کے اسکے چہرے کے پاس جا کر روکا جبکہ وہ سیٹ کی بیک سے لگا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ؟" وہ اب کی بار غریبا رابع کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ وہ اسکا ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں لے کر اسکی کمر سے لگا کر رخ مخالف سمت موڑ گیا اور جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

"چھوڑو مجھے پاگل آدمی کیا کر رہے ہو کیا کر رہے ہو یہ تم۔۔۔!!" وہ گھبرا کر بولی تو وہ مسکرائی۔۔۔

"مس رابع چودھری اپنا انجام سوچ کر ہی مجھ سے پنگے لینا بعد میں شکایت نہ کرنا۔۔۔" وہ اسکے کان کے قریب ہو کر ہلکا غریبا رابع خود میں سمٹی جبکہ وہ شیطان اسکی کان کی لو کو چٹکی کاٹا سیدھا ہوا وہ تڑپ کر رہ گئی۔۔۔

"جنگلی کہی۔ کا۔۔۔" وہ بڑبڑا کر سیدھی ہوگی اور بہتری اسی میں جانی اسے ناہی چھیڑے جبکہ وہ اسکے گریز پر اب کی بار لب دبا گیا۔۔۔

صبح کا وقت تھا شاہ ولا کے لاونج میں کرنیں آب و تاب میں۔ جگمگاہی تھیں ایسے میں باہر سے چڑ۔ چڑ کی آواز سے گاڑی رکی تو ساری بیگم نے کچن کی کھڑکی سے باہر جھانکا کبھی ساتھ ہی ایک اور گاڑی آکر رکی سارہ بیگم کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ آئی اور جیسے کھل اٹھا وہ سب کچھ وہی چھوڑ کر بھاگی لاونج سے ہوتی پورچ کی جانب بڑھیں شاہ صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا۔۔

ارے یہ کہاں بھاگی جا رہی ہیں کونسا کیڑا کاٹ گیا اب۔۔۔؟؟؟ وہ خود سے ہی استفسار کرنے لگے جبکہ سارہ بیگم کے پاؤں باہر لاونج کی دہلیز پر ہی رکے انکے دونوں بیٹے اپنی بیویوں کے ساتھ عرصے بعد گھر آئے تھے وہ گہرا مسکرائیں اور آگے بڑھیں جبکہ سعیر ایان باہیں پھیلانے آگے آئے وہ بھاگی ان کی جانب آئیں اور انہیں وہی چھوڑتیں وہ آگے زر اور عازنہ کی جانب بڑھ گئیں جبکہ ان دونوں نے منہ۔ کھولے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پیچھے مڑ کر ماں کو جو اپنی دونوں بہوؤں کو چٹا چٹ چومتی انہیں گلے لگا گئیں تھیں۔۔۔

میں بہت خوش ہوں بیٹا تم دونوں واپس آگئیں گھر ایک دم سونا ہو گیا تھا پہلے تم۔ دونوں اور پھر ابہا گھر کاٹ کھانے کو دھورتا تھا بہت خوش ہوں تم لوگوں کو یہاں دیکھ کر وہ دوبارہ انہیں خود سے لگاتیں بولیں تو وہ مسکرا دیں۔۔۔

ہم۔ دونوں نے بھی آپکو بہت یاد کیا خالہ اب ہم آگئے نہیں جائیں گے واپس اور اگر کچھ ہو تو سعیر اور ایان بھائی کو واپس نکال دیے گا زر کے بولنے پر سعیر نے برواچکاتے وہی ایان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

ہاں ممانی میری بلا سے ایان کو۔ ابھی کک آؤٹ کر دیں نیورمانسٹاب کی بار عائرہ نے شو شا چھوڑا ایان نے اسے دیکھا۔۔

بیگم خیریت۔۔۔!!!!!! وہ دونوں مل کر بولے جبکہ وہ تینوں کھکھلا۔ دیں۔۔۔

یار ممانی ہم۔ بھی ہیں سعیر عاجز آکر بولا تو سارہ بیگم نے مڑ کر انہیں گھورا اور بولیں۔۔

آگے ماں کی یاد۔۔۔!!! وہ تھوڑی ناراضگی سے بولیں سعیر نے آنکھیں ٹپٹپا کر انہیں دیکھا۔۔۔

ہاں تو ماں کو کونسی آتی ہے اتے ہی فائیر مارنا شروع کر دیے ہیں۔۔۔!!! وہ ڈھٹائی سے بولا سارہ بیگم نے لب  
دبایا۔۔۔

بد تمیزاب کی بار اگر کچھ بھی کہا میری بیٹیوں کو تو گھر سے چلتا کروں گی جہاں مرضی دفعہ ہونا سمجھ آئی وہ سختی  
سے بولیں سعیر ایان نے منہ کھولے انہیں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں اپنی کوئی عزت نہیں ہے جب کہ زرش اور  
عائزہ کھی کھی کرتی اندر بھر گئیں۔۔۔

گھر کی رونق لوٹ آئی تھی اب ہر ایک کو سعیر کے ہاں اولاد کا انتظار تھا دن کٹتے نہیں کٹتے تھے دیکھتے دیکھتے 5  
مہینے ختم ہو گئے اور چھٹا مہینہ لگ گیا سارہ بیگم اپنے سارے ارمان پورے کرنا چاہتی تھی پلکوں پر بیٹھایا تھا اسے  
اور عائزہ نے بھی قصرنا چھوڑی اگر اپنی اولاد نہیں تھی وہ سب شوق زرش سے پورے کرنا چاہتی تھی تبھی اسے سر  
آنکھوں پر بٹھار کھا تھا سب نے اب سارہ بیگم اسکی گود بھرائی کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ کہنے کو یہ ہندوؤں  
کے رسم تھی مگر۔ بہلانے اور گھر کا۔ ماحول ٹھیک کرنے کے لیے ضروری تھا کیا پتہ اسی بہانے اسے یہاں بھی  
اجائے آج ایان نے عائزہ کا اپونٹمنٹ لیا تھا اور اب اسے ڈاکٹر کے لے کر جانا تھا وہ سب کھانے کے ٹیبل پر بیٹھے  
تھے جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ایان ہی بولا۔۔۔

عائزہ سب چھوڑو شائلہ دیکھ لے گی تم تیار ہو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔!!! وہ ہاتھ صاف کرتا بولا عائزہ نے اسے دیکھا۔۔

ایان پلینرز مجھے نہیں جانا آپ چھوڑ دیں یہ ضد پلینرز میں نہیں جا رہی وہ۔ ضد کرتی بولی تو ایان نے اسے بے بسی سے دیکھا۔۔

کیا ہوا بیٹا کیوں جانا ہے ڈاکٹر کے خیریت۔۔۔!!! سارہ بیگم نے اسے دیکھتے استفسار کیا تو ایان نے گہری سانس خارج کی جب عائزہ بولی۔

دیکھیے ناممانی ضد کر۔ رہے ایان کہہ رہے اب تک ہمارے ہاں اولاد کی نوید نہیں آئی تو آؤ ڈاکٹر کے چلتے ہیں اگر کوئی ایشو ہو تو بروقت پتہ لگ جائے گا۔۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے بیٹا وہ۔ سہی تو کہہ رہا ہے جاو تمہیں جانا چاہیے۔۔۔ سارہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

پر ممانی نہیں پلینرز کیا جلدی ہے جب اللہ کو۔ منظور ہو گا سمجھائیں نا۔۔۔۔ وہ رونی شکل بنائے بولی سارہ بیگم نے ایان کو دیکھا جبکہ وہ فوراً بولا۔۔

مما پلیز میں نہیں مان سکتا مجھے ڈاکٹر نے پہلے بھی کہا تھا اور اس دن بھی سپیشلی کہا تھا آپ اپنی مسز کو لے کر آئیے مجھے انکا تفصیلی چیک اپ کرنا ہے اور مما اس میں غلط کیا ہے آخر کل کو باہر والے باتیں سنائیں گے اس سے بہتر ہے پہلے ہی چیک کروایا جائے۔۔ ایان نے سنجیدگی سے کہا زرنے اب کی بار اسے دیکھا۔۔

یہ تو اللہ کی دین تو ہے مگر اللہ فرماتا ہے میرے ہاتھ میں سب کچھ ہے تم کو شش تو کرو دیکھیے بھابی خدا نا کرے کوئی ایشو ہو گا ہمیں کس بات کی کمی ہے آپ کو بروقت پتہ چل جائے گا اور جہاں تک میں نے آپ کو جاننا بچے بہت پسند آپ کو جانیے اپنی اولاد اپنی ہی ہوتی ہے میری سو اولادیں آپ پر قربان مگر اس بات پر آپ کو غلط کہوں گی آپ جانیے اور جا کر ڈاکٹر سے تفصیلی چیک اپ کروائیں اگر ایسا کچھ نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ کی دین میں ہم بھی راضی مگر ایشو کچھ بھی ہو سکتا ہے اس سے اور طبیعت ڈاؤن ہو سکتی ہے اور کئی مسائل آپ کے باڈی میں ہو سکتے ہیں پلیز۔۔۔

سو آنو کی ایک بات یہی کہہ رہا ہوں اسے میں اب چلو بیگم۔۔۔!!! ایان نے اسے اب کی بار سختی سے کہا تو وہ سر ہلاتی تیار ہونے چل دی۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر شمالہ کے ساتھ مل کر زرنے کچھ برتن اٹھائے اور انہیں کچن میں۔ رکھا سارہ بیگم نے اسے منع بھی کیا مگر وہ لڑکی مانے تو تب ناہمشہ یہی بول دیتی کونسی پہلی عورت ہے جو ماں بننے والی کی ہوتی ہیں ان کاموں سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

(عورت کو چاہیے کہ ان دنوں میں کام کرے کم از کم زیادہ نہیں مگر واقع خود کو ایکٹیو رکھنے کے لیے اپنے بچوں کو ایکٹیو رکھنے کے لیے اس حالت میں ہاتھ پاؤں چلانے چاہیے جبھی بچہ بھی گردش کرتا اور چست رہتا ہے وہی پر کی بیماریوں سے جان چھوٹ جاتی ہے جی ہاں۔ ہر وقت بستر پر پڑے رہنی سے کاہلی بڑھتی ہے بچے میں وہ عادت جاتی ہے جو ماں میں ہوتی ہے وہ بہت کچھ ماں سے اڈاپٹ کرتا ہے عادتیں ماں کا عمل، اگر ماں موبائل کی جگہ قرآن پڑھے گی تو بچہ وہی عمل اڈاپٹ کرے گا، اگر ماں کسی سے نفرت کرے گی تو بچے کا مزاج خود بخود اس انسان نے اپنی ماں کے مزاج سے وابستہ ہو گا ماں ہر وقت آرام کرے گی بچہ بھی ہر وقت سوتا رہے گا اگر آپ جھکنے والے کام نہیں کر سکتیں تو کم از کم وہ کام ضرور کریں جو آپ سے ہو سکیں اس طرح آپ کے لیے بھی مشکل۔ ہوگی اور آپ کے بچے کے لیے بھی ماں موڈ سوئنگ سے بچ سکتی ہے ان چیزوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے) سارہ بیگم نے اسے چھوٹے موٹے کام دے رکھے تھے جو وہ۔ کرتی تھی اور دل لگا کرتی تھی اول تو وہ اسے کچھ کرنے نہیں دیتے تھے اگر یہ کام تھے تو وہ دل لگا کر کرتی تھی۔۔۔

اب بھی وہ کچن کا۔ کچھ سامان۔ سمیٹ کر باہر آئی اور سعیر کو لے کر بیک یارڈ میں چلی گئی کچھ دیر واک کرنے سعیر لے تھام کر خود سے لگایا اور قدم قدم اسکے ساتھ واک کرتا میٹھی میٹھی باتوں میں مصروف رہا۔۔۔



زر میری جان اور کتنا چلو گی تھک جاؤ گی اب آؤ اندر چلیں۔۔۔ سعیر نے کچھ دیر بعد اسے رکا تو زرنے اسے دیکھا۔۔

ہائے اللہ ابھی دیر ہی کتنی ہوئی ہے ابھی چلیں نا پورے 15 چکر لگاؤں گی جبھی مین ٹین رہوں گی اور بچہ بھی چشت ہو گا خالہ نے کہا ہے مجھے۔۔۔

یا اللہ ممانے بھی کسے تفصیلات بتادیں۔۔۔!!! سعیر نے ماتھا پیٹا۔۔ میری جان تم ضرورت سے زیادہ اکیٹو ہو بچہ بھی ایسا ہو گا نہیں سست ہو گا اپنے ڈیڈی پر جائے گا تم چلو اندر۔۔

کیا مطلب مزاق اڑا رہے میرا نہیں آؤں گی۔۔۔!!! وہ گھور کر بولی سعیر نے اسے رونی شکل بنا کر دیکھا۔۔

میری جان میں کیوں مزاق اڑانے لگا اور واک رات کے کھانے کے بعد کرتے ہیں پیاری بیگم یہ دوپہر کو کون کرتا اتنی گرمی ہو رہی۔۔۔

سیدھا سیدھا کہیں آپ تھک گئے گرمی لگ رہی مجھے کیوں کہہ رہے۔۔۔ زرنے چکر کاٹتے کہا سعیر نے اسے دیکھا۔۔

ہاں بھی اب چلو۔۔!! سعیر نے ہار مانی۔۔۔

دیکھا بے بی بہت سست ہیں آپکے بابا بلکل۔ کوئی کام۔ ڈھنگ سے نہیں ہوتا چلا۔ بھی نہیں جاتا آپ جائیں۔۔۔

ارے ارے۔۔۔!!!۔۔۔ خبر ادر میرے بے بی کو میرے خلاف بھڑکایا میں بس اس لیے کہہ رہا تھا اتنے دنوں بعد گھر آئے ہیں اندر چلتے ہیں میری جان۔ ڈیڈی کے پاس۔۔

او تو ایسے کہیں نا۔ اچھا آپ چلیں میٹن انہیں پانی دے کر۔ اتی ہوں وہ پودوں کی جانب اشارہ کرتی بولی۔۔

نہیں معاف کرو گرتی جاننا پھسل کر اندر چلو تم۔۔۔ سعیر نے اسے تھاما۔۔

ارے نہیں گرتی اندر گھٹن ہو رہی اسے لیے باہر آئی قسم سے۔۔۔!!! وہ منت کے انداز میں بولی سعیر نے گہری سانس خارج کی۔۔

اچھا ٹھیک دیہان نے اوکے تمہیں پتہ ہے نازر اسی اونچ نیچ کٹھنی کتنا بڑا نقصان ہو گا اپنا خیال رکھنا دیہان سے چلا پھرا کرو میں تمہیں یہ کہتا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہارا مزاق اڑا رہا ہوں میں پاگل تھوڑی اپنے بیوی بچے کا۔ مزاق بناؤں بسس مجھے تمہاری فکر ہے دیہان سے۔۔

You both are so precious to me...!!!

وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھے انگوٹھے سے سہلانا بولا زرنے مسکرا کر اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

ڈونٹ وری دیہان رکھوں گی کچھ نہیں ہو گا آپ ہے نامیرے ساتھ اور آپکا خیال کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہمیں۔۔۔!!! وہ پیار سے گویا ہوئی سعیر گہرا مسکرایا۔۔۔

میں کچھ ہونے بھی نہیں دوں گا میری جان۔۔؛!! ٹیک کئی اور جلدی اجانا جیسے طبیعت بہتر ہو۔۔۔!!! اور اگر کچھ زیادہ ڈاؤن فیل کرو تو مجھے انفارم کرنا وہ اسکا ماتھا چوم کر اسے سہلا کر اندر کہ جانب۔ تھا پیچھے وہ مسکرا کر جھولے پر بیٹھی۔۔۔

ایان اسے لیے ڈاکٹر کے پاس آیا تھا اور اب ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر کے تمام رپورٹس لیے اسکے سامنے بیٹھی تھی  
--

کیا بات ہے ڈاکٹر سب ٹھیک ہے کوئی کامپلیکشن۔۔۔ ایان نے ڈر کر۔ پوچھا تو ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کی  
--

مسٹر ایان۔۔۔!!! ڈاکٹر بول کر رکی اور عائرہ کو دیکھا۔۔۔

کہیے ڈاکٹر میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔!!!

مسٹر ایان مجھے جس بات کا شک تھا وہی ہوا کیونکہ یہ میری بہت پرانی مریضہ ہیں ان کی کنڈیشن سے مجھے شک  
ہوتا تھا مگر میں کچھ کہہ نہیں سکتی مگر اب جب رپورٹ واضح ہیں تو میں آپکو بتاؤں کہ عائرہ کے بے بی ووب یعنی  
بچہ عائرہ کے پیٹ میں۔ ارسولی ہے جس سے انہی۔ کنسیو کرنے میں مسائل پیدا ہیں۔۔۔  
ڈاکٹر کے الفاظ ایان کے سر پر بومب پھورا۔۔۔

کیا مطلب ڈاکٹر تو اب یہ اس کا حل یا پھر۔۔۔!!! عائرہ تو سن کر خاموش رہی مگر ایان ہی ہمت کر کے بولا تو ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

پہلے پہل اسکا یہی حل۔ ہوتا تھا ایک آپریٹ کیونکہ اگر یہ بڑھتی رہی اور دایوں سے ختم نہ ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں کینسر جیسی بڑی بیماری ہو سکے اس وجہ سے۔۔۔

واٹ۔۔۔!!! ایان کی جان پر۔ بن۔ انی جبکہ کئی اتا ولے آنسو عائرہ کے گر کر بے مول ہو گئے۔۔۔

مم،،، مطلب کہ اب ہمیں آپریٹ لیکن ڈاکٹر اگر آپریٹ ہو گیا تو عائرہ کیسے۔۔۔؟؟؟ ایان کی زبان لڑکھرائی جبکہ عائرہ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔۔

جی مسٹر شاہ انکی بے بی ووب رموو کر دینی ہوگی اول تو ہم کوشش کرتے ہیں انہیں بہت اچھی مہنگی ادویات کا استعمال کروائیں تاکہ یہ ارسولی یونہی ختم ہو جائیں اور کچھ انجیکشن جو باہر سے امپورٹ ہوتے ہیں ان سے انکا۔ علاج کیا جائے مجھے بہت امید ہے یہ ختم ہو جائے گی کیونکہ پیٹ میں ارسولی بننے والی گوشت کی وہ گولیاں ہیں جو مختلف سائز کی ہو سکتی ہیں مگر زیادہ تر خواتین میں یہ رسولیاں وقت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جاتی ہیں اور ان کو کسی قسم کے علاج کی ضرورت نہیں پڑتی ہے

مگر 10 سے 15 فی صد خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر یہ رسولیاں بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی ہیں اور سائز میں بڑھنے کے سبب مختلف قسم کی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہیں اس لیے عائزہ کے لیے ابھی فحال ضروری یہ ہے کہ یہ میری دی ہوئی کم۔ ڈوز کا استعمال کریں جو ہیں تو مہنگی مگر اسکے لحاظ سے بے حد سافٹ اور بہت کم ایم جی کی اس کے علاوہ انہیں اپنی خوارک ٹھیک کرنی ہوگی جیسے کہ سبزیوں اور مچھلی کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے وزن کم کرنا اور ذہنی دباؤ سے بچنا بھی رسولی کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر نے ادویات لکھتے اور کچھ ہدایات لکھتے اس کی جانب پر چا پکڑایا جو ایان نے لب کاٹتے تھا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔

آپ مہینے بعد مجھے سے رابطہ کیجیے گا اینٹ دیکھوں گی اگر کوئی فرق محسوس ہو تو ویلن گڈاگر نہیں۔ تو کوئی اچھا علاج نکالیں گے۔۔

شیور ڈاکٹر۔۔۔!!! تھینکیو وہ کہہ کر اٹھا اور عائزہ کو دیکھا جو رو کر براحشر کر چکی تھی۔۔

بی بریو مسز ایان آپ چاہیں اس سے لڑ کر آپ اپنے بچے کو اس دنیا میں لا۔ سکتی اپنی فیملی بنا سکتی ہیں امید رکھیں اور لڑ جائیں اس کانٹے سے ڈاکٹر نے تسلی سے کہا عائزہ نے کچھ بولے بغیر ایان کے ساتھ لگی اور باہر بھر گئی۔

---

ماضی۔۔۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا

تیری گلی جانا۔۔

چھوڑ دیا چھوڑ دیا۔۔

دل کو یونہی بہلانا۔۔

روتے ہیں کیوں۔۔

پوچھے کوئی۔۔۔

دے کہ خوشی۔۔

لوٹے کوئی۔۔۔

دل توڑا کیوں بے وجہ۔۔

بکھرے ہیں ہم۔ سود فہ۔۔

جھوٹے سب افسانے۔۔

اپنے سب بیگانے۔

ہو گا کیا آگے۔۔

خدا جانتا۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا۔۔۔

چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔۔

تیری گلگی جانا۔۔

کنول چودھری راج کو لے کر اب ایک۔ اپارٹمنٹ میں شفٹ تھیں جہاں پر کسی کو بھی آنے کی۔ اجازت نہیں تھی انکے والد نے انکے لیے سیکورٹی کا اچھا انتظام کیا تھا جس سے گھر کے باہر۔ بھی کوئی پرندہ نہیں پر۔ مار۔ سکتا سوامہینہ جیسے تیسے گزر گیا تنگی سے افسردگی سے پھر سوامہینے کے بعد کنول نے ایک۔ آخری بار اپنے مائیکے والوں سے احسان لیا وہ یہ کہ اس کے بیٹی کو کوئی کنیر ٹیکر رکھوادیں جو اسکا خیال رکھے خاص کر تب تک جب تک وہ گھرنا آجائیں مگر ان کے والد نے خود ہی اپنی نواسی کو اپنے پاس رکھا اور اس کا دن رات خیال رکھا کنول نے دن رات ایک کر کے کوئی اچھی جاب ڈھونڈی تھی ایک اچھی جگہ پر وہ فیشن ڈائزیننگ کی جاب کرنے لگی جس کی سیلری اچھی خاصی تھی جی ہاں کنول نے آرٹس کی پڑھائی کی تھی وہ فیشن ڈائز سز شادی سے پہلے تھیں اور بعد میں بھی ان نے اسی شعبے میں کوئی جاب ڈھونڈی اور رفتار فتا انکے دن پھر نے لگے اچھا کماتی اچھا کھاتی اپنی بیٹی کی بے حد اچھی پرورش کرتیں یہاں تک کے بغیر باپ کے وہ عورت اس بچی کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیتی



رہی مگر ہاں زمانے پر طلاق کے دھبے سے ڈرتے ان نے زرباب چودھری سے بولا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اسے طلاق نہیں دیں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے مگر بیٹی کے نام سے نام جڑا رہنے دیں زرباب اور اسکے گھر والوں نے بہت دفعہ کہا کہ نہیں اس منحوس کے ساتھ ہم ہر گز نام نہیں جوڑ سکتے کل کو اور اونچ نیچ ہوگی تو مگر پھر کنول کا ضبط ٹوٹا اور وہ دل برداشتہ ہوگی اور ان نے صاف صاف کہہ دیا ان کا حق مہر دیا جائے اور تو اور کئی بار جو انکے والد سے رقم لی گئی ہے وہ لٹاؤ فوراً جو خاصی تھی اور خلا کا کیس میں خود فائل کرو گی یہ سن کر اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے زرباب نے فوراً سے پہلے اپنا ارادہ بدلہ اور اسے طلاق نادى البتہ ہر مہینے کچھ ناکچھ کر کے اپنی حیثیت کے مطابق اسے پیسے بھجوادیتے بس رابح کے لیے اسی دوران زرباب کی ماں بہن نے زرباب کی دوسری شادی کروائی اور وہ دوسری عورت کافی ماڈرن تھی اوپن مائنڈ جو شاید ان جیسے فضول اور اوقیہ نوسی لوگوں کے درمیان نہیں رہ سکتی تھی پہلے کنول سونے کا۔ انڈہ دینے والی مرغی تھی اور اب محمل مگر کنول کنول تھی اور محمل محمل تھیں زرباب نے شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد محمل سے بولا کہ وہ اسے کچھ پیسے دے دے تاکہ وہ ایک قرضہ اتار دے اور پھر جیسے اسے ملیں گے وہ اسے پیسے لٹا دیں گے مگر نہیں جیسے ہی محمل نے رقم سنی جو کروڑوں کی تھی محمل نے صاف کہہ ڈالا وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی اور اگر اسے کسی بھی قسم کا فورس کیا یا اس پر دباؤ ڈالا وہ فوراً اس سے الگ ہو جائے گی اور پھر اس پر کیس کر دے گی۔۔۔۔۔ اب مرتے کیا کرتے ہر دفعہ یونہی کنول کو پیسے بھجھنے پڑتے اور محمل کی باتیں سننے کو ملتی محمل کا۔ اس گھر میں رہنا۔ مشکل ہو گیا تھا وہ ان میں نہیں رہ سکتی تھی ہر گز نہیں ساس کو تو وہ پہلے دن ہی کہہ چکی تھی کہ میں آپ کا کوئی کام نہیں کر۔ سکتی البتہ اس نے خود ہی ان کے لیے کوئی کیئر ٹیکر کا انتظام کیا اگر کہا جائے احسان کیا تو غلط نا ہو گا جب نند کچھ بولنے لگی تو

صاف صاف محل نے بول دیا اپنے گھر رہا کریں اگر آئندہ میرے کام میں ٹانگ اڑائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لیکن وہ بھی اسکی نند تھی آکر بیٹھ گئی وہی جیسے ہی وہ اس پر بوجھ بننے لگی تو محل زرباب کو لے کر وہاں سے اپنے والدین کے حصے میں دیے گئے گھر میں شفٹ ہو گئی اور وہ اسے اپنے ماں بہن سے الگ کر گئی۔۔۔۔۔

اب شاید برائی کا انجام شروع ہوا تھا وہ دونوں تکلیف میں تھیں ماں سے بیٹا چھین گیا اور ماں اکیلی رہ گئی کئی ٹیکر بھی چلی گئی جس کی فیس نہیں دی گئی تھی فائزہ زرباب کی بہن ماں کو۔۔۔ منبھالنے لگی مگر انکی طبیعت گرتی چلی گئی بہت جلد وہ اپنی گرتی طبیعت کی وجہ سے دنیا فانی سے رخصت ہو گئیں جس سے فائزہ اکیلی تن تنہا رہ گئی بھائی نے رکھنے سے انکار کر دیا صرف محل کی وجہ سے آئے روز کوئی نا کوئی ہائی ڈیمانڈ زرباب کی جیب کا ستیاناس کر دیتے دیکھتے دیکھتے وقت گزر اور محل پر میگنٹ ہو گئی تب اس نے محل کی حالت کو ند نظر رکھتے دھمکا نا شروع کر دیا جو اگر بیٹی ہوئی تو میں تجھے طلاق دے دوں گا یہ سب اپنے نام کرواوں گا۔۔۔ محل اس وقت چپ رہی بلکل چپ وہ اسکے گھٹیا پن کی تاب لاتی رہی لیکن جیسے ہی ڈیلیوری کا ٹائم قریب آیا اس نے تگڑے وکیل کر کے زرباب سے خلہ مانگی اور اسے 5 سال جیل کی کسی جھوٹے کیس اور بیوی کو مینٹلی ٹارچر کرنے پر جیل کی چکی پسوائی وقت نے کڑا امتحان لیا تھا سہی بدلہ لیا تھا ان سے ناب یہ کام کا تھا نا کاج کا کئی سال بعد جب زرباب جیل سے واپس آئے تو سیدھا کنول کے گھر کا رخ کیا کنول کے پہلے ملنے سے منع کر دیا لیکن پھر تراکھا کر انکے اتنا کہنے کی باوجود وہ ان سے ملی تو زرباب کہ والدہ قضائے الہی سے وفات پا گئیں تھی جن کا کنول کو دلی افسوس تھا مگر کنول نے انہیں رابع سے ملنے اور اس پر تمام حقوق سے عاری کر دیا مگر زرباب نے ہاتھ نا ہٹھایا کماتے رہے اور اسے ماہ خرچ بھیجتے رہے جسے کنول سنبھالتی رہی ایک روپیہ بھی اس پر رابع کی کسی ضرورت اور تعلیم پر نا لگایا

وقت گزر گیا رابع کا میٹرک تکمیل پا گیا رابع نے خود اپنے منہ سے اپنے باپ کو دھتکارا ہا بلکل اسہ طرح جیسے کی سال پہلے اسکے باپ نے اس نامولود سمیت اسکی ماں کو دھتکار کر زمانے کے دھکے کھانے کو چھوڑا شوہر ہونے کے ناطے کنول نے انہیں ایک اپارٹمنٹ لے دیا اور رابع کی نفرت کی وجہ سے کہ ڈالا کہ چلے جائیں لندن یا پیرا کہیں بھی کنول نے ایک اور احسان اس شخص پر کیا وہ کی سال وہی رہنے لگا وہی بھیک مانگ کر یا کوئی چھوٹی موٹی نوکری کی اور اب اکیلا کھاتا پیتا اپارٹمنٹ کا کرایہ دیتا رہا یہاں وہ دونوں بن باپ کے آج بھی عیاشی کی زندگی گزارتی جبکہ محمل اپنے بیٹوں کے سر پر موج کی زندگی بسر کر رہی تھی اگر کوئی لاوارث اور کوئی مشکل میں تھا تو زرباب تھا جو آج کی سال بعد اپنی بیٹی کے سامنے آیا اسے ہارٹ پر اہلم تھا جس کا کیس رابع کو ملا تھا سنیر ڈاکٹر سے رابع نے بہت احتیاط اور دل سے ان کی سرجری کی اب وہ صحت یاب تھے بلکل اور رابع انہیں معاف کر چکی تھی اور اپنی ماں کے پاس واپس لارہی تھی جانتی تھی ماں آج بھی رابطے میں ہے عشق کرتی ہے اسکی ماں اسلے وفا آدمی سے جو بیٹوں کے لیے دوسری عورت کے دامن تک چلا گیا اس لیے وہ اپنی ہر آناہر تکلیف کو نظر انداز کرتی اپنے باپ کو واپس ماں کے پاس لارہی تھی۔۔۔۔

حال:

ایان عائرہ کو لے کر ہسپتال سے باہر آیا جو اب زار و قطار روئے جا رہی تھی سانس تک نہیں لے رہی تھی ایان نے لا کر اسے گاڑی میں بٹھایا خود فور اپنی سیٹ پر آکر بیٹھا اور اسے دیکھا جو ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔

عائرہ، عائرہ، عائرہ بس کر دو میری جان کتنا روگی کیا ہو گیا خدا نخواستہ ڈاکٹر نے ناامید تو نہیں کر دیا میری جان۔۔۔۔!!!! تم کتنا روگی ایسے وہ اسکے سر اپنے سینے سے لگا تا بولا تو وہ ہتھے سے اکھڑی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

نن، نہیں جھوٹ جھوٹ بولتی ہے یہ ڈاکٹر ایان ایسا کیسے ہو سکتا مجھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے، مجھے آپ اچھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں مجھے نہیں معلوم میں ٹھیک ہوں ہمارے ہاں بچہ بھی ہو گا ایسا ممکن نہیں ہے ایان۔۔۔۔۔!!!! وہ چلائی ایان گھگھیا گیا۔۔۔

عائرہ میری جان دیکھو تمہیں کچھ نہیں ہو اہاں تم ٹھیک ہو یہ چھوٹی سی پر ابلیم ہے یہ ٹھیک ہو جائے گی تم ایسے ناامید کیوں ہو رہی ہو رونا بند کرو یہ ڈاکٹر کہہ رہی ہے نا تمہیں دیہان رکھنا تم ٹھیک ہو جاو گی۔۔۔

ایان اس نے 50 پر سنٹ کہا ہے اس نے کہا ہے امید ہے میں ٹھیک ہوں ورنہ میں ساری زندگی اس کمی سے گزاروں گی کبھی آپ کو اولاد نہیں دے پاؤں گی آپ کو نفرت ہونے لگے گی ممانی جان ماموں جان سب برا بھلا کہیں گے بھانچہ ہوگی میں جو ان کے بیٹے۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔!!!! جانے وہ کیا کیا بکتی اس سے پہلے ایان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے چلاتے ہوئے اسے ٹوکا۔۔۔۔۔ ہوش میں آئیے عائزہ ایان شاہ آپ جان ایان ہیں ایان کی ملکیت اس کی محبت اسکا عشق آپ سوچھ بھی کیسے سکتی ہیں یہ بات کہ آپ کو کوئی اس قدر گھٹیا لفظ سے مخاطب کرے بھانچہ نہیں ہیں آپ اور میں برداشت کروں مجھے اولاد کالالچ نہیں ہے اگر تم مجھے اولاد نہیں بھی دیتی عائزہ میں ایان شاہ یہاں موجود تمام شے کو گواہ بنا کر کہتا ہو میں اپنی عائزہ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا کبھی بھی نہیں میری عائزہ سے میری زندگی مکمل ہے مکمل تھی اور مکمل رہے گی نا مجھے کسی کی ضرورت ہے نا ہوگی میرے لیے ایک عائزہ کافی ہے ہاں ایان کو مکمل کرنے کو اسکی عائزہ کافی ہے یقین رکھنا اپنے ایان پر عائزہ پلیرز ز ایسا کبھی نہیں ہوگا کبھی بھی نہیں تمہاری اس بیماری کے ساتھ تمہارے ساتھ مل کر میں لڑوں گا اسے شہ مات دے گے باقی اللہ کی مرضی میری جان آئندہ فضول سوچیں زہن میں بھی لائی بہت برا ہو گا ڈونٹ کرائے ناؤ۔۔۔

آئی لو یو ایان۔۔۔۔۔!!!! وہ روتی ہوئی اسکے سینے سے لپٹ گی ایان نے گہری سانس خارج کرتے اسکے گرد بازو لپیٹا اور اسے سہلانے گیا جبکہ اسکے گھنے ریشمی بالوں پر لب ڈکاتا وہ خود کو پر سکون کرنے لگا۔۔۔

آئی لو پوٹو۔۔۔!!! ہلکے سے سرگوشی کرتا مسلسل اسے ریلکیس کرتا وہ اسی طرح ڈرائیو کرتا آگے بڑھا۔۔۔  
 کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد وہ گھر پہنچا اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھا جو اب بھی اس سے چپکی مسلسل کسی  
 گہری سوچ میں تھی زر جو سامنے ہی کل کی لائی بلی سے اٹھ پٹانگ حرکتوں میں مصروف تھی انہیں اندر آتا دیکھ  
 انکی جانب چلی آئی اور عائرہ کو دیکھا۔۔۔

یہ بھابی آپ آگئیں کیا کہا ڈاکٹر نے آپ کو۔۔۔؟؟؟؟ وہ اسے دیکھتی بولی جو اس وقت شاید بات کرنے کی  
 موڈ میں بھی نہیں تھی یا سن ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

بھابی۔۔۔!!!!!! زرنے اسے اچھا خاصہ ہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی اور سامنے زر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ  
 رہی تھی۔

کک،، کیا۔۔۔؟؟؟؟ وہ ماتھے پر بل لیے بولی زرنے غور سے اسے ملاحظہ فرمایا۔۔۔

کیا بات ہے بھابی اداس کیوں ہیں کیا ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ وہ اپنی دانست میں مزاق کرتی بولی  
 عائرہ نے سنجیدہ سا اسے دیکھا اور اس سے بولی۔

تم مجھے سے دور رہا کرو زرت تمہارے لیے اچھا ہو گا میرے قریب بھی نہیں آیا کرو۔۔۔۔ وہ قرب سے بولی زر کو جھٹکسا لگا فوراً اسکے پاس ہوئی جبکہ ایان نے بھی حیرت سے اسے سر جھکائے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بول رہی ہو عائرہ اسے تم،، اس نے کیا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ ایان نے اسے سیدھا کیا تو زر۔ فوراً اسکے سر پر پہنچی۔۔۔

کیوں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں اور قریب آگئی نہیں رہوں گی دور ایسے کیوں بولا آپ نے کیا ہوا ہے اچھو۔۔۔۔؟؟؟ وہ خفا ہوتی ہلکا سا چلائی عائرہ نے گھورا اور چلائی۔۔۔

تمہیں بالکل سمجھ نہیں آرہی زر میں نے کہا نا تم مجھ سے دور رہو تو بس دور رہو کوئی ضرورت نہیں میرے قریب آنے کی مجھ سے بات کرنے کی اپنا سایہ بھی نہیں تم کیوں میرے سائے سے بھی بچو بس اور کوئی فضول بات نہیں۔۔۔۔ وہ کہہ کر رکی نہیں بلکہ آگے بھاگی جب زرنے اسے روکنے کو فوراً چیخ مار دی اور زمین پر بیٹھ گئی جس سے اسے سختی سے منع تھا سعیر جو اوپر کھڑے سارے کاروائی دیکھ رہا تھا اسے نیچے بیٹھتا دیکھ کچھ بولنے ہی لگا جب ڈرامہ سمجھ کر وہی چپ کر کے کھڑا رہا۔۔۔







ارے یہ زر وہ زر کے بازو پر تھپڑ لگاتی بولی زر بازو ملتی فوراً کھڑی ہوئی وہی سارہ بیگم نیچے بیٹھی۔۔۔۔  
 کیا ہوا ہے تم تو اٹھو نیچے کس خوشی میں بیٹھی ہو اوپر بیٹھو خبر دار نیچے نظر آئی دفعہ ہو اندر۔۔۔۔ وہ زر کو گھورتی  
 ہوئی گویا ہوئیں زر نے رونی شکل بنا کر سعیر کو دیکھا سعیر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔  
 عازہ کیا ہوا ہے بیٹا کیوں زار و قطار روئے جا رہی ہو ایان تم نے کچھ کہا۔۔۔۔؟؟ سارہ بیگم نے اسے گھورا ایان  
 نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔۔

نہیں میرے یہ مجال میں نے کچھ نہیں کیا ماما۔۔۔۔!!! وہ ڈاکٹر۔۔۔۔ وہ کہہ کر چپ ہوا۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا کیا کہاں ہے ڈاکٹر نے کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔ سارہ بیگم اسے سہلاتی بولیں۔۔۔

پتہ نہیں دونوں میاں بیوی کیا پہیلیاں بھجوائے جا رہے ہیں سہی سے بتائیں تو بھابی بھائی کیا کہہ دیا اس منحوس نے  
 میری بھابی کو جو تھم نہیں رہیں۔۔۔۔ زر دوبارہ نیچے بیٹھتی جب سعیر نے اسے کمر پر لگا کر سیدھا کیا۔۔۔

تم اندر چلو بی۔ بی باہر رکنا تمہارے بس کا نہیں ہم تمہیں سنبھالیں بھابی کو پوچھیں۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا زر رو  
 دی۔۔۔

کیا بھی اب وہ رورہی ہیں آپ لوگوں کو اپنی پڑی ہے۔۔۔۔

بیٹا تم سیدھی کھڑی ہو۔۔۔!! سارہ بیگم اسکی جانب متوجہ ہوئی جو سر جھکائے ان سے لپیٹی بس ایک ہی رونے کا شغل فرمائے جارہی تھی۔

ممائی جان میں،،،، میرے پیٹ میں ارسولی ہے جس کی وجہ سے میں کنسیو نہیں کر پاؤں گی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بول کر ساری بات سارہ بیگم کو بتائی۔۔۔۔ جس سے انکی گرفت سخت ہوئی اور اسے دیکھا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا اس میں رونے والی بات نہیں ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کبھی ماں نہیں بن سکتی ہرگز نہیں تمھیں پی سی اوڈی ہے میری جان پی سی اوڈی۔۔۔ پولیسٹک اوورین ڈیسیز۔۔۔

اس میں اتنی بڑی کوئی بات نہیں ہے میرا بچہ اس میں ایگز بہت ایچیور ہوتے ہیں جو اگر آپ کنسیو کر جاؤ تو ڈیوڑنگ بے بی برتھ وہ نکل جاتے ہیں بشرط یہ آپکا ویٹ کنٹرول ہو اور آپ اپنا کھانا ٹھیک رکھو اپنی خوراک ٹھیک رکھو مت خود کو ہلکان کرو عائرہ۔ اللہ پر یقین رکھو۔۔۔

بلکل اور بھابی یہ کس قسم کی فضول بات کی ہے کہ میرے سایے سے بھی دور رہو تمہارے لیے میرا سایہ بھی خراب ہے یہ کیسی بے حد فضول گوئی تھی بھابی ایسا کچھ نہیں ہوتا کونسی صدی میں رہتی ہیں آپ یہ سب بکو اس ہے اپنی سوچ کو بدلیں پلیز میں ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی آئی ہوں اور ہمیشہ رہوں گی مجھے ہر گز خود سے دور رہنے کا نہیں کہیے گا۔۔

اُم۔۔۔ بلیسڈ۔۔۔!!! ٹوہیوایان بھائی ان یولائف عازرہ کو آدھا جملہ بولی تھی زرنے پورا کیا تو وہ سب مسکرا دیے۔۔۔

بلکل۔۔۔!!! عازرہ نے فخر سے کہا ایان نے اسکے ریشمی بالوں پر لب رکھے اور اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ زر باہر ٹہلنے لگی۔۔

بی بی بہت ٹہل لیے اندر آئے۔۔۔!!! سعیر نے اسے اندر کا راستہ دیکھا یا وہ وہی بیٹھ گئی۔۔۔

اُم ناٹ بی بی سعیر میں نہیں آنا اندر میں موٹی ہو گی اب مجھے واک کرنی یوگا کرنا میں پتلی ہو جاؤں گی۔

اوو محترمہ معاف کرے آپ یوگا کرنے کے چکر میں میرے بچے کا نقصان نا کرے گا میری جان آپ اندر چلیے

----

سعیر بہت ہی برے ہیں آپ قسم سے جب سے آپ اور یہ آپ کا بی بی آیا مجھے بھول ہی گئے ہیں آپ تو استغفرُ اللہ خدا کی قسم میں تو جیسے ہوں ہی نہیں بی بی کر کے بلانا شروع کر دیا پیار ہی نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔ وہ رونی شکل بنائے پیار بھرا شکو کرتی بولی سعیر کو اس پر ڈھیروں پیار آیا۔۔

ارے یہ کس کبخت نے کہہ ڈالا میری جان کہ میں آپ کو بھول گیا ہوں سعیر کو یاد ہی کیا رہ گیا میری جان ایک تم اور تمہاری ذات اس میں ہی تو کھو گیا ہی سعیر اور یہ کس نے کہا کہ سعیر پیار نہیں کرتا سعیر تم سے پیار کرنے کے علاوہ کرتا ہی کیا ہے زر سعیر کو اور آتا ہی کیا ہے دکھتا ہی کیا ہے اپنی زر کی علاوہ کچھ بھی تو نہیں یہ دایونہ اسکی ہر نگاہ صرف تم تک تو رہ گئی اور اس بچے کے آنے سے میں بھولا نہیں ہوں اور خاص ہو گئی ہو اور وہ میں تمہیں بی بی کہہ کر تنگ کرتا ہوں میری جان کیونکہ مجھے سکون ملتا تمہیں تنگ کر کے اور تمہارے منہ سے ڈانٹ سن کر وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسکے ایک ایک نقش کو پیاسی نگاہوں سے چومتا بولا تو وہ مسکرا دی۔۔

اتنی باتیں کہاں سے سیکھتے ہیں آپ سعیر شاہ۔۔۔۔ وہ اسکی مغرور سی کو کھینچتی بولی سعیر نے گہرا مسکرا کر اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔

عشق کے حصار میں آکر دیکھیے میری جان محبوب کی ہر ادا پر آپکی زبان خود شاعری کرے گی۔۔۔۔ ایک دفعہ میری نگاہ سے خود کو دیکھیے آپ کو معلوم ہو گا کتنی عزیز اور دلفریب ہے میرے یار کی ہر ادا ہر ایک نقش۔۔۔۔۔ اب کی بار وہ اسکی چہرے پر جھکتا بولا جب زرش نے گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔۔

سس،،، سعیر۔۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ ہم لاونج میں ہیں باز آئیں۔۔۔۔۔ وہ اسے رکتی بولی مگر وہ جن رکتا کہاں تھا جہی جھٹکے سے اسے باہوں میں اٹھائے اندر کی طرف بڑھا جبکہ زر گھبرائی۔

سعیر نو میری طبیعت۔۔۔۔۔!!!!!! زرنے کمزور سے دلیل دی سعیر اسے روم میں لاتا مسکرایا۔۔۔

کمون میری جان۔۔۔۔!!!! آج بھی وہی کمزور سی دلیل آج بھی کیا شرمانا ساتھ دیجیے اپنی محبت کا۔ احساس دلایئے اور اپنے محرم اور اس دیوانے کی محبت کو محسوس کیجیے۔۔۔۔۔ وہ اسے بیڈ پر نیم دراز کرتا اس پر جھکا زرنے گھبرا کر آنکھیں میچیں جبکہ وہ اسکے پہلو میں اسکے قریب نیم دراز ہوتا خود بھی اسی میں سکون تلاش کرنے کی تگ و دو کرنے لگا۔۔۔۔۔

ایان عائرہ کے لیے ویجیٹبل کارن سوپ خود بنا کر لایا تھا وہ کمرے میں اس وقت آرام کر رہی تھی وہ خود اپنے ہاتھوں سے شامک (ملازمہ) کے ساتھ مل کر سوپ بنا کر لایا تھا اب کمرے میں۔ آیا جہاں وہ افسردہ سی بیٹھی اسی کا انتظار کرتی آنکھیں موندے بند کر اون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی ایان مسکراتا اسکے پاس آیا اور آکر اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔

واٹ ہیپنڈ مائے لائف۔۔۔!! پیار سے اسکے بال سمیٹتا بولا وہ مسکرائی۔۔

ایک بات پوچھوں اپنے گھٹنوں کے گرد بازو جمائل کرتی وہ ان پر چن ٹکاتی بولی ایان نے اسے دیکھا۔۔

دو پوچھیے حکم کیجیے۔۔۔!!! میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔

آپ کو اگر میں نے اولاد نہیں دی تو پھر بھی مجھ سے یونہی محبت کریں گے۔۔۔۔ اسکے خدشات جائے نہیں جا رہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔!!! ایک لفظی جواب نے عائرہ کی جان نکال دی۔۔

تت،، تو دوسری شادی کریں گے،، کوئی اور لے آئیں گے میں منع نہیں کروں گی کیا میرے حصے کی محبت اسے دے دیں گے یہ بتادیں بس اسکے ہاتھوں کو پکڑے وہ بالکل ڈرے ہوئے پنچھی کی طرح بولی ایان نے آنکھیں میچیں۔۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ عازرہ۔۔۔!! میں کچھ پوچھوں مجھے جواب دینا۔۔۔۔

پپ،، پوچھیے آپ۔۔۔۔!!! عازرہ نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا تم مجھے بانٹ لو گی اپنی محبت اپنا ہی عشق خود ہی اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے کی جھولی میں۔ ڈال دو گی دیکھ پاو گی کسی اور عورت کے ساتھ مجھے۔۔۔

ا،،، ایان۔۔۔۔!!!! وہ محض اتنا ہی بول پائی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ ایان نے فوراً تڑپ کر اسے خود میں بھینچا۔۔۔



عائزہ نو میری جان۔۔۔!!! سٹاپ کرانگ۔۔۔!!!! چپ بلکل۔ چپ وہ اسے خود میں بھینچے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمر سہلاتا بولنے لگا جبکہ وہ ہچکیوں میں سموئے روئے گئی۔۔۔

ایان نہیں ایان ہر گز نہیں میں اپنے کھلونے نابانٹوں اپکو کس طرح بانٹ دوں گی آپ تو شوہر ہیں میرے میری محبت میرا عشق آپ عشق کی اسیر ہوں میں کیسے خود آپ کو کسی اور نن،، نہیں وہ کانپ اٹھی تھر تھرا اٹھی تھی ایان نے اسے بامشکل کنٹرول کیا۔۔

عائزہ چپ ہو جاو میری جان جب زکر بھی برداشت نہیں کر سکتی تو کیوں،، کیوں فضول بات سوچتی ہوں پاگل ہوگی ہوتم۔۔۔ کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہوں کہ سوچھ سوچھ کر عائزہ۔۔۔۔۔ اب کی بار وہ سختی سے گویا ہوا عائزہ نے ہچکیوں سے روتے اسے دیکھا۔۔۔

تم مجھے اولاد دو یا نادو تم ہر دم ہر پل میرے لیے یونہی اسی طرح عزیز رہو گی جیسے ہو میری متاع جان تم میری شریک حیات ہو میری بیسٹ فرینڈ اور بیسٹ فرینڈ کوئی ایک ہی بنتا ہے میری جان ہر کوئی نہیں اس لیے محبت کسی ایک سی ہوتی ہے ہر ایک سے نہیں تمہیں کیا لگتا مرد کے لیے بہت آسان ہے دوسری عورت کو قبول کرنا نہیں عائزہ مرد کو بھی دل۔ چاہیے ہوتا اور جو مرد ہر جگہ دل پھینک دیں وہ مرد ہی نہیں ہوتے اس لیے میرے پر یقین رکھو میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا تمہاری جگہ تمہارے ہے تمہاری تھی رہے گی بلکل اسی طرح

جیسے یہ ایان تمہارا ہے تمہارا تھا اور تمہارا ہی رہے گا اسے اپنی عازرہ کے لیے علاؤہ کچھ نہیں دیکھتا سمجھی اب نو مورار گیومینٹ کھانا کھاؤ اور ریٹ کرو میں ہر پل تمہارے ساتھ ہوں تمہارا بن کر وہ اسے سوپ پلاتا بولنے لگا عازرہ نے پر سکون ہو کر آنکھیں میچ کر خود کو۔ ریلکیس کیا اور سوپ پینے لگی۔۔۔

ایک پورا ہفتہ ہو گیا تھا اسے اس فارم میں آئے وہ کتنا خیال رکھتا اسکا اسکے کھانے کا اسکے پہننے اور ڈھنے اسکی پسندنا پسند کا ایک بار بھی نہیں ایک ہی کمرے میں رہتے زبردستی کی یا اسکے قریب آیا وہ لے آیا تھا حق بھی رکھتا تھا مگر اس نے اپنا کوئی ہتھیار کوئی حق استعمال نہیں کیا تھا اس پر زبردستی مسلط نہیں کی تھی اگر وہ باہر آنا چاہتی تھی تو وہ خود لے کر جاتا اول تو وہ جاتی نہیں تھی مگر کسی کام کے لیے جانا۔ پڑتا وہ اپنی نگرانی میں لے کر جاتا اور لے کر آتا۔۔۔

اب بھی وہ فرصت سے کمرے میں بیٹھی تھی اول تو وہ اس سے بات کرنے سے گریز کرتی وہ بلاتا تو گویا جواب بھی یونہی دیتی جیسے پتھر مار رہی ہو وہ رات کا کھانا لیے اوپر اسکے پاس ہی کمرے میں چلا آیا آکر ملازمہ سے کہا اسکے سامنے ٹرے رکھے ملازمہ نے ہدایت کے مطابق اسکے سامنے ٹرے رکھی جس میں کھانے کی ہر چیز موجود تھی مگر وہ رخ موڑ گی احان نے اسے دیکھ کر گہری سانا خارج کی۔۔۔

کھانا کھا لو۔۔!! اتنا ہی کھا گیا اگر وہ نہیں بلاتی تھی وہ کونسا اسکے پاؤں پڑے جا رہا تھا ایک دو بار بس دن میں مخاطب کرتا اس سے کی زیادہ ایٹمیٹیوڈ تو وہ اسے دیکھتا تھا وہ دنگ رہ جاتی۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔!!! دو لفظی جواب میں ہی بات کا اختتام کرنا کوئی ایہا سے سیکھے۔۔

پھر بھی کھا لو حکم سمجھو یا کچھ بی نہیں کھایا تو زبردستی کروں گا چوائس از یورز ناؤ۔۔۔

آپ کو آتا ہی کیا ہے اور زبردستی اور دھونس جمانا۔۔۔ وہ بڑبڑا کر کہتی سیدھی ہوئی احان نے آنکھیں میچیں مگر کچھ نابو لاجب وہ پھر بولی۔۔۔

پتہ نہیں یہ زبردستی کب ختم ہوگی زبردستی کی بیوی بنا لیا اور کب جاؤں گی اس قید خانے سے میں گھر واپس۔۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے اب اسکے غصے کو اپنے غصے سے حوادے رہی تھی احان کی آنکھیں محض دو سینڈ میں لال۔ ہوئی تھیں وہ اسے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر وہ مجبور کرتی تھی کہ وہ اسے جنون میں اکر ضرور کچھ بولے کچھ کہے شاہد یہ اسکا نیچرل ریکشن تھا۔۔۔

کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔!!!! وہ کھانا کھانے پر زور دیتا شعلہ بار آنکھوں سے اسے گھورتا بولا اسکی نگاہوں کی تپش سے وہ وہی بیٹھی جھلس کر خود مین سمٹی تھی اور فوراً ہاتھ بڑھا کر نوالا منہ میں ڈالا تھا جبکہ وہ یونہی صوفے پر بیٹھے لبوں پر مٹھی بنا کر ٹکائے اسے گھورنے میں مصروف تھا جب اسنے کھانا کھالیا تو وہ اس سے مخاطب ہوا۔۔

کل کورٹ کی ڈیٹ ہے تیار رہنا کورٹ جانا ہے کل دودھ کا دودھ پانی کا۔ پانی ہو جائے گا پھر فیصلہ کر لینا تمہیں طلاق چاہیے ہوگی تو وہی کسی بھی وکیل سے بات کر لینا ہاتھ تک نہیں لگایا تمہیں خدا کی قسم رات کی تاریکیوں میں بھی تمہیں دیکھ کر آپنی آنکھوں کی دید بھائی ہے تمہیں ہاتھ لگائے بغیر ورنہ۔ موقع اور حق دونوں تھے میرے پاس کچھ استعمال نہیں کیا جتنی پاکیزہ اور صاف تمہیں گھر سے اٹھا کر لایا تھا آج بھی تم اتنی ہی پاکیزہ ہو اپنے آپ کو مینٹل تیار رکھنا اول تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ میرے حق میں فیصلہ آئے گا مگر اس دنیا میں اکثر سچ انسان کے قبر میں جانے کے بعد سامنے آتے ہیں ہو سکتا ہے کل میں لے گناہ ثابت نا ہو سکوں اور مجھے کوئی سزا ہو جائے مجھے عمر قید پھانسی کچھ بھی ہو سکتی ہے اس لیے ایک وعدہ کرنا بس رونا مت اور خود کو ہمیشہ خوش رکھنا تمہاری یہ خوشی مجھے بہت عزیز ہے تمہارے ہر مسکراہٹ کے صدقے روز مر جاؤں میں لیکن میں رہا لالچ کا مارا اس مسکراہٹ کو دیکھنے کے لیے روازنہ جینا پسند کرتا ہوں اور پھر تمہارے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں مرنے بھی نہیں دیتی۔۔۔۔۔ اہہہہہ۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر کا اور ایک لمبا سانس خارج کر کے آنکھوں کا کنارہ صاف کیا ایسا تو یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی اسکا ہر ایک لفظ اسکے دل پر موم۔ بتی کی موم کے مانند گر رہا تھا۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا خوش رہنا اسے کہاں اتا تھا اسکے بغیر خوش رہنا،،، وہ کہتا تھا رونا مت اسے اسکے بغیر کرنا کیا اتا تھا وہ رہ سکتی تھی آئے دن وہ گھر جانے کی گردان لگاتی تھی مگر رہنا تو یہی جاتی تھی مسئلہ تو خاموشی تھا جو اس ظالم آدمی نے اختیار کر رکھی تھی عرصہ ہو گیا تھا اسے جی میری جان پکارے میری انوسینٹ ساؤل پکارے وہ پکارتا ہی نہیں تھا اپنی ہی کرم نوازی تھی ایہا کے کی اتا ولے آنسو نکل کر گال پر بہہ گئے احان تڑپ گیا۔۔۔

میں نے تمہیں کہا ہے رونا مت ابھی سے روگی تو جیل توڑ کر ایک اور مجرم بن کر باہر آ جاؤں گا کیوں نہیں چپ ہوتی میں تو تمہیں تکلیف دی ہے ہر مرحلے میں ہر دفعہ ہر جگہ تو نفرت کرونا مجھ سے مجھ سے شدید نفرت کیوں نہیں کرتی تم۔۔۔

احان۔۔۔۔۔!!!! وہ تڑپ کر چلاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی احان فوراً اٹھ کر اسکی جانب آیا اور اسے خود مین بھینچا اسکے گھنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

کیوں رور ہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟ اسکے کان میں سرگوشی کرتا وہ بے حد پیار سے گویا ہوا وہ ہچکیوں سمیت رونے لگی جبکہ اسے دور جانے کے خوف سے وہ کپکپاتی ہوئی اسکی شرٹ دبوچ گئی جیسے وہ ابھی منظر سے غائب ہو جائے گا۔۔۔

ایہا تم مشکل کرو گی اپنے لیے اور میرے لیے بھی۔۔۔۔!!! وہ خود کا نپتا بولا ایہا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟؟ کبھی کہتی ہو جانے دوں جب مہلت دیتا ہوں تو رو کر حشر بگاڑ لیتی ہو آخر چاہتی کیا ہو۔۔۔

احان مجھے مت چھوڑیے۔۔۔۔!!!! میں مر جاؤں گی احان ایہا مر جائے گی۔۔

اششش۔۔۔۔!!!!!! خبر دار میری ایہا کو کچھ نہیں ہو گا احان کے جیتے جی تو۔ بلکل نہیں۔۔۔

جب احان ہی چلے جائیں گے ایہا کہاں رہے گی کیا کرے گی ایہا احان۔۔۔۔!!!!!! وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی احان نے زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔

جب مجھے سزا ہو گی تو کیا کرو گی میری جان۔۔۔۔!!!! کہاں جاؤ گی کس کس سے لڑو گی جو قسمت کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔۔

لڑ جاؤں گی ہر ایک سے قسمت سے بھی خدا سے بھی سب سے۔۔۔!!! سب سے لڑ جاؤں گی اپکو نہیں  
 چھوڑوں گی دنیا کی کوئی سے بھی عدالت آپکو قاتل جھوٹا کچھ بھی کوئی مجرم ٹھہرا دے میری عدالت میں آپ  
 میرے سچے پاکیزہ ہم سفر میرے احان ہیں۔۔۔۔ میں نہیں مانتی کسی بھی عدالت کو ان میں سے مجھے کسی سے  
 بھی لڑنا ہو گا لڑ جاؤں گی لیکن آپ کو نہیں چھوڑوں گی آپ سے ہی تو میرا وجود ہے آپ ہیں تو ایہا ہے۔۔

تم نے مجھے سرخرو کر دیا اب مجھے کسی عدالت کے فیصلے کی ضرورت نہیں جان احان کیونکہ تم نے مجھے سرخرو  
 کر دیا کوئی کچھ بھی کہے میری ایہا کو مجھ پر یقین ہے تو میں کیوں کسی کی پرواہ کروں تم ہو تو میں سب سے لڑ جاؤں  
 گا میری جان تم طاقت ہو میری اور سب سے بڑی کمزوری میں جو ایک بار تم مجھے قاتل کہتی یہ احان سولی چڑھ  
 جاتا خود۔۔۔

ہو ہی نہیں سکتا میرے احان کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے تو اتنی بڑی بات ہے اور ایہا کو احان کے  
 علاوہ کون چاہ سکتا ہے ایک احان ہی تو ہے جسے ایہا کو چاہنے کا ڈھنگ آتا ہے کسی کو نہیں آتا کسی کو بھی نہیں کوئی  
 نہیں چاہ سکتا ایہا کو یونہی جیسے احان چاہتا ہے میں کسی کو احان کے علاوہ خود کو چاہنے کی اجازت نہیں دے  
 سکتی تو احان اسکا ہاتھ کیسے تھام سکتی ہوں۔۔

ایہا۔۔۔۔۔!!!! وہ لاجواب ہوا تھا اسکی چاہت پر اسکے عشق پر جبھی فوراً سے خود میں بھیجا اور اسے محسوس کرے گیا جبکہ وہ آج سے سرخرو کرتی اپنے عشق کی داستان رقم کرتی گئی احان اسے محسوس کرتا سنے گیا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت کمرے میں۔ بند مصروف سی کتاب پڑھ رہی تھی جبکہ عالیان آفس کے کام سے گیا ہوا تھا شایان آنے والا تھا اس نہیں ٹینشن تھی کہ کچھ بھی گڑبڑ ہوئی بھائی جان لے لے گا کبھی دن رات محنت کرتے وہ سب

وہ بیٹھی اس وقت کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب ان نان نمبر سے اسے کال ریسیو ہوئی مشانے فوراً کال ریسیو کی اور بے دھیانی میں۔ بولی۔۔۔۔۔

ہیلو یس مشا عالیان سپیکنگ۔۔۔۔۔ وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوئی تو سامنے سے جواب سن کر۔ رونگھٹے کھڑے ہوئے اس نے فوراً گہرے سانس لیتے کال کاٹی۔۔۔۔۔

یس بے بی آئی ناو۔۔۔۔۔!!! اتنا بولنے کی دیر تھی مشانے کال کاٹی اور وہاں سے سیدھا نیچے کی جا بڑھی جب آخری تیسری سیڑھی سے پیر پھسلا وہ ڈائیرکٹ نیچے پہنچی تھی۔۔۔۔۔





آئی سی یو وارڈ میں گئی تھی پیچھے عالیان کا انگ انگ اسکے لیے دعا گو ہوا جبکہ دل دھڑک دھڑک کر آکر آنے کو تیار تھا وہ گری اتنا برا تھی آگے کی کوئی بھی سوچ آتے اسکا ہوا جو دلپسینی میں نہایا تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ۔ اس وقت ہسپتال کے کارڈور میں کھڑا شدید ٹینشن میں بس مشا اور اپنے بچے کے لیے خیر خیریت کی دعا کر رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو ورنہ مشا جس طرح گری تھی اور جتنا خون بہہ چکا تھا وہ کچھ بھی الٹا سوچنا نہیں چاہتا تھا عالی نے گہری سانس بھری اس وقت تو سانس لینا بھی شدید دشوار لگ رہا تھا کچھ ہی دیر گزرنے کے بعد جب ڈاکٹر باہر آئی تو عالیان فوراً انکی جانب لپکا اور ان سے مخاطب ہوا۔۔

ڈاکٹر آل رائٹ کوئی ٹینشن کی بات تو نہیں وہ ٹھیک تو ہے اور بے بی وہ کیسا ہے۔۔۔۔؟؟ وہ ایک ہی سانس میں اکٹھے استفسار کرے گیا ڈاکٹر نے مسکراتے اسے دیکھا۔۔

مسٹر قریشی۔۔۔ اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے اچکا۔ بچہ بیچ گیا یقین کریں ایک وقت میں ہمیں بھی یونہی لگا کہ شاید ہم آپ کا بچہ نہیں بچا پائیں گے مگر خون دینے کے بعد کافی اثر ہوا اور الحمد للہ کیس سولو ہو گیا مگر انہیں بہت گہری اندرونی چوٹ آئی ہے اس وقت آپکی مسز کا مکمل بیڈریسٹ کرنا ضروری ہے ڈیلیوری تک ورنہ ام سوری تھوڑی سے بھی اونچ بیچ ہوئی تو بد قسمتی سے ہم کچھ نہیں کر پائیں گے کوشش کریں سڑھیوں سے گریز

کریں یہ اور پرہیزی کھانا کھلائیں انہیں جس میں۔ کیلریزنا ہونے کے برابر ہوں کمپلیٹ بیڈریسٹ مسٹر عالیان اب آپکے بچے کو بچانا اور اسکا خیال رکھنا اسے دنیا میں لانا آپ پر ڈیپینڈ کرتا ہے خیال رکھیں اور ہاں آپکی مسز کا بلڈ پریشر آسمان چھو رہا ہے یعنی ہائی بلڈ پریشر آپ جانتے ہیں کہ وہ کس سٹیج میں ہیں انکے لیے بی پی کا بڑھنا جس قدر خطرے کی علامت ہو سکتا ہے پھر بھی اگر انہیں کوئی سٹریس ہے تو آپ انہیں ریلکسیس کریں تاکہ وہ مینٹلی اور فیزیکی دونوں تندرست رہیں سمجھ رہے ہیں آپ۔۔۔ ڈاکٹر نے ایک لمبا پیرا گراف عالیان کو۔ سمجھایا عالیان نے ہاں میں سر ہلایا اور ڈاکٹر سے دو ایسوں کا پرچھا پکڑے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں مشاکی ڈرپ ختم ہوئی تو عالیان اسکی دوائی لے کر آیا اور اسے دیکھا جو موندی موندی آنکھیں کھولتی درد سے دھوری ہونے کو تھی اس پر ہاتھ جمائے وہ اسکے چہرے کا معائنہ کرتے اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

لیٹی رہو کوئی ضرورت نہیں اٹھنے کی۔۔۔ ماتھے پر بلوں کا جال بچھائے وہ زرا سختی سے گویا ہوا مشانے نا سمجھی اور تکلیف سے اسے دیکھا۔۔۔

عالی۔۔۔!!!! وہ اسے دیکھ کر ڈرپ لگے ہاتھ کو اسکے گال پر رکھتی ہوئی بولی عالی نے ہنوز ماتھے پر بل لیے اسے دیکھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔!!!! ایک آئی برواچکاتے عالیان نے اسے دیکھتے ہوئے سرسری سا بولا تو مشکا دل کیا اس سے لپٹ جائے۔

عالیان میرا بچہ،،، میرا بچہ ٹھیک ہے نا عالیان کچھ تو بولیں کیا ہوا میں یہاں۔۔۔؟؟؟

تمہیں۔ نہیں پتہ کیا ہوا ہے مشا عالیان قریشی۔۔۔!!!! کیا ضرورت تھی بیڈ سے پیر نیچے اتارنے کو اور بھاگ کر سڑھیاں اترنے کی ایسی کیا آفت آگئی تھی جو بھاگ کر تم نیچے اتری تب خیال نا آیا اپنے بچے کا اپنا بولو۔۔۔۔۔ وہ اسکا بازو دبوچتا ہوا غرایا مشا مزید سہم سی گئی۔۔

عع،، عالیان۔۔۔!!! وہ سہمے انداز میں گویا ہوئی عالیان نے اسے گھورا۔۔

ایسا کیا ہے جو تمہارا سٹریس کم نہیں ہو رہا آئے دن تمہارا بی پی بھر جاتا ہے ایسا کیا طوفان آیا تھا کہ تم سڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آنے لگی بکو اس کرو۔۔۔۔۔

ع،، عالی۔۔۔!!! وہ درد اور سہمے انداز میں اکھرتے سانس سے گویا ہونے لگی عالیان کی گرفت فوراً ہلکی ہوئی جبکہ وہ پھوٹ کر رودی عالیان نے سختی سے آنکھیں۔ میچتے خود کو کنٹرول کیا اور اسے سر پر ہاتھ رکھے خود میں ن بھینچ کر اسکے لمبے گھنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

مشا کچھ تو بولو کیوں بھاگے آرہی تھی تم اور کیا ٹینشن ہے کچھ تو شنیر کرو یار۔۔۔ ہر بار کی دفعہ دہرایا ہوا سوال اب پھر دہرایا تو وہ ہچکیاں لیتے اس سے مخاطب ہونے لگی۔۔۔

ع،، عالی میں بہت پریشان ہے،، ہوں عالی مجھے ر،، رانگ نمبر تنگ کرتے ہیں عالی وہ۔۔۔!!! وہ۔۔۔ وہ ہیچکیوں میں گویا کچھ مکمل طور پر بول ناپائی جب اچانک اسکی طبیعت دوبارہ بگڑنے لگی اسے درد اٹھنے لگا عالیان نے اسے بہت سہلانے کی کوشش کی مگر درد بھرتا گیا اور وہ گہرے سانس لیتی بیڈ پر ڈہے سی گئی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔!!!! ڈاکٹر۔۔۔!!! عالیان اسکے مسلسل ہاتھ ملتا چلائے گیا جب نرس نے ڈاکٹر کو بلا یا ڈاکٹر نے آکر فوراً اسکوریلکس کا انجیکشن دیا اور اسکی زبان کے نیچے بی پی کی گولی رکھی جس کا بی پی دوبارہ بڑھ گیا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر قریشی وہ ٹھیک نہیں ہیں اپکو۔ اپکا بچہ نہیں چاہیے یا پیارا نہیں آپ مجھے بتادیں میں خود ابارشن۔۔۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔!!!!!! وہ اسکے بات بچ میں اچکتا دھاڑا ڈاکٹر بھی سہم گئی۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ دماغ چل گیا کونسا باپ ہے جو اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا ہے مجھے پتہ تو چلے اسے مسئلہ کیا ہے وہ شنیر نہیں کر رہی اب میں کیا کروں۔۔ وہ غصے سے چیختا ہوا بولا ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔

دیکھیے مسٹر عالیان قریشی آپ کو اگر انکا خیال ہے تو مہربانی آپ ان سے پیار سے آرام سے گویا ہوں تاکہ وہ سب بتائے اگر پھر بھی نہیں تو انہیں سائیکسٹ کے پاس لے جائیں وہ خود ان سے پوچھ لیں گی تاکہ یہ خود کو نارمل رکھ سکیں آپ کے بچے کے لیے بہت خطرناک ہے یہ۔۔۔

شیور ڈاکٹر آئی ول ٹرائے مائے بیسٹ۔۔۔!!! عالیان نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی اور مشاکے پاس بیٹھا جہاں وہ پھر نیم بیہوشی میں تھی اب جب اسے ہوش آتا وہ تب ہی یہاں سے نکلنے والا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ایئر پورٹ میں موجود تھے انکے فلائٹ موسم شدید خراب اور بارش کی وجہ سے روک دی گئی تھی اب تھوڑا موسم بہتر ہوا تو شایان اور رابعی دوسری فلائٹ سے واپس آنے والے تھے وہ اس وقت ایئر پورٹ کی ویٹنگ ایریا میں بیٹھی شایان کے ساتھ اور باقی سب مسافروں کے ساتھ فلائٹ کے انتظار میں تھی جبھی شدید

بھوک کے احساس سے پیٹ میں چوہے کو دہانے لگے رابع نے کافی دیر انتظار کیا مگر پھر اٹھی تو شایان نے اسے دیکھا جسے کچھ دیر پہلے ہی کچھ لڑکے ہیرس کر رہے تھے جس کی اچھی واٹ اس نے خود لگا دی تھی اب تو یقین ہو گیا تھا کہ اس لڑکی کی اپنے قد سے لمبی زبان اس کے منہ میں پائی جاتی شایان نے اسے دیکھ کر گندی شکل بنائی اور اس سے مخاطب ہوا۔

اب کس کو ڈسنے میرا مطلب کہاں جا رہی ہو کس کی شامت آئی ہے۔۔۔؟؟؟ جانے کیوں اسے اس سے پنگالینے میں مزہ آنے لگا تھا بلکل ٹکر کی لگتی تھی یہ۔۔۔۔

رابع نے اسکے سوال پر اسے گھورا اور غصے سے گویا ہوئی۔۔۔ کاش میں ناگن ہوتی تو سب سے پہلے تمہیں ہی ڈستی مگر ہائے رے یہ کاش،،،، اپنی نایہ خالصانہ زہرا گلٹی زبان بند رکھو تمہارا بل نہیں۔ آ رہا میرے ادھر ادھر جانے سے میں کھانے جا رہی ہوں۔ کچھ۔۔

کیا زہر۔۔۔۔؟؟؟؟ وہ بھی اسی کے انداز میں۔ زہر خندا لہجے میں بولا تو رابع کلس کر رہ گئی۔۔

تمہاری زبان کو لگام نہیں لگتی کیا۔۔۔؟؟؟ کمر پر ہاتھ ٹکاتے وہ لڑنے کے انداز میں بولی وہ پر سکون سا مسکرایا

---

پہلے اپنی کو تو لگا لو ہر وقت زہرا گلتی ہو۔۔۔!!! اسکے اطمینان میں زرا برابر فرق نہ آیا۔۔۔

تو تمھاری زبان سے کونسے پھول جھر کر میرے قدموں میں۔ نچھاور ہو رہے ہوتے ہیں آئے بڑے،، منہ بند کرو اور سکون سے بیٹھو زیادہ میری فکر میں گھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ہاں اس میں گھولنے سے پہلے میں خود کو چولو بھر پانی میں ڈبونا پسند کروں گا۔۔۔۔۔ آئی بڑی۔۔۔

تو تم فرصت سے ٹائم لگا کر ڈوب کیوں نہیں جاتے۔۔۔؟؟؟ وہ اسے گھورتی بولی تو شایان نے اسے گھورا۔۔

ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے وہ مزے سے بولتا وہاں سے آگے بڑھا اس سے بحث بڑھانا مطلب اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا تھارا بیچ نے اسکی پشت کو گھورا اور فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔

خود پر بھی یہی ایک اشارہ کر لو کام آئے گا وہ آگے چلتا بلند آواز میں بولار بیچ جو چہرہ موڑ کر آگے بڑھ رہی تھی اپنی جگہ سے اچھلی اور مڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔



کڑوا کر یلا،،، زہریلا اچھا دھاری ناگ کہیں کا اللہ کرے اسے موڑ پر جائے وہ پیر پختی بڑ بڑاتی آگے بڑھی اس کی گوہر افشائیاں سن کر وہ لب دبا کر نفی میں سر ہلا گیا۔۔

اصل ناگن تو تم خود ہو موڑ سے تو تم بچو وہ اسکی آنکھوں پر ٹونٹ کرتا وہی بیٹخ پر بیٹھ گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ کچھ کھانے کو لے کر اپنی جگہ پر واپس آئی اور اگر شایان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی اور بیٹھ کر پاستا کھانے لگی جب ساتھ بیٹھے اکڑو شہزادے پر نظر پڑی جو اپنی گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا کالا چشمہ اپنے بالوں میں۔ ٹکائے بہت غور سے کام کر رہا تھا ماتھے پر ہلکے بلوں کا جال سرخ و سفید رنگت اور 5 فٹ کے اوپر سے نکلتا قد مردانی وجاہت کا شاہکار بیل چباتے ہوئے دائیں گال پر پڑتا ڈمپل وہ کی نظروں کو خود کی جانب مرکوز کیے ہوئے تھے مگر ان نظروں سے کوئی غرض نہیں تھا وہ اس سب کا عادی تھا مگر ایک وحشت سے ضروری ہوتی تھی جسے وہ کہیں چھپالیتا تھا اس وقت اسے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کی بھی نظر خود پر محسوس ہو رہی تھی مگر اس نظر سے کوئی وحشت نہیں ہوئی ناہی اسے کوئی غصہ آیا تھا پتہ نہیں کیوں پرہاں ہنسی ضرور آئی جسے بڑی مہارت سے وہ لب دانتوں میں۔ کچلتا کبھی نچلے لب کو دانتوں میں۔ دباتا یا پھر کبھی دونوں لبوں کو آپس میں مس کرتا کنٹرول کر گیا ہاں مگر دائیں گال کا ڈمپل بڑی شرارت سے اپنی رونمائی کروانے میں مصروف تھا رابع نے نظر بھر کر اسے دیکھا اور دل۔ کیا اس میجکل سین کو۔ ایک دفعہ چھو کر دیکھے مگر کس حق سے۔۔۔؟؟ یہ سوچ آتے ہی رابع بری طرح بوکھلائی تھی اور خود کے دل کو بری طرح ڈپٹا تھا کہ یہ کیا بکواس کر رہا تھا کیوں

بغاوت کر رہا تھا وہ جب سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا کبھی ناک کی حس بغاوت پر اتر کر اس خوشبو کو محسوس کرنے میں مگن ہو جاتی کبھی زبان اس سے مخاطب ہونے کی زد کرتی کبھی دماغ میں اس سے لڑنے کا فتور اجاتا اور اب ایک نئی خواہش رابع نے فوراً نظر موڑی اور پھر کوئی بہانا ڈھونڈ کر اسکے آگے ایک باکس کیا جسے شایان نے چور نگاہ سے دیکھا۔۔

واٹ۔۔۔؟؟؟ وہ چور نگاہ اس پر ڈالتا ہنوز لپٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا رابع نے اسے دیکھا۔۔

میں دو منٹ کے لیے ادھر ادھر کیا ہوئی آنکھیں نیچ دی کیا اپنی۔۔۔؟؟؟ وہ بظاہر بری شکل بنائے بولی شایان نے اسے گھورا۔۔

ایکسیکوزمی۔۔۔!!! کیا مسئلہ ہے اس زبان کو ٹک کیوں نہیں رہی کیا ہے ہٹاؤ اسے۔۔۔

کھانے کا کہہ رہی تھی کھا لو ورنہ گرنا جانا تم جیسے ناگ کو اٹھائے گا کون۔۔۔

ایک ناگ کی مدد ایک ناگن تو کر سکتی ہے نامس رابع تو اٹھا کر لے جانا وہ اسکے چہرے کے بے حد قریب ہو کر گویا ہوا رابع فوراً پیچھے ہوئی اور نظر چرائی۔۔

بہت ہی کوئی بے فضول اور بے تکلے انسان ہو تم دور رہ کر بات کرو۔۔۔۔!!! وہ تھوڑا پیچھے کو کھسکی جب اچانک  
گرنے لگی

شایان نے فوراً اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے بچایا جس سے وہ اسکے اور قریب ہو گئی سبز جھیل سی آنکھیں کالی  
پر اثر آنکھوں سے ٹکرائی رابع دو منٹ کے لیے ان میں کھوئی جب ہمیشہ کی طرح گہری سمند سے آنکھوں میں۔  
شایان دیکھتے ہی ڈوب کر ابھرا تھا فوراً اسے سیدھا کیا اور اسے گھورا جبکہ رابع بری طرح کنفیوز ہوتی آس پاس  
دیکھنے لگی۔۔۔

ہر وقت فوکس اس لمبی زبان پر نہیں رکھا کرو اس پاس بھی رکھا کرو آنکھوں پر،، ہر سینس کو استعمال کیا کرو میں  
بے تکا ہوں پر تم تو تک کی پیدا ہوئی ہونا اس کا ثبوت بھی دو البتہ لہے تکا ہونے کا ثبوت تم دے رہی ہو کبھی ٹکرا  
کر کبھی گر کر۔۔

انف کیسا منحوس آدمی ہے ایک چانس نہیں چھوڑتا بیڑتی کرنے کی یا اللہ ان جیسوں کو زبان دیتا ہی کیوں ہے  
۔۔۔؟؟؟ وہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔

تم جیسوں کو اچھے خاصے جواب دینے کو ہی اللہ ہمیں بھی زبان سے نوازتا ہے ورنہ تم جیسی ناگن زبان سے ہی اگلے بندے کا کام تمام کر دو۔۔۔

بہت ہی کوئی نہایت بد تمیز اور فضول گو انسان پیدا کیا ہے خالہ نے جانے کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھ کر شایان قریشی۔۔۔۔ وہ کلس کر بولی شایان مطمئن سا مسکراتا اپنے کام میں مصروف رہا۔۔

یہ تو اب تمہیں پتہ ہو کونسے مریض کو زہریلا انجیکشن دیا ہے یا پھر کیا ایسا گناہ کیا ہے جو تمہیں سزا مل رہی ہے

۔۔۔

مطلب مانتے ہو تم گناہوں کی سزا ہو۔۔۔؟؟؟ راجع اسے دیکھتی ہوئی لب دبائے بولی اس نے مزے نا میں سر ہلایا۔۔۔

اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دیکھا دیتا تمہیں دیکھ کر یقین ہو گیا کہ جن اسپلائرز پر میں کچھ ضرورت سے زیادہ بھڑک گیا اس کی سزا تمہاری صورت میں مل رہی ہے مجھے۔۔۔ وہ بے حد معصوم شکل بنائے بولا راجع دانت پیس کر اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔



کے قریب سے ایک خوشبو سے محسوس ہوئی جس کی وہ ہمیشہ سے دیوانی تھی ایک لمبا سانس خارج کر کے ابہانے خود کی سانسوں میں۔ یہ خوشبو بسائی اور رخ موڑ کر احان کو۔ دیکھا جسے کوئی فکر نہیں تھی آج اسکی کورٹ میں تاریخ تھی مگر وہ گدھے گھوڑے بیچ کر یونہی سو رہا تھا جیسے کوئی فکر نہیں اسے ہاں سہی تو سوچھا اسے کہاں فکر تھی وہ سچا تھاق پر تھا اور جو سچے ہوتے ہیں ہمیشہ رب پر آنکھیں بند کر کے باچلے جاتے ہیں اور پر سکون ہو جاتے ہیں کہ ایک دن تو انکارب انہیں لوگوں کی نظر میں۔ سرخرو کرے گا سچ تو ظاہر ہو گا ہاں وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اکثر سچائی انسان کی اسکے منوں مٹی تلے دفن ہونے کے بعد سامنے آتے ہیں انکی سچائی پر یقین تب کرتے ہیں جب وہ قبر میں اتر جاتے ہیں مگر وہ احان ہی کیا جو ڈر جائے جو اس ٹینشن میں ہو اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا تو پھر ڈر کس بات کا ٹینشن کس بات کی وہ احان قریشی کا جو دنیا کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر سب کرتا تھا قتل ہو یا پھر ڈاکا وہ سب کے سامنے کر تا ڈرنے والی شے نہیں تھی وہ اب بھی وہ پر سکون سا سو رہا تھا ابہا جو اسے دیکھتے یہ سب سوچنے میں مصروف تھی جہی خود کی آخر کی بات پر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور اسکا بازو ہٹانا چاہا جبکہ وہ بھاری بازو اس سے کہاں ہٹنے والا تھا، ابہانے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو شاید سو رہا تھا اور بازو اسکے اوپر تھا۔

اففف۔۔۔!! احان اٹھیں وہ اسکا بازو ہلاتی بولی مگر وہ ہنوز اسی طرح پڑا رہا۔۔۔

احان اٹھیں آپکو جانا نہیں ہے کورٹ ڈیٹ آپکی ہی ہے نامیری نہیں اٹھ جائیں دیر۔ ہوگی کیا کیسے عجیب بندے ہیں آج اپنی کورٹ کہ تاریخ پر جانا کیسے یہاں گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہے یہ پہلا میں نے ایسا ویکٹم دیکھا احان

----!!!! اب کی بار وہ چیخ کر بولی وہ جو اسکے اٹھنے پر ہی اٹھ چکا تھا اب لب دبا کر مسکرایا اور موندی موندی  
آنکھیں کھولیں----

کیا ہو گیا کیوں بیویوں کی طرح چلا رہی ہو میری جان۔۔۔!!! کیوں نہیں سونے دے رہی۔۔

واٹ۔۔۔!!!! سونا ہے آپکو اور کورٹ کون جائے گا۔۔۔؟؟؟ وہ آنکھیں پھیلانے سے دیکھے گی۔۔

جن کا۔ کیس میں نے تو کچھ کیا نہیں جسے ضرورت ہو گی احان قریشی کو بلانے آئے گا میں نہیں جاؤں گا خود  
کہی۔۔۔

واللہ بہت ہی فٹے منہ والا سیوج ہے احان قریشی اس پہلے پولیس والے اکراپکو۔ ڈنڈے مار کر اپنی گاڑی سے  
رخصت کر کے لے کر جائیں اس سے پہلے آپ خود وہاں پہنچے اور اپنے آپ کو جمع کروائیں انکے پاس۔۔۔ وہ پل  
میں اسکے اچھا خاصے سیوج کی اچھی خاصی واٹ لگا گئی احان نے منہ کھولے اسے دیکھا۔۔

یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا میری جان تم پولیس کی کیا بات کرتی ہو وہ اسے کھینچتا اسے تکیے پر سیدھے طریقے  
سے لٹا کر اس پر حاوی ہو اور ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے چھوا آوارہ بالوں کے لٹ انگلی کے پور سے

سکیرتا اسکے کان پیچھے لے کر گیا اور ساتھ ہی اسکے ماتھے پر لب رکھے جبکہ وہ اسکے لمس اور اسکے ارادے بھانپ کر خود میں سمٹی تھی۔۔

اا، احان آپ کیا کر رہے ہیں آپکو واقع نہیں جانا اور اگر وہ خود آگئے پھر اچھے رہیں گے آپ۔۔۔؟؟؟ وہ گھبراتی کوئی اٹک اٹک اسکے پر شدت لمس سے گھبراتی بوکھلاتی خود میں سمٹ رہی تھی جو لمحہ بالمحہ اسکے چہرے کو چھو رہے تھے۔۔

کہا تو جانم یہاں کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا۔۔۔!!! پھر کیسا ڈر اور کیا جلدی۔۔۔ وہ تھوڑا پیچھے ہوتا اسکا چہرہ ادیکھتا بولا ابہانے اسے دیکھا۔۔۔

پرندہ،، پرندہ پرندے اور پولیس مین فرق ہوتا ہے آئے بڑے احان قریشی۔ جب لے کر۔ جائیں گے ناڈنڈے مارتے ہوئے پھر کہیے گا یہاں تو کوئی پر۔ نہیں مار سکتا پر مجھے پولیس مار سکتی ہے وہ اسکی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تگ و دو کرے کارہی مگر احان کی آنکھیں کچھ زیادہ کھول گئی صاف صاف بیزتی پر۔۔

آج تک صرف سنا تھا میری جان بیوی کی بہت لمبی زبان ہوتی ہے شوہر بیچارہ بن کر رہ جاتا آج دیکھ بھی لیا۔۔۔ وہ جھٹکے سے اسکے لبوں کو چھوتا بولا وہ بری طرح بوکھلائی۔۔۔



کیا ہے احان چھوڑیں مجھے اور اٹھیں ابھی عالیان بھائی کی بھی کال اجائے گی۔۔۔ وہ اسے پیچھے دھکا دیتی بولی مگر وہ نازک جان کے بس میں کہاں تھا۔۔

اچھا ایک بات بتاؤ اگر فیصلہ میرے حق میں آیا تو مجھے تم سے ایک سر پرانز چاہیے دو گی۔۔۔ احان نے اس کے آنکھوں میں۔ دیکھتے بے حد گہرے جذبوں سے امیدیں لیے پوچھا ابہانے اسے دیکھا۔۔

کیسا سر پرانز۔۔۔؟؟؟ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اس نے استفسار کیا۔۔

وہ میں خود لے لوں گا اور رات کو بتاؤں گا اسکے کان کے قریب سرگوشی میں بولتے وہ کان کی لو کو لبوں سے چھوتا بولا وہ کندھے ملا کر سمٹی۔۔

او کے ٹھیک ہے انشاء اللہ جو بھی کہیں گے میں کروں گی۔۔۔ وہ۔ مان۔ گی۔۔

پکا،،، احان نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

آپکی قسم پکا۔۔۔ ابہانے مزے سے کہا۔۔

اوکے ڈن۔۔۔ وہ جارحانہ طریقے سے اسکے گال چٹاچٹ چومتا اٹھا ابہانے آنکھیں پھیلانے اسے حیرت سے دیکھا وہ اسے فلائنگ کس دیتا وہاں سے واشروم غائب ہوا ابہا پلکیں چھپکے بغیر اسی طرح وہاں اسے جاتا دیکھتا رہی۔۔

بہت ہی خراب ہیں یہ تو استغفر اللہ میری توبہ میں انہیں پھر کبھی اٹھاؤں۔۔۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی وہاں سے اٹھ بیٹھی اور احان کے باہر آنے کا انتظار کرنے کے بجائے وہ جلدی سے ساتھ والے واشروم میں فریش ہونے چلے گی۔۔



صبح کا سورج ڈھلا تو زکسمسا کر کر وٹ بدلنے لگی جب آنکھوں میں پڑنے والی روشنی نے اسکی نیند میں پوری طرح خلل ڈالا تو یاد آیا آج تو احان کے کیس ڈیٹ کی تاریخ ہے زرنے موندی موندی آنکھیں کھولیں اور فوراً بیڈ کے سائیڈ اور سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر فون ٹولا اور جلدی سے ٹائم دیکھا تو دن کے 11 بج رہے تھے وہ فوراً سے اٹھ کر بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لیے۔۔۔

سعیر۔۔۔!!! سعیر،،، سعیر گیٹ اپ نا۔۔۔ وہ اسے ہلا ہلا کر بولی سعیر نیند میں گڑ بڑا کر اٹھا۔۔

ک،، کیا ہو گیا آریو آل رائٹ طبیعت خراب ہو رہی کیا کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پیار سے گویا ہوا تو وہ نا میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ننن،، نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں بلکل وہ اج احان،،، وہ سعیر آج کورٹ جانا ہے نا آپ نے ایہا بھی آئی ہو گی وہاں۔۔۔ وہ اسے دیکھتی بولی سعیر کے زاویے بدلے۔۔۔

کورٹ کیس۔۔۔!!! ہمممم ویل لیکن ایسے کون اٹھاتا محترمہ ڈرا کر رکھ دیا وہ اسکے بازو پر دھپ لگاتے بولا زر نے گندامنہ بنایا اور اپنا بازو مسللا۔۔۔

تو آپ جلدی اٹھتے بھی تو نہیں ہے ایسا گھنڈہ لگتا اٹھنے میں اس لیے یونہی اٹھایا۔۔۔

تو تم ایک کس کر کے بھی اٹھا سکتی تھی یہ ضروری تو نہیں تھا ایسے ڈرا کر اٹھانا۔۔۔

آپ کو اسکے علاوہ آتا ہی کیا ہے سعیر اٹھیں دیکھیں گھنٹا باقی ہے پلینرز زرز۔۔۔۔۔

اٹھ رہا ہوں میری جان۔۔۔!!! ایک تو میرے سے زیادہ جلدی میری بیوی کو ہوتی وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا جھٹکے سے۔ اسے بیڈ کر اون سے لگا کر اسکے لبوں پر قابض ہوتا اسکی سانسیں الجھا گیا جبکہ اس اچانک افتاد پر اسے سمجھنے کا موقع ناملا وہ بس بوکھلا کر رہ گئی وہ کافی دیر جب پیچھے ناہٹا تو زرنے اسکی۔ شرٹ پر جھٹکے دے کر اسے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ اپنی منمائی کرتا ہی پیچھے ہٹا زرنے گہرے گہرے سانس بھر کر لال قدری چہرے سے اسے دیکھا جو اب لب دبائے اسکے نچلے لب کو انگوٹھے کے پور سے سہلا رہا تھا جو اسکی شدت کی وجہ سے کٹ گیا تھا

بہت بد تمیز ہیں آپ سعیر ہٹیں پیچھے بات ہی نہیں کرنی مجھے آپ سے۔۔۔ وہ اسے پیچھے دھکیل کر خود نیچے اترنے لگی جب سعیر نے جھٹکے سے اسکا بازو کھینچ کر اسے اپنی گود میں گرایا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

کیوں نہیں کرنی بات اور میں بات کرے بغیر جانے دوں گانیور ایور میں مناؤں گا اور ایسے مناؤں گا کہ ماننے کیا بات کرنے پر تم خود مجبور ہو جاؤ گی جان سعیر۔۔۔!!! وہ مدہوش کن لہجے میں کہتا اسکی صراحی دار گردن پر جھکتا بولا زرنے فوراً چہرہ موڑا وہ اپنے لب اسکی کالر بون کہ زینت بنا گیا۔۔

یہ دنیا کی وہ پیاس ہے جو بجھے نہیں بجھتی میری جان میں جتنا تمہارے قریب آتا ہوں میری شدت میری پیاس  
میری طلب بڑھے چلی جاتی ہے۔۔

I can't get rid of from u ...!!!

مدہوش کن اور خوبصورت لبو لہجے میں کہتے وہ اسکے گردن کو اپنے لمس سے بھیگانے لگا جبکہ وہ سمٹی اسی کی گود  
میں اسی میں چھپنے کی تگ و دو میں تھی۔۔

سس،، سعیر پلیز۔۔۔۔۔!!! مجھے فریش ہونا ہے۔۔۔۔۔ زرنے ان پھر ایک کمزور سی دلیل دی مگر وہ سن کہاں  
رہا تھا وہ اسکی گردن پر اپنے لبوں سے شرارتیں کرتا اپنی انگلیوں سے اسکے پیٹ کے پہلو پر رقص جماتا اسکی رہی  
سہی جان جو ا کرنے میں مصروف تھا زرنے گہرے گہرے سانس بھر کر خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہا  
مگر وہ پکڑ سخت کر گیا اور اسے تکیے پر لٹا کر اس پر گہری گھٹا کہ مانند چھا گیا اسکے ارادے بھانپ کر وہ گھبرائی اور  
سانس اپنے سینے میں الجھائی جبکہ وہ محسوس کرتا فوراً اس پر سے ہٹا زرنے آنکھیں میچ کر چہرہ موڑا۔۔

ہیے سانس لوزر۔۔۔۔۔!!! بریتھ ناؤ۔۔۔۔۔!!! وہ بظاہر دانت پیس کر مگر فکر سے بولا زرنے فوراً الب کھولے  
سانس بھرے جبکہ باقی کی کثر سعیر شاہ شاہ نے خود اسکے لبوں پر جھک کر اسکی سانسوں میں اپنی سانس انڈیلنے لگا  
جس سے وہ مدہوش ہوتی اسکے گلے میں بازو حائل کر گئی۔۔۔۔۔

ایان صبح جلدی اٹھ کر فریش ہو چکا تھا عائزہ کو بھی اپنے ساتھ ہی اٹھایا تھا اس نے اور اب وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جبکہ عائزہ اسکا کوٹ پریس کر کے لائی۔۔

ایان کہاں جا رہے ہیں کوئی میٹنگ ہے کیا کیا جلد بازی مچا رکھی ہے۔۔۔؟ عائزہ نے اسکے کندھوں پر کوٹ ڈالتے کہا تو وہ مسکرایا۔۔

بہت بھلکڑھوتی جا رہی ہو میری جان آج کورٹ جانا ہے نا احان کیس کی سماعت کے لیے اور ایہا بھی ہوگی وہاں بس وہی کی تیاری ہے دعا کرنا جو میری بہن کے حق میں بہتر ہو وہی ہو۔۔ وہ کوٹ اپنے بازوؤں میں پہنتا ہوا بولا۔۔

اوو میں تو بھول ہی گئی تھی اللہ سب اچھا کرے گا مجھے پورا یقین ہے کہ ایہا احان کے حق میں ہی فیصلہ آئے گا انشاء اللہ۔۔ عائزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اس پر تھوڑی اٹکائی وہ مسکرایا۔۔

انشاء اللہ۔۔ مسکرا کر بول کر ایان نے اپنا بائیاں گال اسکے لبوں کی جانب جھکایا عائزہ بوکھلا کر پیچھے ہونے لگی جب اچانک ایان نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود سے لگایا اور جدانا ہونے دیا۔۔

گیومی آکس۔۔۔!!! ہنوز اسکے لبوں کے قریب اپنا گال اسکے لبوں کے قریب کیے وہ اسے خود سے لگائے کھڑا  
ہوا عائرہ نے رخ موڑا۔۔

نووو۔۔۔!!!! پیچھے ہوں ایسے لیٹ ہو رہے تھے اب نہیں لیٹ ہو رہا کیا وہ مچلتی بولی ایان نے گرفت سخت کی  
۔۔

نا ایسے لیٹ ہونے پر میں صدقے واری میری جان کس تو مجھے چاہیے ورنہ اگر میں نے لی تو آپکی سانسیں تھم  
جائیں گی انکی رفتار ہلکی ہو جائے گی اور آپکا تنفس بگڑ جائے گا اسکے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اپنی انگلیوں کو  
حرکت دیتے وہ معنی خیزی سا شرا تیں کرتا بولا عائرہ خود میں سمٹی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر رکھا جو کھسکتا اب دل کے  
مقام سے نیچے پہلو پر رقصاں تھا۔۔

کک،، کیا کر رہے ہیں آپ نہیں نا چھوڑیں مجھے وہ لال قدری چہرے کے ساتھ بڑھتی دھڑکنوں کے شور سے  
عاجز کر بولی تو وہ مسکرایا اور اسکے لبوں پر اپنا گال ٹکا کر ر ب کرنے لگا عائرہ کے جسم میں کرنٹ کی لہر دھوڑی اس  
نے ایان کا۔ کوٹ تھا اور بے حد نرمی اور پیار سے اسکا گال لبوں میں لیے وہ اس پر پیار کر گئی جب کہ اس میٹھے  
لمس پر وہ دل و جان سے فدا ہوتا سرشار ہوا تھا ایان کے رگ و پے پر سرشاری اتر آئی جیھی ایک منٹ کی دیری

کیے وہ اسکے گھنے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھنساتا اسکے لبوں پر قابض ہو گیا اور قطرہ قطرہ اپنے سانس اسکی سانوں سے الجھانے لگا عازرہ نے کئی بار اسے جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ ہنوز اپنی منمنائی کرتا جاسکی سانسوں پر حکمرانی کر رہا تھا اسکی سانس ہولے ہولے تھمنے لگی تنفس بری طرح بگڑنے لگا جب ایان بہت نرمی سے اسکا بالائی لب چومتا پیچھے ہٹا اور اسکا لال سرخ گہرے سانس بھرتا چہرہ ادیکھ کر مسکرایا۔۔

کہا تھا نا آپکو میں نے کہ میں نے کیا تو یہ سب بگڑ جائے گا اسکے کندھے سے ڈھلا کا ڈوپٹہ اور جان کر انگلیوں سے کھسکائی گئی شرٹ پر وہ چوٹ کرتا بولا عازرہ فوراً اس سے دور ہوئی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی اپنے کندھے پر شرٹ درست کرتی باہر کو بڑھی۔۔۔

باقی کی ڈووز گھر آ کر دوں گا جان ایان۔۔۔!!!! پیچھے سے ہانک لگا تا وہ اسے بڑی طرح گڑبڑانے پر مجبور کر گیا جبکہ وہ گرتی سعیر نے اسکا بازو تھام کر اسے گرنے سے روکا جو تیار ہو کر ناشتہ کرے ہی باہر آ رہا تھا اپنی بیوی کی ہمراہ۔۔۔

اللہ اللہ گر جاتی کمر ٹوٹ جاتی ابھی نازک سی۔۔۔!!! وہ آنکھ ونک کرتا اسے چھیرنے کے انداز میں بولا وہ بوکھلا گئی اور اس پر فٹے منہ کا اشارہ کیا۔۔



بہت ہی کوئی بے شرم بد لحاظ بھائی ہیں دونوں پاگل کر رکھا ہے وہ بوکھلاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی پیچھے سعیر اور زرتالی مار کر زور سے ہنستے۔۔۔

بھائی جتنا بد تمیز نہیں ہو سکتا ڈیر بھائی وہ صرف بھائی ہی بتا سکتے کہ وہ کتنے بد لحاظ ہیں۔۔۔ آج یہ دونوں اس چھوٹی سے جان کو باتوں سے ہلکان کرنے کی تگ و دو میں تھی مگر اب وہ کان بند کیے اپنا کام کرنے لگی مگر چہرے کی لالی آج اسے پیچھلے دو دن سے بہت الگ اور پرکشش اور خوبصورت بنا رہے تھے بلاشبہ یہ ایان کے عشق کا رنگ تھا جو اس پر چڑھ رہا تھا۔۔۔



قریشی ہاؤس میں اس وقت بھگم دھور مچی ہوئی تھی جیسے جانے طوفان آیا تھا عالیان کا تو ٹائم ہی نہیں گزر رہا تھا کہ کب وقت کی گھڑی 12 بجائے کب بس اس کیس کا فیصلہ احان کے حق میں آئے اور آج شایان کی واپس بھی تھی سب سے زیادہ انتظار اس کا تھا مگر جب سے پتہ چلا تھا شایان کی فلائٹ ہی لیٹ ہے اور وہ بہت لیٹ ہو جائے گا تو سارے کام عالیان کو دیکھنے تھے اب بھی مشا کو ناشتہ دے کر خود اسکے ساتھ ہی ناشتہ کمرے میں کر کے وہ اسے میڈیسن دے کر ریلکیس کر کے وہاں سے اٹھا جو گھڑی اسے خود کے پاس سے اٹھنے نے دیتی اور فون، فون تو اس نے سرے سے پاور آف کر رکھا تھا تاکہ کوئی بھی اسے تنگ نہ کر پائے عالیان کو یاد نہیں رہا پوچھنا ورنہ

سب سے پہلے اسکے ڈر اور بی پی کا علاج وہی کرتا کچھ مشاکی اپنی حرکتیں جو وہ اسے خود نہیں بتانا چاہتی تھی اور وہ کتنی غلط تھی وہ نہیں جانتی تھی کاش وہ اسے بتا دیتی تو آگے بھی بلیک میل ہونے سے بچ جاتی۔۔۔ وہ چینیج کر کے باہر آیا تو مشانے اسے دیکھا۔۔

عالیان۔۔۔!!! پیار بھری پکار اسکے کانوں میں پڑی تو وہ مسکرایا۔۔

ہمم۔۔۔!! آئی برواچکاتے اس نے مصروف سے اپنے کف لنکس کرتے کہا مشانے گندی شکل بنائی۔۔

مجھے بھی جانا کیلے نہیں رہنا یہاں پلیز سب چلے جائیں گے میں کیا کروں گی۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھتی کیوٹ سے فیس بناتی بولی تو وہ پلٹا۔۔

اسکا ایک بہت اچھا حل نکالا ہے میں نے میری جان تمھاری بیسٹ فرینڈ کو میرا جگری یار یہی چھوڑ کر جا رہا ہے تو اس کے ساتھ گپیں لڑانا جو مرضی کرنا مگر دیہان سے جو بھی کام ہونا اسے کرنے دینا خود اٹھنا ملازمہ کو آواز دینا وہ آجائے گی گاٹ اٹ۔۔

ہاں سچ میں۔۔۔!! زر آرہی ہے واو پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ٹھیک ہے مگر عالیان مجھے انفارم ضرور کرے گا کہ کیا بنا مجھے ٹینشن رہے گی۔۔

اور تمہیں اس ٹینشن میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں میری جان اپنا خیال رکھو اور ہمارے ہونے والے بچے کا مجھے ہر حال میں یہ بچہ چاہیے مشایہ بہت قیمتی ہے میرے لیے۔۔۔ عالیان اسکے قریب آتا اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں انکے پیالے میں بھرے بولا مشا مسکرائی۔۔

میں ہر حال میں اسے لے کر آؤں گی سہی سلامت یہ وعدہ ہے میرا آپ سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے وہ خوبصورت سے لب و لہجے میں گویا ہوئی تو وہ اسے خود سے لگا گیا۔۔

ٹیک کئیر آف یور سیلف جلد واپس آؤں گا احان کے ساتھ دعا کرنا تمہاری ایک ایک دعا بہت قیمتی ہے ان لمحات میں اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ اسے پرسکون کرتا بولا وہ مسکرائی۔۔

میری ہر دعا آپکے اور آپ سے جڑے ہر انسان کے ساتھ ہے ڈونٹ وری۔۔۔ اسے تسلی دیتی خوبصورتی سے بولی تو عالیان نے اسکا گال چوما جب اچانک دروازہ کھولے ہونے کی وجہ سے زر اندر آتی رکی۔۔

اہممم اہممم میں نے کچھ نہیں دیکھا سچی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ اچھپائے وہی کھڑے بولی تو عالیان نے مڑ کر اسے دیکھا جبکہ مشابو کھلائی۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر پہلے سعیر کے سنگ یہاں آئی تھی سعیر اسے لے جاتا مگر وہاں کیا حالات ہوتے کیا بنے گا اس کیس کا کوئی نہیں۔ جانتا تھا جیسی اسکی طبیعت کا خیال کرتے وہ یہاں مشاکے پاس چھوڑ جا رہا تھا جو خود بھی گھر میں اکیلی تھی۔۔۔

لگی ناچھپکی کو دگی رنگ میں بھنگ ڈالنے۔۔ عالیان نے مشاپر گرفت بڑھاتے ہوئے اسے چھیڑازر کے زاویے بدلے۔۔

دفعہ ہو جاو پانڈاموٹا آلو کہی کافر صت سے ٹائم نکال مر ہی کیوں نہیں جاتے تم۔۔۔ وہ اس پر لفظوں کے تیر چلاتی آگے بڑھی اپنی اچھی خاصی گلو خلاصی پر وہ بلبلا اٹھا۔۔

تو ہوگی موٹی کہیں کی بے بی ایلیفینٹ نا ہو تو دیکھ کہاں کو جا رہی ہے اور مر تو گیا اپنی مشاپر اور اب کسی پر نہیں مرتا میں۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔!!!!!! وہ اسکے بال نوچنے کو آگے بڑھی جب بری طرح اٹک کر گرنے لگی عالیان نے فوراً اسے  
تھاما جبکہ وہ گہرے گہرے سانا بھرنے لگی۔۔

او بہن معاف کرو پاگل ہو گئی کیوں اچھلتی رہتی ہو یہاں بیٹھو اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ اسے سہلانے لگا جبکہ مشا اسکا  
ہاتھ رب کرنے لگی اچانک پیچھے سے سعیر داخل ہوا۔۔

زر تمہارا فو۔۔۔۔۔ باقیہ الفاظ منہ میں رہ گئے جب سامنے زر کو دیکھا۔

واٹ سپنڈ وہ سب بھول کر بھاگا اسکے قریب آیا اور اسکے پاس ہی دوزانو کے بل بیٹھا۔۔ کیا ہو امیری جان  
طبیعت خراب ہو رہی کیا اسکا سر خود سے لگاتے وہ گویا ہوا تو زرنے نامیں سر ہلایا۔۔

اچھلتی کودتی بیوی تمہاری ابھی کام تمام کرنے چلی تھی سنبھالو اسے۔۔۔ عالیان نے اسکے سر پر دھپ رسید  
کرتے ہوئے کہا سعیر نے زر کو گھورا۔۔

ہاؤ بیڈ زرا اس لیے میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑتا ابھی صرف چند سیکنڈ کی غفلت میں کیا کیا تم نے گر جاتی تو  
۔۔۔!!! وہ مصنوعی غصے سے گویا ہوا زرنے نفی میں سر ہلایا۔۔



بہت ہی بد تمیز ہو دونوں کے دونوں دفعہ دور مشازر کو خود سے لگاتی بولی زرنے دونوں کو فٹے منہ کا اشارہ کیا وہ  
قہقہہ لگا اٹھے۔۔

سوری سوری میری جان اوکے ہم۔ چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے بہت خیال رکھنا اپنا۔۔ سعیر نے زر کے ماتھے پر بوسا  
دیا وہ مسکرائی۔

شیور اللہ حافظ۔۔!! وہ مسکراتی بولی تو وہ دونوں باہر نکلے۔۔۔

ویسے یہ جن صاحب کا کیس ہے وہ کہاں ہے عالی سعیر اپنی کلانی پر بندھی واچ ٹھیک کرتا بولا عالیان نے کوٹ  
سیدھا کرتے اسے دیکھا۔۔

ٹینشن نالو وہ آجائے گا اور ایہا بھی ساتھ ہی ہوگی وہ تھوڑا فارمل سے انداز میں بولا سعیر نے لب کاٹا۔۔

سن۔۔!!! پورچ میں رکتے سعیر نے اچانک اسکا بازو تھاما تو عالیان کو رکنپڑا۔۔

بول۔۔!! سامنے دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوا تو سعیر نے آنکھیں میچیں۔۔۔

اندر تو ٹھیک تھا اب کیا ہوا۔۔؟؟؟ وہ لب کاٹتے استفسار کرنے لگا جبکہ عالیان ایک طرف مسکرایا۔۔۔

تاکہ میں اپنی بہن پر ایک اور انکشاف کر تا کہ اسکے شوہر نے آکر میرے ہی گھر میں میرے ساتھ کس قدر بد تمیزی کی جس کا تصور میں نے اپنی زندگی میں بھی کبھی نہیں کیا تھا میرا ہی بیسٹ فرینڈ میرے ہی گریبان کو اگیا۔۔۔

اٹم سوری، اٹم سو سوری یار میں پاگل۔ ہو گیا تھا مجھے معاف کر دے عالیان مگر بات تو کر دیکھ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا میں اس وقت زر کو چھوڑنے والی بات ہی اگ لگا گئی تھی مجھے معاف کر دے مجھے میں نے غصے میں اکروہ سب بکو اس کی وہ سب کیا بھول جا۔۔۔

کیسے۔۔؟؟؟ مطلب تجھے تو سعیر تو جو ہمیشہ سے بچپن سے یہاں اس گھر میں پلا بڑا میرے ساتھ رہا تیرے سے بھر کر کون جان سکتا ہے ہمیں پھر بھی تیرے سے یہ امید نہیں تھی مجھے یار۔ چھوڑا گے بڑھ۔۔۔



نہیں عالی تب تک بلکل نہیں جب تک تو مجھے معاف نہیں کرے گا میں اپنا دوست نہیں کھوسکتا یا ر آخر دوست ہی کتنے ہیں میرے معاف کر دے مجھے۔۔۔

اور کیا بھروسہ کہ اگلی بار کوئی بھی مصیبت آئے تو تم پھر یقین کے بجائے ڈگمگا جاؤ اور یونہی دوبارہ کرو۔۔

غلطی ایک بار ہوتی ہے بار بار۔ نہیں عالی یقین تو کر کے دیکھو۔۔۔ اچھا چھوڑنا یہ ناراضگی بس کرو ٹھی مجبوسہ بننا ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔

اچھا کب پیش آیا تو غنڈا کہیں کا وہ فور اسکے گلے ملا سعیر کی سانس میں سانس آئی۔۔

اُم۔ سو سوری یار۔۔۔!! وہ آنکھیں بند کیے بولا تو عالیان نے اسے پنچ مارا۔۔

اب بولا تو اچھا نہیں ہو گا چل اب۔۔۔!! وہ پیچھے ہوتا بولا سعیر نے اسے گھورتے ہوئے کمر سہلائی۔۔۔

یوہیوٹوپے فاراٹ۔۔۔!! اسے گھورتے وہ اسکے پیچھے چل دیے جبکہ وہ انکھ و نک کرتا آگے نکل۔ گیا سعیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔



فامیہ اپنے کمرے سے مکمل تیاری کے ساتھ ڈھیلی سی سفید شرٹ نیچے کھلم کھلا سا پلازوڈ نینا ٹراؤزر پہنے بالوں کو روول کیے وہ کورٹ جانے کو۔ بلکل۔ تیار تھے وہ اپنی کلانی پر گھڑی درست کرتی باہر آئی تو سامنے دائمہ کو سگریٹ کے کش لیتے اور لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تم،، قدم قدم اسکی طرف لیتی اسکے سر پر پہنچتی اس سے استفسار کرتے بولی تو وہ گہرا کش لیتی مسکرائی۔۔۔

کام میری جان کیوں خیریت وہ آئی برواچکاتے سگریٹ ایش ٹرے میں بجھاتی بولی فامیہ نے جھہر جھہری سے لی

تمہیں معلوم ہے کہ آج کورٹ جانا ہے پھر کیوں ایسے بیٹھی ہوا بھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی اور یہ کیا کر رہی ہو یہ کونسا کام ہے تمہارا وہ لیپ ٹاپ اسکی ویڈیو ایڈیٹ کرنے پر نظریں جمائے بولی جس میں وہ بہت مہارت سے

احان کی ویڈیو ایڈیٹ کر رہی تھی جس میں دیکھا جاسکتا تھا کہ احان ہاسپٹل میں علیشہ کے بلکل قریب کھڑا تھا جبکہ نمرہ کا وہاں نام و نشان نہیں تھا۔۔

ایڈیٹنگ میری جان اور میں کیوں جانے لگی میرا کیا کام وہاں جا کر تم جاؤ اور مجھے آگاہ کرتی رہنا۔۔ دائمہ نے لاپرواہی سے کتھے اچکائے اور دوبارہ کام کی جانب متوجہ ہوئی۔

دماغ خراب ہے تمہارا چھوڑو اسے اور اٹھ کر تیار ہو تم نے جانا۔ ہے ہمارے ساتھ وہ اسکے سامنے آتی اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کھینچتی بولی دائمہ کو تپ چڑھی۔۔

یوب۔۔۔ "بچ" ہاؤڈیر یو نہیں جانا۔ مجھے اور یہ کام۔ ضروری ہے اس سے حج کو۔ مکمل یقین ہو جائے گا کہ اس سوکالڈ احان قریشی نے ہی ہماری منہ بولی دو نمبری بہن کا۔ قتل کیا ہے اس لیے زیادہ سمارٹ نا بنو اور دفعہ ہو جاو

--

واوو دائمہ حمدانی اپنا مطلب ہو تو ماں کے قریب آکر ماں کو مکھن لگا۔ کر سب کام۔ نکلوا لو اور جب ماں کو۔ تمہاری ضرورت ہو تب تم منہ ہی پھیر لو وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے تمہارا ماں کے ساتھ ہونا لازم نہیں ہے کیا انکی طبیعت جانتی ہو تم۔۔

بکو اس بند کرو اپنی وہ یک دم دھاڑتی ہوئی اپنی ماں کا۔ خیال کرتی آرام سے گویا ہوئی اور انگلی اٹھا کر اسکے قریب ہوئی،، میری محبت پر شک مت کرنا فامی بہت برا پیش آؤں گی میں وہاں اس لیے نہیں جاسکتی وہاں وہ جس کی بہن احان کی بیوی ہے نا وہ سعیر شاہ کی بہن ہے وہاں وہ بھی ہو گا اور وہ،، اس کا سو کالڈ تیس مار خان دوست جسے آفس میں بھی ہر وقت مجھ پر۔ شک رہتا ہے میں وہاں جاؤں تاکہ میرا بنا بنایا کھیل ختم ہو جائے اور کل ہی وہ سب مجھے آفس سے دھکے مار کر میرا ٹر منیشن لیٹر میرے ہاتھ میں تھمائیں ایسی جاہل نہیں ہوں میں یہ ویڈیو میں وکیل کو سینڈ کر دوں گی مگر میں وہاں نہیں جاؤں گی ہاں مگر وہاں کی ایک ایک خبر تم مجھے ضرور دو۔ گی میری جان۔۔

وہاں فون استعمال کرنا منع ہوتا ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گی مجھے پل پل ماما کے ساتھ رہنا ہے۔۔

تمہارے فون کو کرنے کی ضرورت بھی نہیں میری جان میں وہاں کی لائیو کور تاج گھر بیٹھ کر انجوائے کروں گی آڈیو اور ویڈیو کے ساتھ باقاعدہ تمہاری اس شرٹ کے گلے پر لگے کیمرے کی بدولت وہ اسکی شرٹ کی نیک کو سیدھا کرتی بولی فامیہ نے منہ کھولے حیرت سے اسکے ارادے دیکھا جو ابھی احان کو پھسانے کو ایک اور ویڈیو ایڈیٹ کرتی بڑی مہارت سے وکیل کو۔ میل کرنے والی تھی اور خود نا جا کر بھی ساری خبر رکھنے والی تھی فامیہ نے گہرا سانس لیا جبکہ دائمہ مسکرائی۔۔

ناؤ پوکین گو میری جان دیری ہو رہی اور ماں کا خیال رکھنا میں ویسے سیکورٹی الرٹ کروا رہی ہوں علیشہ کی فوٹو کے ساتھ کہ اگر کہیں بھی وہ مل جاتی ہے تو وہ اسے اٹھالیں ویسے تو مجھے صاف لگتا یہ وہم ہے ملنا ہوتا تو وہ اب تک مل جاتی مگر۔۔

ہا ہا اور تم کونسی سیکورٹی الرٹ رہی ہوتا کہ تم خود پھنس جاؤ جب کیس ہی اسکا ہے تو اسے کیوں چھپانا کونسی سیکورٹی پولیس سب سے پہلے تمہیں ہی اٹھائے گی ڈیئر سمارٹ دائمہ حمدانی۔۔

زیادہ ہو شیار مت بنو فامی میرے بہت اونچے تعلقات ہیں رضائے تمام انتظامات کر رکھے ہیں اسکے جاننے والے پولیس میں تھے رشوت دے دلا کر کام ہو گیا زیادہ تو نہیں مگر جتنے بھی ہیں ہو جائیں گے میرے اپنے کچھ کام کے بندے بھی ہر جگہ پھیل گئے۔۔۔

خیر ہارجیت اور باقی سب مقدر کے کھیل ہوتے ہیں دائمہ میری جان جو س کا گلاس لبوں سے لگائے وہ میز پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ کر بولی تو دائمہ قہقہہ لگائی۔۔

اگر ایسی بات ہے تو میری جان ہم مقدر کے سکندر ہیں اس لیے ہم سے جیتنا آسان نہیں تم بس آم کھاؤ گھٹلیاں نہیں گنو۔۔۔۔ وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر کہتی آگے بڑھ گئی فامیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سحر ماما کو باہر لے کر آؤ میں ویٹ کر رہی ہو سبھی۔۔۔ فامیہ ملازمہ سے کہتی ہوئی آگے بڑھی ملازمہ نمبرہ کو لہے باہر آئی۔۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد آج سب وہاں موجود تھے قریشی ہاؤس سے احد صاحب آمنہ عالیان سب وہاں پر تھے جبکہ ایان سعیر اور شاہ صاحب بھی وہاں آئے تھے باقی سارہ عائرہ گھر پر تھیں اکی ہمت ناہوئی وہ وہاں آسکیں احد صاحب آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے گاڑی سے اترے سامنے ہی شاہ صاحب کھڑے دیکھے مگر ہمیشہ کی طرح گرم جوشی سے ملنے والے آج بے حد چپ اور ایک دوسرے سے کئی دور کھڑے تھے بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھی دیکھنا پائے احد صاحب آمنہ کا ہاتھ تھامے آگے پڑھے جب کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی رہ گئیں سب موجود تھے کورٹ عدالت لگنے میں صرف 15 منٹ باقی تھے اتنے میں وہاں بڑی سے گاڑی سے فامیہ نمبرہ کے ساتھ اتری جسے دیکھ کر آمنہ کی آنکھوں میں لہو اتر اور وہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔

میرے گھر کا چین برباد کرنے والی میرے بچوں کی خوشیوں کی قاتل مرے گی میرے ہاتھوں سے۔۔۔ وہ اسکی طرف لپکنے لگی جب عالیان نے فوراً نہیں تھاما۔۔

ممانویار۔۔!! کنٹرول نوووسب بگڑ جائے گا اللہ پر۔ یقین کریں آج کچھ تو ایسا ہو گا اس عورت کا انجام ہو گا  
ریلکیس۔۔

نا۔ بھی ہو تو آج یہ میرے ہاتھوں سے اسکا انجام ضرور ہو گا وہ پھڑ پھڑاتی ہوئیں روتی بولیں عالیان نے انہیں  
اپنے سینے سے لگایا جبکہ اسے دیکھ شاہ صاحب کی آنکھیں حیرت سے کھلیں یعنی علیشہ کے قتل کا الزام اس  
عورت نے لگایا اور وہ اچھے سے جانتے تھے وہ کیسی گھٹیا خاتون ہے پھر بھی جان سے پیارا دوست کے بیٹے پر شک  
کیا آدھا۔ شک تو اس کی شکل اور اس کی شکل پر مکرہ مسکراہٹ دیکھ کر۔ ہی مٹ گیا جبکہ غصے کی جگہ اب  
شرمندگی چہرے پر چھائی تھی مگر اب بھی فیصلے کا انتظار تھا دس منٹ کیسے گزرے معلوم ناہو اتمام۔ وکلہ بھی  
وہاں آگئے مگر احان کا سرے سے کوئی پتہ نہیں تھا عالیان احد صاحب اور آمنہ کو احان کی فکر کھائے جا رہی تھی  
باقی کا ٹائم۔ مکمل ہو تو سب اندر بیٹھی عدالت لگ چکی حج صاحب بھی اچکے تھے مگر ملزم اب تک غائب تھا آخر  
کیارنگ لائے گی آج کی عدالت یہ وقت ہی بتائے گا۔۔

To be continued.....

Share your feedback.....